

مضمون	صفحه	مضمون	صفحه
ذکر حضرت ابو الحسن احمد نورى رح	۲۳۹	ذکر امام محمد باقر اذن الله تعالى عنه	۱۸۶
ذکر حضرت خواجہ علوى بمشاذ و ديورى رح	۲۴۲	ذکر امام على باقر اذن الله تعالى عنه	۱۹۱
ذکر حضرت خواجہ جليل بن ادى رح	۲۴۲	ذکر امام حسن عسکرى رضی الله تعالى عنه	۱۸۴
اختلاف اقوال و تعین مشاذ و ديورى رح	۲۴۸	ذکر امام محمد باقر رضی الله تعالى عنه	۱۸۶
ذکر حضرت محمد رديم رح	۲۵۰	باب سیم در ذکر اصحاب جعفر علیه السلام	۱۹۰
ذکر حضرت ابو على الرودى رح	۲۵۲	ذکر خواجہ اویس قرنى رح	۱۹۲
ذکر حضرت محمد جری رح	۲۵۳	ذکر امام اعظم رح	۱۹۴
ذکر حضرت ابو اسحق شامى رح	۲۵۴	ذکر امام شافعى رح	۱۹۶
ذکر حضرت ابو بکر شبلی رح	۲۵۹	ذکر امام احمد حنبل رح	۱۹۸
ذکر حضرت ابو عبد الله بن حنیف رح	۲۶۱	ذکر ابی اسیر	۱۹۹
ذکر شیخ ابو الحسین بن محمد الاکار رح	۲۶۴	ذکر ابی بصیر رح	۲۰۰
ذکر شیخ ابو اسحق ابراهیم بن شهریار رح	۲۶۵	باب چهارم در ذکر بزرگان خاندان باقری	۲۰۸
ذکر حضرت ابو علی کاتب رح	۲۶۶	ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رح	۲۰۸
ذکر ابو بکر الشوشی و ذکر محمد طبرانی رح	۲۶۷	ذکر خواجہ حبیب عجمی رح	۲۰۹
ذکر شیخ ابو العباس القصاب الاطلى رح	۲۶۹	ذکر فضیل بن عیاض رح	۲۱۲
ذکر ابو یعقوب الشوشی ابو یعقوب نرجوزی رح	۲۷۰	ذکر ابو سلیمان خواجہ داؤد بن نصیر طبرانی رح	۲۱۴
ذکر ابو العباس بکفاندی رح	۲۷۱	ذکر حضرت ابراهیم دهم رح	۲۱۶
ذکر شیخ عمور رح	۲۷۲	ذکر حضرت معروف کرخى رح	۲۲۲
ذکر حضرت خواجہ ابو احمد حشیشی رح	۲۷۳	ذکر حضرت خواجہ خذیفه المرعشی رح	۲۲۵
ذکر حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رح	۲۷۵	ذکر حضرت شتیق بنی رح	۲۲۹
ذکر حضرت خواجہ ابو محمد حشیشی رح	۲۸۰	ذکر خواجہ حسام بن اسم رح	۲۳۰
ذکر شیخ ابو القاسم کرکاسی رح	۲۸۲	ذکر احمد بن خضر دیر رح	۲۳۳
ذکر ابو اسمعیل بن ابی منصور طبرانی رح	۲۸۶	ذکر حضرت یازید بسطامی رح	۲۳۳
ذکر خواجہ یحیی بن عمار شیبانی رح	۲۸۷	ذکر حضرت هبيرة البصری رح	۲۳۷
ذکر شیخ عبد الله طائفة	۲۸۸	ذکر حضرت سری السقطی رح	۲۳۸

مضمون	صفحه	مضمون	صفحه
ذکر مولانا محمد زاهد رح	۲۰۴	ذکر شیخ نور الدین رح	۱۳۶
ذکر بزرگوار شیخ محمد بن شیخ ساری	۱۷۰	ذکر شیخ محمد زکریا رح	۱۳۷
ذکر مولانا درویش محمد رح	۱۷۰	ذکر شیخ علی الدین رح	۱۷۱
ذکر خواجہ میر کاتب سبزی رح	۱۷۱	ذکر سید محسن الدین طاهر رح	۱۷۱
ذکر خواجہ محمد حصار رح	۱۷۱	ذکر شیخ حاتم الدین دکنپوری رح	۱۷۱
ذکر مولانا شمس علی رح	۱۷۱	ذکر شیخ بہا الدین جوہوری رح	۱۷۱
ذکر شیخ مملو سی رح	۱۷۱	ذکر شیخ محمود راجن رح	۱۷۱
ذکر حضرت شیخ عبدالقادر گنگوہی رح	۱۷۱	ذکر شیخ جمال الدین حبیب رح	۱۷۱
ذکر حضرت مولانا خواجہ اگلی انکلی	۱۷۱	ذکر شیخ حسن محمد رح	۱۷۱
ذکر حضرت محمد بن شیخ عبداللہ رح	۱۷۱	ذکر شیخ محمد رح	۱۷۱
ذکر حضرت محمد رح	۱۷۱	ذکر شیخ مدیک رح	۱۷۱
ذکر حضرت شیخ کرم الدین گنگوہی رح	۱۷۱	ذکر اسید حامد شہ رح	۱۷۱
ذکر شیخ جمال الدین انصاری رح	۱۷۱	ذکر شیخ حسن طاهر رح	۱۷۱
ذکر حضرت خواجہ محمد باقی بانی رح	۱۷۱	ذکر حضرت خواجہ محمد بہا الدین نقشبند رح	۱۷۱
ذکر خواجہ محمد عبداللہ شہر بن خواجہ کلان رح	۱۷۱	ذکر خواجہ علا الدین عطار رح	۱۷۱
ذکر خواجہ عبدالحق بن خواجہ کلان رح	۱۷۱	ذکر خواجہ محمد یار سیاح رح	۱۷۱
ذکر خواجہ محمد سیاح رح	۱۷۱	ذکر خواجہ علا الدین مجددانی رح	۱۷۱
ذکر میر عبد اللہ احمری رح	۱۷۱	ذکر حضرت جمال الدین پانی پتی رح	۱۷۱
ذکر حضرت میر ابو العلاء رح	۱۷۱	ذکر شیخ سبط رح	۱۷۱
ذکر حضرت شیخ المشائخ بنذلی نظام	۱۷۱	ذکر شیخ برام حبیب رح	۱۷۱
ذکر حضرت شیخ احمد بنوری رح	۱۷۱	ذکر حضرت مولانا یعقوب چوہی رح	۱۷۱
ذکر حضرت شیخ ابوسعید ندوی رح	۱۷۱	ذکر شیخ احمد عبداللہ رح	۱۷۱
ذکر حضرت خواجہ محمد مصطفی رح	۱۷۱	ذکر شیخ جمال گوہر رح	۱۷۱
ذکر شیخ محمد صادق گنگوہی رح	۱۷۱	ذکر خواجہ عبید اللہ احمری رح	۱۷۱
ذکر حضرت شیخ داؤد بن شیخ محمد رح	۱۷۱	ذکر حضرت مخدوم شیخ عارف رح	۱۷۱

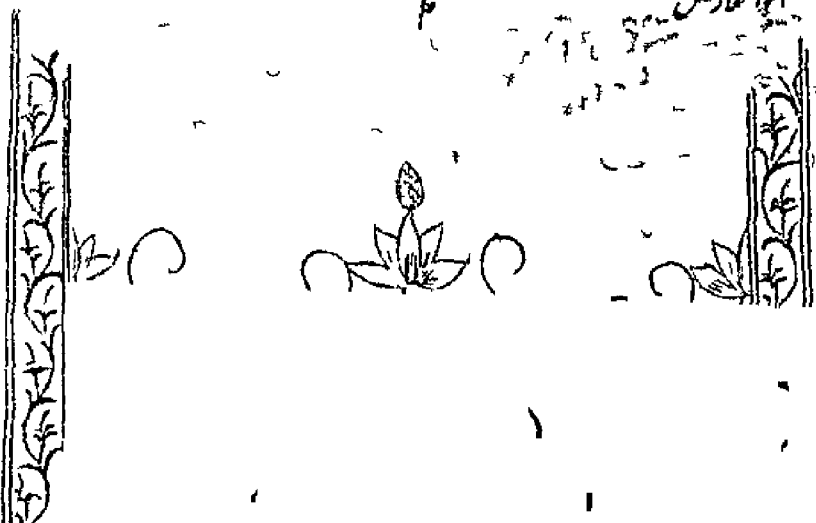
شماره	مضمون	شماره	مضمون
۵۲۱	وکر حضرت میاخی نوخته تمحالیوی رح	۴۶۴	وکر محمد نقتدد رح
۵۲۲	وکر حضرت حاجی امداد الله باری	۴۶۵	وکر شیخ الیقین رح
۵۲۳	وکر حضرت حافظ عباس تنادی رح	۴۶۶	وکر محمد سبیر رح
۵۲۴	وکر حضرت مولوی محمد تاسم وکر جواد وکر محمد رح	۴۶۷	وکر حافظ محمد حسن
۵۲۵	وکر خواجہ سلیمان رح	۴۶۸	وکر حضرت سید لوی محمد الودی رح
۵۲۶	وکر سید عبداللہ رح	۴۶۹	وکر حضرت سید ابوالفضل علی اعظمی رح
۵۲۷	وکر شیخ سارنگ رح	۴۷۰	وکر حضرت میراں شیدہ سبک رح
۵۲۸	وکر شیخ مینا رح	۴۷۱	وکر سید محمد سالم برندی
۵۲۹	وکر شیخ سید الدین رح	۴۷۲	وکر حضرت میراں شیدہ سبک رح
۵۳۰	وکر سید عبدالواحد لکڑی رح	۴۷۳	وکر شاہ قطب الدین رح
۵۳۱	وکر سید عبدالخلیل رح	۴۷۴	وکر سید علی محمد فیاض الدین رح
۵۳۲	وکر سید اولیس رح	۴۷۵	وکر شاہ محمد لکڑی رح
۵۳۳	وکر سید محمد تردی رح	۴۷۶	وکر سید محمد اعظم رح
۵۳۴	وکر شیخ محمد افضل آلہ آبادی رح	۴۷۷	وکر شیخ کلیم اللہ رح
۵۳۵	وکر سید احمد کالیوی رح	۴۷۸	وکر شیخ نظام الدین رح
۵۳۶	وکر شیخ محمد یحییٰ رح	۴۷۹	وکر مولانا محمد الدین رح
۵۳۷	وکر شیخ محمد فاضل رح	۴۸۰	وکر حضرت حافظ محمد موسیٰ رح
۵۳۸	وکر شاہ رکت الدین رح	۴۸۱	وکر شیخ محمد الدین رح
۵۳۹	وکر سید آل محمد رح	۴۸۲	وکر شیخ محمد رح
۵۴۰	وکر شاہ مسرہ رح	۴۸۳	وکر سید عبداللہ رح
۵۴۱	وکر شیخ صاحب رح	۴۸۴	وکر شیخ عبداللہ رح
۵۴۲	وکر شیخ محمد رح	۴۸۵	وکر شیخ عبداللہ رح
۵۴۳	وکر سید دوست محمد رح	۴۸۶	وکر شیخ عبداللہ رح
۵۴۴	وکر سید محمد رح	۴۸۷	وکر شیخ عبداللہ رح
۵۴۵	وکر حاجی سید علی رح	۴۸۸	وکر شیخ عبداللہ رح

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۷۵	ذکر شاہ جی عبداللہ شاہ رح	۵۸۷	ذکر حضرت شاہ محمد حسین رح
۵۷۶	ذکر شاہ حسام الدین رح	۵۵۱	ذکر حضرت شاہ عبدالغنی شاہ غلام علی
۵۷۷	ذکر ملا اخوند امام الدین رح	۵۵۲	ذکر حافظہ امکار خان صاحب
۱۱	ذکر نلیقہ قادری بخش رح	۵۵۵	ذکر حضرت مولوی سید امانت علی امروہی
۵۷۸	ذکر عبدالرشید شاہ رح	۵۵۸	ذکر مولوی محمد انوار الحق دیکر صاحبہ اداگان
۱۱	ذکر فقیر شاہ رح	۵۵۹	مولوی سید امانت علیہ صاحب
۵۷۹	ذکر حافظ علی حسین شاہ رح	۵۶۱	ذکر خانیہ مولانا سید امانت علیہ صاحب
۱۱	ذکر حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب	۵۶۱	ذکر حافظہ سید عبدالغنی رح
۵۸۰	ذکر مولوی محمد اسد بنالوئی	۱۱	ذکر محمد حسین ولد مولوی رحمت علی مراد آباد
۵۸۱	ذکر مولوی مشتاق مراد آبادی	۱۱	ذکر مولانا محمد حسن مراد آبادی رح
۵۸۲	ذکر حضرت مولوی عبدالرشید صاحب	۵۶۱	ذکر مولوی عبد الغفر مراد آبادی رح
۱۱	ذکر مولوی ارشد حسین رامپوری	۱۱	ذکر سردار صاحب مراد علی شاہ رح
۵۸۳	ذکر نواب محمد کلب علی خان بہادر	۱۱	ذکر سید معین الدین رح
۵۸۵	ذکر نعیم شاہ و ذکر منظم خان	۵۶۳	ذکر حاجی غلام علی شاہ رح
۵۸۶	ذکر مولوی حسن جمال الدین رح	۵۶۴	ذکر احمد علی شاہ رح
۵۸۷	ذکر مولانا نبی زادہ بدیلوی	۱۱	ذکر مولوی امام الدین رح
۵۸۸	ذکر شاہ علی محمد	۵۶۴	ذکر مولوی عبدالحمی رح
۱۱	ذکر بہوری میان	۵۶۵	ذکر حاجی عبداللہ شاہ رح
۱۱	ذکر اخوند یار محمد	۵۶۷	ذکر شاہ صاحب بخش رح
۱۱	ذکر حاجی سعادت علی	۵۶۸	ذکر فرزندان اخوند فقیر صاحب رح
۵۸۹	ذکر محمد عبدالصمد مشہور مستغان رح	۵۷۰	ذکر حضرت شاہ دو گاہی رامپوری رح
۵۹۱	ذکر خلیل احمد خان	۵۷۱	ذکر حضرت شاہ ابوسعید دہلوی رح
۵۹۳	ذکر حضرت سید احمد صاحب غازی رح	۵۷۳	ذکر شاہ احمد سعید صاحب رح
۵۹۷	ذکر شاہ بغدادی رح	۵۷۴	ذکر حضرت محمد ظہور الحسن مراد آبادی
۵۹۸	ذکر مولوی محمد علی	۱۱	ذکر حافظہ محمد سعید رح

مصحف	مصحف	مصحف	مصحف
۶۱۸	دکتر شاه محمد صالح روح	۵۹۸	دکتر کیم نور الدین الکرامی روح
۶۲	دکتر شاه ملا فی روح	۶	دکتر حیدر اذهر یسار میسر
۶۲۱	دکتر فتح شمسار روح	۶۰۴	دکتر طرانه حله
۶۲۲	دکتر حضرت شاه ملام احمد روح	۱۱	دکتر رفیع رسول شاه روح
۶۲۳	دکتر شاه ملام لول روح	۶۵	دکتر سید محمد متوای سطاره روح
۱۱	دکتر شاه محمد حسن روح	۶۵	دکتر سلسله سیه کجاریه
۶۲۴	دکتر شاه حبیب روح	۶۵	دکتر سلسله راهبره
۱۱	دکتر شاه لطف الله روح	۱۱	دکتر سلسله انصاریه
۶۲۶	دکتر سلطان قطب الدین روح	۶۹	دکتر سید روح
۱۱	دکتر شاه میر محمد روح	۱۱۰	دکتر سلسله قلندریه
۱۱	دکتر حاتم فتح محمد روح	۶۱۱	دکتر سلسله اریه
۶۲۷	دکتر خوانه سبط روح	۶۱۲	دکتر آں سرگلان که در مراد آباد
۱۱	دکتر سید ملام فطرح روح	۱	دکتر سرح املا سیم
۱۱	دکتر سباح	۶۱۳	دکتر سرح ملا الدین روح
۶۲۸	دکتر دوارده عید روح	۶۱۴	دکتر ساه محمد کمال ح
۶۵	دکتر اقبال و دروازه سباح	۶۱۵	دکتر شاه فطرح روح



مطبع می مشی کسوطبع بن خراسان



بسم الله الرحمن الرحيم

حمدیم حضرت احدی را که حقیقت السار را که مظهر دات و صسات تو در گرداید و تهرده هزار عالم را
 یک طرفه العین ما وید و تمامی بعدم حضرت صمدی را که دات نکات را در عالم شهم و هست ما مو
 لود و موجودات را لوجود قدیم خود بر صمدی که دود و صمدی نقش بر صمدی اری ... لوجود قدیم لم یلی
 والقیه ملو و السلامه بران رسول مقبول که ظهور و ظهور دات و مقصود عالم صسات است
 و سارا اصل مودات و ریح حقیقت کل کلمات و السلام و احصا و الله اعلم بالصواب
 و غیره ... محمد حسین بن خاظم ... در جو کسین ... سیدان ... و السلام ... العارص
 مولائی ... حضرت مولوی سید امامت علی حسینی حقیقی ... تهرده ... سید ... اسرار
 و احصا ... و مقالات مقصوده ... حاشیه ... و تهرده ... و کتب متقدمین
 متاخرین ... اگر ... و طالع ... ای ... و تهرده ... و تهرده ... و تهرده ...
 ... و کلمات ... و کلمات ... و کلمات ... و کلمات ... و کلمات ...
 و متنا ... و متنا ... و متنا ... و متنا ... و متنا ...

بین خدایت بسعادت غلظی برساند الحمد للہ درین ایام فرخ انجام پاداد اول خلیفہ کا ہر سلاسل متبرکہ
 خاتمہ را بدست برداشتیم و بعد جستجو کتب صحیحہ کثیرہ کہ ابن فرح شریف مثل کشف المحجوب علی بن عثمان جل
 ذکریۃ الاولیاء شیخ فرید الدین جامی مکتوبات حضرت قطب عالم عبدالقادر سیکنگوسی بن اسماعیل بن
 صفی الخنقی چشتی صابری و مرآت الاسرار عبدالرحمن علوی چشتی نقیضی الامام نور مولوی محمد اکرم
 پراسی چشتی صابری مرید شیخ سونڈہا خانیفہ حضرت شیخ داؤد گنگوہی و رسالہ کشف الاسرار
 در مقامات شیخ ابراہیم مراد آبادی چشتی صابری تالیف محمود بن عالم مریدوی و مقاصد العارفین
 شاہ محمد الدین امرہی چشتی صابری صاحب سلسلہ بدو واسطہ در طریقہ شاہ حبیب اللہ الہ آباد
 و سیر العارفین جمال بن فضل اللہ دہلوی مرید مولانا اسماعیل الدین و رسالہ عز الحسن مولانا زکریا الدین
 چشتی نظامی و اخبار الانبیاء و رسالہ در احوال ائمہ اہلبیت و مدارج النبوت شیخ عبداللہ محمدت و دہلوی
 و کلمات الصادقین و مرادق دہلوی و رسائل میر عبد اللہ بک لکھنوی و کاشف الاستار شاہ حمزہ
 مابہرہ روی نظامی و قادری تذکرہ حاجی رفیع الدین خان قادری دہلوی و نقیض مولانا بابا مرید خواجہ اختر
 در شحات علی بن حسین و اعظم مرید خواجہ ابراہیم نقشبندی و زبیرہ المقامات و نسخات القدس خواجہ
 محمد ہاشم مرید خواجہ نعلان اکبر آبادی مجددی و خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی احرار نقشبندی
 قول جمیل و رسالہ در غنیمت مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی مجددی نقشبندی و مکتوبات مرزا مظہر جانجانا
 مجددی نقشبندی و مقامات مظہری شاہ غلام علی دہلوی مجددی خلیفہ مرزا مظہر جانجانا مجددی
 نقشبندی و رسالہ مولوی عبدالحی مازہر بازیدہ شاہ ابوسعید کہوی از اصل و نسل مجددی مستند
 شاہ غلام علی موصوف و رسالہ مولوی محمد مظہر مرید از پیرانہ شاہ ابوسعید روی سجادہ نشین بدخود شاہ
 ابوسعید موصوف فراہم آوردیم و مطالب ضروریہ از تالیفات و تصنیفات منصفیۃ السدا کتبات نمودیم و نیز
 بعضیہ مسائل متفق علیہ و فیہ از مسرطہ تقیم سید احمد صاحب غازی برچیدیم و درج این یادداشت کردیم
 بحمد اللہ علیہم اجمعین ہر چہ اصل مقصود ما قلم ذکر احوال و اقوال و افعال و ریاضات و مجاہدات و معاملا
 و اصل اصول مقاصد سلاسل ثلاثہ مذکورہ بالا بود و قاما ازین کہ در کتب مشرورہ حالات و مشایخ سلاسل مذکورہ

[illegible]

در آن توفیق پس می نامد که طالع باشد و درست آگاهی کنی سخا به برین وجه باشد که در
 طالع نام آن حرف بر هر طالع است و اب حق سخا به و لعلی طوطی باشد و در حروف و حروف
 واقف بود که درست حضور می بیند که صورتی واقع شود تا رسیدن آن که فی کتاب گاه دایم او
 این سبب هسته حاضر دل او بود و تحکام تواند که این سبب از دل دور کرد و راضی با عینیت
 آدمای حرف شناسان و داناس ترا و در آن حرف اساس به میاتس از آن حرف دانست
 هر اس به حرفی که هم شکر و اگر داری ما س به یوستیده مانده که عینیت است که حدیث محمد می
 رباعی گفته اند بعد از مالک اهل تحقیق عبارت است از ادات حق سخا به و اعتدال الغیب است و سطر الاطلاق
 که بعدیت اطلاق هر دو ممکن است که در علم و ادراکی هر یک نوی متعلق گردد و در این حدیث
 مطلق است که مستند به احوال هر شود که این اهل محقول گفته اند که توحید محمول مطلق نیست و مانند علم
 محل شهادت است و حق اس است که توحید متعلق بشود اگر چه مسلم متعلق بشود و چنانچه لوحه آن معاد است
 حضرت حواء علیه السلام از ادب سرور و بعضی از کلمات قدسیه خود گفته اند که مقتضای ذکر
 است که دل همیشه آگاه کنی سخا به باشد و نصف و محبت و تعلیم اگر در صحبت ما جمعیت این آگاهی
 حاصل شود جمله و ذکر حاصل شد و روح و ذکر است که اول آگاه کنی سخا به باشد و ذکر و صحبت
 اس آگاهی حاصل شد و فی الواقع آن است که ذکر گفته شود و صحبت ایشان و بعضی از کلمات
 خود نوشته اند که وقف طبعی عبارت از آگاهی و حاصل بود دل است کنی سخا به را و در
 دل راجع باشد و هر چه در حق می باشد در حاشی دیگر فرموده اند که حسین و ذکر از راه و آگاهی که
 شرط است و این آگاهی است در دل و وجود و وقوف طبعی میگوید و دوم آن است که ذکر در دل
 واقع بود و بعضی در احتیاجی ذکر توحید ما س قطعه صورتی شکل شود و او را استعمال گویند که ذکر
 نمکذرا که ذکر و معهود ذکر حاصل و داهل گردد و حضرت حواء علیه السلام این نقشه بر دوش
 لازم مستند برید که حلاصه آنچه مقتضی و اوست از ذکر در وقوف قلبی است سه باشد
 مرغی باشد با آن بر صید دل با سمان به ذکر میباید دل را بدست سستی و وصل و توحید و چنان

اثر نسبت به هر چه در حقیقت است و نسبت به آن اشیاء باشد بشرط حال و تقوی باشد و در
 گناه کبیره نباشد و در غیره امر از نیاید و در سبب یا غایت شش باشد و زیاد از این شرایط
 مرشد در کتب مسلک مفصل مرقوم است باید دانست که اکثر اهل بیاره بظاهر صورت
 غلبه خورده بر نقصان نسبت باطن چه بزرگوار آن نیست بهیتر از فساد عقائد که گرد و دما
 مستمر و بعضی احکام شریعت و طریقت اندران کرد در است افت و صاحب نسبت بقتضای
 مطلع باشد یا نباشد این نسبت بنحو بخلان و بالالت و بجهت پس خطا است باید که از خصلت
 دینی بخورده آن نسبت که از آن حضرت صلی الله علیه و سلم در سینه قمر امتوار شده است و یا
 از نقصان که در آن است و در محبت است و اراده قوی در اتباع قول و فعل آن حضرت صلی الله
 علیه و سلم که هرگز خلاف آن نخواهیم کرد اگر چه از غلبه بشریت چیزی تصور اندران افتد از این
 مستحق کام آن پذیرا گردد و در حص بر نسبت فعلی باشد تا فاسی نفس مسلک بسعت تمام شود
 این نسبت طالب را کشان کشان به مراتب قریب عرفان میرساند اقم این اثر نسبت شیخ خوب
 میکند اگر چه نسبت شخصی همچنین آثار پدید آید و در غایت چیزی کیفیت و لبستکی مشغولی پیدا
 هرگز از فیض نسبت آن روگرداند و اگر بعضی فعل ایشان در نظر تو خلاف شرع نماید بقرینه
 علیه السلام و خضر علیه السلام عمل نموده بدانند که در نظر من خلاف است نه باینکه ایشان هر یک اندک
 ایشان این الوقت اند و بدانند که اگر در ویش را در نماز حضور نباشد از ملا حظا و اقبیه خود و قریب است
 و در و در اندرون و می از جوش بجز قریب حضور به بهره است و هر قدر که نماز قیصر حضور است
 همان قدر در فقر آن حضور است و نسبتی که بسبب خلاف امر و نهی احکام شرعی فیض
 از مرتبه خود فرو نیفتد آری و زیای فرادان آزادگی گردد و غبار پاک تیره نگردد و آن
 فعل ایشان تقلید را نشاید این فیض عطا و مجرحت خدا است ایشان شاذ اند و بعضی بفرمان
 ابیان خواص در بامی وحدت و شناسد و بجز حقیقت اندیک آن از حضور می و دست فرصت
 را نشاند جائی و قدرت بطاعت ظاهر نباشد هر چند که در احکام و تکلیف شرعی کامل و ناقص

هر ژود محکوم و نمک ادلیکن ایسان از مقام مردوخ نور و در سل رول اعیان و عارضه ایسان از
 و هم اس الوقت ادعای ما التبتانی لقی در رساله کرده المعنا آورده اند اس لی حاسم اتی بر
 رد ادب کرده که منع بعض مردم در ریاض دوست دارد که سیات بسیار سکود هم و آنها از کائنات
 که بدل اندک ساسم حساب با دیسان آنهاست در بیام دو و جوید معلول کرد یکی آنکه مد کاه ص
 نمود و در بعضی آنقدر بد است که در حساب انی بهیج و الحاح یکسکه که آن کلاه کام حساب
 و مع مات حسه میگوید که کاسه که در ای عشق و محبت الهی هستند در غلبه حال کاچی از اسها
 اعمال صادر شود که عمر ان تنج نموده میسوزد سل سماع و وحدت بهایه متدعه و مرک معده و هاجت در
 از نصات و کلمات تطبیق حق نقاسه انجمن اعمال را لمر عشق و محبت شان نواست حسنه
 مولوی روم بیفر مادمون هر چه کبر و علی غلبه است و دیگر که کمال علی است کار یا کار ایسان روح و کبر
 که مادم در ستن شرو و ستر او دل گشت و دل شد کار او و ططف گشت و نور سدر بر مادم و بی
 انشمار موسوی مولا مار و هم انجمن به شان سه ر اهل حق کال خیال است بر گردان و در حق این نماست
 و در نوامی مرغ حاکم بحر علم را در مزاری به ناکث استس ابراهیم را سود دیدان هر که مرود است
 گوهر س از ان حقیق مولا ناصر العلوم سحر آن است که سر سحر شیخ را صبر دارد و این واسطه
 شرب عمر گاه است که سر و در یک گاه کیه قائل شیخی به مات و صوفی کامل محوط است اگر گاه
 کیره حاکم در قراول که ست سه آن کی مرغی صعبی از گاه آه و توبیه کلام است که شاه
 استیج بر قدم اصحاب در مات و در روی همیشا مملر ملح که دیده مات در معصیت
 ما هو معصیت فانی گفته مات در لک ملح به شیخ را صبر دارد و حد س ال الله و اطلاع
 در فعالی اهل ما ستم بعد عصب لکم مادی است تا علی مادی بعد فتح ملامت که کسی که در
 اصحاب مد ریاض دین حکم دارد و می شاید که او را این خطاب رسد که خطا را مغلل ساحت
 باطلایع بر غلب اهل در بس همه امور و حواس ملح گردیده لیکس این قدر باقی ماند که خطاب
 ساس او و عمر ساست تره عمل آمد به آنکه ترکت معصیت و این تول او و اهل املا و ناشی تا

پس حاصل بیت آنست که اولاً نسبت شرب بسوئی شیخ نهان است و اگر باشد پس شیخ بر قلم است بر قدم اهل بیت
 پس در طهارت و بیعت مردان باین که همه افعال بیست او حکم مباح پیدا کردند و اتیان مباح منافی منطوق
 نیست از بیعتی که مانده و مقربان یوشیارند ایشان واقف اسرار شریعت و طریقت اند و انا
 و آگاه سلامتی و ملاکت بحر حقیقت اند چونکه بنیادی معانی و متفاتی اند و شهابی صحرای معرفت
 و عرفان اند و پر دار بر مقام عروج و سقوط و منزل نزول پیدا اند ایشان صاحب ارشاد و اهل
 صحو و ایمنانند قول و فعل ایشان قابل تقلید و لائق تقریر و تحریر است و درین زمان ایشان
 بایاب اند و هم این وقت و ابوالوقت اند باید که جوایب جمیع مراتب مذکوره در هر شیخی نباشد
 و گرداند تسلیم یافتن علم باطن باز ماند و در جست و جوی عنفانانه عمر خود را برباد دهد و باید دانست
 که آنحضرت صلی الله علیه و سلم از غلبه ذوق قرب و نماز و حرکت باقی ماند گفت فوالقیل
 رضی الله عنه یا رسول الله استیتکم قصیرت الصلوة فقال لم انس و لکن
 بعد دریافت فقد تم فصلی ما ترک ثم سألکم این امر از نادرات آنحضرت است صلی الله علیه و سلم
 که در کیفیت عروج قرب و حضور به نزول التفات نماند و شبی در سجده نماز تهنید چنان دید که
 که مانده رضی الله عنهما چنان دانستند که روح حضرت از تن پیر و از کوه صلی الله علیه و سلم و روحی
 در جلیسین اسجدین چنان نشستند که صحابه چنان دانستند که حضرت صلی الله علیه و سلم سجده
 ثانی فراموش کردند این عروج و نزول و مقام قرب و حضور با اختیار آنحضرت است صلی الله علیه
 و سلم و ظاهر است که عروج و نزول آنحضرت صلی الله علیه و سلم امر اختیاری است و بظواهر
 که آنحضرت مقتدا ابوالوقت و این الوقت اند صلی الله علیه و سلم چنانچه ثنائیه و سحرین
 تنی موجودی که که کچه دخل تنها و ان که بی نسیانکوه اصلاً و باید دانست صحابه را ملکوت و جبر
 و مقام عروج قرب و حضور شکست میشد و واردات فانی الشیخ و فانی الله و بقا بالله و
 و صحو و غیره و رود منبذ لیکن در زمانه ایشان آن لفظ اصطلاح نبود و تاملند اذ احوال ایشان
 آنهاست مثل بیت رضی الله عنهم اجمعین در ملکوت هشتم بجای نیر نیست و بی هر وزن و نعل

و برخی اگر با کتاب و شریعت تازه بود و رسولش گویند و بعضی از انبیاء چنانندی که کتاب نبی مقام
 بر ایشان تکرار نازل شده بعضی علمای دین از اطلاق اسم رسول بر آنها سکت
 شده اند و حال آنکه نزدیک اصحاب تحقیق رسول اند چه تکرار نزول بحقیقت تجدید است
 بنسبت ایشان اگر چه تکرار است بنسبت انبیاء سابقین و رسول اگر نامو بجا و باشد
 اولوالعزم بود و اولوالعزم اگر محیط اعظم باشد آنرا خاتم گویند و محیط کسی است که حقیقتش
 محیط جمیع خلق باشد و بالای مرتبه او هیچ مرتبه اعلی نباشد و خاتم نبوت یکی پیش نیست
 و آن خاص وجود مقدس محمدی است صلی الله علیه و سلم و اولوالعزم نزدیک بعضی پنج است
 و نزدیک بعضی شش و زمانه نبوت از آدم صغی تا حضرت محمد رسول الله است علیهم السلام
 و مدت باین که گذشته شش هزار سال بود و در زمانه نبوت بر سر هزار سال شهسواری
 کاملی پیدا شود که در علم و فضل و قدرت و قبول افضل و اعلی و اکمل ترین خلایق باشد
 و تأیید نبوت کامل پسین افضل اولین بود و از انبیاء علیهم السلام کسی که اول مبعوث
 شده آدم صغی است علیه السلام و بر سر هزار دوم نوح علیه السلام و بر سوم ابراهیم
 خلیل علیه السلام و بر چهارم داود علیه السلام و بر پنجم موسی علیه السلام و بر ششم عیسی علیه
 السلام و بر هفتم محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم و غیر آدم و داود همه اولوالعزم اند و بقول
 غیر داود و بقول ثانی اتفاق است در علل دینی در اظهار دعوت و ابلاغ پیغام متعالیست
 مجبور است و هر بنی صاحب اشراق خاطر بود در کشف غیب بقدر طاقت خویش که از دیگر
 فضیلت دارد در علم و قدرت و نبوت و در وی دارد وی بحق در وی خلق یعنی نبی و و توحید دارد و توحید
 بخدای تعالی که بدان سبب استفاضه کند از حق و توحید بندگان که بدان واسطه انفاعله
 کند بخلق و کمال اول ولایت است و کمال دوم نبوت و نمایت و ولایت هدایت نبوت است
 و مطلق ولایت افضل است از مطلق نبوت چه ولایت قرب بحق است و نبوت قرب صبیح
 بخلق و اگر اضافت کنی به نبی پس نبوت اولی است از ولایت زیرا که ختم کمال او در آن

ثبات است بهادلات بر جای کمال آدمی در ملکوت اگر به تمامی مغلوب اندازد ملوک است و
 لوی نیست کسی هم ولایت نسل بودار موت از دست آنکه کمالش در محض ولایت حاصل است بلکه به پیش
 روال ولایت است و ولی کامل سعوت مطلق است بر چید که در اطلاع احکام ماست و اما آنچه که تحقیق
 گویند که در دیده میسر کرده و در ذات کائنات پیوسته است از حضرت عیسی دارا آنجی بود که بعثت بر وی
 و اطهار لقب است که سالک طریق یابی پیدا کند که گویا می بینم هم هست و فعل عقل نیز از آن هم
 و جسمات اخلاق و فائق ترین در تندیب غیر و مبره و یک آن آرد و اس عیون در ابدیت به ماست و
 سکو که صاحب قوت و قدرت شود و نماینداتی یعنی المانع اظهار کمال است چون خلقت آسمانی و در
 خلقت تسلیم است و خلقت غالب بر نور دارد که هر راه آسمانی پیدا شود که در پیش لب ماست خلقت تا اتم
 علمانی هم مویش میسر شود و آن سالن نوار است آن اگر خود درست می بود و اگر پس دست می است
 و مراد از آن خود و خود میسر و خود تحصیل کمال است و تکمیل المم حول آرد و دایره موت و در راجع
 مادی و معنای سار دل و لفظ و سراج میسر که بعثت محمد مصطفی علیه السلام از حسین در دست
 و بعد که حقیقت محمدی عنایت از آن باشد بطوریست که جمیع موت ماضی شود و بعد از آن
 حسن معجزات و وقایع و امارت حق از آن حضرت صلی الله علیه و آله ظاهر شد و آنچه می ظاهر گشت اکنون
 این اثره مانع جمیع است هر دلی از هر سر که سعوت شود تو نه او خلق و پس خود حضرت ماست
 آن دلی ماست پس وار و ماسا صاحب عموم مظهر حرکت که علما و صلحا ماست هم مانع است از ظهور
 کمال محمدی جامع ملامت صوری و معنوی پس امار که العلماء و ائمه امار و علماء و شیخ و علمای
 این سلسله ماست که در ولایت بر نبی ولایت کی را و اولا این است ستر اند عالم العلون و کرامت
 ماست که نبی آفتاب است و موت میا آن موت حلق حرکت او و قوا که میان دلت که در طلعات کفر مستند
 اما در حرکت آن قوا که اتم تر از دلت است هر که او را دید میسر و هر که در پرده ماست مشک است هر که آن
 را دید و در دست و در دست مطلق تقدیری است که هر یکی عبارت از خود و ذات او اول است
 و تمام از او این هر است که در دست ماست و در دست ماست و در دست ماست و در دست ماست

آیات باشد و بسبب عدم و سلی که اختلاف ادیان از ایشان پدید آمده سامات و اعتبارات را مگر بر سر تراز
 شین نبوت اندازیم بسبب دوام ثبات بابرکات رسالت پیاده محمد رسول الله صلی الله علیه و آله که جامع کمالات
 ممکن بنیاد اولیاست و در غرض تحفی دعوت جملة انبیاء را قبل از ولایت اولیاء و بعد از سلطانی الهی هر چه
 و از آنجا که و صلی الله علیه و آله سلم حیات الهی است و در میان آن کتاب و کتاب و تالیفات باقی باشد و هر کوی که
 میدان در خسته ستیفند تاب اوست و از آنجا که آفتاب حاکم مآنهاست و در احداث نور و روشنی با حساب
 و انهم بسبب مقابله آفتاب منقسم به دو قسم که معرفت لاجرا و اشارت اعجاز اشارت بشق قمر گرفته که دلیل اول
 کمال محمدی است صلی الله علیه و آله سلم معجزات انبیاء و دلائل کمالات و محبت انبیاء باشند که رکن نبوت چه در
 نبوت بالذات امری مستقر و ثابت است غیر محتاج اظهار معجزه و اظهار نبوت در عوام اعتیاج با معجز
 دارد و بصورت پرستان یعنی بجز تصدیق معنی نبی کنند و اخلاق حسنه از کمالات نبوت اند و بر آنکه عوت غیبت
 از ابلان و انما حیثات است و معجزه هر نبی بر حسب اقتضای است اوست چنانچه در قوم پیغمبر اصلی است
 علیه و آله سلم فصاحت و بلاغت کلام بود آنحضرت بفرقان فصیح و بیغ آمده و نه پنداری که معجزات انبیاء محض از ایشان
 است بلکه مشیت حق تعالی مقدم است بر آن چه حق سبحانه تعالی بدو آنچه کفار کمال دشمنی و نفسان
 و در آنچه اختیار داشته اند می عجز نشان افزوده تا از کفر بگذرد و در راه سرنگور آید و جملة انبیاء معصوم اند
 از کربا بر عده اقبل از نبوت و از کربا بر بلا عده و از صفات بعد از نبوت و بعضی گفته اند که از کربا بر مطلق
 معصوم اند هم قبل نبوت و هم بعد از صفات مطلق معصوم اند بعد از آن نبی هر چند که مقرر است این پنج حکم از حکام
 شریعتش و اوصاف میشود و بالا نظر دارد و از آن حکام مختار حقیقت نبوت انع صدور افعالی که ظاهر
 بشریت آنها ندارد و از نیست و تا از ان افعال بیرون است نبوت حجابی و مناکوه حکمت است از احکام نبوت
 و بسبب گفته اند که مناکوه سنت رسول است صلی الله علیه و آله سلم زیرا که آنحضرت صلی الله علیه و آله سلم التکلیف حسن
 شریعتی فرموده و هیچ رادی آنرا با مردم دیگر انبیاء رقم نموده و حالانکه معنی خبر از معنی آن خود را چه نبوت محمد
 رسول الله صلی الله علیه و آله سلم جامع نبوت جملة انبیاء است علیهم السلام و در اصول پنج اتفاق است و اشتقاق
 فروع هر دین با فروع دین دیگر مانع این قول نیست فانهم والله اعلم بالصواب و کفر خاصه و ولایت

علیه وسلم نزول کرد و زبان جزریان آنحضرت و قیوم شد بهجت بجهت پادشاه و عام پیام شده بود
 بزبان علی تفصیل یافت پس علی مرتضی بنابر لسان مصطفی است و لذا در شان او وارد شد
 که من گفتم کلاه فعلی کلاه سینی هر بنده منسوب که از آدمی خود خواهد بمن از قید بندگی و نشاء
 و هستی پس آوازی او بدست علی خواهد شد و چون علی را با بنی بزویتی ثابت است و با بن
 لاچار و صلی الله علیه و سلم در شان او کرم الله وجهه فرمود که کجای که دو گنجی و نیز فرمود که
 نسبت علی با من چون نسبت هارون است بر شایسته اسلام نیز گمان نکنی که ختم ولایت چون بر علی شده
 و دیگر اصحاب را ولایت نبود و بدین گمان فاسد از حق مبرانشوی چه شیعی باطن محمد صلی
 علیه وسلم بر مرا و قلوب صحابه رضوان الله تعالی علیهم برابر بر تو زده و هر یک از ایشان
 از تمایلات انوار الهی منور بوده و لذا در شان ایشان دارد است که انصافی کائنات بر ما است
 اینست پس ثابت شده که از رسول صلی الله علیه و سلم ولایت منقطعه قلوب صحابه
 انتقال کرده و از صحابه ثقلوب تابعین و لیکن از علی مرتضی سلاسل انتقال ولایت
 تا آخر زمان معرفت باقی است و از صدیق اکبر یک سلسله جاری شد و بعضی از صحابه
 هر دو قسم نقطه را جامع بودند و بعضی یک قسم را و بعضی را بقوت حاصل بود و بعضی را
 بعضی و از اینجا است تفصیل بعضی بر بعضی و آنهم که جامع هر دو قسم بودند و خواص
 آنحضرت بودند و بعضی گفته که خواص رسول مشهور بشهره بودند و بعضی زیاده گفتند و تحقیق
 آن است که عدد و خواص معلوم نیست و از خواص صحابه آنها را که مناسبت با رسول در ولایت
 عایده حاصل بود آنحضرت را خواص بود قابل خلافت و صلی الله علیه و سلم خود ایشانند
 و خلفا را رضوان الله تعالی علیهم اجمعین مناسبت در هر دو قسم عایده حاصل بودند و اما
 امیر المؤمنین ابی ابکر و صدیق رضی الله عنه مناسبت مطلقه غالب بود لذا او را صاحب
 تحقیق گویند و مال او را بکمال حاصل و یک سلسله از وی جاری شده و اگر این قسم بدو
 کردی مخاطب بنظر العواصم میشدی و انجمنی موجب نقصان ولایت نیست در کمال اگر چه

بالمریاس عام است چه میسر آید و در کمال قوم بدینسان گردیده و بامانیتا را حق سحر با عریان هم
 گفته و در سرادقات و مهمهم می که کفر قصص حکایت احادیث آن کرده و چون حال ماکل
 در کمال او رسی الله عنه غالب بود و بپارس کوه احلام من قبول نمود و عایب بخش و مود که العج
 عن کجک اللذراک اذراک و ازین است که در وی رسی الله عنه و آنها که در سلسله دوی است
 اسواق غالب است اما ع اورا فتح باب اس باب است اهل سلسله دوی گویند که متصل
 متلحه در کمال التقطاع است و آن در رسی الله عنه است که کوس در دواب الهی بود و
 مقدس و بحال دار می است که پیغمبر صلی الله علیه و سلم در میان او فرموده که اگر اذن یحی
 یحیی فی غای الارض فله نظر الی اس آئی فحاده و در امیر المؤمنین عمر فاروق رضی الله عنه است
 مصیده غالب بود و ولید احطاب اعدل و صاحب الصاف فاروق بدو معوس شده و هم
 در میان وی رسی الله عنه و اردکته لو کال کعدنی من کال کعمر من الحطاب السمدیت و اینجا
 که حلال بود و غالب بود و در امصالح و الطال باطل که موجب آن پیرت کامل بود و معلل کمال حلال
 با شده و میسر ملا که در عهد او رسی الله عنه متج شده و اهل آنجا اعمال آورده است و هم
 غیرت آن حلال بود و باعث قوت اسلام که سست می امیر المؤمنین بود و او آورده سر
 غیرت س و در می است که اسرار الهی از رالتش لغوام عام منتشر شد و در امیر المؤمنین عثمان
 من عقال رسی الله عنه مسامت هر دو قسم برار و معتدل بود و ولید او رسی الله عنه محاط
 کطبات می المودس آمده چه لو رو لایت ماطلا که سب اکشاف عالم باطن است و لو
 ولایت مقصد که کشف عالم ظاهر است و در اعتدال در آن امیر المؤمنین جمع بود و در اینجا
 که صرف مهبت وی بجمع آیات قرآن مجید آمده و بیداری که جمع قرآن که اردو نوع آن شخص
 مسح آیات و وجه اسرار الوهیت و حصول حقیقت که عمر فاروق الدت اراا حاصل است
 و اسرار عبودیت و احکام تضرعت که علما را عدان عطی کامل در سطح آن امیر المؤمنین بوجهی
 اجتماع یافته که طالب هر مراد در سخن و اصل مراد ما شد و هم در سب آیات و هم در سب

و هم در مجموع قرآن چنانچه اینمضی برابر باب قصص و اجتهاد و معرفت برین و پیدا شده
 و وجه خطاب می النورین بسیار نوشته اند شرح هر یک در اینجا خلاصه اقتضای موقع است
 و چون امیر المؤمنین مجمع البحرین بر وجه اعتدال بوده صفت حلم و حیا در وی رضی الله عنه غایب
 آمدند چه غلبه جمال و جلال که تنقذ و غلب بر ظاهر است چون بدو راه نیافت لاچار حلم و حیا را
 خود کرد که گریز از هیچ یک شعار او نگردد و گویند که حلم و وصول با شیا موجود است باشد نسبت
 امر تب هر یک یعنی تواضع بر پر خرد مرتبه هر چه هم بحسب ادراک و هم بحسب تسلیم و حیا یکیش
 از نا مناسب و فضل خلفا و از بعد و عشره همیشه و شلار و باقی صحاب سبب توفه این مناسب
 است بحسب اب رسول صلی الله علیه و سلم و خاتم منقطع مطلقه با اتفاق بیشترین صوفیه شیخ محی الدین
 عربی است و از اینجا است که اکثر اسرار و محتائق از وظایف هر شد و طریق جاری شده غافلان
 در حیات متذکر او بودند و بعد مات هم خالی از طعن مانند نقل است که بزرگی رسول صلی الله علیه
 را بخواب دید و از حقیقت وجود سوال کرد که ما حقیقه الوجود یا رسول الله در جواب فرمود که
 که حقیقه الوجود ما قال شیخ الاکبر ابن العربی شیخ اکبر اوراق قدس سره در عالم غیب گویند
 و در شهادت بنزاین لقب شهرت گرفته و گمراهان طریق باطن اکبر را با کفر منسخ کنند و خاتم ولایت
 مقبل امام محمد مدی است اختی در زبده المقامات است در بیان خواص و ولایت عبارت از فنا
 و بقا است که خواص و کشف از لوازم آن است قلّت او کثرت لیکن نه هر که خواص و کشف و شهود
 ولایت یا اتم و اکمل باشد بلکه بسیار است که خواص و کشف ظاهر شوند و ولایت او اکمل بود و
 کثرت خواص بر و چیز است در وقت عروج بلند تر رفتن و در وقت نزول کمتر فرو آمدن
 بلکه اصل عظیم در ظهور کثرت خواص قلّت نزول است جانب عروج بر که هست که باشد زیرا که
 صاحب نزول بعالم اسباب فرود می آید و وجود اشیا را مربوط با سباب می یابد و فعل الاسباب
 را در پس پرده اسباب می بیند و اگر نزول نکرده است یا نزول کرده پس با سبب سبب نظرش بر فعل الاسباب
 است و پس زیرا که اسباب مقدم اند بر افعال و مرتفع گشته است لاجرم حضرت حق سبب از تبار

مقصای طریقی هر کدام علمیه و معارفیه می باید و کار اساسی را با حساب می اندازد و آنکه
 اساسی را می بیند کار و اداری توسط حساب میانی سازد و وحدت قدسی را محض
 عدمی فی سببها می است و حسابی است و حسابات القدس است که قاسم شمس که می کار حسابی است
 سعد الدین کاسری است و در می تقریب می و هر چه بود و معنی که احتیاج از هر فصل
 گفته اند اذ قبیل فصلک و لا است در منوب که در بول بعضی گفته اند که الولاء فصل من
 بریر که هر ما فائده حلل می است مسرت و حتی را ضرب مع التذیبه در ولایت و منوب گفته اند
 که و لا است در منوب و در کلی ایی حضرت و طب العالم سبع عدد العدوس و در منوب
 در کسوفی می باشد که الولاء فصلک بر منوب اسما می است و در ای علم و فعل و مع و لک بر
 اسان مان و مسالت ایما باشد و هر چه بلید و در سیکال شان در قدم کمال اصحاب و
 او در کمال و جمال خود در کمال و جمال اصحابان باشد و خود را در اعتقاد و طفل و طفل
 ایما دانند و فصل کلی اعداد است بیجه کمال و جمال شان و در انشان رسد اگر چه ولی است
 و معرب جدا است را که عکس را در نور شان و در نور و حصیه رساں یکی رسد و آن کس مترب
 و ولی گردد و العلماء و ذریه الا ساداس سراب است تا عطف کوری و ولی را فصل را از می و افعا
 بر می که آنگاه در ما و صلالت ایی و گمراه اند که بر می ایضا و در کتب می می در می باشد حضرت
 شمس جمال الدین هاسوی محض سبع و در الدین گنج شمس که فقر و راءه است طاق
 مادن مست تو است بشتند که ولایت را است و است و همد و معنی امن سخن از شمس الصبر الدین محمد
 مقول است که استمالث و لا است در دلس است که دل را از التفات معرض پاک و در
 و نقش می بر صبح اول در دلس ای در رزحون دل با معنی فرا گیر و بیچ اصطراب مام
 اسی و آیه و است لی شمس است و ولایت که می است و آن مرد و مست اول
 ولایت مامه مشترک است میان همه مومنان و در ولایت خاصه مخصوص است و اصلا
 ۱۶ ارباب سلوک و بی خار و عین فناء العبد فی الحق و القاء فی الوالی فی الدنیا

و فی بسیار است از نهایت سیر الی الله و بقا عبارت است از بدایت سیر فی الله به سبب الله تعالی
 می شود که باید وجود و بقا هم بدین یکبارگی قلمع کند و سبب فی الله آنکه به متفق شد و که بند و را به
 از نفسانی سلق وجودی و ذاتی سلسله از روش نشان از زانی دارد تا بدایت و عالم انصاف با و در آن
 الهی که تا آخر این سلسله رسته کند ولی آن بود که فانی بود از حال خود باقی بمشاهده حق بهمانه ممکن
 نباشد مراد را که از خود خیر دهد و با خیر خداوند بیاید و اما مولانا بحر العلوم در شرح مثنوی مولانا روم میگوید
 و چون که مرتبه نبوت او جامع جمیع مراتب نبوت است پس ولایت آن سر و صلی الله علیه و سلم نیز
 جمیع ولایات است نسبت به غیر که نبوت مخصوص ولایت است که با تشریع احکام مقرر و مستقیم است پس ولایت
 از لوازم نبوت و چون نبوت آن سر و جمیع مراتب نبوت است پس ولایت آن سر نیز جمیع
 ولایات که از لوازم نبوت است جمیع ولایات را که از لوازم نبوت انبیاء است نیز جمیع است و چون
 جامع شد جمیع ولایات انبیاء را پس جامعیت او جمیع ولایات اولیا را بطریق اولی است زیرا که
 ولایات اولیا ولایات انبیاء است زیرا که هر ولی بر قدم یک نبی است و ولایت آن ولی
 ولایت آن نبی است که آن ولی بر قدم او سوار آنچه که شیخ اکبر قدس و محققان رضی الله عنه فرمودند
 که هر اولیا از مشکوه خاتم الاولیا فیض میگیرد چنانکه انبیاء را اندک اولیا اند حتی خاتم الرسل
 با آنکه ولی است از مشکوه خاتم الاولیا فیض میگیرد چنانکه است بر آنکه گفته شد که ولایت محدود
 صلی الله علیه و سلم مشکوه خاتم الاولیا است که ولایت خاتم الاولیا مندرج است در ولایت محمد صلی الله علیه و سلم
 خاتم الاولیا است و صلی الله علیه و سلم فیض میگیرد از مشکوه خود انتهى و زیاده ازین در شرح مذکور
 باید دید بیان سلوک خواجگان نقشینند در تمیید کتاب نبیجات القدس است بدانکه عارف
 و علما در اتفاق است بر آنکه از صلی الله علیه و سلم هر که معاملات بر غنیمت و غایت اتمام سنت است
 علی مصدرها الصلوة و التبیة وی عظم و اکمل و اوفق و اوفق تابعان است و اگر باین رعایت
 سنن ظاهریه بحضرت خاتمه از معاملات باطنیه آن خیر البیرون صلی الله علیه و سلم که بدایت
 تجلیات ذاتیه و صفاتیه است آن تابع را نیز به فرادان بخشیده ازش اکمل و از بس عظیم

و ثانی است و مصداق آن را علی بن ابی طالب و حضرت عیسیٰ بن مریم و حضرت محمد بن اسماعیل
 و کمال او و مریدان که در امر خدا و قدر آثار صومعه آمده است که هر چند در کار انبیاست مرد مکرر شود
 و از راه توحید عالم صلی الله علیه و سلم و در مردمان از علی عریب و صفت بر صفت و صفت
 میسر است مانند این و دو لاکو هر لعل که در هر هزاره حضرت مکتب پدید آید آن سعادتمندی که
 در دینی خندنگ در و اس حرمت و صفت سلسله سلسله صلی الله علیه و سلم و ما کار
 حامل تقوی گیرد و آن سکنتی که او در راه که در صفت و مال را به بدن اسناد و سوره رسیده باشد
 حامل باشد بر عزم بود و هر طوبی که در کار و در یک ششک است و عین کمال است و کمال است و هر که
 مصداق حال او آید اکنون حضرت خواسته بهاد الدین لقمان بن یسویان عوب و در کار
 از هدایت هدایت کار و خود قرب قناعت عمل بر عزم و عادت استماع است بخود
 که از اسامی سلوک پروردگار است انشا الله تعالی قدس الله سرها اسرار اکیله است و
 که حکم در حل المسئله و عزم رنی و از جهتها و مدتها کلی دورانی خواهد بود که حکم
 اس ساریت و در دیگر اسامی و الهام لایحی حسین کرده و تأخر حساب را نوده و هر روز
 در فائق متاع مصطفی و اتباع عزمیت و اولی و همه امور را در مدتها و مدتها و مدتها
 عزم و وقتی است هر که در طریق کار و در کار و در کار و در کار و در کار و در کار
 خدمات رقص و سماع که تا کثیر سالکان مهر را است و در دست و در دست و در دست
 نوده نموده اند که آن را امور حضرت نوده که کک مکر که آن سردا حل تجویرات است نوده
 نفرموده اند و همین شطحات که آن پروردگار است از حضرت خواسته و در کار و در کار
 و حال آنکه معدن مشایخ نگار و در دست و نوده است و نوده است و نوده است و نوده است
 و شغل حضرت سماع سلطان المحققین و محمد العارفین و طایفه العلماء مدتها و مدتها
 که از روضه صلوة نوده و نوده و نوده و نوده و نوده و نوده و نوده و نوده و نوده
 میل نموده اند و در کار و در کار و در کار و در کار و در کار و در کار و در کار و در کار

اینچنین گشوده اند و همچنین خبر ده اولیاء المتقین غوث الانامی البوینید البسطامی قدس سره
بودند این بزرگوار عالم قدس در میانست و توسط از ذکر خالی نبوده اند و از ابتدائات آنها از شطح
بیرون نه کام ایشان است که لواقی ارفع من لواحد و نیز ایشان فرموده اند که خدایا این بزرگوار
که اگر بهشت را با همه زینت بر ایشان عرضه کنند ایشان از بهشت چنان فریاد کنند که دوزخیان از دوزخ
فریاد فرمودند و ولایتی با شمس که در دمی از هر صوفی و منی شکر نباشد که این هر دو در ولایت
خلاق است و در حضرت وحدت این دآن نیست و اشغال این کلمات سرکلات ازین بهر و بزرگوار
بنظرم رسید هم در ابتدا هم در توسط و انتها چون احوال و اقوال این دو بزرگوار معلوم شد
و گوگاه عدل بر احوال حضرت خواجه بزرگ قدس سره که غریب بطریق اجمال مذکور گردد
بنظرم رسید که آنخواجه عالی مرتبت چه در بدایت چه در توسط و نهایت بر خصلت عمل نموده اند که از
آنکه قیاس بدیگر بزرگان از محمد سیفیه صلی الله علیه و سلم و ورثه بزرگان نزدیکیها دارند اگر
بمثل آن بزرگان را به معامله از بدایت تا نهایت اینچنین بودی هم حضرت خواجه بزرگوار آنکه در شدت
خدا و آخر زمانی باین اطوار ربانی اقیانایافته اند ایشان را بدیگران فضل بودی انشی لایس که حضرت
خواجه بزرگ طریق خود را بقوت تصرف در زمانه پسین چوین داده باشند از نیابت است که چون
از مولانا جلال الدین خالکی پرسیدند که سلوک خواجه بهاد الدین از دست خیرین بطریق کدام کس
متناسبست دارد آنجناب با وجود معاشرت فرمودند سخن با دستقدمان گوئید چه هرگاه ایشان را
بر این دو بزرگ مذکور بخوبی بدین تحقیق فصلی پدید آید بر دیگران بطریق اولی باشد و آنچه
حضرت خواجه محمد الباقی در مناقب خواجه فرموده اند **س** ابو الوقت و عالم قطب ارشاد **س** ^{الدین} بهاد الدین
که دیر به شد از وی آباد و زینت و جنبه افکنده آشوب به بند به پائیزش استمان
روب و شاید این مطلب است عجب تر آنکه خواجه بزرگ آن جذبات طیفوریه را با هم پدید
یا سلوک جنبید به با مزید آن جمع آورده بودند چنانکه غلبه محویت سلوک ایشان خیر را ^{شکر}
شطح غلبات جذبات را فرد نشانده بود و کثرت جذبات غلبات ایشان گندی محویت علم را

به آتش آید که می که شمع الاسلام انصاری و حق نبیهاست بر آب مودود الهی که مودود
 محمدی بر کعبه مدی باستی که علی بود حضرت شمع بر که را مودود اعدائش را هم مودود
 بطریق کمال داد و داشت الویر سیده و ارچه واسطه آن است رست بگر و نه حضرت
 آمده و هم حضرت حواء مانند دیگر خاتمه از مستقیمه استعدا و ملدایسا در حق ایشان
 از طهور و مستعدا از این حدیث کثیره مودود که تواتر محمد الحکم الترمذی و مودود که مودود
 اسرار اهل و کعبه حضرت حواء خود میفرموده اند که مراد از آن می و ب تا نیم پس از مودود
 حدیث کبر تکلیف اسان اگر در تکلیف سید المرسلین مودود در مافیه آن در بیت را و تواتر
 اسان صادق دان و آن اصلاع موی مراد از آن غایت اس تکلیف شد اس که مسد
 حضرت حواء مرگ مافیه حدیث و علامات و مافیه اسما که حفظ الله سبحانه و ذکره
 دره فائق حدیث سید المراد از علی الله علیه و سلم مگوشت بد گوئیم چه حدیث همان تفسیر مگوشت
 است آوری است و اقی لیکن تا نید آن هم از حواء مرگ دارم و آن است که مودود حرام
 ما صحنهای حق سبحانه و تعالی اگر اول بها الدین و آخر لوبرید است مگافا العالی
 الهامی فی غنیه سید اول او تهر بهی و و اما و دست مسامتی به حضرت شمع نرگوار
 مایمی شمع احمد مدد قدس مسد و مقرب بیا آن معرفت که عایشه را کار مایم امت
 که مودود و مشایده و تحلی و ظهور را آنکار مایم مدد مایم در راه مایم مودود اند که این حقیقت حقیقت
 آنکار مایم حضرت حواء مرگ بود که مودود و مایم مدد مایم مدد مایم مدد مایم مدد مایم
 فیه است مستعدا لایم آن مایم کرد از کلام حواء به رک حقیقت آن کلام اسان
 که مودود و مشایده و تحلی و ظهور را آنکار مایم مدد مایم در راه مایم مودود اند که این حقیقت حقیقت
 آنکار مایم حضرت حواء مرگ بود که مودود و مایم مدد مایم مدد مایم مدد مایم مدد مایم
 فیه است مستعدا لایم آن مایم کرد از کلام حواء به رک حقیقت آن کلام اسان
 که مودود و مشایده و تحلی و ظهور را آنکار مایم مدد مایم در راه مایم مودود اند که این حقیقت حقیقت
 آنکار مایم حضرت حواء مرگ بود که مودود و مایم مدد مایم مدد مایم مدد مایم مدد مایم

[illegible]

کرده ام و اینک آنکه اکثر و واده حلا الدین عطار را فرمود که در ولایت و کرد و خواهر
 عطار الدین و همه اسان از ولایت و گه سته آمدند که در مقام اسان مسطور است یعنی نماید که
 اوصاف و لاس را که رسته سم گفتم اند و ولایت صغری و لاس کبری و ولایت سلطان ارطی تا نام
 تمام ولایت مرزا الدین کمالاب حاضر بود است که اسمی و لاس محک نام و اساسه خواهر مرگ خواهر
 عطار الدین محسن اس مرتبه اس پس هرگاه جمع میسان خواهر مرگ با ایدیت ما راه احساس
 که ولایت ما می سود برده باشد و درست آمدن نول اسان که اول مرزا الدین و آفرین
 پس چون محاطه می بود و در سایه ای که مراد با کمالاب بود اسان را سره معمول می نمود
 علی طریقی الاقتباس رسیده ما به چرامتوان گفت که مع حردل فی نفس شته مسند و حیات
 فی نفسی سردین صبح انائی نماید آن مرتبه که ادسایه طلیت مراست و صفت بیکی است پس
 فهم و حسرت خواهر مرگ ما من حیث الولاية رفد هم سپید الا بدی جلی انشد علیه و سلم با شانه
 مرده اکل اران گهم که تو ابدله و که دیگر می ارسان لکان سر محمدی للشرع ما شهد اما
 کمال آن ولایت رسیده باشند ایجا حشرات بداد نمید کتاب در کور است و دیگر
 مقامات مظهری و مودند تقطع جمع اولیا و اند و محبت عامه شایع لارم است و در حین
 سرحد اگر اراده دفع و استقامت عقیده و فصلیت نماید و روط محبت مستعد گشتند و حین
 حصر محمد که طریقه نوبیان نموده اند و مقامات کمالات طریقه وجود بسیار تر نور نموده
 و رند و هماس آن طریقه با مقامات رسیده از الوه هم زیاده شده اند و در آن مقامات
 هیچ شمه نیست که او را هر اران علماء عقلا متواتر رسیده عقیده و نشاوی با ولسا
 با فصلیت ایشان را ان اگر نماید مود که آن که از دین از مشایخ ایشان اند و حقه اند
 تقاضای علمه چون این کتاب از حالات حصرات تقصیر به ریت ریت خواهد یافت
 بعد از طریقی دیگر به تحریر بر حین از حالات حصرات تقصیر به ریت ریت که مود
 محمد اسمعیل شهباز در مقدمه کتاب صراط المستقیم مذکور می باشد و باید است

که قرینه شریعت و طریقت و اساس حقیقت و معرفت تحصیل محبت حضرت حق است
این سلسله اگر جمیع علیه صوفیه کرام است بلکه متفق علیه طوائف انام مگر اینجا نکته ایست
بس باریک که اکثر اهل زمان ازان در غفلت و نسیان اند و آن تمیز است در میان حساب نفسانی
که لقب بعشق است و حب ایمانی که مشهور بحب عقلی است چه اول ادوار و ادوات مبادی سلک
است و ثانی از کمالات اینها و کرام و مقامات اولیا و عظام اکثر عوام صوفیه اول را بی حساب
ثانی نهاده و مشار الیه باشارات شرعیه پنداشته در تطبیق سیر اینها و اولیا باحوال اهل
و موجد تشویشات بی حاصل بکار میرند و حال آنکه سیر این بزرگواران هیچگونه بوارات این سالک
مطابقت پذیر نیست تفصیل این بآل آنکه مراد از عشق قلقی و شورشی است که در باطن انسان
بسبب فقد مقصود و پدید می آید و در قام قوای باطنیه سرایت میکند و غایتش و جدان آن
مقصود و وصال آن محبوب است موقع اول این قلب است که محل جمیع کیفیات نفسانی است
و ثانیاً سائر قوای باطنیه و غایتش ضحکال و از خود رفتگی طالب است در و جدان مطلوب
باز چون این غایت تربت عیش و شورش آن قلق و اضطراب فردی نشیند کیفیت کسبی
بعشق است زائل میگردد و بسبب آن منطقی میشود و مراد از حب عقلی انبساط داعیه طلب
چیزی است که طالب بر فواید منافع او و احتیاج خود بیسوی او مطلع شده و این داعیه
مقام شاشاق طریق طلب را بر روی سهل گردانیده و باین سبب که سبب و طلب او بسته
و هر حیل که در کیسه فکر نخواهد داشت بر طلب او باخته و از سر سامان خود در گذشته اختیار را از دست
و موقع اول این عقل است که خزانه معلومات است و ثانیاً و سائر قوای باطنیه همین داعیه بران
میکند مثل بریان آب از اصل شجر و برگ و ثمراد پس در عقل چه افکار و انظار است که براس
تحصیل او درست میکند و در طلب چه غرائز است که در طلب او می انگیزد و در جوارح چه شغف
و ترک مالموفات است که در سلوک طریق آن بر خود می سپند و پنهان که نتیجه حب اول فنا و علم
یعنی غیبت و عدم شعور با سوا می محبوب حتی که بنفس خود و همچنین شمره حب ثانی فنا است

در مقام وصل است ۳۱ سلم را برکت بخشد و حق با ایشاست بجز در کار باغ نرسد انتمی و برین
از اوقات شرفا شرف و طاعت را از من بیاید و حضرت و انانیا شیراز میفرماید ششصد و دوش دیدم که رنگ
دزدانان زودند و کل آدمی بر شش و بی بیانه زودند ایضا شرف بیل برک کس خوش رنگی نگاه
داشتند و اندران برگ و توان خوشش بالهای زار داشتند گفتش در عین وصل این
مال و فریاد چیست با گفت ما را جلوه عشق در این کار داشت ششوی مولانا و موم شریف بیا
جان شکایت میکنم به من نیم شاکی روایت میکنم به شرح مولانا بحر العلوم این که شکایت از حق میکنم
بنام این شکایت نیست بلکه روایت از دل است عشقی را که عشق باین دل پیشو که هیچ بجای هیچ
مشاهده سیری نباشد بلکه وقت در طلب اخیره دل من فریاده باشد انتمی و عشقی که
که بعد از وجدان محبوب زائل میگردد آن عشق بر خود اینست چنانچه محبت بیکسو در اندر بیا
آفت ابتداء و انتهای عشق چیزی فرموده اند و در ذکر ایشان باید است که خواهد آمد و حساب
زینة المقامات از حضرت مجید و نقل میکنند و می اندر الدیر که اگر خود که فرمود بقبول و محقق
که منازل الوصول لا یقطع ایة الا بدین و در مکتوب ۲۸۵ میفرماید پسند و الوصول
مراتب لا یکن قطبها ایة الا بدین و هم در فصل چهارم مقصد سوم کتاب مذکور ضد داشت
حضرت مجید که بخدمت شیخ خود میرساندمی آمد و آن این است عجب کار و بار است
بعد از قربان آمده و غایت فراق را وصل گفته اند شاعر گفته *لَوْ مَتَّوَلٌ إِلَى سَعَادَةٍ وَهَمَا*
بِأَكْلِ الْجِبَالِ وَدَوْنَهُنَّ مَتَوَلٌّ به کان رسول الله صلی الله علیه و سلم متوکل الزمان
و دایم انکار و انصراف فرموده ما از ذی نبی مثل ما از ذی مصرع *قَصِيَّةُ الْعَشَقِ لَا أَفْصَايَا*
بِالْصَّبْرِ سبحان الله ای از برکت علیه از تا بدین به تکمیل میشود گردانند حاصل کار جز حیرت و بیچارگی
به است نماید با وجود علم و معرفت جز او با جهل و نکر است مصرع عجب نیست
که من در اصل و سرگردانم به انتمی تفصیل این احوال مغرب و در انفس ایشان خواهد بود
و حضرت قطب عالم در مکتوب میفرماید نبشته بود مصرع فانه را آنکه فوق الوصول حیرت

[illegible]

چنان مفهوم میگردد که بعضی از کل ادلیا با حوالا بلند نبوده و حال آنکه ایشان را کثیر عمل بطریق
غیرت و ادلی که تر داده باشند و معالیه البته آخر عکس آن بود و برخی را عمل کثیر بخشیده و حوالا
عظیم بنظر عطا دهند اما خوارق مادات از ایشان کمتر نظیر و رسد و سطحی را قدرت ظهور آن خوارق
که متعلق بود بکونیات و اخبار از مغیبات داده اند اما قوت تصرف امکانی تا نقصان در ایشان
کمتر نموده اند و سطحی بر عکس آنند و برخی جامع این و آن و هذا قلبی صاحب کلمات الصادقین
از رساله منقح الفین سمن ظاهر می آرد که حقیقت سلوک عبارتست از تبدیل اخلاق حیوانی
و خروج از اوصاف بشری و تخلی باخلق با الله انقی میانه خشوق و شیر است عشق ناز
میر می ماسوی الله حضرت قطب العالم شیخ ماسخ عبد القدوس قدس الله سره میفرماید
عاشق بیچاره در شایده دوست و رفیق در سال مستغرق است و در حالت فراموشی و در سوختن
مستغرق است و با خود نیست پیر و حوالا او را با دوست یافته اند این عالم عشق است نه عالم
سلوک عالم عشق تو یکراست و عالم سلوک یک دور سلوک است میرا الله در عشق الاحراق فی
طائفه آنکه از اسباب گذرند و یقین دانند که دوست قادر می است بی تخلی میان و مکانی الی اسباب
بر چه خواهد در وجود دارد و بعد هم بسیار در این طائفه اهل عبادت و اهل خیرت اند صاحب الیست صاحب کلمات
دیگر از مشرق مغرب شون و کرامات بر خلق نمایند و الاک کلام که هر چند در یقین دین می بینند اند
انالی حال دوست و حریف یقین میبرد است اند و هنوز چنین در شکم ما دارند با شراق نور حق رسیده کشف کون
باز طائفه دیگر آنکه در کشف خود میشوند و در حد یقین بود همیشه در مشاهد حق تعالی باشند
مستور بودند با دوست در حضور بودند نور علی نور این نور است و انصاف را که هم برین نور
حضور بودند اگر به سعادت پای می رسید می صاحب این کار خجسته باوری کند اولنگ
هم المقبر کون آبی برادر در مشرب عبا و در هاد همان لذت مناجات و فودق تقاریر و مشرب
و علو در بات است این لغت لغت شک نامند و هم کسبانی نکات خوانند و مشرب مقربان
در نحو خودی و فطامی ماسوی الله است صمیمی صورت وحدت کسی نوش کرد که در دنیا

معین ذات گوید و از ان نفی نمیخورد پند آنکه مراد است و تشبیل صفات است یا نقد ذات و بهر مری فی التمس
 من هذه الجهات اکنون محققان در مرتبه فعل ایجاد و عالم که بنده و در عین وحدت و هو می که از وجود فی الذل
 و الصفات است کثرت موجود است همیشه چه که لایست ذات در مقام قدرت چنین اتفاقا که در که ما عین
 موجود با ششم و در حق خود دلیل بر وجود ازل بر که لا نشاء نزل کردیم با آنکه خارج اثناء محض است
 و در فعل ممنوع مطابق و هو للآن كما كان كما كان الآن سبحان الذي لم يعجز ذاته ولا عبقا ولا فاعله بكذا
 لا كوان في حق القول ربنا الله الذي لا يعجزه انما الله تعالى من حضرت صمدیت اند که حق سبحانه را
 در بیا مراتب موجود و حقیقت دانند و وجود عالم را در جمله مراتب موجود و بجا خوانند چه وجود تحقیق و خدا تعالی
 را است و سر غیره را اطلاق و وجود بجا کرد اند بقرینه محس و عقل و در و شد اعم جرس و عقل است
 و ذلک حقیقه فی حقیقه و قرآن برین ناما ملقت بنزل اکامه یحقق ای یکن بجاری السموات
 و الارض فمن انما انما انما فی المحس العقلی فی ضلال من تحقیق مراد آن تحقیق غیر خدا را می دانم
 دانسته موجود و کجا باشد که وجود حقیقی همان وجود است و احد الوجود و واجب الوجود چه سبقت
 یا اعتبار از خود و عقل و قسم را است یکی وجود و آن محض وجود است و آنرا واجب الوجود خوانند
 و احد الوجود دانست و قسم عدم محض عدم است و آن را معنی الوجود نامند و ناممکن خوانند و معنی
 و ناممکن خود معنی نیست لاجرم با قطع و تحقیق جز وجود هیچ نیست و همان وجود حق است و بود
 مطلق و ذلک وحدة الوجود و معرفت و المقام فاضل حضرت شیخ تاج المجلدین الدین تاج فیسی فی الشیخ
 سر به فرمایند بدانکه طایبان حق بر سه قسم اند عباد و اولیاد و اولاد و عشاق و شلای بیان هر یک
 اطنابی دارد اما بدینچه عباد سه الهای بسیار رسند و باران که مدت و عشاق با ذلک تمل از ان مدت
 بدان منزل رسند اما عشاق شطار از زمانه دست پر میزند و از ریاضت بگذرند و کشف کرامات را
 بجوی خرد که آنها بدو کن مجنون و بهادر و نعم و العالمون بعالم الزمان و نیریدیم که اهل الکرامات
 بلکه معشوقان بر غنیان دل و وقت روزه اند و ازین نازل مرقی شود و عقیدت بخبری بگردد و بریده
 از همه حیایان باشند و آنرا ایشان از عبادت و زهد و تقوی و ریاضت استمرار کنند و ذمیمه دانند

میفرمایند چون بنده در صفا خود در لقا و دوست از خود جهان سمنفرق و محو شود که هیچ اصافیت بخود نماند
 که هیچ شود خودی و او را بنود نه آنکه بنده ناچیز محقق بود و نه آنکه بنده خدا شود و لیکن در کمال صفا خود جای
 رسد که از دوس خود می بر خیزد و هیچ دومی با وی نیاید لقا و دوست یابد و بر قدر صفا بس و الذاریان
 توحید کشف شود و تجلی حق بر دهنه نماید و حجاب کیفیت و ثنایست در میان نبود پس و پیش نماند
 میروی شود و هیچ نگرش تمام دیده شود و تا بهر دین دوست دیده شود و همه تن چشمش
 چون نگرش دومی بر حق را ثابت نمیکند و خود را غیر و غیب نمیدانند و حق جز یک نیست و میگوید انا الحق
 یعنی خبر من حق نبود و نه هست و نه باشد تجلی حق بر هر یکی از انبیاء اولیه و دنیا و آخرت و مومنان عام
 در آخرت بر قدر دوس شود و سعدی حجاب نیست تو آینه صاف دارد و در آینه بعد تصفیه
 چیز نیست که عکس آن ظهور یابد جمال صفا بود و این سر عظیم است پس اینجا باید که بفرماند و لا سواد
 سؤال و نباشد قلب المؤمن مرآة الرب بی مقام ظهور یافته باشد طالب را باید که صحن دل خود را
 بجا روی و صیقل دهد و لا اله الا الله و لا شیهة الا الله و لا یسوءه از فاشاک ماسود حق پاک و مصفی کند و صیقل دهد
 که دل آینه صفت است و آینه کمال کمیل و لا یزال است چون از نفوش خاشاک سواهی الله انجلایا با
 عروس کون از پرده کوینیت در سواد و و هو معکم ایما کنتم جلوه کند بر تو که در آینه تافتند
 اگر دعوی صورت شخص در خود کند و نفی غیرت از خود کند و ایا شد المرآة الرب و قلب المؤمن
 عرش الله فاسد انا چشم که است با انتظار لقایش بود حسین گم به گمی مقابل چشمش همیشه صورت
 اوست و انا انی عالم الیکو باید شست و از وی در باید گذشت تا حقیقت کار سر بسته بگشاید و گریه چاه
 حیوان و چه جاد و در کتب چهاردهم حضرت یحیی بن یسریست بدانکه تجلی عبارت از ظهور ذات و صفات
 الوهیت است جل جلاله در روح را نیز تجلی باشد و بسیار وندگان در این مقام مغرور شده اند
 و پنداشتند که تجلی حق یافتند اگر شیخ صاحب انصاف نباشد ازین در طبع خلاصه
 دشوار بود اکنون بدانکه فرقت میان تجلی ربانی و تجلی روحانی چون آینه دل از کد و رات
 وجود ماسوی الله صفات پذیر و مشرقه آفتاب جمال حضرت گردد و حجاب جهان تمامی ذات

و مصائب او شود و لکن هرگز این سعادت شایسته و نادر ما را بود و کما صاحب دولت است
 که چون آید دل از مصائب تشربت صفای کند و به سبب سبب است روحانی در دل و سبب تجلی کند
 پس گاه بود که ذات روح که حلیه حق است در تجلی آید و مملکت خود را عوی اما الحق کرد
 گیر و نگاه بود که جمله موجودات را پس تحت حلافت روح در پیوند حید و رعایا افتد
 که مگر حصر حق است و یاس بر محدودیت که در آن تجلی شد و شرفی که حسیع که کل شرفی را در حق
 عللها را سار افتد که کل روحانی در سمیت محدودیت دارد ابراموت اقامات را که
 روحانی عرور و پیدار پدید آمد و در خلک نقصان پدید آمد و در کلی سحابه این علم
 بر سر و بهستی نیستی بدل شود و در طلب میراید و مسکی را دات گردد و تحسین
 بد آنکه اسال آید و ذات و صفات با بر تعالی است بر صفت که حضرت حق خواست
 که اما مقفی کلی بد آنکه تجلی و استنار و ولعظ است میان این طایفه معارف تجلی حق
 در لغت کتاده کس است و استنار یوستیده گشتن باشد و ما و این طایفه را که
 کتاده کس حق است و مراد از استنار یوستیده گشتن حق است و اینها ذات حق
 نخواهند که تنون و تغییر بردات او روانیت این میان است که هر کسی سر او روشن
 کرد و کوسد که مسئله کتاده گشت مسئله کتاده نگردد و لکن غلط او کتاده کرد و کتاده
 اندام عالم او را کتاده شدن مسئله خواهد بود و چهل او را بوسه شدن مسئله خواهد
 چون سر او بخوبی شتول گردد و راز دیدار عیب یوستیده گردد این را استنار خواهد
 مار حول همه ارحم میبد و ارحم میبد و ارحم میبد و ارحم میبد و ارحم میبد و ارحم میبد
 رداشت عیب و عیاس را بجای حواست صاحب کلمات الصادقین بدو راز رساله
 مقتضای المیس مطلوبی که در عیب دل آنکه دل را از رنگار عمومی و میل بدو آشنائی
 در حرص و حب دنیا و اندیشه مال پس مصفا گردد و نخواهد سر آن است که سر را از اندیشه
 ماسومی اندواید و عوامی غیر حق اگر چه هست بود و محالی دارد و اگر چیزی را که نگردد

نفی کنند و تجلی روح آنکه بنور شایده حق و بذوق و مشوق و محبت و اسرار و انوار شایده
 روح را متجلی و متجلی گرداند و اینها از رساله مذکور می آید سه مرد باید که بوی داند بود
 در نه عالم پراز نسیم با است ز این انشاده است تجلی دایم فیض حق و جاذبه حق و وصول
 بحق عبارت از انقطاع و تبری از پندار خود می و بوی است و ارتفاع علم و جلال و
 مطلق استی و نیز حضرت قطب عالم شیخ عبد القدوس گنگوهری در جواب سوال میفرماید
 مسئله بود هر که نظر در صنع کرد دانست که او را صانع است این دانستن او را دیدن بود
 و دیدن صانع در صنع چه باشد حضرت شیخ العالم اعنی شیخ احمد عبد الحق فرموده اند یعنی
 به چشم یقین که آن مکتشف و مشاهده است نه مجرد دانستن از اخبار غیب چنانچه دیدن آئینه
 دانستن بود که آنچه در روی است هنوز ندیده است بلکه دانسته است بلیکم یقین و در تکیه
 یقین اما دانم که هنوز آنچه حقیقت است فهم نکرده اگر چیزی بنوانی شنید بشنو حقیقت آئینه
 نه آبن است بلکه آن نیست که می بینی و در آن بلیکم یقین آنچه از پر تو آن است بیدانی و چشم
 یقین می بینی پس این دانستن دیدن بود نه دانستن بود و مجرد دان آن پر تو مصنوع بود
 حقیقتش صانع رأیت ربی فی الحسن مکتوبه حقیقت نبود و مجاز نباشد به شلی و بی کیفی بود
 که همان آئینه و همان پیشینده و هر چند پیشینده بود معانی بود و همان دانستن بود و همان دیدن
 و دیدن جز این نبود خواه عیان آنچه انجا بود یقین گویند که حجاب در میان است و آنچه
 آنجا بود عیان نامند که ارتفاع حجاب از میان است فرق بین پیش نیست با فرقی که میان
 ایشان است ایشان با بینا و اگر نه حقیقت جز یک نقطه پیش نیست و دیدن و شنیدن آنجا
 صورت نه بشود و تا گویند فردا وقت دیدن حجاب غرت و کبر لایمی باشد و گرنه هرگز ندانند
 ممکن نبود و اعتقاد است که دیدار خدایتنا سلف در بهشت ممکنان را با ارتفاع حجاب شهود بود
 در حدیث است ستر کون لکم لکم انما یرون القصر لیکلن البکر هنوز فهم کرده اند اما ندان
 اینجا گنگ گشت چه توان کرد و همان باید که او را اندانند نصیب نصیب یعنی فردا بخت رسیده است

[illegible]

[illegible]

ودلائل واقعات معجزات و مناظره و مناقشه و مشایخ مرسل را لازم است بخلاف انبیاء
 و قول رسول و بحق مرسل الیه قبول است که لازم نیست سالت است در وجه سوم مراقب
 باینکه منشأ ثبوت کلمات اولو العزم و امتیاز او لو العزم از سایر مرسل بهت قویه است و بنا
 بلاک کفره و اصلاح مومنین پس و بلاک کفار بهت قویه صاحب العزم از مرسل نیز دخل
 دارد و انصورت ثالثه شانی است عظیم که مختص بحباب خاتم الانبیاء است صلی الله علیه
 وسلم و ظهور آن کماتینفی روز بر شد بالجمله امتیاز مرسل از انبیاء و امتیاز او العزم از مرسل
 بخصائص آنها بنا بر مراقبه این سیر و حصول آثار آن ضروریست و قال الله تعالى
 الَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزَيَّادًا وَلَا تَنْفُسُ زِيَادَتِي رُویت است موجب روایات
 صحیح و مورد فیض دو درجه اخیر بهیات وحدانی انسانی است و عنصر لطیفه در و در این
 خصوصیت ندارد و سببش این است که مثنای کلمات مرسل و ادو العزم نشان تبار
 حضرت ذات است و اصلاح عموم اجزای ناس و تمام اجزای انسانی بیات وحدانی
 مقصود اصل اهل این کلمات است اندام و فیض این دو درجه بیات وحدانی بیات
 با ذمراقیه حضرت ذات است باعتبار ظهور حقیقت کعبه دان سجودیت حضرت ذات است
 سر خلافت را و انیمنی پر پیور است و اثر مناسب این مراقبه در سایر این سیر معظم بودن است
 بحفاست و اهل حق او را تعظیم بیا کنند و موجب رضا و خوشنودی او تعالی شانه دارند
 و از همین است که بنا بر بعض از اصحاب گذشته بود که جناب رسالت مآب را سجده باید
 کرد و حضرت آدم علیه السلام خود سجد تمام ملائکه گشتند و قبله آنها شدند و حضرت
 یوسف علیه السلام را مستطمان ایشان که ابوبن و برادران بزرگ بودند سجد کرد و باز
 حضرت ذالت با تصویر مسنت پیمانی او حدیث یازدهم از رساله مؤتمن شاه ولی الله
 دلهوی است انجمنی سید الواکه قال رایت البقی صلی الله علیه وسلم فی الرؤیا و ظهر علی فی
 بعض الکلمات الالهیه الظاهره به صلی الله علیه وسلم فوقع من سجد اکبرین بکبر بعض علی

اصطفی و سعی عن الشجر و مدبرکات اتمی توأمه حرم است احوال مردکی سحر است و در حال
فرغان و علمای ایساں ویرا سان حواجر مودالان و حال والد حسرت محمد و سحر عبد الله
ویرا سان سحر عبد القدوس و سان خلافت و قال باقی سحر عبد الامداد
لکن الدین که وی یسرانی و حلیقه اولی سحر عبد القدوس اند و در کلمات و الاسماء
موسم حمد الله علیه اسم الله تعالی ذکر حضرت اسان و قال ان حضرت و قال
در کتاب حواجر آمد که الدارم اما که اگر کاب مذکور و شده عرصه است حسرت محمد و کاب
سحر محمد ویرا سان اولاد و کتاب هاد و آرد اما که ظلال طرله محمد و به مطاله اس سبب نور
محمد و ماره مایند و دیدن اس کتاب شوق ارا اسد و آن آیت محمدت توأمه محمد
عزیزه اند مدلی است که احوال جد به عتقه الله اطلاق دارد دیگر اسب پیدا که سایان
دول مقهور نیست محضر سحر اس سحر که رسد و در نامک حرم محمد عثمان کاب و ماد است
مات بعد از و س نامند اند و مایند بران را و عمل کنند اند گویانی الحقیقه در محس این
اساره معنی و س و وصال کرده اند شتر کفایت الوصول الی سائر ذواتها و ظلال الحمال و سحر
حق و سحر این اندمی و فکر اندمی لا حرم و اس گیر آمد مرد و اسر اسر امر مراد و مرید
ماید شده و محبوب را محبت محمد میا مدگشت اسر و درین علیه صلوات اکملما
رضی القیام افضلکما و او نحو و مقام مراد و محو بیت از محبین آه و او مردل گشت احرام
از حال او چه و او دکان رسول الله صلی الله علیه و سلم متواصل الخیر و او هم ویرا اسر
و سوره علیه الصلوة و السلام با و وی سحر مصل با و و دست محال ما محبت تا اند کشید
محمود بار انکل این بار و سوار سب انفسه با یابی ندارد سحر فتنه العیسی الانعیمات کم منها
چون حبیب حق سجاد و قال ار رکت لوجاب علیه رقت احوال محرم سحر و او سحر
تمکین مشرق گردا سید حاصل کار مر حبیب و پر سالی بدست سادار و صل حبیب و او سحر
چون بعد حاصل شد از معرفت حرکات و اراده حرمل سحر و لا حرم و در عتقه است با و سحر

عجب است که حالا بحق یقینی مشرف ساخته اند که در آن موطن علم و عین حجاب یکدیگر نمی بینند
و فنا و بقا در آن جمع اند در عین حیرت و بی نشانی عالم و شعور است و نفس غیبت حضور است
با وجود عالم و معرفت جزا زیاد چهل نکرست نیست عجب این است که من و اصل و سرگردان
الله تعالی بحضرت عنایت بینایت خویش در مدارج کمالات ترقیات از رانی داشته
است فوق مقام ولایت مقام شهادت است و نسبت ولایت بشهادت نسبت تجلی
صوری به تجلی ذاتی است بل بعد از اینها اکثرین بعد از این تعلیمین و فوق مقام شهادت مقام
صدیقیت است و تفاوتی که میان این دو مقام است اجل من ان یخبر عنه بعبارة و عظم
من ان یثارا لکیر باشاره و فوق آن مقامی نیست الا الایة علی اهلها الصلوة و التسلیمات
و نشاید که میان صدیقیت و نبوت مقامی بوده باشد بلکه محالی است و اینجاست محالیت
او بکشف صریح معلوم گشته و آنچه بعضی اهل الله و اسطه میان این دو مقام ثابت کرده اند
و بقربت نامیده اند بآن نیز مشرف ساختند و بحقیقت آن دو مقام اطلاع داده اند
بعد از تفریع بیشمار و توجیه بسیار و الا همان طور که بعضی اکابر فرموده اند ظاهر است آخر الامر
را معلوم فرمودند آری حصول آن مقام بعد حصول مقام صدیقیت است در وقت عروج
اما و اسطه بودن محل تامل است آن مقام بس عالی است و در منازل عروج فوق آن مقامی
معلوم نیست و زائیت وجود بر ذات جلی علا و در مقام ظاهر میشود و اینجا وجود دهم در راه نیاید
و فوق آن عروج واقع میشود و ابوالکلام رکن الدین شیخ علاء الدوله در بعضی مصنفات
خود میفرماید و فوق کمال الوجود و کمال الملک الودود و مقام صدیقیت از مقامات
بقا است که روی عالم دارد و پایان تر از آن مقام مقام نبوت است که فی الحقیقه بالا حراست
و کمال صحو و بقا است مقام قرب لیاقت برزخیت این دو مقام ندارد که رویش چه تنبیه
صرف است و مقام عروج ششمان با بینماست در پس آمینه طوطی صفت داشته اند چه
هر چه استاذ ازل گفت بگو میگویم به منتهای کترین بندگان احمد بن زده عرض میرساند و حسب الامر

السرف کشاچی نماید و احوال پر ساسے را معروضیدار و که در اتمام راه آنقدر
 تحملی اسم الطاهر مملی گشت که در جمع استیا تحملی حاصل غلیظه طاهر گشت
 حلی المخصوص در کسوت لسا ملکه در احوال ساسے آهسا جدا جدا و کسوت مشا و طاهر
 گشت که در کسوت تمام درین البیاد منظر لودم و ظهور که درین کسوت لودم و بیج
 حامو و خصوصیات لطائف محسوسات محاسب که درین لسا ساسے و در احوال ساسے
 طاهر میشد متساویان تمام کداحته آب شده میرقم و بهمین در هر طاهر
 و سراسری و کسوتی جدا جدا تحملی شد لطافت و حس که در طاهر که در هر طاهر
 لود در ماوراسے آن بود در آب سیرین با آب عسرسین پس لغایت
 لود ملکه در هر لید و شیرین یک مخصوص کمال حلی لغایت الدرمات جدا جدا و در هر طاهر
 اس حلی کریم العرص تواند رساید لود اثناسی اس کلیات آرد و در حق اعلی و استقام
 و باسها مملی متوجه نیست دم اما معلوم لودم چاره مود درین اتمام معلوم شد که این حلی
 ناس نیست تمیزی جنگ ماد باطن پیران گرفتار آن نیست است نظایر اصلا منسبت
 نیست و طاهر را که از اس نسبت خالی لود ما بر تحملی مشرف ساخته اند و بهمین باقیم که باطن
 اصلا برین لغت منسبت و در جمله معلومات و ظهورات شرف نیست و طاهر که مود کسوت
 و تمسب لود ما بر تحملی منسبت گشته است بعد از آن حدگاه اس کلیات رو کما آرد
 و همان سبب چرب و نازاری بحال مود ماند و صلا و کلیات تحملی که باطن منسبت گشته
 امنی و رسات است تسهیل کلمات مولانا محمد فاضل است که میرت رد و گونه است
 حیرت اهل استدلال که مذموم است زیرا که آن از لغات صبح و آرد که اس و در هر طاهر
 اعتماد است و میرت مساهل حال و حلال که محمود است و آن از توانی کلیات حال
 و طهرات حال لود که ساکب رد و قهر ما بر تحملی لاهیات مبهوت گردد و در احوال
 او در مملی مرمی میسر شود و بیج عبارت نیاید که در مقاصد مملی در مملی او مملی

که حضرت حق سبحانه تعالی از مثل منزله است لیکن کثرت شک، اما مثال عاجز و داشته اند
 مثل تجویز نموده **وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلٰی** ارباب سلوک و اصحاب کشف و اتسالی بشال می بینند
 و آرام بخیاال می بخشند و همچون را بمثال چون و اینها نیستند و وجوب را بصورت امکان جلوه گر
 می سازند بیچاره سالک مثال را عین ذمی مثال انکار و و صورت را عین ذی صورت از نیما
 که صورت احاطه حق تعالی در اشیا می بیند و مثال آن احاطه را در عالم مشاهده می نمایند
 می کنند که مشهور حقیقه احاطه حق تعالی است و چنین است بلکه احاطه او تعالی بچون و چگونه
 است و منزله است از آنکه در مشهور آید و کشف احدی گردد و مسئله محال عقلی و عقلی
 حضرت قطب العالم در کتب بابت خود میفرماید مقرر صمدی با د اهل ظواهر بحس و عقل رفتند
 و همان مبلغ علم شان است و قید و جهان و در حس و عقل حقائق الاشیا و ثابت گویند و لا
 یفیه فان ثبوت الاشیا و لیس الا فی مرتبه احسن و العقل و آن مرتبه فضل است و ایجاد
 هر که ثبوت اشیا را در غیر مرتبه انکار دارد حق ندیده اند و شریعت بگذارد و می بیند ندارد و هیچ
 نور بحسین ندارد و هستی این راه کاری مشکوکست و صد جهان زمین سیم بر چون
 و است و در مرتبه بد وجود قائل گردیده اند و تقدیم و حادث مائل گردیده اند و می بینند
 همان دین است که حلم نشان بران همین است عارفان از مرتبه حس عقل بلند رفته اند و در
 خود جز حق سبحانه تعالی ندیده اند و بیک وجود که همان وجود حق تعالی است قائل
 گشتند و لا شک فی فائده فی مرتبه الذات عزیز من در مرتبه ذات که هستی مطلق است و وجود
 محض غیر حق را وجود نیست عدم صرف و محض امتناع است **لَیْسَ هُوَ الْاَیُّهُوَ** و لا اله الا الله
الْقَهَّارُ و در مرتبه فعل حق سبحانه تعالی ایجاد عالم است و بجزه السله مختلفه فیما و خلافت
الکما و رحمة اگر چه یکی را در فهم و علم تصور است نه از دین دیر انصاف است بلکه درین دیر
 حضور است نفرت دین و آنگاه بود که در خلافت دین اجماع اهل دین بود و انصاف و کتب
 نود و ششم است جواب سوال و توجیه کلیت و واجب الوجود اینج و بیست و شش لاشی

و لا اعتقاد اعلام امرو و حود بر سه است بیکه واجب الوجود و آن ذات حقیقی است
دوم مع الوجود و آن ترکیب باریتمالی است که وجود او هیچ وجه ممکن نیست و آن عدم است
سوم ممکن الوجود و آن جمله موجودات است که محال که مطلق و عملی است مع لیس است که احتمال
القدس و العقیدین اشهر پس هر رقص متبع لدا که محال عقلی است در عمل و شروع
وقوع تکلیف آن حائر نیست حسن اشعری آراء و عقل فائز دارد و محال بیدار کردن
محال علی بالقانون و اجتماع آن بود که ماضی الوهیت باشد و آنرا محال ذاتی دارد و وقوع
آن در قدرت حقیقی جابر ندارد و الله تعالی لا توصف به و محال که مطلق خلاف حکم
حق محال است متبع غیره است چنانکه در حول اما در دوح و در حول کادرا و در حول
عربین سخن مردان محققان در حوصله اهل طاهر بگیسوی چه بود اگر آسمان و زمین
نموده را رسالت بود و هر رقص عارفان گویند در مرتبه ذات حق غیر حق را وجود نیست
عدم صرف و محض انتفاع است و در مرتبه فعل حقیقی ایجاد عالم است بگو الله المحال
لج لعدرت باله و حکم کلام او هر چند عمر حقیقی نیست هست تمام و لعلق بود و میگوید
ایمان و آسمان و امرویی و تو اب و عقاب من می آید و و بی را ایست و در حور
همه عالم توئی و قدرت تو به اهل طاهر را ایمان نمود و عفا و ستر بایمان که شاعر مرید است
فَعَمَلُهَا كَمَا نَسُو بِأَمْدُهُ الصَّافِ تَنْظُرُ كَمَا تَوَالِي بَرِيدٍ وَ كَوْنُهَا مَبْهُوشٌ لَشَوْكَ أَنْ تَوَالِي
شدن بسوت که صورت اشهر را در مرتبه داب ملکی هیچ گد ره و سحر اثره و در مرتبه
محل او را وجود است ملک را قدرتی دارد و برگردن شدن که جواب شود فی لعلق پس
در قدرت خدا و محل و علایق و تنواری الی یَعْمَلُ اللَّهُ مَا تَسْتَغْنِيهِ عَنِ حَسَنِ اشعری
انما فعل را حاد است گفت که هر فعل را با و ب و گشت بگوین همان مگو است و کون بها
تکون بیکه را و بیا بید و هزار میگوید حلقه و مَا تَعْلَمُونَ تَنْوَرُ اَوْ سَتَ و اَوْرَ
و نودانی که صورت دلهو را علق در حور است و غلط ع عفا مکر آمده در صورت و باب

با نور است و صورت بشر از ملک و دور که ظلمت است و ظلمت را با نور چه ظهور و بقیه ایل
 لکاد و کسوت بشری که حقیر است حقیقت ملکی را آورده اند که خیر است و هو الله فی السموات
 فی الارض همه ازان خیر است و نظایر او دیده گراست و جمال که دارد مصطفی صلی الله
 علیه و آله و صورت بشری همان حقیقت ملکی میدید و حکم میکرد و قیل به التوحید و یزید
 و باعتبار صورت گفت بجا و هذا الرجل و انخراثة ملک اگر ملک نباشد روح ثابت نشود
 و اگر رجل نبود و خود ملک درین کون گنجد و کو جعلناکم صلیکما جعلناکم رجلا
 هذا من عجایب الالهیه الملك الوجل خیر ان مجتهدان فی تمثیل یکی مزاحم و دیگریست
 و اگر تمثیل لازم آمدی یا طلسم است و کذبی بودی و الله و رسولی بری من عقل
 و حسن جمال پیدا دارد و قدرت حق و در حد جواز می آرد و دفع السموات و غیره
 و اینها اینها گویند هر چه عقل آنرا محال پنداشت عشق آنرا ممکن داشت
 عقل گوید شمش جبهت حدیث را همی پیش نیست مده عشق گوید هست راسته تمام
 من بارها اینهمه تحقیق تمثیل خیر بل بصورت دمی و مدارج النبوة است و نزد اهل تحقیق
 کیفیت تمثیل بصورت دمی است که صورت علمیه از دمی و در همین خیر بل علیه السلام سبب
 قدرت کامله و اوست بشما که دارد اخلاص و جو و نور و بران صورت علیه صفاتی که مراد است
 و نور بصورت دمی نبوده و آن صورت علمیه با صفات موجود گردانیده و جبرئیل و رفقا
 خود ثابت و کامین است بذات و صفات ملکی که دارد و دمی و جامی خود است بصورت که در آن
 و این صورت حاصل تمثیل نه عین جبرئیل است زیرا که جبرئیل حقیقی دیگر دارد و نه غیر او است
 زیرا که همان ذات و صفات جبرئیل است که با این صورت برآمده و تمثیل گشته چنانکه اهل توحید
 و ظهور حق سبحانه و تعالی و در صورت عالم میگویند و همین طریق تمثیل روحانیات بصورت
 جسمانیات و تمثیل حق بصورت بشری و تمثیل بعضی کمال اولیا بصورت متعدد و فی العالم میگویند
 و گاهی در غیر صورت دمی نیز می آید چنانکه در حدیث جبرئیل در بیان اسلام و ایمان و احسان

آمده مسئله تناسخ و پیروزی مایه که کار را از رفته اند چون روح از بدن احوال
 در جسم دیگر که محل حار است استند استند تزلزل نموده و خود جدید می افتد و متداول عالم که هر مظهر است
 و مبدوایان با آواگون می گویند و مانع آنکه حواس اسباب می رود اعمال آن قفس اند عالمی که
 او را در امتداد احوال و با قفس می آید خلق می کند و روح بسته را در امتداد و حالت اسباب
 ظاهر می کند و اگر اعمال آن حسن است ریختن آن متولد و خلق بدن و نفس دیگر که کامل
 و روح خود را در بدن دیگر می رسد مرده حواء آن بدن اسباب است در حواء و حیوان دیگر که شریک است
 در صبح و سالم است در بدن او را در مخلوق می کند و پیوسته اسباب را با کمال می باشد و طریقی
 است که روح خود را در سرانگشت با سکه خود کشیده معلق مرده و بدن دیگر نبود می کنند
 با سبب مرص و مهم در احادیث است که سبب سلیمان مرده و سی را نقل کرده
 که مرده است اما بر قدرت نفس با طاقه اسبابی حاصل بود که آن را که احوال است
 خود را می آید و پیروزی آن را با سبب که در دست کمال در بدن ارباب ریاضت و کمالی شرف
 نموده و احوال او را در حاکمات الوهیت بصورت آنش بر شرف صورت کمالی کرده و اسباب
 عالی و مبدوایان انا الله و الله اعلم خیر می عالم خود را آدمی با کمال مرده و در صبح
 با سبب شهاب نخل می کند که گاه حضرت تو آدمی اند از امر را بعضی عالمی نشانی که از ما
 پیروی می آید و ما در بدن است که در هر کار که در حاکم است آدمی بطریق خلق و نفس و بصورت دیگر
 ظاهر می آید اگر ساده دارد و آن در هر بار بصورت دیگر می آید در نفس خلق بصورت نفس
 صورت این تناسخ در مسئله انشا و نسخ گردید و مولا شاه عبدالعزیز در جواب سوال حاجی میرزا
 مراد آبادی می نویسد و آنکه در ساله اسب می با سبب و اجوبه مسئله برود تناسخ آنکه
 ارکانی مقول بود رست است و فیکه در میان ما سخ برود و مقوم بود بر صبح که در صبح
 این نوع تصرف در روح حق می آید در اصل از جوهر صفت الحاکم عالمی و تقدس است
 و چون است از تناسخ با محمولات در احوال ظاهر و مظهر است و محمولات را

نوع تصرف ثابت یکند آری صدور این نوع تصرف در بعضی از مخلوقات که ملائکه و جنین
باشند عادی و بطور درست و در بعضی دیگر مخلوقات که ارواح حیوانیه و عالم غایب عادت و تصرف
اولیا ازین باب چیز بسیار منقولست و نحو حضرت شیخ اکبر از نیاب قدری کافی روا
کرده اند و مشارکت ارواح بنی آدم با ارواح جنینان مثل شیخ سید و غیره و این امر
بوجوب نقصانی و قدحی نمیشود و چه مشارکت در مثل و تشکل با تشکل مختلفه فیما بین ملائکه و
و شیاطین ثابت است و از اولیا هم بسیار منقول چنانچه قصه جمل غزل سید علی مهدی
قدس الله سره و غیره از ان باب است و اصلا موجب قدح و نقصان ملائکه و اولیا
نمیکرد و اگر شیاطین را نسبت اقتضا و نشان و اینقدر مشابست با ملائکه و اولیا حاصل
شود چه باک که نیکان و بدان از هر جنس با هم در امور بسیار شریک میباشند مثل مشهور است
که آنچه آدم میکند بوزینه هم فرق نیست که شیاطین مثل شیخ سید و غیره این تصرف
را بر اے اغواے بنی آدم و بقصد تائید و طلب عبادت و نزور و قربان بر اے
خود میکنند و ارواح مقدسه بر اے القاء علمی یا احداث کفیتی محموده در ارواح قابل
این عمل بنمایند و بیشتر در فرق در نیکان و بدان مقصود و عزائم و نیات ملائکه صالحه و خبیثه
میباشند در صورت عمل شهادت و کافران در استعمال سلاح و ابرار و ستمان
و قواعد شناخته فرو نسبت یکسان میباشند و تفاد تکیه فیما بین الفرقین است از راه
حسن نیت و خبیثت آنست و بس و مشابست این عمل ارواح مقدسه با عمل شیخ سید
و غیره از شیاطین و تشبیه یک عمل بعمل دیگر چندان نزد صوفیه مستحب نیست بلکه برامی تفهیم
این تمثیل و ارواح ایشان جای مذکور است حتی در حق حضرت مقدسه ربوبیت چه جای
ارواح دیگر و تأیید شیخ ابن فارض مصری رحمه الله علیه واقعتا بمثل شیخ
فی الصریح غیر با علی قمرانی سها حکیمت و محو لانا رومی و مثنوی همین معنی را در فارسی
میفرمایند که سحر چون بری غالب شود آرمی و گم شود و از مرد و صفت مردی به چون بری

این دم و جانوں بود چاکر دگاراں ری خود جوں بود چه و که آن مقام آست که نسبت که
 روح را باین خود دار میو میت می باشد می تواند که روح دیگر را که اوسع و اقرب با طلاق این
 رحمت این روح همسر و آن روح حکم روح الروح است اکس
 و هر قدر وسعت و اطلاق ریاده تر شود این تصرف ریاده تر بر رویا بدستی که در حقیقت
 که روح جرح ارد است ایمنی اتم و او هر محقق باشد و انکسب بر سر روح این نوع تصرف
 فانیس می تواند شد آری استعداد قابل شرط نیست انکه بر قواعد تصوف مطبوع می شود باشد
 اما علما و طاهر ایتیم حاصل مکند ترتیبات شاطین و من و دلیل غلام ظاهر درین دعوی
 که اگر این نوع تصرف از ارواح طیبه و اولیا یا ملائکه یا حضرت حق بیرون شود سالک را مایه
 و انفس این تصرف از شاطین و ارواح خبیثه و امست تلمس عظیم لازم آمد و اشتباه قوی
 رود بدو و محاطه را ممکن شود که بر روحی مقاصد خود او را نماند و اقوال و افعال آن
 انکار شود و احیای اهل حق لازم آید و مقصی که از اولیا و در باب مقول است چنانچه در کتاب
 در ذکر احد الدین کرمانی است و همچنین در فتوحات مشرق اگر کسی انصاف قصص اولیا را
 که بر روح رده دیگر تصرف کرده و او را مطلق ساخته و ایمنی مافی اشتباه بیست که در حقیقت
 سیات اگر شخصی او را بر روحی از ادوات رده گان ناپدید قولی و فعلی او صادر شود
 بان رده جوع کرده محل شهادت می تواند کرد کلاف ارد و حیکه در رده اند یا ملائکه یا حضرت
 حق حل و علا و امل مشرب تصوف که بخیر برود و ارواح اولیا مطلقا خواه رده همراه رده
 این دلیل حسن خواست می گویند که اشتباه و تلبیس جوں سرلیح الارفع است و در این
 از آن ماسکیت و این تلبیس و اسباب آن از پیش قبیل است که مادی رجوع بر لائل کس
 دست و احکام شرعی مرتفع می شود اقوال و افعال آنکس را باید که بر معیار شریعت
 اگر مطابق آن باشد بر روح ماست و اگر خلاف آن باشد بر روح ماست
 و سر می گویند که این نوع تلبیس استباه و در حقیقت تلبیس است که روح الهی و می خیل

تمام نام نماند و در صورتی که از ملک و از زمین و از شیاطین بشود و نیز قهر است
 نیز از طریق رفیع این تبلیغ اشتباه در اینجا بکار برده میشود و در اینجا هم جاری خواهد شد و ما را
 با قول قاردره گسرت با جمله طریق اسلم بین است اما کار بر قاردره تصوف از کار بایز نمود
 و وقوع را که محل اشتباه است مسلم نباید داشت که دلیل بر آن این دو مسئله نقل بر وقوع
 قائم و بر دوزگون که هیچ عایه صوفیه است و رای این نوع صور بسیار دارد که در کتب تصوف مشهور است
 اما از مشواهد این بروز در کتب حدیث قصه زید بن خارجه است که ابو بکر بن ابی الدیانی
 من عاش بعد الموت و فاضی ابو بکر بن محمد و دیگر محدثین روایت کرده اند که بعد از موت
 و قبل از دفن روح او بآبدن متعلق شده آوازی کرد و منقولش آنکه محمد رسول الله بنی
 الامی بخاتم النبیین الانبی بعده کان ذلک فی الکتاب الاول ثم قال القائل علی السان صدق
 صدق ثم قال ابو بکر خلیفه رسول الله الصدیق الامین الذی کان یحیی فی جسده قویانی
 امیر الله کان ذلک فی الکتاب الاول ثم قال القائل علی السان صدق صدق الی آخر قصه الطولیه
 و از این قصه معلوم میشود که در اینجا بروز و روح شده بود یکی از ائمه ارجح زید بن خارجه بود که
 بآبدن خود متعلق شده تکلم میکرد و دوم روحی دیگر بود که بعد از هر کلام او را تصدیق میکرد
 هم بر زبان او پس بر دو قنار فیه ثابت شد و در کتب حدیث قصه دیگر نیز همین و غیره دارد
 است که الفاظ آن بیاد نیست شیخ اوحاد الدین حامد الکرمانی قدس الله
 سره دسی مرید شیخ رکن الدین سنجانیسی است دوی مرید شیخ قطب الدین ابروی می
 مرید شیخ ابو شیب سهریه قدس الله ارواحهم بسیار بزرگ بوده است و بصورت شیخ
 محی الدین العزلی رسیده و شیخ در کتاب فتوحات و بعضی رسائل دیگر از وی حکایت کرده
 و در باب ثامن از فتوحات میگوید که اوحاد الدین کرمانی رحمه الله گفته که جوایز خدمت شیخ خود
 و مرید بودم و سه در عمارت نشست بود و زحمت بشکم داشت چون بجای رسیدیم که در اینجا
 ما سه تنائی بود و درخواست کردم که اجازت ده که داروئے بهتانم که نافع باشد چون منظر

فليس كذا العرش شيء من الكون ولا لا توارى الكائنات وراء العرش وجودها لا كالكائنات الجارية من
 وانظري بحسب اقتضاها الوقت الشبان على غايب الحق كذلك الحجاب حجاب كشف لا حجاب سد
 في سرف بيان حقیقت نفس الشان و دل و روح در شرح آداب المریدین
 شریف الدین محیی بنبری بنویسند بدانکه لفظ نفس مشترکست میان معانی بسیار یکی اذان آنست
 که نفس اسمی است بمعنی جامع قوت غضب و شغوت را در آدمی و این استعمال غالب است
 میان اهل تصوف پس ایشان از ذکر نفس اصلی خواهند که جامع است مراد صفات و مود را از آدمی
 پس گویند چاره نیست از مجایبه نفس چنانکه چاره نیست از مرگ در کشف المحجوب است بدانکه نفس
 از دو سه لغت وجودی باشد و حقیقت و ذات و اند بر جریان عادات و عبارات در زمان محلت
 معانی بسیار را بر خلاف یکدیگر استعمال کنند معانی متضاده نزدیک است نفس بمعنی روست و نزدیک
 و نزدیک گردیده بمعنی جسد و نزدیک گردیده بمعنی خوان اما محققان اینها لغت را و ازین لفظ مجامع
 چیزینا شد و اندر حقیقت آن موافق اند که شیع شمر است و قائلند سوداگر و بی گویند ذاتی است
 مودع اندر قالب چنانکه روح و گردیده گویند صفتی است مر قالب را چنانکه حیات و منفی اندک انما
 اخلاق و فی بوی باشد و افعال مذموم را سبب آن است و این بر دو قسم است یکی صاحبی دیگر
 اخلاق و فی چون که روح و بخل و خشم و حقد و آنچه مانند آن در شرح و عقل است پس بر ریاضت
 مر این صفات را از خود دفع توان کرد و نفس روح هر دو لطائف اند اندر قالب اما یکی محل شمرست
 و سبکی محل غیر و لا محاله صفت را موصوفی باشد تا بدان قائم بود چه صفت بخود قائم نباشد و صفت
 آن صفت جز پیشانیست جمله قالب معلوم نگردد و طریق شناختن آن بیان او صاف است اینست
 و سر آن دامد حقیقت اشانیت مردمان سخن گفته اند تا این اسم چه چیز است و چه چیز را سازد
 و عالم این بر همه طلبان غریبه است از آنچه هر که بخود جابل بود بغیر جابل نبود و چون بنده مکلف
 باشد بجهت خود میرا پادشاهت حد و خد خود قدم خداوند را بنشاند و بفرا خود بقاء
 معلوم کند و نفس کتاب باین ماطبق است و خداوند عز و جل مکرر را بجهل خود صفت کرد و گفت

سَلَامٌ لَّكَ مِنْ طِينٍ لَمْ يَجْعَلْنَا نَظْفَةً فِي قَرَارِ مَكِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَا النُّظْفَةَ عَاقِبَةً
فَخَلَقْنَا الْعَاقِبَةَ مُضَعَةً فَخَلَقْنَا الْمُضَعَةَ عِظَامًا فَلَسَّكَ بِالْعِظَامِ ثُمَّ خَلَقْنَا
أَكْشَافَنَا وَخَلَقْنَا آخِرًا فَبَارَكَ لَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ پس بقول خداوند تعالی
که ای صدفی السوا و قین است از خاک این صورت مخصوص با همه تعبیه انسان است چنانکه کرده
گفته از اهل سنت که انسان سه است که صورتش برین صفت داشته شد معهود است
که موت از او سه این اسم را بنفشه نهند با صورت معهود و آلت موسوم بظاهر و باطن و مراد از صورت
معهود تنه درست و بیار بود و آلت موسوم بمجنون و عاقل و باتفاق هر صبیح تربو و کامل تر باشد
اندر خلقت پس بدانکه ترکیب انسان آنکه کامل تربو و نزدیک محققان از سه معنی باشد یک روح
و دیگر نفس و سوم جسد و هر ذاتی را از این صفت بود که بدان قاعده بود روح را عقل و نفس را هواد
جسد را حس و مردم نمونه است از کل عالم و عالم نام دو جهان است و از هر دو جهان در میان
است نشان این جهان آب و خاک و باد و آتش و ترکیب سه از باغ و خون و صفرا و سودا
و مغز و شمع و عید القدوس میفرماید چون در ویش در طلب حق در آید و کار بجای رساند
که از غیر حق بکلی انقطاع گیرد و مستغرق و محو شود بمحور لاقتنایی رسد که اگر از اولی و ابدا
محیط بود هیچ کیفیت بدو راه نبرد و نور پاک حق سبحانه و تعالی و تقدس بود لائق پرستیدن آن
نور است که فرموده از ذرات عالم نیست که آن نور بآن نیست و از آن آگاه نیست وجود عالم از آن
و قنای عالم بدان نور است چون خلیل الله علیه السلام بدان نور رسید و گفت اِنِّی وَجَّهْتُ
وَجْهَیَّ لِلَّذِیْ فُطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضُ حَنِیْفًا وَاَنْ لِّیْ نُوْرٌ حَقِیْقَتٌ عَالَمٌ وَ حَقِیْقَتٌ
بنی آدم است مطلقه صلی الله علیه و سلم در مقام صفای این فرمود در حق عام من معرفت نفس
فَقَدْ عَرَفْتُ رَجُلًا مَوْحُوْرًا مَخْصُوْرًا مَخْصُوْرًا مَخْصُوْرًا مَخْصُوْرًا مَخْصُوْرًا مَخْصُوْرًا مَخْصُوْرًا مَخْصُوْرًا مَخْصُوْرًا
ازین نور است و برین حضور است عزیز من چون فکر تمام شود غیر یک بر بنیزد و درویش در میان
نماند اگر چه صورت بشری در میان بود اعتبار ندارد در بیان دل بدانکه دل از مجبور کامل

مخوش است که بهائیم دل ندارد مگر که گوست دارد دل اسان دارد و عارف به مومن و دل بی
 دارد دل محاط است که حنا را مایل خطاب است به ناگل دل مگر است و دل عارف است
 دل نور است ربانی و تعبیه رقاب اسانی مرد آن بود که سندان دل رسد آفتاب محراب اسان
 اگر بعد سال خوف بر زبان گدازد که سبب از اول هر کس که مرد و دل کوب و آمد و مالک چشم آید کمال ملک بر
 و کمال از مقام روح بلند شود و نور را بشکند و آرا لکه شود و استخوان و فک و درین حد
 و دس و ولایت مرد حاکم است که اما الحی و سمانی دم برید و بعد از کف و از کف و از کف و از کف
 و اسیر نگذارد و ایضا بپایان روح آنکه گفت عس حداس جوهر حال ما اندوس
 ما جوهر و خود را طهر آید چه معنی دارد لایح ما و روح ما را از سر و دل چشم و خود آمد و تو عس
 ما شد عس را صل و عقیق حال ما عس حداد ما است که شوق و دوس حداد و در حداد
 هر خانه در شمع ارا الی واحد که حال او را نور سبب وجود یافته و آن آتش در دوس سمان
 لا عرم حال ما در عس سوج و دیده و اریه محبوب و دوح و عشق ما که اریه عشق او س
 جوهر و خود او را در مرید عس و طهر ما در سس عشق ما و در عس و عشق او حال ما ما جوهر بود
 و اس جوهر و مرید عس مصطلح بود معنی عس باله کلیات و اسرار و الوار است که اسار بهر
 دارد و عشق او در حال ما صفت حال ما که اشارت به هر حال ما است بهت عشق او در حال
 ما حاکمان ما است به حال ما عشق او سلطان ما است مسئله و تصور شیخ مال العباس
 القول المحمل لی انما الی تحسبه فالو او الکر الی الا عظم رط القلب ما شمع علی وصف المحبت
 و تعظیم و ملاحظه صورت و در مقام مطهری از مراد مطهر حاکمان محمول است حدس سر و نو
 کرم حال مرید خواص محمد معلوم مکنات سر خود و دوستی که محبت شما رحمت حداد و دل علی الله علیه
 غالب است و موجب الفعالت پیوسته و در جواب رنگا است که محبت عس محبت حداد و رسول است
 و سبب حدت کمال است آنکه که در اطلال سرتاب است پیوسته چون در عقل اندام و
 معبود و جوهر شمس اول و در فصل اول متعدد و دوم شحات علی بن حسین و اعطی پیوسته

ترجمه ۴ در منی آیت و کونوا مع الصالحین حضرت خواجہ احرار میفرمودند که کیستند صالحان
 را و در منی است کیستند بحسب صورت آن است که مجاست را با اہل صدق لازم و وقت خود
 گیر و تا بسبب دوام صحبت ایشان باطن دے از انوار صفات و اخلاق ایشان نور شود و کیستند بحسب
 آن است که از دیگر باطن طریق رابطہ و نزد نسبت بطریقہ کہ مستحق واسطہ داشتہ باشد و در
 حضرت کند و انچه ہمیشہ پیشم ناظر باشد بلکہ چنان سازد کہ صحبت داعی شود از صورت بنی عبور کند تا ہمیشہ
 واسطہ نظر باشد چون انہی را بر سبیل دوام رعایت کند سروی را با سر ایشان مناسبی و اتحاد
 حاصل شود و بدین واسطہ حاصل حقیقت شود حضرت محمد و انصاف فی
 در کتب و بہ است ام جلد ثانی مکتوبات خود مدیقہ نمایند و رزش نسبت رابطہ را نوشند بودند کہ بعد از استیلا
 است کہ در صلوات آنرا سجود خود و دست اند می بندد و اگر فرضا نفی کند شغفی میگردد و صحبت اطوار
 آیند و لست ہنای طلب است از ہزاران سیکر را اگر بدین صاحب این معاملہ مستعد تمام المناہبت
 یتمثل کہ باندک صحبت ششیغ مقصد اجمیع کمالات او را جذب نماید رابطہ را چہرہ نفی کنند کہ او سجد
 است نہ سجد و لہ جہر محاربا و صاحبہ نفی نکند ظہور این قسم دولت معاد ثمن آن را بدست
 تا در مہینج احوال صاحب رابطہ را مستوسط شود و مانند در جمیع اوقات متوجہ او باشند و درنگ
 جماعت بند دولت کہ خود را مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از ششیغ خود منحرف سازند و معاملہ خود را بر ہم زنند
 مودت اطوار را نظم نیست اگر در و چہ فیور زرفتنہ باشد یکے متابعت صاحب شریعت علیہ الصلوات
 و السلام و صحبت و اخلاص است ششیغ با ثبوت این و چہ اگر ہزار این ظلمات طاری شود و پاک
 ندارد آسیر او را ضائع نخواہند گذاشت اگر یکے ازین و چہ نقصان پیدا کرد خرابی و خرابی است
 اگر چہ بعضو جمعیت باشند کہ آن اسند راج است کہ عاقبت خرابی دارد و رہنمات القدس مولانا
 خواجہ جکی کاشانی فرمود فیض مقدس کہ بواسطہ وجود پیر میگردد و فیض اقدس آنکہ بواسطہ پیر
 و مرید صادق آنست کہ جمال پیر را مرات جمال معشوق حقیقی داد و در حضور غیب پیر نظر بر آن
 برود و در آنکہ جمال پیر در آئینہ دل هیچ در نظرش نیاید آنگاہ بتوسل آن متوجہ جمال چون گردد

عمر شاه و آقا شاه ولی الله محمد و بلوی در دول جمل خود و وایید در فصل اسما السی
 قالوا طریق الوصول الى التوبه انما هو بالقرآن و ما منها المراقبه و ما لیس فی سیر طریک ان
 کمون اسبج قوتی البیضاء و انکم الیها و داشت یاد انچه علی الصبر علی کل شیء الا الحق و سیر
 الی بعض مبدء و بعض منکبه او عیضا و سطر من علی اسبج فاد افاض من سنی فلیس بجای فیه
 لیس ط علیه و اداسا اسبج محمد عمل منوره بین علی سبک تو صیب الحقیقه و التقطیر فی حدیث
 ما یصلح صحتہ مترجم بلوی حرم علی رحمه الله لیس منکبه سد مولا مالی و مایا حق بهر ہے کہ
 راہون سے پیدا کردہ و سب سے کونو آئینہ الشہید فانی یعنی پچھونکے سامنے مولا
 اکمل حکا اشارہ ہے رالط امرتہ کا و مترجم منکب مولا ماسے و مایا مرشد کی قریب یہ ہے کہ اول
 مقام سادہ ہوا و درانی حلمات و اس پر جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو جو حسی
 حدیث صحیح کے کہ تم الذین اذ ارادوا ذکر الذی یسبے اولیاء اللہ وہیں جس کے دیکھنے سے
 حدیث عالی یاد تر ہے بموجب اس حدیث کے تم حلمات اللہ اور بعض خاصہ اس حدیث محمد کے
 ہم قوم لا تشقی حلتکم حیات لیسات اللہ اس احادیث عبدالعزیز آرد کہ ادب اسناد
 کہ خود را در حدیث سر اعتقاد رکند کہ بیز را سرد خود را سر سار و در اقام گوید تعلیم طریق مالک اگر
 صراط المسقیم در ذکر سب محمد صادق گنگوہی حواہم آرد و اس حضرت مولا ماسا عبد العزیز
 آیت سورہ مرسل سے لوسند و آیت کریمہ ذکر لک یعنی و ما و کس نام پروردگار خود را در ساد
 و دام حواہ اسم ذات حواہ در معنی مسلسل کہ بعضی و اتناست است و حواہ ما حسن نفس و حواہ
 نفس حواہ بدوں سرج و ناما روح را ہم کو یہ در بطراح صلوٰۃ جتہ اللہ تعالیٰ علیہم و آلہم
 روح تصور سبج را گوید حضرت حاکم عالم عبد القدوس گنگوہی در منکب مبدء ماسا اسی را در
 اہل دل و اسد ماکوراں رو در گار کہ معنی مرل حسن و عقل را ہم ایتمینی بہ حذر دارم ہذا کہ دل
 پر کا لگوشت است کہ مہائم ہم دار و دل انسان و موس و عارف و ولی و ہی دارد و دل غافل
 کہ خدا را با دل خطاب بہت نا کل و دل شکمہ است و دل عارست و دل جوہی ہذا

تعلیم در قالب انسانی چون مرید صادق بگشفت و مشاهده بدل رسد که آن عالم قدس است و نام این عالم
 ملکوت است و دل خویش را قرب بادل شیخ دارد و از دل شیخ بدل و سلفیت معرفت زبانی را از
 سبحانی رسد چنانکه کسی پیش استاد بحدود تحصیل علم کند و نیامد مقام مریدان صادق
 بدل از دل شیخ تحصیل علم کنند و سوال از دل بود و تحصیل از دل بدل بود که دل
 شیخ نورانی است بمکاشفه و مشاهده متوجه نور سبحانی است از حضرت سبحان فیض
 بدل شیخ میرسد و از دل شیخ بدل مریدان یسبب تالیفش از ربطی که میان دل شیخ
 و دل ایشان است فیضان بود و اینک است حکام ارادت است هر چند پیوند
 ارادت مستحکم اعتقاد او علی التوجه دل او بدل شیخ محکم چون مرید را تو جبه ظاهر و باطن
 بظاهر و باطن شیخ بود و جمیع حرکات و سکونات مرید و صحبت شیخ بفرمان شیخ بود
 همه خواست و نسک بخواست شیخ بود و خواست شیخ بخواست حق است انقار فی شیخ
 حاصل آید و از صدقه آن انقار فی الله روئے نماید و متشاکون الکمال کیشاء الله
 جلوه گری انمقام است مرید را این دولت سعادت بهر چونکه حاصل شود خواه بعلم خواه کسبا
 خواه بتصور و احسان سعادت است که بجای رساند و ولی و عارف گرداند العلماء و زوکیان
 دولت این سعادت است انی برادر این ظاهر است که هر کس دل خود را متوجه بطرفی نماید
 و اگر دنیا است به دنیا پیش و سے است و اگر عشقی است همان عشقی و اگر مولی است همان
 مولی فَاَتَقَعَنِي لِجِبْنِكُمُ اللَّهُ سِرِّ این دولت است مریدان در کمال ارادت با شیخ چنان
 ظاهر میباشند و مراقب که حضور و غیاب در یکسایه و پرده نمایی ماند اینجامرید اگر
 از اراده از شیخ بظاهر غائب باشد پیش شیخ باشد و زندگانی با ادب کند چنانکه
 تصور بود الحمد لله علی ذلک زبدۃ العلماء المفسرین و الحدیثین قدوة الفقهاء
 و المتأخرین سالک سلوک نقشبندی و اقیف اصحاب طریقه مجدد و نامی ایشان ازین
 بظاهر است مع آمده تاج محمد بر سر عالم علی به و مولد و موطن و سے قصبه نیکینه است

اربع چہ سال تا حال رہے مراد آباد سکس سارہ سست الیتاں سست
طالب ماسروری سے تحت سلسلہ اللہ تعالیٰ و سا کرد و میرید و قطعہ مولانا محمد آغوا
رحمہ اللہ تقاسے عالم مراد سہیت و تہ راہ دل اکمیل و پیر و مرید الاسرار
الحاصل والہ تہذیب الکامل محمد کسحقی صہقا لاس مصر اللہ دل ولہ بیاں تصور اس
علی سبیل تحقیق کہ رموحہ است اول طالب یاد کہ اوصاف حمدہ سح و تصور
خود آرد و ملاحظہ صورت بریطر بقہ محبت و تعلیم نایہ ماسمل براد صاب حمایہ اول
مسر شود و وقتیکہ رو بروئے شیخ خود عشقہ در دل خود محبت آں مرکز مایہ کہ
دہم جو حاصل کرد و بعدہ منتظر سود بسوئے چہر یکہ از طرف او بیضاں گرد آکر
عی اس چشمہاے خود را و آکر وہ دریاں ہر دو چشم سح خود را نظر نماید ماکہ چہ
مناسر گردد و فصول اسر بردوی حاصل آید و اگر دکی اس چشمہاے خود را بعد یاد
سوئے دل حوش پس مرید را نامد تواد عی باستہ ماد کی ہر دیکہ کہ از طرف شیخ
بر دل او تاثیر نماید کہ سوش نام آرا سحا طر دار و در دل خود یاد گیر و در اصل محبت
خیال بر مایہ بس اسر و مکہ مرید را حاصل سود مایہ کہ در محبت شیخ نہر حال صورت
اور ناماد صاف حمد و اسر ہاے مکرہ مطمح نظر خود دار و در دوسے چشمہاے خود مایل
مذکور جو صف محبت و تعلیم شیخ دارد پسانی و کیفیت کہ رو بروئے شیخ حاصل شدہ
در عہد او بر حاصل جواد ہد بنا قلم گوید مولانا در جواب سوال بیجاہ و ہفتم مسائل
و حوار اس مسئلہ و موجودہ اند مفسر فی سنج العرب رساہ عبد العزیز قدس سرہ
آت سورہ لقوہ وَلَا تَخْشَوْا اللَّهَ اِنْ اَدَّ اَسْبَغَ یس مکر داسید راے حد ہمسر
حمارم ہر برس اں گو صد حوں مرد رگی کہ سب کمال ریاضت و مجاہدہ سہا
و مقبول السعادت عبد اللہ ستہ مات از حماں یکہ رد روح اور اوقوی عظیم
او دوسری پس ہم ہر کہ صورت اور از روح سارہ یا مکاں سست در

با برکت و راجع بود و تامل تمام نماید روح او بسبب سستی و اطمینان بران مطلق شود و در ذمه
 و آخرت در حق او شفاعت نماید راقم که بدین و تنه بر رخ شیخ از مشایخ صوفیه رحمه الله تعالی
 علیه قول و فعل و تقیایا چنانز و ثابته و آن تصویرته بالا نزد ایشان و منسوخ و منسوخ
 که تعلیم آن میسر یابند جاگز و ثابت است امام غزالی رحمه الله تعالی علیه و راحیاء العلوم
 در باب حضور القلب فی الصلوة نوشته و آنحضرت فی کتابک البقی صلی الله تعالی
 علیه وسلم و تحفه الکرمین کو قیل السیرة علیک ایها البقی و ابن حجر مکی و شرح عباد و بیا
 معانی تشبیه نگاشته و نحو طبع صلی الله تعالی علیه وسلم کاشه اشاره الی الله تعالی
 یکشت من انته بکونه کما خضر معهم لیشهدکم بافضل اعمالهم و لیکن تذکره حضوره سبباً
 کفریه انشور و انشور و قدوة العلماء و الاولیاء شیخ شهاب الدین و دعوات
 در باب صلوة اهل قرب گفته و یکم علی البقی صلی الله تعالی علیه وسلم و یکم بدین
 یعنی قابله بعضی عرفا از ارباب تحقیق گفته اند که آنحضرت صلی الله علیه وسلم باعتبار
 سریان حقیقت در اثره موجودات و احاطه ذات بایرکات و بسائر ملکات
 و ذات مصل حاضر و شاهد است و در وصفه خطات و حقیقت بلا خطا حضور
 و شهود است صلی الله علیه و رسول الله و سلم چنانچه شیخ ناهم برین معنی درود شریف
 را تعلیم می نمودند باینکه زبان را بکام چپ پانیده بخمال بخواند صلی علیک یا محمد بن عبد الله
 و ملاحظه کند که همه موجودات ظهور و وحدت است دیگر صلی الله علیه و یا محمد بن خلیل الله
 بملاحظه آنکه همه موجودات ظهور و احدیت است دیگر صلی الله علیه و یا محمد بن خلیل الله
 همه موجودات ظهور مجرد است دیگر الصلوة و السلام علیک یا نور الله و ظهور الاول
 با معنی جامی اس صورت توانسته سر وجود و روشنی زرخست بر تو انوار شود و چه در جمیع
 مردون پس چون تو نیست در ملکوت بیورت و معنی موجود و هم در مدارج النوریت
 لکن درود بفرست بروی صلی الله علیه و سلم و باش در حال ذکر گو یا حاضر است

[illegible]

گردانیده متوجه پیر خود سازد و با وجود پیر بے اذن او بنواقل و اذکار نه بردارد و خیر
 از نافرین و سنت و حنفی را و ادا نکند و هر چه از پیر صادر شود آنرا صواب و اندا اگر چه از
 صواب نماید و او هر چه میکند از الهام میکند باذن کار میکند اگر چه در بعضی صورتها مش
 صواب راه نیابد چه خطا الهامی در رنگ خطا اجتماع می است و فقیر را از عمل و اخلاقیات
 و هیچ اعتراض را در حرکات و سکناست او مجال ندارد اگر چه آن اعتراض مقدار جبر در کار
 زیرا که اعتراض را غیر از حرمان نتیجه نیست و سبب سعادست ترین خلایق عیب بین این طائفه
 علیهاست و تفصیل این خلاصه در مکتوب مذکور است بمیان طائفه و گروه مشغول
 حضرت قلیب العالم میفرمایند مردان از سه طائفه اند طائفه از جهت خود با خداست و
 و جنگ اند ایشان اهل شهوات اند و از شامت حب نیاکنند این طائفه بے ایمانند
 و طائفه از جهت خدا تیماعی با خلق خدا و جنگ اند ایشان مومن پاک اند چون در شریعت
 مستقیم شده با ایمان سلامت روند و در فردوس اعلیٰ شوند و طائفه اند که از جهت
 خدا است و کمال با خود و جنگ اند ایشان سه طائفه اند طائفه ابرار اند از نیاروی گردانیده
 روسی با حرمت آورده اند و بخداست و تعالی مشغول گشته اند الزایدون فی الدنیا و
 الزایدون فی الآخرة و ابدانهم فی الدنیا و قلوبهم فی الآخرة و ایشان است
 طائفه ایخاردان اند که ایشان را متصفه خوانند و اهل دل و اند ایشان در فضا و قلبی و
 و در خلق با ملاقا الله در کار اند و طائفه اهل الله اند ایشان از ماسوسه اند گذشته بحضرت
 حق پیوسته و اصل حق گشته ایشان را متصفه خوانند و مفران حق و اند مقصود و مطلوب حق
 در ایام و عالم ایشانند ایشانرا چنانچه ایشانند خبر خدا تیماعی دیگری ندانند فرشته با عالم
 گرد ایشان گشتن تواند صاحب کشف المحجوب میشود جمله متصفه و دوازده گروه اند و گروه
 مردود اند و ده گروه مقبول و هر صنفی از این ده گروه معاملتی و طریقے نیکو است اند مجاهدات
 و آداب لطیف اند و مشاهدات و هر چند که اند معاملات و مجاهدات و ریاضات ایشان

صلوات اللہ علیہ وعلیٰ آہل البیت وعلیٰ سائر المسلمین رحمۃ اللہ علیہ
 رحمۃ اللہ علیہ وعلیٰ سائر المسلمین رحمۃ اللہ علیہ
 ساجد معنی است اردو سے حقست و معسوم است اردو سے محار و رسوم اس کے معنی
 اور گروہ اول اس میں اصحاب اولیٰ مانی حد اللہ العالیٰ اس کے معنی
 رحمۃ اللہ علیہ وعلیٰ آہل البیت وعلیٰ سائر المسلمین رحمۃ اللہ علیہ
 وعلیٰ سائر المسلمین رحمۃ اللہ علیہ وعلیٰ سائر المسلمین رحمۃ اللہ علیہ
 ظاہری و باطنی و مادہ و معنی و اس کے معنی اردو میں و تحریف و معنی
 اس کے معنی احوال اس کے معنی و اس کے معنی اردو میں و تحریف و معنی
 و عرفان اس کے معنی اردو میں و تحریف و معنی اردو میں و تحریف و معنی
 اس کے معنی اردو میں و تحریف و معنی اردو میں و تحریف و معنی
 راجح و غارہ الفصاحت رحمۃ اللہ علیہ وعلیٰ سائر المسلمین رحمۃ اللہ علیہ
 طریقت و طریق و اس کے معنی اردو میں و تحریف و معنی اردو میں و تحریف و معنی
 سائب و اردو میں و تحریف و معنی اردو میں و تحریف و معنی اردو میں و تحریف و معنی
 بیتا یوردر حکم و اس کے معنی اردو میں و تحریف و معنی اردو میں و تحریف و معنی
 میں سحر و سحر و اس کے معنی اردو میں و تحریف و معنی اردو میں و تحریف و معنی
 راجح و غارہ الفصاحت رحمۃ اللہ علیہ وعلیٰ سائر المسلمین رحمۃ اللہ علیہ
 میر جرم و حواجر و اس کے معنی اردو میں و تحریف و معنی اردو میں و تحریف و معنی
 میں حلقہ و حلقہ و اس کے معنی اردو میں و تحریف و معنی اردو میں و تحریف و معنی
 نویت و اللہ تعالیٰ اس کے معنی اردو میں و تحریف و معنی اردو میں و تحریف و معنی
 سوں و حلقہ و حلقہ و اس کے معنی اردو میں و تحریف و معنی اردو میں و تحریف و معنی
 و سبب و سبب و اس کے معنی اردو میں و تحریف و معنی اردو میں و تحریف و معنی

اَبُو فَاخٍ لَمْ تَكُنْ اَفْتَبَاكَ بِكَرْمِيْدٍ يَابِغٍ مِّنْكَ اَن تَكُنْ اَمَانَةً لِّكَ وَرَايِدَانِ دَرْمِيْدَانِ
 كَمَا مَنَ تَشَبَّهَ بَقَوْمٍ خَوِصْتُمْ وَرَايِدَانِ خُودِ رَايِدَاكَ وَبَايَاكَ وَرَايِدَانِ شَرِكِ صَرْحِيَّتِ بَدَاكَ
 عِبَارَتِ اِسْتِ اِزْ غَلِيْهٖ حُبِّيَّتِ حَقِّ مَرْجُلِ وَصَحْوِ عِبَارَتِ اِزْ حَصُوْلِ مِرَادِ وَاَهْلِ مَعَانِي رَا
 اِزْ رَمِيْدَانِي سَخْنِ سِيَارِيَّتِ كَبِيْرِي اِيْنَ اِيْرَانِ فُضْلِ نَهْنِدِ وَكَبِيْرِي اِيْرَانِ مَرْيِيَّتِ وَنَهْنِدِ اَنَا نَكِهٖ سَكْرَا فُضْلِ نَهْنِدِ
 بِرِصْحُوْ اَنِ اَبُو زِيْرِيْدِ اِسْتِ وَتَا لِبَعَانِ وَكَا كَا كُوِيْنِدِ صَحْوِ بَرَكْمَلِيْنِ وَاعْتِدَالِ صِفَتِ اَوِيْتِ
 صَرْحِيَّتِ كَبِيْرِي وَرَايِدَانِ حَجَابِ اَعْظَمِ بُوْدِ اِزْ حَقِّ غَرْجُلِ وَسَكْرِيْرِيْزِوَالِ اَفْتِ وَنَقْصِ صِفَا
 بَشَرِيَّتِ وَذِيَابِ مَدْبِيْرِ اِخْتِيَارِ وَكَا اَلْقَرْشِ اَمْدِ خُودِ سِيْقَا مَعَانِي وَقَوَا سِيْ
 كَا اِزْدِرِو سِيْ مَوْجُوْدِ اِسْتِ بَخْلَاوِ جَنَسِ وَكَا اِيْنَ اِلْبَغِ دَاثِمِ وَاَكْلِ اِنْ حَالِ بُوْدِ
 چَا نَكِهٖ دَاوُدِ عَلِيْهِ السَّلَامُ اَمْدِ رِجَالِ صَحْوِ بُوْدِ فَعْلِي اِزْ وَكَا بُوْدِ اَمْدِ خُودِ اَسِيْ تَقَا لِيْ
 فَعْلِ اِزْ رَا بَدُو اِضْفَا فَعْلِ كَرْدِ وَكَا فَعْلِ قُتْلِ دَاوُدِ بِيْجَا لُوْثِ وَنَهْنِدِ رَا صِلِي اَللّٰهُ عَلَيْهِ
 اَمْدِ رِجَالِ سَكْرِيْرِيْزِو فَعْلِ دِرَا بَخْجُوْدِ اِضْفَا فَعْلِ كَرْدِ وَكَا فَعْلِ اَوْفِيَّتِ اَوْفِيَّتِ وَلَكِنْ اَللّٰهُ رَمِيْ اِفْتَا
 مَابِيْنِ عِبْدِهٖ دَرِيْ وَاَنَكِهٖ بَخْجُوْدِ قَاثِمِ بُوْدِ وَبَصَفَاتِ خُودِ ثَابِتِ كَفْتِ تَوَكَّرِوِيْ بُوْدِ جِهٖ كَرَامَتِ
 وَاَنَكِهٖ حَقِّ قَاثِمِ بُوْدِ وَازْ صِفَاتِ خُودِ فَاثِمِ كَفْتِ مَا كَرْدِ مِيْمِ اَنْجِهٖ كَرْدِ مِيْمِ اَنْجِهٖ اِضْفَا فَعْلِ بِيْزِ
 بَحْقِ نِيْوَرِ اِزْ اِضْفَا فَعْلِ حَقِّ بِيْزِ بِنْدِهٖ كَا چُوْنِ فَعْلِ بِنْدِهٖ مَضَا بُوْدِ بِنْدِهٖ بَخْجُوْدِ قَاثِمِ بُوْدِ وَچُوْنِ فَعْلِ بِنْدِهٖ
 بَحْقِ مَضَا بُوْدِ بَحْقِ قَاثِمِ بُوْدِ كَا چُوْنِ بِنْدِهٖ بَخْجُوْدِ قَاثِمِ بُوْدِ چَا نِ اَنِ بُوْدِ وَكَا دَعْلِيْهِ السَّلَامُ رَا اِيْكَ نَقَرِ
 سَبَا كَا اَقْدَا كَا كَبِيْرِيْ اِسْتِ اِيْمَنِيْ بَزِيْنِ اَوْرِيَا دِيْ اِنْجِهٖ دِيْدِ وَچُوْنِ بِنْدِهٖ بَحْقِ قَاثِمِ بُوْدِ چَا نِ اَنِ بُوْدِ وَكَا دَعْلِيْهِ
 صَلِي اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَكَا كَبِيْرِيْ اَقْدَا هِمِ اَزْ اَنْ جَنَسِ اِيْمَنِيْ زَنْ زِيْدِ بَزِيْرِ حَرَامِ شَدِ اِزْ اَنْجِهٖ اَنْ نَقَرِ
 وَحَلِ صَحْوِ بُوْدِ وَاِيْنَ نَقَرِ وَحَلِ سَكْرِيْزِو هِمِ اَزْ اَنْ جَنَسِ اِيْمَنِيْ زَنْ زِيْدِ بَزِيْرِ حَرَامِ شَدِ اِزْ اَنْجِهٖ اَنْ نَقَرِ
 اِيْمَنِيْ بَرِصْحُوْ اِسْتِ اَشْهُوْرِيْرِيْنِ مَذْهَبِ مَذْهَبِ وَكَا اِسْتِ وَشَاخِ حِلْمِ عَتِيْدِيْ مَذْهَبِ
 بُوْدِ اَمْدِ مَتَا لِبَعَانِ وَكَا كُوِيْنِدِ كَا شَكْرِ حِلِ اَفَاتِ سَتِ اِزْ تَشْوِيْشِ اَحْوَالِ وَذِيَابِ
 صَحْتِ اَكْمِ كَرْدِ سَرِشْتِ خَوِيْشِ وَچُوْنِ قَاثِمِ سَهْمِ مَعَانِي مَلَا لِبِ بَا شَدِ اِزْ رُوْ

فنا دوسے یا ان کے آدھا دوسے خواں یا اروس اما قس چون صبح ال ال ماستہ ایچھم
 حاصل ستوار اچھ دل اہل جن محمدیہ اما دکل مستاب دیا ماسے ہرگز ارمد استیاس
 ماستہ وارت آں سنگاری سے ویاں ملق اندیر بادوں حق اسے کہ جہ ہارنا کہ
 ہست کے سند و اگر سند سے رہد سے دیا دوسرے دگوہ ماسد کے آکیر ماطر فضا
 یکسم لعا داکر ددیکر یکسم فالاکاں مگر داکر کسم لعا آں مگر دکل موجودات مامد مس لعا
 خود مانی مامد و اگر یکسم فنا مگر دکل مہو اب را جب لعا وق مانی یا کہ خود مانی مہو
 اندر حال لعا اشتاں و این ہر دو صنف مامد را موجود اب اعراض را واراں لود کہ مہو
 علیہ وسلم اندر حال دما گف کہ اللہم انا لا تشاء لکما ہی ارا کما ہر ہر ویدیر آسود و اسی قول
 مامد اس مہو ل کما عین و کیا اولی لکما کما مامد اسار یکہ اسے اچھ لکما
 احوال مہو دیت مامد و مہو اہل سکر را این مہو سچ آکا ہی ماسکہ مہو علیہ السلام
 سکر بود طات الہا یک کل ماستہ و اہو س ت حرم مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو
 علیہ وسلم اندر حال مہو بود و انا لکما ہر فاسد مہو س در عین مہو بود و ہر مہو ہر مہو مہو
 لود و انا لکما مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو
 علیہ و را اندر لکما مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو
 معاملتس موافق مہو ماستہ و در طرف مہو صاحب مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو
 حرام داند و گوید محبت مامد دیتاں در لکما اس و مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو
 و لکما مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو
 کسی بخورد یا ہمار دنا رنکشی است مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو
 تفعل مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو
 علیہ کسد و دیار مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو
 وقت لود و اہل حل و عقد لود اندر مہو لیت ویرا مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو مہو

محمد بن حنفیہ التیاری کہ در جمہ التذنیع اسے علمہ و وسے اگر کمر او ساداب اسطائرہ پر
 قوم بود و عالم معلوم طاهر و باطل و بر انشاء صفت ساداست معروف و مشہور است
 اندر رموز علم طریقت و طرار مدہست و سے اندر رقص و عیب و حضور با سب و عمار
 ارال کہ صاحب کشف المحجوب کہ میفرماید و من بعدار امکان آرا ماں کم السائرۃ
 الکلام فی العتق و العصور اس عبارت ہائیت کہ مکرر و متناں چون عکس بود اندر عین معنی
 میقتضی و آنگاہ متضاد نامہ سمل است و متداول اندر میان ارباب اللسان و اہل حق و باطل
 ار حضور حضور دل بود و اللہ لیس تا حکم علمی او را چون حکم علمی کرد و دوم را حسیب عیب
 دل بود از دون حق تا حدیکہ ار خود عائب شود و ار عیب خود عائب شود و باعث خود
 ار خود و بخود و نظارہ کند و علامت اس امر اس بودار حکم رسوم چنانکہ ار حرام نبی معصوم باشد
 پس عیبیت از خود و حضور بود و عیب خود عیب بود و خود عائب بود کہ ار خود عائب بود
 حق حاضر بود کہ حق حاضر بود و خود عائب بود و عیب خود عائب بود کہ ار خود عائب بود
 ار حدیث حق علی اللہ و دل طالب را مشہور کرد و ادب عیبیت دل نیز دیک و سے چون حضور
 و شریعت و مسرت و رحمت و اصافت خود و مطلق گردید چون دل را حرام مالک ما سدا کر فاسد
 دارد یا حاضر اندر صرف او باشد و اندیکہ نظر عین جمع حلقہ راں ردش احساس است
 اما چون فرق اند مسایح را رحمہ اللہ تعالیٰ اندر حق سخن است و گروہ سبہ حضور را مقدم
 دارد بر عیبیت و گروہ سبہ عیبیت را بر حضور چنانکہ اندر حضور و سکر یاں کرد و ماحضور و سکر بر لقا
 از صاف نشان کتہ و عیبیت و حضور در قفسے او صاف پس اس اعرار آن بود اندر تحقیق
 و آنما کہ عیبیت را مقدم دارد بر حضور آن اس عطا است و حسین بن مسعود و انوکہ کہ سبہ
 و الوحر لعداوی و سمنوں محب و جماعتی ار عراقیاں گوید کہ جناب اعظم اندر راہ حق توئی
 و چون لوسے تو از عائب شود آفات متناں ہستی تو اندر لوفانی شود و فائدہ روزگار
 بگست معانات مردمان حلقہ حجاب تو شد و احوال طالبان حلقہ کتہ گاہ تو گشت بر سر دربار

مشنات اندر بهت خار شد و چشم از خود و از غیر خود فروخته شد و صاف بشربت اندر تفرخ
 بشدت آتربت سوخته شد و صورت این چنان بود که خدا سے غر و جل اندر حال غیبت تو
 مرزا از پشت آدم علیه السلام بیرون آورد و کلام غریز خود را ترا بشنوا نید و بجلست
 تو نید و لباس مشاهدت مخصوص گردانید و تا از خود غائب بودی بحق حاضر بودی بحجاب
 و چون بصفات خود حاضر شدی از قربت غائب شدی پس پلاک تو اندر تو حضور نیست
 و اینست معنی قول خدا سے غر و جل و لقد جعلکم موناظرا لکم انکم کفتم ^{عنکم}
 اَوَّلَ مَرَّةٍ و باز حارث محاسبی و جتید و سهیل بن عبد الله و ابو جعفر حفص حداد و محمد و
 قصار و محمد هر پر و حضری و صاحب مذہب محمد بن خفیف رحم الله تعالی باجماع دیگر آرند
 که حضور را مقدم بر غیبت دارند از آنچه همه جا لیا اند حضور بسته است و غیبت از خود آید
 باشد بخصو حق چون پیش گاه آمد راه آفت گرد پس هر که از خود غائب بود و لا محاله حاضر بود
 و فائد غیبت حضور است و غیبت بخصو حق چون باشد باید که تارک غفلت باشد چون مقصود
 از این غیبت حضور باشد و چون مقصود موجود شد علت ساقط شد پس اندر غیبت و غیبت
 محجاب باشد و اندر حضور راحت کشف و اندر همه احوال کشف نه چون محجاب باشد و اندر غیبت
 این معنی مشایخ را لطیفه است حایل و از روی ظاهر قالی این عبارات بهم نزدیک نمایند
 که چه حضور بحق و چه غیبت از خود که مراد از غیبت حضور است و آنکه از خود غائب نیست بحق
 حاضر نیست و آنکه حاضر است غائب است چنانکه خیرع ایوب علیه السلام اندر حال مر و در بلا
 بخود بود بلکه اندر آن حال از خود غائب بود و لا جرم حقیقتا لے عین آن خیرع را راجب برادر
 چون بگفت مستثنی الصبر خداوند گفت انا و جبرئیل و میکائیل و ادریس و اسحاق و یوسف
 و قسطنطین است اینک تامل کن تا بدانی و از جبرئیل آید رحمة الله تعالی علیه که گفت
 روزگار سے چنان بود که از اهل آسمان و زمین بر حیرت من میگرفتند باز چنان شد
 به من بر غیبت ایشان میگرفتند اکنون باز چنان است که ناز ایشان نمیدارم و نه از خود ایشان

اسارے یکو است محصور است میں غیبت و تصور کہ مختصر چار درم نامہ مسلک شیعہ بیان، اسے
 کرو ۵۵، ہم سارے اس لڑی مالوالی العباس سیاری کس درجہ اللہ علیہ و السلام نامہ کرو
 و اندر ہر علوم عالم و صاحبہ الکر و اسطے بود و امروا در رسا و مروا و اصحاب و سے
 طے لیا را و اسطے مدہب، اندر سبب و مر حال خود نامہ است الامدہب و سہ و اہل
 مرو سائل لطیف است و سہ ایتان میاں یکدیگر بریامہ نوہ است، و سہ بعض ازاں
 ہماریدہ ام مرو سبب خوش است و عبارات ایساں ما جمع و لہرہ ماسد و این لطیف
 مشترک میاں حمد اہل لہم و ہر گروہ اندر صفت خود مر اس لطیف کار بندہ مختصر ہم کار
 خود را نامہ ہر یک اربین حیر و دیگر است جیائکہ از محاسن اربعہ لہر قی مرا ختم و اہل
 اعداد میجو اسد و کجواں اناق با سامی عمومی و افرق بجمالی آن و ہما مع و اسر و لہر
 لہس و جامع لہس و ہر قیاس و اعمولیاں جمع صفات و اسد و لہرہ صفات فعلی و اہل
 اسطالہ بدین بر اس حملہ بود دید کہ جمع رو و گوہ باشد یک جمع مسلا سبب و دیگر جمع مکسب سبب
 آن بود کہ جس مقامی اندر علمہ حال و قیوت و حد و قلی سووی در بندہ مرید اراد و حق لہا
 حافظہ بندہ ماسد و امرو و مظاہر و سے پیر اند و و را رگہ اردن آن نگاہ میدارد و و را
 مجاہدہ می آراید چاکہ سہل بن بند اللہ و ابو بعض حداد و ابو العباس سیاری مروری نامہ
 ہر ہر صاحب مدہب بود و ابو ردا سطا سہ و ابو لکر سبط و ابو الحسن حصری و ہما سے
 ارکما مسلح میجو سبب مطلوب بود مد سے تا وقت ما را اند آمدی آنگاہ کمال خود ما را آید
 رتوں کار کردی بار معاویہ گشتند سے ارا مجاہد و مجمل قہر و باسی نولو ماشی امر سگ
 جوں و سے ترا حد کس و سے ما مرو خود اولی ترکہ بر نولو نگاہ دارد مرو مدعی را کہ
 سگی اربو رنجیر و دیگر آگاہ کہ حکام وعدہ قیام کس کہ من ہر گز سبب محمد طہ اسطالہ
 مسودہ کجا ہم گروا سبب و جمع تکسیر آن بود کہ بندہ اندر حکم ولہ، مدہوش شود و حکمش جوں
 محاسن ماسد نہ سہیکہ اربین محدود رما شد و یکس کور لیس و رگاہ میجو و قومی رارہ

باشد و جمیع موقوفات تصوف گفته اند لیسرا الله و جوهم در مجاری عبارات و موزنان خراف
 بلطف تفرقه مکاسب است و کجی مواهب سیغی مجامده و مشاهد پس آنچه بنده از راه مجامده
 بدان راه باید چنانچه تفرقه باشد و آنچه تصرف عنایت و درایت است بود و بنده جمع بود و در بنده
 اندران بود که از آفت فعل خود در سستی کرد و در اندران حال حق مستغرق یابد
 جمیع مقامات معصوم نیست و حال مفروضه که جمیع حجت است از معنی مطلوب نبود و اختلاف
 مشایخ اندرین بسیار است و عبارات و راه و این اجمال است و تفصیلات از کتاب گوید
 جست در رفقات است بدانکه مراتب طبقات مردم بر سه قسم است نخست **اول**
 مرتبه و اصنام و آن طبقه علیا است **ثانی** مردم مرتبه سالکان طریق کمال آن طبقه
 و سطر است **ثالث** مردم مرتبه بقیان اهل نقصان و آن طبقه سفلی است و اصنام
 مقربان و سابقان اند و اهل وصول بعد انبیا علیهم السلام و وظائف اند **اول** مشایخ
 صوفیه که بواسطه کمال مشایخ رسول صلی الله تعالی علیه و سلم مرتبه وصول یافته اند
 و بدخوت خلق ماذون و مامور شده اند و هم طائفه آن جامع اند که بعد از وصول چنانچه
 کمال حواله تکمیل و رجوع خلق بایشان زلفت و غرق گشتند و در شکم ماهی غرق
 ناچیز و مستحکم شدند که ادایشان هرگز خبری و اثری بساحل تفرقه و اجابت بقای
 و در سبک زهره سکان قباب غیرت و قطان و یار حیرت انحراف یافتند و بعد از کمال
 وصول ولایت تکمیل دیگران بایشان مفروض گشته و اهل سلوک نیز بر دو قسم اند **اول**
 طایفان مقصدا علی و مریدان و **دوم** انبیای و اولیای و **ثانی** و طایفان بیست و مریدان
 آخرت و **ثالث** و **رابع** و **خامس** و **ششم** و **هفتم** و **هشتم** و **نهم** و **دهم** و **یازدهم** و **بیستم**
 و طایفه متصوفه آنجا است بدانکه از بعضی صفات نفوس خلاص یافته اند و بعضی از احوال
 و اوصاف صوفیان تصوف گشته و تسلط نمایان احوال ایشان شده و لیکن هنوز باطن
 بقایای صفات نفوس متشبهت مانده باشند و چنان سبب از وصول نمایان نمایان

اہل حس و صوفیہ مختلف تھے و اما علامہ کہ در رعایا میں اخلاص و صدق غایب تھیں
 و در احاسے طاعات اور نظر خلق مبالغہ واجب و اس اکوں بار گردم بطرف آں دو گرد
 کہ ماستول اندیکے جلوسیاں کہ محلول و امیراج مسوب اند و سالیاں و شہید مدساں
 متعلق اند مگر حلاویاں اند کہ ترک تربیت گمہ اند و الہا و کرمہ و مرد و گمہ و اما احتیال
 و امیرساں مدیساں متعلق اند و گروہے ار سوبان کہ محسبہ اہل حراساں اند و
 سکرم نظام متناقص اند موصول تو عمد کہ اصل طریقت سانسند و خود را ول جو اسد و گویند
 کہ اولیٰ فاضلہ اند از ادیبان مثالیت است و تہہ کہ تو لاد بی طریق گمہ و علول تزل
 حق یعنی انتقال براد از بند و بخوار کچہ گوید بر و اب حدای عرو عمل مداسد اند رہبر او قات
 و احوال بالقان حلقہ مشائخ اس طریقت ادیبان فاضلہ اند از اولیٰ از ارحم ہدایت و ولایت مداس
 بوسا شد و حلقہ ادیبان ول ماستد و ادیبان سکلسد اند یعنی صفات شہرت و اولیٰ انداز
 اندال یہ کہ اس گروہ را حالی است طاری و آں گروہ را تمام است و انچہ اس گروہ را تمام
 آں گروہ را محاب است و یکس ار علما اہل سنت و محققان اس طریقت اند پس خلاف گمہ
الفراق بین المقام و الحال اند کہ اس دو لفظ مستعمل وں اول اند از علوم
 مان محققان مقام لضم میم اقامت مجاہدی اقامت مقام فتح میم قیام ماستد و معانی علم و در اصطلاح
 حاسے اقامت مدنی یا شہادت مدہ حق و حق گرا و دل و رعایا کردن و سے ہاں سام
 را با کمال آں را اوراک کہ چہ اندک صورت مدد بر آدی و وہاں است کہ ار مقام خود اند کہ
 سے اندک حق آں نگدارد و حال معنی ماستد کہ ار حق بدل ہوید و سے اندک ار خود اند کہ
 وقع ہواں کردیوں بیاید و ما تخلیف جہل تو اندک و جوں برود کس مقام عارب ہو دار اند
 طالب دید مگاہ و سے اند رمل اعتماد و درجہ و سے مقدار اکثالتش اند جہر حق
 عرو حل و حال عارب ہو دار فصل جدا و بد و لطف و سے بدل ہندہ سے تانی مہاب
 و سے ہاں از انچہ سام ار حلقہ اعمال ہو و حال ار حلقہ افسال و مقام ار حلقہ کاس

و حال از جمله مواهب پس صاحب مقام مجاهده خود قائم بود و صاحب حال از خود خافی بود و قیام
 و سبب بجای بود که حقیقتا لے اندر و سے آفرینیه مثل نوح رحمہ اللہ تعالیٰ اینها مختلف اند
 گرد سبب و و احوال را در زمانه گرد و سبب رواندازند و در کشف المحجوب است که انچه از کسب
 و سبب و هدایا مقامات گویند و انچه از مواهب رزقا گرد آید از احوالات دانستند بیان
 تملوین و تملوین چون دارونی از مقام نهباط و نقیض است و در میا بد و بیش و خنده
 و گریه میباشند چون دار و در مقام تملوین است ممکن ضبط نمیشود فان الحال تغلب علیہ و یحو
 فی حوالہا و فی معنی اسیر الی اللہ تعالیٰ و برادر شوق بانی لذت پدید آید مستور بود و در لغت
 استغراق در آن مرارتی پیدا میشود و مقروبا و استغراق و مراقبه در مقام ترقی و روحیه ارت
 میشود و چند آنکه از کون در گذرد و غیر حق را سوخته گرداند و چون قدم در تملوین خال است لاجرا
 مرارت بود و چون در مقام تملوین تمکین حال کشاید صطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درین
 مرارت راحت نیخواست و میگفت یا لال ارحمتی را برسان و بگو اللہ اکبر اما چون
 او صلی اللہ علیہ وسلم در کمال مقام تمکین بود و کمال عصمت داشت از تملوین احوال هیچ
 از خود بخیر و بخیر است فان الحال کجور فیه و لا یحو لہ فہو الغالب فی کل حال و لا یغلب علیہ
 حال فطوبی لمن لہ حال من الاحوال انما یتلونا کما کان او تمکینا بیان الہام ہر گاہ کہ
 بر حضرت رضالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعزیر بود بیت غالب آمدی و صفت
 عبودیت محو مطلق گشتے در آن ساعت ہر چه گفتی از خودی خفتی و الہام بود سے مولوی
 محمد اسمعیل شہید رجبہ اللہ تعالیٰ علیہ در سالہ امامت اقسام الہام منویہ چند آیت
 و حدیث بر آن دلیل شے آرند باید دانست کہ انبیاء علیہم السلام بہاد معاملات روحانی و
 کمالات انسانی بہ نسبت عموم الناس اعتبار میباشند کہ حضرت رب الارباب قابل خطاب اند
 و حامل کتاب یا مشارث غیبی یا مورا ند و مرتبہ ولایت را سبب شعبہ است اول معاملات
 صادقہ مثل الہام و تعلیم و تقسیم غیبی و حکمت و غیرہ پس باید دانست کہ از انجا الہام است

ہیں اللہ تعالیٰ کہ ماہر الشیخ مات اسباب راوی میگوید و اگر غیر ایساں نام مسود اور اتحد
 میگوید و گاهی رکبات اللہ مطلق اللہ تعالیٰ را حواء ماہر الشیخ مات اسباب حواء ما و لما را اللہ
 و سے ماہر سد و این مطلق اللہ تعالیٰ گاهی در صورت کلام بر رده عیب و ممکن لا رسد مارل مگر
 فی صورت اللہ تعالیٰ و ادا و حیثیت الی الحق او میں الی الاموالی و فی مصولی
 و ما دکن آل را کہ وحی کرد میں مسودے حواریں کہ اماں آمد میں در رسول میں و اوجہ
 را الی ائیمہ موسیٰ الی آخرہ قلاید اللہ فی الملک آخرہ و فی مشکوٰۃ فی ماہر الشیخ
 سر بر علی اللہ تعالیٰ مدہ ہا الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد کان فی من حکم میں اللہ
 حمدوں ہاں کہ فی امتی احمد فار عمر بر آئمہ تحقیق بود و دیاں حواریں شہادہاں ہماں
 یعنی اللہ تعالیٰ کہ وہ میسید بصورت کلام میں اگر باشد و راست میں کسی میں ہر سی کہ ال
 یک ہر حواریں شد و گاهی ہیں اللہ تعالیٰ لولہ اسلہ ملک می مسود فی سورہ مریم اذ فی
 الکتاب سورہ ادا و لکتاب میں اہلہا مہکسا کسی و ما فالحمد
 میں دو نام حقا کا فارسلنا الیہا و حاقمیل الیہا کسی اسو ال آخرہ فی سورہ
 ال عمران و اذ قالت للذکک کہ کل لعل آخرہ الیہا و اذ قالت لعل لکک ہمیں یہ
 ان اللہ یسیر کلمہ حبیبہ صمدہ المسیح عسی اس من یر و جہاں فی اللہ تعالیٰ
 و الا حوا کہ و میں المعر میں و گاهی ہیں اللہ تعالیٰ ہاں طریق واقع مشود کہ خود
 اول صاحب اللہ تعالیٰ کلامی حوس سرزد و راہ راں میراں فی الحقیقہ الکلام رحمانی
 کہ راں او حوا می گشتہ کلام لسانی این قسم الیہا کہ ماہر الشیخ و اللہ بشود او اللہ
 فی الزور و عگوید فی التکاوہ فی ماہر الشیخ و اللہ کما قال النبی صلی اللہ علیہ السلام الی اللہ
 لعل فی رزقے یعنی بیک حردا کہ جب لعل دم کرد و رول میں و اگر سب اول
 مشود او را لعل سکید میگوید چنانکہ صحابہ و کر و مودہ اند ما لک متعبدان الی اللہ
 علی لسان محمد و قلہ بنود ہم را کہ در میدان اسم ایک سکید لعل میگذر راں عمر و دل را

واذ جاز أقسام الخاتم خواب است که کسی را از متبوعین عالم تمام در حالت مناسبت
 بر امری از امور غیبیه مسلم میفرمایند که فی مشکوٰۃ فی باب الروایة قال الشیخ
 علیه السلام لم یبق من النبوة الا البشائر قالوا واما البشائر قال الرجل الفاسق
 بشیر است یراهنا الرجل المسام او سرى له فیکروا وبعده کمالات وایست تمایز غیبی
 وقال کتم بینهم ان الله قد بعث لکم طائفة منکم کما لو انکم
 یکنون له الملک علیکم وینحن احق باکمل اسبیک منه
 لم یوت سعة من المال الی آخره وظاهر است که طائفت سبب نبوت
 فی سورة الکافر فوجدها احبب من عباد فاکتبه رحمة من عندنا
 وعلیهم من لدنا علما وراوا از عبد درین مقام حضرت خضر اندیشان
 بر اصح اقوال از جمله انبیاء نبیند و از کمالات مذکوره تفسیر غیبیه است
 و معنی آن الفا برکت است در فکر و نظر که قوت نظریه را کشان کشان بر راه راست
 آورد و بحق شخص رساند فی سورة الانبیاء فقطضت منہا سلیمان و کلوا قتیبا
 حکما وعلما پس قیامید بمحق دران حکم سلیمان را و هر یک را وادیم استعداد
 فیصله و مسلم ظاهر است که حضرت سلیمان درین زمان که سفتت سال بود و بدو منصب
 نبوت فایز نشیده بود و در کمالات مشکوٰۃ فی باب القیماص قال علی مرتضی الشیخ
 عنه و الذی فلی الجنة و بوالقسمه ما عندنا الا فی القرآن الا فها یحکم ربکم فی کما
 و فید فی باب العمل عن علی رضی الله تعالی عنه قال یعنی رسول الله صلی الله
 علیه وسلم انی البین فاجتنبوا فی البین لا رسولکم و لا ترسلکم و انا حدیث السنن و الکلی
 الی بالقضا و فقال ان الله سید من سید قباک و یسبک لیساک و قال علی فاشکک
 فی قضاء بعد فی مشکوٰۃ فی باب العمل فی القضاء من التوراة المقدسة انه لیس
 باض یقضى بالحق الا کان عن یحیی ملک معن شما ملک لیسوا و انه و یوفی بالحق

مَا دَأَمَ عَلَى الْحَقِّ فَادَّارَكَ الْحَقُّ سِرَّاً وَرَكَاةً وَآرَ حَمْلَةَ حَكْمَتِ هَسْبِ فِي سُورَةِ لَعْلَاءٍ وَ
 لَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ إِذْ أَسْكَنَ لِلَّهِ وَادَّعَى لَعْلَاءَ رَاكِبَتِ وَكُنْزِ كَمِ
 شُكْرُ كُنْ خَدَايَ رَاوِي الْمَشْكُوتَةِ فِي ثَابِتِ رَاقِبِ عَلَى رُحْمَى اللّٰهِ تَعَالَى عَدَا
 سَلَمَةُ السَّلَامِ فِي حَقِّ عَلِيٍّ أَنَا وَآلِهِ الْحَكِيمَةِ وَحَالِي كَانَتْهَا مِنْ جَانِبِ حَكْمَتِ امِّ وَحَالِي دُرْدَارِهِ
 اَوْدِيَةِ دَعَا صَاحِبِ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمَسَّ عَمَّاسِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الْحَكِيمَةِ أَيْ الشَّهِيدِ يَسُورِ
 اَوْرَا حَكْمَتِ وَارْتَمَدَ تَرَسِ مَعَامَاتِ وَلا مَتِ عَمَدِيَّتِ هَسْبِ فِي سُورَةِ الْكَلَفِ وَحَالِ
 عَمْدِ امْرِئٍ عِبَادَةٍ مَا أَنَسَلَهُ رُحْمَةً مِنْ عَمْدِ مَا فِي سُورَةِ الدَّهْرَانِ لَأَوْرَا
 شُكْرُ كُنْ مِنْ كَاسِ كَاسِ كَاسِ كَاسِ كَاسِ كَاسِ كَاسِ كَاسِ كَاسِ كَاسِ كَاسِ كَاسِ
 يَصُورُتِ هَسْبِ عِبَادَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُ وَهَسْبِ كُنْ اَوْرَادِ عَمَدِ وَارْتَمَدَ
 مَقَامِ حَسْرَتِ رُحْمَةِ رَهْمَاءِ وَابَايْنِ شَهِيدِ بِيْنِ عِلْمِ السَّلَامِ اِيْمَانِ تَصَوُّفِ
 قَوْمِ دَعَا صَاحِبِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَبْعِ حَكْمَتِ اَهْلِ التَّصَوُّفِ فَلَا تَوْبَتِ سَلَا وَعَمَدِ كَمِ
 عَمْدِ اللّٰهِ مِنَ الْعَالَمِيْنَ كَقَتْلِهِ صَوْبِ اَنْزَا اَوْرَادِ كَدَامَةِ صَوْبِ دَارِ وَكَقَتْلِهِ اَدْكِيْلَهُ لَامَا صَبِيحَ صَعْدَةِ
 وَكَقَتْلِهِ اَدْكِيْلَهُ اِسْمِ اَرَضَا مُسْتَقِ هَسْبِ اِيْلِ كَمَالِ اِيْتَارِ اَصُوْبِ حَوَامِدِ طَالِا اِلِ الشَّانِ اَرَا مُتَّصِفِ
 وَتَقْوَى اَرِ لَعْلٍ لَوْ وَتَقَعْلِ اَقْتَصَادِ تَكْلَفِ كَسَدِ تَوْفِ وَابِلِ اَسْ رُحْمَتِ
 صَوْبِ اَسْ لَوْ دَكِرَ اَرَحُوْدِ دَانِي لَوْ وَكَمِ مَا فِي وَتَقْوَى اَلَكَةِ مَجَابِدَةِ اِيْمَانِ وَرَحْمَةِ رَا سَبِي
 طَلَمِدِ وَفِي دَارِ مَعَامَلَاتِ اِيْشَانِ دَرَسَتِ هَسْبِ كَمِ وَتَقْوَى اَلَكَةِ اَدْرَا سَبِي دُنْيَا وَدَاهِ
 وَرَالِ نَخُوْدِ رَا مَانِدِ اِيْشَانِ هَسْبِ كَمِ صَوْبِ صَاحِبِ وَصُولِ لَوْ وَتَقْوَى صَاحِبِ
 اَصُولِ وَتَقْوَى صَاحِبِ وَصُولِ اَنَّا كَرِ وَصَلِ هَسْبِ اَزْمَرَادِ سَبِي مَرَادِ وَارْتَمَدَ مَعْمَدِ
 وَآزَا كَرِ الصَّبِ اَصْلِ اَمْدِ بَا حَوَالِ طَرَفَتِ مَكْنِ شَدِ وَآزَا كَرِ الصَّبِ وَصُولِ اَدْرَا حَلَمِ رَا مَانِدِ
 وَوَالِوْنِ مَعْرُفِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَوْبِ مَعْمَدِ اَنِ لَوْ دَكِرَ مِيُوْنِ كَوْبِ بَدْرَانِ وَطَلَمِدِ
 حَقَائِقِ حَالِ اَدْلُوْدِ دَعَا صَاحِبِ كَوْبِ كَرِ وَرَسِ اَسْ نَبَاثِ وَجُوْنِ خَامُوْسِ مَانِدِ رَحْمَةِ

میسر حال دے باشد یعنی گفتارش منہ بر اصل صحیح باشد و کردارش بجزید صرف ہو چون
 گوید تو شش تبہ حق ہو و جود ناموش با فہم باش بہ فقر بود و الیٰ حسن اذری گوید رحمۃ اللہ
 تقاس علیہ التضرع و ترک کل حظ النفس این برد و گویند است یکے رسم و دیگر حقیقت
 و تعلق این حقیقت مشاہدہ بود اگر و سے تارک حظ است ترک حظ ہم حظی بود و اگر حظ
 تارک دے باشد این فنا حظ بود پس ترک حظ فعل بندہ و فنا حظ فعل خداوند
 و فعل بندہ رسم و مجاہد بود و فعل حق حقیقت و این جلالی گوید التضرع حقیقتہ
 لا رسم کہ چون التضرع از خلق اعراض کردن بود لا محالہ امر و رسم بنو و محمد بن احمد
 مفری گوید رحمۃ اللہ تقاس علیہ التضرع اشتقاقہ الاحوال بمع الحق یعنی گردش
 احوال مرسم صوفی را احوال نگرداند و حضری گوید صوفی آن بود کہ سستہ ویرانیسی نبود
 و نیستی دے را ہستی نہ یعنی حال بشریت او بکلی ساقط شود کہ یافت اورا
 ہرگز نیافت نباشد و نا یافت اورا ہرگز نیافت نہ جان معاملات الجوہ
 مذکور گوید رحمۃ اللہ تقاس علیہ التضرع کلما ادا جب کل وقت ادا و یکس حال ادب
 و یکل مقام ادب فمن اتم الادب للادب و کلمات تلخ الرجال و من ضیع الادب
 فهو کبیر من حیث یطعن القرب و مرد و دین حیث یطعن القبول قول ابو الحسن
 نوری رحمۃ اللہ تقاس علیہ لیس التضرع رسوما و لا علوما و لا کلمۃ اخلاق تا معاملات
 آن با خود و زنت کنی حاصل نگردد و فرق میان رسوم و اخلاق آن بود کہ رسوم فعلی
 ہو و تکلف و اسباب چنانکہ ظاہر بظہان باطن بخواہد معنی خالی و اخلاق فعلی بود محمود
 بے تکلف و اسباب ظاہر موافق باطن از دعویٰ خالی و مرتش گوید التضرع
 حسن الخلق و ابو الحسن ابو شعبہ گوید رحمۃ اللہ تقاس علیہ التضرع التیوم رسم
 بلا حقیقہ کما کان حقیقہ بلا رسم تصوف امروز ہیست بحقیقت چنانکہ پیش ازین حقیقت بود بی نام
 یعنی در وقت صحابہ رضوان اللہ تقاس علیہم اجمعین این رسم بنو و معنی آن در ہر روز

سکران اگر رسم محمد را اکار کنند پاک است و اگر من معانی را اکار کنند اکار کل تر است
 معمر باشد بیان لبس مرقع بدانکه معارضه و لبس مرتج است و لبس مرقع
 است است اراحا که رسول گفت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیکم یلبس الصوف
 حتی تحمّدوا علّادۃ الایمان فی ملوککم و نیرکم گوید اراحا کان النبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم یلبس الصوف و ترک الیاء و یر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 گفت مرعاسه را یعنی اللہ تعالیٰ علیہا لایستی التوب منی بر قتیہ و اتر عمن حطاس
 رعی اللہ تعالیٰ عنہ می آید که دسے مرقع داشت می رعبه راں گداشته هم آره
 رعی اللہ تعالیٰ عنہ می آید که گفت بهتر من خاجها آن بود که پوست آن بکشد و دو
 المومنین علی مرتضی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم که استس این باگست
 را برود و یر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ماں آمدار حاسه عروجل بقیہ
 حاکم و مود و نیکاک فی طهر امی فقیر و حسن مصری گوید رحمة اللہ تعالیٰ علیہ
 بار دسے را و دم که بہہ را حامہا می شمیں بود و وحدی اکر اندر حال بحریه و امه صوف
 پوستیدہ ہم حسن مصری گوید سلاں را و یرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم
 پوستیدہ و عمر بن خطاب علی و ہرم بن جباں رعی اللہ تعالیٰ عنہم اولیس را باقا
 شخص و یرم راں گداشته و حسن بصری و مالک ثیار و سداں نویری و مسلم
 تعالیٰ حمایه صاحب مرقع بودند و امام اعظم رحمة اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم
 یوسف و دود و طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لبس صوف پوشیدہ و سے یکے از
 محققان مقصوف ثور از ہیم ہم مرقع صوف پوشید رحمة اللہ تعالیٰ علیہ بیان شرط
 مرقع اما شرائط مرقعات آنست کہ ار براسے حفت و فراغت سار و دوجون اصل
 باشد ہر کجا کیارہ شود و رقعہ راں گدازد و مثل الخ را اندرین دو قول است گروہ
 گوید کہ دو جب مرقع را از ترتیب نگاه داشتن شرط نیست مابکہ اراحا کہ سورن

سر بر آرد بر کشت و اندرین تکلف نماند و گوییم که دوخت مرقع را از تیب در راستی
 شرط است نگاه داشتن و تضرع کردن و تکلف اندر راستی آن از معاملات فقر است
 و صحت معاملات و دلیل صحت اصل باشد صاحب کتاب گوید من علی بن عثمان الجلابی را
 از شیخ الشیخ ابو القاسم گرامی رحمه الله تعالی بطوس پرسیدم که در ویش را
 کمترین چه چیز باید تا رسم فقر را سزاوار کرد و گفت سینه چرباید که کم ازان نشاید که
 باید که پاره راست بر تو اندوخت و دیگر سخن راست بر تو اندیشید و دیگر پاسه
 راست بر زمین تو اندزد و گوییم از درویشان با من حاضر بودند هر کس اندرین سخن
 تصرف میکرد چون بوقت من رسید گفتم پاره راست آن بود که بفقر و درنده برینیت
 چون از فقر و دوزمی اگر نه راست دوزی راست آید و سخن راست آن باشد که بجا
 شنود نه بکینت و بخت و جدا اندر آن تصرف کنند نه بزل و بر زندگانی مرا ترا فهم گفت
 نه بقتل و پاسه راست آن باشد که بوجد بر زمین نهند نه بلو و رسم سید محمد و من علی
 گفت اصحاب علی بزاه احد خبر اکس مراد از مرقع پوشیدن مرا بیظا لفرافقت
 میوت دنیا و صدق فقر بخداوند تعالی بوده است و باز گوییم اندرست و نه
 لباس تکلف نکرد اگر خیر او در شان عبادی داد پوشیدند و اگر قبا بی داد پوشیدند
 اگر بر سینه داشت بخودند و در بندیک آن بنود و من که علی بن عثمان الجلابی ام تطریق
 را پسندیده ام بیان خرقه خلافت و سندان بدانکه در باب خرقه خلافت جمیع از با
 رضون متفق اند صاحب کشف المحجوب میفرماید اما پوشیدن مرقع مرد و گروه را راست
 آید که منقطعان دنیا را و دیگر مشتاقان مولی را و اندر عاوت مشایخ رضی الله تعالی
 عنهم چنان رفته است که چون مرید بکمر ترک تعلق رد و بپیشان کند مردی را
 بسمه سال اندر سینه می آید بکنند اگر بکمر آن معنی قیام کنند فیما و الا گویند که طریقت
 مر این را قبول نمیکند یک سال بخدمت خلق و دیگر سال بخدمت حق و سوم دیگر را عا

دل خود و خدمت حلق آنگاه لواء کرد که بود را اندر درخشاں نهند و همه حلق را از
 درخشاں محرومان معی سے تفرقه را از خود مترداند و خدمت چهار رشود مرا حبس
 دارد و چنانکه خدمت میکند و خود را اندراں خدمت مرحد و ماں خود و وصل می کند
 و این خسروانی ظاهر بود و خدمت حق آنگاه تواند کرد که همه حلقه های خود را از راه
 و حق منقطع کند و عظمی مرتضی را برستس کند اگر براسه میر برستس خود را
 می پرستند و بے راد و مراعات دل آنگاه لواء کرد که بهتش مجمع باشد و هم
 از دل رحا ستد اند حضرت انس دل را از مواقع عظمت نگاه میدارد و حوایا را
 سته مترط اند و حاصل شد پوشیدل مرقع تحقیق و دل تسلید و با اسلم
 و اما آن پوشاید که مریداں را مرقع بوستاند یکا که مستقیم الحال باشد و او را تله
 قرار و تشبیه بر نفیست که سته باشد و باید که مشیرت نامند و حال آن برینیم
 و سنده خرقه در مرآة الاسرار است مصنف کتاب حصص الاداب حلقه
 شج سلف الدین با نرزمی قدس سره ہیں گلیچ سپاه که آنحضرت مرخط
 مرتضی را بوشاید نو و آرا سنده مرقد اصل گرفته و میگوید که حضرت سنج عم آید
 کبره قدس سره را احبار صحیح نقل کرده است که مرقد اصل ہیں عا نو و که
 آنحضرت علی مرتضی رسید و ار علی کرم الله وجهه با متاع مادست بدست رسیده
 است و نیز میگوید که این معنی حقیقت مرقد است که حقیقتا سله ای مرقد راه اسلم
 طهارت و بشریاب پوشیده خرقه گروانیده است پس رسول الله صلی الله علیه و سلم
 امیران نبوت و ولایت و جرقه و ولایت نما و آنگاه آن خرقه را علی مرتضی پوشاید
 دهم محمد باقر مذکور در کثر الهدایه میگوید در طمولات حضرت ماقدها الله تعالی
 سره مقول است که فرمودند که در سلسله ایشیتیه و سهر و ریز خرقه میں از حضرت
 صلی الله تعالی علیه و سلم اسناد میکند حضرت سلطان المشائخ در احوال

و صاحب سید الادایان از خواجگان حشمت روایت کرده اند که رسول صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم در شب معراج خرقہ از حضرت عزت یافته بود چون از معراج بازگشت
 جمعی را طلبید و گفت که من خرقہ یافته ام و مرا فرمان است که آنرا یکی بدینم بدهد
 پیغمبر علیہ السلام رو بسوی سید ابوبکر گردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فرمود اگر خرقہ بدینم
 چه کنی گفت من صدق و برزم و طاعت کنم بدهد بعد از عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمود اگر
 این خرقہ بدینم چه کنی گفت من کفر و انصاف نگاهدارم بدهد عثمان رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ فرمود اگر این خرقہ بدینم چه کنی گفت من الفاق کنم و شهادت در زم بدهد
 علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ و جہ را پرسید اگر این خرقہ بدینم چه کنی گفت من بدین
 کنم و عیب بندگان خدا را بپوشم پس پیغمبر علیہ السلام آن خرقہ را علی
 کرم اللہ تعالیٰ و جہ داد و فرمود مرا فرمان خدا را بپوش و جل چنین بود هر که این
 جواب گوید خرقہ باو می رسد بدینم می رسد آن خرقہ بدینم می رسد فرمان الهی که پیغمبر
 علیہ السلام حضرت علی مرتضی عطا فرموده بود آن گلیم سیاه بود و از حضرت
 علی کرم اللہ و جہ منتقل شده و اسطبل و اسطبل بهیران حشمت رسید از اینجا خرقہ
 حشمتی نام یافت آخر آن حضرت نصیر الدین محمد و دو همراه خود بقبر برد و صاحب
 نفحات از امام محمد الدین بغدادی نقل میکنند که خرقہ خلافت از علی مرتضی بدو کس
 رسید یک بکس بصری دوم بخواجه کیل بن زیاد صاحب بطائیف اشراف و
 تذکرۃ الاولیاء و دروغ و فساد و غیور و اکثر مشایخ کبار از هر سلسلہ
 برین متفق اند که خرقہ خلافت از علی مرتضی بدو کس رسید که ایشان را چهار خلیفہ و چهار
 گویند و در سیر الاقطاب مذکور کرده که علی مرتضی شش خلیفہ داشت حضرت امام
 حسن و حسین و کیل بن زیاد و حسن بصری و اویس قرنی و قیل ابوالمقدم شریک
 بن ہانی بن زید النخار رضی اللہ عنہم کیل بن زیاد از صحبت امام حسن نیز روایت

و بیس یافده است و حواجه حسن بصری میرا امام حسن صحت داشت و اکیل پس مدبر
 میر فیض صحبت یافت و حواجه حسن بصری بسبب نظر قبول اسد اللہ الثالث مقدس
 مشایخ گردید که اکثر سلاسل اروسے محضت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فیہ مدبر فیہ
 لغائے علم جمعیں خود کر چارہ خانوادہ اصل و دیگر خانوادہ ہا محمل نوشتہ می آید
 اول خانوادہ زیدیان زیدیاں منسوب اند بحواحد عبدالواحد بن زید و
 مرید و حلیہ حواجه حسن بصری بود و اکیل س زیدانیز تربیت و فرقہ خلافت بود
 بعد ہر سلسلہ شادست بخ کس آید بنا و عبداللہ سی حوف مرید او ستد دارا
 اخلاص خود دارید مال گو یامید شد چون وقت حواحد آخر رسید فرقہ حواجه حسن بصری
 بحواحد فیصل س حیا ص داد و فرقہ حواحد اکیل س ناماد با ابو یعقوب السوسی عطا فرمود
 سلسلہ ابران دہ سرک جاری گشتند و و م خانوادہ عیا ضیان می آید
 بنحو احد فیصل س حیا ص دے مرید و حلیہ حواحد عبدالواحد زید بود و اگر سلسلہ
 وقت فیض رلودہ دور تربیت مریداں شائے علم داشت ہر کہ خدمت او آو
 آورد خود را منسوب ناو کرد و موم خانوادہ ادہ میان منسوب گشت بحواحد ادہ
 بن ادہم و براحد خلافت ادہ بزرگ رسیدہ اول سبب رک او حضرت علیہ السلام
 و دہ تھا ما حضرت صحت داشت و ادست دے فرقہ نو سپید بعدہ بخد مت فصل
 رسید اد دے یز تر بیت و فرقہ خلافت مات لعداراں سیر سلوک بخد مت
 امام محمد باقر تمام نمود و خلافت یافت و عائسے اروسے ہدایت یافت ہر کہ در حلقہ
 ارادت او در آمد منسوب بدو گشت یک شجرہ ادہیاں بواسطہ امام محمد باقر
 امام حسن س علی منشی میشود صی اللہ علم حیا رم خانوادہ ہبیریان
 ہبیریاں منسوب گشتند حواحد سمرۃ البصری دے مرید و حلیہ حواحد عدلہ مرعی
 دے مرید و حلقہ حواحد ابراہیم ادہم الی آخرہ حواحد ہبیرہ بصری بقول عظیم بود و ارادت

مردان هر که بخدمت و سوارادت آورد و خود را به میری گویند پنجم خانوادۀ چشتیان
 می چو ندند بنواجیه مشاد علو و نیوری و سے مرید و خلیفہ خواجہ ہیرۃ البصری و سے مرید و خلیفہ
 خواجہ حذیفہ مرغشی و سے مرید و خلیفہ خواجہ ابراہیم ادہم است ہر رفتی و اما سنے کہ ابراہیم ادہم
 از خدمت خضر علیہ السلام و امام یاقو و فضیل عیاض رسیدہ بود رضی اللہ عنہما و از خیرات
 ہمد را بنواجہ حذیفہ انیار فرمود از و سے تا حال امانت بطریق سلک صحیح دین فرقہ معمول است
 الفرض مبدائے چشتیان از خواجہ ابواسحاق است و سے از ملک شام بہ بیت ارادت
 در بخارا و بخدمت خواجہ علو و نیوری رسید خواجہ پرسید چه نام داری گفت ابواسحاق شامی
 خواجہ فرمود از امر و دشمارا چشتی خوانند شما خواجہ چشت ہستید پس ابواسحاق بامریکہ و
 تربیت فرمود بعد از ان خرقہ خلافت دادہ و چشت فرستاد و مرید شد از وی خواجہ ابوالحسن چشتی
 و از و بنواجہ یوسف چشتی و از و خواجہ نمود و چشتی این پنج تن در چشت بودند چنان اطفال
 و از اکثر ایشان پنج تن در ہند ہستند خواجہ سعید الدین چشتی و خواجہ قطب الدین چشتی و خواجہ فیروز الدین
 کہ بخدمت اچشتی و خواجہ نظام الدین چشتی و خواجہ نصیر الدین چشتی منجور ہر کہ باین عشرہ شہر رسید اورا
 کہ کنند بکند و چشتی خوانند در دیدیان و عیانیان و آدہ میان و ہیر میان ہمیشہ در میان خلوت داشتند
 خضر علیہ السلام شہد سہ چار روز بامبوہ و گیاہ شبکی اقطار میکرد و در شہر و قریہ می رفتند و ہر جہاندار را
 بخدمت فضیل بکشتند و فرود ہنما میبود و ندوزن و خانہ و جامہ می گرفتند و منہ پو شیدہ جامہ افتادہ را
 ہر سکو بکشد خرقہ مے پیوستند و شب و روز با وضو و نماز با حضور دل و ہمیشہ یاسپان دل می نمودند
 بت یافت ہر کہ در خانہ کر جلی بسیار میگفتند و از کسے سوال نمیکردند نہ ہرچہ از غیب مطلق میرسد نہ خرج میکرد و نہ
 اسطالام ہر کہ با ہمان منجور دند و چشتیان در شہر و قریہ سکن داشتند و باہر فرقہ بنواضع شین
 النواہ ہیر یا آدہ و در تربیت مریدان شافی بزرگ داشتند و ہر ہمد صاحب ریاضت و سماع و
 بود و در عرس پیران میکردند و فقر را براغتیا جانیانند و ستم منسوب بطریق خبتان کہ
 بسبتا است و زندان برگنہ است از ہفت برگنہ بخارا و مارون قریہ است برضف و خرقہ

از درون و حقیقت تهنیت که در دره کوه واقع است و دوسری از بیات اکنون او را
 مگویند و خوش تهنیتی است از لوانی شام بر سر عمار الدین چشتی را بنیاد نهاد
 که اگر بعد از سال ششم به پاک به سر و گلشن جراسیم به ششم خانواد
 عثمانی سبب بود که خواجہ حبیب علی و خواجہ درویش و خلیفہ عظیم العزیز و امیر حسن
 بود در مقام رک و تحریر و در استقامت دعا و طبری داشت هر چند اگر مسلک بود هر که
 ارادت او را در جمیع سهار آمد خود را معسوب بدو ساحت عثمان اکثر در کوهها سکونت
 میکردند و در متون مذکور و حقایق مقدار سحر و جادو میداشت و بعد از این
 دریا و بنده را اوطا می نمودند و خوش و طیب را با انسان الفاسد میکردند و شفق
 طیب و یاران می نمودند سلطان العارفين را مریضی که نام او طیب بود
 در مذکره الاولیاء است که او صد و سوره متلح را یافته و در ده سال که
 حضرت امام معتمد صادق کرده اراک حضرت خلافت یافته و بر سرید شریف مرعانی است
 رتبات علی بن حسن و اعظم مدیوب به نقل متعینات سده است که در ادب شیخ الویر
 حضرت امام اس و در بیت حضرت ویرا محاسب می و در عادت او و است به بحسب ظاهر
 معروف هر دو مال مشغول است و در لطائف اثر می بینید که از سبب محمی بر خود
 یافته است حضرت شیخ الواسع الوالیم مگویند که در هر عالم را بپایند در همه
 در میان بعضی آنچه باید است در حق محاسب شیخ مسعود و شیخ محمود و شیخ اراک
 شیخ احمد هر چهار کس شریف ارادت او سبب شد بنابر علم صدق است آباد
 محاسب خود را معسوب نوی ساندند ششم خانواد که در خیابان
 خواجہ معروف کرمی و سبب از تداوم متلح است کیفیت که الو حقه و نام در در
 ضرورت است صاحب رتبات سبب شیخ معروف را و نسبت و این است
 پادشاه طاسی و در بحسب محمی و در الحسن مصری رحمه الله علیهما و مگر سبب

بحضرت امام علی رضا است و ایشان را با سلسله آباء اجداد خود الی خود نسبت و در ذریه الامام
 سید بن ابی طالب و سید بن ابی طالب که پدر خواجہ معروف علی نام داشتند کہ مولا حضرت امام علی رضا
 و گویند و سبب است آنحضرت سلمان بشده و معروف سالها در بان حجرت خاص حضرت
 امام بود و از سبب خدمت با خلاص بجای رسید کہ بشرف خلافت حضرت امام فاطمہ
 و بموجب اجازتش در کتب مختلفه است از بغداد بر مسند ارشاد مریدان تنگ گشت و حق تعالی
 او را مقتدا سے وقت و پیشوا سے مشائخ گردانید کہ سلسله مشائخ ہفت خانوادہ بسبب
 وسیلہ او بحضرت امام علی رضا رسیدہ بحضرت علی کریم اللہ وجہ منتہی میشود چنانچہ
 نوشتہ آید و برادری خواجہ داؤد و طائی کہ مرید و خلیفہ خواجہ حبیب عجیب بود و نیز
 فرقہ خلافت خواجہ معروف کرخی دادہ است و جمیع مشائخ وقت طریق خواجہ معروف
 سے پسندیدند و در تربیت مریدان نفسی کبری داشت و ہر کس کہ بخدمت او ارشاد
 آورد بسبب متابعت پیر خود را منسوب بموضع کرخی می ساخت کہ خیال اکثر اوقات با ترک
 و تجرید در خلوت باشند و تلاوت قرآن و ذکر بسیار کنند و از خوف الہی بسیار می گریزند و خود را
 از ہر کس سید مانند نہم خانوادہ سقطیان سے پیوند بخوابہ سری سقطی او مرید خلیفہ
 خواجہ معروف کرخی بود و معاملات ترک و تجرید و ریاضت و مجاہدہ و علم قائل تفسیری نہ داشت
 بعد از میر سلوک در ارشاد مشغول گشت اول سہ کس از ابن الملوک در حلقہ ارادت او درآمد
 و از غایت اخلاص خود را منسوب بہ نسبت او گردانیدند سقطیان صاحب الدہر و قایم اللہ بنو
 و فتوح کسی قبول نمیکردند بعد از سہ روز از خلوت بیرون میشدند و وقت شام از دہ خانہ
 و ریوزہ کردہ بایاران افطار میزدند و ہم خانوادہ چشیدیان سے پیوند بسید الخلیفہ
 خواجہ حبیب بنجدادی او مرید و خلیفہ خواجہ سری سقطی سے روزی سری سقطی را بزرگی سپرد
 کہ از پیر ہم مرید کامل میشود گفت اگر می چنانچہ از ما بنید الفخر ص کلمات او را از بنی قیاس
 باید نمود و بالاتفاق مقتدا و پیشوا سے مشائخ بزرگتر شاہ با زبان در سک و منسک گشتہ

سبت اما امداد و سهر جو ساحت ابر کمال عشق تو در انصوب بدو کرد و خدمت موی اسحق
 بنی نوین النبی بنی ائمه کو با مخصوص در سال او وارد شده بود الفرحین حمید ماں ر قدم بولکل
 میرسد و در رانست و مجاہدہ سیاحت کو شیدہ ہر جا عیب سے سب خلق میرسد
 افکار سے ہو نہ یاز و ہم خانوادہ کار و نیاں میسور ہو کو امہ ابو اسحاق
 کار روی خواجہ کو را میر کار روی لود و سے مرید و حلقہ الوعدہ القندیسیف لود و او مرید
 خواجہ محمد روم ادر میرسد الطایفہ خواجہ حمید بغدادی الی آخرہ خواجہ الوعدہ اللہ ر
 ابو اسحاق و ہو کہ ہم ترا و یاد ادم و ہم دین تو علم او را و طفل لوار کہ خواجہ الواسع
 را کہ کتب مطلوبہ است کا آریاں دریاں خلق با حق مشغول باشند و اسما و اعظم و دعا
 مآب اللہ رسالت و او از و ہم خانوادہ طوسیہ سیان میسور بدست
 سلام الدین طوسی او را کار طوس بود و شیخ نجم الدین کبری اذ کار مزد و س و سال
 یکدگر احوب دینی بود و ما ہم متفق است کہ مہ ساس ابو کبیر سہروردی رسیدہ کنند
 کہ عمر سہروردی فاما کا سر ما بدست شیخ فرمود ما ہم مابین دایع مثلہ تعیم تا کہ دست ارادت سے
 ارد و سال حدائے ریم کشو داس را و مکمل مست ہر نہ کس با افاق بخند صحت شیخ
 و حمہ الدین الوہفص بن عمر بن عمویہ رسید بدست شیخ سرگودہ شیخ علا الدین را و شیخ کو
 مرید و مرست و مودہ و حرہ خلافت دادہ و صحت کرد کہ ہر دو کس شاما و انجی و سکون
 خود ہارفتہ خلق خدا را رساد کنند و شیخ نجم الدین کبری را جو المہ شیخ ابو کبیر کرد و انجی
 ما با سال سہروردی رفتہ شیخ علا الدین بن طوس رفتہ بر مسند رسالت نشست و جمع مردم
 اقتضای الوہ سے کرد ہر کہ محلقہ ارادت او را کرد و جو را انصوب بدو کرد و آجوسیان و درویشاں
 ہر دو کس و شمس داشتند و سماح میگردید و مرا میر سے رسیدہ و در نفس و لواحقہ او کہ
 خلق در میاں ایشان سیار بود و از ہر جا کہ چہ سے میر رسیدہ می خورد و ہر جہاں کہ
 و ہر جہاں و مجلس ایشان می آمد موس و کا و فقیر و غنی را را رقتہ میگردید و مہا ہر دو با

بسیار داشتند سلسله طوسیان به شش واسطه منتهی میشود بخواجه جنید بغدادی الی آخره
 سیزدهم خالواده سهروردیان پیسپوندند شیخ ضیا الدین ابو نجیب
 عبد القادر محمد بن عبد الله محمد سهروردی که قریه ایست از قری البغدادی مرید و خلیفه شیخ
 وجه الدین ابو حفص بود شیخ مذکور چهار واسطه بسید الطائفة خواجه جنید می پیوندند شیخ
 ابو نجیب خرقه خلافت از شیخ احمد التتراق نیز داشت و شیخ احمد مذکور پنج واسطه بسید الطائفة
 جنید میرسد و حال مقبول است شیخ ابو نجیب پیش از ارادت ده سال ریاضت کرده بود
 و بعد از ارادت و خلافت مدت سی سال ریاضت شاقه کشید و درین مدت خواب نکرد
 مریه عظیم القدر بود و نفسی بابرکت داشت هر که بخدمت دے می پوست از عرش تا فرش
 پیش چشم دے معنی بنماید و خدین مشایخ که در سلک او مشکاک گشتند در خالواده دیگر
 که باشند و انکمال اخلاص بهم میداد و خود را منسوب بدو میساختند از خالواده مذکور شریعت یافت
 چهاردهم خالواده فردوسیان پیسپوندند شیخ نجم الدین کیری ادا کا بر فردوس بود
 به اشارت شیخ و الدین ابو حفص ارادت بخدمت شیخ ابو نجیب سهروردی آورد
 از دس خرقه خلافت یافت شیخ فردوسه که شما شیخ فردوس پیسپندانان خالواده فردوسیان
 پیدا شد و در نفحات مینویسد که شیخ عمار با سکر اعظم اصحاب شیخ ابو نجیب سهروردی بود شیخ نجم الدین کیری
 از وی تربیت یافته نور علی گوشت و سلسله شیخ ابو نجیب شش واسطه بسید الطائفة جنید پیسپوندند
 پیسپوندند و الغرض فردوسیان و سهروردیان و طوسیان و کازرونیان این چهار خالواده
 نمیرسند بخالواده جنیدیان و جنیدیان میرسند به سقطیان و سقطیان میرسند به کربانیان
 و جمعه مشایخ این هفت خالواده پیسپوندند بخدمت حضرت علی رضا رضی الله عنه و دس
 از پدر خود امام موسی کاظم رضی الله عنه و دس از پدر خود امام جعفر صادق رضی الله عنه
 از پدر خود امام محمد باقر و دس از پدر خود امام زین العابدین و دس از پدر خود امام حسین علی
 اکرم الله وجهه علیهم السلام الی آخره در معدن المعانی سلسله فردوسیان برین طریق

ابو نجیب
 شیخ ضیا الدین
 سهروردی

[illegible]

است . . . از خواجہ ابوعلی اذہار مدنی دمی از خواجہ ابو القاسم کرکاتی و سہ از ابو عثمان المغربی و سہ
از خواجہ ابوعلی کاتب و سہ از ابوعلی رودبارست و سہ از حضرت جنید بغدادی قدس سرہ الی
انشاء اللہ ذکر ایشان درین کتاب بہ مشتمل است . . . از خواجہ احمد بارشا و پیر خود در مکرستان پسند
ارشاد بنیت سموہم خاں اود و کتب مشتمل بر ۱۰۰۰ قطبہ و ۱۰۰۰ قطبہ و ۱۰۰۰ قطبہ و ۱۰۰۰ قطبہ و ۱۰۰۰ قطبہ
و تالبدان اوست خواجہ بزرگہ مرید و خلیفہ امیر سید علی کمال است دسہ از محی با اسماوی و
از علی رامینی و سہ از خواجہ جمہر و انجیر منہوی و سہ از عارف دیوگری و سہ از عبدالحی علی و
و سہ از یوسف ہرانی و سہ از خواجہ ابوعلی القاری و سہ از خواجہ ابو القاسم کرکاتی
صاحب رشتہا گوید شیخ ابو القاسم را انتساب در علم باطن بہ روحانیہ است یکی ابو اسطہ
شیخ ابو عثمان المغربی بنید بغدادی و سہ سہ چنانچہ بالا گذشت و باز شیخ ابو الحسن
و دسہ را شیخ ابو یزید نظامی و ولادت شیخ ابو الحسن بعد وفات شیخ ابو یزید
ہرستہ و تربیت شیخ ابو یزید . . . را بحسب باطن و روحانیت بودہ است نہ بظاہر صورت
و نسبت ارادت ابو یزید ب حضرت امام جعفر صادق است معنی المدعہ و نقل صحیح ثابت شدہ است
کہ ولادت شیخ ابو یزید بعد از وفات حضرت امام است و تربیت حضرت و را بحسب معنی روحانیت
بودہ است نہ بحسب ظاہر و صورت و حضرت امام را ضی الدین بقول شیخ ابوالعالم یکی نسبت است یکی بوالد
خود الی آخرہ و قدم بقاسم بن قزلباش ابو بکر بنی است کہ پدرہ او امام است و از فقہا سبعہ بودہ است و بظہیر
در علم ظاہر و باطن و در تربیت ارادت باطنی بسلطان قاری است و در العبادت نسبت باطنی بہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم با ابو بکر صدیق نیز بودہ و شاخ طریقت سلسلہ اہل البیت را ضی اللہ تعالی
عنہم اجمعین از حجت نقیست و حضرت و شرف کہ وار د سلسلہ الذہب نام کردہ اندا العرص
خواجہ بہار الدین را در ارادت باطنی شافی غایب اللہ را و در تربیت مریدان نفسی کبری
داشت با فخر کہ توجہ بہ انبیا و عالم شفی را با علم لوی میرسانید اکثر اولیاء مکمل ازان خاندا
بزرگ بدیدارند حضرت بہار الدین شہید را نہ بحسب باطنی از روحانیات خواجہ عبدالحق

محمد دانی میر لود و اس رباعی حضرت شیخ عبداللہ طسانی مدس سر دوسے دوام حوالہ می واک
 است رباعی حناقی مدو سم سر مدسم مردم ہد اریاے طلب سے نسیم ہر دم ہد گو مد
 حد اکسم سر توان وید ہد آن ایسا مد جیمیم ہر دم ہد صاحب ادعاس ار حوالہ عبد اللہ
 الرای کہ در مد حوالہ عبداللہ احار لود و لعل ہما مد کہ اکثر بر گاہاں این سلسلہ مکس دور
 حاصل بیگرد ہد ہا ہاں حوالہ ہر بزرگ حکم مبالغہ سیراں مکس فالین مانی مشول لود ہد اس
 دور حاشہ تحوہ مررا مظهر حان ناماں مہو کہ لعل تر لعل لعل ہد اس کہ آریا کی کریم
 فالین باقی لود و ان قصہ می می لود مد شعر زلیخا کسی حوالہ مہو حوالہ اس ہد مد لعلی
 منع الہ ہداں ہد و بعض گویند کہ لعل مد خطاب مولانا ماؤ الدین اس از حاشہ مرشد
 ایسکالی الخیرۃ اللہ علیہ ار انکہ مہو علی حضرت مہا الدین رحمۃ اللہ علیہ طرف لگی مقش کردہ
 و بعض گویند کہ چوں ناماں سے رست اورا حوالہ سید امیر کلال کر وہ لود فرمود کہ لعل
 ماؤ الدین برمد و بعضے رآمد ہر ظالمی کہ مہمت و سے میر سیدار میں لعل مقش مہو
 ردل و سستہ پیش کہ ارال سب مملو مہو سست و بعضے سے آر مد کہ میراں
 حودر العشر اسم اللہ دوستہ میدا کہ ردل مہو مری تصور مہا میدا مہو صوف لعل مقش
 بیٹ اللہ کردہ چہا رصم خالوا و دہ لوریم ہداں لود و لوریم ادستج الوالحس لوری
 است نام و سے اعلیٰ مہو لود و معروف است ناماں السوری ہد و سے ار لعل است
 کہ سہ سے لود میاں ہرات و مہو ہداں و مولد و سے بعدا لود و ارادت و حرقت ہداں
 ار حاشہ حوالہ مہو سقطہ داشت ار اقران حمید است و محمد علی فصاحت و دالون
 مصر یا دیدہ لود و در طریق اساد قوی لعل تمام دات مدس سر ہد خالوا و دہ
 خضر و یہ مد اسے این سلسلہ ار حضرت حوالہ امجد حقرو یہ است و سے مہو و لعل
 حوالہ حاتم الامم لود و سے ار تعین السلی و سے ار حوالہ امراہیم ادہم و سے ار نام
 ہد باقرو سے ار نام برین العادین و سے انام حسل شہیدین علی مہو لعل

از ابو حفص پرسیدند از نبطان که از بزرگ دیدی گفت از احمد بزرگ تر و بهمت تر و بکس اندریم
 و خیار عظیم القدر بود پیش اهل بصیرت حال قوی داشت در تربیت مریدان قدس سره
ششم خانوادۀ شطاریه عشقیه منشأ این سلسله در هند از حضرت شیخ
 عبداللہ شطاریست و سہ مرید و خلیفہ شیخ محمد عارف بود و سہ مرید و خلیفہ شیخ
 محمد العشقی الخرقانی بود و سہ از شیخ خداقلی ماوراء النہری و سہ از شیخ
 ابو الحسن الخرقانی و سہ از شیخ ابی المظفر مولانا ترک الطوسی و سہ از شیخ
 بابزید العشقی و سہ از شیخ محمد المغربی و سہ از سلطان العارفين خواجہ بابزید
 و سہ از امام جعفر صادق بن امام محمد باقر الی آخرہ اول کسی کہ ازین سلسلہ در ملک
 ہندوستان آمد شیخ عبداللہ شطاری بود بکلمہ پیغمبر و در ہر شہری کہ میرسد نقارہ می خواند
 اگر کسی طالب خدا باشد بیاید من بخدا رسانم در دیار جوینور اکثر مردم بوی تربیت یافتند
 مرد بزرگ بود و نفسہ بابرکت داشت و تلقین اورا اثر کمال بود و چنانچہ درین ملک اکثر
 سلسلہ اولان جاریست ہفتم خانوادہ سیتیہ بخاریہ کہ بواسطہ سادات
 میرسد در طائف اشرفی مینویسند کہ منشأ جمیع فرقہ صوفیہ و نشأ ہمہ سلسلہ طائیفہ
 علیہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ است بتخصیص سلسلہ سادات و دودمان
 سعادت ایشانند اشرف الشہداء امیر المؤمنین حسین ارادت و خلافت و علوم الہی
 و حقائق نامتناہی از حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اخذ نمود و از سہ بابا مہربان
 رسید و از سہ بابا محمد باقر رسید و از سہ بابا جعفر صادق از سہ بابا مہربان
 موسی کاظم و از سہ بابا علی رضا و از سہ بابا محمد تقی و از سہ بابا علی
 و از سہ بسید علی اشقر و از سہ بسید عبداللہ و از سہ بسید احمد و از سہ
 بسید محمود بخاری و از سہ بسید جعفر بخاری و از سہ بسید علی ابی المؤید
 و از سہ بسید جمال اعظم بخاری و از سہ بسید احمد کبیر الحق بخاری و از سہ بسید الشاہ

وقرصد العالمین حضرت سید جمال محمد و جمہاں گار سیدہ ساس مر و تم رطلان
 مرقی مویسکہ کہ ساس اس سلسلہ سادات بکار یہ سادہ است مقامات عالیہ وی سہ
 اس بعد احاطت حارف و حواری مادات کہ اروی صا در ہند ہا ہج کے از مطالعت
 در میرا بر ملا ہرت و مطہر العوامہ صدر العرائف بود و در بیع مسکون مسیح درویش
 مائدہ کہ کار امت سے متصرف شد و در احکامات امارت اصرار و جمل و جید مشائخ
 اہل ارساد رسدہ بود و فاما ترست و ارساد تمام ارستخ رکس الیں الوالع سہرورد
 و ارستخ لیسیر الدین محمود جسے نامہ در عا دال و سے ماحال ہیں و سلسلہ حارین
 سہرورد کے جیشی سوم حالو ادہ ساداب کہ مالکد سب العصر کمالات او اظہر ہیں
 و در وصف سورعت و قطب الارشاد او بود قدس سرہ بعد اروسے مقامات مذکور
 خاتم سجدہ اروسے میر سپد اسرف مہاگیر سیاسی سدر حمد اللہ علیہ السلام
 زاہد یہ مسا اس سلسلہ از خواہ مدر الدین زاہد اسید سے مرید و حلقہ خواجہ قمر الدین
 زاہد بود و سے ار خواجہ سہاب الدین زاہد و سہار خواجہ صدر الدین سہروردی دو
 ار خواجہ عید السلام و سے ار خواجہ عبد الکرم و سے ار خواجہ مطف الدین عبد الحمید
 بود سے ار خواجہ ابو سہاں گار رونی و سے ار حضرت خواجہ نمین مار مار پور سے
 و سے ار حضرت خواجہ ابو محمد روم کہ اعظم حلیف سید الطائفہ سجدہ بود قدس سرہ
 و سلسلہ مذکور در ملا داب بسیار صالح است و مولیت عظیم دارد و در شہر چوپور سہرورد
 زاہد یہ است و بعضے مردم آن در دارال سلسلہ ہم مریدیت و نیم خانوادہ الصا
 جیشاں اس سلسلہ بچہرست شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاریت پیر برات قدس
 سرہ و سے مرید و جانیہ خواجہ ابو الحسن جرجانی بود و خواجہ باقریت باہل ابرو و سہ
 خواجہ مایر مد لظامی است ملا ہر ارادہ و خلافت ارستخ الو العباس شہاب و شہاب
 و سے ارستخ محمد بن عبد اللہ طبری و سے ارستخ ابو محمد جہریری کہ صاحب کتاب

منلیم و قبلہ وقت و غورث زمان خود بوده از عظم خلفا اسید الطائفه خواجه جنید است
 که بعد از جنید ویرا بجای حیدر برسد ارشاد نشانند و این سلسله عالی قدر در خراسان
 مخصوص در دیار ہرات شہر تہ منلیم دارد و حضرت خواجه عبداللہ قبلہ حاجات و صاحب
 آن دیار است شیخ الاسلام و غورث و قطب بود قدس سرہ و ہم خالو او صفی
 نشاء این سلسلہ از شیخ صفی الدین اسحاق از دہلی است و سے مرید و خلیفہ و داماد شیخ
 زاہد ابراہیم کلمانی بود و سے از میر سید جمال الدین تبریزی دوی از شیخ شہاب الدین ابی
 و سے از شیخ رکن الدین سنجاسی و سے از شیخ قطب الدین الابری و سے
 از عظم خلفا شیخ ابو نجیب السمر و سے است قدس سرہ الی آخرہ منتهی میشود
 بسید الطائفہ خواجه جنید بغدادی این سلسلہ بپار شائع است در ملک عراق
 و خراسان در زمان شیخ صفی الدین آن قدر مردم بوسے تربیت یافتند و فیض گشتند
 کہ از دیگر مثل کچھ شنیہ میشود و ارشاد فرمید ان قبولیت تمام و نفسی کبری داشت
 قدس سرہ یا ز و ہم خالو او عید و سے نشاء این سلسلہ از میر سید
 عبداللہ الکی العیدروی است الملقب بعیدروسی و سے مرید و خلیفہ شیخ ابو بکر
 و سے از شیخ عید الرحمن و سے از شیخ مولی و سے از شیخ علی و سے
 از شیخ علوی و سے از شیخ محمد بن علی المقدم و سے از حضرت شیخ ابوبکر
 مغربی و سے بچند واسطہ بسید الطائفہ خواجه جنید بغدادی میر سدا الی آخرہ و سید
 عبداللہ عیدروس از خالو او سہروردیہ نیز خرقہ خلافت داشت و سلسلہ انساب
 بحضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ منتهی میشود و مردی بابرکت و عظیم المثل بود و کلمات
 حقائق و خوارق عادات عالی از و سے بظہور سے آمد سلسلہ او در دیار عرب عدن
 و کیرات احمد اباد بسیار منتشر است جامع علوم صور سے و معنوی شیخ علم اللہ انتہی
 و قدوہ ایرباب طریقت شیخ بہاء الدین محمد خراسانی درین سلسلہ بودند و از و ہم

خانوادہ قائد پر یہ مدوحہ امداد پر سلسلہ کہ و در امداد سر سلسلہ کہ و امداد
 ہا کہ مدد قائد و مرید الی سے و کرد ہے کثر اس سر سلسلہ قدر داشتند اس سلسلہ
 اور سببیت در در مائیم و در مائیم رہا سببیت اس سلسلہ کہ کو اساس
 و گرسا و مدد قائد و مرید الی سے و کرد ہے کثر اس سر سلسلہ قدر داشتند اس سلسلہ
 و اصحاب دے و دیگر اہل القدر مثل شیخ محمد الدین عراقی و حواہ اسماعیل معری و حواہ
 شیرازی علی بن القاسم سدار ساد ماراں ہر حال و مدد قائد و مرید الی سے و کرد ہے کثر
 ہمیں مشرب سببیت و ہمتہ در اس سلسلہ مائل سببیت و ہمتہ در اس سلسلہ
 آورده کہ کد مت مولوی روم معانی القاسم امامت کرد و مدد سببیت شیخ صدر الدین
 قنوی سیراں حواہ لود مولوی گفت نام و دم اندالیم نہ حاکم میر سیم می شیم و سببیت
 حورم امامت ما اہل القدر و کس لائق امداد سببیت شیخ صدر الدین کرد و امام
 شد و در اطاعت اشرافی سے لوبید کہ اس سلسلہ سر الی حواہ لود احمد امداد لود
 تا اس زمان اکثر حواہ لوبید کہ اس سلسلہ سر الی حواہ لود احمد امداد لود
 لود و مدد و کد کہ اس سلسلہ سر الی حواہ لود احمد امداد لود
 گم گم و مدد و کد کہ اس سلسلہ سر الی حواہ لود احمد امداد لود
 لطیفہ و شیخ احمد عبدالحی و مولوی صاری سیر و ہم خانوادہ مدد و کد کہ اس
 این خانوادہ اس سلسلہ مدد و کد کہ اس سلسلہ مدد و کد کہ اس سلسلہ
 سببیت محمد و مدد و کد کہ اس سلسلہ مدد و کد کہ اس سلسلہ
 در ملک و کد کہ اس سلسلہ مدد و کد کہ اس سلسلہ مدد و کد کہ اس سلسلہ
 و توفیق و کد کہ اس سلسلہ مدد و کد کہ اس سلسلہ مدد و کد کہ اس سلسلہ
 تکمیل و کد کہ اس سلسلہ مدد و کد کہ اس سلسلہ مدد و کد کہ اس سلسلہ
 امداد و کد کہ اس سلسلہ مدد و کد کہ اس سلسلہ مدد و کد کہ اس سلسلہ

طیغ و رشامی و بدیع الدین مدار تفاوت بسیارست مگر تربیت از روح در میان آمده باشد
 بهر حال بدیع الدین مدار از مشایخ کبار بود و این خاندان در مداریه که از وی ظهور یافته
 اند از ادایه او سیئه نیز گویند رحمة الله علیه تمام شد ذکر خاندان او با ذکر بطریق
 اجمال نقل تمام اسامی رجال الله قطاب و غوث و غیره صاحب
 مرآت و اقتباس از کتب معتبره بنویسد که از وقت حضرت رسالت پناه صلی الله علیه
 و سلم او تا در این زمان همه وقت در سلک سلاسل مذکور بودند و تا ظهور حضرت عیسی
 و حضرت امام محمد جدی خواهند بود بلکه شیخ علاء الدوله بمناسبت در کتاب خاندان
 عروۃ الوثقی نوشته است که از زمان آدم علیه السلام گرفته تا وقت پیغمبر مصلی الله
 علیه و سلم رجال الله بر اسے محافظت عالم همیشه بودند و تا ظهور عیسی علیه السلام و امام
 محمد جدی خواهند بود و قوام عالم از ایشان است و نیز سے آرد که در زمان حضرت رسالت
 صلی الله علیه و سلم قطب ابدال عصامه قرنی بود و عیم اولیس قرنی ازین سبب آنحضرت
 گاه گاه فرمودی که مرا بوی رحمت رحمن او سوئے عین می آید از آنکه قطب ابدال منطوقی
 صفت الرحمن است چنانچه حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم منظر خاص تجلی ذات
 الکوہیت است چون قطب مذکور وفات کرد ابن عطامه احمد عربی از وی پی بوده میان
 یکدیگر وین بجای او قطب ابدال شد و بلال حبشی و جذیفه یمنی در آن وقت از جمله
 بیفت ابدال بودند علی بن ابی القیس سیکه پیرو و دیگری از خلق بر آورده بجای وی نصب
 نمیکند و هم و سگ گوید که ایشان مانند می باشند در صفات بشری یعنی پیورند و
 نشانند و بول و غائط میکنند و بیمار میشوند و دارو میکنند و زن میخواستند و فرزندان و
 اسبابه و اموال و اطلاق دارند و مردم با ایشان حسد سے برند و نکار شوند و این را سنا
 حق تقاسم جمال حال ایشان از نظر مردم مستور دارد و اولیا فی تحت قبای لایعبر منهم
 غیرتی برین مشاهد است و مقتباس الانوار است که حدیثه یمنی پیغام شان بدان

حضرت محمدی مرید و در حضرت میر باستان سلام مرسیه و ایماں بر او و جمع
 مشدد و علم کتب و سنت او واحد میگردد و ما نامب او مار میگردد و اما غیر از جمیع
 رضی الله عنه کسی دیگر ایشان را امیدید و در کتب کتب الحبوب است که حد او نیز سماء و نقاشی
 رهاں موسی را مانای گردانده است و اما در اسب انکار آن کرده تا موسی بنده نام
 حق و محمد صدق محمد صلی الله علیه و سلم ظاهر شده باشد و درایت او اولیا نبی عالم گردد
 تا عمر مریدیت و راگتند او راه سالک نفس را در پوسته آسمان ماراں ترکات
 اقدام اسان آید و در من مانات بعدا سے احوال اسان زود و در کار و ازان مسلمان
 حضرت صمت ایساں ماسد و هم در مکتوب است هم یحییٰ بنی صمت که اسان چها بر اماند که
 مکتوبان اند و مرید مگر اسان در حال حال خود را ماسد و اند کل احوال از خود دارد
 مستور ماسد و هم در مکتوب و هم در لغات اسب که احراز من و اوردت و سخن اولیا
 مدین مطلق و مراد و اسب معی حرمی است اسب در لطف الف اتمی اسب که اگر
 مکتوبان ظاهر در لاس عصر آسایا شد غیر از خود اهل مائل انشا را نشاست و هم در مکتوب
 اسب اما انما که اهل عقل و حقد اند و برهنگان درگاه حق اند پس بعد اند که مر اسار اسار
 خواست چهل دیگر اند که اسان از ابدال خواست و صفت کس دیگر اند که انشا را ابر خواست
 و بیج دیگر که مر اسار انما جوان و جدا دیگر اند که انشا را او ما خواست و عه دیگر اند که اسار
 نشان خواست و یک دیگر که مر و راضی خواست و اسب جمله مگر را نشاست و اند را مود
 ماذن مگر که محتاج ماست و در اسرار مر و س و ماطی است و اهل حقیقت صحت
 اس جمع اند صحت کتب فو حات بکیر رضی الله عنه در فصل سنی و یکم اوقات قصد و بود
 و هشتم اراتن رجال بهنگانه ابدال گفته است و در انما ذکر کرده که من انما شهادت
 را هست اقلیم گردانیده و در صفت اسب کال خود برگزیده و اسار ابدال نام نموده
 و خود بر اقلیمی را یکبار از آن صفت سب گاه امید دارد و گفته است که من در زمین که با انسان

جمع شده ام و بر ایشان سلام گفتیم و ایشان بر من سلام گفتند و بایشان سخن گفتم و فرمودند
 دربار ایشان سخن بسیمتا فرستم و الا اکثر شغل ما منتم باشد و فرموده است که مثل ایشان
 نیز ندیدم مگر یک کس و قورنی شیخ طریقت شیخ فرید الدین طار قدس سره گفته است
 قومی از اولیاء الله عزوجل باشند که ایشانرا مشایخ طریقت و کبار حقیقت اویسیان
 نامند و ایشانرا از ظاهر پیری احتیاج نمود زیرا که ایشان را حضرت رسالت پناه صلی الله علیه
 و سلم در حجر عنایت خود پرورش میدهند و واسطه غیر ایشانکه اولیس را داد و نذر رضی الله عنه
 و این عظیم مقامی بود و لبس عالی تا اگر انبیا رسانند و این دولت بکروسی نایب الکریم
 فقه من الله فی حق کائنات و پندین بعینه از اولیاء الله که مثالبان انحضرت اند صلی الله
 علیه و سلم بعینه از طالبان را تربیت بحسب روحانیت کرده اند بآنکه او را در ظاهر پیری باشد
 و این چهره نیز داخل اولیس باشند و بسیاری از مشایخ طریقت را در اول سلوک توجیه باین
 بوده است چنانکه شیخ بزرگوار شیخ ابوالقاسم کرکافی طوسی را که سلسله مشایخ حضرت
 ابوالعباس شیخ نجم الدین الکبری بایشان می پیوندد و از طبقه شیخ ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابوالحسن
 خرقانی از قدس الله تعالی ارواحهم در ابتدا و کرامین بوده که علی الدوام گفتی او یس او یس
 صما حسب رساله خوانده میگویی که در کتاب فصل الخطاب احوال رجال الله از فتوحات
 مکی نقل کرده است که همه دوازده حضرت اند موافق ائمه اثنا عشر و حدیث الاثنی عشر من بعدی اثنا عشر
 خلیفه هر حضرتی از یک امام ائمہ فیض بگیرند چنانچه حضرت میر سید محمد مکی عین ترجمه کلام حسب
 فتوحات مکی از شیخ داود قیسری قدس سره در کبر المعانی نقل کرده و برین پنج تفصیل داده و تفسیر
 نموده است و گفته که همه رجال الله و وقت را ملاقات کرده ام و از هر یک بفرستایافته ام و مقامات
 همه را مشاهده کرده ام اول اقطاب و دوم غوث سوم امامان چهارم اوتاد پنجم ابدال ششم انبیا
 هفتم ابرار هشتم نقباء نهم تجا و دهم عمده یازدهم مکتومان دوازدهم مفردان پس باید دانست که
 قطب عالم در هر زمان یک سیاست و وجود و جمیع موجودات سفلی و علوی بوجود قطب عالم

قائم است و دارد و اقطاب دیگر اند و گراہیا مشرقا سے خود کرده آید و
 مایدالست کہ قطب عالم راقص از حق نشانی یواسطی میرسد و قطب عالم را
 قطب اکثر و قطب ارساد و قطب الاقطاب و قطب مدار سرگویند کہ قیاس موزون
 معلی و علوی اگرکت وجود اوست درافاس اس کہ علامت قطب
 ارسادانست کہ نور مکیں کہ رنگ سہر وارد و گاہ گاہ نور سرج در میان او نماید
 و صاحب از ہر اطراف دائمی میدوچشم کساد و چشم سستہ ہمہ را بیند
 و بحقیقت آن نور خاصہ مصطفی است کہ نور سے رلواند امتہ و این قطب مدار را دور
 میا شد کہ ایسا را صاحب فتوحات کی اما ماں سے نامسد کی بدست راست میا
 و دوم بدست چپ بدست راست عبداللک است و بدست چپ عبدالرب است
 و یہی مکیں کہ ماں حد اللک را روح قلب مدار مین مگر در اہل علوی افاضہ میناید و
 یسد کہ نامش عبدالرب است از دلی قطب مدار منس مکیں و در اہل معلی افاضت میا مدوچ
 قطب مدار را در احوال کند و بعضی رو دور بر مکیں حد اللک قائم ماس گردد اسم قطب
 عند اللہ سے ماسد سے در آسمان و زمین اورا عند اللہ گوید اگرچہ نام دے دیگر راست
 علی ہا الصیاس مع رجال اللہ را در باطن نام دیگر مکیں اسد ماسم سے آن شخص مخاطب
 میسند و یہی اسد الرب ماسا سے عند اللک ماسد و اندالی را بدلا کہ رقلب اسد اہل
 اسد اورا ماسا سے عند الرب ماسد پس عند اللک قطب مدار سود و عند الرب عند اللک
 گرد و اندالی مکرور در محل عند الرب رسد ہمیں ارد و قیامت باقی اند اما الاقطاب ہمیں
 علی قلوب الامناء علیہم السلام پس دوارده اقطاب اند کہ رقلب بعضی اندا ہستند
 قطب اول رقلب لوح علیہ السلام و رد او سورہ یس بہم دوم رقلب ابراہیم
 رد او سورہ اخلاص ستم رقلب موسی و رد او سورہ اد احاطہ اللہ ہام رقلب
 عیسی و رد او سورہ فتح ختم رقلب اؤل و رد او سورہ اد اہل الارض ختم رقلب

سليمان وردا و سورہ واقعه مفتيم بر قلب ايوب وردا و سورہ بقرہ ششم بر قلب الياس
 وردا و سورہ کاف تنم بر قلب لوط وردا و سورہ نمل دهم بر قلب يونس وردا و سورہ النعام يازده
 بر قلب صالح وردا و سورہ طه كوازه دهم بر قلب شيث وردا و سورہ ملک سبت يكه اقطاب مذكوره و دوازده قطب اند
 حضرت عيسى عليه السلام و مهدى عليه السلام از ايشان خارج اند بلكه آنان مكنون اند از قسم مفردان
 و قطب ابرقاص محمد عليه الصلوٰۃ و السلام مے باشد و مكونت مي دارد در شهر طران و اقطاب دوازده گانه
 محكوم قطب مدار اند و هفت قطب در هفت اقليم اند و پنج اقطاب در ولايت بين ميباشند
 و ايشان را قطب ولايت گویند و اقطاب اقاليم را قطب اقليم گویند و فيض قطب عالم
 بر اقطاب اقاليم دارد است و فيض اقطاب اقاليم بر اقطاب ولايت دارد است و
 فيض اقطاب ولايت بر سائر اولياد دارد است بپيرين نوال فيوض بر سائر اند تا قيام قیامت
میر سید محمد جعفر کلکی در بحر المعانی مینویسد چون ولی ترقی کند قطب ولايت
 گردد و قطب ولايت قطب اقليم شود و چون قطب اقليم ترقی کند بعد الرب که وزیر ارباب
 قطب ارشاد است رسد و این قطب اقليم ابدال باشد بر قلب اسرافیل عليه السلام
 او را قطب ابدال گویند بعده بمرتبه سوم محل قطب ارشاد گردد یعنی قطب عالم پس هرگاه
 که قطب عالم را حیات وافر باشد و در سلوک بود و ترقی کند بمقام فردا نیت رسد
 و دهم آنجا مینویسد که حضرت شیخ نصیر الدین محمد چشتی در چراغ دلهوی مدت بست
 و هشت سال و سه ماه و دوازده مرتبه قطب مداری بودند بشرط نخل این مرتبه داده شده بود
 چون نخل را بسر بردند بعد از مدت مذکور در مقام فردا نیت نزول فرمودند در آن مرتبه اسم
 مبارکش اقطاب عبد الله بنحو اند چون در مقام فردا نیت بعالم بقار حلت کردند و وزیر
 یمین ایشان شیخ نجم الدین و شفی که عبد الکاب نام داشتند بجای ایشان قطب مدار
 شدند و قطب مدار از عرش تا فرش و تا شری متصرف باشد و چون ترقی کرده بمقام
 فردا نیت رسد تصرفات محو شود و چرا که فردا نیت مقام انبساط و روانست نیست پلوس

مراد است مراد او همه مراد حق گردد و در قطب اشرقی از صاحب متوجات کلی لعل
 میکند که حضرت رسالت یا بهر پست در او بوده و حضرت علی علیه السلام پیر در او است
 از بحر الهی کوس دارد که مراتب اقطاب و قطب مدار قطب اساس اند که اگر ولی را
 از ولایت معزول کنند دیگر را کما می آید و نص می کنند و انصاف می گویند مدار که قطب
 عالم است اگر او خواهد که اقطاب را از مقام طاعت معزول کند و او را در دو اقطاب
 دعوت دیگری سر مرتبه قطب و قول حضرت سح علاء الدوله سمرقانی قطب ارسا و اول
 شمس است که بر نام عالم نامد و قطب ابدال را اولای قمری است که هر یک اقلیم
 سکند العرص قطب ابدال بر شمس جمیع ابدال اساس است و هر یک نصف عالم در میان
 است از حصایض است محمد صلی الله علیه و سلم وجود اقطاب را و ماد و کما و ابدال است
 در انسان در حدس مرفوع از آنس رومی الله علیه آمده که ابدال چهل مرد و در آن ابدال
 یکی از آن پیدا آرند ایمانی در بدنه و تسبیح مردی و دیگری او سینه با سال هم از شمس
 است و بعضی مساجع عظام گفته که حکمت آنکه مدیل کرده اند صغایر و صغایر صغایر
 و منسلح شده از صاب شش در و آست کرده است اس را خلا و دیگر کلمات الاولیا
 طریقه را در وسط ما سبط که عالی می باشد و پس از چهل مرد و ما سبط حلیل الرحمن علیه السلام
 و السلام که بایشان قایم است رومی و سر کت ایسا آب واده میشود و مردم و آن
 مدی که در کامل آورده که است و دو کس از چهل تن بیام می باشند و هر دو عراق و چهل
 امر الهی را بدقتش ستود و قایم شود و قیام و قیام می شود است از احمد و مسد
 و الکوئیم در علیه ادا عمر مرد و خا آورده که و مودا حضرت صلی علیه و سلم که اعیان است
 یا الصد کس است و ابدال چهل اند و یا الصد کم ستود و چهل و سال در اندام روی زمین
 ما شد و هم در حلقه از اس مسود و رومی الله علیه آورده که و مودا حضرت صلی علیه و سلم
 چهل مرد اند از است که دلهاست ایشان را در دل ارا هم است و می کند حد ایشان

ببرکت ایشان بلاراد خلق گفته میشود و ایشان در دنیا افتخارند این در برابر دوزخ و عذرها
 پیرسید این مسعود و کچ چیز یافته اند ایشان این در برابر فرمود بسخا و غیر خواهی مسلمانان یعنی دنیا و دوزخ
 شریک اند با مسلمانان اما صفت خاص ایشان که بآن در یافته اند این در برابر این دو صفت
 است و مرقا برودن ایشان مانند غلیل الرحمن بودن ایشان است در صفتی از صفات
 کمال که اخیر صفت باشد شریک با دوسه علیه السلام و این است معنی آنچه قوم میگویند
 که هر ولی بر قدم نبی است نه مثل در جمیع صفات حاشا و نقلست از خواب معروفی که هر که
 بگوید هر روز اللهم ارحم امته محمد بنوید اول خدا تعالی ادا بدال و در حلیه هر روز و بار گفته
 باین لفظ اللهم ارحم امته محمد اللهم فرج عن امته محمد اللهم ارحم امته محمد و در بعض روایات
 آمده است که نشان ابدال آنست که زائیده نمیشود و میرایشان از اولاد ایشان لعنت نمیکنند
 چیزی را و از زید این بارون آمده که ابدال اهل علم اند و امام احمد گفته ابدال اگر اصحاب
 حدیث نهانشند پس چه کسان باشند و در تاریخ بعد از خلیف اذ کتابی آورده است
 که گفت نقبا سید اند و نجما هفتاد و یک لاجمل و اخبار هفت و عمر چهار و غوث یکی مسکن
 و مضر است مسکن پنج و مضر یک لاجل شام اخبار سیاح اند و زرین و عده در گوشه های زمین اند و
 مسکن غوث یک مبارک است و چون عارض میگردد امر عام دعا میکنند و اتمال مینمایند
 و بر آمدن آن حاجت بعد از آن نجبا بعد از آن ابدال بد از آن اخبار بعد از آن محمد اگر مستجاب
 و عا سه ایشان فها و گرد اتمال میکنند غوث و اجابت کروم میشود و عا سه غوث پیش
 از تمام شدن و در فضل الخطاب خواج محمد یار سا میزید که بقول صاحب فتوحات که
 اقطاب را نهایت نیست بر هر صفت قطبی میباشد چنانچه قطب زها و قطب عباد و قطب
 عرفا و قطب متوکلان چنانچه در نفحات حضرت احمد جام قدس سره را قطب اولیا دانوشته
 است و در تمام ربع مسکن یک تن میباشد که او را قطب ولایت گویند قطب جهان
 و قطب جهانگیر عالم نیز نامند که جمیع اقسام ولایت از دوسه قوام دارد علی بن القیاس

بر سر معانی قطعی ماست در اسے مما قطعت آن مقام و سر میفرمایند که بر اسے بجا میقت
 هر روزه در باب عالم یک ولی الله ماست که قطب آن قریه است خواه در آن قریه در سال
 ماست خواه کادان العرص اگر کثرت سال اند در تحت کلی اسم با دی سرور میساید
 و اگر کادان اند در تحت اسم بقی هر دو صفت یک ذات اند من قیوم و میر سید محمد
 که پیغمبر ماست که سادات حضرت الامرال ارجم حلقه مسور اند در اهل حال و احسان
 کامل انسان را اندام و مبداء ایشان گردیده است کس اند که آنحضرت صلی الله علیه و آله
 نشان مدهند نمائند انتمی است و اس نعمت امدال در بهشت اعلیم اند هر چنان در اطلی
 ماست و در وادری فایز ابر اعلیم و یکس و چون یکس ایشان اعمش آید یکس را
 از صوفی محاسن او نصیب کنند نمائند اسم در مشارف بهشت بی علیه السلام اند که از آن مح
 در اعلیم اول رطب ابراهیم علیه السلام است و بعد اعلیم در اقلیم دوم رطب موسی علیه السلام
 و بعد المرحوم در اقلیم سوم نبر قلیب یار و بی علیه السلام و بعد القادر در اقلیم چهارم قلیب
 و بعد العالی در اقلیم پنجم رطب یوسف علیه السلام و بعد السبع در اقلیم ششم رطب
 عیسی علیه السلام و بعد السعیر در اقلیم هفتم رطب آدم علیه السلام و این هفتم امدال
 حضرت جبر علیه السلام است و در طیف ایشان مدوی و موسی است و هم میفرمایند که هر یک
 اسمان معارف و امرا الهی فارغ اند و ماسد کواکب سعد الله تعالی در ایشان همه تاثیر
 داده است و در امدال از بهشت در کوه عدا در عدا العالی در ولایتی و مار قومی که قدرت
 و مافراست اسان قهر و مهرانم رد میشوند و اگر مقهوری آن ولایت و آن قوم بواسطه
 اقدام ایشان میساید و سعد و یماه و بهشت امدال در کوه ساکن اند و حور و زن ایشان
 اشکم در خاست و طبع بیامان و مافراست کمال معصوم میری و طیر جری سارند حاکم و برکت
 صبح از عهد الهی در سود و منی الله عهده مرویست بخاریت ان الله طهاره نفس جلیو ثم علی رطب
 آدم علیه السلام و از اربعون قلو ثم علی رطب موسی علیه السلام و از سیصد قلو ثم علی رطب

ابراهیم علیه السلام و نه خسته قلوبهم علی قلب جبرئیل علیه السلام و له اربعة قلوب ثم علی قلب
 میکائیل علیه السلام و له واحد قلبه علی قلب اسرافیل علیه السلام و چون یکی از اینان فوت
 میشود بجا او از چهار و بجای چهارم از پنج و بجای پنجم از هفتم از چهل و بجای چهل
 از سیصد و بجای سیصد از هزار و صد و سیصد و سیصد و سیصد و سیصد و سیصد و سیصد
 مذکور فیض از قطب ابدال میگردد که دل او بر دل اسرافیل است و هم میرسد محمد کی گوید بر لار
 چهار صد و چهار اند سیصد و شصت و چهار را ذکر کردیم و چهل و یک را ذکر کردیم و علیه السلام و بلاء
 اترقی اربعون رجلاً اثنا عشر بالشام و ثمان و عشرون بالعراق صاحب سمات القدس
 سے آر که هر یک از اولیا من حیث الولاية والا سجد و زیر قدم بنی از اینها اند علیه السلام سیف
 امیر اربعین آن ولی جهان اسم است از سما و آسمان که امیر اربعین آن نبی است لیکن مبدأ اربعین از عالم اسلام
 کلیات است که از مبدأ اربعین است که از اقام ایشان اندر محرم الله فریات آن اسما و حدیث صحیح و حق سیصد
 از رجال الغیب آمده که چند تن از ایشان بر قلب ابراهیم علیه السلام باشند و چند تن بر قلب
 علی بنیا و علیه الصلوة و السلام در کائنات اشرقی تنبیه که آنحضرت صلوات الله علیه
 جمیع عالم را در قسم فرض کرده اند نصفی شرقی و نصفی غربی از عراق نصف شرقی خواسته اند
 چنانچه خراسان و هندستان و ترکستان و سائر بلاد شرقی و عراق داخل است و ایشام نصف
 غربی و بلاد مصر و مغرب و غیره همه داخل شام است پس فیض از چهل تن مذکور بر تمام عالم نافی است
 و صاحب کشف المحجوب و اکثر مشایخ همین چهل بلاء مذکور را چهل ابرار قرار داده اند هر دو حال
 مقبول است و میرسد محمد جعفر کی در بحر المعانی میگوید که چهار او را ندانند که در چهار رکن عالم ساکن
 باشند یک عبد الودود و دو در مغرب و دو عبد الرحمن را در مشرق سوم عبد الرحیم را در جنوب
 چهارم عبد القدوس را در شمال ملاقات کرده ام یک را بجای دیگر بعد فوت او میرسانند
 چهار رکن عالم بود و این چهار او را معبود است و امیر سید محمد گنبد را زور مافوق اوج الکلم
 پیغمبر است که ابدال براسه قبضه دل زعفران با شیر آتش کرده میخورند آنرا که در میان خویش

در آرد و در آمد همد و اس نا اشرع ظاهر گوید و ما این نور در مری الطیف مطلق است
 رنگ سفید و تنوع در دو سیاه مظهر و خوش بود و در عادت دار و در دل آن در کلام حلاوت
 و دل را در می حاصل مسود که آراسته و اندازی بیب از ایشان رسیده شد که این حسرت
 و از کما است گفت در همه می اندر نیل در می هست مست تمام اس باران در حسرت و از کما
 سیر و اداس و صاحب بحر المعانی مگوید که تقاسیم عدد اداسه کل لفظ علی است
 و کما بعد اداسی کل کما حس است و احار است انداسی الپتان حس است
 و عدد حمانداسی انسان مگوید است و یک عیوب نام و عدد است و عدد عیوب عیوب
 حمد و عدد حمد و ایار و عدد ارا سا رکما و عدد رکما لفظ و عدد رکما لفظ و عدد رکما لفظ و عدد رکما لفظ
 محاسن است و در بحر المعانی مسکن لفظ و در بحر است و در بحر است و در بحر است
 و احار است و در بحر است و در بحر است و در بحر است و در بحر است و در بحر است
 و اس را است می آمد که محاور کعبه عیوب را لارم و شمر است و در بحر است و در بحر است
 که او را عیوب و قطب نامند و لیکن متقدما اس طالع میا حب متو حایب کلی در اکثر لغات خود
 میسر باید که عیوب و قطب الا قطب حد است و میرسد اشراف و لطایف انونی سفر باید
 که اگر خود عیوب و قطب الا قطب در عالم است تمام عالم زیر در گر دایا عیوب
 رنی کما اواد شود و عیوب و قطب الا قطب هم ترقی کما اواد کرد و عیوب اواد ترقی کما
 قطب و حدت شود و قطب و حدت قطب و حدت قطب و حدت قطب و حدت قطب و حدت قطب
 اسنی است ای محبوب گوس دار که مقام اواد و مسته می آمد اما المهر و علی میسر میسر
 علی قطب علی کریم الله و همه و مو علی قطب محمد علیه الصلوة والسلام ای محبوب اواد کامل
 و صر کامل و اصل و قطب الا قطب انا اواد کامل مطاهر و عیوب تدر و روح کلی علی اید و عیوب کامل
 مطاهر و عیوب تدر و روح علی ام کریم الله و همه و در تدر و تدر و روح علی اید و عیوب کامل
 در تدر و روح علی ام کریم الله و همه و در تدر و تدر و روح علی اید و عیوب کامل

و بعضی را بست و بیست سال و نیم ماه و دو روز و بعضی را بست و پنج سال و بعضی را بست
و دو سال و یازده ماه و بست روز و بعضی را نوزده سال و پنج ماه و دو روز و از آنکه
و سه سال و چهار ماه و زیاده نباشد و از نوزده سال و پنج ماه و دو روز نقصان بخور
اگر در عمر باوند کور تقدیر میرسد رحلت میکنند و آنکه در سلوک بمرکز کورتی میکنند در مقام
افراد میرسند و عمر افراد پنجاه و پنج سال است نه زیاده نه نقصان اگر در عمر مرکز کور تقدیر میرسد
رحلت میکنند و آنکه بمرکز کور در سلوک ترقی میکنند بقطب حقیقی میرسند و عمر قطب حقیقی
بیست و سه سال و ده روز است این مقام مقام معشوقیت یعنی قطب وحدت و مرتبه معشوق
است که هر چه معشوق گوید حضرت حق آن کند آتی غریزه قطب از تصرف و افراد متحقق از عرش
تا نیری است و قطب مدار همیشه در تجلی صفات است افراد همیشه در تجلی ذات است و
قطب مدار خاص است و افراد اخص است و بعضی اولیا در تجلی افعال و بعضی در تجلی اسما
و بعضی در تجلی آثار و بعضی در مقام صحو و بعضی در مقام سکر و بعضی در هر دو باشند اولیا
این مقامات اکثر اند اما اهل فردا نیست بیرون از این مقامات تجلی دارند و فردا نیست بی مکان
ای محبوب طایفه افراد را القدا و نیست بسیار مانند از چشم مردم ظاهر ستوراند که آنکه قطب است
و بعضی اقطاب ایشان را دارند و بنید هرگاه که افراد کامل که ظاهر و وجه تفرع علی مرتضی اند و سلوک
ترقی کند بر قلب سالت پناه صلی الله علیه و سلم نیز در سلوک ترقی کند بقطب حقیقی که مقام معشوقیت
یعنی قطب وحدت رسد ای محبوب در نهایت این مقام از کل اولیا و دو کس میرسند
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی و حضرت شیخ نظام الدین اولیا، بدو فی آسم محبوب
فردا نیست مقام لاهوت است و لاهوت در اصل لاهوت کالاهوت است تا زیاده از قانون
عرب است که چون کلامی مخالف گویند چیزی حذف کنند و چیزی زیاده نهند تا نامحرمان
محرم از حقیقت باشند پس لامنع است یعنی افراد را تجلی صفاتی نیست و به واسطه ذات است
یعنی لاهوت که تجلی ذات پس اهل فردا نیست و او را مقام لاهوت است یعنی تجلی ذات لاهوت خود یعنی فردا

مقام بیت که حاج ارشستش گانه چید و است و این اعظم مقام که اصاده میگردد و مقام شریف
 ماسا و محار مقام گوید که مقام لایهوت است اما مقام ندارد و آنچه که صاحب بحر المعانی بیان
 ار علم العین و در عین یقین بیت بلکه است و حقیقت یقین است و اصل این مقام صریح
 یعنی مقام صریح و کسر حلق و دایره مقام قطب عالم متصرف است از عرض تا تری که صریح و کسر و حلق
 است و قطب عالم افیض از عرض است که تعلق بعبودیت و نصیبت دارد و این مقام را چه گویند
 ارال گویند که ارات و حرات اولیا و ادبیا این عالم است و در این عالم چه و کسر مقام فردا نیست
 است یعنی لایهوت و در عالم فردا بیت صریح و کسر است اما افراد او را در عالم حیرت اگر
 بر صریح و کسر مشغول شود و در ایت که کمالی است بر احدی نیست که او را تصور باشد
 چرا که مقام و در ایت مقام لایهوت است صاحب کسب عرده و فصل الزمان است
 و خضر ارجال که گفته است قطب افراد را است که استقامت و استقامت و استقامت
 و استقامت و استقامت و استقامت و استقامت و استقامت و استقامت و استقامت و استقامت
 قدس سره مستور بود و منوال قدسی حرات این مصروف در دل نود و هفت کرده اند که
 در مکتوب بار و هفتم حضرت شیخ محمد بن ابی حمزه قدس سره می آرند که در حیات الاولیا
 از حضرت رسالت یا صلوات الله علیه و سلم منقول است که در عصری جمیل کس با شنید
 که دل انسان چون دل موسی علیه السلام بود و بهشت کس باشد که دل ایشان چون
 دل ابراهیم علیه السلام بود تا آخر حدیث ما آنجا که میگوید یک کس باشد که دل او چون
 اسرافیل علیه السلام بود پس ازین حدیث ظاهر او و غیر فهم میشود یکی ثبوت دل از این
 دوم ثبوت او و بیغام مران و بار و در مکتوب حضرت قطب عالم سبکی مصرح میشود که
 در سته دل ندارد لاجرم و در مراده خاص که دارد و فاعله التوفیق با طیف تمام بیان فرمایند
 جوایز بر او فصلی حرمی که باعث عالم تقدیر و طهارت است لقاها و فصلی که میسازد که در آن
 است که بیضا بر این جمله ملائکه مشغول اند

که ملائک دل ندارند و در سراسر پرده خاص گذر ندارند آنکه دل دارد خلیفه رحمان است و متین
 سبحان است و هم جنباً الله تعالی یوم القیمه و این روایت در معدن الشرایب
 شرح شاشی القیف جدیدی صنفی المله والدین رو و لوی رحمة الله صریح است در بحث
 فی تحقیق جنس الانسان حاصل روایت آنست که سوال کرده اند در حد انسان که حیوان باطن
 است ملک و جن در سه آید جواب دادند که مراد از لفظ جنانی است فیخرج الکلب والجن
 لعدم الجنان لهما و درین هیچ شک نیست که هر چه دارد دل دارد هر که دل ندارد هیچ
 ندارد اگر چه ملک است بر ملک بصیحت دل مغز حقیقت است و تن و پوست بی بین
 دل شیوه روح صورت دوست بی بین به هر که روح قدسی دارد او دل دارد که دل
 نور است و ترجیح او و این روح جز انسان را نیست لاجرم ملک را این شان نیست
 فضل ویراست که حق تعالی ویرا فضل ویرا اگر چه ملک نور است نه ویرا این حضور است
 و چون اسرافیل علیه السلام در میان ملائک مقرب بود و فضل تمام داشت و فضل آنکس
 در حضرت حق نظیر آورده شد براسه تفهم یعنی چون در حدیث ذکر مقابل دلماس
 اولیا بدل هاسه ابنا افتاده در مقابل دل آن ولی یا اسرافیل نیز ذکر دل افتاد و نیز
 ذکر دل اینچنان توان بود که میگویند دل قرآن سوره یس است و دل یس سلا
 قول که من ذی رحیم است براسه بیان مجرد فضل است نه برای بیان تحقیق او این
 چنین نظائر در جهان بسیار براسه اعتبار است نه براسه ثبوت و تحقیق را ملک جز عقل نیست
 و ملک برین خلک نیست و اگر دل سوری مراد دارند که بے روح زبانی در بی حضور نور سبحانی
 است خود بهایم و جانور نیز دارد و هیچ اعتبار ندارد و در حضرت خداوند هیچ باز ندارد و آن
 نیست دل آنست که عرش رحمان است و آن دل انسان است قلب المؤمنین عرش الله
 گواه آنست ملک ممراب جبران جلال خساره ماست سلطان جهان در دل پیاده
 بینات بیانات آنچه اسرار است و این چه انوار چند جبرئیل فضل دارد و سعه اعتقاد

اح حله وکلیب بود و بیا الس باگاه ولی صاحب مرد صاحب دو کارم بد وقت ابراهیم و بدینه
 رسید و گفت ای ایله که نامش وول ملک لیقلو که فخر رخ اتی ملک من الک صاحبین
 سجان با این مرد و باسد و اس سر و الی که فیصلی علیکم و لا ینکله لبحر حکم من الملک
 الی الس و کما یاء و کما لی سکساید که برحق لعال تجلس ماید و حرم ولی سی هر که این مرد اند
 و حرام حرف کوا بدعت ماید می آوردن برده رند الی ست پرس و کپس حال نیست
 صول حالی مقام ماید و کس تادم در کشیم و اگر به اکثر مردان و یک دم و موی
 و رش برهم رسد مایا ریارد و دم یکش و می خورد و می خورد و می خورد و می خورد
 در مارا میبرد و سید مردان در یاتوش اند و آروغ بر شد که آروغ بدعت است
 صحیح الحال صحیح الحال در حد عقل و در حد مالان سخی گویند و فلاح حلالی و حید
 و ایما انشا و حرم الی الی الله در کار دارد و مایا و خایا دارد و کان رسول الله
 صلی الله علیه و سلم متواصل الحرم و دائم العکر که حول بر عقیق است و ماعل در
 هر حرم حوری در پیش نه اگر چه در ملکوت است در یقین کوفی که مرته مانی را ماسوت
 و ملکوت است و از و الب قلب نه آنکه دل محرم مکر نشد دل عرش رحال است ملک
 و لاج ترار است که لا سبی از همی و لا سمانی و کلب سیمی قلب عندی المؤمنین و القل
 فراه اکثر در کون کما کنی و ملک سیماره یاوی چه سید در کربا در کربیم و اگر ناکجا
 حرف زندان بر مردان بچو اند و زمان مرغان نداند سلیمان وقت باید تا در امر
 کشاید سخن مردان هر قدر قصه محمدت اهل ظاهر و علم ظاهر را برین حرف که در
 حیات الله الا عظم معتود و در که تا عالم الله رسی و نور الله شوی و اگر چه حیوانی نشی
 رایات در فضل امیر ملائک توق و در فضل ملائک بر مومنان اختلاف مع الله
 خلاف الا جماع لیس در دعایا و بنییه در علم ظاهر خدا که در کتب متداوله معتد علیها و عقیده
 ماحیه است اعتقاد ظاهر هم بران دارد و در کار شود در این موم که در کتب و بیانات هم و در حرم

بسیار کلمه سلیس حبیب رب العالمین صلی الله علیه و سلم از درایج النبوت
 بدانکه احوال و اوصاف آنحضرت صلی الله علیه و سلم و قسم اندیکه در کمال و بیست و دارند
 دوم آنکه کاشفان امر حقیقت بدیده بصیرت دریافته اند بعضی از قسم دوم بیان نموده اند
 بدانکه انبیا مخلوق اند از اسما و ذرات حق و ادلیا از اسما و صفات و بقیه کائنات از صفات فیضیه
 و سید رسول صلی الله علیه و سلم مخلوق است از ذات حق و ظهور حق در وی بالذات است
 چون اقتضا ظهور در اسما و صفات پیشتر ظاهر تر است هر صفتی و هر اسمی ظاهر کرده اند مقتضای
 معنی وی نبوده از جلال و جمال باقی ماندگنده ذات از بطون و کمون پس حقایق آن اسما و صفات
 بیاورند که یارا آنها اگر چه با ظاهری که دریم این کمال را و مجال جلال جلال را که بیرون از حد حس
 از احصاست و لیکن این همه قطره است از بحر وحدت و ذره است از قبا نبات میمات
 اجتماع ماکبا و حقیقت ذات کی اشارت رفت که من پیدا کنم و بیرون آورم از ذات خود حقیقی را که
 جامع جمیع کمالات اسما و صفات و شیونات ذات باشد و اظهار کنیم ظهور بر که عین بطون است
 متصور بصورت بدیهه که جامع باشد انشا بدیع شمار امتداد باشد در حد خود بکنه کمال که لا یور
 و لا یوسف و نسبت شما با وی نسبت صفات باشد با ذات تا کامل کرد و بدان بنای پرعلای
 من پس شکافتم از حمد اسم او را و تمسیدم که دم بمحمد و احمد و محمود و کرد و اندم او را عاید و مجود
 پس انبیا و اولیا منظر اسما و صفات اند و محمد صلی الله علیه و سلم منظر ذات کشت و حقیقت
 و مصدر جمیع موجودات است و بعد از نزول وی از حضرت از حدیث بمقام و احد
 ظاهر شد بمجالی اسما و صفات پس عاشق شد بروی حضرت که است مثل عشق اسمعیلی
 و صفت بموصوف و هر معنی از معانی آن کمالات اشارت نمیکند بحقیقت خود مگر بسوی و
 و دلالت نمیکند به بیت خویش مگر بروی پس اگر متحقق شود یکی از آن کمالات مشار الیه
 معلوم خواهد بود و تابع خواهد گشت مر او را و حقیقت و صفت نوریت منحصر است در وی و نور
 از اسما و است و اگر چه انبیا و اولیا همه متصف اند با این صفت و متحقق اند بدان که یکی صفت حقیقت است

صفت است و در حق است میاں حقیقت حتی کسی که تحقق است بدان و همه استیسا اسلام
نور محلی ای اکمل ظهور آمد و قول وی صلعم آما من الله و المؤمنون من نور می و فی ردایه
آما من الله و المؤمنون منی اسرار ما است و تخیص من عین التفاتی و لمواصفت مع
است و قول منزل کرد و موجود کونی پیدا کرده متدلو مساط و می عقول لئوس و روح
و عرش و کرسی و اعلاک و کواکب و ارکان و معادل و مناتات و حیوانات و انسا که موجود
حقایق گویند است و منظم گشت لوی کارخانه وجود تشریف که واقع است در کلام هر دو و کلام
و گفته اند که بر تیب وجودات مثل بر تیب خود اعداد اسرار واحد که اسیر موجود و پیوسته
مکمل وجود واحد و ملا موجود نیست و دیگر موجودات شین و ازل که مکمل وجود و تشریف
موجود و پیوسته هیچ عدوی نکرند وجود حاصل و سه در مرتبه و همه موجود اعداد و واحد و اول
عدد است زیرا که هر عدد که ضرب کرده شود در عددی بیرون می آید عدد و ازا
و اگر ضرب کرده شود و جمع اعداد در واحد بیرون می آید ازا چیزی و بیان
قابلیت و سه صلی الله علیه و سلم که محمد مجموع عالم است زیرا که روح
و سه عقل ازل است و عالم همه مخلوق از دست پس قابلیت و سه تنها مجموع
قواصل سایر موجودات مانند و سه مستفیض اول و منفیض ثانی است و نفس
قدس ذاتی اول بوی متوجه است و از وی لقیه مخلوق بر قدر قواصل ایسا پس و سه
کل موجودات است و مراد راست کل شئی و نهوا کل و الله کل الکل و حلیه گفته
سده شده است هر دوی جدا کرد و محمد دست راه در آمد و در کلاه حق نگارند و شیخ منگوید
پس گم شود و در کلاه حق کس لرح و دایوی مجموع طره بسپارد این لحوق بحر کلامی است و در قول
خفصا انما وقف الانیا علی ساجده در کتونی حضرت محمد و بسید و مآرب چون جدای هر و حاصل این
حال محمد را در آمد در کلمات الصادقین است بر عدد الاول نصف فیصل الهادی ترجم صحیح بخاری میگوید
روح سر و اندام صلی الله علیه و سلم الوالارواح و معدن همه ایها است و همه موجودات بر نیا انما کمال

فمن يايكرو روح حضرت صلى الله عليه وسلم باسائر ارواح و لطائف و تصرف و
 دوران همچو تعاقب و تصرف آن روح علوی بود در نفس و بدن و جمیع لطائف بلکه همه موجودات
 تحت تصرف آن روح مقدس باشد و اینجا رباب کشف و شهود بیان کرده اند که در
 روح انسانی روح قدسی است اشاره بر روح پر فتوح حضرت لواند بود صلى الله عليه
 وسلم انتهی در مکتوب سے و ششم حضرت قطب عالم شیخ ماشیج عبد القدوس اسمعیل
 صنی الحنفی لکھنوی قدس سره است جواب مشکل دیگر عزیز من اول ما خلق الله محشوقی از مقام
 محض غیب بود که اینجا بر عشق را سبقت نباشد پس اینجا معنی این حدیث آن باشد که اول
 ما خلق الله محب فی غیب الغیب عشقه و عشق حق عشق محمد است علیه السلام که دائره ازل
 و ایدر فز است و هو بکل شیء محیط و اول ما خلق الله روحی از مقام روح احضا
 است که اشارت از ان در کفایت فیه من روحی است و اینجا جز روح محمد را سبقت نباشد
 پس اینجا معنی آن باشد که اول ما خلقه وجوده فی عالم الامر و شیء و همچنین در مقام عقل
 و در هر مرتبه از مراتب وجود محمد را سبقت بود از غیر خود مگر در خلقت تن مبارک او که
 اول آدم است و آخر محمد تا اول محمد باشد و آخر محمد و سر در آن این است که نقطه اول عالم
 آخر است هو الله و ال و الاخر و الظاهر و الباطن و هو بکل شیء علیکم
 اینجا علم عین وجود است موجود عین علم و دیگر بدانکه عبارت مختلف است در هر وقتی ملائم
 آن گفته اند و مراد یکی است شهنای و روح همان عقل همان چنانکه آب در مظاہر مختلف نامی
 دیگر یابد بر سبب ان مظهر و حقیقت او یکی است جنید گفته کون الماء کون اناء انتی و
 اینجا نظیر آن حضرت صلی الله علیه وسلم باعتبار حقیقت و حضرت صلی الله علیه وسلم
 محال و متعذرات است چنانچه در مقاصد العارفين حضرت شاه عضد الدین میفرماید که
 رسول اولو العزم اگر محیط اعظم باشد آنرا خاتم گویند و محیط کسی است که حقیقتش محیط
 جمله حقان باشد و بالا مرتبه او هیچ مرتبه اعلی نباشد و خاتم نبوت یکی بیش نیست

وآن مقام وجود مقدس محمدی است صلی الله علیه و سلم اشرف و در کمالی است اول بر
 نو احدیت نور محمد صلی الله علیه و سلم مدید آورد چنانکه گفت اکامیس نور الله و المومنین منی اشرف
 شعر قصیده حضرت علی اکرم الله وجهه ریا است **س** یأقبت منی من کل عیب
 کما یکت قید حلقه کما کشفه مولانا شاه ولی الله در رساله در التمس میفرمایند احسنی و ابی
 انه رای الی صلی الله علیه و سلم فی السام حایه و الله المکی و الامام علی طریقه الصوفیه
 فی اینصی کما ماله الی صلی الله علیه و سلم و لقتنی کما لقه الی صلی الله علیه و سلم ترجمه
 سردا و دمد مرا و الدنس مایک دمد منی صلی الله علیه و آله علیه و سلم را در جواب و آنحضرت
 ارادتان سمیت گرفتند و ملخص و مودود منی و امات (منی ذکر لا اله الا الله) و ابی طاهر
 صوفیه بس و الدنس از من سمیت گرفتند چنانکه سی صلی الله علیه و آله و سلم او شان گزیده بود و
 و ملخص کردید من احمد او سان رای صلی الله علیه و آله و سلم ملخص در موده بود و ملخص
 حدیث پاره هم احسنی و الدنس از کمال مرلیه و هی الی صلی الله علیه و سلم فی الیوم
 کیف حالک ما کنی کم تسره ما لشعاده اعطاه سعتر من سورجیه معانی من المصن و الی
 ولقیث الشربان عده فی النقطه اعطانی احدیها منی عدهی ترجمه جبراد دمد مرا و الدنس
 ایکیه او شان مرخص بود بدنس دید منی صلی الله علیه و آله و سلم را نحو اساتیس اکثر
 و مودید ای کس من مال بوحیث کس سارت دادند آنحضرت ماد شان اصحت
 و معات و مودید او شان داد و مومی ماک از مومناسه ماک رس شریف خود پس
 صحب و عایت ما فتدی الحال از من و ما قتم هر دو موس ماک را را و الدنس در دیاری
 و الدنس مک موسی اران هر دو من داد بدنس آن موسی ماک تر دم موجود است
 انصا احسنی سیدی الوالد قال احسنی سیدی السید عبد الله الفارسی قال حطت العراق علی
 فامی را به کمال کس فی البتره شباس من بتار من العراق او ما قوم من العرب یلقیهم سید هم
 فاسمع زاه العارسی و قال ماک الله اذ بیت فی العراق ثم رجع و حاد رجل آخر الک الک البری

فاجیران البنی صلی اللہ علیہ وسلم اخیر سیم الباریۃ الی البیۃ لبقلائہ لاستماع قرۃ الفاری
 ہناک لما ان السید الذی کان بقدمہم یو البنی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقد رایتہ یبغی ہاتھ ^{العلم}
 تہمدہ نیز خیر دادندم اجتاب والدین گفتند خیر دادندم اشخ من سید عبدالقاری گفتند
 حفظ میکردم قرآن شریف را از قاری زادہ و او بود در صحرا ما و او شان باہم تلاوت قرآن
 میکردیم ناگاہ آمدند قوم از عرب و پیشواے او شان سردار او شان بود پس شنیدند قاری
 و گفت بکت و ہر ترا خدایتعالیٰ ادا کردی تو حق قرآن را پس واپس رفت و آمد شخص دیگر
 درین مجلس و خبر داد بانیگہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر داد او شان را وقت شام باگہ
 خواہد رفت طرف صحراے فلان برائے شنیدن قرات قاری اینجا و خبر داد او مارا باگہ
 آن سردار کہ پیشواے قوم بود آن بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودند و گفت تحقیق دیدم
 از ہمین ہر دو چشمہماے خود و اللہ اعلم البیۃ اخیر فی والدی سالتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 سوال را و حاتی عن معنی قولہ کنت نبیا و آدم منجد بین الماد و الطین ففاض علی روحی من روح الکلیۃ
 صورۃ المثالیۃ الی کانت قبل ان یوجد فی عالم الاجسام و ان فیضانہا فی الخضرۃ المثالیۃ کان
 عند کون آدم منجد لآ بین الماد و الطین و انہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور آگاہا فی تلك الخضرۃ و ہو ^{للمعنی}
 بالغبوۃ فی ہذا الحدیث و لذلک لما وجد فی العالم الجسمانی انتقل معہ القوی المثالیۃ الی العالم الجسمانی
 فظہر من العلوم ما لم یکن بحسب ترجمہ نیز خیر دادندم اجتاب والدین کہ او شان سوال کردند
 از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال روحانی از معنی حدیث کنت نبیا و آدم منجد بین ^{الماد}
 و الطین (یعنی بودم من پیغمبر و آدم خمیر کردہ شدہ در میان آب و گل) پس فریض داد بروح
 او از روح بزرگ خود صورت مثالی چنانچہ بود قبل از آنکہ موجود شود در عالم اجسام و ہر آنہ فیضان
 در حضرت مثالی بود نزد بدن آدم خمیر کردہ شدہ در آب و گل و ہر آنہ برائے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم بود ظہور تام درین حضرت و آن تہیکہ کردہ شدہ انان حضرت صلی علیہ وآلہ وسلم پیغمبری
 درین حدیث و برائے آنکہ ہر گاہ موجود شد در عالم جسمانی منتقل شد با او قوت مثالی بعالم جسمانی پس ظاہر شد

از علوم آنکه مورد حساب علم فصل آسان هر دو را وی اس رفعا با رطابا براسب و تحقیق
این کلام در این الهام که در کتاب گذشت در احکام است و باید دانست که در آنچه را الهام
در عتبه العالمین آلف و لام استغراقیت و عالم با سوا می انداخت چنانچه در حاتم السید الف
و لام استغراق است پس حاتم دیگر مکن و لیکن شتر ماصحت این حدیث ای از حدیث آدم
که او مکن و لوح که حکم الح آن مسمو اند که خود مایه و همین رسول العزیز که محیط اعظم است
در هر از این عالم موقوف بود و حیاتی قصه جیل عرب سید علی تهذابی قس الله سر به مشهور
که در جیل حاسی و یک آن طعام دوت خورد و یک یک سزل میسوزد احد الوشته داود
و میطاهر است که ایک وجود در آیه حار صبر از و تود میخا و مظهر آید و مشهور است که در حراج
آنحضرت صلی الله علیه و سلم شتر را دیده که میر و بر به ستر است و صدوق و در هر صدوق
یسه اماند و در یک بر صده ارا این بیها مشهور است ملاحظه کرد و در این شهر عالم را دیده که شاگرد آنکه
الحساب اشتهار کرده گفت که حاتم السید همین سکل و خماثل بود و الله اعلم بالعدوات و صاحب
روح البیای یگوید که گفته اند منی حاتم السید است که در العرب موت همه انیا جمع کرد و
اول صلی الله علیه و سلم را بعد از آن کرد و هر موت را آن تمام داوای و شمس موضع ثروت ماه ما
مواست لیس و سوسه سلطان مظهر مدومه امتی شتر شوی مولانا را و سکه نگه دارم و هر دو
و در عالم دحوت او سحاب به سراسر این ماتم شد اس او که خود را قتل آتی تو دوتی خواهی بود
یترج مولانا بحر العلوم باب تراش و بنا و تراش آخرت و تقصود آنکه فیض عالم میرسد مگر با فاصت طین
او صلی الله علیه و سلم سراسر این حاتم شد اس او که خود را الح لعی العزیز و حاتم است و حاتم لیسر لیس
اوسده حکمت است که در مورد قتل او مت و متواهد بود که خود اسر در حاتم است از همه کسان
از عالم تا آنکه هیچ کس بحال موت و ولایب نمیرسد مگر از مشکوة او و در زو حاد او صلی الله علیه و سلم
عش کالاب اولاد او میا است و تحقیق است که حقیقت اسر و صلی الله علیه و سلم است
مجمع حقائق را کمال اسر و خیر کمال را و مرموت اسر حاتم است و مرجع بر توبه است

و پیغمبری نبوی و مکرر انک نبوت و تشریع گرفت و حایه او صلی الله علیه و سلم پس شریع مهد اینا شرک انسر بود
 که اینا اصول ان الله علیهم از و حایه انسر و صلی الله علیه و سلم مشکوه انسر گرفته رسانند پس مثل او
 در وجود پیدا شده و نه موجود و خواهد شد بعد او در وجود و افاضت مثل ندارد و اطلاق صفت ختم برست
 که نبوت را او ختم است و جامع است و هر که گرفت هر چه گرفت از گرفت و وجود نبوت او صلی الله علیه و سلم
 نبوت جامع است و تشریع نیست مگر او صلی الله علیه و سلم پس بعد و تشریع نخواهد شد هرگز نه احتمال او تشریع و بهر
 مخیرم گشت و حاجت تشریع باقی نماند پس از منعی خیمت لازم آمد که بعد و تشریع نباشد و نه دیگری
 مشروع پس صادق شد لایبی بجای و لایح شد که از لازم بودن افاضت نبوت و ولایت از انقطاع
 نبوت است بعد او صلی الله علیه و سلم پس تفسیر مولوی تفسیر لازم خیمت است و نیز از بودن وجود
 در و صلی الله علیه و سلم لازم آمد که هر که باشد در زمان او و بعد او متبع شرع او باشد و نیست ممکن
 که بر شرع دیگر باشد انشی ایضا شاه عضد الدین میفرماید که اسم امر اگر این اسم بر سلاکت تجلی کند رسول گردد
 و آن بر خاتم نبیا ختم شد حقیقه و لیکن مجاز نبایت بر ختمین تجلی میکند ایضا مولانا موصوف در شرح مذکور
 مینویسد شیخ اکبر قدس الله عنه فرموده که ولایت عامه باقیست و تشریع بمحمد ان باقیست
 و حدیث لایبی بعد از نبوت و ربات دین است که نبوت و تشریع بآن سرور صلی الله علیه و سلم ختم است
 و بعد او صلی الله علیه و سلم تشریع نیست مقتضی و شیخ اکبر از بقا سه نبوت عامه است که یک مرتبه
 در ولایت است که در آن مرتبه اباس از غیب میرسد و بعد پیشا باقیست که مقام امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
 بود نیز بکین است و آنچه شیخ اکبر قدس سره در مقام امیر المؤمنین ابوبکر صدیق بیان فرمود
 که صدیق وحی بر رسول علیه السلام از آن مقام می بیند که رسول علیه السلام می شنید و انحدیکو
 از زمان ابن رسول مقبول نیز بکین است از این مرتبه و این مرتبه را شیخ نبوت عامه نام نهاد و برای اینکه
 ابایی غیبی برسد و ابایی غیب و اکثر غیر احکام شرعی باشد و گاهی بعضی از ابایی احکام شرعی نیز میشود
 ولیکن نه مطلقا بلکه با حکام مقدره و تشریع محمد صلی الله علیه و سلم در آن زیادت و نقصان و انکا
 باین وجه پیشه و که غیر تشریع مقدره محمد صلی الله علیه و سلم است و در این هیچ شاکه تشریع نیست

ملکه معرفت شریع معرر از رسول حاکم الرسل است و همجنس امام محمد مهدی موجود احکام سرمدی است
 و معلوم شود و دل محمدان که واجب التلک است با من است که آنسر در شریع اصحاب
 ریم و محمد حکم مسجرح با صناد و محمد و بیع او واجب گرداید پس این سرریع شریع رسول است
 صلی الله علیه و آله و سلم پس گفت اندلساں رسول خود که علماء و ارباب انبیاء و معنی شریع
 در اثبات پس است که گفته اند پس حق العین است که سرریع مدد اصلا باقی است و محصور و منقطع
 است و مقصود این حال در شرح مذکور است ایضا حضرت ساه عصمت الدین
 در میان محرمات می در ایست که متکلیف امر او ابرو اسد و متحققین عالم ارواح
 محروم و ولوع است عقل و نفس که آرا ملک و روح معصوم که میسر و مجموع عقول عالم صورت
 وال را حضرت محمد می در روح القدس و روح اعظم و در صفا و علم اعلی و عرس محمد ام المکابا
 و روح صفا و عصاب و عقل اول و مدد الطهور و عقل کل گویند و عالم احوال و جمع الحق و در کل
 و سام است و اسال را اصلا و مطلقا مدال لعل و صرف است تحت مدد و انتظام می
 و باید دانست لعل اول و ظهور اول و کلی اول و فاعل و عین و الی الله من الطهور و الطول و
 مرید و لام المطلق و عالم مطلق و وجود مطلق و احدی و الجمع و وحدتة الحقیقه و مقام او اول
 و درج الارواح درج که در احوال عظم است و بعد از اسما حقیقت محمد است علیه السلام لعل غائی
 موت و داب صرف و عین و داب و حده لا شریک است و سر در ظهور وجود و حده لا شریک
 و مداکم عقل شئی واحد و احد و الی الله که حضرت شاه محمد الدین معرمانا که متحققین معرمانا که حقیق
 انوار مدد است و احیای است و دائم ترویج انکار و معلوبات اریه محمد را منی پس پس انوار
 حضرت محمد است علیه السلام لمولوی حاجی کور و اب مستوری مداریه خود در مدی هرگز
 را آرد و خود و صلی الله علیه و سلم در عقود حاتم خود و عدم السل پس آنکه در صفا خود
 عدم المثل است در داب و عدم السل پس ایضا لمولانا حاجی جمال مطلق ارفید بطاهر و خود
 روح پس ظاهر پس پس ظاهر شدن مدد ظهور و ظهور اول و کلی اول و عین اول

و عقل و قابلیت اول علم مطلق و وجود مطلق و وحده الحقیقه و وحده الکل از این حقیقت محضی مراد دارند
 و از این جمله اسامی که بالا گذشت پس حده الکل و وجود مطلق و علم مطلق و غیرهم آنچه اسما مرتبه و مرتبه
 و ترکیب واجب متمنع بذاته است عدم و مفارقة لثرب یک آن مشرک قوله تعالی ان الشکر لظلم
 و از اطمینان نظم و البقاء سلب میان ظهور البطلان یعنی کنه ذات مراد دارند که اوست علیه السلام
 موجود و کنه ذات حق و ذاتی موجود انداز و صلی الله علیه و اله و سلم و از در فیضان نور الله و از ام الکتاب
 و از عقل الهی اساطیر معرفت مراد دارند و حجاب غلظت حجابی است که در وقت رویت صفاء آن بود و از صفاء
 آن نمودن زیرا که در ارتفاع آن عدم محض را که رویت لازم آید اما آن حجاب باری است مانع رویت نیست
 و حجاب فانی مانع رویت نیست پس بدانکه میوه اسطر بر نرخ کبریا هیچ کسی با دران درگاه با نیست مولا تا محض
 و قصیده حجاب به یگانه شمع تو آینه است کمالات کیهان کایه و آینه بکینه من اینا جلوه و براه محض
 در کلمات الصفا و قین کلمات شریح حمید الدین ناگوری مینویسند فومی را گمانست که
 آن نقش که در آینه پدیدار است نفس آینه است آینه صفا دارد و آفتاب ضیاء و صفاتش کل است
 مرصیا را چون ضیاء آفتاب در صفا آینه پدید آید در آن حال اگر در آینه بینی هیچ نتوان دید
 زیرا که بیکدیگر مستغرق شده یک شوند و هیچ عاقل در آن وقت بقوت عقل بصفا آینه
 و صفا آفتاب اشارت نتوان کرد زیرا که در حالت اتحاد هیچ چیز را مدخل نیست و حضرت
 قطب عالم میفرمایند که حقیقت آینه نه آهن است بلکه آن آنست که می بینی در آن ^{البطلان} انچه
 انچه از بر تو آن است و اتحاد صورت نبود و مجاز نباشد به مثلی و به کیفی بود و تمجیل که
 همان آینه و همان بیننده انتی و بدانکه آینه ذات احمدی تحمل تاب آفتاب احدیت است
 و دیگر آینه ها تحمل تاب آفتاب ذات محمدی دارند و ستفیض از فیض اوست و علی
 هذا القیاس قول صدیق اکبر است که من خدا را در جان محمدی بینم ایضا قوله را با حال پیچ
 حجاب بشریت * بخاناکون سپه تو یکدیگر کسی نمی بیند ستاره در مدارج النبوة است
 که هیچ فهم و قباس حقیقت مقام آنحضرت و کنه حال و عظیم صلی الله علیه و سلم چنانکه

سبب است و محسوس او را محال که آید پس هر چه اساساً و تحقق عظیم که اندک است که در حیطه
ادراک سرول بود و احسان ماضی را را احاطه نتواند و عقل بدان محیط نتواند رسید و این
عقل را ادراک که آن ماضی است در حضرت قطب عالم میسر باشد هر که ویرا درین عالم زندگیا
کند و هر که ملحدیست که کعبه ای بسبب و با اساسان حقیقت حال عظیم می باشد
مصور نظران سے نظر در دهن و فهم خود را سیده عالم قدرت الی بانی موهب میاید و از
در معلوبات و مقادیر اب الیه است مکمل التمام و کماله شایسته تیرے جلوت میں کسی
و ملک خداوند را تو او را محسوس در اشیاء جلوت الخ یعنی عینی که تحقیق محمد است که در این
حلقه عیون و نفوس را گذر در حیطه ظاهر و باطن ظاهر و باطن ظاهر و در این عالم عالمی
و معدرات ازل و دایره که در داخل هر را که عالم احوال و مرید و حد و است اسب و در
شعیر خواهم آمد به رسم نور سیدل مدبهم با رشک یابین که بر اہم موددین مدبهم با ساه
نوعی ملحد رشعیر صحت از جسم رم رو سے نو دیدن مدبهم با گوش را بر حدیث و حدیث
مدبهم با استی ایضا قوله خود کی اسی کا نوید میرے یکتائی رہے کی کو یہ مدبهم
و خود کا کار کا حدیث را خود کا حدیث اور محبوب مدبهم با ایک عاتق تم او کے عاتق را
لطیف حبیب من اسے صورت خود رمودن بعد از حیرت است محبت و خیال الحیا و من الاماکن
قال الله جل جلاله و طهر اسم و جمع صفاء و دوسے صلی اللہ علیہ وسلم مع کمال اللہ
و حلیہ سب و صدر عالم علویہ بمطیہ و حقیقت الخالق حلقه موجودات مکملات کا فحاش
اسب و اوست موجود در ہر موجود و حد و ظهور و در عالم کون و دورا کو
کون ماری و سارست و هیچ قصوری و نقصانی دورق کما کما کلاں چنانکہ نو و جس
و متناظر واحدیت و صفات حدیث اسب لولاک لما ظهرت الخ لولیت و ظهور و در
بالذات اسب و لگا و یکجا در ذات و صفات خود اسب شلیت انیسیت رو با در و در
صورت ظهور و سہود جس است نہ صورت او سب حضرت قطب عالم میسر باشد یک لک و خود

والله یک، جو در دانه دو و دو یک الیه سزا نهی یک ذمی ظل یک ظل و دو ظل
 یک ذمی ظل منور نه بند و اشاره معاشقه که در قول بالا گذشت در تثلیث راست نیاید
 جز خدا و روسته ندارد و یک الیه و یک وجود یعنی وجود مطلق که آن حقیقت محسوس است
 و آنچه که حضرت بکی میزد و غلبه سکر لایفی قدرت کامل حق سبحانه تکریم و بطرف اعلیٰ بر رخ
 که اگر که بوجود قدیم و بلو اجب الوجود است نرید و ندانست بودن آنجناب بر رخ میان حقیقت
 حق و حقائق کونی که مقام ذمی جامع است مرکبات الیه و خالقیه و صور و معناد و است
 موجود و از که ذات حق و خلق موجود و انداز دوسه و بر طرف اسفل او که وجود محدث و ممکن
 و خلق است و در مرتبه نزول پایان تر فرد و دوسه بنظر کامل دید تا چار گفت اگر خواهد و در
 صد هزار چون و سه علیه السلام با فریدر کما علی بایزید رحمه الله که گفت لوا که ارفع من او
 محمد علیه السلام قصر کیش و ذکر حضرت می و درین مذکور است و قول حضرت مجدد است
 که خدا را بستم محمد را یا فتم و محمد را بستم خدا را یا فتم و قاضی القضاات همدانی است آنچه نزد
 خلق خداست نزد ما محمد است و آنچه نزد ما محمد است نزد خلق خداست پس شریک و سه
 علیه السلام در مرتبه و جوب محال است که آن منافی الوهیت است و باید دانست چنانچه
 خورشید خنجر و عکس نورانی بین انقیاس و الظلمت بیرون می آید از ذات خود و نور و مظهر
 و منکس و آن میگردد و پس آن عکس مظهر و تجلی و بر رخ و ظل او است و خورشید و در
 صفه فیه نور را گویند و ظاهر است که انقیاس نور و ظهور و تجلی او یک است و خود او است و
 تجلی همان ضیاء او همان نور موعود محمد اسمعیل شمشید و شنوی سبک نور میگویند و عجب
 سید المبرسلین و شفیع الوراها می راه دین و زبان او سکی سه ترجمان قدم
 هو ابلاغ دین جس سے رشک ارم بد بظا هر سه جو مقطع ابنای حقیقت بین سه مطلع
 انقیاس بد سوا اول سه سه هر طرح او سکا نور بد بظا هر که که که آن نور و سه جو اسمین
 تامل ذرا کیمنی پناهی نکتہ بار یک پناهی بد که حب سبب سه ده اکمل انسان هو

نو مشک وہ سویریاں مولود ہو دستو بہ ما طہو لکا نام کا کر کو ہوا ہے ما طہ کا نام ہو ملا ما کو سے شہت نام
 اوس کا معیت ہو کاس کا قح ہماراں جہاں سو سویریا طہ کی ہوئی وہاں عیاں ہواں اوس سے
 ہر چہ وہ جسم پاک کا ظاہر ہو مجھے رہ چاک بدولی نور او سکا سے فائز مقام ہے کہ ہر اکاں میں ہے
 او سکا مقام مادہ و استغور منزل و سے تصویر بود رہا علی اسے ہم سب کو مقصود نوئی ہے
 تصویرست ہو تو نوئی کا اسرار دل حمار لوطا ہر خندہ آن داب کہ در وہ سماں بود نوئی کا منزل
 ہو ما آمد رعلوت حادہ بیروں بد ہموں لغش دروں بیروں برآمد معنی ہر دگرگوں مکر وہ تصویر
 گر ہر دگرگوں برآمد ہے حاکم جس بود کہ سے آمد و میرست ہر فرقہ کہ دمی کا عاقبت آن شکل عرب دار آمد
 وارا سے جمال تندہ شمع زہر صورت کس کشہ ماس کا رعنہ مادہ صمدانہ کا احمد علی نو آدم میں الما
 واطلس بود کہ بود و تو جس نو وصلی اللہ علیہ وسلم مکر اسطاریہ دی حضرت حاجی امداد اللہ علیہ السلام
 کہ آخری حق اول تجو کہ تہو بہا ہو ماکر قہر جس ہر سے بحر ظاہر ہو اوس مرتبہ اول اور آخر ہوا ہو
 کراٹھوں ہے کہ ما وصل سے حق کے ہو ہر وہ بد محنت ہو کی کہہ حایں ہے مجاہد محمد اکبر
 محمد کی حالت سے اور چاہے سے گاہ لواء امداد اللہ سے ہے اس ہشار ہدی کہ گفتہ سہد و حوا
 آفتہ سرداں ہوا العاں ایساں ست کہ معرفت اس تول ایسا مد وائل آراستہ رک
 و کا و مدعی گویند لہذا کہ مفسر علیہ نوم امداد ہر آہا گفت و گوئی مارہ و گفتہ امداد کہ
 ایک نقطہ بینش ست و کم است واحد سب سحر است حست در تخم در آید و تخم ارد و حست کہ
 در خیالات عشاق است علم و ات کہ آفر اعلم نقطہ گویند اس عالم تعلق بحد و حوا عمارد و کس
 تہو ہر و حد و لا تریک لہ ہاں علم گواہ ست و اس عالم ہوا ہست آئندہ سب امداد نقطہ علم ہم
 کہ مراد اراں ہم حقیقت محمدیست طرہ نگینہ اس داب بحد و واحدیت و ہاں محدود حوا
 کہ در گرداں نقطہ لہذا خود ہو نقطہ ہم انا است لا العسی فی الارضی رلی سالی و لا کس
 و ہاں سادہ سادہ و سلسلہ ہم کہ سناں سے نشا است ممال جہاں کمال داب ممالی داب
 حوال ہوا ست کہ خود را مد تو عیانی عیدہ ما گاہ مظهر عیب و مہر اب ہم حقیقت محمدی (الہامات)

نشان بستان خود در آن نقطه نشان یافت و از یک فروغ رخس برتیره هزار عالم با عیان سخت
 چون نایت آن نقطه بنهایت دیدم مثل رکت زوئی سلما اذان کنایت آمایس و دخت احدیت را این
 نقطه ختم آمده بود و ناگاه در دخت در تمام توان گفت پس شک نیست که از شهر ذات میوه رفیع وجود
 محمد آملی الله علیه و سلم بهیت حق بن میاش دیده احوال گهی مشو به احمد احدیک است
 تو از گوش جان شنو به ای هیات هیات از ناگاه که از بحر احدیت آفتاب وحدت بر آسمان داشت
 طلوع شده و ظلمات کفر بروشنی شمعش محو مطلق گشت و سیرش تا بجهت رب و طیرش
 تا به مقام نهایت و هر چند که میر و دین خدا خود را هیچ بنی یابد باد بر تخت حیرت طلوع میکند
 بر دم بسوس قبله حقیقی رجوع میکند اما از غایت غیرت و شک هر دم پتان است یعنی
 شمع رخس که در آینه هاسه ظهور ظاهر گشته و بر حسب آینه شود مختلف در نمودار آمده و چون
 جنت در عین حضور نا ابر بر آورده که با کایت رب محمد کلم مجلس محمد ناگاه از مقام هیبت نسائی لطیف
 لطیف در رسیده که لا اله الا هو الرحمن الرحیم یعنی بنیت چیزه غیر من چیز من و فیتم من مگر تو
 و هستی تو مگر به پس مراد از من ظهور است حضرت صلی الله علیه و سلم و مراد از رحیم کنایت
 بنور است که بصورت اسرار ظهور یا انواع ظهور است ظاهر است یعنی اصل توفی که هر جا هست قریح
 هر چه بینی چه دانی آن توفی و خویش را شناس صد چندان توفی و با نکه نمود و سکار این هر دو
 عشق است و محبت و حیات هم نتیجه این دو صفت محمد است صلی الله علیه و سلم و سکر صفت
 محض ذات یعنی هر بار که محمد ظهور را خواست خدا را یافت و در یافت خدا را یافت
 محمد است و نا یافت محمد محبت جمیع موجودات است و هر بار که خدا را یافت در اینست محمد را یافت
 ذات و ظهور کائنات است انتهی و باید در سنت لفظیه جمال بی ادب تا مع شناس
 مراتب نزول به علیه السلام را بر احوال خود حمل نمایند چنانچه در زبدة المقامات است اما
 تکمیل و ارشاد بر عکس ظهور خوارق است زیرا که در مقام ارشاد هر چه در ظاهر کماله که ارشاد و مع
 مناسبت از ان مرشد و مستر کند در کار است که منوط بنزول است و بداند که غلبه و غلبه است

[illegible]

و ذل عاشقان نهشته ذل انجناب صلی الله علیه وسلم را با ذل ازل مخلوق و کمین ترین مردم نسبت
 و بهند خود با الله منما و خود و سه حضرت قطب عالم تفسیر دلیل بلفظ محتاج کرده اند و پانزده
 که در بود و نمود و انحضرت صلی الله علیه وسلم احتیاج بود و قدیم حقیقت پیدا اند و اذکمال نیاخته کاران
 خود را در رضا و تسلیم صرف کردند و من کل الوجوه بود و خود را در بود و حق نیست نابود نمود و در
 در بختا چون غوطه خوردند و جز حق همه را وداع کردند و به معنوی چهیت تعلیم خدا از اشتیاق به
 نوشتن را خود را نهان کرده داشتند چهیت توحید خدا آموختن و توحش را پیش واحد سوغتن
 ایضا من بدان افراشته چرخ سنی تا بلند می عشق را فهمی کنی به خاک را من خوا کردم یکسری
 تا ذل عاشقان بوی بری به خاک را دادیم سبزی و تری به تاز تبدیل فقیر آگه شوی
 ایضا رفت موسی بطریق نیستی گفت و عو نش گوی تو کیسی به قوله رفت الخ یعنی سبب
 با و پیدا کرده گفت من بقلم رسول ذوالجلال به حجت التمام امان از هر ضلال به این کلام
 عروج است به گفت موسی نسبت از خاک و انش به نام اصل کمترین چند گانش به دهم این سخن
 در مرتبه تزلزل است انتهی دهم در خیالات عشاق است و باید دانست آری عاشق شال
 مستحق است هر چند که می شود می شود سیرانی ممکن ندارد و از غایت تشنگی محبت دریا را
 به قطره همیشه دارد لا جرم و عین وصل فراق می پندارد و الله عاشق را از معشوق طرفه بین
 جدا می نیست و مراد از فراق اضطرابی عاشق است یعنی از به نهایی منشن به مردم
 منضم به باشد نهاله یا لیت رب محمد لم یخلق محمدا از دوری نبود بلکه از محض قرب بود
 زیرا که هر چند نزدیک تر حیران تر آنکه چون در رشته احدیت گره مییم حقیقت محمدی که در
 است یکا یک میفتاد و از بر اسے حل آن هر چند قصد کرد و هیچ نوع نکشاد و لاچار به از ناله
 زبان عجز کشاد که مالیت رب محمد لم یخلق محمدا آری جز این در و دے نداشت که خود را
 در میان می یافت و مراد از این گره بین دل است و مراد از دل آئینه ذات است حق
 سبحان تعالی چه در آئینه نظر میکند خود را اسے بنید چنانچه هست و خود را اسے باید

پیدائش کو دم و نیا را پس نہادہ شد نور محمدی و پیدائشی آدم و در روایتی در پشت و سہ و میدترشید
 از زمین و سہ پس از ان سرایت کرد در تمام اعضا و تعلیم کرد حق تعالی بیکت این نور آدم را اسما
 جمیع مخلوقات و امر کرد ملائکہ را بسجود و سہ و چون آدم را در پشت در آورد پس تزیین کرد حضرت
 عزت آدم را با جواد خطیبہ و اندبہ کلام اقدس خود بدلائل مادی الی بران جاری بود کہ حضرت
 در ہر ولادت پسرو منتظر توام می زائید الا شیت نہا بوجود آمدن آن نور نبوی مشترک نباشد
 و چون آدم وفات یافت شیت را وصیت کرد کہ نہد این نور را مگر در شاہ طہرات و شیت
 نیز وصیت کرد پس خود را کہ انوش نام داشت باین ہمیشہ جاری بود این وصیت و نقل کردہ
 می شد این نور از قری بقرنی تارسانید حق تعالی این نور را بعبید المطلب و لدوے عبد اللہ
 و پاک گردانید و سہ تعالی این نسب شریف را از سفاح جالبیت بدلائل استقرار نقطہ و کہیہ مطہرہ
 و صدق رحم آمدہ در ایام حج بر قول اصح در اوسط ایام تشریق شب جمعہ بود و ازین جهت
 امام احمد جنبل رحمۃ اللہ علیہ لیلۃ الجمعہ را فاضلتر از لیلۃ القدر دانستہ و در اخبار آمدہ کہ دین
 و ملک و ملکوت نداد و دادند کہ عالم را با نور قدس منور سازند و در جمیع طبقات سموات و باقاع
 ارض بشارت دادند کہ نور محمدی امشب در جم آمدہ قرار یافت و آنحضرت نہ ماہ تمام نہ پیش نہ کم
 در شکم مادر بودند بدلائل جمہور اہل سیر و تواریخ بر آنند کہ تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در غافل
 بود بعد از پیل رود و یا پنجاہ و پنج روز و این قول اصح اقوال است و مشہور آنست کہ در دوران
 پنج سال اول بود چون سال مبارک آنحضرت پچہل رسید آفتاب نبوت از مطلع عنایت طالع نمود
 و چون وقت ظہور نبوت نزدیک رسید محبوب گردانیدہ شد سہوی و سہی صلی اللہ علیہ وسلم
 اخلاوت و گوشہ گیری از خلق پس بخلوت مے نشست کہ در کوہ سزا کہ از اہل نور گویند و از انجا
 بجال کعبہ روشن میکرد و عبادت میکرد و متوجہ بجانب عزت و مستغرق مے نشست و اختلاط
 کردہ اندر آنکہ عبادت و سہی در ان خلوت بفرمود و یا بذکر افتخار آنست کہ بزرگو بود قلبی و لسانی
 و عمل میکرد و بشریعت ابراہیم علیہ السلام را ہرچہ ثابت میشد تہذد دے یعنی از شر الی انبیایا

و خدایت است و کسب و عمل با دران مدخلی نیست شمع تبارک الله ما وحی بک کتب و لا یجی
غیب بهمیم ینعم و لا یستنبی و معنی است که کسب و ریاضت را دران مدخلی و تاثیر نیست
که بوی کشف بعضی عوالم و مشاهد بعضی روحانیات و الهام بعضی معنی حاصل گردد اما بنویس
قرب خاص و نسبتی مخصوص است که وحی آسمانی که باطل آن روح القدس است و او را
جبرئیل امین گویند بعضی اصطفا و اجتباء الهی حاصل میگردد چون آمد او را فرشته بودی گفت
مژده باد ترا اے محمد که من جبرئیل ام خدا ام را بتو فرستاده است و تو رسول خدائی بر این
است برین و انس و عورت کن بقول لا اله الا الله و گفت بخوان یا محمد آنحضرت فرمود
من خواننده یم و خواندن بدانیم یعنی ایم که خواندن و نوشتن نیاموخته ام پس در برگرفت
جبرئیل مرا و بنفیر و مرا چند امله طاقبت من با و بود لفظ حدیث متحمل هر دو معنی است
و ظاهری اولی است و همین تصریح کرده اند شرح پس بگذاشت جبرئیل آنحضرت
و گفت بخوان گفت من خواننده نیم باز در برگرفت و میفشرد چند آنکه بطاقت رسیدم پس بگذاشت
و گفت بخوان گفتم من خواننده نیم سوم باز گرفت و میفشرد و گفت اقرا یا محمد ربک
الذی خلق الخلق الاول فکان من خلقی اقرا و ربک الله الذی خلق الخلق الاول فکان من خلقی
عالم که نشان ما لم یخلق و در روایتی آمده که فرمود جبرئیل عم یا محمد استافه کن
از شر شیطان فرمود آنحضرت استخیر بالله من الشیطان الرجیم و گفت بگو یم الله
الرحمن الرحیم پسر گفت اقرا یا محمد ربک الذی خلق الخلق یعنی تو بول و قوت
خود منکر تبارک و تقویت ماکه پروردگار و معلم تو ایمیم بدین و این در برگرفتن و میفشردن
تصرفی بود از جبرئیل علیه السلام در وجود شریف آنحضرت با دخول او در ملکوت تا مثلی
بقبول وحی و غالی از شغل با سوا اے آن کرد و راقم گوید صوفیه رحمهم الله تا حال آن
سنت جاری میدارند که القاسم سمیت باطن در سینه مرید میپند و اصد بر منکران
این سنت و نیز اشارت است بمقل این قول که اتفاقا کرده میشود و برسد به چنانکه آمده است

لَمَّا مَسَّنِي حُلَّتُكَ قَوْلًا قَلِيلًا وَاسَارَ اسْتِ بَا اَكْمَدَ اَنْ قَسَلَ بِحَيْلٍ وَوَسْوَاسِ
 چه بخیل و وسواس را باثیر و تصرف در جسم می باشد و مکرار را براسه ماکید و تقریر و تلم
 است که اقیل و در بیجا سخن است در قول آنحضرت که در مود ما انا نقار می که حوادث
 امی کلامی ما به تعلیم و تلقین میرسد و بعد از آن مود و آن فصاحت و ملاحت که حضرت
 داشت و امیت که مسافار دارد نکاست و حوادث از روی مکتوب دارد از آن مکرر است
 و هیبت آن مقام بوده است اما تراج حدیب حمل بر ایتیت کرده اند و در روایت
 آمده است که چون حیرئیل گفت اقرأ یا محمد آن سرور فرمود چه خوانم که هرگز بخوانم
 پس حیرئیل نامه از حریزیت که بدر و ماتوت مسوت بود بیرون آورد و گفت بخوان
 و مود من خواننده یسم و درین نامه خود میرسد و ستمه عظیم پس حیرئیل او را
 بکوه صم کرد و بیشتر والی آخر و اس منی مساس است مایب بعد از آن حیرئیل با
 برین زد و همیشه آب صفا آمد پس بعد از مساحت را من حل آنحضرت را تعلیم نمود کرد
 پس آنحضرت بیرون کرد پس حیرئیل متشرف و در رکعت مار که ارد و آنحضرت کو
 مقتدی شد و گوید ابراهیم است که الال آن سمت در میان مشایخ حاربت که در
 نوقت تلقین و صو کرد و در رکعت مار خواندن و مابیدیش عروج کرد و حیرئیل عروج
 آنحضرت که در حالی که میگردید و در و تخریگر آنکه مگوید السلام علیک یا رسول الله
 پس آنحضرت مار گشت و حال آنکه سر لرزید و طلب سر یب و س و در حدیقه داد و
 ربوئی ربوئی پس موشامدند او را و اندامند بر عدل سارک او گفتم و بخت بد و بد
 آب سر و مار و ارد و س نرس و حال خود آمد و فرمود که چه حال خود را که رسد
 من پس خود را در مله مضم و گفت حدیقه اندوه محور ساد ما س که حدایتعاسله ترا در مله
 سنگد و بدرسی که لوصله رحم کاشی آری و بار میال مشکشی و نهاداری میکی و س
 مدبری میم را و کسب میکی و خوب رو س و جوش حلی و یک حوی میکی ماحلی پس

خدیجہ رضی اللہ عنہا آنحضرت را پس بروشنی آنحضرت را بر سوسے ورق بن نوخل پس گفت خدیجہ
 اسے ابن تم من لیثہ از برادر زادہ خود کہ چہ میگوید کہ این ورقہ ہم سن جسد اللہ بود واللہ شریک
 آنحضرت پس گفت ورقہ چہ بنی یا تمہ پس فرمود آنحضرت آنچه میدیدید پس گفت ورقہ ابن ناموس
 است کہ بر موسی نازل سے شد بشارت با و ترا اسے محمد کہ رسول خدائی گواہی میدہم کہ تو آن
 پیغمبری کہ عیسی بشارت داد کہ موسی بعد از من مبعوث خواہد شد کہ نام او احمد است و زود باشد
 کہ ماور شوی بجماد و قتال با کفار گفت ورقہ اگر با فتم من روز تو یاری و ہم ترا یاری داد فی توی
 پس دیر شد کہ ورقہ وفات یافت و در روضۃ الاحباب حدیثی آورده کہ دیدم قس را در جنبت
 کہ بر دسے جاہما سے سزاست زیرا کہ دسے ایمان آورد بن مراد بقس ورقہ است قس
 و قس دانشمند نصاری و رئیس ایشانرا کہ پند و در دین و عالم و قصہ بردن خدیجہ آنحضرت را
 نزد ورقہ و پرسید بن کیفیت حال اشارت است کہ مشاورت و استفسار و وقت حیرت و شتاب
 ادعلاء و اہل اصنام را نام است تا راہ بہ مقصود نمایند و از اینجا تک صوفیہ و طالبان و سالکان
 طریق است در عرض معاملات و وقایع خود بمشایخ کا شفت کنند حقیقہ حال را چنانچہ متعارف
 و مشہود است بیان ابن قوم کہ آنکہ بعض علماء الصوفیہ را یہ است کہ آنحضرت بعد از نوخل
 حرا پیش اذان آواز ہا سے شنید کہ ہمہ جانب سے آمد! محمد و یا رسول اللہ
 و ہمچو کس را سخن دید و ہفت سال روشنائی میدید و با آن شاد و میبود و خواہد مرا
 روشنائی محسوس یا شد با نور علم و یقین و از ہر سنگ و گیاہ سلام میشنید بد آنکہ
 علماء سے را مراتب حدید و گرہ اندا اول رو یا صالح بن عاصیہ رضی اللہ عنہما کہ اول ما یجئنا
 بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرویا الصالحۃ ایما و کان لایسے رو یا الاجاست مثل
 فلق الصبح ثانی انجمن بود کہ القا میکرد آنرا جبرئیل در قلب شنید و سے علیہ السلام
 سبب آنکہ ہمینہ آنحضرت اورا چنانچہ فرمود کہ روح القدس و میدرد دل من ثالث اللہ مثل
 یکر جبرئیل آنحضرت را رب و رب مردمی را رب آنکہ امرایہ مثل صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آواز و رسا

کہ مسموم مسودہ ازل کلمات و معانی ہر صراحت کتب را حاشیہ آں جہاں لود کہ می و مد گاہی در
 بر صورت اصلی او سادہ آں احمد و می کز اللہ نقائے بر دے در حال کہ فوق سموات لود و وحی کر
 روئے صلوات حسن و حیران شائع کلام کرد حضرت رب العزہ حل حالہ سے و طاعت ملک نامہ
 لکھ کر دوسری را حلقہ اسلام شائع کلام کرد حق سبحانہ ما و سے افکاراںی حجاب و طامہ آنست کہ
 نوں سموات ارس قیل است و صاحب مواہب گسہ کہ مدہب کسی است کہ گوید دید آنحضرت
 حق سائے را در سب معراج و اللہ اعلم اس مسئلہ اخلاقی است و گاہی دید آنحضرت بر در گاہ
 خود را امام و لکھ کر دما و سب چنانکہ آمدہ است کہ دید حق تعالی را در احسن صورت پس سہاد
 ہر دو دسب خود را بر سر دو کعبہ مس و ما فہم مژدہ نا مل اوراد رسید و پر سید ارس و مژدہ نا مل
 الا علی اللہ رب الطولہ والیاء و اللہ مطلق و می سر آمدہ کہ حوں رول مکر و بر دے و می کر سب
 محنت آں و تعمیر بیاف رنگ و می ما ناں او ما سدر رنگ تاکستہ و دے افتادہ ماراں
 و اصحاب را سر سر ہائے نگوں سے افتاد و حوں کشادہ سے ستر سے دانت سر او حوا
 گندا کہ ایامہ را ماست شرط اسب لکھ ہی ملکیت حیر ثل را آنحضرت ملکہ یکدہ اوراد
 مریودہ و عالم خود و میر و گاہ سے سرب آنحضرت مریض ثل غالب سے آمدہ اوراد صورت سر
 میاحت و این در صورت و عدہ تشارت سے لود و اول در صورت و عید طررت در کتب
 شمع ما حیرت شمع عبد اللہ و سب گنگوہی است کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ و حال و جزا
 و مشغول سے گشت ما حیر ثل جملہ السلام سے آمدہ اوراد سے شلید و مسک دست ما پیکر و گاہ
 و صاحب دے گشت ما سے آمدہ کہ بعد اوقات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در قیام رول
 و می بخود سے ادا وہ السادہ مکتوب است ما آنکہ سرور را مارا ہر محقق ملکہ اسب و دست طہ
 اوراد در وہ و ہو بالاقوی الا علی کہد است در حال نکس سبہ حال و انت و مری لوال اسب
 کمال داشت یکراہر دگر وہ سے ہما و ہر حد در لوال ہر یکہ قطعہ و کمال یکساہ و آں سبہ حال
 اول سے حل است و مکتوبہ آں را و آں و کلام سہاں گشت بہم قوب بقوب و سے سر دوسم

حال دست نفي غير متکلم است و آن را کلام قدسی و حکایت عین الله تعالی گفت بر چند از خود
 هیچ نگفت مگر قوت و درون و دست جل سفته و ستوم حدیث است و آن کلام اوست و هیچ نسبت
 نه در کلام اوست همیشه با حق تعالی انتظام اوست و یا بفرموده حق تعالی ان جبر الا و محی یومی مقام
 اوست سبحان الله این چه کمال است و این چه جمال عطا میفرماید ^ص مصطفی راحی بدان
 و حق بر بین ^ص مصطفی بدو زرب العالمین چه مردان تحقیق بحث رسانند و حق دانند اکنون بدو ^{نسبت}
 که بود و دست صلی الله علیه و سلم نیکو تر از مردم باعتبار خلق و نه زود ملازمان و نه در تنگداریان باطنی
 میزدند بنابر تفصیر غلامان و کثیر کار او بود آنجناب ملایم و مهربان طبع و نبودند طبیعت ناملازم و کدورت
 داشته و نبودند صاحب بخل و عیب سخت کلام کننده و نامیدند و نه عیب دیگر و نه عیب جاسر از خود و راه
 نوبدی را و ذات خود و منازعت و مخالفت بخلاف جهت دیگر و نگفت انس بن مالک خدمت کرد
 رسول الله را صلی الله علیه و سلم ده سال پس نگفتند و رانیه بت کلمات گاهی و نگفتند بر کاره
 که کردم آنرا که چرا گردی و پس از غایت خلق بر ترک آن کار جز و توبیخ بتکرار و نه انتهی و چون عجا
 شر ایر و ضابط بصحبت آنجناب بماندند بالشفات کمال مالوف و مریوط میباشند آنها را
 و بکلام دلنشین و سخن شیرین مخاطب می نمودند آنها را بطرف خود و ثناء الفت و موانست
 گیرند و بشرف ایمان طالبان مشرف شوند و گفت خاریجین زید بن ثابت که موافقت میکردند
 با رسول الله صلی الله علیه و سلم ذکر امور آذنی و مینومی و حور و قصور اعلی از و س شارح گوید
 این قول بنابر تاکید واقع شده تأمینه شوند و اکتفا کنند بخلاف رسول صلی الله علیه و سلم
 و نبودند و دست حضرت عیوب جو و بد خو و و نه و نه طبیعت و دست حضرت معنات مانوس
 کسی از ان حضرت نامید و یابوس زرقی و اگر کسی مسافر اهل حاجت بی محابا بگفتار است
 و زشت پیش آدمی بر معذوری ان اهل حاجت خیال نموده چه چیز مودند و بر داس حاجت
 اهل حاجت اسیر میفرمودند و رویت که آمد زنی نزد یک آنجناب و گفت یا رسول الله ^{تسلی} تیرم که
 فرمودند موافقت میکنم و میروم همراه تو هستی که هر جا که می نشینی من نشینم یا تو ناکه ادا کنیم حاجت تو

و اعدا قسے نمود و مرخص را و لود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تیرے دوست مددگار کو فدا
 خود و خدمت خود و موات خود و مکروہ و درکار و بارعام شریک سے تند ما ایلہا خود و ارکان
 و سے حصرت میں محالود و داریس بن ابی سعد رجیرہ و سے حصرت اتر نصراطہ یوحی مگر
 از اخصا سے مرم و حیا حرف ماحوش رلب ماورد مدود حصرت سے ساختہ ششی نامر اسے
 داس و دلکار آمدن روز و دالیکس مساد و عیال خود را قوت مکال نامشار لوی کور مدو و اس
 و جین مال و کثرت ممال میداستند و و اید و فعلی کہ مانع ماستند لو نوع سے اور مدعی
 بایں سے حصرت مرم و مشین سے آمدند و سائل را لگا ہی انکسرت صلی اللہ علیہ وسلم گفتند
 کہ مسد ہم اگر چیرے میدستند عطا سے نمود و اگر مسد استند جیر مسنول را و عدہ مرم و
 یوسف و مکر و ماحوتس میتند بشعر قسیدہ رود سے منا لا امر الہی فلا احد یذکر فی قول
 لانه و لا نعیم شھر فارسی سے امر و ما ہی جبرال رسول پاک و سید راست گو تر و میں رسول
 لا ادر نعم تیار کوی پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم امر گفتہ بہت معروف و ہی کسدہ اس
 ار مکر کس میت میجکس مکر کار تار و در گنس لا و نعم لعی میجکس اران حصرت صلی اللہ علیہ
 راست کو کثرت و در قول لا یجیہ در کس لا الہ الا اللہ و در کثرت نعم لعی در جواب سائل کس
 آسے مکر کہ تیج او مدہ را معرفت الہی حاصل ہو دیا مسد انکسرت را و دہر گر ہیج سائل و ہیج
 ار خدمت انکسرت محروم نریت والا انکہ مراد و ملکت مقصد خود پر ہیج چ جائی اس و عاں ار
 و جس و طبور و مساع و دوام حتی کہ استمار و اعمار و کمر و سوال ملکت مقاصد خود رسیدہ
 و محروم و ماہدار لطف نعم او شدہ و لود انکسرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اصلا طعام لی لبت
 ماد مثب مکر و مد و تعریف ہم مکر و دشمنی سبکستی رسکم آن مار س ار کنگی و صرت کو
 د راہ حق حملہ و مار و درم و و لود رسول اللہ کہ تیج و طعام را الہ انکسرت و می مسد
 آور از ان ہر مسد و اک ہر مسد انکسرت میا و دسا و و را انکسرت اس سر شد
 آل محمد علیہ السلام ارماں تیج و و در و مسوار و رسول اللہ یا و قے کہ رولست نمود بایں را و ہیج

طعام مکلف و متلا در نحو بند رسول الله بر خوان و بخوردند نان تنگ و قتی که سفر کردند و نذر باران
گفت که چای بردیم آنجناب را که قطع میکنند که در گفتیم از بریدن که در چای خاند است فرمود و نه بنی
صلی الله علیه و سلم که و افریبا زعم باین قطع که و طعام خود را داده است که دعوت کرد
رسول الله را فیا علی پیش آوردن جوین و شوربه که در آن کدو و گوشت خشک انداخته
و گفته است انس پس دیدم رسول الله را که میجوید که در آن کاس پس همیشه دست میدارد
که در آن روز که محبت آنجناب با کدو بر من ظاهر شد و فرمود و در رسالت ما به بحرین
ابی سلمه را که بخوار دست راست خود را از جانبی که متصل تست شافعی رضی الله عنه تصریح کرد
نموده سیغنه واجب است که تناول نماید طعام را از طرفی که قریب بخود است و بر دهن
صلی الله علیه و سلم داکم الفکر و متواصل الحزن که ناز سینه میکنند و سینه حضرت مثل و یک
جوش میزد و در حالت وقت و بود رسول الله صلی الله علیه و سلم که ناز میکرد ایستاده تا آنکه
آماس میگرفت هر دو پاس مبارک و در گفت ابو هریره پس پرسید به شب بان بر
آپا تکلف میکنی در ناز اینقدر که آماس گرفت هر دو پاسی حال آنکه نازل شده که الله تعالی
تحقیق بخشیده مرتزیه که سابق شده و چیز را که لاحق است از جنس کثایان آنو فرمودند
رسول الله صلی الله علیه و سلم آیا زک کنیم این مشقت عبادت را پس بنا شوم بر تقدیر ترک
بتنه شاکر و ناز عشا را میکردند آنجناب در سوم حصه اول تب که ناز عشا از خوشتر است
بعده و نصف لیل یا ثلث بیدار میشدند و ناز عشا را میکردند و ناز عشا را در رکعت ناز عشا
سواست و عشا آید است و بود در بنی علیه السلام که ادا میکردند ناز عشا و اشراق و بعد
ادا میکردند آنجناب چهار رکعت بعد زوال آفتاب که آنرا ناز سنت زوال میگویند و بعضی گویند
که آنرا سنت ظهر است و بود و صلی الله علیه و سلم که روزه میداشت از ابتدا سینه
پیراه سه روز در روزه ایام بیض مختار اهل الله است و آن در تاریخ سیزدهم و چهاردهم
و پانزدهم و چهارم افضل است و بود آنحضرت صلی الله علیه و سلم بعضی را بالائی تمیند

رحم و دسان ریب تن مکر و مکاشس سارکش ماسد دست مے بودی و دیوہ ہم آمد اس
 و عمامہ سیاہ بہشت درہ رور سے لستہ گنت عبد اللہ اس خالد و مودہ مرا سیر خدا
 بردار را وجود راستے کو ماہ کن گفتم بار رسول اللہ ایں جا درست یعنی وضع ایں سادہ
 ارا ریبیت تا مموغ ماسد و راری آن و مودہ مالک مئی اسوب افتد آیا ریبیت ترا
 دریں متالعت متارح قماثل تر مدی کو بد متالعت مطلق آنست کہ اقداماید مودہ کن
 و جوہ دلناس حواہ آن ملوس موصوع ماسمال تابع ماسد ماسد را تم گو یک کر ما و ما
 و عمامہ موصوع ماسمال و مودہ زمانہ حال مے پستد و دعوی ادا سے پست پستد
 مکر صرح اگر ملت سست ماسد و مے لوستید و عمامہ صی اللہ لاسے عسہ کر ارم
 و دسان مگفتد مچس بودار صاحب مے یعنی رسول اللہ انتہی و مے پستد
 آکھاب یارچہ لوب را دیر دسار ما کہ نگاہ دار و عمامہ را ار آلا شس رور مے لودی
 آن یارچہ ار کتر استعمال ماسد پارچہ رور مے گرد الرام آکھاب و پشاک و لاس
 مالوب سفید اگر لود و ورا تن لیے ستر آکھاب ار جرم لود و کھاسے بیہ اندر اس
 ادا حصہ لود و در سارح گو یک کہ پوس کل حرما ماسد و آندہ است کہ ار صوف لود کہ آ
 و دتا کردہ و دحقہ لود و سی عالیہ صد یقہ صی اللہ عمامہ آثر امارتہ کرد و گسرا سید
 وضع ال ماصد یقہ و مودہ و مے فراش دین سب بر اسے مے ساحتہ لود مے گفتم
 پاست کہ درستہ مے دیگر لود مگر آن دو مارا حمار ما کردہ ام مارم ماسد و مودہ
 مارگر داسید آثر اسال ساس علیہ جواب ار مئی آن مر بار داست ار ما سجد و آن ہم مالک
 لود گفتم لیں عمر دیدیم رسول اللہ را کہ مے لوسید مد لعلی کہ مودہ راں مودہ و اسیم
 نعل را امرامی لوستید لیں و دست سید ارم کہ میوشم جبین لعل را سار ایلای رسول اللہ
 مے باعتبار شحیت و مصویت آن نعل صحابہ را ایلای آن صاحب استمول حواہ شس لوس
 و اما کہ او علم طاہر و ماطل مے بہرہ اند و در معرفت حقیقت ذات مارکات و در امانت

و در خواندن متابعت مطلقا آنجناب پسنده اند و در معاملات دنیوی بر ضعیف حاکم شرعی
 که به واسطه آنها باشد پسنده و در آن حال مسائل اولی و متفق علیه را که بجلالت خواهش
 معامله آنها باشد پسنده و بر زهد و تقوی اختراعی خود مغرور اند و گرنه و با جامه موضوع استماع
 خواه نیم ساق بود یا نبود پوشیده و عمامه معطر باندش مروجه بخوابش نفس خود در بر نهد
 و شانه و سواک در دست گرفته و موسی سرتابه بناگوش یا قدر زیاده ازان که سنت است
 پسندیدارند و در رازیش نابدوش که آنهم سنت است اگر آن در رازی مروجه و یا رازنا
 نباشد پسندیدارند و در فرق آن بسیار کوشش میانند تا که بجلالت رواج یاران نباشد
 و رونق چهره مبدل نگردد و نماز با جماعت در مسجد بخواند باشد خواه نباشد بران اکتفا کرده
 در محفل امیران و عاشقان و معشوقان بدریده بازمی و بر اسه خود و خوشی خود را متبع سنت
 ظاهر میکنند و متقی و در پرده تقوی و دعوی عزیمت و اولی یا ضعیف دلیل مباح طاعت
 حرمت صریح ثابت کنند و عمل بر آن نمایند و نیز آنها پند شکم بر بند سب آنها که در اصل
 اشیا و اباحت میگویند بخجوف مال مردم خوراند و انفاق و محفل مولو و شریف را به تقلید
 بعضی که در اصل شعی حرمت گویند بمتوقف نسبت بگرام میکنند و گاهی بجای امید
 قورم و کوفته بریان و شیه مال نرم و نان تنگ گرم گندم منخوف از تقلید اجماع علما
 و صلحا سب امت اهل سنت و جماعت گردیده مانند تنگ نواشان ناپاک و آزادان
 بی باک نفقه لاندی و تقیدی میزنند و از سکر خوردن نفقه که تخم ثمرات مسکرات است
 حسناات انکه از بعد از بقایات تبدیل میکنند و خاص حیوانات و در جبات اهل علم عظم را حشمت
 علیه بخورند و در مایه مسائل مولانا محمد اسماعیل رحمه الله میفرمایند که لحاظ اباحت و
 کرده میشود پس ظاهر معلوم میشود که مقرر گردان یرم عرس جایز باشد انتمی گویم بدرم
 میفرمودند که دیدیم مولانا شاه عبدالغفر عرس بدر بزرگ خود میکرد و دنیا اجتماع مردم و خفا
 پنج آیت میخواندند و شیرینی تقیم میشد بطور وجه و بعده شخصی نوش آواز شعر حمد و ثناء

و مولانا محمد عالم علی سلمه الله ما نام میر مودت که از مرشد سید و اسامی و مولانا محمد اسحاق
 مولوی محمد محمود بن ابی حال دسے بخت عرس و من طلب کرد و دسے حضرت داد و نمود
 و ستاد و دهم مولانا در کتاب مذکور میفرمایند فاس عرس بر مولود شریف بیستم
 زیرا که در مولود شریف مذکور لاد بپیر التزوآل موجب و حسب و سرورست و در
 اسحاق راسه و حسب و سرور که عالی اربد حیات و مکررات نامستد آمده و در اسے
 اصحاب حری و منور و ثبات سده و فی الواقع موجب مثل و رحمت و لادت آنحضرت
 صلی الله علیه و سلم در دیگر امر میت امنی و ای سفر مرارات انبیاء و اولیای جامع اند
 و حاضر سفر مبارک قر شریف سید المرسلین سفر معصیت و حرمت مگویند
 و در ایما ستر محبت نفس بر غریب توقف نمکند و ما بهیب آنها که در اصل حق
 اماحت گوید در رباں و داری خاموش استود و بر حرمت آن استثناء منقطع بر بعضی را
 در حدیث لاتی رجا له الا علی ثلثه قسامت کسد و مراد دارد و دلیل سے آرد
 بر کلام صحیح مسالیه السلام که در جمعی استثناء متصل فصیح ثبات است و در حدیث مذکور
 انکار دارند و بعضی را ولایت استثناء منقطع قائل اند خلاصه کلام محققان مثل سید
 عبدالحق محدث دہلوی آنست که اگر مدینه منوره قریب است و حاد کعبه بعید اول
 رو دو اگر کعبه مطهر قریب است و مدینه مطهر بعید باید که اول مدینه رود و بعد کعبه
 و سر ابدان آنست که از برکت ربانیت آن مقام و ادتصرعات طاهریه و باطنه
 سید الامام افعال و اسلاقی و سیمه و رزیه با اخلاق حمیده و افعال جمیل
 مبدل گردد بعد ازاں ارطواف کعبه شریف آن حمله بچہ ستود و گفته اند و سیمه
 که درین قر شریف آنحضرت از من کعبه شریف افضل است و هم در راه مسائل
 مذکور است سوال براسے ربانیت خود و اولیاء الله آمدل از کاملی بهسد و مسائل
 حکم دارد و خواہد در مسئلہ علماء اختلاف است بعضی حاضرند و بعضی درامد

و الصبح عند امام الحرمين وغيره من الشافعية الجواز انتهى ترجمه نزد امام الحرمين وغير ایشان از شافعية مفسر است
 زیارت صالحین جائز است و احادیثی که در وجوب زیارت قبر شریف رسول الله صلی الله علیه و سلم است
 این است عن ابی الدرداء قال لما فتح عمر بن الخطاب بیت المقدس سال بلال ان یقرء بآشام فعل
 ذلك ثم ان بلالاً راى فی منامه النبی علیه الصلوة والسلام و یقول له یا بلال یا بلال اما ان کلب
 ان تزورنی یا بلال فانتهی بخبرینا و حیلنا یافا کرب راحلته و قصه الدنیه فاتی قبر النبی علیه الصلوة والسلام
 فجعل یبکی عنده و یمر شح و یمسح علیه الخ مولانا عبدالحی لکنوی سلمه الله تعالی ابن حدیث را با چند اسناد
 صحیح در رساله رد المصود فی کلام المیر و که در ردش پیر سیست آوردند ترجمه از ابی الدرداء روایت است
 که گفت که هرگاه که فتح کرد حضرت عمر بن الخطاب بیت المقدس را رسول کرد بلال که برای قیام
 ملک شام اجازت دهند پس قبول کردند بعد حضرت بلال بنی صلی الله علیه و سلم را بخواب دیدند
 فرمودند وی علیه الصلوة والسلام یا بلال این جفا بر من چرادر او داشتی زیارت من چرانی کردی
 پس بیدار شدند بلال نمکین ترسیده پس سوار شدند بر ناقه خود و قصد کردند بر نیلویه او در آمد بر قبر بنی علیه الصلوة
 والسلام پس گریه نمود و بآلیدر و سینه خود را بر قبر آنحضرت صلی الله علیه و سلم ایضا حدیث من از قبر
 و حجت له شفاعتی هر آنکس که زیارت کرد قبر من واجب شد بر او شفاعت من و مولا نا حدیث نهاد از تحقیق
 اکمال و تمام و با سند و قومی در رساله مذکور آوردند ایضا حدیث من حج و لم یزرنی فقد جفانی هر آنکس
 که از حج فارغ شده زیارت من نکرد پس بر من جفا کرد ایضا حدیث من حج فزار قبری بعد وفاتی
 کان کمن زارنی فی حیاتی هر آنکس که حج کرد و زیارت قبر من کرد بعد از وفات من گویا که زیارت
 من کرد و در زندگانی من ایضا من از قبر می بعد موتی فکانا زارنی فی حیاتی و من لم یزرنی فقد جفانی
 هر آنکس زیارت من نمود بعد از وفات من گویا که زیارت من کرد و حیات من را آنکس زیارت من نکرد پس
 ظلم بر من کرد تصحیح و تحقیق قویق این احادیث و قوت آن بدلائل قویه در رساله مذکور مرقوم است و بن
 مختصر کنجد و کمر حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه و الودت بعد از سال و چهار ماه و اقصای الحج و عمر حضرت
 یاسه سال ایام خلافت رسالت و بقولی چهار یا دو ماه و سیست و پنج روز بود در ارج انبوت است اختلاف که در اول سال

لا تخش ابابکر خلیفایمان است که دسے از صورت خود در گذشتہ بود و لپورت میر خود خود را نمود و بود
 با پیروی یک گشته بود محمد صلی اللہ علیہ وسلم در قاب قوسین آواز کوفی داد با وی یک صوت
 و یک معنی آمد فلفلی غلتی لپورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر بنو لایه و هو فذلک معنی القلار فی الشیخ
 و البقا ایضا در کتابی میفرمایند که مرید عاشق جمال شیخ گردد و یک ساعت و یک لمحہ
 حجاب از دسے بر خود و اندارد و جان جهان فر زیر قدم شیخ تار آرد و همیشه مشتاق جمال
 شیخ بود و کمال معادت مرید را ازین اشتیاق است اینجا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
 قدم بکمال رسانید و در غار یار غار شد و گفت من خدا سے تعالی را و جان محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم دیدم سبحان اللہ قدر پیران مریدان چه دانند که گفته اند هر که ایشانرا بشناخت
 خدا بر یافت و هر که خدای تعالی را یافت ایشانرا شناخت صاحب مرات الاسرار از سیر
 سے آمد که عمر رضی اللہ عنہ بعد از وفات ابوبکر رضی اللہ عنہ زن ویرا در نکاح خود آورد
 و از دسے پرسید از مشغولیهای صدیق اکبر و گفت من انقدر میدانم که بیشتر بشیخی
 بحق بودی و چون وقت سحر شدی نفس بر آورد سے و ادسینہ مبارکش بوسے بگرشتم
 آمدی عمر رضی اللہ عنہ گفت من دیگر بیمه متابعت سے تو انم کرد لیکن بوسے بگرشتم
 از کجا آرم پس نش را طلاق داد و گفت من از بهر رسیدن احوال صدیق اکبر ترا
 در نکاح آورده بودم مقصود دیگر نبود و انتہی دہم حضرت قطب عالم قول جنید رحمۃ اللہ علیہ
 معرفت بر دو نوع است اول معرفت تعریف یعنی از مصنوع بصلان و این عامیاتی
 باشد و دوم معرفت تعرف یعنی از صانع بمصنوع ویدہ و شدن اینجا صدیق اکبر خبر داد
 معرفت اللہ باللہ و معرفت الاشیاء باللہ ایضا میفرمایند کہ تجلی حق بر هر یکی از انبیاء و اولیاء
 در دنیا و آخرت بر موانع عام و آخرت بر موانع خاصہ که تجلی اللہ تعالی بکر خاصہ و کشف المحجوب است
 المیر المؤمنین ابوبکر عبداللہ بن ابو قحافہ عثمان الصدیق رضی اللہ عنہ ویرا کرامات مشہور است
 و آیات و دلایل ظاہر اندر معاملات و حقایق و اندر باب البصوت طرفی از روی کار او گفته

آنورداست و مساج ویرامم ارارباب مساجده و اسماء اندر ملت روایتش را و عمر را
رضی الله عنه مقدم ارارباب مجاهده بعد مرسلات و معالمن را و اندر احار و معاج مطبوعه
و اندر میان اهل علم متوجه که وی تشبیه را کردی بر آن بوم خوانندگی و چون بوم رضی الله عنه
کار کردی بر آن ملحد خواندی رسول صلی الله علیه و آله را و اگر رضی الله عنه بر سینه که بوم چون
گفت استمع لمن ایماچی را می دهم کار من عالمیت و بر دیکر سمع و شن بوم چون
و ملحد بودن هر دو یکیست و از عمر رضی الله عنه پرسید گفت او و اولاد و نسای ای الانام
و اطرد سلطان یعنی مدار سکن متفکار و ویرامم الملسم را این نشان از محاببت داد و آل را

ار مشاہد و مقام محادثہ حسب مقام مشاہدہ لفظہ لود اندر محرمی داراں لود
 کہ سمر صلی اللہ علیہ وسلم مدو گشت یا عمر بنی است الا مئشہ کس سائب بر آبی مکر سیں چول چرند
 ار حشرات الوکر کہ عمر اسلام لود لود لوط کرکس باعالمیاں کجگو نہ ماستمد وازوے سے آرد
 کہ گفت دارنا فائتہ واکو الخا عاربتہ والکاسنا بعد ذہ وکنت لسا موتوہ سر اسے لکد ریدو سا
 و احوال ما روے عارت رفسہای اسما رو کاہلی باطاہر س عمارت سر اسے فال باجھا
 و اعتماد و حال رعایتی ار املی و دل بر الفاس محدود مساو ا غفلت و کاہلی اوس حوالہ
 ار عین کہ اکھ عاری لود مار خواہد و انجیکہ ریدہ لود کامند و انجا اندر عد و آید رسد و کاہلی را
 جود و در غشت و ہم اردو سے سے آرنگہ کھب اندر شا حاشا لکتم اسطی الکر یا ورتہ فی ہنا
 صفت گفت کہ دیار س دلچ کرداں دانگاہ مرا رات ال مجاہ دا انحر اس رزم سٹ سے
 بحسب دیامہ ماسکر آن کیم نگاہ دمس آن وہ مار اسے لود مساراں نزارم باہم در شنگ و ادا
 یا و نام ہم مقام صبر و انداد و مضطرب ساشتم کہ مفر مرا احتیاد است و رہی از دی و اس
 چوں اورا خلعت محبت کرد و در مرتبہ در میاں طبعہ حواد و اکثر ناکشت حریم علی الامارہ و
 لایلہ تقو لکاکشت عمار اعما و لاسا کتھا اللہ و طیفی ستر اعلیٰ سیتہ و ملی فی البامارہ و خطابہ
 من ناحیہ یعنی محمد کہ مس سرامت حریف سیم و سوم ہرگز روئی و شعی دارا و ت آکن روال کرد

۱۲

اسی نامہ سے ملو اور اس سے
جیل میں دیوار بنی
تو وہاں راہ دیو گیا

و مر را بخت نبود و از خدا سکه نخواستیم پس و علانید و مر اندران راحت نیست پس اقتدا
 این طائفه بتجربید و تمکین و حرص بر فقر و تمنی و ترک ریاست بدوست و امام اهل حق بقیست
 خاص رضی الله عنه انتهی وفات یافت و جمادی الآخر سال سیزدهم از هجرت نو کمر حضرت
 عمر رضی الله عنه و لادش سیزدهم سال بعد از واقعه فیل بود و عمر شریف پنجاه
 و هشت و خلاقش ده سال و چند ماه بود و در مدارج النبوت است چون عمر بخانه
 خواهر و داماد رسید آواز قرأت ایشان بگوش و سید ایشان سوره طه
 میخواندند و آنرا در صحیفه نوشته بودند عمر گفت این صحیفه چیست بمن بپسیند خواهش
 گفت تو نجاست شرک داری و این کتابی است که در وصف و سوره آمده است
 اَلَا يَسْتَهْزِءُ الْمُطَّكِرُونَ پس غسل کرد و از اول سوره طه خواند پس عمر
 در گریه افتاد و گفت چه نیکو کلام است این کلام و خداوندی که صفت او این است سزاوار
 که بپرستند غیر او را انتم هکذا اَلَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ و انتم هکذا ان محمداً رسول
 الله انگاه گفت پیغمبر کجاست تا نزد و سوره پس نزول آنحضرت آمد شمشیر حایل کرده یاران
 از ترس درنگشوند آنحضرت فرمود تا در را بکشایند پس سید عالم صلی الله علیه و سلم پیش آمد
 و هر دو باز و سوره را بر او سینه کمر او را گرفت و میفشرد و گفت ای عمر اگر بصلح آمده است
 از تو باز دارم و اگر بجنگ آمده ما را از روزگار تو بدارم چون عمر این سخن از حضرت شنید از
 بند بر بندش بازید و شمشیر از دستش میفتاد و سر و پیش افکند و گفت اشهدان لا اله الا الله
 و انک رسول الله انتهی و در کشف المحجوب است و نیز سر بنگ اهل احسان و امام
 اهل تحقیق و اندر بحر محبت غریق ابو حفص عمر بن خطاب رضی الله عنه ویرا کرامات مشهوره
 و مخصوص بوده بهر است و صلابت و ویر الطایف است اندرین طریقت و پیغمبر صلی الله
 علیه و سلم گفت ان الحق یخلق علی لسان عمر حقی بزبان عمر سخن گوید و نیز گفت قد کان فی
 محمد ثلوثان کما کان فی امی فهو عمر یعنی اندر امتان پیشین نه نشان بودند و درین امت اگر

آن عمر است سرآمدین طریقت و مورد لطف سارا است عشق اوست که درین کسای
 احصا حوالا کرد امانا و سستی آمد که گفت العزیز که که من محسنا ان الله عز و جل را
 از مبدیای مد و عزت برد و گوید ما سستی که اعراض از حلق و دیگر انقطاع از انسان
 و اعراض کردن از حلق کردن مکان حالی بود و دیگر کردن از رحمت احساس نظام درآمده
 محمود و دوست محمود است و اعمال خود و ملاصق حسن خود را از محالیت مردمان و این گردان
 خلق را مدتی خود انقطاع از حلق بدل بود و مصعب دل را ظاهر هیچ تعلی ماسد
 کسے بدل مصلح نشود و پس ماسداید و حلق بدل مصلح بود از حلق و در این حصر ماسداید
 اگر اس کسے اندر میان حلق ماسد از حلق و حلق بود و مهندس از ایسا بود بود و دست تمام
 و بعد بود و راست بود و در این صفت عمر بود که از احب عرب نشان داد و دومی ظاهر
 اندر میان حلق ماسد و خلافت معقول بود و ماسدین سخن بود و عرب و احب و ازین
 ظاهر است که هرگز و ماسد و ماسدین سخن ماسد و ماسدین آن ماسد که هرگز
 و از آن ماسدین حلقی ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین
 که هرگز و از آن ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین
 و اندر حضرت حق تعالی همه اعمال معقول بود و قاعدی که حضرت علی علیه السلام اندر آن
 عهد ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین
 اس ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین
 انام است و در ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین
 کسب احمد است ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین
 ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین
 حلسه ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین
 صحابه کرام مشایخ ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین ماسدین

اددو لتی بخت صحبت و لایمت نبوت بسبب الله صلی الله علیه وسلم پدید آمد تا هر یک شود
 در هر طرف بر آوردند یک گفت والله لا عید ربنا ما لم آره و یک گفت عرفت ربی پرستے و یک
 گفت راے قلابی ربی و یک گفت و کنا ز می الله فی ذالک المکان و یک گفت نقالو نقول
 بالله ساعته و یک گفت ما الا یان یا رسول الله مصطفی صلی الله علیه وسلم میگوید یمن را
 فقط را می الحق خود و ثور جو است و هر کدام صاحب بخت این آفتاب طلوع کند و یحیی اویا
 کسی اما الحق و کسی سبحانی گفت ایضا در مکتوب است چند آنکه جمال شیخ مرید صادق
 آینه جمال حق بود از نگاه مرید صادق منشیخ پرست بود که اینجا گویند که مرید پرست بر این
 که پرست و مشاهد حق بود در اقام گوید تفصیل این سخن بقول مولوی محمد اسمعیل در بیان
 تجلی ذاتی گذشته پس درین مقام دست حضرت عمر را حضرت رسول صلی الله علیه وسلم
 پرستید یا عمر تو را از جهان دوست میداری عمر صادق بود از سر صدق از مقام خود و از
 یا رسول الله ترا از جهان دوست نمیدارم که جان از همه عزیز است رسول صلی الله علیه وسلم
 فرمود یا عمر تا تو مرا از جهان دوست نداری ایمان نداری که تا جان نبازی و خود را از دنیا
 نیندازد دست تو بردا من کبریا و ایمان نرسد که ایمان با خود یرستی نبود
 و به حقیقت خدا پرست ظاهر در مشاهده خود با خود بود پس خود پرست بود نه خدا پرست
 پس پرستستی که در حقیقت خدا پرستی است از خود درستی بود و آن ایمان درستی
 که خدا پرستی در پرستستی است نه پرستستی خدا پرستی است عمر صادق عاشق
 فایق بود در حال از خود خواست و با پرستستی ساخت و گفت یا رسول الله اکنون
 ترا از جهان دوست میدارم یک جان چه باشد صد جان فدای راه تو آرم را هم گوید
 که از همین جا است چون رسول مقبول ازین عالم ظهور خود را در عالم بطون پویشید
 برو سکه رهی الله عنه از کمال غلبه عشق و محبت سکر غالب آمد و حیات دینی و اخروی
 آنجا است البنی علیه الصلوٰة والسلام من شکک گفت و هم در آن غلبه سکر نظر دے رضی الله عنه

بر حجاب مجاری آنجا رسالت ماب مقتدا پس در انحال آنکه دس و مود که معروف است
 صدق اکبر مرشد کامل در ای حاضر بود سکرو الصحو مدل گرداید النظر بوسه مهر و دماس
 احاد و ادعاست که مردم سرگ یکا و بیول و دم آن حضرت علی القدر علیه و سلم و یکا آنجا
 اروق محبت و در دجول آن حضرت را در سنگم بخاست که در ریس برید و در داندیکه حبس
 آن حضرت را مالک بن سنان مد الو سعید مدری گنبد بیدار حیل را از هر گشت ۱۰۱۰
 هر که بریم حول آن حضرت را بر حاک پس در د آمار برود آن حضرت علی القدر علیه و سلم
 مرعد اندس الر سر او است که در دجول و بر اللمسک التار الخ و در داب آمد آن
 ام آنس و بر که و مردی نول آن حضرت را حورده بود دس حبه کرد آن حضرت و ام بر
 لعل نم و می کردار خود آن ام آنس را و این است که حیل امر کرد آن حضرت علی القدر
 و سلم بلال را که ماک که هر که سمیع و ملیع است امر بدست لایم که کردار و کردار و کردار
 بعضی سخاوت نما عصر باطله و فساد کرد و ما هم گفتم باید که اسم را را - امر کرده است که ام
 بعضی قصا کرد دس آن حضرت هر دو طالع را مسلم و مقدر است و هیچ که ام را در کردار
 و در د بر سوادس در الخرجی دس حبه مسترا و صاف الساده بود آن حضرت خوب سید
 برید او و در مود اثبو یا سو او سو او گشت یا رسول الله صر حوب له المسم رسا
 فصا ص من ده حضرت سید بر سید ساحت آن معا و تم در سینه آن سر در نهاد مسل
 سر و در ده حضرت بر سید حواب داد که در س مقام فعل اس مستم حواسم که در آنجا
 مساس در ماکر کرده ما شتم و آنجا است و در س طریق المثل وصول الی الله که آن
 فقط رنظ القلب سچ خود است و حواته اولس قری آن کمال در رش پس طریقه در د
 مشایخ اولیا و ایدسا و میاں عاشقان رسول الله مخصوص گردید الحاصل حضرت عمر
 مد که محرم و سال سب سوم از حوت و فاتی یافت و که حضرت عثمان غنی الله
 عنده امام حات و سب هشتاد و هس ما و یا بود سال بود و مدت خلاف یازده سال

و یازده ماه و هفت روز بود و کشف المحجوب است گوهر گنج پادشاه عبد اهل و فاضل و مصلح بدرگاه
 رضا و شجاع برادرین صلی الله علیه و سلم عثمان بن عفان رضی الله عنه که در پرافتخار
 بود است و عبد الله بن ربیع و ابو قتاده رضی الله عنهما روایت آورده اند که در و نزدیک
 مانند عثمان بود و هم چون بر و روسته غوثان شد صحیح شد و غلامان او و سلاح برداشتند
 عثمان گفت هر که سلاح برنگیرد و مال من آرد است و ما از ترس خود بیرون آمدیم علی
 رضی الله عنهما ما را و راه پیش آمد با دسک باز گشتم و نزد عثمان اندر آمدیم تا بدینیم حسن بن علی
 کرم الله وجهه پایگاه آورده چون اندر آمد سلام گفت و ویرا بران بایت عزیمت کرد و گفت
 یا امیر المؤمنین من بی قرآن تو با مسلمانان شمشیر نتوانم کشید و تو امام حقی مرا فرمان ده تا بلائی
 این قوم را از تو دفع کنم عثمان گفت یا ابن ابی اسحق و انجلس فی بیکس یا فی الله یا قرآن فلا خاف
 لنا فی الهراق الدماء و این علامت تسلیم است اندر حال ورود و بلا اندر و در بخت چنانکه فرود آمد
 بر فرزند و ابراهیم را صلوات الله علیه اندر پل منجیق نهاد جبریل آمد و گفت بل لک من جبریل
 گفت انا الیک فلا یحتاجنی ندارم گفت پس از خداوند بخداه گفت خشنی عن سوالی علمه
 رجائی مرا آن بس که او میداند که من چه میسر دوا و من و انا ترا از من است و دانده صلاح
 من اندر چه چیز است پس عثمان اینجا بجای تحلیل بود و منجیق بلو و غوغا بجائی انش و حسن
 بجای جبریل اما ابراهیم را علیه السلام اندر بلا نجات و عثمان اندر بلا هلاک و نجات را
 تعلق سلا بود و هلاک را بقنا و اندر این معنی پیش ازین طری گفته ایم پس اقتداء ابراهیم
 ببندل مال و جان و تسلیم امور اخلاص اندر عیادت بوسه است و دسک بحقیقت امام
 حق است اندر حقیقت و شریعت و طریقت و دسک اندر دوستی ظاهر است انتمی
 در سال سی و پنجم از هجرت در بیق مد فون گشتند رضی الله عنه ذکر حضرت علی
 کرم الله وجهه در ارج النبوت است بعضی گفته اند که اول ایمان آورد علی بن ابی طالب
 که در کنار تربیت آنحضرت بود چنانچه و سکه کرم الله وجهه گفته است بقیة الله فی الاسلام

[illegible]

نسخ حدیث حسن صحیح و روایت کرده اند از ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ گفتہ برادر می و او را
 سلمی اللہ علیہ وسلم میان اصحاب خود یعنی بعد بیکر برادر گردانیدند پس علی آمد اشک از چشمش
 روان و گفت یا رسول اللہ برادر گردانیدی صحابہ خود را بایکدیگر الا مرا کہ با هیچ یک برادر
 نگردانیدی فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو برادر منی در دنیا و آخرت روایت کرد این
 حدیث را نزد می و گفت حدیث حسن و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرا خبر داده بود و کہ ترا
 خواهند گشت و از دوسے رضی اللہ عنہ آثار بسیار نقل کرده اند کہ ویرا علم آن سال و ماه
 و شبی کہ در آن گشتہ شد داده بود و مذکشد کہ وے ابن بلجم بود و بشم شیر و در آخر شب
 جمعی کہ نوزدهم رمضان سنہ اربعین هجری بود و عمر شریف وے شصت و سنہ سال بود
 و در وایتے از ابن ابی الدنیا آمده است کہ بعضی از مردم گفتہ اند کہ روزے ہارون رشید
 از کوفہ بغیرم شکار بنا حبیہ غریبین برآمدہ بود و اہوان پناہ بنا حبیہ غریبین برده کیسو شدند
 سگان شکاری از انجا با گشتند و چرخدار ابران اہوان سردارند و رشید را از حقیقت حال
 خبر کردند رشید پیری را از پیران غریبین طلبید و از کیفیت حال این واقعه پرسید پیر
 ما را از پدر این ماچینہ رسیدہ است کہ این مومن قیر علی است رضی اللہ عنہ پس شب
 این خیر را تا بہشت و مقبرہ داشت و ہر سال زیارت سے آمد تا از دنیا رفت و صحیح ترین
 اقوال است کہ قیر وے رضی اللہ عنہ در موضع خسی است کہ آلاں زیارتش کنند و بہر
 بدان خواهند و برین باب اختلاف روایات بسیار است الفرض موضع قیرش از نظر
 اغیار بہیمان است اما ہم فرودے رحمۃ اللہ علیہ در ذکر علی رضی اللہ عنہ گفتہ است اتمام
 کہ علی از رسول اللہ علیہ السلام روایت کردہ است ہاں بعد و ہشتاد و شش حدیث است
 بہت حدیث از ان متفق علیہ است میان بخاری و مسلم و جمیع حدیث منفرد است بخاری
 و ہازدہ مخصوص است بمسلم و اراد اب المرین است کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است
 انت منی بمنزلہ ہارون منی موسی الا آتہ لا نبی بعدی یعنی تو از من بمنزلہ ہارون هستی

ابرہہ سے لڑا کہ بعد میں مہر بیت نقلاست کہ چون پہنچے علیہ السلام باران داما کما کبریا و
 الخ کہ مکہ کو رسد میں گشت یا علی و خدیج راضی کہ کس برادر و ماتم در واد آفریہ گفت رجم
 ماریول اللہ و کشف المحجوب اسب را در مصلحت و عین بحر طالع الحبس علی کرم و حماد را
 امد بر لغت شانی علم و در شتہ ریح است و در سرف عمارات اراحدل حقائق عطی تمام
 داشت نامہ سے کہ مہد گنج رجمۃ اللہ علیہ شحمانی الاصول و الملاد علی المرتضیٰ المسیح
 ما در اصول و امد رما کشید بل مریضی است و امام ما امد رما و معالجات اس طریقت کشت
 سے آگہ یک کرد و سے آمد و گفت ایہ الومس مرا و متے کس ویرا گفت لا تخمنا کما کثر
 سہلک الخ ترمہ یعیہ سعل ریں فرہ را ہم ترایں اتحال خود کردانی اگر آریاں
 ارد و تہاں خدا امداد و سہاں جو راصلع مکہ را گردنماں خدا یما دعو و دشماں سے پیرا دایہ
 و خلق اس مسئلہ با قطاع دل لودیا کہ موسیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ و خیر شیعہ و دعا ہی
 ہرچہ نام تر و صعب تیگداشت و او نہ تسلیم کرد و اراہیم صلوٰۃ اللہ علیہ و خیر شیعہ
 برداشت و لودای غیر و سے ورج رد و مکہ انے تسلیم کرد و مرا تبارا کثر شعل خود
 لسا امد و ہمد دل ادر حق ہند ہیں ماسد ہست این سخن ماکہ علی گفت کرم اللہ وجہہ
 مر سایل را کہاردی برسید و لود کہ پاکہ و تریں کسب حسیبت گفت عبادہ علیہ السلام
 و ہر دل کہ بخدا اتعالیٰ لو گراست ہستی و ما و ما در ویش مکہ و ہستی آن شادی ادا
 و حقیقت اس لہر و دعوت ماکہ گردس اہل طریقت افتا کنند و دوانہ و تقالین عباد
 و دعائے اشارات و تحریک ار معلوم و یا و آخرت و لطارہ امد ر قند میر حق و لایب کلام
 و سے سبزار است کہ اعدا اید بابہ و در اقداس الاوار است حضرت فدوۃ الابرار
 خواجہ عبداللہ احرار در رسالہ اشغال مبیوید کہ حضرت رسالت یناہ مامور لود کا اثر
 و لودید کہ در مقام سے فتح اللہ و مسیح پو اسطہ میر بیل ابر حضرت حق مسیحا امد نمود
 میصدق طلب کسی کو بد و الال صحت درین فرقہ معمولست و احکام مرتبہ سبک نشانی

چنین از ان عالم بیگفت بحاجت دعای میرساند طلب کنند یا کنند و نه آنحضرت
 منموم نشسته بود که هر کس از احوال احکام شریع است پرسد و از اسرار باطن سوال نماید
 شاید این راز همراه ما در پرده خواهد رفت اتفاقاً بیکم از اراک و اندیشمندان نجیب یاد آنحضرت
 همان زبان بخاطر اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه گذشت که بموجب
 فرمان الهی احکام شریع از آنحضرت اخذ نموده متابعت ظاهر و باطن آوردیم اما از احوال باطن
 باطن خبر نداریم تا متابعت باطن نیز بجا آورده شد پس از کمال صدق و اخلاص بخدمت
 حضرت رسالت پناه رسیده سوال کرد آنحضرت این است شکفته شد فرمود که مرا فرمان
 چنین بود که بسبب طلب این راز بکسی نگوئی الحمد لله حق نقاسی ترا هدایت این اسرار کرد
 قال علیه السلام لعلی انت نظیری امی شفی فی الولاية التي هی مسانیه الحقی و قول الجلیل
 مولانا شاه ولی الله است فضلی فی اشغال المشایخ المستقیمین و هم اصحاب امام الطریق
 خواجہ حسین الدین حسن البشتی و بشت قرینه شیخو تیر منی الله عنه و عنهم قالوا جاد علی ابی
 صلی الله علیه و سلم فقال یا رسول الله و لنی علی اثر رب الطریق الی الله و افضلها عند الله
 و اسمها لنباهه فقال رسول الله صلی علیه و سلم علیکم بیلاد منیه الذکر فی البیضاء فقال علی
 کرم الله وجهه کیف اذکر یا رسول الله صلی علیه و سلم فقال رسول الله صلی علیه و سلم عنین علیکم و انتم
 مرآتیه قال البی صلی علیه و سلم قال لا اله الا الله فانت مرآتیه و علی یسمع ثم قال علی
 و وجهه لا اله الا الله فانت مرآتیه و البی صلی علیه و سلم یسمع ثم قال علی
 البی صلی علیه و سلم و هذا الیوم یستأثرون فی الدنیا و بعد ناه عقد مهر لای المشایخ و علی قوا من اسرار
 فیہ بحسب طویل و ارقم میگوید مولانا این حدیث را بر اسم استفاد و طایبان و یقین
 بر تعلیم عالم باطن که از ان حضرت صلی الله علیه و سلم یعنی مرتضی و اد علی کرم الله وجهه خواجہ
 حسن البی صلی علیه و سلم استقامت میفرستند باز اگر از کلام
 درین رساله ابراد آن ننمودندی و بحسب طویل برین وجه میفرمایند که حدیث ابو عبد الله

سرمه را منقطع است زیرا که طافات حس نصری رحمة الله علیه با علی مرتضی ارزونی مانع از
 مستخرج قول جمیل مولوی حرم علی مرحوم میگویی فی الواقع اگر کتب اسماء الرجال را
 این روایت مشکل است لیکن با ولایت و جنت رضی الله عنهم حسن طس را این مقتضی است
 که اگر ما بخواهیم اسماء الرجال را منقطع کنیم که در انام اعظم الوجوه و امام مالک و غیره
 روایتی است که در این است و لا تاخیر الدین در رساله محرر الحسن است و در فصل اول
 قال محمد بن الدین السعادت ان الابرار فی اسماء الرجال لجامع النعمان الحسن العسکری
 هو الوسیعین اسم الحسن لیسار النصری من سببی بیان مولی رید این تا می رسد که
 نقیاس حلا و عمر رضی الله عنه مالیه الشریعه و قال الحسن بن سعد الله الطبری
 اسماء الرجال ولد الحسن العسکری یسین نقیاس حلا و عمر رضی الله عنه و قال الدانی
 فی شرح البحار الحسن اس الحسن الاساری و امه اسمها حیره مولاة لأمم سید الدانی
 او حلا و عمر فی الدین السریه **فصل ثانی** ان الحسن بن ممد المذنب السیوطی
 سر فاد قطعاً الی السرقه ما بلغ أربع عشرة سنة لانه قال صاحب جامع الأصول
 اسماء الرجال لجامع الله قام العشرة كن متسل سمان و رأى عثمان بنی الله عنه و قال الله
 فی اسماء الرجال قدیم العشرة كند متسل سمان و رأى عثمان بنی الله عنه و در حال
 ن تندیب الکمال انه حصر یوم اذار و له أربع عشرة سنة ترجمه این بر دو فصل بود که
 خواهد آمد ترجمه فصل چهارم درین فصل رساله مذکور بوقت قیام علی مرتضی بعد سلامت
 در مدینه چهار ماه است از احوال مختلف چنانچه حسین ابن محمد اشعری الحسن الدیلمی و دیگران
 ارجاع المختصر نقل کرده که علی مرتضی بعد ما بخت چهار ماه مدینه قایم ماند و باسی عرایض
 و همچنین از تاریخ نقیاس رحمة الله تانت است عرض کرد که حاجت جوانی حس بهر
 در مدینه موده و در شهرها و در تمام رضی الله عنه بهر چهار ماه سالگی معلوم گشت و
 جایزه الوقت علی المرتضی ان سمعت مردان مسام موصوف چهار ماه موصوف شد و مصنف چهار ماه

در مدینه
 چهار ماه
 است

قبل الباری ویک بخاری و سلمه و جبر و شمس چنانکه فیه ویشیه و از عبارات شان معلوم است
پس چگونه وقت ثبوت این تالیفات با وجود قتل حسن الثقات گفته شد که حسن بصری از پدر
علی مرتضی را و نه عیبت یافته با و سکه کرم الله وجهه در دستش دیده است از او شان بلیل
المسئولیت چنانکه بعضی گفته اند و جلال الدین سیوطی رحمه الله انما سله در رساله اتحاف الثقات
گفته است که از معنای است که حسن بصری بپسین تمیز هفت سالگی رسید به برادر که نام
کرده شد و کان یختصر الجماعه و نه بزرگ اندیش عثمان مینی از عتقه تادقنی که عثمان قتل شد
رضی الله عنه بود علی مرتضی در آنوقت بدین و روانه شد از مدینه بکوفه مگر بعد شهادت عثمان
رضی الله عنه پس چگونه انکار سماع از علی مرتضی یا نسبت حسن بصری مسلم شود و حال آنکه
حسن بصری متبعی می شد بعلی مرتضی هر روز در مسجدیه نماز پنج وقته از پدر و تمیز تا سنین
چهارده سالگی و علامه ازین علی مرتضی براسه زیارت اهل بیت المؤمنین که بنحله آن
ام مسلم است میرفت و می بود حسن بصری و مادر دے در خان ام سلمه و در بابیه ثالثه
رساله مذکور است قال الامام الحافظ الفاضل ابو بکر محمد باقر قد گفت تحقیق ملاقات
حسین بصری از علی مرتضی بکالت شعور بود لکن لا تعلم سماعه و بیان کرد سافظ جلال الدین
سیوطی در رساله اتحاف الفرق باین طریقه گفت حافظ زین الدین العراقي در شرح
ترمذی وقت کلام کردن برین حدیث قال علی بن الدقی دیدم حسن بصری علی را
در مدینه و ابو غلام قال ابو زرعه بود حسن بصری که بیعت نمود از علی بن ابریطالب
بعمر چهارده سالگی و دید علی را در مدینه بعد از آن وقت حسن بصری بجانم کوفه و پدر
و ملاقات نکردم بصری از حضرت علی بعد از آن و قال حسن بصری دیدم زبیر را که
بیعت کرد از علی انتی و قال النبی فی التذیب دیدم حسن بصری عثمان و علی و طلحه
انتی و قال الشیخ السلامه برهان الحدیث جلال الدین عبد الرحمن السیوطی در رساله
اتحاف الفرق گفت ابن حجر واقع شد در سند ابی لیلی که حدیث کرد مرا جویریه

اس آئینہ گفت جو یہ کہ خدا و مراغہ میں الی الصمد السابلی حال سمعت الحسن
 لعل مستغنی عن القول حال رسول اللہ رحمہ اللہ کہ مستند من بعضی گفت
 سیدم علی رضی را کہ بیگت کہ در رسول علی اللہ علیہ سلم حمایت علی بی
 مثل المظفر قال محمد بن الحسن ابن الصیرفی سح حیوینا انص صریح فی سماع الحسن
 من علی کہ تم اللہ و محمد و حالہ کفایت ترجمہ گفت محمد کہ سح ایکی ارسو ح من ان
 ظاهر اس در اب سید بن نصری اعلیٰ رضی و راوی اس حدیث لفقہ امام سعد
 کلام سوطی نقطہ قوت اس احتمال بدلائل قوی سرعی در رسالہ مذکور متبع و مفصل منہ
 صدیق حدیث حال مولانا داد سر رسول حمل در استعمال طرقتہ محمدیہ ست اعلم ان اللہ
 حاوی فی الاساس سبب لطائف فی شئی ماعدا علیا و ماعدا آخرہ و حا الی غیر ذلک
 و ہو الذی احار سیدی الوالد و مکتوبی مکتوبہ و دائرہ و قال ہی العلقہ تم
 دائرہ آخری فی ہذا لایہ و فقال ہی الروح الی ان ریم الدایرہ السادستہ و دل ہی
 کہ آئینہ گفت لعل لعلہا فی حسن و شہد علی و ذلک بالحدیث الدایرہ علی ان
 ان فی تحلیس آدم قلنا فی العلقہ و غا آخرہ و لم احفظ فقط و مکتوبہ حدیث و کہ
 مر اہل حدیث بمع اصل ماست بیت را تم گوید در رسالہ این یکے میری و یکے کہ اس
 ماس لعل آمدہ است ان فی حداس آدم کہ مکتوبہ فی المصنوعہ قلنا فی العلقہ
 و فی القوا و حمیر و فی الصبر سر و فی السہ انار اتم گوید مکتوبہ و یکد احمی و صل السابلی
 و قولہ مکتوبہ و قولہ و سیدل علی و ذلک بالحدیث الدایرہ علی الکیہ الصغیرہ و ان
 طائفہ صوفیہ مثل اس جیس احوال در اب احادیث علم باطن دلیل و سبب حراکہ عالم
 و عقل و عدل و عباد و صدق و تقوی و رہ و اتصال سلسلہ و حفظ ایشان
 است پس حکوہ قول الشان را شہ طر موت اہل یہ استار سا و طہ کرد اسد گریہ علی
 ملاقات جسمانی و نہی ماست مست چہا یہ ماسر عذر امام محمد صاوی و ابو الحسن

۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بیا نیز بلیطان رحمۃ اللہ علیہم ملاقات ظاہر ثابت نیست مگر ملاقات روحی ثابت است
 و انتساب نسبت روحانیت نیز بالاتفاق ثابت و انبساط فی حق بخین نسبت روحانیت را جائز
 و اصل و سمند و حق دانند چنانچه سلسلہ بنام ایشان جاریست و مشابہ و کرامات الدائم
 ایشان و دیگر اولیاء وین نیز حق است در مکتوب کتاب شیخ ماسنج عبد القدوس است اولیاء
 و اصفیاء کمالی و جامی آنکه عاقبت بداند و همان باشد که ایشان دانند فان کرامتہ الاولیاء
 و الائمہ حق اگر در ظاهر شرح نگاہ داشت ادب را قطع گویند و با ابنیاء علیہم السلام مساوات
 بخونند اولیاء کتبہا علم رسیده اند از علم خود بعلوم حق تبار یافته اند فکاشی علمہم فی علم اللہ تعالی
 پس علم ایشان بآن علم حق سبحانہ تعالی بود و لا خلافت فیہ مع رعایت ادب الشیوخ و رجاء
 سے آرد عا داولہ آخراً و آخرہ اولاً و صراحہ بالست بر یکم کشف و عیاناً و توحید و عرفانہ
 بنیاناً و برائتاً و روحانہ اہل ظاہر سخن مردان بگویند کہ چند خلوات نماید باید کہ در اعتقاد
 آن خلوات لب تکشاید کہ در خلوات آن حرمان غلیم می نماید و در رجوع می آرد من اقتدہم
 ابتدای من انکرم ضل و اعتدی انتہی و کتاب صراط المستقیم است و صفیہ شخصیت
 و ہشت کتاب مذکور باید دید و آن این است پوشیدہ نخواہد ماند کہ صدیق من و وجہ تقلید
 سے باشد و من وجہ محقق در شرائع پس اگر صدیق زکی القلب است رضا و کرامت
 حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ بنور جلی خود دریافت سے نماید مثلاً بشہادت
 قاسم خود سے داند کہ فلان قول مخصوص یا فعل مخصوص مرضی حق است یا غیر
 و فلان عقیدہ خاصہ حق است یا باطل پس احکام این امور مذکورہ او را بدو وجہ
 معلوم میشود یکی بشہادت قلب خود و خصوصاً و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شریعت
 عموماً و علم کہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی است و ثانی تقلیدی پس در کلیات شریعت
 حکم احکام ملت اورا شاگرد ابنیاء ہم میتوان گفت و ہم استاد ابنیاء ہم و نیز طریق اخذ آن ہم
 شیعہ ایست از شعب و حق کہ از ادعوت شریعت نبقت فی الزرع تبیر سے فرمایند و بعضی اہل کمال

از راه حق ماطح می ماند پس در حق در میان این کرام و اعیان اعظام علمهم السلوة والسلم
 اما سب مطاع اسماح حکم جو سب الی الامم است و سب سب انسان با ماضی
 احوال حق اما حق الی کی با سب انسان با ماضی احوال است که میان ایسان من به
 علاقه است اسب من و سب سب اجات اسان اتمق الناس بحسب الله الامیاد
 می باشد گوشت طاهر می باشد نشان من و گوشت حرام اهل ملت را سب ایسان اسلم
 ما و سب سب با سب و وصامت تغیر می کند و ما سب سب اگر سب علم اما اسب
 لکن نه حق طاهر می سب و در حکم میام و عاتقی و ولایت مخصوصه که در راه
 من و سب سب و اسب سب سب بهان عمامت مخصوصه امار می در امتثال خود
 حاصل کرده که الله لیسطی من المملکة و سب و من الناس و انتم
 عسک کما انی المصطفی ان الحیاء و ما بین میان است و سب سب سب
 و اسب سب سب حق در سب سب سال سب سب سب اما حق در امتناع اسب
 سب سب سب و سب سب سب اسب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 و ولایت سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 هم سب سب که آرد عرف قوم به حاجت حضرت نماید و این سب سب سب سب سب
 که آرد و ام آن حکم و حاجت است حضرت و لا ناسا و لی الله لقریب الوجود
 سب و ما سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 و دت را و سب در آرد آن راه سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 ایضا علیهم السلام سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
 سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب

هم در آن عبارت است فهم من فهم و جاسه تردد و عبارت اخوان بنابر کبریه اخوت در حق
 است و این عبارت که رضا است حق در رضا است ایشان مندرج مشهور و اجتماع حق و انانیت
 ایشان منحصر کرد بدین قضایات دیگر ایشان خلافت میاید و قول تا بیان ایشان و انانیت
 است اهل حکمت گویند و هر که عالم صغیر را تمام کرده در عالم کبیر خلیفه خدا گشت و خلیفه
 کبریت احمد و مجنون اکبر و اکسیر انظم و جام جهان نادر آینه کبیری نما است من الکاک الاله
 لا یورث الی الکاک الی الذی لا یورث و درین مقام گاه بواسطه عقل اول با حق تعالی سخن گویند و گاه بواسطه
 عقل اول با حق میگویند و از حق میشوند و چون در این مقام مفارقت کنی را به الی ابودر جوار
 حضرت رب العالمین خرم باشد و این بهشت خاص جاسه کاند است و بهر آنکه
 اهل وحدت میگویند که عروج آدمی را حد نیست اگر آدمی مستعد هزار سال
 مستعد باشد و درین هزار سال برباطات و مجاہدات مشغول شود هر روز پیشرفت
 که در روز گذشته نداشت باشد از جهت آنکه علم و حکمت خدا تعالی نهایت ندارد و
 نزدیک اهل وحدت هیچ مقایسه شریفتر از مقام آدمی نیست تا با گذشت آدمی باشد
 در حشر گاه وجود خود و خدای تعالی گویم صوفیه از عقل اول حقیقت محمدی و نور محمدی جدا دارند
 و مطالبات را افاضه بواسطه ان نیست چنانچه شب پرده را طاقت فرمان ظهور از نور
 بواسطه نباشد مگر بواسطه خرم بیانی گلیم و خرقة صاحب نفحات از امام مجاهدین
 بغدادی نقل میکند که خرقة علی بدو کس رسیده یک بجن بصری و دوم نجوابه کیمیل از راه
 و امیر سید محمد کرمانی و صاحب سیر الاولیا که از ملفوظات سلطان المشایخ است
 نقل میکند که او با وصاف بزل و عطا و رزم و وفا و فقر و صفایان همه با کرام متناهی
 و بقوت و شوکت از حضرت عزت ب خطاب اسد الله الغالب مخاطب گشت و کبریت
 از جمله صحابه رضوان الله علیهم نقول حضرت رسالت پناه آنادر علیه السلام علی بابها منصرف
 و اندا قال محمد بن الخطاب کوا علی لکم عزم و نجاعت خرقة فقر که از حضرت عزت بحدت

رسالت ماه و رجب معراج رسیده بود میان حلقه اربع متراف او کشت لایحه تمام
 سبب سبب الناس حرقة مشاجرتش افتد اسرار بهم اروا و میرجا و الدین محدث
 در تحفه الامت و میرد صبح سلم و راسی و مصاحح ردا سبب یکدیگر اس آیه کریمه
 در سال علی و فاطمه آل و سینه ام سلمه بر رسول با امارل شده بود آیه
 اِنَّمَا تَوَلَّوْا اللّٰهَ لِنُدْهِكُمْ اِلَيْكُمْ اَلْوَحْشِ اَكْثَلُ الْبَيْتِ وَ لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُونَ
 ارام سلمه لعل یکدیگر آن فت علی مرتضی بر او کفایت بود پس آن سرور فاطمه و حسن
 را طایفه و علی اراد فاطمه را عقیقت و حسین را بر به در را سبب و گنجی شیری که از
 عکاکوب رنگ سبب و بر داس صدف سبب خطها سبب سبب او و پس آن کفایت سال
 عباد را بر سر خود و علی و فاطمه و حسن و حسین نو سبب و آب بر کوره مکر حوائج و نقص کما
 خصوص الامت حلقه شبح سف الدین با صریحی قاس سبب هم کلیم سبب که اگر کفایت
 مرتضی مرتضی را نو سبب از اسد حرقه اسل کرده اس و یکدیگر که حضرت سبب علی مرتضی
 قاس حرقه را احضار صبح لعل کرده اس که حرقه اصل بین حلقه و که از آن حضرت مرتضی
 رسید و ارسل کرم انت و همه تا مشاجرت مادت سبب رسیده است و میر میول که انفس
 حقیقت حرقه است که من لعل اسل حرقه را د اسل طهارت و شریف نو سبب حرقه
 که رسیده است پس سبب علی علیه السلام حقایق اسرار موت و ولادت را د حرقه و ولعت سبب
 انگاه آن حرقه را ما میر المومنان علی نو سبب و ما سبب به علم را د صورت ال اس حرقه را
 و ما شریف سبب سبب است سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 در اعماس را سبب سبب است که تول علی مرتضی سبب در رکاب سبب سبب سبب
 ملا و سبب قرآن میگرد و تول سبب سبب در رکاب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب

شعب چهل هرا مردارے محبت بود و بامر خلافت رسول گشت مادت شش ماه
 حضرت علی بن ابی طالب و سلم فرموده بود که الخلفاء من بعدی ملتون ستمه از این جمله است
 و شش ماه طاعت از نوایر خلافت ملکی بود و شش ماه که از عمل می گزیند باید بود
 امر الیه من حسن تمام کرده امر حکومت را با امر معاویه سلم کرد و خود در این کوشه گرفتار
 و بعمل رهنمون گشت تا محله طبری و حرابه عالی گویند این امام حسن بود
 دوران بار و رفته است ه آن با قس العقل و الذین امام را مسموم ساختند تا بحسب
 و هستم صفر سده هجری حاکمان تسلیم کرد امام جانش چهل و هشت سال
 و دویست و شش و هشتاد و شش که اسب در کشف المحجوب است که قدر این حواله
 اگر نقد و دهم اسرار الی اندر همان بر آکیده کرد و حسن بصری رحمه الله علیه حسن
 علی کریم الله وجهه نامه دوست اسم الله الرحمن الرحیم معنی آن این بود که سلام خدا
 بر او باد اے سرور من خدا و در شانی حقیقت او در صحت خدا و برکات او و بر باد
 که تمام حاکمان می با تمام چون کشته اسب روان اندر در راه اسب و سواره گان باره
 در بار کمپاد علامات هدایت دامان و میباید هر که متابع سما و لو و نجات یا در حواله مالد
 کسی لوح که بدان نجات یا نقد و تو گوئی مالیه سیر اندر حیرت ما بد قدر و احاطه
 ما اندر اسطاعت ما اندر اسم که در دس لوا و در این محبت و سما در یه معجز و دیگر که معطی و
 علم سما که علم خداست و او نگاه داریده و حافظ سما است و سما فط آن راجع و سلام
 چون نامه بدو رسید و سب حواس دوست اسم الله الرحمن الرحیم معنی آن این بود
 که ایچو سب بودی از حیرت خود و از آنکه میگوئی ایدر قدر لیس ایچو سب من را
 ستم اسم است که هر که نقد و صبر و شجاعت ویرانان از خدا سب یار و کار است و
 سما می بدو حواله کد فاحر سینه الکا نقد بر سب نقد بود و حواله معاضد کدانی بد
 صریح سده محاربت اندر کسب خود و مقدار استقامت از خدا سب معروض و درین تمام

جبر و قید راست قول صاحب کشف المحجوب است که مراد من ازین نامه پیش ازین یک کلمه نبود
 اما جمله بیاردم که فصیح و نیکو بود و این جمله بدان بیاردم که ویراضی الله عنه اندر عالم حقایق
 وصول تفوق بر چه بوده است که اشارت حسن بصری بامت بافتش اندر علم بدو بوده و ذکر حضرت
 امام حسین علیه السلام و امام سوم است از ائمه اهل بیت و ولادت ایشان
 روز دهم ششصد و شصت سال چهارم از هجرت و مدینه واقع شد سید زمانه خواجہ ابو عبد الله
 بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهم از مختشان اولیا بود و قبله اهل بلاد قتل کر بلا و اهل این قصه
 بر درستی حال و سستی از ناحی ظاهر بود و مرحق را متابع بود چون نفوذ شد شمشیر
 بر کشیده تا جان غریز فدای خداوند نکرد و نیارمید و رسول راضی الله علیه و سلم اندر
 نشانها بود که او بدان مخصوص بود چنانچه عمر رضی الله عنه روایت کرد که روزی که
 پیغمبر اندر آمد مسلمی الله علیه و سلم ویرادیدم که حسین را بر پشت خود نشانده بود و درشته
 و در بان خود گرفته و یک رشته را بدست حسین داده تا حسین میاورا می راند و
 میرفت بزنان و چون آن بدیدم گفتم نعم الجمل جملک یا اباعبد الله پیغمبر صلی الله علیه
 و سلم نعم الراكب هو یا عمر ویرا کلام لطیف است اندر طریقت حق در موز بسیار معانی
 نیکو دارد روایت می آرند که گفت اشفق الاخوان علیک و نیک شفیق ترین برادران
 تو بر تو دین است از آنچه نجات مردان متابعت دین بود و پادشاه اندر مخالفت آن پس
 خبر دهند آن بود که بفرمان مشفقان باشد و شفقت آن بر خود بداند و خبر متابعت آن نزد
 ویرادران بود که نصیحت نماید و در شفقت نه بندد ایضا و اندر حکایات یافتیم که روزی
 مردی نزد یک دے آمد و گفت یا پسر رسول خدا درویشم و اطفال دارم مرا از تو قوت
 امشب می بایست گفت بنشین که مرا زنی در راه است تا بیارند کسی بیاید و پنج صره
 نزد بیاورد از نزد یک معاویة اندر هر صره هزار دینار بود و گفت که معاویة عذر میزاید و نیکو
 این مقدار اندر وجهی که تران خرج کن تا بر اطفال این تیار نیک تر داشتند ای حسین رضی الله عنه

ایسا رہا، ال درویش کر تاں سرہ، وداوہ واروسے عزیز جو اس کا ارسل کر سکا
 و اس میں تسلیم عطا نو کہ مافی کا کردار استقامتی کہ اس معارف اس تراسطار برمودی و مراد
 کو اہل لائیم وار ہمارا صہائے و ماہ نامہ ایم و مرا ہائے خود کم کروہ قیدگی ملوہ و مگر ان
 سرورہ ماتا و سے مشہور است از انکہ یہ بیکس اہل اس بوسیدہ ہینت رسولان
 عہ در سالہا کو راستار مصعب میں عیدانند منقول کہ جس اس ملی است و حق جگر اور
 ملکہ گویا و علی بن حسن را گفتند چہ سہ در سہ را کہ اولاد کمہ آورد او و موداں قدر کا آرہم
 سمع اس اس چہ و سے رضی اللہ عنہ رر زو شب ہر ار رکعت ما یسکروا و راوت کجا نو کہ مارا
 صحت دار و در آفتاب است و ہم در و عطس کی ار شاگرداں شاہ عبدالعزیز بلوچی
 حلہ شد کہ مسکت ارعاشہ رضی اللہ عنہما آوردہ اند کہ رسول علیہ السلام ما حیر مثل نو جس
 میں علی رضی اللہ عنہما را ایشاں در آمد حیریل پرسید کہ ایس کیت رسول گشت کہ سیر میں اس
 و ویرا برالوے خود و مشاد حیریل گفت رو و ما سہ کہ ویرا کاسہ رسول حلہ السلام
 ویرا کہ گشت حیریل گفت کہ حامد ار اس لو اگر خواہی تراگویم کہ مرا و کہ ام میں خواہد گشت
 میں حیریل علیہ السلام اسارت کاس کر ملا کرد و در سے خاک سرج گروت و رسول علیہ السلام
 و گشت کاس خاک مقل و بیت و و اعلم برمانی شاہ صاحب یگشت کہ ار سیندلیاں
 ما حرا شک بر چہرہ مبارک اکھسرت رواں شد و مسکت کہ سادہ صاحب یگشتند کہ
 میسر سیر است سلیم فی مصری میسر علی اللہ علیہ وسلم و آں میراں اس قتل سرور
 گزہ ہی ار است و آراوشن قصہ کہ بلا سیدہ کاتب حوں فلم تنق مگردند لکساں آں ریل
 ستوانسم و او تاج و ہم مجرم سہ شعت و یکس ہجری شہید شدند مدت مباحش ہماہ
 و ہشت سال و نقول ہفت و پتہ یاد و رور بود و ذکر حضرت امام زین العابدین
 سید مظلوم و امام مرحوم برین حماد و شمع او ما داسم شریفش علی نو و کیت و سے
 المؤمن و المؤمن و المؤمن و المؤمن گویا و المؤمن است و المؤمن گشتہ اید و العابد

زمین العابدین و سید العابدین و زکی العابدین است و سه و زمان شهادت علی مرتضی
 دو ساله بود و در واقع کربلاست سه سال و در مشهور است بیست و شش خنایق و در خنایق که گفت
 است که از دوسه پرسیدند که سید ترین و زیاده آخرت کیست گفت من اگر ارضی لم یملأ رضاء
 علی الباطل و اذا استخطط لم یجرب سخطه من الحق یعنی آنکه بر باطل راضی نبود چون راضی بود
 و شمش از حق بیرون نیاید چون نجشم آید و این ادا و صحت کمال مستقیمان بود و از آنچه
 رضادادن باطل باطل بود و دست داشتن از حق اندر حال خشم هم باطل و مومن
 مبطل نباشد و نیز سه آری که چون امام حسین بن امیر المومنین را با قریب و سه رضی الله
 اندر کربلا کشته بخور و کسی نماند که بخورات قیوم بودی و او نیز بیمار بود امیر المومنین
 حسین را و را علی اضمحوا اندک چون مرا ایشان را بر شتران برهنه بدمشق اندر آوردند و
 پیش نرید بن معاویه از راه اندک نعل دو کعبه میگفت که من اصحتم یا علی و با اهل بیت
 قال استیجنا من قومنا بمنزلة قوم موسی من آل فرعون یذبحون ابناؤهم و بنحو نکاهیم
 فلما تدبرنی صیاحا من سائرنا و نادوا من حقیرة بکافران لیس باء و شما چگونه بود با علی و با اهل بیت
 رحمت گفت با ما دما از جفا فی قوم خود چون با ما د قوم موسی است از بلای فرعون که فرزندان
 ایشانرا کشته و زمان ایشانرا بیهوده کردند ما با ما د امان می شناسیم و نه شبانگاه و این
 از حقیقت بلاست و ما مر خداوند را تنگ گویم بر نعمت های و سه و صبر کنیم بر بلاها شدن
 در ساله شیخ عبدالحق است هاشمی مقلد تابعی معروف بنیرین العابدین انا کابر سادات
 اهل نیت و از بزرگان تابعین و مشهور ایشان است زهری گوید ندیدم من هیچ قرشی را قاضی
 از علی بن حسین و همچنین روایت کرده شده است از جماعتی از سلف که سید بن سبب
 از ایشانست و سید بن سبب گوید مرا چنین رسیده است که علی بن حسین در روز شب
 هزار رکعت میگذاشت آن وقت که از دنیا برفت و گفته اند که ویران العابدین هم از آن گویند که عبادت
 بسیار میکرد زهری هرگاه علی بن حسین را یا کردی بگریستی و گفتی زمین العابدین را روایت کرده

انجا گشت سائیک افغانا کت بندہ کینہ تو مسکین تر خواہندہ تو در صحن خانه دست ملاوس گوید این
 کلمات را یاد گرفتیم و هیچ سختی بآن کلمات دعا کردم مگر آنکه کشا و کار خود را در آن یافتیم و مناقب
 و محاسن و سبب رضی اللہ عنہ بسیار است امام نووی نقل از بعضی علما میکند گفت چون علی
 بن حسین از دنیا برد رضی اللہ عنہم بعد از رفتن و سبب از دنیا معلوم کردند که صد خانه دار را برین
 پنهانی قوت میداد صحیح اینست که تولد او در سینه ثمان و ثمان فین است و زین العابدین رضی اللہ
 حدیث بسیار روایت میکرد و در روایت تقدیر بود و امان و عالی رتبه و فوج القدر اجماع کرده اند
 بزرگی او در هر چیز و حاجت و زید گفته فاضلترین اولاد هاشم که من دریافته ام علی بن حسین بود
 رضی اللہ عنہ سخت متقی و کثیر العباد و با مردم نیک کردی پنهانی و حالت فقر و عنا و در سفر شجاعت
 پنهان داشتی از و سبب رسیدند که چو چنین گنی گفت مکروه پندارم که از مردم به نسبت رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم بگری بگریب آنرا از خود ندیم و حق آنرا ادا کنیم و میگویند که چون هاشم بن عبد
 بن مروان سالی نج آمد خانه کعبه را طواف کرد درخواست که حجر الاسود را ببرد از جهت خالق
 راه نیافت انگاه بر نبرد و خطبه کرد و اندرین میان امیر المؤمنین زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ
 به سجده اندر آمد و ابتدا طواف کرد چون نزد یک حجر الاسود رسید مردمان براسه تعظیم و حجاب
 کردند تا و سبب مرا آنرا بوسیدم و سبب از اهل شام با شام گفت آن جوان خوب رو کیست که چون
 او بیايد مردمان حجر را خالی کردند گفت من او را شناسم و مراد او این بود تا اهل شام او را نشناختند
 و بدو تونی نکنند و فرودق آنجا حاضر بود گفت من او را شناسم گفتند یا ابافراس بار
 غیره که سخت همسب جوانی دیدیم فرودق گفت گوش دارید تا حال و حسب و نسب و سبب
 بگویم فرودق قصیده در منقبت او بخواند و مولانا جامی در سنن الدیه از ترجمه
 کرده است که مضمونش در معنی این ابیات باز میگردد نظم آنکس است انیکه مکه و بطحا
 از منزه و بوقیس و خیف و منا و حرم و جبل و بیت و کرب و عظیم و تاودان و مقام ایزد
 مروه سعی و صفا حجر عرفات و طیب و کوفه کربلا و فرات و هر یک آمد بقدر او عارف

و وفات دے رضی اللہ عنہ مدینہ بود سنہ اربع و تسعين و این سنہ راستہ انفقہا کو بیت
و مدت عمرش پنجاہ و ہفت سال بود و اما متش سے و چار سال و در پہلوی امام حسن مدینہ
گشتہ ذکر امام محمد باقر رضی اللہ عنہ در سالہ شیخ عبدالحق است ابو جعفر
محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ القرشی الماشمی المدنی السمرقونی
باقر رضی اللہ عنہ باقر مشفق است از بقر معنی شگافن گو یا علم را شکافت اصلش را شناخت و ہما
و نسبت و نیز بقر معنی دوست و فارسی بوان گرفت کہ آندوے رضی اللہ عنہ بغایت وسیع بود
و مجال فراخ داشت و دے تابعی بزرگ است و امام فایق کہ اجماع است بر بزرگی و دے
منعہ و د است از فقہاے مدینہ و ائمہ ایشان شیعہ حدیث را از جابر و انس و جماعتی از کبار تابعین
نقل ابن المہدی بن الخفیفہ و پدرش زین العابدین است رضی اللہ عنہم اجمعین و روایت کردہ اند
بخاری و مسلم از امام حدیث و دے در صحیحین خود حصہ اللہ علیہا تصعب بن زہری گفتہ کہ وفات
امام باقر مدینہ است سنہ اربع عشر و مائتہ و نتر و یکی در سنہ ثانیہ عشر و مائتہ و نتر و مدائتہ
سیع عشر و مائتہ و عمرش پنجاہ و ہشت سال بود و ولادتش سوم صفر و بقولی معرہ حبیب سنہ سیع
و سبعین ہجری در مدینہ بود و از کلام دے است ہر کہ در آمد در ول او خالص دین خدا با و د
اور از ہر چہ ماسواے اوست و نیز گفتہ اہل تقوی آسان ترین اہل دنیا اند از روئے
و بسیا ترین اہل دنیا اند از روئے مہونت اگر فراموش کنی حق را یا دت و ہند و اگر یاد کنی
یا ربیت و ہند و نیز از کلام دے است سلاح الکلیات تم قبح الکلام آلت جنگ لیسان بد زبانی
ایشا نیست و نیز فرمود نگاہ را خود را از کسل و ملالت کہ این دو صفت کلید ہر بدی است
در کشف المحجوب است کہ کنیت دے ابو عبد اللہ بود و ہر اکرامات مشہور بود و گویند وقتہ
ملکی قصد ہلاک دے کرد و کس فخر و فرستاد بد و چون نژد دے آمد از دے عذر خواست
و ہدیہ داد و نیکوئی کرد ایند گفتند ایہا الملک قصد ہلاک دے داشتی اکنون ترا بادی و دیگر
دیدیم حال چہ بود گفت چون دے نزد یک من آمد و شہر عیدم یکے بر است و دے و یکی بر چہ

و ما یکنند اگر توره قصید کی با ترا ملاک سیم روایت از نذکره است گفت امر تفسیر قول
 خدا سے عزوجل کس یکنفر فالتوا حق و یؤمن بالله قال من شئک من
 مطالعه المحی فی طاعونیک یسے مارداره نواد مطالعه حق طاعون است مکرنا هم حیر محمولی
 و نماں حجاب ارد سے یار مایه ترک آں حجاب کو می نامکت انارسی و معوث مسوح ما
 دهم است ارجوا من و سے یکے وایت کند که حوں و سے اراد و افاق کشی با و
 لمد گرفتنی مساحات یا خدا یا حوں مرگ و گور یا دکم حکومہ دل دنیا تا دکم و چوں ملد
 ما دکم جگوتہ ما جبر سے ارد یا فرا کتم و چوں ملک الموت را یا دکم حکومہ ارد دنیا سره که پس
 ارجو اتم ارا که ترا دهم و ارجو تو حیم ارا که ترا میجو اتم با حتی ده اندر حال مرگ بے غذا
 و عیتش اندر حال حساب و عقاب اس حمله میگفتی و میگرفتستی تا سببه ذیرا کتم ای سید
 و سید آمانی جید کردی و جید بروشی گفت ای دوست یعقوب را ملک یوسف
 گم شد جیدال گریست که ما میاشد و خیمها سفید کرد و س ہز وہ کس را باید وجودی بپوش
 و قتلان کر ملا گم کرده ام کم ارا ان مار سے ناتم که اندر و اق الیاش چشمها سفید کرد و
 میاب لعلی سخت فصیح است نوکرا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
 در سالہ مسیح عبد الحق است ابو عبد اللہ ابو محمد جعفر بن محمد بن الصادق ابن علی بن
 علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و ارا صادق بدان لقب کردند کہ در گمار خود صادق
 ناما یکہ خدا مدری او صدیق رس است و این لقب صدیق اربین بہترین فرزندان آدم
 صلی اللہ علیہ وسلم و ارا حضرت سلیمان و حضرت یسے خدا آودہ و ما در حضرت و ارا در سہ عبد
 مروہ است قاسم بن محمد بن صدیق اکبر است رضی اللہ عنہم قاسم بن محمد یکے ارفقہا سے
 و تالعیس است و جعفر رضی اللہ عنہ روایت کردہ از پدر خود و ارا وجود نافع و عطا
 و جملہ المکدر و در سہ و جیرو رضی اللہ عنہم و روایت کردہ ارا و سہ امامان مشہور مثل عمی
 بن سید الاسامی و الوحید و ارا حرج مالک و محمد بن اسحاق و سیر مومنی بن جعفر

و سفيان ثوري و سفيان بن عيينه و شعبه و يحيى بن سعيد و ديكران بزرگان رضي الله عنهم
 و اتفاق کرده اند است بر امامت و جلاله و سيادت و سعادت و ولادت و سستی و عیدینا
 سده ثمانین و عمر شریفش ثمان و ستین بخاری و تاریخ خود و سستی و ولادت و سستی و هفتادم
 بیع الاول سده ثلث و ثمانین و وفات و سستی و عیدینا به شوال و بقولی پانزدهم حبيب
 سده ثمان و اربعین و مائت و ايام امامت و سستی و چهار سال بود و مراد را رضی الله عنه
 کلام نفیس است و علوم توحید و غیر آن الیضا شیخ عبدالحق از نابین امام عالم عارف الیوم
 عبد الله بن اسعد بن علی یا فعی رحمه الله علیه میگوید بنسب جعفر صادق رضی الله عنهما از پنج تن باقی ماند
 اسمعیل بن جعفر و موسی بن جعفر و اسحق بن جعفر و محمد بن جعفر و علی بن جعفر و سستی از اولاد او
 عبد الله بن جعفر اقطع است و عبد الله و اسمعیل از یک پدر و مادر و عبد الله پس از عبد الله
 بهفتاد روز وفات یافت و اسمعیل در حیات و سستی و مراد و کشف المحجوب است بیست
 سنت و جمال طریقت و معجزات و معرفت و میرزا ارباب صفوت جعفر بن محمد صادق رضی الله
 عنهم عالی حال و نیکو سیرت و آراسته ظاهر و باطن بوزره و اشارت نیکو است اندر جلاله
 و مشهور است بدقت کلام و قوت معانی اند و بیان مشایخ رضی الله عنهم و ویرا کتب معروف است
 اندر بیان طریقت از دس روایت می آرند که گفت من عرف الله اعراض عما سواه یعنی
 معترض بود از غیر و منقطع از اسباب از آنچه معرفت و سستی عین نکرست غیر بود و نکرست خبر و
 از معرفت و سستی باشد و معرفت و خبر و سستی نکرست و سستی پس عارف از خلق است که
 و بد و پیوسته غیر را اندر دلش مقلان نباشد که با و التفات کند و با وجود ایشان چند
 خطر که اندر خاطر ذکر ایشان را افتد که هم از و سستی روایت می آرند که گفت لا یفهم الصیاق
 الا بالتوبه فقدّم التوبه علی العبادۃ قال الله تعالی اَلَا تَلْبِثُونَ الْعَابِدُ وَنَ بَعْنِ عِبَادَ
 بَر توبه را است نیاید خداوند سبها از مقدم کردن توبه را بر عبادت زیرا که توبه بد است مقام است و عبادت
 ثنابت آن و چون خداوند بجزان ذکر عاصیان یا و کروتوبه فرمود و گفت قُولُوا لِلّٰهِ حَمْدًا

یا کرد و سوسے خدامہ سراپا برداری چون رسول را علیه السلام یاد کرد و بجهت نماز کرد
 و گفت یا و تحی الی عندک یا فاعلم انی ہی کہ رسولی سده خود ایچہ دمی کرد و ہم
 در کشف المحجوب اس واد رحاکایت یا فتم کہ داؤد ظالی رحمہ اللہ علیہ رد مک و سہ آہ
 و گفت یا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرا پد سے وہ کہ و لم سیاه متدہ اس
 گفت یا ای مسلمان تو زاید راہ را اما میں یہ حاجت مات گشت اسے و زید میر ہمارا
 سر ہمہ جلالی فصل است و مید وادوں نو مزید را و احب است گشت اما مسلمان میں این
 میترسم کہ نقامت عد من صلی اللہ علیہ وسلم من اویر کہ مرا میں مساعت میں گداوی
 وان کا رست صحیح و مالم وی میں این کا مالم تسبب حیرت میں سداؤد ظالی در گشت کتب
 با و عدا یا آ کہ طیت او معجون آر آب یہ رست در کیب طبعیت و سے اصل بران تیس
 حدس رسول اللہ است و مادرش مولی اس و سے بنین حیرانی است او کہ و کہ اسد
 کہ او مالمیت خود متعجب شود و ہم ارو سے سے آئے کہ رو سے استہ لود ما مال ورد
 مرا التار می گشت یا نید تا مالکد بکر سعید کم و محمد گیریم کہ بہ کہ ارماں مار سگاری مادر
 در قیامت ہم را شفاعت کہد گفت یا ای رسول اللہ مرا شفاعت مایہ حاجت کہ حد نو
 شفع ہم جلالیق است و سے گفت کہ میں نا این افعال خود ترم دارم کہ گنہا است از رو سے
 حد خود مگر صلی اللہ علیہ وسلم اس جوارہت عیوش نفس رست و این صفت ار او صاف مکنان
 و حاکم مکنان حضرت بن ابی اسہ بن نوہاد امیا و اولیا و برسل کہ رسول گشت علیہ الصلوٰۃ
 حوں خدامہ خود و میر خواہد اور انبیاست نفس مینا کرد انداد آراؤ و گفتہ گفتہ غیر انفس
 لغیوب نفسیہ و بہر کہ اردو سنے تو اصبع و حق و حمت سر و و آرد و جدا و ند لعا سے کار و دی و دیہ
 را کرد اگر سابقہ حلا بہت رسی اللہ عظم در شمرم ان کتاب عمل آں کمند و ان مقدار کثرت
 مرد اس قومی را کہ عقل التار الیاسن اوراں ماخدا در میاں و سکر الی این طرف و سار
 مکر است کہ میر رسی اللہ عظمہ میگشت بہر کہ اعادہ میش آیت پس بیج مار کویدہ سائنات و ہد

خداوند را و از آمدن او و بیدار شدن او را آنچه خواهد بود بخوانند ان شاء الله تعالی
 و این کس رضی الله تعالی عنیه کتب الله له اجر و اجر الله له و از سفیان نوری می آید که
 علیه گفت گفتم مرابی عبد الله جعفر بن محمد صادق رضی الله عنه که وصیت کن مرا وصیتی
 که یادگیرم آن وصیت را از تو امیدوارم که خدا را عفو و جمل بخش و پدرم ایدان وصیت پس
 گفت مرا یا سفیان هر که دروغ گو است ایدارم و توبت نبود و هر که حاسد است راحت نیابد و هر
 که خائن است عمری نکند و ملوک را با کس برادری نبود گفتم زیادت کن برین چیز گفت یا سفیان
 از محارم خدا است نه از مال بر هر چه تا عابد شوی و قسمت خدا عفو و جمل اضی باش تا تو تکر شوی
 و حق هم انگلی نیاید که از راه مسلمان شوی و با سق صحبت دارد که بر تو غالب آید و حق و در کارها
 خود مشاودت کن با آنکه طاعت حق را نیکو کنند گفتم زیادت کن برین چیز گفت یا سفیان
 هر که عزت طلبد به خویشان و به بیت خواهد بود سلطنت گوید از خواری نصیحت بسوزد
 عزت طاعت گفتم زیادت کن گفت یا سفیان هر که با هم صاحب بد صحبت دارد هرگز سلطنت
 ندارد و کسی که در جای بد در آید بهتر گردد و هر که مالک زبان خود نگردد و پشیمان شود و نیز عمو
 کنند از جعفر رضی الله عنه که گفت هر معرفتی که مقارن نبود او را دوام مراقبه از خدا
 عفو و جمل و خوف تسلط آن معرفت است و هر چیزی که مقارن نباشد او را دوام مراقبت
 آن محبت فریب نفس است و استیلا و گفت شیخ ابو عبد الرحمن رحمه الله علیه علم این طایفه
 مشایخ صوفیه رحمه الله علیه است که مخصوص اند بدان قرن اول و ثانی و ثالث از اهل بیت
 رضوان الله علیه جمیع تابع جعفر صادق رضی الله عنه و پدر از جعفر صادق هر که بگوید
 صحبت فقر از حق اقران خود از اهل بیت بر سر آمد سپهر گفت شیخ ابو عبد الرحمن که از جعفر
 حکایت کنند که گفت صاحب مادرین کار آنکه اشارت کرد باحوال که گرفته است او را و اما و ای کار
 به خلائق آن و تاویل نموده آن را بعد از این پیغمبر با حلی الله علیه و سلم علی بن ابی طالب است
 رحمه الله عنه که از امام موسی کاظم رضی الله عنه ولادت دس روز پیشتر

صغر سنی قال وعتیق ویا است در رساله فتح عبدالحق است که ارثه را طبعاً لیا هم
 و قبل ابو الحسن موسی کاظم بن محمد صادق والو علی است رضی اللہ عنہم و لود وی بی بی
 صالح و عابد و حواد و علم و کبر القدر و مانده سے شدہ اور العبد صالح ارجمتہ صلح و عباد
 و اجماد و گنہ اند کہ ہر و رسدہ رفت بعد از سید مدلل آفتاب تاوست ردال و بی بی
 و کریم و ما جوں اندر جہ دہاروں رسید و ایت کردہ کہ گفت مر بسیران خود را و بی بی
 بن محمد رضی اللہ عنہم اس امام ہمہ آدمیا است و محبت خدا اس بر خلق و سے و طبع و ادب
 بر مدگلان و سے بن امام تا عہد در ظاہر حکیم علیہ و قہر و بدرسی و راستی و کی اسوگندانی
 من ہر قدر اسے سزاوارتر اسے کجاستی رسول صلی اللہ علیہ وسلم از من دار ما بر علی
 و کی اسوگند اگر اسے پس من بر علی کی میں را بر سلطنت سے ستقام اگر لو بچہ جسم راں
 زیرا کہ ملک ما را میدہ است و گفت رسید اسی بسیر بن این و ایت علم میر السال بنی
 بن جعفر بن محمد اس رضی اللہ عنہم اگر علم درست طای ارزد و سے طلب ماموں گنہ
 اذال ما در جنت محبت ایشان در دلس نیست و مرا و رضی اللہ عنہم اخبار مشہور و در واد
 بسیار است و مقول اس از جعفر صادق رضی اللہ عنہ کہ بعد از این خود اشارت نکرد
 کہ اس فریدان من اند و اس یعنی موسی کاظم بن سیران ایشان است و فرمود وی در رس
 ارد رہا سے حق نقاس کہ سروں سے آر دار و سے عورت این است و نوز این اس را
 ستر بن مولود وی و بہترین سدا شود و دو فانی کاظم و در جمع نیم ماہ حبس شد ملک را
 دمانہ و ایام امامت سی و پنج سال بود و عمر تن ہجاء و پنج و لقیلی ہمار سالہ بود و فرما
 در بعد از مشہور است و حاسے جس و سے سر بہد را کجاست و لود و سے رضی اللہ عنہ
 رنگ مصیبت فراح بحسب رساں دل خود را کجا پرستہ و گفتمہ اند کہ کساں و سے
 میگفتند محبت اراں کستہ کہ بیا یا اورا مشہور موسی بن جعفر رضی اللہ عنہما دیگر کا
 از فقر و قلب کد و سے رضی اللہ عنہ سادہ فام لود و اوقات است اسم شریف موسی

و کتاب دسے از غایت و اوقاف بیرون چشم کاظم بخوانند و صبحا بر مصالح و امین نیز ذکر امام
 علی رضی اللہ عنہ نیت دسے ابو الحسن و ابو محمد القاضی رضا و ضامن و صابر و مرضی
 در ساله شیخ عبدالحق است که از امام طوسی است امام ششم ابو الحسن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی
 بن الحسین بن علی است رضی اللہ عنہم معروف بدین ولادت دسے رضی اللہ عنہ بکثرت بود و در خجسته
 یازدهم ربی الاول سنه ثلث و خمسين مائت و بعد از وفات امام جعفر صادق پنج سال و بقول
 روز جمعه بود یازدهم ذی الحجه سنه ثمان و اربعین و مائت و بقول سبست و خمسين مائت و مدت
 عمر شریفش چهل و نه سال و شش ماه ازان جمله است و نه سال و دو ماه در محبت پدرش
 گذراند و بعد از پدر در ایام امامت سبست سال و چهار ماه که از عمر شریفش باقی مانده بود
 بامر ولایت قیام نمود و مادر در زمانه ولادت و از اشراف عجم و بهترین زنان بود و عقل
 و دین و کثرت نام داشت روایت سے کنند از امام رضا رضی اللہ عنہ که گفت چون به پسر خود علی
 حامله شدم هرگز در خود گرانی حمل نیا فتم و در خواب خود می شنیدم تسبیح و تملیل و تحمید که از زبان
 آواز سے آید پس متشاهده آنحال مرا ترس و هزل سے آید چون بیدار می شدم چیز
 نمی شنیدم و چون او را از این دم دست بر زمین نهاده و مسح بر آسمان برداشته
 بیرون آمد و لبها سے جذبا نید که یا سخن میکند و روایت است از موسی کاظم رضی اللہ عنہ
 که گفت رسول خدا را صلوات الله علیه وسلم در خواب دیدم و علی اکرم الله وجهه با در
 پس گفت رسول خدا صلوات الله علیه وسلم علی پسر من سے بنید بنور خدا عز و جل و گویا میزد
 بکلمت دسے سیمانه و دسے در اجتهاد و جواب کند و بر خطا زود و بداند و چیز
 از نواد انسته مانند پرورده کرده شده است دسے بکلمت و علم و در میان خواب
 ابن دو کلمه نیز آمده که الائمة سلطان الله و العصا قوة الله سیمانه یعنی دستار علم محمل
 سلطنت الهی است عز اسمه و عصا البشان مظهر قوت دسے تعالی و از موسی کاظم
 می آید رضی اللہ عنہ که گفت علی پسر من کمان ترین اولاد من و شنوا ترین و طبع ترین

هر دست است که ابو الصلت بر اسام بن صالح بن سلیمان الوردی مولی عبد الرحمن بن مروی
 در یافته است حماد بن زید را و مالک بن النس با و سفیان بن عقیق و غیر ایشان را رحمهم الله علیه و بود
 صاحب قناعت و زهد ابو الصلت را و دیگر در اهل اکتوا و ناهب باطل از قریبه و جمیع زنادقه و قدر
 و معروف ابو الشیخ احمد بن سیار مردی که با و س مناظره کرده اند دیدم در سائلو و افراط و دیم
 او را که تقدیم میکرد ابو یکر و عمر رضی الله عنهما و یاد میکرد اصحاب پیغمبر صلی الله علیه و سلم که بر نیکی و کفایت
 این است نه حسب من که میان من و خدا است و یکی بن معین میگوید که ابو الصلت الله است
 و حدودی است الا آنست که تشیع میکنند و وفات ابو الصلت در شمال سمنه است و شش
 و نایستین است و در تاریخ امام یافعی مذکور است که وفات رضا رضی الله عنه پنجم ذی حجه و بعضی
 گویند سیزدهم ذی القعدة سمنه ثلاث و اربعین بعد از طوس است تا زکاد بر و س مامون
 و دفن کرد او را بر پلوی قبر پدرش رشید و سبب وفات و س رضی الله عنه آن بود که اکثر
 بود و بسیار خورد و بعضی گویند نه بلکه زهرش داد و گفت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله
 علیه شنیدم از منصور عبد الله اصفهانی که گفت شنیدم از قاسم بن عبد الله روح بصره گفت
 شنیدم حسین بن نصر را رحمه الله علیه که گفت پرسیدم از رضا بن موسی الزیاضی الله عنهما
 از فوت پس گفت فوت فسق و فجور نیست فوت طعام مصدق است و نابل میزد و بشیر
 و عیان معروف و اذا سلفوف و از کلام رضا رضی الله عنه هر که از مائلی کند او را و چند
 نوابست و هر که بد کند او را و چند عزابت هر که از مطاعت نکند خدا را و غر و جل از نایست و مو
 مخاطب چون طاعت کنی خدا را زمانی که اهل بیت پیغمبر صلی الله علیه و سلم و س بر رضا
 عنه گفت بخدا سوگند تو بهترین آدمیانی فرمود و س فلان سوگند مخور بهتر از من است
 هر که پرسید نگار تراست و طاعت کننده تراست مر خدا را و غر و جل بخدا سوگند این آیت
 مستوح نشود ان اکبر مکره عند الله انک کفر و نیز مر و س بر رضا گفت رضی الله
 عنه بر و س زمین پاک نیست شر غیر از توجه پدران فرمود که تقوی شر غیر ساخت پدران

در بامداد کن که حق تعالی بیکت داده است امت مراد بباد یا دیغ فرمود هر که برادری یافت و درین
 خدا سرخو جبل خان یافت و در پشت و اعتقاب از اولاد ابو جعفر ثانی محمد جواد داد و مرد است
 علی مادی بن محمد جواد و موسی بن محمد جواد اما در سست ازو سست نسل ماند ولیکن بسیار فامند و اولاد
 در جانب ری و قم و لاسی آن موجود اند و اولاد جواد علی مادی و موسی آنکه مذکور شد و دیگر سن
 و حکیمه و بیبه و امامه و فاطمه رضی الله عنهم اجمعین و ذکر امام علی مادی نقی رضی الله عنه
 در ساله شیخ عبدالحق است که از نامه اهل بیت ابراهیم علی مادی بن محمد جواد رضی الله عنهم
 که معروف است بسکری و لقب او نقی و زکی است مادر او ام الولد است نامش شامه
 بقول امرات مادر او ام الفضل بنت مامون است ولادت و سست رضی الله عنه و در ماه
 سنه اربع عشر و مائین و بیست و یک روز غرقه و مولد او در مدینه بود و وفات در سمرقن رای
 روز و شنبه او از خواجه مادی آلا خرد لقب و دوم رجب سنه اربع و خمیس و مائین و وفات کرده
 و سرایش که بسامرا بود و در شام یعنی شام پاره اسپه احمد رشیدی و چون سنایت و رقی او
 نزد المتوکل علی الله جعفر بن المقصم بسیار شد متوکل او را از مدینه بیفزا آورد و از آنجا بصره
 را بکفرستاد و اقامت در آن شهر کرد و ایند پس و سست رضی الله عنه بسمرقن را بکفر
 و مدت بست سال و نه ماه در آنجا اقامت کرد و در زمان المعتز بالله وفات یافت و معتز
 بالله در سست سال و نه ماه در آنجا اقامت کرد و در زمان المعتز بالله وفات یافت و معتز
 از محرم سنه اثنین و خمیس و مائین و غلغ کرد و سست خود را پس از سه سال در
 شهر شام و بست و در روز عسکری نسبت بسکری مسموم را بکفرستاد و این شهر است
 که بنا کرد او را مقتضی وقت که لشکر او ابنه شد و شهر بغداد و سست تنگ آمد و مردم از اقامت
 او در دست متاخر می شدند پس درین موضع شهر بکفر کرد و خود را بشکارتش با بنجا انتقال نمود
 و عمارت خوب و را بنجا ساخت و او را سمرقن را سست نام نهاد و او را سمرقن و سمرقن
 از جزیت نزل عسکر مقتضی در سست و این واقعه در سنه احد سست و عشرین و مائین بود

مؤتمن ما انشد و سألوا سحی محمد بن رشد است و ما در او باره مولده که فیما سب
چون ناموں گشتہ شد معصوم حکم ولایت عهد کلمات شست و شست مال حبسہ و پست
اسم خلافت ردود و در سہ احدی و عیسیر و نہیں خسرس راسے اشغال کرد و در
سہ سبع و سیرس و مائس لہرس راسے داو را خلعہ متمس جوادہ از در ہاں عباس
رعی اللہ عہدہ کہ ہستم نو دار خلا سہ سی عباس و مولد او در سہ ماں و سبعین و ماہ نو
و خلافت او ہشت سال بہت ماہ و بہت روز و متوج مشہورہ و سہ بہت نو
و بہت ہزار غلام داشت و عمر او چل و بہت سال نو و سر مکہ عدو بہت در حق پیار
جمع شدہ نو و اہل بعد ادا راسے ادنی علما باں او فرما دآمد و ہر گاہہ خواستہ
سیرس راسے سا کرد و آن موضع بالشکر خود افعال کرد و الوالہ الفح ہدائی رحمۃ اللہ علیہ
گفتہ کہ سیرس راسے لضم سیرس و فتح آن نام شہری مشہور است بعراق اس جس نقل کرد
امام نو و سہ رحمۃ اللہ علیہ و در اسات گفتمہ کہ نہیں آورہ اند کہ متوکل در اول خلافتش
سمارت و نہر کرد اگر ہ سوم و ما نیز کیرہ نقد کم چون بشد رو ہاے علی بن محمد جواد
رعی اللہ جہا کس فرسا و مواسے خواست کہ نہ مقدار و ما نیز نقد کد بار عہدہ
گفت و سہ رعی اللہ عہدہ ہشاد و سہ و سار نقد کد و ار عہدہ را یذ مومی امین معنی
لصحب کردہ و رو سہ نصیب نمودہ و متوکل گفتہ کہ سیرس رو سہ نا امیر المؤمنین
کہ اس اد کا امیدہ ہادی رعی اللہ عہدہ رسول را متوکل بار و رسا د کہ ما امیر المؤمنین گو کہ
مس اس را از انکا گسہ ام کہ حق سجاہ گفتمہ است لہذا نصیر کہ اللہ فی ہوا طین کبار کا
و یوم حسن اللہ برورد گار لعلی سفر پایہ و خطا سہ پیغمبر و صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم
در رعی اللہ عہدہ مکہ کہ سمار الصرت دادم در حایای کثیرہ و ما اہل بیت مارا ست کردہ اند
رعی اللہ عہدہ کہ موطن در دفاع و سربا و عروا ہ ہشتاد و سہ موطن نو جہتی کہ روز مہین
ہسا و سوم موطن نو دار اس موطن ہر چندہ مادہ کہ امیر المؤمنین در کار عمر سو و سہ نو

در دنیا و آخرت دبو و مادی ابو الحسن علی بن جواد رضی الله عنهما شیخ فقیه امام و از وسع
نزد متوکل سعادت کردند و کشتند که وسع در منزل سلاح نگاه میدارد و در عیش انداختند که در
طلب خلافت میکنند پس کس را فرستاد و یکایک بر وسع در منزلش در آمد و او را دیدند
در خانه بر وسع مردم بسته و جامه موئینه پوشیده و شمشیر بر سرش و استقبال قبله نشسته
و پنج ایستاده و میان وسع و میان زمین خبر ریگ و سنگ نریخته نگذارد بآیات قرآن و در عید
و عید ترنم میکند بر این صفت او را برداشتند و نزد متوکل آوردند چون ویرا بدید تعلیم کرد
و در هر پهلوی خود نشاند و گفت از شعر بخوان که خوش آید مرا فرمود من شعر کمتر دایت کنم
گفت ناچار تر از شعر باید خواند پس چند بیت بر خواند مشتعل بر بند سب حال جباران که
ایمان را از جا پاس یزند و قلده پاس که و که نقر زخمو ده و از مرگ گریخته آنجا اقامت کرده اند
خود آورد و لیصد خوانی و زیر زمین برد آواز بر آید که آن بختها چه شده و آن ناچاران کجاست
و آن حمله که و آن رو پاس ترو تازه که برد و پیش آن میکشیدند کجا است از فیه جواب آید از آنها
قافیه شد و بر باد رفت و آن رو مارا که رم خود و خاک شد حاضران همه ترسیدند و گمان بردند
که بیاد این ساحت بلایی بر سر آید و متوکل بگریه درآمد و گفت یا ابا الحسن هیچ دایمی بر خود و او
فرمود و ارم چهار هزار و دینار پس متوکل بدفع چهار هزار دینار بوسه حکم کرد و او را معزود که منمیش
باز گردانید و نسل از او و او علی مادی در ابو محمد حسن بن علی مادی که او را عسکری ثانی گویند
و در برادر وسع ابی عبد الله جعفر بن علی مادی باقی ماند و او را برادر ایشان ابو جعفر محمد بن علی
مادی بجانب حجاز ازاده نفعت نمودم در حالت حیات بر او شن حس عسکری سفر کرده بود
چون نزدیک قریه که بالازاد متصل است هفت فرسنگ رسیدیم و در سو او آن وفات
یافت و قبرش رفیقش نیز همانجا شد و بر وسع مسجدی بنا یافت و در حرات است که در
یا علی مرتضی و علی رضا موافق بود بنا بران امام علی مادی را ابو الحسن ثالث گویند و او را
نقی مادی و عسکری و ناصح و متوکل و قاسم و مرتضی است امام ابو الحسن علی نقی در زمان

بود امام محمد بن شمس سال نوذکر امام حسن عسکری رضی الله عنه
 سن بعد الحی است که اراکمه اهل بیت الوعد حسن بن علی عسکری است رضی الله عنهم
 مادر او ام الولد بود نامش موسی سماه و ولادت و سه رضی الله عنه روز دوشنبه
 در جمیع الاول سده احدی و پانز و پانزین رده و اربع شد و وفات و سه در جمیع الاول
 سده سی و پانزین روز جمعه ششم ماه ذکریه اسم ماه مذکور و بعضی عزرا گوید اربعه
 در شرمین است و در کوفه سده در مملو سه رس در سن مله و امامت او پندرهن
 در سن مله بود و بعضی گویند که سده علی مادی رقم است و این قول صحیح است
 در رقم سده فاطمه است موسی بن جعفر بن محمد است رضی الله عنهم و مقول آن را صاحب
 بن موسی رضی الله عنه گفته که هر که دارد کد قرطبه موسی را و او را صاحب در دنیا
 سود و حسن عسکری رضی الله عنه بر دامیه و الد الوالعاسم محمد بن مطهر صاحب بر الد
 و بعد از آن حسن عسکری بعد از پدرش علی العاصم رضی الله عنه شش سال است
 و نگذاشت حسن عسکری رضی الله عنه ولد بی راه ظاهر و در ماطن غرار الوالعاسم محمد بن
 است که کس و سه امام حسن بن علی بن المطالب موافق بود و بعضی از کس و عسکری
 و خالص و سراج است و سه در جمعه هفتم جمیع الاول یا اربعه سین و پانزین روز
 سلطنت معتدله سی عباس بعد از علی بن احمد و در سن عمر پانزین است و سه سال
 بقول است و سه سال و امام امانت بن هفت سال بود و یک پسر داشت که امام محمد بن
 است و کرا امام محمد بن محمد بن رضی الله عنه در ساله شش عبدالحی است الوالعاسم
 محمد بن مطهر که سبی است العاصم بر دامیه مولدش رضی الله عنه محمد بن هفتم
 سده حسن و حسین و پانزین مادر او ام ولد است که او را حسن میگفتند و در وقت و ما
 در سن شش ساله و پنج ساله بود امام باقی در ماریت ذکر کرده که سه حسن و شش
 مات یافت محمد بن حسن عسکری الوالعاسم که او را امامی حجت و قائم و محمدی و معتز صاحب الزمان

که بکشد و در سینه زوایشان خاتم و دوازده و نامم است و در شمشیر ایشان آن است که دست در سینه
 راسته در سرداب در آمد و مادرش میزد که سحر و کید و دیگر پیشه مادر بر داشت تا مدتی این دست شمس
 و سینه و این دست که میزد که در سینه سینه و سینه و کین این قول صحیح تر است و در شمشیر ایشان تا این
 پنهان است و چون ابی عبد الله بن ابی الحسن علی انکار کرد که برادرش ابو محمد حسن عسکری را زنی
 فرزندی نگذاشت و دعوی کرد که برادرش حسن عسکری رضی الله عنه امامت بر سر نهاده او
 درین دعوی کذاب نام کرده و دست معرک است باین لقب و این جعفر بن علی برادر زنی
 بر سر کلاه علی بن جعفر و این علی را سید پسر ابو عبد الله و جعفر و اسمعیل و از ایشان بنسب زب
 و ابو محمد حسن عسکری و ولاد ابو محمد رضی الله عنه معلوم است و در خواص اصحاب و ائمه
 و روایت کرده اند که جلیقه ابی جعفر محمد باقر و رضی الله عنه که محمد باقر محمد حسن عسکری را زنی
 عنه باشد حسن عسکری را دست میداشت و دعا میکرد و تصریح میفرمود که او را پس بر بگوید که
 به پند و ابو محمد حسن عسکری رضی الله عنه جایز را برگزیده بود که هر چه میگفتند چون به پنهان
 شعبان شمس و خمیس و مائین محمد و سید علمیه زاده ابو محمد حسن عسکری آمد و او را دعا کرد و حسن عسکری
 التماس نمود که یا عمی که اشب نژاد باش که کار می دیش است خلیفه ابی القاسم حسن عسکری را
 در خانه ایشان بایستاد چون وقت فجر در رسید زحیر بدر دهنه مغرب به شمشیر پاره زین
 مولودی دید ابو جواد و آمد و مختون مغرب منتهی خنجر کرده شد و فارغ از خنجر و کار شست و شو که
 مولود را کنند مولود را بر حسن عسکری آورد و می گرفت و دست بر پیشش و پیشش را
 و زبان خود را در پیشش و آورد و در گوش راست او اذان و در گوش چپ اقامت گفت که پیش
 یا عم برادر و پیش مادرش پس خلیفه او را با مادرش سپرد و حکیمه میگید پدید ازان پیش ابو محمد حسن عسکری
 رضی الله عنه آمد و مولود را پیش دست و پدم در جامه های نر و او را نور و علمه
 که دل من تمام گرفتار او شد گفت سیدی هیچ علمی داری بحال این مولود مبارک که آن علم ازین
 التاکنی گفت یا عم این مولود منظر ما است که ما را پدران بشارت داده بود و در جلیقه است پس من

بریں یافتہ دم و لشکر اہل مسجد در غم و دیگر برادران حسن عسکری آمد و رفت میکردم روزی
 نو دسے آدم مولود را دیدم بر سید مہدی مولا سے اس مسجد و منظر را بہ تندر و موداد
 سر و حکم نا انگس کہ ما و موسی علیہ السلام موسی را نو سے سرده لود در آیت کردہ شدہ اس
 ار الوالحسن بشارتی اللہ عنہ کہ او سے بر سید مذکورہ چیز است نامہ فاکم تمام و موداد
 کردہ اند کہ متولدات دسے نام و سے بر کم سن شیعہ امام پیرا مذکورہ الوالحسن محمد عسکری
 رضی اللہ عنہما امام فاکم اوست و عمر او مرد و فاکم پدرش رضی اللہ عنہ سبع سالہ لود و درین
 حق تعالی حکمت و فصل خطا سا و ذکر و ایداد را آسے بر اسے اہل عالم حاکم بچی عسکری
 علیہا السلام در حالت صدا کتاب داد و موت داد و او را عمر در تختہ جمہور علیہ السلام
 کسید و ہم شیعہ امامیکہ مذکورہ فاکم عسکری مسجد و سے در شمس را سے اس و اولاد و غیر
 بی علی ہادی بن محمد جو اوس علی رضی اللہ عنہما کو نید و ایما جماعہ کثیر از امام اس حضرت امام
 و قمر او در سراسے مدرس است در سامرا او دسے حمل و پنج سالہ را عالم وقت سہ احد
 و ستمین ہائیں امامہ اولاد اس حضرت بعضے مشر و بعضے متر من سارہ س نو و نگاہ
 کہ اس حضرت من ارموت خود را اس و عجمی کہ را درس او را امام گردایدہ است کہ است
 و مائت شد و علی بن حضرت صادق رضی اللہ عنہ تیر ماہ در شمس حضرت صادق مذکور
 کردہ لود ستر امامت کرد و در اس امامہ رجوع نمود و شیخ علا الدولہ احمد بن محمد سنانے
 حدس الدنہ روحہ در کردہ اہل واقطاب مذکورہ کہ تحقیق بر سید پرتہ طہیت محمد بن عسکری
 رضی اللہ عنہ و سہ آمانہ الکرام ثمانہ اہل الطہارہ دوسے در وقتہ کہ محض شد و اہل مرہ
 اہل لود دس تری کرد و در حد طہ طہ مذکورہ امام کسید او را کتب قلبہ در اس را
 علی بن حسین بعد ازیں نو دس و سے در گذشت و در تہ سورہ و سہ کردہ قمر محمد عسکری
 بر دسے مار کہ او دہ کاسے دسے شست و تا نو دہ سال در مرتبہ قلعت باقی آمد
 پس حق تعالی او را ررح و رکاس اس عالم در گذراید و حتماں من یعقوب جوینی جراسانی

دوران مقام برپا کرد و نماز کرد و سے جمیع اصحاب و سے بر محمد بن حسن عسکری و و قرن کردند و اور
 در مدینه رسول صلی اللہ علیہ وسلم و چون تجویفی و قات یافت احمد کو چاک ازا و لا و عبد الرحمن
 بن عوف بجای و سے نشست و سے در عجم تربیت یافتہ بود و بر جوئی نماز کرد و قبر با سے
 این مذکورین است پیوستہ بر زمین و بناے ندارد و غیر ایشان آنها را نشا سند و ایشان
 ہر سال زیارت آنها میکنند و یک تن از اقطاب در طرابلس کہ قریہ ایست در کوہ مابین بسطام و واسا
 پیش از ظهور نبوت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم دفن کردہ اند این جامعہ مامورانہ مبتلا بہت اینجا
 علیہم الصلوٰۃ والسلام و شکس بشرایع ایشان و اقوال یکمیتین شہادت و ایشان را بدلا اند و او سی
 کہ ایشان آن بدلا ماباشا سند و لیکن بدلا ایشان را نشا سند و بلال رضی اللہ عنہ در زمانہ پیغمبر صلی
 علیہ وسلم از جلد بدلا و سہم بود چنانچہ در آسمان و دو قطب اند قطب جنوبی و قطب شمالی و
 و نزدیک زمین کو کہما بقطب جنوبی سمیل است و قطب شمالی جدی حق تعالی در زمین نیز
 و دو قطب ساختہ و ہر یکیکہ را مرتبہ تعیین نمودہ و پس مرتبہ قطب ارشاد مرتبہ سمیل است کہ بزرگترین
 کو اکب است از و سے جرم و فو و نفع و قلب سے بر قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ قطب
 قطب ابدال اقطاب بر قلب اسرافیل است علیہ السلام و مرتبہ قطب ابدال مرتبہ جدی است
 مخفی از چشم اکثر مردمان و قطب مبارک کہ حق سبحانہ زمان مارا بوجود غریب سے مشرف گردانید
 است عماد الدین عبدالوہاب بارسینی است و بارسین قریہ ایست از قریہ ماسے قردین قریب
 باہر حق تعالی اورا بر تخت رتبہ قطبیت بعد و قات عبد اللہ شامی قدس اللہ تعالی روحہ و سبح
 سندست عشر و سیما تین شانہ و عمر و سے ہفتاد و ششش بود پس حق تعالی عمر و یاراد گردانید
 و وجود شریف اورا میان خلایق و حوادث سجدی ساخت و این قطب نہم است از اقطاب زمان
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا زمان ما اینجا کلام شہ علا الدلہ سمنانی است رحمہ اللہ و او را
 در انیمغی کلام دراز تر ازین کلام است و اللہ اعلم و بعضی از کبار اعرافا جہم اللہ گفتہ اند بسیار باشد
 کہ القائلند شیطان بر آدمی اصل صحیح را کہ صحت او شکلی ندارد و چون بدانند شیطان پیدا میشود

اللہ تعالیٰ در ششم آنچہ دوست دارد و روايت کرده شده است از جعفر صادق رضی اللہ عنہ
 کہ از دسے حدیث کتاب اللہ و خیر فی سوال کردن که عزت کیست فرمود من و حسن و حسین و ائمه
 با محمدی جدا کننند ایشان از کتاب خدا جدا نمی کنند کتاب از ایشان تا وقتی که در این دنیا
 بر خوش و منقول است از امام رضا رضی اللہ عنہ کہ گفت اگر خوش داری کہ بجز ملافتی شوی بجا
 کہ بر تو هیچ گنا ہے نباش زیارت کن حسین رضی اللہ عنہ را و اگر بر حسین بگفتی داشکمای بنویس
 رضا را ہے تو روان شود بیا مزد ترا خدا تعالیٰ ہر گناہ را و اگر خوش داری کہ ترا ثواب نقد
 کہ آن ہا را کہ با حسین اہل بیت دسے شبہ گشتند و مثل ایشان برو دسے زمین یکے بنویس
 بگو ہر گاہ ایشان را یاد آری یا لکنی کنت معہم فاقو ذوقاً عظیماً اسی کاش ہے بودم
 من در آن روز با ایشان پس سنگاری ہے یا فتم سنگاری عظیم و تحقیق فرود آمد بر من چہا ہزار
 فرشتہ از بر اے نصرت او و اذن دادہ نشد مرا ایشان را نصرت پس این چہا ہزار فرشتہ بر سر
 قبر او پدید ایشان مونی غبار آلودہ تار و دسے کہ بالبتد قائم رضی اللہ عنہ پس دسے باشند
 و نصرت دہند و ہم از امام رضا رضی اللہ عنہ روايت است کہ فرمود ہر کہ بار بر بند و قصد زیارت من
 مستجاب شود دعا ہے او و آمرزیدہ شود گناہان او و ہر کہ مرا و بقیعہ زیارت کند گو یا زیارت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کند و بنویس او را خدا ہے ثواب ہزار حج پیور و ہزار
 سہرہ مقبول و من و پدر ان من رو د قیامت شفیع او باشند و این بقیعہ روضہ ایست از رجا
 جنت و جا ہے آمد و شد فرشتگان ہمیشہ فوجی او ملائکہ نزول میکنند از آسمان و فوجی دیگر
 معبودان انکہ نفخ کردہ شود و حضور و آیت میکنند از رسول اللہ صلی علیہ و آلہ وسلم کہ گفت
 زود باش کہ دفن کردہ شود گوشت پا رہے من در زمین خراسان زیارت کنند او را بیج اند و زمین
 در ماندہ مگر انکہ گنادی دہد او را حق تعالیٰ و نگاہ کاری مگر انکہ بیا مزد حق سبحانہ گناہانش را
 و مثال این اخبار و آثار و زیارت اہل بیت اطہار بسیار نقل کردہ اند و تربت امام رضا رضی اللہ عنہ
 مبارکست کہ خلافت آنجا طلب شفا نمایند و شفا یابند و از بعضیہ وزراء ہے خوازم آودہ

عليه السلام على انتخاب السنية فرائضهم وجمعهم بطلبهم فلو لم يبق فيهم فقال الله عليه السلام انتم خير الامم التي اخرجت للناس
فمن بقي من امتي على النعت الذي انتقم عليه راغباً بما فيه فانه من رفاة في الجنة ترجمه ليرى
خير انت كه چون بنعيم صلي الله عليه وسلم رايشان بگذشت و مرايشان را بدید باليناد و نوحى
دل ايشان را اندر فقر و محابرت بدید گفت ايشاره بادمر شمارا و انا لانه ليس ثوبا يابى يذبحفت شود اندر
فقر خود را حتى باشد ايشان هزار فقهان من اندر بشت سكه از ايشان مى نمود مى حضرت جابر
و بگزیده محمد مختار بلال بن رباح رضى الله عنه و ديگر دست خداوند را در دست خود مى نمود
بنعيم بن عبد الله سلمان الفارسي رضى الله عنه و ديگر سرنگ مهاجره انصار در مترو رضى الله عنه
جبار ابو عبدة بن عاصم بن عبد الله بن البراء رضى الله عنه و ديگر بگزیده اصحاب و زينت ايشان
ابو اليقظان عمار بن ياسر رضى الله عنه و ديگر سالک كنج عظم خزينة علم الوصو و عبد الله بن مسعود
و الذي رضى الله عنه و ديگر شمسك درگاه حرمت و پاك از حبيب و آفت متبوعين مسعود و راور
عبد الله رضى الله عنه و ديگر سالک طريق غرمت و مفرض از حصان و زلت مرقا ابن الاسود
رضى الله عنه و ديگر اسمي مقام تقوى در رضى الله عنه و ديگر بوسى اختيار بن الازت رضى الله عنه
و ديگر در مرج سادات و بحر قناعت محبته بن عزة ان رضى الله عنه و ديگر برادر فافق و
معرض از كوفين و مخلوق زيد بن الخطاب رضى الله عنه و ديگر خداوند محابرات اندر طالب
مشايدات ابو كيثم لا يميز بين رضى الله عنه و ديگر عزيز تاييد و از كل خلق حق آيت ابو اهريرة كذا
بن الحسين المدوني رضى الله عنه و ديگر عام طريق تواضع سپرده و محبة قاطع سالم مولى عطاء
النبأ في رضى الله عنه و ديگر قاصد درگاه رضا و طالب بارگاه بقا اندر رضا صهيب بن سنان
روى رضى الله عنه و ديگر خائف از حقوق و بارب از طريق مخالفت و كاشه بن النضر رضى الله عنه
عنه و ديگر زين و جاجين و الاضمار و سيد بنى و قار مسعود بن ربيع الفارسى رضى الله عنه و ديگر
اندر زهد رضى الله عنه و ديگر شوق بر ربه موسى ابو ذر جندب بن جادة الفخاري رضى الله عنه و
و ديگر و افلا الناس بنعيم صلي الله عليه وسلم و مر جابرات را و نور عبد الله بن عمر رضى الله عنه

و دیگر از راستی است مقوم و اندر ساعت مستقیم صفوان بن سہامی الشعمه و دیگر صاحب
 و حلی از تہمت ابو الذر داؤد مخومیم بن عامر رضی اللہ عنہ و دیگر متعلق در گاہ بخاندان گریہ رسول
 یا و شاه الوکام بن عبد اللہ السدر رضی اللہ عنہ و دیگر گمبای بحر شرف و مرقد رسول کل را مندا
 عبد اللہ بن برائش رضی اللہ عنہ و اگر خطہ الشان را ما و کم کباب در ارگرد و دستخ عبید الرحمن
 محمد بن حسن السلی رضی اللہ عنہ کہ نقال بل لفت کلام مسایح لوده است مار بجای جمع کرده و در
 قصہ را مسرود اما قصہ فصایل و اسامی و گنا فی الشان بیان آورده اس اما اسلم بن اثاث
 بن عمار از ارجمہ الشان گفتہ ام ، ل او را دو سہ مارم کہ اسد اسے افک ام المونین عالم
 رضی اللہ عنہما و سکہ کرده لود اما الوہریرہ و تو مان و معادہن الحمارت و ساکس غلاد
 و مات بن و دلقہایسی و مخومیم بن ساعد و سالم بن عمیر بن ثابت و ابو الکعب بن عمر رضی
 عنہ و دہشت بن ساف و عبید اللہ بن انس و محتاج بن عمر و الاسلمی از خطہ اند یک لود
 و محقق قول صحابہ جیروں لود و اندر ہر درجہ کہ لود ما از ہر وقتے بہترین و فاضلہ
 ہر مہلی لود در ہر آنکہ جدا امتعالی مرایساں را صحت بن عمر صلی اللہ علیہ وسلم از ان دہشت
 و اسرار الشان از خطہ عبود اللہ راستہ انکہ بن عمر صلی اللہ علیہ وسلم گفت جیر انعموں و فی ثم الذین
 یلو تم الحدت و جدا بیجا سکہ گفت و الشان نقو الہا و کون من المہاجرین و
 الہا کصانہ الدین استغفونہم و احسان ذکر خواجہ اویس قرنی
 و کف المحبوب اس اوقات است و سمع دین ولت اویس قرنی رضی اللہ عنہ از کائنات
 مشایخ اہل تصوف لود و او را بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم لود اما ممنوع گشت از در
 میر صلی اللہ علیہ وسلم مدو چیزیکہ علہ حال و دیگر حق والدہ و معیر مرصحاہ را گفت کہ
 از ان اویس نام او را انقیاست ہمچو مقدار کو سہداں رسیدہ و مصر شفاعت خواہد
 انرا اسبیس درو سکہ عمر و علی کرد رضی اللہ عنہما و گفت تھا او را یہ بینید و است مایہ
 مالا و مر و شعراں است و ہر پہلو سکہ چہ او مقدار و رم سعیدی از مہیہ است و کف

دستش بهمان و در ایام بعد گو سفند ان ربیع و مفر شفاعت باشد اندر امت مین چون
 بهیندش سلام از من بدو رسانید و بگوید تا است مراد عا کند چون عمر رضی الله عنه بعد وفات
 پیغمبر علیه الصلوة بکه آمد علی رضی الله عنه بادی بود اندر میان خطبه گفت یا اهل نجد قوموا الیهل
 نجد برخاستند گفت از قرن کسی است اندر میان شما گفتند بل قومه را بدو فرستادند عمر
 رضی الله عنه خبر از ادیس بر پرسید گفتند بواژه است ادیس نام که اندر آبا و انیا نیاید و
 با کس صحبت نکند و آنچه مردمان خورند او نخورد و غم و شادی ندارد چون مردمان بخندند
 او بگریه و چون بگریزد او بخندد و گفت و در اینها هم گفتند و بصورت نزدیک اشتران
 ما امیر المومنین همراه علی برخاستند و نزدیک و س شدند و در یافتند اندر نماز نبشتند
 تا فارغ شد و با ایشان سلام گفت و نشان کف دست و پهلوی ایشان نمود تا ایشانرا معلوم
 و از و دعا خواند و سلام پیغمبر را صلوات الله علیه و سلام بدو رسانیدند و بر عا است صحبت
 کردند زمانی پیش و س بودند تا گفت رنج کشیدید اکنون باز گردید تا قیامت نزدیک است
 از گاه مرا آنجا دیداری بود که مر آنرا باز گشتن نبود که من اکنون بیافتم بیک راه قیامت مشغول
 و چون اهل نون باز گشتند و بر احرمتی و بیاسته پذیرا را مد از آنجا برقت و بکوفه آمد و هر من جان
 روز س ویرا دیدنشانی که امیر المومنین عمر و علی گفته بودند از ان بشناخت و ادیس آن پیغمبر
 او را ندید تا بوقت رفتن حردب علی رضی الله عنه از گاه بیامد و بر موافقت علی باعدای او خبر
 میکرد تا روز صیفین پیغمبر هم شوال در سندی و هفت بانه یحیی شهادت یافت عاش و حیدر
 و مات شهید رضی الله عنه و از و س روایت آرند که گفت السلامه فی الوحده سلامه اندر شما
 بود از آنچه دل کسی که تنها بود از اندیشه غیر رستد باشد و نیز هر من چرخسان بنی از بزرگان
 طریقت بود و با صاحب کرام صحبت کرده بود و قصد کرده تا ادیس را راضی زیارت کند چون
 بقرن شد او را آنجا یافت یک باز آمد و باز خبرش بکوفه یافت بکوفه رفت استخا هم نیافت
 مدنی در آنجا بود و خواست که از آنجا بصره آید در راه ویرایافت بر کناره فرات که طهارت میکرد

مرعہ پوشیدہ متافض چون ارگاره و در اندهرم من حیا منقش آمد و اسلام کرد و کعب
 علیکم السلام یا هرمن من حیا من کعب مرا می شناسی که من هم گفتم معرفت روحی بر روی
 وانی مستقیم و مراد را بر آید اگر دایا هر گشت نیست نام من سب از امیر من گشت ایمنی محمد
 علی رضی الله عنهما را آس کرد مرا از عمر و عمر بن الخطاب علیه السلام که و س گشت اما الامام
 مایا بیکل امیری ماکونی من کانت پیغمبر الی الله و رسول محمد صلی الله علیه و آله
 من کانت پیغمبر الی مایا یقینها و الی امر الله فی حقها فموت الی مایا یقینها فموت الی مایا
 علیک ملک ربوادمگاه و است دل را در ایست غیر ذکر اما هم اعظم در مذکره الامام
 و کشف المحجوب است امامان الوضیة همان من مات التوحید و حقه الله علیه و آله و سلم
 و حیات دینی در سلو و دایم در وصول من طریقت مثالی عظیم و است و اندر اما حال
 مندر ملک کرده و در حله علی تر کرده و است که ارمان خلق من بود که دل را با
 حاد خلق با که کرده و اسده بود و مهدب مرجع را اسناد و در و س از خلق گردید و معنی
 نو سبنا سبنا پیوست دید که استخوان جبر و اصلی الله علیه و سلم از خود او کرد و دیگر و بعضی
 را اندر لیکن اسباب دیگر در بیست آن از خواب بیدار شد و از یکبار اصحاب محمد بن سب
 نقش رسیده و کعب نو اندر علم پیغمبر و حفظ سنت و سب مدحی بر برگه رسمی خاندان
 متصرف شوی و صحیح را از معقیم جدا کنی و دیگر باده پیغمبر صلی الله علیه و سلم را خواب و در
 که او را گشت یا احمیه را سب رده کرد و اندل سب من گردانیده اند و قصد بر سب من
 و سب از سب بیا که س نو دار متناج چون امرایم محمی و فیصل عباس و دارا
 و لیستری و سب ایستاد در در میال علما مشهور است که در میان الوضیة المنصوره و دیگر
 که ای حلیه و سبیا نوری و سب من کرام و شرح سب را از ایسان ناصی گردانید و سب
 مایا بیکل اندر کرد اما هم گشت و در هر سب از تمام الفرائض منی من سب گویم گفتند خواب آید
 گفت من بیکل این فساد را از خود و در کیم خواجه قصه آن مشهور است و من خود را از خود

و سفیان از راه بگریزد و شریح قاضی شود پس سفیان در راه بگریخت و مسخر در دیو انداخت
 و شریح قاضی شد و ابو حنیفه بجای نجابت یافت این حکایت دلیل بر نیست هر صحت و سلامت
 و سوار این نشان کمال حال و سست است بر تو و معنی بک صدق و راستش اندر هر سبکی
 و دیگر سپردن راه صحت و سلامت و خلق را از خود دور کردن و بجای ایشان مغرورنا گشتن
 و آن حیل نیست که گفت ابو حنیفه ایها الایم من م و سست است از عرب بلکه از موالی ایشان
 و سادات عرب بکلم من راضی نیاشند ابو جعفر گفت این کار را با نصب تعلق نیست این کار را
 علم باید و تو مقدم علم از آنکه گفت نشایم این کار را و اندرین قول که گفت نشایم این کار را
 اگر راست گویم خود نشایم و اگر دروغ گویم دروغ زن مرقضا و مسلمانان را نشاید و قدر و اندر
 که دروغ گوئی را خلیفه خود کنی و نیز صاحب کشف المحجوب میفرماید که امر و زحمت علمای و مرابین
 جنس معاملات را منکر اند از آنچه با یهود آموخته اند و از طریق حق رسیده خاصه فائده امر را فایده
 شود ساخته اند و سر اسف ظالمات را میستایند و خود را ویند و بساط حیا بر از با قاصد قوسین
 او دانی برابر کرده اند و هر چه بخلاف هوا سست ایشان بود و همه را منکر نشود و مشهور با لشکر من
 عدم الانصاف شیخ علی بن عثمان الطلالی صاحب کتاب مذکور گفت بشام بر درنده
 بلاغ مؤذن رسول خدا شفته بودم و در خواب خود را بچویدم که پیغمبر از باب بنی سبیبه آمد و
 بریر را در کنار گرفته چنانکه اطفال را که نزد شقی من پیش رسیده و و پیغمبر و بر پشت بایشان بودم
 و اندر تعجب بودم که این پیر کیست پیغمبر علیه السلام بکلم اعجاز بر باطن و اندیشه من مطایفه شد و فرمود
 این امام است و اهل دیار است یعنی ابو حنیفه و گویند چون او و طانی رحمه الله علیه علم و حسن
 مقتدر است عالمی شد نزد امام ابو حنیفه آمد و گفت اکنون چه کنم و سست گفت بلکه گفت با علی
 فان العلم بلا عمل کالکلب بلا روح و بگوید بکار بستن علم به عمل از آنکه هر علم که از عمل نباشد
 چون تنی بود که از ایمان نباشد و در سست از سست است و سست است و سست است و سست است
 کسی که در سست است و سست است و سست است و سست است و سست است و سست است و سست است و سست است

امامت مشغول گشت و در ابتدا احوال او متصفوفه در دوش خشونت می بود و تا سلمان داعی را دید و
 بدو تقرب کرد و بعد از آن هر جا که رفت طلب کننده حقیقی بود و از وی سبب آمد که گفت
 اِنَّكَ اَنْتَ الْعَالِمُ بِشَيْئَلِ الرَّحْمَنِ فَلَيْسَ بِيْكَ مِنْ شَيْءٍ يَعْنِيْ جَوْنَ عَالِي رَابِعِيْ كِه رَحْمَتِ وَ
 تا ویلات مشغول گرد و بدانکه از وی هیچ چیز نیاید یک از علماء و ایت کذ که بغیر صلی الله علیه و سلم
 در خواب دیدیم گفتیم یا رسول الله از تو بمن روایت رسیده است که خدا این عالم را از تو
 او تا دو لب و ایرار اند گفت آن را و س از من بنویس راست رسانیده است گفتیم یا رسول
 میخواستیم که سیکر از ایشان بنیم رسول گفت صلی الله علیه و سلم که محمد بن ادیس یکی از ایشان
 است و در این جز این مناقب بسیار است و زنده کرده الاولیاء است هم حجج الایمه
 من قریش و هم مقدم من قدموا القریش و سیزده سالگی در حرم میگفت سلوئی ما یم
 و در پانزده سالگی فتوی میداد احمد حنبل سه صدر نیز از حدیث با و داشت بشاگردی
 احمد گفت در معنی این حدیث که مصطفی علیه السلام فرمود که بر هر صد سال مردی
 برانگیخته اند تا دین من بپزد و او خلق آموزند و آن شافعی است و بلال خواص گوید که خبر
 پرسیدم که در شافعی چگونه گفت او از او تا و است نقلت از کتاب مذکور که شافعی گوید
 رسول علیه السلام را بنجاب دیدم مرا گفت ای پسر لکستی گفتیم یا رسول الله بیکه از گروه
 تو گفت نزدیک آس نزد یک شدیم آب دهن بدین من انداخت پس گفت اکنون
 برو که بركات خدا بر تو باد و بعد از آن ساعت علی مرتضی را بنجاب دیدم که انگشتری خود
 کرد و در انگشت من کرد تا علم تقنی نیز بر من سرایت کرد شیخ ابوسعید رحمه الله علیه
 نقل میکند که شافعی گفت علم همه عالم در علم من پرسید مگر علم من در علم صوفیان تر رسید
 که یکبار در میان درس ده بار برخاست و نمشست گفتند چه حال است گفت علوی زادگاه
 یزد را می پیکند و او بنود که در برابر من فرزند رسول الله آید و برنجیم در مرا تا الا سیرار
 است بایستی که بعد از حلیه منقبت امام مالک ذکر نموده بعد از آن حوال امام شافعی میزنیم

هو الاصل من انساب الاشراف يعني خلاص است که از آفات احوال خلاص بانی و گفت
 ما انشئتم في كل شيء ما يشاء الله باور داشتن خدا را بر هر چه بخواهد و رسانیدن و رسان
 گفت ما الرضا بهر چه باشد که خدا بخواهد و الاصل من انساب الاشراف بهر چه بخواهد و رسانیدن و رسان
 گفت ما الرضا بهر چه باشد که خدا بخواهد و الاصل من انساب الاشراف بهر چه بخواهد و رسانیدن و رسان
 جواب گوئیم و آنچه جناب اندر همه احوال متحقق بود اندر حال حیات از اهل بیت معجزه و اندر حال وفات
 از دست یاسه شش شش و شش که اهل سنت و جماعت بر حال و سبب واقف نگشته اند و بر سر
 و دوسه ازان بر نیست و الله اعلم شیخ فرید عطار و زین کزله الاولیاء گویند که احمد و خورشید
 اما هر زمان بگذرد خود می گشتی این زمین را امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه وقت کرده است
 بر غازیان و در هر بهر حاصل فرستادی تا از آنجا آرد و در دمی ازان با خود می و چون وفات کرد
 و جنازه او برداشتند مرغان سه آیدند و خود را بر جنازه او میزدند تا دو هزار و دویست و یکصد و یک
 مسلمان شدند و زمار با میزدند و فریاد میزدند و لا اله الا الله محمد رسول الله میگفتند و
 محمد بن عمر می گفت احمد را در خواب دیدم بعد از وفات که سه کتاب می گفت این چه رفتار است
 گفت رفتن بدو السلام گفتم خدا ایتالی با تو چه کرد و گفت بیایم نزد تو و تاج بر سر من نهاد و غنیمت
 در پای من کرد و گفت یا احمد این از برای است که قرآن را مخلوق نگفتی پس فرمود مرا
 که بخوان بدان دعا های که تو رسیده است از سفیان ثوری من بخوانم که یا رب کل شیء
 بقدر کم علی کل شیء انصرنی فی کل شیء و لا تکتلنی فقال کتلتک و تقدس یا احمد بذاته الجنة
 او قلنا فقلتها رحمة الله علیه و هر ایت الامرار است در منتخب التاریخ منسوب که امام
 احمد بن حنبل بن هلال بن اشیبانی در سنه ثلث و مائه متولد شده بود و در سنه ثلث و مائه
 در حبس ابو الفضل جعفر بن معتصم خلیفه وفات یافت رحمه الله علیه و در چهارم سپهر کرب حسین
 بگذرد که حضرت شاه یعنی علی مرتضی بالا گذشت اما چون که ایشان اول سپهر طریقت اندک اندک باز
 ذکر ایشان در خیال واجب دانستم اول سپهر امام حسن و در گفتن محبوب است آن

حکیم سبط و یکجا دل مرتضی و ذوق العشق بهر الوهم حس بر علی رضی الله عنه را از
 طریقت نظری تمام نمود و در مایل بحال طلی را و تا حدی که گفت اندر حال و صفتش
 معنی الاثر ابرار ان الله یطیع علی الصما کر یعنی رل واد حفظ امرا کر جان و عدوانه صما را
 و صفت اس آن بود که سده محاط است بحفظ امرا بهیچانکه حفظ اظهار رس حفظ امرا
 ار التقاس با عیار باید و حفظ اظهار را محالقت تا رسیده آید اما در حکایم باقیم که امرانی اند
 ارا وید و دس بر دس اسه خود شسته بود اندر کوه ویرا و سام داد و دس بر حاکم
 و گفت یا اعرانی مگر گرسنه یا سته شده یا را مرضی رسیده است و دس بهما بشما
 میداد که لوح حس و مادر وید و لوحین حس رضی الله عنه ظلام را و مود ما یک مدره سم آورد
 و در واد و گفت یا اعرانی من و درار که اندر جان بحر اس مود و الا را و در لبع بد اشمی چون
 اعرانی اس سم شد گفت اشهد انک اس رسول الله صلی الله علیه و سلم من کواهی میم
 که تو سپهری و من ایما تحربه علم تو آده ام و اس صفت محمدان متابع با سر کرب که درج
 و دم خلق بر ایساں برابر بود و کفایت معبر نشود و دم بهرام حسین آن شهید
 مع محبت و ما آن مست تبار کاداع الصخر و کما طعی و شمع جمع الی مژده دار حلاله
 مجر و سیدر ماه خود ابو عبد الله حسین بر علی کر شد وجهه ار محنتان اولیا بود صاحب
 العباس الاوار گو یا لعنت که تحبب حدیث سوال کرد که مدلی چیست و بود که نهایت سده است
 که ارا حنیف خود و رحیم یعنی در دانت احدی بهما عمر کرد که خود را در میان بر میدار سبع سال
 بر لعل کرده است که در سس امیر المومنین حسین رضی الله عنه با جمعی از جهالان بر سر خوان
 حادثش با کاسه اس گرم مجلس درآمد و از غایت و شت بالیش با سید ساطیل بر سر
 شاهزاده احماد و شکست و اس بر حصاره تریب و در کیت امیر حسین علیه السلام ابر و
 نادید نه از دوسه لعید و در مگر کس ثراں حاد م جاری کس الکاحط من العسط
 میرا ده فرمود چشم خود و خودم و بار خاوم گفت دال العاقبت عی الناس امام حسن

که غفور کرم و باز خادوم گفت واللّٰهُ یحبُّ المحْسِنِینَ امیر زاده گفت که ز مال خود ترا داد و کرم
 معلوم پیر کیل خواجیه پیر کیل بن زیاد قدس سره از کمالان روزگار و مرشد زمانه خود بود و در
 پاک اعتقاد و خلیفه علی مرتضی کرم الله وجهه است کمالات و خوارق عادات او بسیار است
 در سلسله او اکثر شاه بازان خاصند یکدیگر خواجیه حسن بصری به اکمال تولا بدوی نمود و بیخ
 رکن الدین علاءالدوله سستانی در چهل مجلس منیر باید که روزی امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه
 بر اشتر نشست و کیل زیاد در ادب خود ساخت و علی رضی الله عنه در سمع و بوی کیل
 علوم و اسرار و باطن او موج زد و کیل را پیش خود بنشاندی و اسرار گفتی و بعضی اوقات
 خواجیه کیل زیاد سوال کردی قال کیل بن زیاد یحیی بن ابراهیم السیّد کرم الله وجهه گفت کیل
 مر علی مرتضی را اما الحقیقة حقیقت چیست فقال ما لک و الحقیقة فرمود علی مرتضی زیاده حقیقت
 چه کار است فقال او گفت صاحب یرک گفت کیل مگر من صاحب سرتو نیستم فقال با عرض
 هستی و لکن تبرئ علیک ما یطعن منی ولیکن چون دیگر سینه من بخوش می آید بر تو میزد
 فقال و شلک لا یحبیب سابقا پس گفت کیل که مانند تو سایه را حرم نگذازد بعد از ان اسرار
 حقایق و توحید به انواع طریق فرمود فقال الحقیقة کشف مسلمات الجلال من غیر اشاره فرمود
 که حقیقت کشف و اظهار کردن جمالت و بزرگی ذو الجلال است از غیر اشارت که اشارت
 دوسه میطلب و غیرت میخواهد آن فی نفس الامر باطلست فقال زدنی فیہ بیا پس گفت
 کیل زیاد بکن براسه من دران اظهار حقیقت بیان را فقال نحو المؤمنوم و نحو المؤمنوم فرمود
 علی کرم الله وجهه که نحو و نا چیز کردن امر مؤهوم و خلاف واقع را که خود عالم اضافی سوای حق پر
 و بیدار بودن و دانستن امر معلوم و محقق را که وجود حق باشد فقال زدنی فیہ بیا پس گفت
 کیل زیاد بکن براسه من دران جواب حقیقت بیان را فقال شلک الصبر عن حقیقة السیر
 علی فرمود گفت کردن و پرده دیدن از سر و امر نهان نزد یک علیه سرت فقال زدنی بیا پس گفت
 کیل زیاد بکن فقال جذب اللاحده بصیفة التوحید پس فرمود علی مرتضی جذب کردن و گرفتن

احدیت نصحت و حدیث قال و یا یاسر گشت کمال برآده کس را است من قتال و در لشکر
 من صبح الادل فیلویح علی ہا کل التوحید ماہ لیس و در دعلی مرعی لوست کہ مید و حدایت
 ادل میں طائر شبہ در ہا کل مشورہ بالوحدان اداں نور فعال بر ذی را مانس کس برآده کس
 مرا سے من سال اطلب السیرا خ عد طلع الصبح دین و مرود علی مرتضیٰ شہر دکن و کس جلیج
 پس کس طلوع کرد و طاہر کشت صبح و احصاح مرد مسائی حراج مایہ و حقیقت در طمو جو و کس
 یہ میان شہر نما من ساس اس بر عمارہ اہ الا ہر آدردم و عمارت مری بر د کالی ہا
 و ہم مصعب مرآہ الا ہر است آرد حاکمہ کسح عید الرراق کاشی قدس سرہ شرح آن تفسیر
 است و ہم دینر مجلس سے آرد کہ رو سے امر المؤمنین و مرود کہ ماکمل و در سہ بہ جو اشارت
 کہ در انما علیما سہارہ ادا اہل آل سہیم کہ و گویم دیاں کہ دانی و در یک سے سیم
 مینام کہ اس علوم را داس و ما و ماہ خواہد کرد و در آنکہ در دس و در کسٹاہ سے یام دانی
 در مری ماری کہ اس علوم ہم لوست کرد و ایں ہر و در یک کس جمع یا ہم اما اسد مہار کہ موی حاکم
 حالی کرد و دس ماری کہ اس مکر لہا کے اسان ماس علوم مرود دارد و ایشان مانیہ ایک
 ماسند از دسے عدد از زیادت ارہمہ استند از دسے لہا ماریاں مرود و اشو و الی
 راعلم و حواہ کمال ریاد و جمیع عبادات و ہمہ دست خدمت علی کرم اللہ و جہہ ثانیہ لود و لود
 مشہادت آنحضرت کرم اللہ و جہہ گوشہ عزالت اختیار کرد و ترقیہا کہ از امیر المؤمنین مایہ لود
 و در ان متحول گشت و مرید اس صادق الاغلاص را از ساد سے مرود و در ماں سلطنت
 حد الککس مراد ان تاریخ اسی و ثامن دست محلح من دس سہب کسٹ جہہ اللہ
 چہارم پیر حسن بصری آن پروردہ و لاس موت آن کان حقیقت و موت آن عود
 و علم آن کچ محل و حلیم آن محقق علیہ الصاحب خدا سے صدری امام النفس الواسعہ حواہ حسن
 نصر سے رحمۃ اللہ علیہ در کسٹ المحجوبہ است امام ضرور و مدہر ابو علی الحسن بن علی
 برسی اللہ عہدہ و گرو سے کیشش ابو محمد گوید و گرو سے ابو سعید ویرا قدر سے و در کسٹ

تزدیک اهل بیروت و طیفه اشارت بوده است اندر عالم عالمیت شیخ عبدالحق در رساله مذکور
میگوید که جامع الاصول آورده که ابوسعید من بن ابی الحسن بسیار جلیل است از بزرگان است
اول زید بن ثابت و دو سال از خلافت عمر رضی الله عنه باقی مانده بود که حسن بعلربیت زید
و بعد از قتل عثمان بر بصره قدوم آورد و عثمان رضی الله عنه را دیده بود و بعضی گفته اند علی را
بدین ملاقات کرده اما در بصره دیدن او علی را نرسیده چون علی بصره قدوم آورد حسن در آن
قری بود متوجه بصره و گویند طلحه و عقیله را دید اما سماع و حدیث را از ایشان بصحت نرسید
و همانند دیگر از صحابه و خلافت کثیر از تابعین و غیر هم از دست روایت کرده در مرآت است که در باب پیش
عمر بر دند و رضی الله عنه گفت نام این حسن کنیز که فکر کرده است و هم و سه گوید که در کتب
سکون منقول است که و سه خلیفه علی مرتضی بود و با امام حسن بن علی علیهما السلام و خواهر کبیر
نیز صحبت داشت و در انصاف کل بسیار مناقب بی شمار است انتمی حوالا ناخرالین در رساله
فخر الحسن تحقیق تمام بیعت و فرقه از علی که ایم الله و بعد البش از اثبات کرده اند و کشف الحجب است
اندر حکایت یافتیم که از ابی تزدیک و سه آمد و در از صبر رسید گفت صبر بود و گونه است یکی از
مسیب است و اندر بیایات است و دیگر صبر از چیز با سه که خدا بیایه اذان بیایرتن امر فرموده
است و از متابعت این منی فرمود اعرابی گفت ائت ذاک ما را کینت از بدتنگ یعنی تو زاده ای
که بر کن را به ترازو ندیدیم و صابر تر حسین گفت یا اعرابی از اندک با بچه خبیث است و معبر من جز
اعرابی گفت تفسیر این سخن مرا بگو که اعتقاد هم مشوش گفت هم من بر یایا اندر طاعت با طوع است
و ترس من از آتش و فرخ و این من جزع بود و زید من در دنیا خبیث است با آخرت و این من جزع
بود و من جزع آنکه نصیب خود را از دنیا بگیری و تا صبرش مرخص را بود نه مرآت من خود را از دنیا و من جزع
مرحوق را بود نه رسیدن خود را بهشت و این علامت صحت اخلاص است و هم و سه است
سه از آنکه گفت رضی الله عنه ان صحبه الا شرا کونوا و شرا کونوا الا شرا کونوا بالاختیار هر که با بدای این ملاقات
صحبت کند برین بیان این ملاقات بدگمان شود و این قول سخت منفق است و اندر نور اهل این زمانه که

مکملہ عمر و عہد حق مادہ مذکورہ الیہا است کہ جس لمبری دایم خوب و حلوں ہی او را در
 گرفتہ و مادر سے ارموا لی ام سلمہ بودی اندک عہد جوں مادر رس نکا می رسول شد جس
 آمدی ام سلمہ سببہ ساک خود در تہی او ہما دے ر سطرہ چہ دیدہ آمدی حدیث ہر بار کہ
 و کرامات کہ حق تعالی درو سے پیدا آورداراں شیعہ بود ام سلمہ رضی اللہ عنہا موسد و عاکردی ہوا
 این را بعدی خلق کردان تمامان شد کہ صدوسی تن را از اصحابہ دریافت کہ ہما داراں مدنی
 و آراءت او کس تن علی بود و در علوم رجوع مد کرد و ہم ارو سے نفعت کہ جوں علی کرم اللہ
 و جہ در عصرہ اہم ہمارہ ستر بر ماں است و سہ روز ماندہ و مودہ تاملہ سر را بیکستند و تذکران را
 مع کرد و مجلس جس محفی شدہ در آمد و سوال کرد کہ ہوا عالمی ما متعلق گفت من هیچ ندانم ہر جہ
 انبیر حلیہ السلام من رسیدہ است آرا مخلق ہر سام مرتضی رضی اللہ عنہ او را مع کرد و نمود
 کہ این حوال شالیستہ سخن است پس ہوت حوا جس دانست کہ اعلی است از سر و داند
 عقش رواں گشت تا نہ و رسید گفت یا ایزد مہر خدا مہر اطہار کون ما نور جائے کارا
 باب الثنت گوید او را اطہار صوری و مغوی ساموحت و رحت و یکبار در عصرہ شک ماں
 دو لب ہر اطلاق بعد ہستقا و سری ہما مد جس بار مہر و سادہ تا دعا کند جس گفت
 اگر سہو امید ما دن آید ما را عصرہ بیروں کیمید آں خوف روی عالمی و کے کہ ناں تک لک
 کہ جوں شستہ بودی گھی کہ مگر پس خلا و شستہ است ہر گر کسی او را حیدان دیدی و روی عظیم
 و استہمت کہ روز سے مروی ما وید کہ می گریست گفت چہ امیکر نی گشت مجلس ہر کعب و علی ہو
 وے نقل کرد کہ مر د با ستار موٹان کہ سو می گیا ہاں چہ دین سال در و رخ ماند گیت کا مشکلی
 حسن اذ انما کشی کہ بعدا ہر سالش بیروں آر دنا با تش و ہم آوے نفعت کہ روز سے
 این حسرت ہوا ندید کہ اہر مہم مخرج میں النار فقال کہ پناہ آفر کسی کہ از دور جہ بیروں آید اس
 بعدا بہت سال ہما دانت گفت کا شکے حسن آن ہر بودی و ہم نفعت کہ حسن شنی و ہوا
 سہا لید گفت ز این نا لہ و اہمیت با جمیں روز گا کہ تو داری گفت از اں بیگر کہ زیادہ سے علم

و قصد من کاری رفته باشد یا قدی بخطایم ننهادم یا شتم که آن سیر درگاه حق پسندیده نه بود پس
حسن را گفته باشند بد که ترا درگاه ماقدری نمائند هیچ طاعتی ترا قبول نخواهم کرد و هم از و
نقاست که بر بام من میخیزد آن گریسته بود که اشک زناودان روان شد یکی میگذشت بر روی
سپید گفت آیا این آب پاکست یا نه حسن گفت بشوئی که آب چشم عاصی است یکبار تاج خاوه رفت
چون مرده را دفن کردند و خاک راست کرد حسن بسم آن خاک نشست و چندان بگریست که خاک
گل شد پس گفت ای مردان اولی آخری هست آخر دنیا گوارست اولی و آخری گوارست لکن قبر من این منازل الاخره
چیزی نماند بجا می که آخرش نیست و چنان می ترسید از عالمی که او شایسته نیست چون اول و آخر دنیا
انست ای اهل عقالت کار اول و آخر بسیارید تا جماعتی که حاضر بودند چندان بگریستند که همه گریست
شدند و هم از و نقاست که بگذرد بگورستانی بگذشت یا جمعی گفت درین گورستان مردانی اند
که ستم ایشان بهشت نیست فروغی آمده است ولیکن چندان حسرت با خاک ایشان آمیخته است
که اگر زنده از آن حسرت بر اهل آسمان و زمین عرضه کنند همه از هم فروریزد و وقتی عمر بن العزیز نامه نوشت
به و که مرا نصیحتی کن چنانکه یاد دارم و آنرا امام خود سازم حسن بهشت که چون خدای بایستیم از که
واری دادگر خدای با تو نیست امید از که واری وقتی ثبات نبانی رحمت الله علیه نامه نوشت که بشویم
که هیچ خواهی رفت میخواهم که در صحبت تو باشم جوانی نشد که بگذارد و دست خدای از تو گفتم که از بیم
بودن عیب بگوید که حاصل آید و بگوید که بر باد بگذرد که میگویم وقتی سعید جبر و نصیحت میگفت سه کار گریستن
یکی قدیم بر سلاطین من اگر همه محض شوق بود و دوم پانچ زن پوشیده بخلوت شمشین اگر همه با هم
بود و تو او را کتاب خدای انوری سوم هرگز گوش خود عاریت نده فرامی آید اگر چه در حد مردان مرد
واری که از آفت خالی نبود و آخر الامر خورشید زنده مالک تبار گفت از حسن پرسیدم که عقوبت
عالم بود گفت مردن دل گفتم مردن دل چیست گفت حرف نیا عباد گفت یا عبادی بر حاکم
تا بنا بر جماعت روم بدر می حسن بدم و در شنبه بود حسن عاسیکد و قومی من میگفتند گفتم یا حسن نیا از
زمانی صبر کردم تا صبح بر آمد دست بر زده ام باز شد در زخم حسن را استهوا دیدم متحیر ماندم چون نماز بگذارد و

نزع آن چو حال بود گفت: آواز سشنی ص یا ملک الله متعین بکیر که بنورش یک گناه ماند
 ملاز ان شادی خنده آمد گفتیم کدام گناه و جان بدادیم بزرگسگ در آن شب که وفات کرد و بخوابید
 که در آن گناه کشاده اند و می گفتند که حسن بصری بخدا رسید و خدا اسک از دست نشود
 صاحب مرا که الاسرار و منتخب الآثار میگردید که در زمان هشام بن عمار الکلبی بن مردان بن ابی
 غره حبیب سینه مشهوره ابو سعید حسن بصری در بصره وفات یافت مدت حیاتش هشتاد و
 بود در روضه شریف دسک از بصره سکه کرده و اربعه شده و خلیفه پنج داشت عبد الوهاب بن
 و خواهر حبیب شیح حنه ابن علقم و شیح حوز و اسع سر اسک اینها را بعد از وفات او می پیا
 و لیکن تحقیق آنست که زن در چند کمال برسد قابل ارشاد نشود و اقبال است چهار کس
 سر حلقه ارباب نصرت اند هر یک ازین از چهار امام انشا بر بنیت حاصل نموده اند یک حبیب
 با علی مرتضی دوم ابراهیم اویم با امام محمد باقر سوم با امام جعفر صادق چهارم ضرورت کرنی
 با امام علی رضا رضی الله عنهم ذکر را بعد بصری در تذکره الاولیاء است که وقتی را پنج میفرست
 در میان باد یکبار دید که با استقبال او آمده بود را بعد گفت مرار برب البیت باید بیت را چنگم را
 استقبال منن تقریب الی شبرا تقریب الی کثیر ذرا عایب یکبار بعد بنیم را استغفار حضرت که نیست
 بکمال کعبه شادی تا نیم و هم از او نقلست که حسن را بعد از گفت خیرت شود هر گوی گفت عقد پنج
 بر وجود اسک و ارد بود اینها وجود کجا است که من از آن خود نیم از آن اویم در سایه حکم او خطب از او باد
 کرد گفت ای ابوالعین در چه پافتی گفت بدانکه همه یافتیم که دم در می حسن گفت او را چون دانی
 گفت چمن چمن دانی چون دانی هم در چه چار درم یکسی و او که کلیم بر آن مر و گفت کلیم سیاه یا سفید
 گفت درم باز ده باز گرفت و ده و چله انداخت و گفت این کلیم را خبریده فقره پرید از نقلست
 که جمعی با عثمان پیش او رفتند که همه فضا کل و راست بر سر مردان تفکر کرده اند هرگز بنهری بپنج
 نیامده تو این لاف از کجا میرنی را بعد گفت اینهمه که گفتی هست اما منی و بود پرستی افاد کلیم را
 از کربان هیچ زن بر نیامده است و هیچ زن هرگز نمیشد بنموده است و نمیشد در مردان پدید آید

سیکار مسلح لہو میں رانہ اندوہاں سب بیا کر دیا کہ کعبہ کو عظیم دیوار دو سب داری واکر
 بداشی واکر قس کر دینی کہ مستکندہ کالہ عرب اور دوا کر لوار دیا فارغ لودی بیگمٹ دکر دے
 مادہ کر دینی اما داراں یاد مسلکی کہ من آحت تینا اگر دکر ہر کہ میرے دوسب دارد دکر س
 سیکار کند وہم ازو فلسفست کہ حسن لہری و مالک و مار و سقیق طبع دپتر ہا نامہ لود معدہ
 صدق شخص معرفت حسن گفت لیکن لصادق فی دعوائہ من لہ شہر علی مرتب متوالا صاوی
 درو عوی خود ہر کہ صمد مکنید رحم خدا و بدو و رانہ کعبہ ارس حسن بوسے سی سے آما سقیق
 صادق مست درو عوی خود ہر کہ مسکر کند زخم خدا و جو بپس رانہ گفت ارس با مالک
 کعبہ خدا و مساور درو عوی خود ہر کہ لذت یا مدار رحم دوسب ہوش رانہ گفت باین باب
 اللہ تعالیٰ کعبہ الیوں تو ماکوے رانہ گفت آئیں لصادق فی دعوائہ من لہ شہر علی مرتب متوالا صاوی
 متاثر ہو متوالا صاوی مس درو عوی خود ہر کہ فراموس تک الم رحم درست ابدہ مطلوب
 حویس دارین محب مود کہ رانہ مصر دیوسف و سمانہ او الم رحم در ماہد اگر کہتے ہیں
 حالی نرس صفت لود و محب العرس رانہ در عہد خود معرفت و لوجہ مسل بر است و شتر
 وقت لود و رابل رور کا سچے طالع با سب ہمارم ذکر نررگان خاں لوار دہ ہا
 مذکورہ سو کر خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ ان رئیس اور اہل
 مہواسہ اذاد و اصل جنی سنج الی الفصل حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید سے منبر و
 مزید جملہ برگ خواجہ حسن بصری لود و ساگر امام حسن سے اللہ علیہ السلام سنج علیہ
 اس سنج الی الحاکم المذہب لکری و الناس حید و اسناداں ارح الواحدین زید فرود
 است ہا مالہ احمد بن زید و علم باطن اساس کس بصری راز و در جود کبیل میں راد و کمل
 اس رادار علی میں الی طالب صی اللہ علیہ صاحب مرآۃ الامرائل مسکد امام عبداللہ و باج
 باصی بوستہ است کہ او مادت پیل سال ہار مجرا لود صوفا میکروہم ارسیر الاولیا نقل
 کہ دوسے ماعتی درو بیاں محمدمت اولتہ لود و دکر سکی لعا بیت انا کر دکر میرے موجود

ہند
 جوہر
 زین
 پتیا

که بخوند لاچار بخواجه عبدالواحد بن زید درخواست کردند که ما را حلاوی مطلوب است خواهجین یا ان
رای اختیار دیدر و سبب سومی آسمان کرده مطلوب آنها را به حضرت عزت درخواست نموده فی الحال
و نیازهای زرباریدن گرفت فرمود همان مقدار ازین بستانند که حلاو بقدر کفاف موجود شود
همچنان کردند خواهج ازان حلاو اینج نخورد و امام عبداللہ دیا فی رحمۃ اللہ علیہ اکثر حکایات غریب از او
در روضۃ الریحین نقل میکند ازان جمله بعضی نوشته سے آید نقل است کہ عبد الواحد زید گفت
از نوے مرایاری مثل رسیده بود و من بغایت آزار می کشیدیم شعیب استادم بجهت نماز
پس طاقت نماند بنشستم و سرور محراب سپیدم ناگاه دیدم دخترے در غایت حسن صورت
در میان جمعی دختران نیک پیکر بجانب من نگاه کرده بآن دختران خطاب کرد کہ زیارید ای دل
چنانکہ بیدار نشود پس من سے دیدم کہ مرا برداشتند فرمود کہ بساط نرم بگسترانید و بالین بپهنید
بہفت نمائی گسترایند کہ در دنیا آن قسم ندیده بودم و تکیہاے سبزیران بستر نهادند
و مرا بالا دان خوا بانیدند و انواع عطریات و گلها سے بر من ریختند پس آن دختر قریب
من آمد و دست خود بر جاسے دروینہا و او مرشفاے کلی حاصل شد گویا گاهی آزار شد
بود و ہم سے در روضۃ الریحین نقل میکند کہ روزے مردم از اہل قریش نزد عبد الواحد
آمدند از تنگی احوال خود شکایت کردند و سے سبب سوائے آسمان برداشت گفت الہی سوائے
میکنم بنام تو کہ بلند است و بزرگ میکنی بآن نام کہ مرا میخوانی و او لیا خود را در دل سے افکندی آن نام
برگزیدہ را انیکہ روزی دہ نایان از نزد خود دہین وقت پس آواز سے سخت از آسمان ظاهر
و یلو پرگندہ افتاد وینار ہا و درجہا برداشتند آن محتاجان دینار و دم را و کمالات و خوار
عادات و سے بیشتر از انست کہ در قلم آید و قات و سے در سنہ ست و سبعین و مائہ و
در بیت المعروف است کہ وفاتش بہت ہفتم صفر در سنہ ثمان و سبعین و مائہ و در بقرن
رحمۃ اللہ علیہ ذکر خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ سے مرید و خلیفہ خواجہ حسن کبیر
و ذکر امات و ریاضات شامل داشت در رسالہ شیخ عبدالحق است شیخ کبیر قدوہ از ابا

طریقت و تحقیق کیم الحس و الدین الوالدین احمد بن عمر بن عبداللہ الصوفی رحمۃ اللہ علیہ اقرار فرمایا
 کہ معصی اراصالش دادہ گھنہ اس کہ حبیب عجمی ماحس نصری صحت واسط وارو
 علم طریقت گروہ حسن نصری صحت ماصحاح رضی اللہ عنہم دانستہ دار ایساں علم طریقت
 گروہ و این قدر صحت رسیدہ و در کشف المحجوب مذکور الاولیا اس من مختار ان میگن
 استماع طریقت و شکر سرچیت حبیب العجمی رحمۃ اللہ علیہ لم یحب و ما محب بود و بود
 او در آمد دست حسن نصری بود اندر اول بعد از با خودی و در ہر حسن مساک و دردی بود
 و پر او در بصوح از انی دانست بعد از ان گذشت حسن آمد در باں حسن حیرت رشت
 کہ یک مارگی دل حبیب عمارت کرد پس بہ سکر و ارادت آورد و لجنہ ار علم و معاملات
 مباحوت و بالما کتب کردہ بود ہمد را راہ انفعالی صرف بود و در اس عجمی بود و بر رشت
 حیار سے گشتہ بود و جدا اتغال و پر انکر اس بسیار مخصوص گرو آمد ماعدہ رسید کہ بوقت
 ہمار سام حسن بر وضو مودے گشت و دی افاست گشتہ بود و شمار ایستادہ حسن
 دید کہ حبیب الحمد را الحمد میگفت اقتداء و ذکر دہاں شمس حق تعالی را انوار یگفت
 مار حیا ایضا تو حیثیت و ماں متدای حسن رضا اس افاستہ بودے قدر شمس ماحس حسن
 مار جدا یا آن جہ بود گشت تو اگر دوس اس حبیب مار میکردی من ار تو را می بود می مار
 از راستی الحمد عمارت اس سدی دار صحت پیما مار مادی پس نفاذت از دہاں را
 کرون تا اول اس کرون و آرد سے یر رسید کہ رضا خدا ایساں لایع حیر است گشت
 فی قلب کینیس و بغا انصاف اندر دل کردہاں غنا رفاق ناشدار ایچہ رفاق خلاف
 وفاق باست و رضا میں وفاق نفاست دان و بیان اس طائفہ معروفست کہ حوں
 حسن نصری ار کسال حاج مکر بخت و وضو مودے پنهان مت گشتہ ماحس حسن
 کجا است گشت وضو مودے است وضو مودے حسن با پیہ حسن گفت بہفت بار دست بر
 نہاد و مرا یہ گھنہ ایچہ تاج با شما میکند ہر اسے سماست کہ دروغ میگنید و گھنہ

راست میگویم اگر شما اورا نشینید مرا چه گناه ناسه نوبت اندر رفتند و نیا فتند و باز گشتند پس حسن
بیرون آمد و گفت یا حبیب انهم که بیکرت تو مرا بدین ظالمان نه نمودند راست چه اگر گفتی و حق
او ستادی من نگاه نداشتی و نشان دادی گفت ای او ستاد و نه برکات امن ابو حبیب
راست گفتن من ترانیدند اگر من دروغ گفته بودم و اگر راست می گفتمی نقلت که روزی سخن
و جلد رسید حبیب نیز رسید و گفت یا امام چرا ایستادی گفت گشتی در پی من رسیدی گفت
یا او ستاد من علم از تو آموختم ام حسد مردمان از دل بیرون کن و دنیا را بر دل سرزن
و بلا باران نیست شمر و کار از خدا سپید پس پامی بر آب نهاد و بر پشت حسن بهوش شد
چون بهوش باز آمد گفتند ترا چه شد گفت او علم از من آموخته است این ساعت مرا ملاقت
اگر خدا آواز آید که بر صراطاتین بگذرد دیگر چنچین فرو ماندم چه تو انهم پس حبیب گفت این
بچه یافتی گفت من دل را سفید میکنم و تو کاغذ را سیاه میکنی حسن گفت علی نفع غیرتی
و علم یفتی علم من دیگر از اسنفت داد و مرا نه و باشد کسی را که ان افتد که در چه حبیب
بالا در چه حسن بود و نه چنانست که هیچ خیر در راه خدا بالا و در چه علم نیست که فرمان آه صطفی
و قلی در کتب دینی علم آخرا چه در کلام مشایخ است که کرامات در چه چهاردهم است از علم
و اسرار علم در درجه هفتم بحسب انگه کرامات از عبادات بسیار خیر و اسرار از فکر بسیار
و مثال این حال سلیمان است که آن کار که او داشت در علم کس نداشت در فرمان او و حوس
و طیلور و زبان مرغان مفهوم و کتاب که از عالم اسرار است موسی از داد و سلیمان بان عظمت شایع
موسی بود و در بده المقامات است در بیان خوارق حسن بصری چون بعالم اسباب فرد داده بود
با و متوسط اسباب معامله میفرمودند حبیب چون اسباب را درست از نظر انداخته بود و بی
اسباب با و زندگانی میکردند اما فضل حسن راست که صاحب علم است چنان یقین را بعلم
مجم ساخته اسباب را چنانکه هست دانسته چه نفس الامر قدرت را در پس پرده حکمت مستور
ساخته اند و حبیب صاحب سکر است یقینی بفاعل حقیقی دارد و بی انگه اسباب را نه نداشت بود

اس در سالن نفس الامر سبب ریا که توسط اسباب بحث دفع کاس است نقلت که محمد حبیب
 و ساقی شسته بود و مدعیب پیدا شد گفت اذ و سوال کنیم ساقی گفت ما اندک دارم نوم که ایضا
 تو سے محبت است در جوں حدیث سدا محمد گفت که کوئی در حق کسی که ارس ح مار کی
 ارس فوت شده است و مندا اندک کدام است مرا بیکر گفت اس دل کسی بود که از
 عامل بود ادا و اس ناپید کرد و هر چ مار را قصا باید و مو حاد محمد در جواب او میسر شد شامی گفت
 را که گنم که ارب نوم سوال را مذکور معتم مضال در سه یکصد و ست و س که ذکر فضیل
 بن عیاض آن مقدمه تا ناال آن محکم تا ناال حواص فیض بن عیاض قد سره مرید و حلقه
 خواص عبدالواحد بن ربه بود در لغات اس که او طبقه اول اس و کیت او الو علی است و الو العیاض
 با عل اگر که است و گفته اند باصل ادر اسال نوده اس ارا ناحیه مرد و گفته اند که سحر قدر اده
 در مادر در رگ سده کوئی الاصل اس و سر گفته اند که محاری الاصل اس و الله علم و فاب او
 در محرم سده سبع و مایں و ماه نوده فیض عیاض گوید حدس سره که من حق سجاد زاهد و سی
 پرستم که یکیم که پرستم و هم ادا اس شیخ السلام گفت فصل عیاض اس سر می بود علی نام
 او پدر ریا نوده بود در ربه و عبادت و سر روری در سحر حرام بر یک رمرم خواص و حواص
 و کوم القیامه فی فی المحرمین الآله و سس سید زعفر و دحاں و ادس السلام
 گفت ادر و سب لقاں و اد عارف حاں در مذکره الاولیا است فیض بن عیاض با در کاشا
 نود و عباد و لقیقت و در معرفت سس هما نود اول حاں او حاں بود که در ساں پیاپاں سرود
 ماورد و حیمه رده نوده ملاسی نوستیده و کلاه لبین بر سر نهاده و شیمی در گردن انگده و بار
 سیاه پیرد و راه رل بهر مال که مش را آورد و می او قیمت کردی که مهر ایشان بود و آنکه
 جو اسی نقیب خود برداشتی در سس نام آن کالاسی داسم است شخص مسلوب مرقوم ساقی
 و بهر گرا مار عیاض و سب داشتی و هر خد متکاری که جماعت کردی او را و در کردی و در
 کار و لای عظم سس آه و آداه در داں سینه نود میرد سس در کار و ال تقدس داشت

حلقه حواص
 عیاضیان
 و سبب حواص
 و سبب حواص

گفت درین بیابان جاسته بمانم تا اگر کاروان نبردند نقد بماند در این سیابان فرو رفت خیمه دیدم
 شخصی پلنگ پلوشن تا شبیخ مسجده گفت نیکو یافته ام ز باد سپارم آنجا رفت محال گفت اشارت کرد
 که در خیمه بروی بنهاد و بنزد کاروان آمد و در کاروان از ده بودند این مرد چیزیکه از کاروان مانده بود
 برداشت و روی بدین خیمه نهاد چون بدان خیمه رسید در دانه که مال قسمت میکردند گفت آه ز بخت
 خود بزد و دادم فضیل چون او را بدید و از دادم در ترسان ترشان آنجا رفت گفت بچه کار آمده گفت ایانت
 میخوانم گفت آنجا که نماده برادر داشت و در کاروان کردیاران فضیل گفتند که درین کاروان هیچ
 نقد نیافتیم چرا این بار دومی فضیل گفت این دهن گمان نیکو بدو من نیز بنی ایتیا گمان نیکو بدو من مان
 او را اگر دانیده ام تا حق تعالی بگویم خود گمان من است اگر دانه باور از آن کاروان دیگر نبودند و مال با برین دانه
 خوردن نشستند مرد کاروانان ایشانرا گفت که در کفایت شما را گفتند هست گفت کجا است گفتند
 بکنار آبیاز میگذازد گفت وقت نماز نیست گفتند طوع میکند گفت چه چیز بخور و گفتند روزه میدارد
 ماه رمضان نیست گفتند طوع میدارد آنم در اعجاب پیش فضیل شد و گفت روزه و در دومی نماز هم بکار
 دارد فضیل گفت قرآن میداند گفت ایام گفت این آیه بخوان و آخر و آن آخر و آن آخر و آن آخر
 خا ط و ا ع ل ا ص ا ح ل ا و آخر و سپاس و درین بر زنی عاشق بود و بچه در آه فی بدست او و در دست
 و گاه گاه پیش کو فتنی و در دومی او گریه کرد و کاروان رز بودی بجهت آن زن آنکاروان را بزم و در
 و بهی مسلح او بود یکی را که مایه کمر بود و گفت و هر کس را به قدر بایه چیز بگذاشی و بهیسل او بصلح بود که
 اشعخ و والدین هر دو در و کجا جماعه یاران قریب کار و آسیدگی در میان کاروان این آنه میخوان
 اَلْهٰی اَن لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَلْخَشَعُ فَکُوْنُوْهُمْ لَدُنْکَ اَللّٰهُ اَیَا وَ قَتْنِیَا مَوْ مَنَّا نَزَّکَ دَلْ غَضَبَ اِیْتَا
 بیدار کرد و گفتی تیری بود که بر جان فضیل آمد و بر آفتی پیدا شد و از آن فعل تم به کرد و فریاد بر آورد و گفت
 اَن و سَا نَ قَتَا بَ اَنَابَ گفتم آمد و تیر از حد گذشت سر سیم و بقیار و بجزای بنهاد و جمعی کاروان
 فریاد و داد و گفتند فضیل بر راه است نتوان رفت فضیل گفت بشارت شما را که او توبه کرد و اید و
 شما میگردد و میگردد است محمد خصمان را شنید و گریه انداختی در کتابی دیدم بعلی را که توبه کرد و فضیل را که توبه کرد

ما فهم کردیم که کسیر او علی قوت سدید رسیده بود و هر کاری که حق دوست دارد میسر
 می‌آید این حوس نام اسم احمد چهل کشف از فصل سیم هم که ریاست حس حواریه کشف در مذهب
 کس گفت ارتع مائل و متدوع ماس اسرار حاقی گفت او در سیدیم که به پرتو بار و کشف
 رسا در اسرار اسی چیم مرل طلب کند مالانی مرل توبیتش و حواریه فصل کوفه
 آمد ما امام الوعد صحت و انک و سارا اولی امارت نمودن انکه در مرل امار
 کرد و در دین آید من عرف الله حق معرفه عده کفایه هر که علمای را حق معرفت می‌کنند
 انک طاف خود بهر سیدس که هر که او سنی زاده بود و حوس طاعف زیاده کرد و در دین
 دوسنی را حقیقت معرفت بود و حوس و فالس نزد یک سید و دو حتر و است عیال خود را
 گفت که چون مرادش کید اسرار که ه حوقیس برید و گویند که الی فصل مراد صیت کرد
 که اسرار او سپردم رن و سید اعداد و فالس چیمس کرد و در حال ابریش باد و سپرد کشف
 و انک را بد و احوالش رسید هر دو و حتر را نا هر دو سپرد و کشف کرد و بیس رد و وفات
 او در ماه محرم سید سبع و تائیس و مائید و کجینس واقع شد که مفری سورة العادیه حواریه
 حواریه در حال انور و مرد و خان بد و حتره انک علیه خا که کسی گفته سه مانج او مصر می‌گفت
 با لک با محبت می و عیب الی دوی چیم خله داشت سلطان ابراهیم ادهم و سبع
 حواریه بر دستیار می و حواریه سربانی و شیخ ابی رحمان عطار و حواریه عبداللہ سربانی حواریه

و کبر ابی سلیمان حواریه و او دین نصیر الطائی قدس السلام
 ارطست اولی است که از مشایخ و سادات اهل تصوف بود و در ماضی و فی ظمیر
 در کشف المحجوب لغات است شاکر ابو حنیفه و از اقران فیصل و ابراهیم او هم و میرزا
 بود و در طریقت مرید حبیب راعی بود و در حلقه علوم حطی و او فرد است و در ریاض اعلی و در دین
 فقیه الفقها بود و عزت اختیار کرده و او ریاست امراض بود و طریق زهد و تقوی می‌شکوف
 و بر اقصای بسیار است و می‌گفته میرزا که این ابره ث الشلامه سلیم علی الدنیا و ان کون

بدرستی
 قادر
 ۱۴

که گفته کبر علی الاخره اسمی اگر سلامت خواهی دنیا را وداع کن و اگر گرامت خواهی بر آخرت
 تکیه کن و از آخرت کفر کنی قیاس سرور دایت کنند که گفت بچاکس را ندیدم که دنیا را در چشم
 و سینه قدر و خطر گفته بود و داؤد و طائی که همه دنیا را و اهل آنرا نیز در یک دسسه هیچ مقدار نبود
 و در فقر این چشم کمال نگرستی اگر چه بر آفت بود ندیده و در چشم و تذکره الاولیاء
 و درین حکایات مشهور است که و سیه پیوسته اختلاط با امام محمد بن حسین داشتی امام
 ابولیسف قاضی رانزد خود نگذاشتی او را گفتند این هر دو در علم بزرگ اند چرا یکی را غرض
 و سیه را پیش خود نگذاستی گفت از آنچه محمد بن حسین از سر لغت و نیائی بسیار بجا آمده است
 و علم سبب عز وین بود و ذل دنیا و ابولیسف از سر و پشی و ذل بجا آمده است و علم
 سبب غر و جاه خود کرده پس محمد بن چون و سیه باشد و نقل است جنید گفت حجامی او را
 حجامت کرد و نیاری زبید و داد گفتند اسرافت کردی گفت هر کرامت نبود عبادت نباشد
 لا یرحمک الله الا ورة که نقل است که فضیل عیاض در همه عمر و بار او را دیده بودید ان فقر کردی یکبار
 که زیر سقف شکسته نشسته بودی گفت برخیز سقف خواب افتاد گفت تاس درین صفت ام
 این سقف را ندیدم یعنی بنات که فتنه دل در سخن کرده است همچنین نظر بر غیر بالا بدرام است
 کائنات یکبار چون فضول البیر که یکبار چون فضول الکلام دوم بار گفت مرا ندیدی و گفت
 از خلق بگریز نقل است بستاند دنیا را ز او میراث یافته بود و در سبت سال و خورد و مشایخ
 بعضی گفتند طریق اثار است نگاه داشتن او گفت من این قدر از ان نگاه دارم که سبب
 فرغت من است تا باین بیسازم تا بمیرم و هیچ از کار کردن نیا سواد واحد یکدیگر نان و آب زدی و
 و بیا شنیدی و گفتی میان آشنایان تا خائیدن پنجاه آیت از قرآن میتوانم خواند پس چرا
 روزگار ضائع کنم ابو بکر عیاش گفت بخور و داؤد و رفتم او را دیدم که پاره نان خشک در دست
 و میگویی گفتیم یا داؤد چه بوده است ترا گفت میخوامم که این نان پاره بخورم و غنیانم
 که حلال است یا حرام و از اول کار در اندرون او چندی نماند لب بود و پیوسته از خلق میگریخت

و سب تو را و این بود که روزی شخصی آیات عربی میخواند منی است بیست کلام روزی
 که در حاکم ریخته شد و کدام قسم است که در زمین بحیثیت گشت در و سب عظیم این منی بود و در و
 و قرار در و سب معرفت محضر در سب امام الوحدی و در سب امام او را در حال مدیک گفت مرا سب بود و
 واقعه مارگفت که دلم را در میان سب و صحرای در سب مدید آمده است که راه ما را سب
 و در سب کس که سب آل سب عظیم مع فتوی در سب آندام گفت از حلق اعراض کس را و در سب
 و سب از جمیع مرادات گرد آید و در سب معکف گشت حول مدک سبست مار سبست
 امام در مجلس در سب حاضر می شد و سب معکف حول یکسال سبست و یک سبست
 مائل ازین بیست و بیست سبست حواصی سبست راعی رقت و کس استس ما و در سب راه از سب
 سب مردانه ما و در راه معاد و کس را تا داد و در سبست گرفت و اسرار حلقی منقطع کرد و باطل
 رسید و بیست و دو قوم گشت مائل حواصی معروف بکرمی از و سبست گرفت صاحب برآه
 اسرار بیست و دو قول دیگر اگر سبست سبست طرقت داو و حلیب عجمی بود و اسب و اسب
 کسب الحبوب و لحات و کره اولی میوید که و سبست حلیب راعی اسب و اسب
 ابو حلیب حلیب سبست راعی از اصحاب سلمان فارسی بود و سلمان با و سبست
 آنحضرت صلی علیہ وسلم نصحت علی مرتضی سبست ازین طریق اندام بود و اسب حلیب
 و حلیب راعی هر دو هر یک یک در معاصر بود مدار آنحضرت اصحاب واقع شده و
 و لکن رد اسب اول اصح میاید از آنکه در طریق فادیه و در شجره متاج این سبست و اسب
 راجلیه حلیب عجمی میوید و غالب که از هر دو هر یک استفاده کرده است هر دو مائل
 مقبول است نقلت است و بیار میراث در مائه بود تمام عمر اینها قوت خود را
 و از هیچ کس مجاز نشد آن روز که سبست مدکور حلیب سبست و وفات کرد و بعد از وفات
 از آسمان مد آمد با اهل زمین داو و دخی رسید و حق از و سبست راضی شد و از حروف
 و صیغ کرم را پس و پواری و سبست تا کس متین روی من گمراهیال کرد و در و

خواجہ داؤد طائسی در زمانہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ درویشی کہ لقبش حمدی بود تاج
 بست ہشت مہ ربیع الاول در سنہ خمس و ستم و مائتہ واقع شد رحمۃ اللہ علیہ صاحب
 کشف المحجوب مینوب دے ابو جلیہ حبیب بن سلیم اسے سید سلمان بود و مسکنش
 بر کنارہ فرات و طریقیش نزلت از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و امیت کہ نہیہ المؤمنین خرمین
 دہم یکے از شاہان روایت کن کہ رستے من بدو کہ ششم و پیرا دراز یافتہ و گرگ بود سہن
 اورانگاہ میداشت زمانی بود مہ تا از ناز فارغ شد سلام کردم گفت ای پسر بیکار آمدی
 گفتم زیارت تو گفت خیر کن اللہ گفتے اسے شیخ کرک را ہمیشہ موافق مے بنویسم
 از انچه را می بایش با حق موافق است این گفتم و کاسہ جوہین اندر زیر سسلی داشت
 و دو چشمہ از ان سنگ بکشاؤد یکی شیر و دیگرے عمل گفتم اسے شیخ این در جیب پیرائی
 گفت بمتابعت محمد مصطفی و گفت ای پسر قوم موسی علیہ السلام با آنکہ مراد از حق
 بودند سنگ خارا ایشانرا آباد و موسی ندید و مجبور بود و چون من مجبور استالبع با
 آخر سنگ مرا شیر و انگبین ندید و محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیر از موسی بود گفتم اینکہ
 گفت لا تخجل فلنک صدوق العرب و طبیبک و عار الخرافہ یعنی دل را محل از کن
 و شکم را موضع حرام و کر حضرت ابراہیم او ہم رحمۃ اللہ علیہ طبیبہ
 ادلی است کنیت او ابو اسحاق است و نسب او ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن
 منصور البلیغی رحمۃ اللہ علیہ در کشف المحجوب است و اول حال او امیر الخ بود روزی
 از لشکر خود جدا ماند چہار بار آواز شنید کہ بیدار گرد و پیش از آنکہ بکشت بیدار کنند او را
 ناگاہ آہوی دید و از پے آہوی اسب ناخست آہو سجن در آمد کہ گفت اللہ اخلقک
 او بعد از مرگ ترا از برائے این کار آفریدہ اند و مے ادا تو کرد اینچنان سخن
 از غاشیہ زین شنید و از گروے گریبانش بہین آواز آمد و آن کشف اینجا تمام شد
 و در ملکوت بروے کشادہ گشت و واقعہ فرو دآمد و یقین حاصل شد و جلد و پ

مردی در آمد و بیچسب ناز و نه بود که گوید تو کیستی می آید پیش من است ای ابراهیم زبانی گفت
چو میجویی گفت درین راه بودیم ای ابراهیم گفت این را باغ نیست این بهر امری است گفت پیش از تو برین راه می آمدی که بود از تو
گفت ازان پدرم گفت و پیش از تو ای ابراهیم گفت ازان پدرش گفت پیش از تو سخن ابراهیم
ازان فلان کس و همچنین چندین شعر و پس گفت این را باغ نبود که یک سینه آید و دیگری می رود
این گفت و ناپدید شد ابراهیم تنها و عجب او شد تا آنرا یافت گفت تو کیستی گفت خیر و در آن
در جان ابراهیم افتاد و در روشن می نمود و گفت اسب ندین که نیکو می یابی بالا گذشت از مرض و بیمار
تا و نامبر و در و در رسید ای ابراهیم است تا ایشان ازان پس می گذشت ابراهیم گفت الا حفظه الله
و میباید است و تا ابراهیم را بر گرفت و بر کشید ابراهیم خیره ماند پس از آنجا بر رفت بنیشت ای ابراهیم
و آنجا فارسی شهر است نه شال و زان غار ساکن شد بر سر درختی که خانه بومی که فدا کند را
غار چه میباید است کشید و در بنیشت بالا ایستد تا از آمدی و پشت به نیم کرد و روی و سحرگاه
بنیشت ای ابراهیم و در و در شد و تا او نیکو گذارد و صبح و مان خرید و یک سینه بزرگ و
و ادب و باهفت و دیگر حالش این بودی گفت که روزستان پیشی و زان غار را
سخت بود و او بیست گشته بود و مختل کرده تا سحر در نماز بود و وقت سحر نیم بود که ملاک شود
در خاطرش آمد که آتشی بایستی پستی بنیشت او در آید و بنیشت او را گرم کرد و چنانکه در آن
شد و چون بیدار شد که در آید و باقی دید که او را گرم میداشت خونی در دل او آمد گفت خداوند
و در انصورت لطیف و ستاد می اکنون بصورت قهرش می نیم طاقت آن پیدا می و حال
او در بار و در زمین بالید و در رفت و ناپدید شد چون مردان او کار او آگاهی را نهاد ازان غار برگشت
و در یک نماز و آن وقت شیخ ابو سعید ابو الحیر رحمه الله علیه برویات آن غار رفت و گفت
سبحان الله اگر این غار پر شک بود می چند می بوی خوش می آمدی که جو انفرادی می روزی
در اینجا بوده است که چندین روح و راحت کشیده است نقل است که چون ابراهیم و بنیشت
یکه ازا کار رسید و اسم اعظم بدو آموخت و بدان نام خدا را بخواند و حال خیر او بدید گفت

اسے اراہیم آل ہارمیں اللہ اس کو کما اسم اعظم تو ہوتی س میان او دھنر سیرا سحر
 ویرا دل ارجنر خود و در مادہ میرت و دوسے گفت جوں سات العراق رسیدم ہستاد و
 را دیدم ماں دادہ و خون از ایساں ہن شدہ گرو ایساں بر آمدیم یکہ ہرعی ماندہ بودیر رسیدم
 کہ اسے حوال ہر داں آجیہ بالیت گفت اسے ہر سار ہم فلیک مالہا و الہر اب دور و دور
 کہ مہم گرو دی و سر دیک نزد یک سا کہ رنجو گرو دی کس ساد کہ ہر ساط سلا مس اب کس ساجی
 و ہر سار دوسہ کہ حاجیاں را جوں کاواں روم یکتہ و حاجیاں غرا یکتہ ہا کہ
 ماوسے بودیم صوفی قدم ہر کوکل روسے ماویہ ہا ویم و غم کردیم کہ حق نگیم و ہر جد و
 اہ بیتہ یکم و حرکت و سکون ار ہر او کیم و بعید الدفات دہ ماٹم حوں ار مادہ گزارہ کردیم
 و باخرافہ گاہ رسیدیم حصر ہا رسید سلام کردیم و شاہ رسیدیم و گفتیم الحمد للہ کہ کسی ہا حکو آمد
 و طالب ہلکوب رسید کہ جس کسی باستقال ما آمد و حال ہا سا و ما عا کردہ کہ اسی کا نام
 و مدعیان قول و عمد اس بود کہ ہر از موس کردید و بعید ہا مستحوک تہیدہ و مدعیان اس ہا نام
 شماریزم رباعی حوں ہر بود ہیئتہ در کشور ما ہا حال ہوو و ہیئتہ رخم ما ہا داری سرکار
 و در بار ہا ما دوس کہ ہم ہوو داری سر ما ہا ایں خواہم و ایں کہ شہیدی ہم ہوو ہاں
 ما رجو است اند ہا اسے اراہیم اگر کو سر میراں داری ما سے ورہ والا و شوارا ہم گفت
 حیراں شدیم و گتہم را جیہا کہ گوندہ گفت ایساں بچتہ آمد و مس ہوو خام جان مسکہ ہا کہ
 شوم داری الشاں ہر دوسہ ایں گفت و ما داولت کہ ہمارہ سال ست رہا و دوطع
 ہم راہ و تصرع و غار ہوو نامکہ رسید ہراں حرم ہا فلتہ باستقال ہر و ن آمدہ اراہیم
 خود را دینس فاطمہ اداحتا کس اوراں شاسد حادمانی کہیش از ہراں ہر و ن آمدہ ہوو
 اراہیم ہا دید ہر رسید کہ اراہیم ہر دیک است کہ متاح حرم ہا مستقال او آمدہ اند
 اراہیم گفت جیہو ہندار اں زندیق نادماں سبیلہ و مادہ و ہر کروں او میرد کہ ہر
 ہر دوسے راہ زندیق ہجو اں رہدیق ہوئی اراہیم گفت مس ہاں میگوم کہ زندیق ہم ہوں اراہیم

در گذشتند با نفس گفت همان اس نفس سزا سز خود دیدی میخواستی نامشایح حرم بقبا
 نو آید الحمر لیک که بکام خودت دیدم تا آنگاه که بشناختند و عذر خواستند پس در مکه ساکن شد
 او را یاران پدید آوردند و ابراهیم از کسب خود و خوردی گاه بهیم کشی کردی و گاه بالیزبانی
 نقلست که چندین حج پیاده کرد و از چاه زمزم آب نکشید زیرا که لوطیاه سلطان بود و در قضا
 است دست در ظرفیت نیکو زد بکه رفت و اینجا با سفیایان توری و فضیل عیاض و ابوالیوسف
 شمسلی صحبت داشت و بشام رفت آنجا کسب میکرد و طلب حلال ناظر بانی یعنی شمسلی
 میکرد ویرا حدیث است و از اهل کرامت و ولایت است و بشام از دنیا رفته در سنه احدى
 او شین و ستین و مائه و ثانی فی سنه ست و ستین و مائه و ثانی اکثر شخصی بابر ابراهیم او هم
 همراه شد و همراهی و سیر کشیده بود و چون خواست که جدا شود گفت شاید که درین صحبت
 از من بپوشیده باشی که بجز منی فراوان کردم ابراهیم گفت من تیرا دوست بودم دوستی عیبی
 بر من پوشیده من از دوستی تو خود ندیدم که نیک میکنی بابر ابراهیم او هم و علی بکا و خلیفه مرسی
 و سلم خواص یاران یکدیگر بود و نداید یکدیگر بیعت کردند که هیچ چیز نخوریم مگر که دانیم که از حلال است
 و مرآت است آن تبارک ملکات و بنا خواجده ابراهیم او هم خرقه خلافت از دست خواجده فضیل
 عیاض پوشیده و نیز از امام محمد باقر رضی الله عنه خرقه خلافت یافته و در صحبت خواجده فضیل
 عیاض تربیت یافت صاحب شرح آداب المریدین میزباید که خواجده ابراهیم در سنه
 در جلع بصره متشکک شده بود و در سه شبانه روز یکشب انظار کردی و آن شب که روزه
 از روزه و روزه کردی چون شهرت بپای شد از خلق بگریخت نقلست از تذکره لاولیا خواجده
 عطاء الله قدس سره او سجاد و عبد الله مبارک گوید که و س که اکثر مافریه بود در یک سفر
 بخد مت و س بودم زاده ش مانند چهل روز صبر کردم و گریخت میخورد و یکس که گفت خواجده ابراهیم
 گوید که شبی که به غالی یافتم طواف کردم و دست در حلقه زدیم و عصمت خواستیم از گناه
 تا شنویم که همه خلق از من بپسین خواهند اگر من همه را عصمت دهم و در اسے غفوری در حشر من

گما شود کسم از جگر کوفی ماردا شود دم که از به حال ماس سخی کوفی و سخی کوفی سخی لوب
 دیگران گوید نعلت که کسب مارده سال سخی و سخی کسیدم با ما سندی من خدا فاش است
 مدد او ماس و در راحت او می بینی فاش هم که اثر کسب که حوں ارجع بر آمد بیست و نه
 حوں بزرگ است گفت مدد ماس است ما و تر گفت الحال بلکه اسب بر بار سدد و بکر رسید
 چون اراهم او را دید صفت مدری و کار سدد و بکر سدد و رسید که در کام و من سخی
 گفت بر دین محمد صلی الله علیه و سلم گفت الحمد لله گفت و آل مدانی و عالم انجمنی گفت
 علی گفت الحمد لله خواست تار و دیس او را نگذاشت روسه نامان کرد گفت الی انجمنی که کسب
 جان مداد کعبه یا اراهم چه افشا گفت حوں او را در کسب ممد مراد در کسب مداد که آی بر سخی
 تدعی فحش و فحش معا غیر باد عمومی و دوسه مکی و دوستی اما دی کسی حوں اس سندی ماکو
 که باز مراد و دس با جان او بردار با جان من دعا و حوں او احاطت اما سندی که بکر
 که گوئی بود آن بر رگ سوال کرد که ساس کمالی مر حلیت اراهم گفت انکه اگر کو بی را گوید که در سخی
 آید در حال کوه در دس آید اراهم گفت اسه کوه را میگویم بر و لیکن بر تو مل مسم در حال
 ساکن سب لعل بزرگی گفت که اراهم در کشتی بودم ما و محالف رجاست خا که تم عرق بود
 از ده که از عرق مدل مرسید که اراهم با تما اسب در ساع ما و ساکن شد و لعی است اراهم
 گوید که در میان کوه و که ما مرد می مصاحب سمد حوں و لعی ما و سام گذار و لعی ارا و در کشت
 سب گذارد و در ریل سخی گفت ارجاست مست راست می کاسه برید و کوزه آب سدا
 خود بخورد و مراد او این قصه را تا سکه ارشاح که صاحب آنا و دکر انا بود گفت سب ای
 مراد من ما و دست و صف حال رسه حیدال گفت که هر که دران مجلس بود مکر سب
 پس گفت دس اردی ارا و دیما می بلع است که آن دیو رسا و لعی ارا و دیما و دا و دیو
 پس آن سب از مرسید که راجه آموحت کسم اسم اعظم گفت کدام اسب کسم آن و دل
 من ارا و بر رگتر اسب که در مان کدام و دا و دیما و لعی ارا و دیما و لعی ارا و دیما

شفیق بن ابراهیم بن ابی جعفر اعلیٰ است و می در اول صاحب را بود و صاحب پیشکش و بابا ابی نعیم
 صحبت داشتی قتی بابا ابراهیم او هم گفت که شما در معاش بیکدیگر نمیکنید گفت ما چون می بایم شکر میکنیم و چون
 نمیبایم صبر میکنیم شفیق گفت سگایان همان همچنین میکنند ابراهیم گفت پیش ما چون میکنند گفت ما
 چون میبایم پیشان میکنیم چون نمیبایم شکر میکنیم ابراهیم او هم بوسه بر سر و داده گفت استاد توئی و در کتاب
 سیلسلف این حکایت را یکس این آورده و اینجا اینجا نسبت بابا ابراهیم او هم نه آنجا نسبت شفیق کرده و اینجا
 نسبت شفیق کرده آنجا نسبت بابا ابراهیم او هم نه آنجا نسبت شفیق کرده آنجا نسبت شفیق کرده آنجا نسبت شفیق کرده
 البراهیم است از بزرگان مثلاً خدایا سعادتی گوید که ابراهیم او هم گفت التوجه فی البریء الخ الی الله بعباد
 از نظیر این بایزید و ابو جعفر خداد است صاحب مرآت از شیخ علاء الدوله سمنانی نقل میکند
 که روزی سفیان از ثوری پیش ابراهیم آمد و دست زیر مصلا کرد و موشی دم آورد و بخادم
 که سر من نان گرم و غسل بیا سفیان گفت ما دو کس پیش نیایم این امران باشد ابراهیم گفت
 در مگو که این امران باشد اگر زیاد آید و بیکران بخورند و در تذکره الاولیاء است سفیان ثوری
 را امیر المؤمنین گفتندی و در علوم ظاهر و باطن نظیری نداشت و از مجتهدان نبیگانه بود یعنی ابو حنیفه
 و شافعی و مالک و احمد و حنبل و سفیان و روح و ادب و تواضع و تقوی نهایت داشت و از اول
 کار از آنکه بود دره نگشت ابراهیم او هم او را بخواند که میاسماع حدیث کنیم در حال بیاید ابراهیم گفت
 من ثقی اورا من آنمودم و الا او در درازا بتر بود و برانور از آن گویند که روزی بغفلت پانز
 چپ اول در مسجد نهاد و از آنسے شنید که ای ثوری ثوری مکن و برو ایست پای در کشت زاری
 نداشتند پیش از او سے رفت و دیگر پرسید دهم از او سے نفیست که جوانی راجح فوت شده
 آهی بر کشتید سفیان ثوری گفت چهار خج کرده ام بتو دادم این آه بمن ده گفت دادم آن
 بخواب دید که او را گفتند که سو و س که روی از همه عرفات قسمت کنی تا تو فکر شوی دهم از او سے
 نفیست که هرگز مرید نه نشستی از آن سوال کردند گفت یکسار و زمریج شسته بودم و اندام
 که اسیر ابراهیم بندگان پیش خداوند چنین شنید و تو بیکروم و راست بنشینم این را ابراهیم

[illegible]

نیست و این بی وجودی و بی تکلیف که درستی محتاج بلفعل نیست نه نیست که از کردار او بی اثر است
 و عطا به سوال جزا و عذاب و تذکره الاولیاء است آن وقت است این طریقت و آن عارف را
 و زینهار حقیقت و سینه حجاب و خلاصه عارفان بود اگر عارف نبود می معروف نبود می
 نقیصت سری گفت که معروف مرا گفت چون ترا بخدا حاجتی بود سوگندش ده که یارب
 بحق معروف کنی که حاجتی من وفا کنی که حالی ایجاب افتد نقیصت از نیست منافی
 در خفا نه و سه رسیده و قبله امید نیست و سو سه دیگر نماز گذارد بعد از سائقی معروف
 با صواب و سه رسیده قبله کرده نماز گذارد آن مسافر خجسته گفت چرا مرا غیر نکردی گفت
 درویشم درویش را با تصرف چنان که آن مسافر امر احاطه با نیاز کرد و سه مشرب صلح داشت
 نخواجده ابراهیم او هم از سه و صیبت خواست گفت تو کل کنی عیسی آنرا می تو هم بود و ایست
 کرد و نقیصت روزی یزد و رضای فی الله عند در بارعام داده بود و خواست از دو جام کرده و را بد
 پهلوسه معروف بشکستند و یار شد سری را را گفت مرا و صیبت کن گفت چون بمیرم نیز از این
 بعد که با از دنیا برهنه روم چنانکه از ما در بر نه از هم لایزم در تجربه بهمان نداشت و از قوت تجربه بود
 که بعد از وفات او را تر با یک مجرب میگوشید که نه حاجت که خاک او آورد و محتوای آن سه رو گذران
 پس چون وفات کرد مردم همه ادیان و دعوی در سه که کردند جهودان و زرتشتیان و مومنان
 خواهم گفت او فرموده است هر که جنازه ببرد از زمین من از ایشانم جهودان و زرتشتیان
 و غیره است و داشت الا اهل الاسلام برداشتند و نماز بر سه کردند آنجا دفن کردند و بقوله
 صاحب الفیات و مات داود الطائی در سنه خمسین و ستمین و ناته و معروف است بمحرم در سنه
 مائین از دنیا رفت و بقول مرآة الاسرار در زمان خلافت ابوالعباس عبداللہ بن هارون
 که بقیش نامون است واقع شد و بغداد و غیره چون گشت تاریخ مقبول این دو است ^{۲۱} و است
 علیه و کر حضرت خواجہ خدیفۃ العرش رحمة الله علیه از کبار شاخ روزگار و پیشوا
 اولیاء صاحب اسرار بود و زبده و درع و در ترک تجربه به نظر وقت بوده است و در حقایق

و معارف کلمات عالی دانش و حرقرار و سار دست حوالہ ابراہیم ادہم یوسید و پرستی ابراہیم
 کہ خواہ ابراہیم ادہم از حضرت علیہ السلام و امام باقر و ار خواہ مصیل عباس مافہ و از حرم اس
 تمانے ہوئے اتنا کر دو حالتیں جو کر و اید و سے سالما در سر و حضرت عیسیٰ مکت حوالہ ابراہیم
 ادہم ہو دے و جمیع مشایخ وقت را دیدہ ہو و دیگر اکرامات و حوارق عادات بسیار است
 صاحبہ مرآۃ الاسرار نقل میکنید کہ امام محمد باقر (ع) در روضہ الراجلین اکثر حکایات
 احوال و کمالات و سے ذکر کردہ است ارا نخلہ یکے اس است کہ بعضی سریراں ار حد لہ
 مرعشی پرسید کہ دریں مدب مکت حوالہ ابراہیم ادہم ہو دے کہ امام حشر عیسیٰ اودیا
 ویدی گفت جید رو سے در راہ مکہ طعام یا میتم حوں آدمیم کوفہ و حاسے ما میتم مسجد در آن
 پس دید حوالہ ابراہیم کما س من گفت اسے حد لہ ترا کر سنہ سے نیم کفتم بر حوالہ محمد علی مس
 پس رکاعہ نوشت سم اللہ الرحمن الرحیم است المقصود نقل حال محمد کلمات دیگر در آن
 نوشتہ مس و او کہ ار شہر پیروں روادل کسی کہ ترا متش آید این کا عدد الو سے دہ حوں
 بر آدم مرد سے بر سترا دہ سوار متش آید کا عدد دست و سے و او م ہر گاہ مضمون مس
 واقف است گفت صاحب رعدہ کما س کفتم در فلان مسجد اس پس کہ را بند
 مس یک ہمالی کہ در دے شت عدد دینار ہو و دست صاحب اقتباس الاواراد سیر ^{کتاب}
 میوسید و سے صاحب اسرار ہو و ظلم سلوک تصایف بسیار وار و بعد از سنہ
 و کما سے بعد از حج و شش روز اعطاء کر دے و در اوقت ہم را دہ ار سنہ القمہ تناول
 نمودی و نمودی ہر کہ ہر روز طعام خورد و اوصاء السانی ہر روز باید کہ این اشیا
 ساعل را از ذکر زیاتی مانع ہو و خدا سے در و شت شعل و کر لا الہ الا اللہ است کہ سے
 کہ لہت این عدا یا قنہ است اولعیا سے طعام با ساید و دست خود سالاید و اکثر عیس و ش
 در مہی متش او - شیبی زیرا کہ در ویش انس و قرب مکت ابتعا لے داد و در دم اسقر
 و بعد است کہ عیس پرست مقام در ویشے تر سببہ و در کما سے امر از روی اولعیا

همه پیران تنی شکم بوده اند و هر یک فقر و فاقه کشیده اند و رویش که سیر خور و او صحبت و مؤثر
 که نجات کسی که خود در بلا گشت بود دیگر بر آس که در مقام رساند نقلت که خواجه از اهل دول
 و اخیار اعراض کرد می و اگر از اهل دنیا کسی تارک دنیا شدی پهل روز خواجه رومی او بنید
 بعد از چله او را بحضور خود طلبید و در کنار گرفت و فرمود می بیا آس ولی الله نقلت
 که خواجه از زمان جوانی تا پیری و رویش بود هر جا که درویشان را شنیدی ملاقات
 آنان رفتی و مهمت از آنان طلبیدی و هر یک گفتی که عذیفه مقبول درگاه است و در نظر
 خواجه فضیل بن عیاض درآمد و خواجه یازید بسلامی را دیده بود گویند چند سفیهان
 بسفاست پیش خواجه آمدند و گفتند که ما ترا از شغل خدا باز داریم نفس زن تا ما را نکشی
 انگاه و رویشی توید انیم خواجه سخن آنها در گوش میگردید که ازان دست خواجه گرفته رنجایند
 چون خواجه را تفرقه باطن شده آه آه سه بار گفت و آتشی از دهن خواجه بر آمدن سفیهان
 بطرفه العین خاک تر شد و نقلت از شیخ عماد الدین سهروردی رحمه الله که خواجه خلیفه
 را بعد از ترک علائق خواجه خضر علیه السلام آمده گفت که سالک را از راهبری چاره نیست
 برو صحبت خواجه ابراهیم ادبهم اختیار کن پس از خلوت بیرون آمده بجاعت خانه خواجه
 حاضر شده سیر بر زمین نهاد و سه حضرت برخواست و بر کنار گرفت و فرمود ای درویش
 خاطر جمع دار که کار تو زد و کشاید انشا الله تعالی بعد مبر کرده مشغول ساخت خواجه شش
 بخدمت آن مخدوم شش بار افطار کرد و شیخ بسیار راضی شد و گفت که از خدا خواستم تا که
 تو هر روز دعا می شود و در میان درویشان مرتبه بلند کرد و اکنون خرقه خلافت پیوش
 بمقام من بنشین و دست بیعت مخلق را بده و در بنهونی کن فوینا را هرگز قبول نکنی
 و چون با اهل دنیا ملاقات شود توبه و استغفار کنی و گریه و زاری نمانی و شجره پیران خود
 شفیع آر سه دور ویش چون حکایت کند باید که از قرآن و حدیث و مناقب پیغمبر گویا
 گوید و خواجه دایم الیک بودی خلق التماس کردند که بنشین گویا بر حسب گفت آه امری

هرید آن نفس قوی و شانی عظیم داشت چندی شاه بازان در سلسله او بر نهاستند
 و طریق مریدانش محض تجرید ظاهر باطن بود و صغر و صغر ذکر حلی میگفتند و هیچ وقت
 آبسه طبع نیکو ندید هر چه بطلب حق تقاضای میفرستاد نیز در دند و اثیار میکرد و نگاه
 با اهل دنیا آمیزش و اختلاط نمونود و همین غارق او را بسنج و که جمیع خواجگان
 پشت بوی می پیوندید و سه قدیس سره بنای چهاردهم شوال و بر و اسیت بست و چهارم ماه
 سنه اثنی و خمسين و یائین بسراے باو دانی انتقال از نو و تاریخ و ذاتش صاحب سیر الاقطار
 قطب الزمان بود گفته است رحمه الله علیه ذکر حضرت شفیق بلخی رحمه الله علیه آن کن
 محرم آن قبله محتشم آن قلا در زاهد طریق ابوعلی شفیق رحمه الله علیه یگان و وقت بود و چه عمر
 او توکل و در انواع علوم کامل بود و قضایات بسیار داشت صاحب قنبران سیر الا
 میگوید که خواجہ ابراهیم ادهم قدس سره و تالیف داشت سبک نوا و چندین مثنوی و دو مثنوی
 شفیق بلخی رحمه الله علیهما و صاحب تذکره الاولیاء میگوید در فنون علوم تصانیف بسیار
 و استاد حاتم اصم بود و طریقت از ابراهیم ادهم گرفت و با بسیار شاخ صحبت داشت و گفت
 یکبار و هفتصد استاد را شاگردی کردم و چند اشتر پر از کتاب حاصل کردم و دانستم که ضایع
 خدا تعالی در چهار چیز است سبک آموختن در روز سه و دوم اخلاص در کار سوم عبادت
 شیطان چهارم ساختن مرگ و توبه او آن بود که به ترکستان شد تجارت و بنظر او بخواج
 بت پرستی را دید که بت های پرستید و زاری میکرد و شفیق گفت آفریدگار تو زنده و قادر
 او را پرست و بت پرست که از هیچ نیاید گفت اگر چنین است که تو بیگونی قادر نیست که ترا
 در شهر تو روزی دید که ترا اینجا نیاید آمد شفیق ازین بیدار شد و رو ببلخ نهاد و گوی بار خدای
 با شفیق گفت در چه کار گشت در باز رگانی گفت اگر از پس روزی میروی که ترا نقد
 نکرده اند این راعم ضایع کردن گویند و اگر از پس روزی میروی که ترا نقد نکرده اند
 مرو که خود بت پرست شفیق چون این بشنید نیک بیدار شد و دیار دلش سرگشت پیش

[illegible]

خبر دین است و نجات است گفته اند که دے اسم نبو ضعیفه باو کے سخن میگفت و ان
سخن بادے از دے جدا شد دفع نجالت ویرا گفت آواز بلند تر کن بادے چنان فر
اگر گوش دے کر است و آنرا نشنید این ضعیفه شادمان شد و آن لقب بروے باند دے
گفته است هر که درین طریق در دے آید دے باید که چهار موت مار خود گیر و موت امیض آن
ترسنگی است و موت اسود آن صبر کردن است بر ایند اے مردم و موت احمد و آن محام
نفس است و موت اخضر و آن پاره پاره هم و خشن است پوشش را دهم دے گفته بر باد
شیطان میگویی چه خواهی خورد میگویی مرگ و میگویی چه خواهی پوشید میگویی کفن و میگویی
کجا خواهی بود میگویی در گور شخصی از دے پرسید که چه آرزو داری گفت عافیت روزی
تا شب آن شخص گفت این عافیت نیست که در همه روزها داری گفت عافیت روز مرگ است
که در دے عاصی نشوم خدا را شخصی از دے طالب مغنط کرد گفت اذرا و ت آن
نمولاک فاعضی فی موضع لایراک بزرگی بے چیزے فرستاد قبول کرد گفتن چرا قبول کرد
گفت در گرفتن آن دلت خود دیدم و غرو دے و در نا گرفتن آن غر خود دیدم و ذل دے
غزو دے را بر غر خود اختیار کردم و ذل خود را بر ذل دے از دے پرسیدند که از کجا اینچ
گفت و اللّٰه یخبر عن السّموات و الارض و لکنّ لنا فقیهین ۱۰ یفقهون مات بوا
شیر و من لواحقی ملج سنه سبع و ثلثین و اثنین در کشف المحجوب است حاتم هم اندر جمله احو
خود از ابتدا تا انتها یک قدم بر خطا و صدق ننهاد تا جنید گفت صدیق زمانت حاتم الا صم
ویرا کلمات عالیه اندر دقایق رویت آفات نفس و دعوات طبع و تصانیف مشهور و علم
معارف از دے آید که گفت الشّهوة ثلاثه شهوة فی الاکل و شهوة فی الکلام و شهوة
فی النظر فاخفط الاکل باللقب و اللسان بالصّدق و النظر بالعبارة شهوة است یک
و طعام دیگر در گفتار سوم در دیدار پس زنگه دار خویش خود را بیاد داشت و با اعتماد خوار
وز باز بر است گفتن و چشم را بعیرت نکرد تن در دوزخی با یار آن گفت اگر از شما پرسند که از

چون روز شد خواجہ محمد بن ابیاریا و درویش شیخ داد و شیخ بزرگ داد و گفت این جزای یک شب
 نماز است و در احوال حق پیدا آمد و گریان شد و گفت راه غلط کرده بودم یک شب از هر حد
 کار کردم چنین اگر آمد که تو بگو و در قبول نکرد و از مردیان شیخ شد نقاست که یکی از بزرگان
 گفت اخبر را دیدم و در دینی نشسته و بر خیرای زمین آن گردون آفتنگان میکشیدند و بگو
 یا شیخ بدین منزلت کجا میروی گفت بزیارت دوستی گفتم ترا با چنین مقام زیارت کسی چه احتیاج
 گفت اگر من بچشم بسیار نگاه در جزائر آن اورا بودم مرا لوفی رحمة اللہ فی سنة العین و ابین
 و قبره بیخ مشهور بزرگوینترک به ذکر حضرت با بنوید بسطاطی الحکمہ علیہ در تفاسیر
 از طبقه اولی است نام وی طیفور بن عیسی ابن آدم بن سروشان است جد او کبری پوه
 مسلمان شد از اقران احمد خضرویه و ابو جعفر کیمی معاصرت و شقیق بلخی را دیده بود
 و او ستاد او گوی بوده و صحبت کرده که قبر من فروتر از استاد من نهید حرمت استاد را
 و دوسه از اصحاب رای بود یعنی اصحاب قیاس و اجتهاد بود و لیکن وی را ولایتی کشاد
 که مذہب در آن پیدا میداد و کشف است از جمله اجله مشائخ بود و حالش که بر و شانش
 عظیم تا حدیکه جنید گفت ابو نرید من تا بمترکه جبریل بن الملک لکته اورا روایت عامیست
 اندر احادیث پیغمبر صلی اللہ علیہ و آله سکر افضل ندیدم و آن ابو نرید است و ازین دهان
 معروف مرقدوف رایگی وی است و هیچکس را پیش از وی اندر تحقیق این علم ندیدم
 انبساط نمود که ویرا و اندر همه احوال محب العلم و معظم الشریعت بود و از وی می آید که گفت
 عَلِمْتُ فِي الْمَجْدَةِ ثَلَاثِينَ سَنَةً فَأَجَدْتُ شَيْئًا أَشَدَّ عَلَى مِنَ الْعِلْمِ وَمَتَابِعُهُ وَكُلُّ الْأَخْلَافِ
 الْعُلَمَاءِ وَنُصَبَتْ وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ فِي تَجْرِيدِ التَّوْحِيدِ كَقَوْلِي سَأَلَ مَجَاهِدٌ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 بِنَافِثَةٍ كَرَّمَ وَجْهَهُ سَخَتْ تَرَازُ عِلْمٍ وَمَتَابِعُهَا أَنْ لَبَّوْهُوَ الْأَخْلَافُ عُلَمَاءُ بَدِئُوا مِنْ أَرْبَعٍ مِنْهَا
 مَانَدِي وَحَقِّ دِينٍ نَهْ تَوَاسَمِي كَذَا وَهُوَ سَمِ الْأَرْزِي مِي آيِدَ كَقَوْلِي كَقَوْلِي لَأَحْطَرُّ لِمَا عَنَدَهُ
 أَهْلُ حَقِيَّةٍ وَأَهْلُ حَقِيَّةٍ مَجْهُوْلُونَ مَجْهُوْلُونَ مَجْهُوْلُونَ مَجْهُوْلُونَ مَجْهُوْلُونَ مَجْهُوْلُونَ مَجْهُوْلُونَ مَجْهُوْلُونَ

مشاور خانوادہ طیفور بیان و پیروی مشهوری از شیخ بیان ۱۲

انتقال است در دوازده سال یکصد و هشتاد و یک روز و در کعبه نماز کردی پس یکصد و هشتاد و یک سال
 بدین نیت گفت ادب نبود و بهتر است زاریت کردن دیگر بار جدا گانه سه احرام گرفت و در راه
 شافعی عظیم شمع او شعله بنایزید مگر سست و پیر رسید آنها گمانند گفتند یا تو صحبت خوانند پس
 خواست که صحبت خود را از دل ایشان بیرون کند بعد از نماز بامداد روی بخفت آورده گفت آنی
 انا لله لا اله الا انا فاجبت فی پس مردم روی از دوسه برگردانیدند گفتند دیوانه است شیخ
 فریدالدین عطار گوید شیخ اینجا بزبان خدا سخن میگفت چنانکه بر بالاسه منبر گویند
 عن ربی پس در راه سه آمد کله سری دید بر نوشته که ضحاک بن یساف فی سحر کلا
 یُفعلون انصرفت و بر داشت و بوسه میداد و گفت سه صوفی مانده که در حق محوشه
 نه گوش دارد که خطاب نام نیرلی شغوفه نه چشم دارد که جمال لایزال ببیند و نه زبان دارد که زره
 معرفت او بداند نقاست که یکی مجاور از وی نامه نوشت که چه گوئی در حق کسی که قدحی خورد
 دست ازل و اید گشتن خواهی یا نیرید جواب نوشت که اینجا مردی هست که در شهاب و زرسه
 دریا می ازل و اید در می کشد و نغمه بل من مرید نیرید نقاستن خواهی و النون مصری مصلا
 پیش یا نیرید فرستاد خواهی یا نیرید و پاسخ داد که مرا ملا سچا کار آید سبندی می یاید تا بروی
 تکیه کنم یعنی کار از نماز در گزینش و نهایت برسد نقاستن خواهی احمد حضورید یا نیرید مرید پیش
 وی آمد که بر ایک بر ایک و در هوا می رفت و خواهی احمدی گفت هر که طاقت دیدن الو نیرید دارد
 اندر بریاید هم بر اندر رفتند مگر یک بر برد مانند یا نیرید گفت هر که پیش شما است بر برد او را طلبید بعد
 از آن خواهی یا نیرید گفت ای احمد تا کی سیاحت کنی گفت چون آب بکب جالب بنشیند شود
 گفت چرا در پانیاشی تا بنشیند و پس الو نیرید در سخن آمد احمد گفت فرو تر کنی که ما فهم نمیکنیم خواهی
 فرو تر آمد باز گفت فرو تر کنی تا بنشیند یا نیرید فهم کرد احمد گفت یا خواهی
 ابلیس را دیدم بر سر کوی تو بر دار کرده گفت آری یا احمد کرده بود که در و هشام نکر و اکنون یکی را
 و سوسه کرد و تو چون افتاد و شمر است که در و اثر ابراهیم و شاهان بر دار کنند و چون شیخ

ابو سعید الوارث مرار و می آمد ساسی مالسا و چون مار گشت گفت این خانه ای است
 هر که میری گم کرده باشد اینجا مار ماند بقول مرآت و لا دلتش در سه ستین و نایب و
 مد جیاس میدوسی و سه سال و بقول هفتاد و سه سال و در بیت السمعت است
 تاریخ و فالتش کوه قلن و فالتش در زمان الوالفصل جعفر بن مقفّر که متوکل لقب
 داشت تاریخ بخت و همت تعال در سه اربع و تلمیس و مانین واقع سد و نظام
 بقول بقول مرآت الامیر ارجمته العبد علیة و بقول تاریخ و لا دلتش سر صوفی و تاریخ
 رطقتش بایزید و اصل حق ذکر حضرت خواجه بهیمة البصری هر حلقه خاکی
 بهیمریان ارجمته العبد علیة و بهیمریان علما اولیا و وفات لود و معرفت حق و اول
 میان شلج که معروف و درجات رفیع و مقامات عالی داشت حرفه فقر و اراوت است
 خواص حد فقه العشری قدس سره و شنبه وی در بابا صاغات و کرامات بسیار بوده است
 و در زنت مریدان و سی قوی و قبولیتی تمام داشت و طالع بابین الدین گشته
 و صاحب خاکی لوده لود و مریدانش خود را بهیمریان گویند و در طریق انصاف می آن بود
 که سادوری همیشه با و معلومی لود و در مار و محصور دل میگذاشت و در کفر و محاسن و سه
 هر که میگشت و در صدای ماطل بسیار میگویند ندینا که ندارد سرور یا بچاره و در این
 حاکم و یا سمری اعطای مکرده و دائم در مرقه و محاسن لود و در مجید و در میان ماک
 و شهر یا و به سکوشت منکر فند و با حلق امیرش السلام استند و ظاهر انیسر ماطل
 جمع ساخته فاء و در توحید حاصل کند بر یکی گفته است شمع ظاهر و ماطل حوشه تسلیم
 دوست و ماکنون حقاسلیمان بهیمریان و ثم فالتش اقتناس الوارث سیر الاقطاب می کرد که
 حضرت خواجه بهیمة البصری قدس سره و همت ده سالگی استمد شده و در حد سال حفظ کلام الله بود و چنان
 در هر دو و همت در آن کردی و هیچ گاهی و صوفی بن بحر متوفی التکست نامی سال در بابا صاغات تافه
 نمود و در می از نامادی بایزید گفت الهی بهیمریان در راه تو میسوزد و با بهیمریان که دل تو بسازد

بیام ز اورا آواز از عالم بالا رسید که ای پسر و مار که پوشیدیم با نکه بخدمت خدایتعالی عرضی بروی پس
 بگزارست حضرت خواجہ خدیقہ عرشی آمد و سر بر زمین نهاد و حضرت خواجہ خدیقہ تعظیفش بسیار کرد و مبرانی
 نمود پس فرمود ای پسر چون بی سال چها کردی از حکم بیرون بود و این مجاہدہ اشترے تمام
 ندارد که بخودی خود کچا پندہ نمی آید پس در هر هفته بمقام قرب رسید بعد یک سال خرقہ بزرگان
 بدو پوشانید و دهم دی از سیر الاقطاب می آرد که حضرت خواجہ پسر بصری البصری بخدمت
 خواجہ خدیقہ عرشی ارادت آورد از عالم غیب بدار سیدی پسر بصری من ترا
 مقبول حضرت خود گردانیدم و آنروز که آنحضرت خرقہ پوشید ناک و شکر بر گزینید
 و هر کس که منظور نظر آنحضرت شد از عرش تا تحت المشری در ساعت بد و شکست گشت
 و آنحضرت قدس سره بعد پنج و شش روز افطار کردی و چند آن گریستی که مردم گمان
 میکردند که سبب اہلاک شود و بعضی اوقات خون از چشم مبارک فرو میچکید و آنحضرت
 قدس سره اکثر در صومعه میماند در وسع اہل دنیا نمیدید و اگر طعام و آب از خانہ ایشان
 میبودی ہرگز نخوردی و میفرمودند طعام ملوک زیر قاتل است و آنرا تریاکی نیست بجز فنا
 الی و دل را سیاه میکند و تمام شب را بفرمودی زنده داشتی و با فقر ہم لقمہ شدی
 و قوت از لقمہ حلال حاصل کردی چنانچہ در اوائل قوتش از وجہ کثرت بود و گاہی
 طعام نیادہ از سہ لقمہ خوردی و قوت اہل و دل قبول نکردی دہم از وی نقل است کہ
 حضرت خواجہ پسر فرمودہ است و قتیکہ خرقہ پوشیدیم روح حضرت علی (ع) علیہ السلام
 وارد حج بزرگان حاضر بودند ہر یک مراد عامی کردند و من در گرد بودم از ترس آن کہ
 درویشی شکل کار است اما روز خرقہ پوشیدہ ام نباید کہ از من فردا کاری آید کہ شاید حضرت
 نباشم و قتی کہ میگرفت الی پیارہ پسر غریب است اگر حساب افطار از وی پس ملافت ندارد
 یا پسر حساب بر تو آسان کردم و وفات خواجہ پسر بتاریخ ہفتم یا ہشتم شوال سنہ تسع و سبعین ہجری
 واقع شد عمر شریف بعد و سبت و باسی سال رسیدہ بود رحمۃ اللہ علیہ کہ حضرت عمری استقلی

نشان خانہ زادہ سقط
 و متوفی از خانہ

رحمة الله عليه وذكروا الاولياء ونحوها وكتف المحبوب است شيخ اهل حقائق بمقتل
 ارسله علائق سری من مفسر السقطی رحمة الله عليه اریطه اولی است کسیت وی الوالحسین
 حال و استاد صبا و استاد سائر بعد ایاں است و اراقران تجارت محاسن ولسرانی
 مرید شاگرد معروف کرمی و آنکه اریطه مایه اند اگر بسیت یوی درست کسید و اراقران
 شانی عظیم است و الله که اندر بعد او سخن حقائق و توحید و تشریف مقامات ولسرانی
 خصوص کرد وی بود و دستیری از مشایخ عراق مریدان او اند و دی صبی راعی او دیده بود و
 باو سے صحبت داشته و دی در استاد اراقران بعد از سقوط مروشی کرد و سے چون مارا
 بسوخت گفت من غیر فارغ شدم چون نگاه کرد مدد کاں او لستوخته بود چون ای حال
 دید ایچ داشت مدد نشان داده طریق تصوف در پیش گرفت و ویرسید مدد آمد او
 سالت چگونه بود گفت روزی صبی راعی مدکاں من بگفت من صبری شکسته یوی
 وادم که مدد نشان ده گفت خیر که الله ازان رو و دیار دلم وگشت روزی معروف
 کرمی سے آمد و دی ماو گفت این بنیم راجا که من حاکم کرم معروف گفت حدایتی
 دیار اردل تو دشم گرداناد من بکیارگی از دیار فارغ آمدم و برکت دعای او بیدید
 مارایت احمد من السری است علیه شیخون شسته مارعی مصلحنا الا فی غلبه الموت بحکم
 را دیدم در عبادت کامل تراز سری هفتاد سال بگشت که بیلو سرین سجاد کرد و بادی
 مرگ سری در وقتی که محقر بود چیدید را گفت آیا که و صحتیه الا شرار و لا تقطع عن الله
 بصحفة الاحیاء هم وی گفت عذایة الموعظة بخیریه النفس والتقصیر للحق و هم وی گفت
 من شرین اللباس بالایش فیه نقط من عین الله عز و جل را کشف و اودی می اندر کس
 الله هم عذایة فلاتع بی مدل الحجاب ماریدایا که مرا بخیری عذاب کنی نال عذاب
 عذاب کن را ایچ چون محجوب ماسم از عذاب و بلا ذکر و مشاهد و تو سر من آسان بود و
 اراقران محجوب ماسم لیم بولال س بود مدل حجاب نویس بلامی که اندر مشاهد متعلق بود

نباشد علی بن عبد الحمید القفصا سیری رحمه الله علیه گوید در خانه سمری بگویم شنیدیم که میگفت
 اللهم من شغلني عنك فاشغله بك عني از برکت دعای وی حق تعالی مرا چهل حج پیاده از حلب
 روزی کرد و تقاضاست هر روز چند کثرت آنکته میدید که میاد از شومی گناه رویم سیاه شده باشد
 و دمی یکبار یعقوب علیه السلام را بخواب دید گفت ای رسول خدا این چه شور است که در
 بهمان انداخته چون ترا از حضرت حق محبت کمال است سخن یوسف با دوده پس نذر رسید که یا
 سمری دل را نگاه دارد یوسف علیه السلام را بد و نمودند لغو نزد و سینه ده شیار زور بهوش
 افتاد چون بهوش آمد ندای شنید که این سزای آنکس است که عاشقان ما را طاعت کنند
 وی گفت هر که خواهد بسلاامت مانند دین او و بر احوال رسد تن او باید که از خلق غزلت کند
 که اکنون زمانه غزلت است وی گفت که شوق برتر مقام عارفانست و گفت عارف آنست
 که خوردن او مثل بیاران بود و خفتن او مثل مار گزندگان و عیش او چون عرق شکرگان
 بود چنین گوید چون وی بپا رشتد او را یاد میکردم گفت ای جنید از باو آتش تیز میشود
 گفتم مرا وصیتی کن گفت مشغول مشو بسبب خلق از صحبت حق جنید گفت اگر این سخن پیش ازین
 میگفتی با تو هم صحبت نداشتی یا مداور در سه شنبه تبارخ سوم ماه رمضان مبارک سه شنبه
 و خمیسین و ما تین در زمانه معتد وفات یافت مدت حیاتش نود و هشت بود در بغداد و وفات
 گشت رحمه الله علیه ذکر حضرت ابوالحسن احمد نور می سر حلقه خانواد
 نوریان رحمه الله علیه در نفحات است از طبقه نایبه است و نام احمد بن محمد و گویند
 محمد بن احمد و احمد درست تر است و معروف است باین البغوی پدر وی از نقشبوتی است که
 شهری بود میان هرات و مرو و منشأ و مولود وی بغداد بوده صاحب تذکرة الاولیاء میگردد مشایخ
 بر تقدیم او متفق اند او را امیر القلوب گفتندی و قمر الصوفیه خواندندی و مرید سیری سقطنی
 بود و صحبت احمد ابوالحواری یافته بود و از اقران جنید بود و در طریقت مجتهد و صاحب کتب
 بود و از مریدان و مشایخ بود و نظر لطف اهل تصوف بود و او را در طریقت پرامنی قاطع است

و مخ لا مع و فاسده مد بهش است که تصوف را بر هر تفصیل سده و معالایش موافق
 حیدر بود و او را در طریقت او یکی آنست که صحت بی اعتبار تر اعم و د و صحت اعتباری
 صاحب سابق فرماید هر حق جویش و گوید صحت مادر و پستان فریضه است و عریض
 باید سده و اختیار صاحب بر صاحب هم فریضه گوید و او را بوری اراا کشته که چون در شب
 تاریک سعی گشتی نور ارباب او بیرون آمدی و سرگشته اند که بپور فراموشی اراا را مطلق حیر
 وادی و پیر گفته اند که او را صومعه او در صحرا که همه شب اراا مار کردی و غلبی اراا است و لوی
 و مددی که می در حیدر می ارمو معه او یا لا میستی در کشف المحجوب است شیخ المستخرج
 در طریقت شاه اهل تصوف و سری آراقت تکلف الواحس احمد بن محمد النوری اهل الکلمات
 و اطراف الحجابات بود که روی اند مقصوده که ایشان را بزرگ سده و افتاد و تولی مد و کسده و پیر
 صاحب کشت گوید که اندر حکایات یا فم فنی سیه سار و زیمر و شید و سیکیا ایساده
 حیدر را جگر و د حیدر حاست و سر او شد و کف مالوا الحسن اگر دانی که مادی حروش
 شود و ارد گوتاس سیر بخروشیدن آیم و اگر دانی که حروش سود ندارد و دل بر صحت سلیم کس
 تا دلت خرم شود نوری ارا حروش بازا ایساده گفت سیکو معلمی بازا آواری می آید که گفت
 اغر الاستیاد می رانما شیار عالم تعلیل علیه و مایف یطلق من حقیقه غیر تر بر حیر ادر
 و حیر است کی عالمی که عالم خود کار کرده و دیگر عارفی که ارا حقیقت حال خود سخن گوید یعنی علم و
 معرفت هر دو عزیز اند ارا حیر علم فی عمل سلم ساستد و معرفت فی حقیقت معرفت ندارد و در همه
 این هر دو حیر بر سر بود است و بر که ثلث عالم عارف کند و بیاید خود مستعمل باید شد و ارا
 سحر ارا حروش که داری می آید که گفت من خصل الاشیا باله و حروش فی کل شیء الی الله
 هر که حیر باران خود داد و اراا وی است اما در همه حیر باران جویش بد و مات بد و حیر
 ارا حیر اقامت ملک و ملک مالک بود پس استراحت در روت بکون بود و در روت
 کون ارا حیر اگر استیاد را غلت افعال و ارا حیر است و حور ماتد و هر حیر ارا حروش کردن ارا

ترک باشد چون اشیا را اسباب فعل و اندر سبب قایم بود و بنوعی سبب قایم بود و چون رجوع
 بر سبب الاسباب کند از شغل نجات یابد و هم صاحب الفهم میگوید با تری و محمد علی قضا
 و احمد حواری صحبت داشته و ذالنون را دیده بود و از قرآن بخوبی دانای بود و وقت تراز جلیل بود
 جلیل علم منته بوده و نوری بزرگدانی و می شوری داشت وقتی جلیل را از صبر و کمال چیزی پرسید
 خواست که جواب دهد نوری یا نگ بر سر بزرگ که در وقت محنت صوفیان یک سنوسه
 باز شدی و دست پر شدی می نزدی سخن این طایفه مگو نوری قدس سره همیشه تسبیح
 داشته در دست و اگر گفتند کتبش بایب الذکر گفت لا استحاب الفقه گفتند باین تسبیح میخواند
 که الله تعالی در یاد تو بود گفت فی بلکه این تسبیح غفلت میخوانم و هم و سه گفته لایزک
 صفا العبودیة فان فیہ نسایک الربوبیة و دیگر گفتند که گفتند که الله تعالی را بچشناختی
 گفت بانه گفتند پس عقل چیست گفت عاجز است و عاجز را نهاید و هم و سه گفته که نگاه
 که الله تعالی خود را از کس با دوشده هیچ دلیل و خبر را با و ترسانند از استیلا حق سبحانهم
 بنده استدلال و لا خبر تسبیح الاسلام گفت جوانی خراسانی بابر ایهیم قصدا آمد و گفت
 میخوانم که نوری را به بنیم گفت او چند سال نزد یک مابود تسبیح از دشت بیرون نیامد یک سال
 گردش بر سبکشت با کس نیامخت دو سال در دیار نه خانه بگر گرفت تسبیح بیرون نیامد و بکار
 و سالی زبان باز گرفت با کس سخن نگفت آن جوان گفت البته میخوانم که و یا به بنیم و یا بنو
 ولادت کرد چون درآمد نوری گفت با که صحبت داشته گفت با تسبیح الوحمه خراسانی
 گفت از قرب نشان میدهد و اشارت میکند گفت او سه گفته چون باورست و یوا
 سلام گوئی و بگوئی اینجا که با ایهیم قرب بعد بعد است ابن الاعرابی گوید قرب بگویند
 تا مسافت نبود تا مسافت بود و گاهی بجای بود پس قرب بعد بود و هم نوری گفته
 که ساخته از عارف بر موسی گرامی تراز بعد بعد ان هزار هزار سال و هم می گفته
 نظر است یو ما الی النور فلم ازل انظر الیه حتی صرت ذلک النور یعنی روزی نظر بصورت او

کما سور مطلق یعنی آنکه نحو ظاهر است و کلمه و عمر با و سدر نظر از دس . انشم که آن کلمه
 یعنی در نظر من هر دسے مانند شایده و دس لوری ہیں اسد دوسے مشت ار عید رفت ارد بایسہ
 حسن شحیں و انیس حق الایح الیا یعنی ابہ ثونی سہ ست و مایس و مانیس جوں سور
 رفت حسد گشت دہست نصف ہذا العلم الثغوت السورے و ذکر کرة الاولیاء نقل کرد
 سدید پیش لوری شد لوری تنظلم عین حسد بر خاک افتاد و گشت حرس سحت سده اس
 و طاقت من طاق آمدی سال است کہ جوں اوید سے آیدس کم میتوم و من جوں سدر جمی کم
 او غایب میتوم و حسد او در عیب من است ہر حد راری یکم میکوید یا من ماشم یو حد
 گشت اصحاب را سکر دیکسے را کہ در ماند و ممتحن و متحیر حق اس پس عید گشت اسے لوری
 جہا ماید لود اگر سال و اگر آتش کار کہ تو دنا سی ہمد او مانی و کر حضرت خواجہ علوی
 منشاز و فیوری منشاز چشتیان رحمۃ اللہ علیہ حرۃ ارادت ادب
 خواجہ میرہ لوری لوستیدہ رحمۃ اللہ علیہ دسے در مشاہدات و مسامات عالی فی نظر
 وقت بود و حجاب متابع وقت یکمالات صوری و معصومی دسے مقبول و اصل دسے
 ار بیور است کسکس وال و سکوں یا و فصیح لوں مام شہریت ار شہر را کہ کو ہستال و در
 لعداد لود و نمایات اسم تشریفش خواجہ علواست و لقب سریش کریم الدین
 مسم و صدا و مذاقال بود کامی مال و متاع لبصر اوادہ و فقر و فاقہ اختیار کرد و ہمسج
 و ہر بر اسے اعطاء نکرد است لعدہ متوحد مکہ شد گشت آہا بحر لور مارا صبح می اند
 و خیال و اطفال را موسیر دم مداشتید کہ تو ماما مانت عیال اطفال را ماد اسم من را
 طس طعام ہر و ریر سیاید اہل حمانہ دسے یوسید کہ اگر کما آودہ اید جواب داد کہ را
 ار ترانہ عیب میفرستد صاحب اقتناس الا لود میگوید کہ اگر تکرکب تو ارج کہ در احوال مشا
 لوستہ اند خناں معلوم نمود کہ خواجہ ممتاز و علو دیوری ہماں متاد دیوریت حد
 ار پیراں و ہر ہمچن استماع دارد انتہی لکس صاحب مراث الاسر خواجہ مساد علو دیوریت

جدا نموده پیر خواجہ ابوالاسحاق شامی نوشته و مشافذہ بنور ہر بزرگی دیگر علامہ نوشتہ ہم
 و سے از سیر الاقطاب مینویسد کہ حضرت خواجہ علو مشافذہ بنوری از بزرگان شاخ عراق
 و یگانہ روزگار و حافظ قرآن و جامع علوم ظاہری و باطنی و از اقران شیخ جنید و رویم و غیر
 بوده و بصحبت شیخ المشایخ خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ رسید و پیر قول عماد الدین
 سہروردی است و از ان بزرگواران نیز خلافت دارد و در ان طریقہ نیز صاحب سلسلہ است
 و مشایخ دیگر را ہم دریافته و خدمت کرده و پیر ان ارادت سالہا در ریاضات و مجاہدات پشتر
 بعد از ہفت روزہ افطار کردی چنانکہ بحجت دفع خشکی دہن اندکی آب خوردی و بیک
 خرقا قناعت کردی و ہمیشہ صایم میشدی و در ایام طفلی ہم روزہ میداشتی و گاہی روز
 نیز شیر مادر خوردی یعنی مدت عمر عزیز صایم بودی و افطار ببقاے حق کند و او عارف باوراد
 بود و ہم او از کتاب مذکور مینویسد کہ در صحبت با خضر علیہ السلام داشت و با اشارہ خضر
 علیہ السلام بخد مت خواجہ ہبیرۃ البصری شتافت و ارادت آورد خواجہ ہبیرہ گفت بیا
 علو کہ کار تو ہمیشہ در علو است از حق تعالی خواستہ ام کہ بجای من نشینی و دست بعت
 بخلائق بدهی پس فکر لاله اللہ تالیقین فرمود و در خلوت نشاند تا فی الحال رفع حجاب شد
 او عرش تا تحت الشری در نظر نمایان گشت و ہم و سے از سیر الاقطاب مینویسد کہ چون خواجہ
 علو مشافذہ بنوری چند گاہ ریاضت و مجاہدہ بخد مت پیر و سنگی خورشید کشید حضرت خد
 و یا فرمود ای علو برو کار تو تمام شد و علو کردہ بیان خواجہ علو حکم بجا آورد پس حضرت ہبیرہ
 دستش بگرفت گفت الہی علو را بمقام و ردیشی برسان بمجد و گفتن این سخن علو مشافذہ
 بیہوش گشت و بعد از ساعتی بہوش آمد همچنان چہلیا رہیوش شد حضرت خواجہ ہبیرہ
 لعاب ہن خود در دہن و سے انداخت فی الحال بخود باز آمد خواجہ فرمود ای علو دیدی مطلق
 نوشتن خواجہ علو سر بر زمین نهاد و عرض نمود سی سال مجاہدہ کردم این گنج نیافتہ کہ از دست
 پیر و سنگی در فریاد الدین یافتہم از اینجا است حدیث یکتا حدیث تہا و لیا بہتر از حدیث سال بودی

یس آنحضرت کلام جو کہ در مرگال بند و رسیده بود و خواہ علو و سائید و رسخا و نہ سائدا ازان
 مارواہ علو سچ کا بخروماں ہی بکرمی و حوں طالب ماراوت مادی مراہ کر دے
 اگر اسارہ پیشی و سرام نامودی والا علو ہر کہ مرید می شدی ہم در و ماول بارہر س
 ماسری کشکستی و حضرت خواہ پیسہ بکرمولی و ملا و ب و آل مشغول بودی و اسر
 علو الدین سہروردی گفت کہ دے اہل سلع بود و سماع اکثر شیدی و عرابس ہراں جو کز
 در و عرس سماع سے متید کیست دے یہ رسید با سماع سیدیں و مار محمد و ص در و
 عرس مار کما آئے ہست گفت عمر با سماع علی مرتضی و جمع ہراں ماسماع ستینہ امانہ ہر
 در و عرس ایکہ ایسا رادان در و وصال د دست ہر شدہ اسبابس میں شادی رو پھلا
 سہراں خود سماع مسدود قرار ہو اسال مار بوعام وصال بر سیم اسی مقولست کہ در و می
 نت یسما مرادید و مود اسے مردماں شمارا مرمے آئیکہ غیر حدائو ایرستش مکنید
 محو تبدیل اس سہس دل ہمارہ جل ہر کش و اسلام آوردہ نموسی ہتیں دے آمدہ اطلال کج
 و مود مکو خدا مار اندامی مشا و حاجت ناما و گفت کہ حد اکجاست و مود اکما کہ تو توانی
 پس آنحضرت گرفت مار تہا رسید کہ مقتارہ مود مود آید جللی بکرمست خواہ اورا و بد
 کہ تھاں مرد سجادہ ربہوا اگلہ و در اول سہ سے آید خواہ بند و رسید کہ ایسہ حالت اس
 گفت ار لو ہر دعای ہست جوں دانی مارا راس جیبہ ہر س دے گفت حمل سال اس کہ ہر س
 باہر پچہ در دست راس عرس یکمہد مگو کشتہ جسم ہاں نگاہ کردہ ام سچنے گفت دل خود جو
 و مود سی سال ہست کہ دل خود کم کردہ ام مے با ہم دوی سہ خلیفہ است الواسماں
 و الو عامر سچ احمدار و دینیوی کہ او در سہر و دیان صاحب سلسلہ است و دقات و س
 و عہد مقتدر مالک سراج چار و ہم محرم سہ سہ و تسعین دہائیں واقع ہو و دہ اولیا الحق
 مار سچ او است رحمۃ اللہ علیہ دار طلقہ مانیدہ است و اگر حضرت خواہ رسید الطائفہ
 جنید بغدادی پیشوا می علم طریقت حقیقت صاحب سبب ہر جو حید علیہ

سجادہ دار
 حیدر علی
 دارہ ۱۶

در نقیحات ست شیخ المشایخ اندر طریقت و امام احمد اندر شریعت جنید بن محمد بن حنیف بغدادی
رحمه الله علیه از طبقه ثانیست که بیست و ابوالقاسم و لقبی قواییری و خراج است قواییری و خراج
از آن گویند که پدر وی آئینه فروختی و فی التاریخ ایضا فی آن الخراز بن جواد المعجود الزاهد
المکره و اقاویل که الخراز لایه کان یعمل عمل الخراز گویند اصل و س از نهادند است و مولد
و متشاور و بغداد است مذهب ابو ثور داشته همین شاگرد شافعی و گفته اند مذهب
سفیان ثوری داشته خواهر زاده سری سقطی و مرید و س بود و با حارث محاسبی
و محمد بن قصاب صحبت داشته بود و شاگرد ایشان بود و س از آنم و سادات این
است و هم نسبت بو س درست کنند چون خراز و دریم و نویری و شبلی و غیرهم ابو العباس
عطا گوید انا شافعی هذا العالم و مرجع المقتدی به الجید مخلص بغداد و دریم را گفت انموذی و س
و س گفت نیم روز با جنید صحبت داشته ام هر کس که با وی نیم روز صحبت داشته
باشد از وی بی ادبی نیاید فیکت که بیشتر شیخ ابو جعفر حداد گوید اگر عقل مردی بود
بر صورت جنید بود و س گفتند ازین طائفه سه تن بوده که ایشان را چهارم نبود جنید بغداد
و ابو عبد الله جزادی بشام و ابو عثمان حیری به نیشابور و در کشف المحجوب است جنید مقبول
ایل ظاهر و ارباب القلوب بود و در اصول و فروع و معاملات مفتی و امام ادا صما
نور بود و در قنون عالم کامل تا چاه اهل طریقت بر امامت و س متفق اند و هیچ مدعی نباشند
را بر و س اعتراض نیست و دزی از س سری پرسیدند که هیچ مرید را دیده بلند تر از پیر
باشد گفت بلی بر مان این ظاهر است جنید را در ج فوق از وجه من است و این قول سری
تواضع بود و آنچه گفت به قصیرت گفت اما کس را فوق خود دیدار نباشد که دیدار بختی
گیر و قول و س دلیل منخص است که بید جنید را اندر فوق مرتبه خود چون ندید اگر ج فوق
نخت باشد و مشهور است که در حالت حیات سری مریدان مرید را گفتند که شیخ ما را سخنی
گفت و ما را س ما را را حتی باشد جنید که گفت ما را شیخ ما را باست سخن نگوییم ما را شیخ ما را

علیه وسلم باحوال مذکور ماحیید نگذرد علی الناس سخی گوی مطلق را که کلام ترا حقیقتی باشد
 سبب محاکات عالمی گردانده حوال میدار شد در ولست صورت گرفت که در نیمه من اردو شد سری
 که سبب که انزعوت آمد حوال میماند شد سری مرید پیرا و سعاد که میگوید که مکتبه و دیوان
 و سعادت مشایخ بعدا و در معام من سخی مکتبی اکنون رسول صلی الله علیه وسلم فرمود
 و ما انما احسان کس حدیث گفت آل پیدار از من پیشه استم که و سه را سر از او احوال
 ظاهر و باطن من مطلع است و من اردو رکار و سه سحر و زرد و سه آدم و استعفا و کرم
 و برسدیم که محدثی که معتمد علم باحوال و یوم گفت حدیث باحوال و یوم گفت رسول
 و ستادیم ماحیید نگذرد و عطف که مطلق را و درین حکایت دلیل واضح است که سران
 که ما ستد شرف احوال مریدان باشد و ویرا کلام ما لیس است در مورد لطیف اردو
 سبب که گفت کلام الانما یزید و یکنس القصود کلام القید یفسر اشارت عن المشاهد و سبب
 صراحت در حضور و کلام صدق ان اشارت از مشاهدات صحت حرار لظهور و آن سبب
 ار فکر در حرکات و عین نتوان داد و اشارت خیر لغیر نباشد پس کمال و ماست صدق ان
 اندر اسرار و دگر گام ایما بود و عرق میای سی و ولی واضح است و تفصیل انبیا و اولیا
 مات خلاف و دگر کرده از ملائکه که انبیا یا از در فصل موخر گوید و اولیا را مقدم دارد
 نفیست که مرید پیرا سخی بدل آمد و پیداشت نگراد در نگر رسیده است اعراض کرد و در
 بیاید ما ویرا نخر که و سه حکم اشرف آن مراد و سه پیداز و سه سوال کرد و
 گفت جواب حماره نتوانی مسموی گویاید و گفت اگر حماره نتوانی اگر خود را می
 سبب کردی تخیر کردن من محتاج می گشتی و انجا سحر به می آمدی و اگر مسموی نتوانی
 از ولایت معزول کردیم در حال مرید را و سه سبب یا شد ناگه گرفت که راحت
 یقین اردو شد ما استعفا مشغول شد و دست از ان فصول برداشت انگاه حدیث گفت
 رحمه الله علیه این را انداخته که اولیا به حداد و در الیا اسرار اند لو طاعت نهم انبیا

نداری نفسی بروی افکند و بلبس بر او خود باز رسید و از دوسوم تصرف کردن
 مشایخ تو به کرد حضرت قطب عالم بنویسند امام جنبید را در خلوت و سی سال
 خطر غیر خدا بنماید و در دل گذر نکرد و بوی خوشن نماز فریاد اگر دهم و کشف است که
 از وی می آید که گفت و سقته از وی خواستم که ابلیس را بدینم بر در مسجد ایستاد
 پیر را دیدم روئین آورد و چون بنزدیک من آمد گفتم تو کیستی که چشم و دل من
 طاقت دیدن ندارد از وحشت گفت آنم که ترا از روی رویت من است گفتم ای ملعون
 چه چیز ترا از سجده کردن باز داشت مرا دم را گفت یا جنبید ترا چه صورت بند که من
 غیر او را سجده کنم جنبید گفت من متعجب شدم از سخن و بلبس من آمد که قل که کذب
 گو گفت عجب اما مژگان آخر محبت عن اقره و بنیه سمع الیاء من قلبی فصاح و قال آخری
 بالند و غائب بگو یا جنبید دروغ گوئی اگر بنده بودی از امر وی بیرون تیا می آید
 تقرب نکردی و می آن ندا از ترس من شنید بگریه و گفت بسوختی مرا با شد یا جنبید
 و ناپیدا شد و این حکایت دلیل حفظ عصمت است از آنچه خدا بپاسه اولیا بنمود
 نگاه دارد در همه حال از کید های شیطان و هم و لغات است و می جنبید را
 صغریا کو دکان باز میگرد و سری سقطی گفت انقول فی انکر باعلاکم گفت
 انشکر ان لا تعین بنیمه علی معاویه سری گفت بسیار می ترسم که بره تو به این باب
 تو شد جنبید گفت همیشه از ان سخن ترسان میبودم تا که روزی بروی در آمدم
 و آنچه محتاج الیه و بلبس را همراه در آوردم گفتم بشارت باد ترا که از حق
 حق تعالی درخواست بودم که این را بر دست مصلحی یا موفقی بمن رساند جنبید گفت
 که سر می مرا گفت مردم را سخن گوئی من خود را میهم میداشتم و استحقاق
 آن نمی داشتم تا آنکه آنحضرت را صلعم بخواب دیدم و فرمود و نه
 تکلم علی الناس پیش از صبح بدر خانه سری رفتم و در یکوفتم و گفتم مرا راست

ماستی مازگفتن بس مایه و مجلس بهام و آغار سخن کردم خبر ستر که بنی سحر میگردد و حال پیش
 و یاس ترسیان کما مجلس بپا دو گشت ایما الشیخ مافعی قول رسول الله صلی الله علیه و آله
 اتقوا و استلموا من فایه خطره و از بید بگفت ساهی سر در پیش با کلام من سر بر آورد و دم
 و گفتم اسلام آورد که رفت اسلام تو رسیده است امام یامعی که مذکر مردم می یارید که حمید را در
 یک کرامت است و من میگویی در دو کرامت است یکی الملاح کفر او و دیگر آنکه در حال اسلام
 خواهد آورد و حمید را گفتند این حاکم را که میگویی یعنی عالم تصوف گفت اگر آنکس بودی یعنی اگر عمل
 و کلام بودی بر سید یعنی متباهی تندی و امدی بودی و دوسه گفت تصوف است
 که ساحتش به شش بیست و چهار است اسلام گفت بیست و چهار بود و دامت من حسن و دیناری نگرس
 که سید و در دیناری است یعنی که کلفتی ویرا مایه و خود را و دیدن خود را بپا در پر اگر کسی
 که دیدن و سید غیر است و علت دهم و سگفته استغراق الوحدی العلم حیر من استغراق العلم
 فی الوحد دهم و سگفته استغراق المجلس و اعلاها الحاله من مع العکرة فی میدان التوحید دهم و
 گفتم اسرف هکت الی ابید و حلق و ایاک ان یسر بالعیس التي به انتا به انت و حلق الی
 غیر التضرع و حلق و حلق من عیش الله دهم و سگفته است که موافقت با ما را من سر که تصوف
 شیخ الاسلام گفت طاعت عبادی و عبادت داری حمید را بر سید مذکر که ملاحظه بگفت البلاء
 بولاء و انما یحس المتبلی کمالات و سار به شش عیش اریست است و فالتش و دهم سید و
 و ما نہیں روت از دیگه که ان کما الطقات و الرساله القسیه و فی تاریخ الیامی ارباب
 سته نما و تسعین و قیل سته تسع و تسعین و ما سید و الله تعالی اعلم ذکر ان
 پیشوا و الخوا و که طوسیان و سه و دیان و فردوسیان
 ممشاذ و بنوری رحمه الله علیه در لغات است از طقه نالت است
 از بر گال مناج عراق است و حوال مردان ایساں یگانه در علم با کرامات ظاهر و حوال
 میگویم محی تخلص و دهم سار به شش عیش است و استغراق از قرآن حمید و دهم و دهم و دهم و دهم

به و صاحب مرآة الاسرار ایشان را از اصحاب جنبه بندگان می بیند و صاحب سلاسل الانوار
 فی سیرالابرار رساله و شجره سمد و در بعد ذکر جنبه رحمة الله علیه ذکر ایشان و اسم
 ایشان بنویس صاحب اقتباس بعض روایت در ذکر علو مشاود و نیوری رحمة الله علیه
 می نویسد آن روایات صاحب الفتوحات و تذکرة الاولیاء در ذکر مشاود و نیوری می آید
 بکه آن این است و گفته که الله تعالی رافع را آئینه داده است و در سر که هرگاه
 که در آن نگرند الله بنید و دیگر از آن انیکه مشاود گفته چهل سال است که مشیت با هر چه درست
 برین مرض می کنند گوشت چشم ببارت بان نداده ام شیخ الاسلام گفت که در صحبت و حضور او
 تکلیف تن بغیر او نکرست با و الله تعالی پیغمبر خود را صلوات الله علیه و سلم میگوید یا نزع الخلق
 ما طغی قل الله ثم تفرعهم و در کتب قطب عالم است شیخ نمشاود را قدس سره مرض
 بزرگ بپایان رسانید گفت و جذبت المرض مشاود در جواب گفت سل المرض کیف
 و جذبتی یعنی آن بزرگوار پرسید که خود را مشغول مرض می پایی و مرض ترا بنحو مشغول
 می آرد یا نه مشاود در جواب گفت که مرض را هر چه که مرا چگونگی می آید یعنی مرض را که
 و من در آن گون من با حق مشغولم که از غیر حق خیر ندارم و سهوم از آن انیکه مشاود گفته
 هر که بردوستی از دوستان و کمال کار کن کنیه ایست عقوبت و است که بزرگوار
 آن چندید که و سه دشته بگرداند و بکند و چهارم از آن انیکه مشاود گفته هرگز بندگان
 شیخ پیر تشنه ام و سوال نبوده ام بادل صافی با و نشده ام تا او خود چه گوید
 قال شیخ عبد الله الطافی رحمة الله علیه سمعت محمد بن خفیف یقول رأیت مشاود
 الدینوری فی النوم کانه قائم رافع یدیه الی السماء و یقول یا رب القلوب السما
 تدعون من راسه حتی وقعت علی راسه فانشقت و عمل مشاود تا اینجا مطابق و آبا
 است در احوال هر دو بزرگ و هم مشاود گفته همه معرفت صدق افتقار است بالله تعالی
 و هم و گفته طریق الحق بعید و البصر مع الحق شدید شیخ الاسلام گفت راه بحق دور

ائمتہ الاخوان اسد دلو فانی مٹ سب سمعاً وکلمۃ ۴۰ ولسلہ اعلیٰ اللہ الہامیہ
 وقال الرضا اسلما اذ اللہ وای الیقین ۴۱ وای الیقین ۴۲ وای الیقین ۴۳ وای الیقین ۴۴
 کہ علامت حب ہواقت وائمال امیر محبوب اسد وجمع احوال ودرمان ملکوتی علمد ناموس
 ار ملائے کہ ماس کس رسدا محبوب وگست تین عبارت است ارشاد ہ کہ در ہکام ہما و
 گہر و ہم دے گہ کہ روت لوار عمل لوم رفع سود بعضی عمل را از خود می و مدانی و ہم دے
 گفتہ کہ نہ ب آس کہ برادران خود واعد و دراری در لری کہ ار ایسا واقع شود و مال
 حمال معاملہ مکی کہ ار ایسا صدر ما دخواست و ہم دے گہتہ فتر را حتمی است و آل سہ
 احوال و غیرت را دوست کہ ہر کہ آرا کشف کردہ و معلق ہودہ اہل فقرست و دیرا در فقر
 رہ صاحب مرات ارتاج شمع حلالی ہوس کہ روم دوا ہم سوال سہ ملک و ملکہ و دوا
 کرد و کر ابو علی الرود باری رحمۃ اللہ علیہ لیس بہت از طہرہ عالم اسام و سہ
 احمد بن محمد بن الوان اسم من مصور ار اسادر و سار و راس و اسب و سہ کسری ہر سہ
 رور سہ حنی در سہ جامع سہر میگت گہر سہ و مجلس خلیفہ افتاد خلیفہ امر و سہ
 سہر میگت آس مرد گت را شمع یا ہا ابو علی میداشت کہ اورا میگید یا بیا د و گوش باوی را
 کلام حیدر دل دی حاسے گرت و اثر تمام کرد ہر سہ دران لود ترک کرد و بر طریقت قوم
 نمودن و اطلعت بودہ و عالم و فقیہ و ادیب و امام و سید قوم و حال الوحید اللہ و دوا
 است شیعہ ابو علی کات گویہ مارانیت اجمع لعالم الشریعہ و الحقیقہ من الی علی الروداری
 رحمۃ اللہ علیہ لیس ہمدیم جامع ترمر علم شریعت و حقیقت را ار ابو علی دما سہ ہر گاہ کہ
 ہوسن کاتب ابو علی رود ماریرا نام ردی کہتی کہ سیدنا شاگرداں ویرا ازاں رشک
 سہ آمدی کہتہ این جلیبت کہ ویرا سید خود میگوی گت آری اوار شریعت بطریق
 مار حقیقت شریعت سہ اسم شیعہ الاسلام گت نام و را رینگی آستان سر دہر
 کہ اکہا آسماں بہ بیت گاہ میفرستہ کہبت پس سر لود کہ ار مارا سار آئی ملک ار باز آئی

تہو ازلہ شریعت بیان و لیسویہ

در این طهارت نماز شریف و آبروی رود و با می و در بندار و یا حبش و نور می و ابو حمزه و ذی سوس می و با آنان که در شب
ایشان بودند از شایخ قدس الله سرار هم صحبت داشته و در شام با ابو عبد الله سلام می از بغداد دست
آورد و به کشته شایخ سر بیان و معنویان ایشان بود و از شعرای معروفی است که گفت علامه اعظم
قال عن الیعدان شیخه یقال لیس فی نفسی نشان افاض حق تعالی را ایام مشغول کن پندار ایچو بی که در
نافع بود و بحسب آخرت و هم که گفته اند تخریج من کتیک لم یخل فی حد الحجة و رد و ضم شول
سنة صد و ست و یک و فار یافت و در ذکر این پیشوا در انوار انوار
محمد جبریری رحمه الله علیه و رفقات است از طبقه ثانی است نام و سه احمد بن محمد بن
و گفته اند حسین بن محمد و گفته اند عبد الله بن یحیی از کبار اصحاب حبش بود و بعد از حبش و در کجا
حبش بنشانند از بزرگی و سه از اولیا شایخ قوم بود و در طاعت اوست و بود تا بعد می که حبش
با مریدان خود گفته بود که این ولی عزمه نیست و سه بحال در که مقام کرد و غنفت سخن
نکفت و پشت با دهنمود و سه در از نکرد و می گفته التصوف عنوة لا صلح تصوف فایده
بجنگستان نه صلح شایخ الاسلام گفت که تصوف بطلب صلح نیابد که آن قهر است
آن تیر است چون برق از نور اعظم که از بالا در آید تا که اندازد و آنکه طالب است از و گریزان
است و آنکه اهل است اگر جگریز است آن بوسه شتابان است و هم شایخ الاسلام
گفت آن جنگ است که میگریزی و آن بتوسه آویز نه است که دست بان میزنی و
در دست نمی آید آنکس که این سخن گفته از چاشنی گفته و بعیان گرفته نه از علم میگوید از علم
سخن نیاید و سه با سهل عبد الله ششمی در سال هجری در جنگ فراموشی کرده و سه
و عشره و قیل رابع عشر و ثلثه در و شش میگوید من آن سال بان مردمان بودم از دست
فراموشی بستم چون برفتند باز آدم بنزدیک قافله تا که خسته را آب هم با نظاره کنم که حال ایشان
میان خشکان همی گشتم ابو محمد جبریری را دیدم قدس سره میان خشکان افتاده و سال و سه
در گذشته بود گفتم یا شایخ دعا کنی تا خدا را تعالی این بلا بگرداند گفت کردم مرا جواب داد

توضیح و پیشوا و انوار

کہ آن گنیمت خواہم در پس گفت دیگر بار اس سخن را بر دستے گردایا ہم ہر گسب اسے بر آورد
 و عایت وقت رسا و سلیم است یعنی دعاء س از رول تلایا چوں آمد رضا نامداد
 فعلت مک حاجتہ فعال انا عطا س لمحہ ہایہ فاعوہ و اید اس سیر سطر الی فعال
 ہولاء اعطاس ناما ترست لاکان ہدانا اہا اتمہ خردی و ات رحمہ اللہ راحۃ دینی
 حوں حققالی ربدہ گردانیدہ را مادہ اتویش و سے ہر گمیدہ ہم دستے گسبہ حوں
 علیہ السلام نظر کردی حق حق را دید ماتی حق میرماں و مکان ارواح اب او جو گسب نامہ
 حق حل علا ذکر آن ملک المشائخ با اتفاق و آن خطیب ابدال با شجاعت
 و آن فضا و مقتدا و خانوادہ چشتیان ابو اسحق شامی شیشی
 رحمۃ اللہ علیہ کہ مادشاہ عالم بیار و سلطان دار الملک را رلود و حرقہ ارادہ سازد
 خواہہ مستاد و علو دیوری کو سید در سالہ ہمارہ سلسلہ اصل ہم در طائفہ ام
 میوید کہ و سے ہم بہ نسبت ارادت از ولایت شام در بعد اورسیا و ہم مد خواہہ بخون
 ست خواہہ رسیدہ نام داری گفت الواسحاق سامی گوید خواہہ رہ را ر امرورہ
 الواسحاق چستی خواہہ کہ حلانی حبت و دیار آل از تو ہدایت یاسا ہر کہ در سلسلہ
 ارادہ لودر آید آہما میرا قیامت چستی خواہہ بعد از تربت الواسحاق را بحیث
 ارار و ر مار خواہہ گال حبت پیدا شد و لفظ سے تمریف الدین است صاحب
 مرات الاسرار سیر الاولیائے آرد کہ خواہہ الواسحاق چستی در ماتہ شغل
 مکاشفات کو سیدی و صورت صحرایہ بود مساختہ لود ما خواہم ارکامال حال
 مطلع شود و اس مقام بسی بلند و نزدیک اس طائفہ صاحبان الاسرار سلسلہ
 سے آرد کہ حضرت خواہہ الواسحاق چستی قدس سرہ بعد شمس باہر عتہ رذائل کردنا
 و در حالت افطار زیادہ ارسلہ لقمہ تادل لہرمودی و کعتی و رجوع کام نمہ برود
 اس و گرسنگی و رسیگی و تشنگی کار ہمہ بسا و اولیاست و در گرسنگی لذتی یا ہمہ بہ

[illegible]

تنويع نام گند و سماح و اهل سماح را عايت عريده آمد و مدرس سران و دررگان مشوق نما
 گسند و هر قوم با از خود بهتر و اسد و ما هر فرد را راه صالح نصحت آرد و هميشه لطف و رحمت و جز
 دايه و مال احديت را در حق كسرت مسا و گسند اول مريد را مرقه لا موجود الا الله و ما سد
 كه ارا امان حقيقي است و هر عبادتي كه بر خود مقرر كند مال كس را بر او ب كسند و دائم مسب
 و مدبوس بعضي جامع مياي سكر و صحو مات مد و اصل مسرت آيتان عشق و انكسار و ر
 و ايار است و در نجات است كه شيخ الاسلام گفت من كس را ندیده ام قومي سر و طر بل
 ملاست و نام ترا را حشيشي و حشيشيان همه چيان بود و مدار حلق بي ناك و در راطل ساداس
 همان و هم احوال انسان با حلاص و ترك را نه دو پنج گونه سستي روايد استندي در
 سرخ تا انتها دل هم رسد و نجات است كه حواء ابو اسحاق بسيار برگ بوده است و از حواء
 شيخ علو و موري است و القصه حقيقت رسده است و حواء ابو محمد ابدال كه مقدم شيخ
 هست بود و محبت و راد رافه و از شيخ عماد لعل است كه نول حواء اده سفر كردن كسند
 و دو صد و دهم شتم سته لطفه العين بران سران سيبدي و قمر الواسحاق و علكه است
 از ملا و شام و مراب است كه تاريخ و فائش چهارم و پنج الاتراست اما سه و فاب از
 ساده و ليكن ارطه مالف بود و لقولي در سه صند و است و نه بوده رحمة الله عليه و كر ليل
 فادر مان و آن صاحب است ولي و قطب اواراد الو كبر بحسب رحمة الله عليه ارطه رالع
 مام و سه حصص يونس است و گفته اند و كلس حصص و گفته اند و كلف تحذرو و رقر و سه
 و بعدا و حصص يونس نوشته اند شيخ الاسلام گفته كه و سه مصر است بعد ادا و كلس
 حبه السباح نونه ساكره حليه بود و عالم بود و فقه و مدكر مجلس دي مذهب مال ك و دانش
 و موطا حفظ كرده بود و ديرو سه صاحب الحجاب خليفه بود و في طبقات السلمى سرخراساني
 تعداد مني المساء و المولد و اصله من شهر و شده من فرغانه مولده كما قيل سافره كه در
 خراساني بوده مشهور و ولد و سه و در فخر اوست و اصل او ارا اشر و سه و فرغانه است

[illegible]

ریادت کہ اس دل اربعہ پر بود و لغت از ذکر لایزال کہ شمع حیدر و مہر کہ س طاعت و ذکر
 کعب کل من و من طاعت دہم کعب کہ مکار یک ماہی الشکسہ بہ قطرہ حوں کہ بر
 میجک لیس اللہ بیت لک کہ نے میرے تیرے سے برائے اس ایک طرف حیدر
 از طرف دیگر آب پیروں سے آمد پس اصحاب را گفت اسے یہ عیاں ہو گیا کہ درو ال کس
 مسوق دایم حیرا اردنہ ہما اشک رواں بیت لغت کہ کس حیدر متلی را کعب کہ جگہ
 خدا بے عالی را یاد کسی تیروں صدق و اہلیت یا د کرد و او داری کعب بخار س خداں ما د کہم
 کہ او را تحقیق ما کہ شمع حیدر و مہر و دہیوش متلی گفت گدا یہ کہ بریں دہا
 طاعت بود و گاہ ماریا بہ دہم در لہجات است متلی عبد الرحمن جراسالی را کعب با حراسالی
 ہل را بصلی اعد الیوں اللہ قیل فقال فعلت و ما رأیت التلی لوما یقول اللہ
 قال محرا سلی مفتیا علیہ کہ اسی جراسالی ہر کہ کسی را دیدی حیر متلی کہ گوید اللہ در جواس کعب
 ہر کہ متلی را بہ یاد کہ گوید اللہ جوں جیس گفت متلی در و سے در افتاد و دہیوش ہدایاں
 دو احوال دار کعب متلی را دیدیم و وہم کہ متلی را در ماں بدیدیم عبد الرحمن جراسالی کو
 کہ تجھے در سر اسے سلی آمد و در و سلی را در آمد سر رہہ و مار بہہ گفت کہ اچھا کہی
 متلی را گفت سیدی کہ مات کا ورا فلار جہ اللہ یعنی نفس متلی ہر دیکھیں حمت مکار
 حق تعالی و براستی الاسلام گفت کہ و سے خطاب کھر لیس جو دیکھ دقتے حاسے
 در حاہ و سے لود مد در آفتاب مگر بیت دید کہ بہر و سار دیک است گفت وقت ہا را
 رہا سنا کہ ما نہ دیگر گذارد متلی بحدید و گفت یہ کہتہ اس سے ہست الیوم من
 عتیقی صلواتی فلما ادری عذائی من عثائی ہا کہ کرک سیدی اکیلی و تشری ہا
 دو تہمت ان را بٹ شفاء دانی ہا یعنی و اموش کر دم دریں وقت از رحمت اسلامی
 عشق مار خود را و ماہاد را ارشاد گاہ ہما صم فدر کرک الح لیس ما د نوای خواہم جوش
 و آتیا میں صامت و رو سے ترا اگر ہم شفاء در میں است جوں خواہ حیدر شہد متلی

سخن بی پرده گفته آغاز کرده است نامه نوشت که سخنان من در گوشه انجمن لکچر بودم
 از آن سر بر سر نیکوئی در جواب نوشت که شما خود فرموده بودید که این امر از پیش غیر می بود
 گفت و الحال در نظم من غیر مانده است انا قول و انا استمع بل فی الدارین غیر می از وی پرسید
 که کدام چیز عجیب است گفت ولی که خدا تعالی را بشناسد و در سعادتی شود و دنیا را بگذرد
 که درین پیازی گفت مراد خود را ویرا و نمودادم و تحلیل حسیه فراموش کردم زبان وی گرفته
 بود دست مرا گرفت و بمیان الحیض خود را آورد و جان بداد و بهم دست گویید و فاش ششلی
 گفتند در فلان موضع مرویست صالح که غسل مردگان میکند سه گاه بر خانه سرفتم
 و آیه دین دم و گفت السلام علیکم از درون خانه بگفت شبلی بفرمودم که آری برون
 آمد و دیدم همان مرد بود که در راه مسجد پیش آمده بود و شجب گفت لا اله الا الله گفت تعجب
 از چه میکنی سبب را گفتیم پس سوگند برده دادم که تو از گناه استی که شبلی مرد گفت
 ای نادان از اینجا که شبلی است که ویرا مرد زبان کار نیست قبل ازین در در و زمره
 شبلی گفته مسجد جامع میر و دیم و حقیقت بردست بگیر کرده بود و میرفت بگیر که دید ما در راه مرد
 پیش آمد شبلی مرا گفت ما را فرود باین مرد کار نیست پس نماز گذاردیم و بخانه آمدیم
 فوت شد هشتاد و هفت سال عمر و سه بود در سنه اربع و ثلثین و ثلثه هجری
 از دنیا در ماه ذی الحجه رحمة الله علیه در پیشوا کازروشیان ابو محمد الشیرازی
 خفیف رحمة الله علیه الشیرازی قدس سره از طبقه خامسه است نام وی محمد بن
 خفیف بن اسفکشار القصبی است بشیر از پاره ماده وی از نیشاپور است در وقت خود
 شیخ المشایخ بوده ویرا شیخ الاسلام بنو اندشاکر و شیخ ابوطالب عز راج بغداد
 در ویم را دیده بود شیخ الاسلام گفت هیچکس را و علوم ظاهر علوم حقائق چندانی نداشت
 نیست که ویرا اعتقاد پاک و سیرت نیکو داشته شافعی فریب بوده و شیخ الاسلام گفت
 که از وی و سخن دارم که گرایش کند که باز گویند که آنکه از وی پرسیدند که تقویست

شیخ الکازروشیان

گفت و حوّه اللّٰه من العلة ویکراکم اروسے رسیدند کہ عبدالرحمن اصطخری در اسکا
 دست یسود و قاسمے سا دگفت یحییٰ من قتل ما علیہ گفت یسود تا اراں آید کہ اس
 دے برید ما اراں د حوّه سیکتر گرو د شیخ الاسلام گھب کہ در حوّه لدت مود و در حوّه
 سکتست و صد مت نو د کہ در اراں حواس مرد مات و انشد لیا لویه سے آید یا اسلی
 و کرا و کما ^{ما} متئل لی لیل کل مکان یعنی متواہم کہ در کوه و اراں شوش کم بالخطہ زبانی
 لیکس متواہم حیر و سے طرف کہ ارم اراں طرف لیلی متئل و متئل و سگرو دست
 کشف المحجوب و سب ملک وقت حوّه در سبوف و عالی طبعس از طرف و کشف الو
 محمد بن حنیف رحمۃ اللّٰه علیہ امام زمانہ حوّد و در الزواح علوم و در حقائق میان سانی
 اندر مصاصف پیدا است و در گار اس عطار و متئل و حسن بن منصور با قتلہ نو د و یکا
 یعقوب ہر حوری صحت کردہ و اسفار بیکو کردہ و اروسے سے آمد کہ کشف الو
 عن الطبیقة یعنی بوجہ اعراض کردست از طبع اراں پنجہ طبایع حلقہ محبوب اندازانی
 بنیالی و مایا سہامی اود و پرا آتات و پرا ہیں بسیار است و در مرات الاسرار اس حواحد
 حمید و محمد و دم و محمد و جبریری و اس عطار و حسین بن منصور و عمرہ اکثر مشایخ را دیده نو
 و مرید شیخ الوطالب الخا و است و در حاسے دیگر او را مرید محمد و عیم بن محمد است
 عالم کہ خبرہ گرفته ماسد شیخ مرید عطار در مدکرہ الاولیاست آرد عبد اللّٰه یحییٰ محمد
 و در لقت و مدہمی خاص دارد در لقت و جماعتی از متصوہ نو لاند و کسد و در ہر حوالہ
 نقیضی ارا عوامس حقائق ساحتی و در علوم ظاہر لسی تصنیف لطیف دارد و آن سطر
 حقائق و اسرار ارا لک و لک احمد او کسی بدانت و خدا روسے در فارس خلقی نامہ جیگاہ
 مد و درست کردندی و اوار انامی ملوک نو د و بر تخرید لسی سہر با کردہ نو د و مصالح او
 یحیدان است کہ توان تہمد و در عیم و تحریر سے و اس عطار و حمید و منصور و جلال را دیده
 نو د و را ہنداد و ہر کئی مارہ ہر ارا مار قل ہو اللّٰه احد بنحو اند و بسیار نو دی تا شا نگاہ

ناز کردی و لباس از خود بیرون نکردی و در وقت او پیرس بود از محققان اما از علمای طریقت
 نبود اما بزرگ بود و لباس بودی و او را محمد ذکری خواندندی و هرگز مرقع نبوشیده بود و از عبد
 خفیف پرسیدند که شرط مرقع چیست و پوشیدن مرقع کراسلم است گفت شرط مرقع آنست
 که محمد ذکری در میان پیران پس پدید بجا می آرد و ما در میان پلاس نمیدانیم که بجا توانیم آورد یا نه
 و او اخفیف ازال گفتند که شب غذا نأورد و در وقت افطار هفت مویز بنفش بنود و یکبار
 بود و یکبار چ و یکبار شبی خادم را گفت هفت مویز بیا رخا دم هشت مویز داد تا بخورد و
 حلاوت طاعت بر قاعده هر شب نیافت بد آنست که مویز هشت بوده است از خادم
 سوال کرد خادم گفت ووش هشت مویز آدم گفت چرا گفت ترا عظیم ضعیف دیدم دلم در گرفت
 گفتم تا راتوقی پیدا کرد شیخ گفت پس تو یار من نبوده دشمن من بوده که اگر یار من نبوی
 شش آوردی پس او را مجبور کرد و خادمی دیگر را بخدمت نصب فرمودی گفت در ابتدا
 عزم حج کردم چون بغداد رسیدم چندان پندار در سرم بود که زیارت خواجہ جنید ز فتم
 چون در یادیر شدم رستی دلموی داشتم نشنیده شدم چاهی دیدم که آهوی از وی آب
 میخورد چون بسر چاه رفتم آب بچاه فرود شد گفتم آلی عبد الله را قدر از آهوی کمتر است آواز
 شنیدم که آهوی دلمو در سن نداشت اعتماد او بر من بود و فتم خوش شده و دلمو در سن پنداشتم
 و روان شدم باز او آو شنیدم که یا عبد الله ترا بخیر بیکروم تا صبح کنی اکنون باز گرد و آهوی
 باز گشتم آب بر سر چاه آمده بود بخوردم و وضو ساختم تا مدینه حاجت آب خوردن نشد چون
 از مکہ باز گشتم و رجاء بغداد رسیدم روز آو پند بود چشم جنید بر من افتاد گفت اگر میگرد
 از زیر قدمت آب بر آمدی نه است از دوس که گفت یکسان بدم بودم روزی بصورتم
 ریحانی را دیدم که بیاورد و چون خیالی بسوختند و خاکستر او در چشم کوران یکشیدند وینا
 میشدند و بهاران میخوردند شفا می یافتند عجیب استم آن شب پیغمبر صلی الله علیه وسلم
 را بخواب دیدم گفتم یا رسول الله این چه میکنی فرمود از چهره تو آمده ام گفتم یا رسول الله

ایچہ جاست رسول رمو کہ اس امر صدق و دراضب است کہ باطلست اگر در حق بود حکومت
 نہ دوہم در بعضی قسمت کہ اگر طبع ثانیہ و بعد ازیں حادیم ابراہیم خواص است و در سماع میں
 ا دیار رسد عشرین و ثلثا و ما حید و لوری و مروان الطغی صحت داستہ و می ار حد
 رسد کہ دل کی خوش شود و حد کست آلف کہ او در دل بود و مظهر و حاضر صبح الاسلام
 گشت کہ او سخن باحوال مردان می گفت در دل یاد او و محرو و صحت او بود و وار و دار
 کتانی و پوسس السس الزاری الوالحسن الحسن الدراج والوالی ^{والوالی}
 و طاب ہر مدسی والو طیر و مشقی و عمر الشان پیرار مساح مرز و روق بود کہ صبح او سخن
 جمیع گشتہ است کہ الوطالمہ جسر جس علی الحسنہ روح رحمۃ اللہ علیہا راسخا حمد بود
 سرار آہ و علت شکم داشتہ متنازع گشت کہ حدت او را کہ احتیاج میکند میں اسرار کرم
 و رب ہر ساسامیدہ ہمدہ مار بر میخاست کہ ارستہا التستہ بود و مثلی اذک
 گشتہ بود و چشم میں کرم شد مکار آوار دادہ بود و تیدم و دیگر آوار داد و بر حاسم
 و طشت بخش بر دم گشت اسے و زند و قے کہ حدت مخلوق را ہیچ خودی بیکو تو
 کہ و حدت حلق اچلو نہ کالوانی آورد و ہم گشتہ است کہ وے غایت بودم آوار داد
 کہ شیرازی میں تہو دم و دیگر آوار داد و گشت شیرازی میں لعنک اللہ میں شائم
 و طشت لوسے بر دم ملی و ہم ارستہا اللہ رسید کہ تو ان لعنک اللہ ار وے
 چون تہید می گشت چون رحمت اللہ صبح الاسلام گشت فلاح ناشد مدیدی را کہ دل
 او ستاد و پیر کشتیدہ ماتد و فحائے وے بخورہ بات و لعنک اللہ و لشندہ شد
 و بر حکما اللہ برد استہ بود و بد و نا کامی ریدہ لگستہ ماتد وے ار خود رسد ہمد
 کہ لا یطیع است و پیر و می باید مرد بے پدر حناں سیدۃ و لا یطیع ماتد کہے اوسا
 وے پیر شہ آوار طر گشت آمد صبح الوطالمہ گشت شیرازی ایچہ آواز بود و اللہ
 نصف گشت کہ میں در شمار و می یک با قاضی شک بیچوم و ہر وریاکم سے آورم آلکون

نوزده باقی آورد ام در ایسی شیخ ابوطالب گفت: شش از وی این را باز دار آنهم را افتاد
 از ان افتاد که با ابوحسن مریز در دعوت حاضر شد هم بر بریانی بر مانده آوردند و من غمخوار
 که بریانی نخوردم دست از ان کشید و هشتم ابوحسن گفت: کمال آفت یعنی بخوبی آنکه خود را در ان
 دینی گمان بردم که حال خپالست که یکم یکم یکم غمخوارم احساس کردم که ایمان از من بر
 رفت و من از ان وقت هر روز باز پس ترسم و هم شیخ الاسلام گفت: یعنی دیر بگویش
 و استنار افتاد که ایمان دس معانه بود ایمان تو شهادتست و ایمان عارف مشاهده و شهادت
 عبد الله خفیف گفته است: هیچ چیز نیست مریز از ایمان من تر از دس ما نفس در رخصت بین
 و قبول تا و بیات دهم شیخ عبد الله خفیف گفت: که اول مجلسی که ابوطالب شیراز داشت
 پلاسی پوشیده بود و عصائی در دست گرفته آمد و بیکر سی نشست و من پهلومی او بودم
 بمردم نگر نیست و گفت: بنید انم چگویم گنگاری ام میان گنگاران دگر نیست و مردم
 را بگریانید و فریاد و گریه از مجلس برخاست و دیر قبول عظیم بدید آمد که خاک قدمها و بی بی
 شفا می بیمار ان میگرفتند بعد سببی واقع شد که سبب کس بوی التفات نکرد از شیراز بنیاد
 آنجا بهم با و التفات نکرد از آنجا با صنفان رفت من بلی سهل چیزی نوشتم و شرح محل و
 مقام و س که کردم و س علیم در نیامد و در باره او سخنان گفت علی از و س اعراض
 کرد از آنجا بکوهستان عراق رفتند بهمدان در آمد ابوعلی و از جی عامل بهمدان بود پرسید
 که حاجت تو چیست گفت: اداسه دمی که دارم ابوعلی ادا کرد پرسید دیگر چه حاجت داری
 گفت: در فلان موضع براسه من با بی بساز بساخت با بنیاد در آمد و آنرا سیاه ساخت
 و پلاسی سیاه پوشید و در آنجا س بود تا از دنیا برقت بعد الرحیم صطخری رحمة الله
 علیه گفت: و س ابو عمر است سفر حج از عراق و شام کرده بود و بار و نیم صحت داشت
 و سهل بن عبد الله شمری را دیده بود و طریقت و س ستر و اظهار شطارت بود و اما
 شاطر از س پوشید و سگان داشت که پیشکشی بر سید و کبوتران نیز می داشت شیخ عبد الله

حقیقت گوید حوں ریم در آمد مرا حال عند الرجم اصطخری سوال کرد گفتم در بین سالها
 از دنیا رفت گفت خدا روے رحمت کما دالمسی ارس قوم کو نه گام و عیال حضرت
 ا دے صار رس بدم الویکر اسکاب رحمہ اللہ علیہ شیخ ابو عبد اللہ حقیقت گفته است
 کہ الویکر اسکاف ہنی سال رو رہ دامت حوں وقت رخ آمد بارہ چہ تاب کر کرد
 و عیس دہاں وے رو دہ آرا آمد احت و رو رہ مریت ملی س تنویر رحمہ اللہ علیہ
 شیخ ابو عبد اللہ حقیقت گفته است کہ سال ملی س تنویر و یکے سخن میگفت ست ملی س
 گفت من روے سے ساسم کہ مر کر کو ہے لود دآں مر دوے لود کہ و وقت بار شد
 و آب بر دیگر کوہ لود در رار آں جو اسب کہ طهارت کد ہر دو کوہ سر فراہم آورد دماے
 خود ایں کوہ رآں کوہ ناد و طهارت کر و مار کرد الوالصحا کہ رحمہ اللہ علیہ شیخ ابو عبد
 حقیقت گفته است ابو الوالصحا کہ تنیدم کہ گفت برام حواء لستہ لودم المسرا دیم
 کہ در کوہ میگفت س گفتم اسے طوول اسما چہ مکی یای اریں رد اشب و نام ہر آ
 درہم افتادیم سبیلی روے روم و ویر امید احم و ازاں سالما گد سب مر اللطاف حج انما
 نحوے رسیدم کہیل سہ لود ناگاہ بیر می دیدم کہ آب در آمد و شربت سے در آیم
 آں بیر ماے خود بر کار ماد و روت من در ماں آئی رسیدم آب رمن بند کرد و در
 در آب سے مرد ما خدا تعالی اعاس کرد و مرا آب بر کار آمد احت آں بیر ایسا دہ لود و
 مکر د حوں روں آمدم آن بر گفت حوں ویدی یا الوالصحا کہ کرد می کہ و یکر مر اسبلی
 زنی شیخ ابو عبد اللہ حقیقت و رسد احدے و ثلث و ثلثا نہ عرف ارد و نا رحمہ اللہ
 علیہ شیخ ابو الحسن بن محمد الاکار رحمۃ اللہ علیہ دے ازاں اسب شیخ
 ابو عبد اللہ حقیقت است و شیخ الواسحق کار و نی ہم گویند کہ شیخ الواسحق الاکار
 رسیدت اسح انما من سے جمع ستد و شیخ الواسحق مہور کو د لود وے بیر اسب
 آمدہ نو ویرا گفت کہ کو د ک و اں یکو مہو اند ویرا فرمود تا قرآن خواند ویرا فرمود آمد و لود

شیخ ابو الحسن بن محمد الاکار رحمۃ اللہ علیہ

چون فارغ شد ویرا از مشایخ طلبید و بشیر از برد و از مشایخ وقت و اصحاب شیخ ابو عبد الله
 حقیق سہل ع حدیث فرمود و باو سے بعراق و حجاز مسافرت کرد و بہر گشت صحبت و
 رسید با نچہ رسید شیخ حسین بعد از ثلثائے ازدنیاء ہفت و قبر و سے بر در و خد شیخ
 عبد اللہ خفیف است و بشیر از رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن ہشیر
 گازرونے منشأ کار و عثمان رحمۃ اللہ علیہ و سے فارسی الاصل و
 و مولود منشایش نوز و گازرون بوده و شہر یار پدر شیخ مسلمان شد و ولادت شیخ
 و سائر اولادش در زمان اسلام بوده و انتساب شیخ و تصوف شیخ ابو علی حسین
 بن محمد الفروزی آبادی الاکار بوده صحبت بسیاری از اصحاب حدیث رسیدہ بود و
 گازرون و شیراز و بصرہ و مکہ مدینہ و از ہمدہ روایات حدیث و آثار داشت و در مکہ
 شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن ہشیر ہمدانی را دیدہ بود و ازو سے روایت کند
 کہ ذوالنون گفت علیک بالقصد فان الرضی القلیل الرزق بزی بکثیر العمل یعنی
 بر تو باد کہ توسط احوال اختیار کنی یعنی بصورت وقت قناعت کنی و طالت یاوت
 نباشی بدرستی کہ رضا برزق اندک عمل اندک را پاک گردانداںچہ بنا بد چہ عدم قناعت
 مستلزم افتاد نیست و شہد و حرام و ہر آنکہ عمل پاک شائستہ قبول حضرت پاک باشد
 یکی از ذریار یا شیخ ارادت تمام بود ہر چند چہ کرد شیخ ازو سے چیزی قبول نکرد و بیجا
 بشیخ فرستاد کہ ہر چند چہ کردم و از من چیز قبول نکردی از بھر تو چند بندہ آزاد کردم
 و ثواب آن ترا بخشیدم شیخ جواب فرستاد کہ رسالت تو بمن رسانیدند و شکر نکوئی
 تو گفتم لیکن آزاد کردن بندگان مذہب من نیست بلکہ مذہب من بندہ گردانیدن
 از ادا ان است برفق و احسان شیخ رضی اللہ عنہ حضرت رسالت را صلی اللہ علیہ وسلم
 بخوابید پس پدید آمد اللہ ما انتصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت ان تصون ترک لغای
 او کتمان المعانی دیگر پرسید کہ ما التوحید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ کمال توحید

ساکن او حلقه فی جبالک فالله سبحانه و تعالی و کتب التوفیق الی سوره عن الشک الکر
والعیل و در جواب گفت که هر چه ردی بویا یا بحیال بویکه روحا معالی صبر آن سبک
آپچه آورده در فعل حال محصرع اساسا لوحه است که بر روی دراز شک یعنی شک یار
در الوهیت و سه چاکه اول مرتبه امان است و دیگر برسد که ما العقل و صول گفت صلی الله علیه
و سلم او ماه ترک الدنا و اعلا ه مرکب الفکر فی داب الله تعالی التوفیق یعنی التوفیق
سه سب و عشرين و اربعه صاحب مذكره الاول و الثانی و الثالث الاول و الثانی و الثالث
و حقیقت انوار حق گاروی رحمه الله علیه در ادات احوال و مقامات مسلح آتی بود و صاحب
سالح بسیار یافته بود و در سبج راز پاک که میگویند ارا که هر چه در حضرت و می للمد
حق الحال عقل خود آن متفکر و التشارا را آورده گرداند و تفسیر که آن سب که شیخ بود
آورده بود در آن حاد لوری و مدیه چوین بود می که تا سمان میو بسته بود و سانهاد و اشک
ساحی ازان نور معرفت سبج گفت در اندک تخمیل علم میگردم حواسم باطلت ارحمی بکرم
و حدس و طلق آن سبج را ملارم با شرم و در کشتی اسفاره کردم و سر سده نهادم و گفتم
مرا آگاه گردان ارسه شیخ یک عده الله جده و حارثه محاسنی و الوعوم علی عظمهم الله
که رجوع مکرر سبج کم و در جواب سدم حال بودیم که شیشه بیاید استخری مادی بود
و حمل آن برداری کثرت مرا گفت اس که انا ارا آن سبج الوحد الله جده و
و تمام این استمرار بر تو رساده است حول بیدار سدم و استم که حواله حدیث است
لدارال سبج حسن آثار حقه الله بیا که کما می شیم و بیدار بینیم آید و یقین سبایت شد و القیاس
و مخالفت او اصدیا کردم و وفات شیخ در زور یکشنبه با من و می القدره و سبج ملازم
واقع شد و عمر شیخ هفتاد و دو سال بود و گوید به صادق و سبج رحمه الله علیه و کذا
رحمة الله علیه در الحاق است اطمینان الله است اگر ارا سبج معصیت صحت داشته و اگر
و الوعلی و و ماری سیر الوعلی است و لی است صاحب کرامات ظاهر بوده و الی نعمان مری

پیشوا القسمة بیدار این سبج بیان

میگفتند از رودبار نه از بزرگی و قاعی عالم و نه کسی که هرگاه چیزی به من شکل شد می مصطفی را
 فصل الله علیه وسلم بخوابید و آن را پرسید و من شیخ الاسلام گفتم که شیخ ابوعلی کاتب را
 در صریح مرید بود که چیزی به بوی داد و من شیخ بسیر قبر و گفتم الهی این مرد را
 واسطه بود و شکر و برکت و توحید من درست کرد و حق آنکه توحید من ترا درست شد و من
 که با و بیگونی کن و گفتم که الله تعالی گفته که و حصل الینما منی بکلمة حکیمنا شیخ
 ابو القاسم صریح آبا و گفتم که کاتب را گفتند که بکدام نام یک مائل تری ازین دو و بفرمای
 بنما گفت با کلمه بلند ترست درجه و مرتبه آن پس این دو بیت بر خواند و دست بختارالی
 جانب الی فی اذا کانت العلوانی جانب الفقیر دانی لصبار علی یا یحیی خدیجک ان الی
 انشی علی الصیور و یازدهم شعبان سنه سه صد و چهل و شش و نزول بعض بنجاه و شش و ن
 یافت در صمد فون گشت ذکر ابو بکر الشوسی قدس سره الحمد لقاسم
 و ذکر محمد طبرانی رحمه الله علیه در نقاشات نام و من محمدر بن ابراهیم الشوسی الشوی
 ست بشام بود و کشته شد که شیخ محمود احمد کوفانی ویرا دیده بود و توفی به شش فی ذی الحجه
 سنه ست و ثلثمائة شیخ الاسلام گفت که و من شیخ گفت که ما را کسی باید که چیزی بنما
 الحی حبت نیا گفتند شیخ ابو بکر بهمنان طلب میکرد از پس که و من بگفت که گفت ای
 کس نمی یابیم اما دین نزدیکی برنامی است مطرب اگر باید تا یاریم آنکس لطیف گفت شیخ
 گفت باید برید و بسیار دید رفتند و ویرا آوردند چیزی به شوره بود و ویرا بنشانند و و
 بنوا فی القوم اخوان صیور بنیم من الموقر لم یبذل بسبب الابیات کار
 بنواست و نیکوئی و خوشی وقت همه کس خوش گشت و شیخ و شوره چون قانع شدند
 از سماح مطرب را قذوف افتاد بر سجاده شیخ فی کرد و پیر گفت به شیخ گوید بهمنان نش بسجاده
 و بیچید و پیر کنده شود و چاسه دیکر خواب کنی چون زود شد مطرب بهوش آمد خود را
 در سجاده و بیچید و در صمد قبل او بنیته متخیر ماند بانگ بر آورد که از بهر خداست این چو چا

شیخ ابو القاسم

بود مرید ابن محمد عبداللہ الطبری است و دوسے مرید ابو محمد جریسی صاحب کرامات تعلیم فرما
 تیز بود و قبلہ و غوث زمان خویش بود و تازندہ بود ہمرا حلت لبہ بود و سبک گفت ابن
 بار از تاجہ یا خرقانی افتد پس از دسے با خرقانی افتاد و پراگشت کہ شیخ سلمی طبقات
 کرد و مشائخ را گفت نام من در آن میانیاوردہ گفتند کہ گفت ہج نکردہ دسے امی بودہ
 اما کلام و نمکنا عالی داشت یکے از ائمہ طبرستان گفتہ کہ از افضال خدایتما سلیکی است
 کہ کسے را بی تعلیم چنان گرداند کہ چون مارا و راصول دین و دقائق ابو سعید جنیدی شش شود
 از دسے برسم و ابن ابو العباس قصاب است شیخ الاسلام گفت کہ دسے و راہام
 من بودہ است ہموارہ با شیخ عمومی گفتم میخواستہم کہ سہ پیر از یارت کنم شیخ ابو العباس
 را بابل و شیخ ابو نصر اینشاہ پور و شیخ ابو علی سیاہ را بھر و وی میگفت کہ من بہار
 میخواستہم رفت ترا با خود بیرم او خود بھر د روزے بنود لیکن پیوستہ کس می آوی
 از نزد یک دسے بخانقاہ شیخ عمومی من احوال دسے و سخن دسے پیر سیدہم بچسب
 احوال و سخن وی چنان معلوم نیست کہ مرادی گفتہ کہ وقت کہمیا است شیخ
 کو فانی گفت کہ ہمہ شب فریاد میکرد می و سخن میگفتے با خرمی گفتش با یکی شمی کچھی
کمشلاہ شمی یعنی بایقی شمی شیخ الاسلام گفت کہ ابو الفارس کرمانشاہی
 کس فرستاد و شیخ ابو العباس کہ اینجا قحط افتادہ ست دعا کن شیخ سیدی آغا غریبا
 و باران آمد قحط برخاست شیخ ابو سعید ابو الحیر گوید قدس سرہ کہ شعیفہ نزد یک
 شیخ ابو العباس درآمد و زوی طلب کرامات کرد شیخ ابو العباس گفت نمی بینی کہ چہیت کہ آن نماز کرمان
 است پسر قصابی بود از پدر قصابی آموخت چیرمی با و نمود و دو پیرا بود بہ بغداد تا جنتہ پیش شیخ از بغداد
 بکہ از ککہ بدینہ از مدینہ بہ بیت المقدس تاخت بہ بیت المقدس خرابا و نمودند شیخ ابو العباس نماز بسیار
 وقتے نماز میکرد یکے از درویشان در زنی کرے میکرد و جامہ مید و خست ہاننا
 تکلف مید و خست ہرزمانی کہ شیخ الاسلام نماز زیاد می اوراد میدی کہ ہر روز نماز

که راسته رسیده بودی مار میگردی سنج گفت است صمیمی است صمیمی بوسه میستی که
 آن راسته رستی ذکر الو یعقوب التوسی رحمه الله علیه در لغات است حضرت
 رسالت ماه صلی الله علیه وسلم بر حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه و می سر کبیل رسالت
 و می سر عبد الواحد رسیده و سر الو یعقوب التوسی رحمه الله علیه امام دین
 یوسف پنهان است او ساد الو یعقوب که حوری است از قدما می مساجح است
 عالم بوده است صاحب اصناف در نصره و در اندک شهرت در چهار و سگی
 نصره دار نصره قدیمی نزد قتل آتیا می حای الدیار دیا رسد و سگ کعبه هر که علم بود
 مگو بد تکلف متکسب سنج الاسلام کعب هر که علم بود گوید تکلف او ترکسب دیگر
 سخن گوید و در هر وقت لواذ گفت رقت سخن بر دگانی باید گفت و آتوت مادر کعب
 که در سکوت از حد امتحالی ترسی گاه حیات است تحقق آرا مساجح کعب کلام اس طائف
 به چون کلام دیگر است چون رد گانی ساد می رد ما بر دق و امانت باید که چون
 ناشی از جمیع و توحید نگوی آتیا چون خود ساد می نصرق را نا توحید کار جزا گوید لا یصلح
 العالم الا لیس لیجبر بعض و غیره و یطیق من فعله ذکر الو یعقوب بن نصر حوری قدس سره
 از طبقه رانده است امام و ساد حق من محمد از علما مساجح است با جید و در دین عمال
 صحبت داشته ساگرد الو یعقوب التوسی است سالها در مکه حیا و روده دانه از رتبه دار
 در سه ملتین و تلمیذ شیع الاسلام کعب که من یک تن دیده ام که سبک است که من در
 امام اقیانوس سده الو یعقوب بن نصر حوری گوید که مابین کار نرسی با سکر علم و عمل و طلق گویا
 و همت از علم صبر کردی نه آنکه سبب از داری و عمل او نصر ثواب کبکی یعنی او را بر برای
 ثواب ناشی و در حلالا و ماسی با عمل و ثواب آن از اینهم اس فاک گوید که نقیض نبوی
 گوید الدیابجره الاخرة ساحل و المکتب السقوی و الساس علی سید و انشد للتصحر حوری
 العالم من ینک و طالعدر عاک فی بهجتی التقیات فالتقید لکم هم و اقام یکلی فی دانه

شیخ ابو الفوارس
 بن نصر حوری

[illegible]

توضیح
در بیان

والد بزرگ خود شیخ محمود رحمه الله علیه داشته و حرقه اریافته است و حسن شیخ ابوال
عبدالقادر سهروردی حرقه از عم خود شیخ و حیدر الدین الوصل داشت و ذکر شیخ محمود
رحمه الله علیه در لغت است کیست که غسل نموده است و نام وی اس حرقه العسوی
شیخ الاسلام گفت شیخ محمود مادام حراسان بود و بی بی و فرزندانش است لای آداب بر
صوفیال اریخته است ام و محمود میس بود و مادر وی من و پیرا و من هم کاسه و می بود
و چون بودی بر حای وی من بودی و چون سهروردی با حای بی بی من و سادی
نهادیده بود شیخ الوالعباس بر او بدی و بر او عمل کرده و در چنانچه که شیخ ابوال
قادر دیده بود و بنیال و سهروردی و حج اسلام ما شیخ احمد بن طالقانی کرده بود
شیخ ابوبکر بنیال را دیده بود و بنیال را و وی حیدر و شیخ ابوبکر بنیال را دیده بود
و وی حیدر و ما شیخ مردانی صحبت داشته بود و ما هم شیخ حرم چون الواس هم
و شیخ ابوالخیر حرمی و شیخ حرمی و شیخ حرمی و شیخ حرمی و شیخ حرمی و شیخ حرمی
و العباس سانی و الوالعباس قصات بنیال را و شیخ و بنیال را دیده بود و وی
و او حیدر بود و وی حیدر بود و بنیال را و شیخ و بنیال را دیده بود و شیخ ابوالقادر
طهر سوسی را دیده بود و در حبس سهروردی و بنیال را و شیخ و بنیال را دیده بود و شیخ ابوالقادر
نمود و سال نموده در حبس است شیخ محمود اس عبدالقادر را دیده بود
وقت جد نمود و ارادت محمد شیخ احمد اسود و بنیال را و شیخ و بنیال را دیده بود و شیخ ابوالقادر
سهروردی و وفات یافت و شیخ و حیدر الدین سهروردی را را حیدر شیخ عظیم
است سلسله طریقت ایشان را و طرف است یکی از شیخ محمود و ویرا از شیخ احمد اسود
از شیخ مستاد و بنیال را و دیگر را حرمی و بنیال را و شیخ الوالعباس سهروردی
عمو بی بی سهروردی است که بنیال را و حیدر الدین سهروردی را و شیخ و بنیال را دیده بود و شیخ ابوالقادر
بنیال را و شیخ سحاب الدین عمر بنیال را و شیخ و بنیال را دیده بود و شیخ ابوالقادر

و شصت و شش و فوات یافتند رحمه الله عليهم فرخ بختیانی آخی در سنه چارصد و پنجاه
 و هفت و نوات یافت و ذکر آن ترجمان اسرار سر و فقر زمره مشایخ کبار
 امام ابدال حضرت خواجہ ابوالاحمد چشتی رحمه الله علیه بالذات و
 کمالات آراسته بود و در فناء احدیت کلمه گشته و بیج سری از اسرار و دست بیرون
 نداده خرقه فقر و ارادت از دست حضرت خواجہ ابوالاسحاق چشتی قدس سره ^{سند}
 صاحب اقتباس الانوار زسیه الاقطاب می آرد و خواجہ ابوالاحمد چشتی که ملقب بقدره
 الدارین است پسر سلطان فرسناقه است که از شرفای چشت و امیران ولایت بود
 وی قدس سره تصحیح النسب از سادات چشتی است و کجین ثقی میرسد بدین ترتیب حضرت
 خواجہ ابوالاحمد چشتی نور الله مرقدہ ابن سلطان فرسناقه بن سید ابراهیم بن سید محمد بن
 بن سید حسن بن سید محمد البستانی بن سید ناصر الدین بن سید عبد الدین بن سید حسن مثنی
 بن امیر المومنین حضرت امام حسن رضی الله عنه ابن امیر المومنین علی مرتضی کرم الله
 وجهه صاحب مراة الاسرار ینویس که خواجہ ابوالاحمد چشتی سر حلقه مشایخ قدیم و
 خاندان کریم چشت است و بالاتفاق قطب ابدال بوده که بر تمام رنج مسکون تصرف و
 در لطائف است که از سر حلقه پیران چشت خواجہ ابوالاحمد ابدال گرفته تا این زمان اکثر خواجگان
 چشت ما ابدال بوده اند و کرامات از ایشان بچو و می آید در تفصیلات سلطان فرسا
 را خواجہ میری بود بغایت صالحه شیخ ابوالاسحاق شامی چشتی بختی نو می آمدی و طعام خودی
 روز می ویرا گفت که برادر ترا فرزندی خواهد بود که دیرا شافی عظیم بوده باشد میباید که محافط
 حرم برادر خود بکینی تا در ایام حمل چیزی که حرمتی و شنبی باشد نخورد آن ضعیفه صالحه بموجوب
 فرموده شیخ ابوالاسحق بدست خود و لیسان رشتی و بغر و خشی ماتحلیج حرم برادر خود و میباید
 تا در سنه ستین و اثنین که زمان مستقیم باشد بود خواجہ ابوالاحمد متولد شد و همان سال خود را
 از وجه حلال پرورش میداد و گاه گاه که شیخ ابوالاسحق بختی نو می آمدی و در اوان

اصلی خواجہ احمد راندی گھسی کہاریں کو دک لوی سے آندکار و سے ٹاٹاٹاں سرک طاهر
 خواجہ شد و احوال محمدیہ تا عمر بہت سادہ امتد علیکہ خواجہ لس لسٹ سا لگی سید و
 بود ہر ازہ مدر لقصہ شکار حاس کوہ ریت و در اما شکار را در خود و عدا افتاد و در کوی سید
 و یک کہ حمل تن ار جال اند بر سر سگی اسادہ اند و شح الواسحق سامی در ایٹاں سہ نا
 مرد سے اکر گشت دا اس و و آند و در مای سچ الواسحق افتاد ہر ہر دست نگد آتہ
 ویت سیدہ دیو شید و ما السال رواں شد ہر چند یہ رواں ساع در اسید نیافتہ و در ہر
 حمد کہ ما شح الواسحق در ملاں کو ہما بودہ اس مدرس جمی را و ستاد ما ویرا آور و
 ہر صد مد دادند و نہ نما و در اراچہ در ان لو و مار متوال شستہ کرد و رومی در جمیہ مد و
 و در آن را محکم بسبت و جمیہ را شکستہ گرفت مدرس را آگاہ کرد کہ نام در آندار
 عایت عفت سگی بر رک برداشت کہار و رہ مالائے نام ہر و سے زہر و رہ و ہر ہم آند
 و سگ را گرفت یا سگ و رہو اعلق یا اساد چون مدرس آن حال سادہ کرد
 بردست او لو کہ کرد و از و سے اسال اس کر اما و حوارق عادات ہر حدان طاهر ہر و
 کہ تفصیل اولواں نمودہ ہم صاحب اعداس الاواراد سیر الاصلاب سے آرد و
 الواسحق چشتی قدس سرہ سی سال خواجہ کرد و ہم سی سال و صولس بحر متہ صاحب
 و گاہے آب سیر بخوئی و ہر متہ بعد ہر تہ و سا کردی آئی کہ نگار امت محمد مصطفی
 صل اللہ علیہ وسلم را یا مر آوار آند کہ اسے احمد و حامی لو قبول کرد ہم وہ ہر اگر گاہ
 امت محمد علیہ السلام متوختہ یدیم و را ر لو در شستہ در آریم و تسامع اشتغال نام
 و ہر وقت کہ در سماع لودی در آن رہر کہ لکر کردی صاحب کرامت سند فی ہر کوا
 مسلمان کشتی و ہر مریض صحت یافتی و در حال سماع لو توہیں و سے نا آسمان رفی و نرم
 شہر نور معایرہ نمودہ سے آند و امید السند کہ امر و خواجہ سماع میتو و در سماع
 سا لگی مجلس الواسحق حاضر بود و ہر عین سماع نظر آنحضرت سر و افتاد و در ان سماع

و برا جزیه آلهی در گذشت و علم لدنی بخشاد چنانچه در ایام هفت سالگی چنان اسرار علوم بیان
میکرد که علماء آنوقت حیران میماندند و بس سیزده سالگی مرید شد و خلوت گزید و بزرگ
اشتغال نمود و مجاهده شاقه اختیار کرد و بعد هفت روز افطار کردی به موجب سنت
خواجگان چشت رحمه الله علیه هم زیاده از سه لقمه نخوردی و موافق بهمان آب خودی
و بعد از پهل روز احتیاج بول و غائط افتادی چینی می خوردی و بی چراغ در خانه تاریک
نشسته قرآن با غراب بوجه احسن میخواندی و لیکن بر دایت صحیح درس سبست سالگی از خلق
انقطاع نمود و جانه نوپوشیدی و برابر غنی نشستی و حافظ قرآن بود و با خواجه سری سقطی
اکثر ملاقات کردی و در مجلس سماع وی حاضر بودی و از محبتان آنوقت هیچکس نکار می کرد
مینمود و در روز یک قرآن و در شب در قرآن ختم نمودی و خواجه ابو اسحاق بعد از تربیت
وی معاودت بجانب ردم نمود وی در قصبه چشت برسد ارشاد بنشست در زمان
خلافت معتمد بالله که خلیفه هشتم از خلفای بنی عباس است توفی رحمة الله علیه در سنه
خمس و خمسين و ثلثمائة و هتم در قصبه چشت که سی کردی از مرآت است مدفون گشت
تاریخ وصال وی قطب العالمین بوده عمر شریف نود و پنج ساله بود ذکر آن عارف
نورانی غوث وقت خواجه ابو الحسن خرقانی وی سر خلقه خانواد
نقشبندی و پیشوای شطاریه عشقیه و انصاریه رحمه الله علیه دفن
نام وی علی بن جعفر بن سلیمان خرقانی قبله وقت که در روزگار دوسه رحلت بوی بود
و شیخ ابو العباس قصاب گفته بود که این بابا از ما بخرقانی افتد یعنی رحلت و زیارت
پس از وفات وی بخرقانی گشت چنانکه گفت بود و انصاب شیخ ابو الحسن در تصوف بسلطان
العارفین شیخ بایزید بسطامی است قدس سره و تربیت ایشان در سلوک از روحانیت شیخ
ابو یزید است و ولادت شیخ ابو الحسن بعد از وفات شیخ ابو یزید میماندانی است روزی با صحاب
نمود گفت که چه چیز بهتر بود گفتند شیخا هم تو بگو گفت ولی که در وی هم یاد کرد او بود از وی پرسید

میشود ای نقشبندیان و انصاریه و یزیدیه و سلطانیه

که صوفی کیست گفت صوفی مریض و سیهاده صوفی سود و صوفی رسوم عادت خصوصے
به صوفی آن لود که بود دهم و سنے گفته که صوفی رور سے لود که مافلس حاجت بود
دست به لود که ماه و ساره اش حاجت بود و سستی است که سستی افش حاجت بود و سستی
که مرد و نه اند که وی بیدار است گفت ارا یکم چون حق را ناکند ارض و ناکند س ارا که در
حق حیرت داشته باشد و آرد وی رسید که صدق چلیب گفت صدق آشت که در دل هیچ کس
یعنی آن گوید که در ویش بود و آرد وی رسید که که اعلام حیات گفت هر که را می یکی احوال
است و هر که را می یکی ریاست و آرد وی رسید که که ارشد در راه و احوال گفت که
که یک تار از شرم آه آه آن در آرد که ما و سنے میا که در چو میا یا ما گفتند و هم که هر که
و هم که یا ما یا ما است که در راه و احوال گاه متواضع باشد و وی گفته که هر که را کسی صحبت دارد
که ما گویند که در راه و احوال دیگر دهم وی گفته که اندوه و ملک کس ما است حقیقت در راه و احوال
گر رسیدگان را دوست میدارد و هم وی گفته که اگر کسی سر و گویند که آن حق را نخواهد پس را
لود که در آن تواند که در حق را نخواهد و دهم وی گفته که وارت رسول آن کس بود که فضل رسول
صلی الله علیه و سلم اقدار که در آن لود که روی کاغذ ساه که شکی گفته است آن کواهم
که کجا هم و سنے گفته که اس هم حواسی است و دهم گفته که امر و رحیل سال است که مادر کو هم
حق مسلم می گرد و پیر خود را می میداند **فَالْحَقُّ فِي تَعْيِيرِ الْبُذْرَةِ** و الا فی ضد بری امر و دهم
دهم وی گفته که در سس در آن لود که در آن حلی بود و پیر کس کار با آن لود که در آن
اندیشه محلول بود و در سس در آن لود که در آن حلی بود و در سس در آن لود که در آن حلی بود
سرف اهل راه و احوال الحس حلی من الحمد خرفانی رحمة الله علیه ارحل متنازع لود و در آن
اولا لود و سس الو سید که ما و سنے محاورات لطیف لود در هر حق و احوال حق اول
و گفت من ترا لولایت بعد خود مرکز یدم و از حسن بود شیدم که وی خادیم مع الو سس
که چون مختصر وی رسید به سخن گفت و سس لود و پیر خود است و هیچ حشری گفت من تمام است

از برای چه چنین خاموش گشتی گفت از یکدیگر یکجاست که نده بس بود و از دوسه می آید گفت
 راه خدا و است سیکه راه هنر است و دیگر سیه راه هدایت آنچه راه مثلالت است از راه بنده است
 بجز او ندانم آنچه راه هدایت است از راه خدا و ندهست به بنده پس هر که گوید بدو رسیدم پرست
 و آنکه گوید بدو رسانیدم بدانکه رسید از آنکه رسیدن و نارسیدن بسته است و نارسیدن
 در رسیدن کار و رسیدن و نارسیدن درستن و نارسیدن بسته است بلکه رسانیدن و
 نارسیدن در رسانیدن و نارسیدن بسته است و الله اعلم بالصواب هم و میگوید و از اسناد ابو
 القاسم شریفی شنیدم که من بولا بیت خرقان اندر آدم فضا حتم رسید و عبارت من ماند از ششم آن
 پیرو بنده اشتم که از ولایت خود مغزول شدم صاحب مراتب الامور میگوید که انساب خود
 ابو الحسن در تصویف چهارم واسطه خواجہ ابویزید میر سید قدس سره بدین طریق و سه از
 شیخ ابوالمنظر مولانا ترک الطوسی و سه از شیخ ابویزید الحنفی و دو از شیخ محمد غفری
 و سه از سلطان العارفين باین دیبیطامی و می ادا امام جعفر صادق الی آخره و تربت او در کتب
 از روحانیت خواجہ ابویزید واقع شد شیخ فرید الدین عطار در تذکره الاولیاء نقل می آید که
 شیخ بایزید هر سال زیارت و هستان شدی که آنجا قبور شهداست و چون برخیزد آن گذرد
 بایشادی و نفس بر شیدی مریدان از دوسه سوال کردند که شنیدیم بوی خوشی او شنیدیم
 و بوی دزدان بوی مردی میشنویم کیفیت وی ابو الحسن علی نام وی و سبب درجه از من
 پیش بود با رعایا کشد و درخت نشاند و کشت کند و هم از وی نقلست که شیخ در ابتدا و زو
 سال نماز خفتن بجماعت و خرقان بگذاردی در وی زیارت شیخ بایزید بنامی و چون
 رفتی بایشادی باز نماز صحیح و خرقان بگذاردی بطهارت نماز خفتن و چون از زیارت او
 می آمدی پشت بر خاک روی نیکروی چنین روی چاک او از پس و از پس آمدی تا خرقان
 بعد از دوازده سال از تربت بایزید آواز می آمد که ای ابو الحسن گاه آن آمد که نشینی
 شیخ گفت اسے بایزید همی میدار که ای ام آواز آمد که ای ابو الحسن آنچه مراد او نداشتی

تو بودا و الحس گفت توسی ده سال تیرا من بودی گفت بل و لکین چون سحر قال گد که کر کر
 لوری دیدی می که از جرفان آسمان بر می شدی شیخ ابو الحسن گفت بیچون سحر قال
 آمد به دست و چهار رو و حیات قرآن سیاه تو هم در روایتی گیر است که ما می گفت فانت اعا کر حیل
 سحر قال سیدم تو ان هم کردم نقلت که باع داشت یکبار میل مرو و شد بر آمد دوم باز رو
 سیدم باز و اخر و مر و اید بر آمد گفت جدا و جدا ابو الحسن می بر لفته گد و دس مدیس دیار تو
 تو جدا و مدی بر گد م نقلت که در وی موقع یوشی از هوا در آمد و میش شیخ یای بر میس میرد
 و میگفت حمید و تم سلی و تم ما برید و تم ویر شیخ بر حاست و پای بر میس میرد و یگفت جدا می
 و تم منطقی و تم معنی سماست که در انا الحق حسین معوض شرح داده ایم که او مخو بود و گدید عیب
 سر و لیا حلاف سنت یما که فرمود علیه السلام انی لا احب العزیزان من کل الهمین نقلت که سلی
 گد از دنا شنید که با ان ابو الحسن جوابی که ایچ از تو میا لم ما خلق گویم تا سگسارت کسد
 شیخ گفت جدا و ما جوابی تا ایچ از رحمت تو میا لم ما خلق گویم تا سگسارت کسد
 آواری شنید که نه تو گوی و دس کم نقلت که شیخ هر گز سماع مکر دی چون شیخ الو سعید بر بار
 او اند بخردان بعد طعام خوردن شیخ را گفت دستوری هست که چیزی گوین شیخ گفت ارا
 بر داسے سماع نیست لیکن بر موافقت تو این استویم پس تو الا ان سبت الماش متی مقلند
 شیخ در همه غیر پیش ازین بکینوبت سماع مکرده بود و لیکن شیخ الو سعید گفت ان شیخ و قس
 که بر چیزی شیخ بر حاست دست ما را آتش بکساید و بهت ما قدم بر بر میس پرد دیوار ارا
 ساقاه بر موافقت او در حشر آل مد شیخ الو سعید گفت یا شیخ پس کن که سارا حراب تو دس
 گفت لعنت خدا که آسمان در میس بر موافقت تو در رقص آید شیخ گفت سماع کسی را مدیم
 که مالای وی تا سرش کشاده میید و از زیر پاتحت الری لیل صحاب را گفت اگر سارا گویند
 که این رقص حرامی کنید گویند بر موافقت قومی که بر حاسته اند و انسان ایحسین سهد
 نقلت که دتی جماعتی سعری شنیدند و گفتند شیخ ارا راه محو ست ما را دمالی یا مودر ناچ

بلائی دفع شود شیخ گفت چون بلائی پدید آید از ابوالحسن یاد کنید قوم را آن سخن خوش
 نیامد آخر چون برقتند و راه زنان پیش آمدند و قصد ایشان کردند از ایشان شخصی
 در حال از شیخ ابوالحسن پا کرد و از خشم ایشان ناپدید شد عیاران فریاد در گرفتند که اینجا
 مردی بود کجا شد که او را نمی بینیم و نه بار و نه مستور او را تا بدان سبب و و بقیاش او پیش
 نرسید و دیگران مال برده و برهنه ماندند چون شخص را دیدند بسلاست بچوب بزدند تا او
 گفت سبب چه بود چون پیش شیخ باز آمدند پرسیدند که شد تعالی بفرمائی که ستر آن چیست
 که ما همه خدا تعالی را خواندیم کار ما بر نیامد و این شخص ترا همخواند از خشم ایشان ناپدید شد شیخ گفت
 شما که حق تعالی را بخوانید بجز خوانید و ابوالحسن حقیقت اما ابوالحسن یاد کنید تا ابوالحسن بر می شما
 ما خدا تعالی را یاد کند که کار شما بر آید که اگر بجز و عادت خدا تعالی را بر آید و کند سود دارد
 و شیخ شب شنبه دهم عاشورا سه فرس و عشرين و اربعه ائمه از دنیا رفت و در خرقان مدفون گشت
 ذکر ابوالعثمان المغربي رحمه الله علیه در فحی است وی از طبقه پنجم پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم
 سلام المغربي است شاگرد ابوالحسن صاحب دیورست از احویت قیروان مغرب بوده سالها در مکه
 مجاورت کرده و آنجا سید الوقت و یگانه مشایخ بوده آنجا ویرا قضیه افتاد و پیشاپور آمد و صحبت
 داشته با ابو علی کاتب حبیب مغربی و ابو عمر و رجاء و ابویقوب مهر پوری را دیده بود و صاحب
 کرامات ظاهر بوده فراست تیز صاحب رشحات گوید که وی پیر و صورت ظاهر ابوالانوار
 که کافی است در مراتب الاسرار است وی گفته که حقیقت اعتکاف نگاه داشتن جوارح است در تحت قنبر
 حق سبحانه و صورت اعتکاف در سجد دهم و گوید که عاصی بهتر است از مدعی زیرا که عاصی بطریق
 تو می طلبد که این عبادت نفس است و مدعی همیشه در خیال مدعی خود ضبط میکند و در مقام ضائع
 است و این عین گناه بود و دهم در فحی است شیخ الاسلام گفت که ابوالحسن کوشانی را گفت
 که ابوالعثمان مغربی گفت که آن روز که من از دنیا بروم فرشتگان بخاک پاشند ابوالحسن گفت که چون عمر
 نبوت من نپذیرد و در دنیا بود کس را نمیدید از بسیاری که شیخ الاسلام گفت که وی سی سال در

که بود و در حرم لول کرد و در حرم حرم را و قسم می گفته هر که صحبت تو کنی مرا صحبت در پیش
 بر گریه حقتالی او را مرگ دل تنگ کرد اند و در پیش او رست از دنیا و رسته نشد و پس از آن
 قهر می در پیش او رست ایسلوی الوهتای حیرتی و الوهتای نصیبی هر سه یسلوی یکدیگر را
 رحمة الله علیه ذکر آن خو کرده جمال مخدومی آن پرورده کمال حمای
 الهامی او تا داند به قهرین انفراد آن منزله آن طمطراق و رشتی و از جمیع
 اوصاف فشرقی پیشوای قوم خواجہ محمد شتی رحمة الله علیه ملاحظه کرد
 و حواری عادات مشهور و در صفت مشاهدات ذاتی معرف و تبرقه فقر و محبت و ارادت
 از دست یزد خود خواسته الواح حشری پوشیده و لفت می با صبح الدین بود صاحب سیر اول
 میوید که اعلیٰ سال را عالم تحیر بودی و سالها یسلوی مبارک وی سر برین بر سیده و در
 و از عایب محابه در عیبات شوق مار معکوس گردید و در محاسن خویش بیاید داشت
 در آن سیاه خود را سرگون او بخت حقتالی را عبادت کردی در لغی داشت و بعد از و
 بیدر قائم مقام وی بوده و بموجب فرموده بیدر با آنکه است و چهار ساله پس بود تحصیل علوم
 دینی و معارف یقینی کرده بود و زنده و درج تمام داشت و از دنیا و اهل آن احاطت نمفت
 و همواره بیدر و ترک سیاست را پس میبرد و میگفت چون اول و آخر ترک دنیا خود را از
 عود و فریب وی نگاه می میداشت و قتی که محمود سلگیس بغیر و موسسات رفقه بود و خواجہ
 را در واقع نموده که بعد و گاری وی ساید رت و در رس سعاد و سالکی مادر ویسی بعد بود
 شده و چون آنجا رسید نفس مبارک خود را مشرکان و عبده اصنام جدا کرد و در وی سرگرا
 علیه که در لشکر اسلام بنیاه به پیشه آورد و در یک بود که شکست الیاس را آمد خواجہ را
 در حقیقت مریدی بود و سیامان محمد با کومام خواجہ آواز داد که کاکو در باب در حال کاکو
 را دید که اضطراب میکرد و شماره میبرد تا لشکر اسلام نصرت یافت و کاکو را آن بهرین
 خود در در خانه وقت محمد کاکو را در حقیقت بیدر بود که کاکو را بسیار پرستیده بود

دیوار سیامیند از وی سبب پدید بود و در همین قصه را گفته بود استاد مردان رحمة الله
از قصبه بنجان خواب از مردیان خوابه است و سالها کون استخوان آب و نمود و پرا حیات
روزی که او را بر اجعت وطن امر کرد بگریست و گفت من طاعت مفارقت شما کجا دارم خوابه
گرم نمود و گفت هر وقت که تیر آرزوی دیدار ما باشد حجابهای جسمانی و مانتهای مکانی
مرفق گردد و ما را هم از انجایی بهیمان بود در اینجا استاد میگفتی که من از بنجان چشت را می خیم
انتهی منقولست که شیخ عماد الدین از زبان پسر خود شیخ شهاب الدین سهروردی را میگوید که شیخ محمد چشتی در روز
در مجلس بی بر بزرگوار خود شیخ ابوالحسن شیخ ساضوید قوالان ابیات با نغمات آغاز کرد و شیخ ابوالحسن
چشتی تباجید در آتش محمد چشتی بهوش افتاده بود چون هفت روز شیخ محمد چشتی را به سهو شسته
که شست خوابه ابوالحسن چشتی گویند گانه از خاموش ساخت تا محمد چشتی بهوش باز آید درین اثنا
شیخ محمد چشتی ششم کشاده و رسومی آسمان کرده گفت که تو تو تو تو تو ساضران مجلس به
می شنیدند که او را آسمان بالحن ترنات و ابیات بالحات پیدا آمد که هرگز آنچنان
اصوات نامو تلفات شنیدیم بر لذت میگاهی نشنیده بود و در هر یکی در سماع در آمدند
شمار روزی دیگر سماع شنیدند به وقت نماز بهوشیار شدی و نماز ادا کردی فقط شیخ
ابوالحسن قدس سره گفت اکنون عشق عاشقان را آغاز هست و اکنون انجام نیست خوف غیبت
عاشقان تمام عمر اگر سماع شنودند هم میرنگردند بعد از آن آواز آغای آسمانی باز ماند شیخ محمد چشتی
بهوش آید سر بر پائی شیخ ابوالحسن چشتی نهاد و گفت خند و مانع کار عشق و این نوع مشاهد که
در حالت سماع حاصل میشود در چیزی دیگر هم هست فرمود ای محمد سماع سرست از اسرار
پیر و کار پوشیده نباید دانست اگر اظهار کنیم تمام جهان مبتلا بسماع شود و فرمود السماع و صلیه
در دینی را که صد سال مجاهدات در یا صنادق فحباب شود میان طفره العین در سماع حاصل خیال
یکی را گوید در راه در آئی و بر در با است ما بهیم سید و دیگر بر این فرمود محرم اسرار من
بر در روزی که ویرانوار شد میان سهروردی و فرقی فرق بسیار آنتی منقولست پس اهل سماع

را ناید که مجلس سماح نماید در اما حضرت من بدید اهل فنق را جمع نمکند همه اهل ریاست
 و محامدات باشند و حق سماح یابد اگر بر طریق دست امر و سیه یا فاسقی حاضر آید سماح دست
 ساست اما حکم مرا عظیم راست اگر اهل فنق خال اند و یا انار و آنگاه سماح رواست
 در تربیت و در طریقت مگر آنوقت که اهل سلاح و تقوی غالب آیند و اولی آنست که
 فامار و اعیان حاضر یابند قلست که چون شیخ محمد حجتی هجده سالگی رسید مدیت هم را
 روز تا و در ده سال محرم متغول بود و بعد از هفت روز یک حرما افطار کرد و سه و چهار
 حواص در گندمی اگر چه او کافر بود و در میان مسلمان تندمی و تارک دیگاشتی و در و نیز
 کامل صاحب نعمت تندمی و در عهد می حضرت در آن دیار کافر بود و هر کار و سیه که در
 چست آمدی مسلمان تندمی و بیحیت پاکت و شصت تندمی و چون حواص انوار
 چستی و در اصلاحات داده و حاکم و آوار آمد قبول کرد و محمد حجتی را و سر قوم در ویشاں
 کم و او در ویشاں ماست هر که محمد حجتی را دوست دارد او را در هفت ستم قلست
 که او در ویشاں انداخت حواص مار با جماعت میگذازد و در هفتم سال حرلت اختیار کرد و
 در ویشاں کلمه طیب و تلاوت قرآن متغول بود که حواص در ایام کوکی بر آنجا حواص
 آورد و صاحب اقتباس اعلیٰ آمد و او را و حواص حواص بود که گفت او محمد حواص
 شکم بود و موت کلمه گوشتم اقتاد و سیه بیدر شستم و در ویشاں تا که مرید سعادت
 از نظر او موجود در آید و می حواص الواحیر و سوی حمل کرده گفت السلام علیکم ورحمة الله
 یا ولی الله ویکفیتی آواری آید از شکم کسی مفهوم او لغند و هم اریب الاقصاب و اردو
 او محمد حجتی تنب حاشو و بودید و سیه حواص الواحیر و حواص الواحیر صلی الله علیه و سلم
 بحواب دید فرمود مساک ما دای الواحیر و حواص و فرزند تولد شده است مایه او
 سام من موسوم گردانی و سلام بد و سیه یس خواص سیدارت دید که یس تولد شده و
 هفت کرت کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله را در حواص او آمده و مادر حواص او محمد گفت

از آن مدت که ابو محمد متولد شده مدت دو نیم سال وقت به علوه خمس چشمان خود را
بسوی آسمان کردی و لا اله الا الله محمد رسول الله بعد گفتی و هم در وی می آرد که خوا
ابو محمد چندی خصلت داشت خواجه ابو یوسف و محمد کاگو و استاد مردان و وفات خواجه ابو محمد
بیان پنج چهارم ماه برج الاول و سنه احدی و عشرين و ربعمائه و مدت حیاتش هشتاد و سال بود و
تاریخ وصالش صاحب سیر الاقطاب امام برحق گفته است رحمه الله علیه که حارث بن
قطیب است و شیخ ابو القاسم که گمانی رحمه الله علیه نام وی علی است و در وقت
خود بنیطیر بوده نسبت ارادت وی بسید واسطه که شیخ ابو عثمان مغربی و شیخ ابو علی کتاب شیخ
رودبار که اندلس الطائفة جنبی میر سالی آخره ویرا حالتی قوی بوده است چنانکه همه را
روی بدر گاه وی بوده است و در کشف واقعه مریدان آیتی بوده است ظاهر صاحب کتاب الا
ید نویسد و شیخ ابو القاسم بحسب باطن از روحانیت خواجه ابو الحسن قانی نیز تربیت یافته بود چنانکه
در مقدمه شریحات ذکر افتاده است راقم میگوید که مصنف شریحات علی بن حسیب بن اعظمی نویسد
شیخ ابو القاسم را نسبت باطنی معجانب است که شیخ ابو الحسن قانی و وزیر شیخ ابو یوسف
تربیت بحسب باطن روحانیت بوده است نه ظاهر در صورت ویرا بخیرت امام جعفر صادق است
رضی الله عنه و بقل صحیح نسبت ارادت و تربیت بحسب معنی و روحانیت
ثابت شده است نه بحسب ظاهر و صورت و باز ابو القاسم که گمانی را نسبت ارادت
باطن شیخ ابو عثمان مغربی و ویرا ابو علی رودباری و ویرا السید الطائفة جنبی پیدا بود
و میگویدیم از این عبارات شریحات مذکور شیخ ابو القاسم را نسبت باطنی روحانیت خواجه ابو
حرف قانی یافته نمی شود و اما خواجه ابو الحسن از روحانیت با نیز رحمه الله علیه ثابت است
و تربیت روحانی ثابت است علی بن عثمان بن ابی العلی الجلالی الغزنوی رحمه الله علیه
گفت وی ابو الحسن است و در هندوستان ویرا بر علی حنفی میگویند و این حنفی
قریب شهر و صحبت بسیار از شاخ رسیده است و مولف کشف المحجوب نسبت که کتابت شریحات

من است و لغائب و متیانق بسیار در آن جمع کرده است و مرشد شیخ الوصل محمد بن حسن
 است و غیر شیخ الوصل بن حسن مرستی است و سه در سبب الحس و مات
 کرده است که دهری است بر سر عقده بر یک بدستق صاحب کشف المحجوب جو دگوید که
 اقتدار من در طریقت ماوست عالم بود و عالم تفسیر روایات مرید صیری بود و صاحب من
 از اقران الوهم و قوی و الوهم است که در تصدق سال حکم عزلت نگوشتها میگردد و نام
 خود را در میان خلق گم کرده بود و در نتیجه تحصیل بکام بود و سه تفری سیکو یافت و آیات و کرامت
 او بسیار است اما اساس فرسوم مقصود باستانی و ما اهل رسوم متاخر بود و من هرگز از
 مهیب تر مردم میدرم و سه تنیدم که گفت الذی یوم و لکما میا صوم و دیا کیر و است
 ما را در ایام طبعه روره است وقتی من بر دست و سه آب میریزم محاط من گشت که چون
 کار با تقدیر قسمت است چه آثار او اس سنگی یزبان کسب امید که امتی را گفت اسی یس و استم
 ایچا اندیشیدی هر حکمی را سببی است چون حقیقاعی خواه که خواص بحیرات باج مملکت و بخت
 ویران و دهر و بخت دوستی مشغول که تا این خدمت که امت و ویدای سبب گردد و و هم
 کشف المحجوب گوید که وقتی اولیا کجا اقامتی بود و یادیه پیر من ابو الحسین حصیری مرا احاطه و در
 و کرد و هی را دیدم که هر یک بحی اندک حصیری را ایشان التفات مکرده باحو ایدیم می آمد با علین
 گسسته و عصا شکسته و یار کار شده سر بر سه اقام سوخته نخوت و زار گشته حصیری
 و پیش و ببار دست و ویران درجه بلند و متاخر و متعجب هم بعد از آن از شیخ یرسیم که آن که بود
 گفت ولایت را اولیا احدی تعالی که متابع ولایت نیست بلکه ولایت متابع و است
 که امارات التفات میباید یعنی مقید ولایت نیست بولایت و در دنیا ند که مطلوب و بوبات
 ولایت مقید یاوست و هم صاحب کشف المحجوب گوید از شیخ اللستایخ الواقاسم که کانی
 که در پیش از کترین چه چیر یاید تا اسم فقر را بر او را گرد و گشت سبب حیرانیه و کم را
 غیر نشاید یکی باید که پاره راست بپا ند و دخت و دیگر سخن راست نماید گفت و

و دیگر پایی راست بر زمین توانند و دیگر پهن از درویشان با من حاضر بودند که این سخن
 گفتند چون بمنزل خود باز آمدیم گفتیم بپایه تا هر کسی در سخن چیزی بگویم هر یکی چیزی گفتند
 چون نوبت بمن آمد گفتم باز راست و دشمن آن بود که بقدر دوزند بر نیت چون رقعہ بقدر
 دوزی اگر ناراست دوزی راست باشد سخن راست آن باشد که بحال گوید و شنود
 نه نسبت و بحق و در آن تصرف کنند نه بجزل و به زنگانی مرا آنرا فهم کنند نه بعقل پایی
 راست بر زمین نهدن آن را باشد که بوسید بر زمین آید نه ببلوغ و انیس سخن را بعینه پیش آن
 بزرگوار نقل کردند گفت اصحاب علی خیره آمد و دم صاحب کشف الحجب گوید که مراد واقع
 افتاد طریق حل آن برین دشوار افتاد قصه شیخ ابوالقاسم گرگانی کردم و دیدار مسجد یافتیم
 که در سرائی وی بود تنها بود واقعہ مرا بسینا یا باستونی میگفت من تا پرسیده جواب خود
 یافتیم گفتیم ایما الشیخ این واقعہ من است گفت ای پسر این ستون را خدای عزوجل در کیست
 با من ناطق گردانید تا از من این سوال کرد و دوزی شیخ ابوسعید و شیخ ابوالقاسم در لباس با هم
 نشستند بودند بر کتبت و جمعی درویشان الیتاده بر دل درویش گذشت که ایانزلت این بزرگ حضرت
 شیخ ابوسعید روی بان درویش کرد و گفت هر که خواهد و بادشاه را نیم بند برکت گوید و نگردد آن
 درویش در هر دو بزرگ نگرست متعالی حجاب از پیش چشم وی برداشت تا صدق سخن شیخ
 بر دل وی کشف گشت و بزرگوار وی الیتاده بر پیشکش گذشت و ایانزلت متعالی را امر در زمین
 مسیح نبوده نیست بزرگتر ازین بزرگ و شخص شیخ ابوسعید باندرویش گفت که مختصر ملک بود که هر روز
 در آن ملک چون ابوسعید و ابوالقاسم شهادت قرار فراتر رسد و متقا و تراز برسد او بی اختیار
 رحمت الله علیه وی از معاصران صاحب کشف الحجب گویند که سبب سال بر پای الیتاده بود
 خبریه تشدد تا زنده نشستی از وی بزرگتر که بر انبی تشبیهی گفت مراد وجه آن نیست که آمد و متباد
 حق نباشد انتی سنده وفات شیخ ابوالقاسم شهادت بر پادشاه رحمت الله علیه صاحب محبتت الایمان که بر
 صاحب کشف الحجب پیش شیخ ابوالفضل وی مرید ابوالحسن حشیری بود که از طبقه قاضی است

نام وی علی بن ابراهیم السمری است اصل وی از نمره بود در نمره او آمده مرید خواست شایسته
 و میراثش عراق گویند تعلم توحید مخصوص بود در آنوقت بنیکین توحید و تفرید چون او سخن گفت
 و خواست شایسته را ترویج شاگردی سودی اگر چه سخن شنو بسیار بود و اما الواحس تنبیهی مرات
 شایسته گرفته بود شایسته می گفتی که تو دیوانه مثل من میان من و تو الفی هست از من مسامحتی
 هست دانی ابوالحسن حمیری و عبد الله حنیف همنای میگید که لوده اند و اما الوعر قردی و ابوالحسن
 معاصر بود و شیخ ابوالفضل را کمالات بسیار است و ذکر آن قلب مداری ابوالاسمعیل بن
 ابی منصور محمد انصاری الهروی وی نشتار خواوده انصاری است القاب
 وی میراثات تسبیح الاسلام است هر جا که در لیمات و مرات و درین کتاب مطلق تسبیح الاسلام
 واقع شده است مراد وی است ارادت وی بچار واسطه که تسبیح ابوالحسن حرقانی و شیخ ابوالعباس
 قصاب تسبیح محمد بن عبد الله طبری و تسبیح ابو محمد بریری اند سید الطائفه حدید بغدادی میراث
 لیمات گویند و از دریا ابوالصور منت ابوالانصاری است و وی پس ابوالیول انصاری است
 که صاحب حل رسول الله صلی الله علیه وسلم در آنوقت که آنحضرت صلی الله علیه وسلم بهرت از یکریه
 کرد و خود را در سرال ابوالیول انصاری زده بود و دست انصاری در زبان حلا امیر المؤمنین
 عثمان رضی الله عنه همراه اخف قید در سال سی که از هجرت بحمره اسان آمده بود و در حضرت
 ساکن شد تسبیح الاسلام گفته که بیدرس ابومنصور محمد بن علی الانصاری در طبع ما شریف خواص
 حمزه عقیلی می بوده است وقتی ربی ما شریف گفت که ابومنصور را بگو که مرا نزدنی قبول کند
 بیدرس گفته است که من هرگز آنرا نخواهم و آنرا رد کرده است شریف گفته است که آنرا بگو
 و مرا السمری آید و بیدرس می چون بمرات آمده است و در خواسته و من برین آمده ام خواص
 شریف بیدرس در طبع گفته است که ابومنصور ما را بمرات تسبیحی آمده است سل من بجامع
 معانات تسبیح الاسلام گویند که این کلمه آنری است که همه مکملهای در ضمن آن است یعنی حیاسیه
 نصف متوان که در تسبیح الاسلام گفته است که من لقه در زاده ام و آسمی بر گشته ام و ولاد

تاریخ ابوالانصاری

من روز جمعه بود در وقت غروب آفتاب لسانی من شجیان سه ست و تسعین و ثلثمائده و شصت
 وی گفته که ابو عالم بر من خوشنویسانند منست من در کودکی بوی شدی و هم وی گفته است
 که من سیصد هزار حدیث یاد دارم باسی صد هزار اسناد و هم وی گفته که من بزرگترین تفسیر آن شاکر
 خواجه امام محیی عمارم و من چهارده ساله بودم که خواجیه محیی قنبریان را گفت که عبد الله را بنابر
 دارید که از وی بوی امامی آمد خواجیه محیی بن عمار الشیبانی رحمه الله علیه
 وی عجب از حدیث خفیف را دیده بود بشیر از دویرا مجلس نهاده بود شیخ الاسلام گفت که رسوم
 علم هرات خواجیه محیی آورده مجلس داشتن و دین احمد با ست موافق کردن بسبب تازیانه گشت قاضی
 ابو عبد الله السطامی بجات آمد و گفت از شرق تا غرب بر دو گزشتیم دین تر و تازه بجات یافتیم قاضی عمر و بزرگ
 و امام و لیکن نه جهان بوده شیخ الاسلام گفته که امام محیی عمار بیار شده بود چون هرات گشت مجلس کرد
 بر بنبر آمد و گفت که چون مصطفی علیه السلام پای در کشیدند خلقای را شدند بجای می می نهادند
 چون من پای در گزشتیم عباد بجای من نشیند شیخ عمر را گفت آن عبد الله تو بودی فی حدیثین و الیها
 توفی امام محیی عمار الشیبانی السجستانی نزیل صرات شیخ الاسلام گفته که دیدار مشایخ بزرگ نسبت است
 مر این طائفه را بهترین مرتبه که این قوم را گویند که فلان پیر را دیدی و با فلان شیخ صحبت داشتی و این
 مشایخ را عنایت باید گرفت که دیدار پیران اگر از دست بشود آنرا باز نتوان یافت آنرا اندازد که نبود
 نه همیشه نبود در فترات همیشه بود و هم وی گفته که مشایخ مرجع حدیث و علم و شریعت بسیار از پیران
 درین کار یعنی در تصوف و حقیقت شیخ ابو الحسن خرقانی است اگر من خرقان را ندیدی حقیقت ندانستی
 همواره این با آن درستی یعنی نفس با حقیقت یعنی باست نفس حقیقت هم در می آمیخت و تمیز
 نمیتوانست کرد و گفت که وی پیر من است بیک سخن که گفت اینکه من خود من خشنود چیزی دیگر است هر
 بوی نفس ازین میخ چیزی مانند که علم حقیقت را دیده و دانسته شد و هم وی گفته که عنایت رج
 اسلام کردم تازی بر ختم و قافله را در آن سال یار نبود و در باز گشتن خجند مت خرقانی سوم مرا
 بدید گفت درائی ای من ماشو که تو یعنی مشوقه تو از دریا آمدی از دریا آمدی از دریا آمدی

خیر الله تعالی کس مراد که آن می بود که وی گفت اربعیت شیخ الاسلام گفت مرا از کلمات
وی آن تمام بود که مرا گفت اردو را آمدی دار علم آنکه گفت ای که می خورد و می خورد و می خورد
و دیگر است یعنی این اسب پیغمبر حرقانی من بودم وی مرا تعلیم میداشت و در میان سخن میگفت با من
مسافر و سگس یعنی دامن جیرا سیر که تو عالمی و من عالم وی گوید که من میگویم و تعلیم
ارین دوستی سرگ در حرقانی بخورای و طاقی در هرات مریدان حرقانی من گفت که سال آن
می بخت وی بیانشیم هرگز ندیدیم که کسی را چنین مهربانی و تعلیم که ده شده چنانچه ترا شیخ الاسلام
گفت زیرا که مرا وی فرستاده بودند و قی می خدمت وی عرض کردم که سوانی دارم فرمود
سیرس ای من ماست که تو اردوی پنج سوال کردم سه بران و دو بدل همه را جواب فرمود
و هر دو دست من دران خود گرفته بودند و این بحیر و لغو میزد و آب حوض حوضی آن را حیم وی میرفت
و اسب میگفت شیخ عبدالعزیز الطاقی امام دی محمد بن فضل بن محمد الطاقی السحانی
الهدایت مرید موسی ابن عمران خیر بنی است عالم بوده تعلیم طاهر و علوم ما طس شیخ الاسلام
گفت که وی سیرفت و اسناد من در اعتقاد حلیان که اگر من او را ندیدی اعتقاد
حلیان را نمی دانم بر یا مینا دیدم و هرگز هیچ سرگ ندیده ام با بخت ترا طاقی تو لی
طاقی می مرده مرده عتقاد ترا شیخ الاسلام گفت که مرا بختیم و دل محمد قصاب سرگ خود را
حرقانی مرا تاحت محمد قصاب تعلیم تمام و این قصاب اما لا تاحت و حرقانی تفصیل در
مراست این شیخ الاسلام سحر شیخ الاسلام گفت وی ایراد من است شیخ الاسلام گوید که من شنیدم
و دو سال از علم آموختم و دوشتم و یک مردم در اعتقاد او آل محمد را بدیدم و آموختم بودم و در این
من شری دشت و در حقی من خوانی دیدم و اما ما میگویم اما ایق میگویم که هر روز نصیر
می کنم راست می آمد شیخ الاسلام گفت بدیدم من می جانور کشتی این را می دانست و وی ابدال بود
شیخ الاسلام کار خود و خدمت حرقانی تمام کرد و کمالات و عارفی عادات شیخ الاسلام میگوید
که درین مختصر میگوید از محققان ابطاله و در محوای حق بود و قاتل مریدان و قاتلین از محققان

در زمان شاه الب سلطان سلجوقی واقع شد و در کاخ گاه هرات با قون گشت و قیل هم بیج
 بهر هفتاد و پنج در مونی کاخ گاه مد فون گشت و ذکر آن مستغرق در مبدائی کن
 فیکون بعد و در زمره مالاعلمون قطب الاقطاب خواجه ناصر الدین
 ابویوسف حشمتی بن محمد سمعان قدس سره از رجال معرفت و کمال حقیقت آن
 بود از غایت حضور در ریاضه احدیت غرق گشته و غرقه فقر و ارادت از خواجه ابویوسف حشمتی قدس سره
 پوشیده صاحب نفحات گوید و خواهرزاده خواجه محمد بن ابی احمد حشمتی است و مرید
 تربیت ازان یافته بود خواجه محمد تا شصت و پنج سال متاهل نشد بود همیشه داشت که خدا
 وی کردی و نور دین پوشیدن از دست زشتن او بود و سن خواهر فیکون سال
 بود و بسبب خدمت برادر داشتغال بطاعت خدا و غرض میل تزوج نداشت شبی خوا
 محمد پدر بزرگوار خواجه ابواحمد را در خواب دید که گفت در ولایت شاکان مریدت محمد سمعان
 نام تحصیل علوم کرده و در کاخ لصلح گذرانیده خواهر خود را با دسی عقد کن خواجه و سلا
 کرد و همیشه را با دسی عقد کرد و دوسه هم در حشمت متوطن شده خواجه یوسف از ایشان
 شد خواجه محمد بعد از شصت سالگی متاهل شده بود اما ویرای بیچ پسر بزرگ رسید و بود
 خواجه یوسف را بمنزل فرزند میداشت و تربیت میکرد و تحصیل علوم و سلوک او را غرض
 جل دالالت مینمود و بعد وفات وی قائم مقام و کشد خواجه یوسف را بعد از پنجاه سالگی میل
 و انقطاع شد خواست که نزدیک بمراجلجی بر یکی که بسیار بزرگ بوده شیخ ابواسحاق شامی
 زیارت ایشان بسیار میکرد و چله خانه در زمین بکند با شارت با تقی غیبی معنی را که حال اولیای
 و است اختیار کرد چون بیل کلند آوردند زمین بغایت محکم بود چنانکه هیچکس آنرا نتوانست کند
 خواجه کلند داشت و بدست مبارک خود از پاشنگاه تا نماز پیشین آنرا با تمام رسانید و دست
 دوازده سال در آنجا بسروده و چندان سکر و حیرت عالم فناد و هشتاد و دو لوله بر و سینه
 شده بود که گاه بود که چون خادم آب و جنوب بدست و بر میخیزد و راشائی آن بند خود غایت شد

ویکه ساعت که پامیتس را غیب مامدی و مار حاضر شدی و دو صورا با تمام سایه در
 وقت که شیخ الاسلام علیه الله الساری بمراحتت رسیده بود و دوسه ملاقات کرده است
 بعد معاودت محفل و مجلس محافل استخوان دسی میکرده و در وقت رفتن سیر میهن خود خواسته
 قطب الدین مودود را تحصیل دست کرد و قائم مقام گردانید صاحب مرات الاسرار سیر الاسرار
 و صاحب اقتباس الانوار می آر که وقتی خواسته لویوسف در راسته میرفت و دید که مسیحی به او
 می گفت دوسته تیری مالائے مسیح پرده و آن شته تیر از مرسته عارت مسیحی تقدیریک گر کم کرد
 هر چند فکر کرد در این می آرده احد ثقات می کرد پس از اسیر مرد آمد مالائے مسیح
 یکسره خوب شته تیر راست ساک خود گرفت و گفت اسم الله الرحمن الرحیم پس آن شته تیر
 رعایت مسیحی گد انت یک که از جامی که خواسته گرفته بود فار سمارت مسیحی ریادت آمد تا مال
 المشایخ آن مسیح در میان حیتت و هر یو بر پا بوده هم می ار سیر الاسرار و صاحب اقتباس
 سیر القباب می آر که خواسته یوسف را مصحف حفظ سویدین سب خاطر سار کشتن تر و دیدند
 بی خود خواسته ابو محمد را در واقع دید و مود که صد بار سوره فاتحه بخوان تا این تر و در خلاص شوی
 بمحمد خواندن سوره مذکور تمام قرآن خواسته ریادت چنانکه در هر ستار و دسی به ختم قرآن
 میکرده و هم دسے ار سیر قطاب می آر که شعی خواسته مالفس خود گفت که امتب اگر اس
 موافقت کنی رد و کیمت ما ختم قرآن کم و نفس آن سب موافقت کرد و الا آن دو کیمت است
 این شمس کاهلی اسان شد که آن سیر خورده بود پس حاجه تا است سال آب بدو داد و هم صاحب اقتباس
 می آر دوی هیچ دستتبی حسی است بدین ترتیب خواسته ناصر الدین ابو یوسف پس محمد سیر
 سیر الدین سیر سید عبد الله الملق علی اکبر س امام علی لقی بن محمد لقی ابو الدین
 علی رصاص امام موسی کاظم س امام جعفر صادق س امام محمد باقر س امام ربیع العادین
 س امیر المؤمنین امام حسین س علی المدینه س علی مرتضی کرم الله وجهه و خواسته بیت
 مقدس را صحبت داشتی و به تم تقدیر که به تاشی و تعلیم ایشان کرد و به نگاشی تم به بل دیا

نعمت‌وی عبد الواحد مصنف سنابل می آرند که به محبت خواجه یوسف سکه روز بودی صاحب
 گشت و کرامات شدی و از عرش تا تحت الثری نظر دی اقتادای دستار و زر گاشتی شیخ شبلی
 بملاقات خواجه رسیدی هر بار که روی خواجه دیدی بسجده و آردی پسندید که پسندست که بدیدن روی
 خواجه بسجده می آئی وی گفت آنچه من در حقیقت خواجه می بینم اگر شما هم ببینید بیضاقت بقرار شود خواجه علم
 کمال داشت شیخ محمد شتی گفت ای ناصر الدین علم خدا علم نیست که عقل نر آن توان یافت مگر بتعلیم خدا بیعیانی
 خواجه ناصر الدین چیزی سپیدتر از حقیقتی متعقده جواب گفت خواجه ناصر الدین گفت نیده میخوابد که در سلک
 مریدان مخدوم کرد و قبول فرمود و مرید کرد پس گفت ای ناصر الدین هفت بار نام من بگو و بوی زمین نظر کن
 و هفت بار نام من بگو و بوی آسمان نظر کن خواهی چنان کرد نظر کن تحت الثری و تافوق عرش سید محمد
 اسم اعظم که از خواجه خضر علیه السلام یافته بود خواجه به آموخت مجرب که او اسم اعظم ما گرفت علم لدنی بگشاد و فرمود
 باید که فقر و فاقه اختیار کنی و هم صاحبیات اسرار می آر و دوارق عادات خواجه بیشتر از آنست که در قلم آید چون
 خواجه فرسید پس بزرگ نمود خواجه دود و حشمتی را تحصیل عظم کرد و قائم مقام خود گردانید و در پیشگاه و فاش
 و زرع جامه ای لا اول نیست و حسین در بیامه در زمان خلا ابو جعفر عبدالعزیز قائم بن قاضی خلیفه بنی عباس که معا
 سلطان طغرل بیگ بن کایمل بن سلجوق بود واقع شد و مدت عمر خواجه ناصر الدین بقول نصیحت پشاد و چهار
 سال بود و در وقت تاریخ وصالش بقول سیر الاقطاب عارف کامل بوده و رحمت الله علیه
 ذکر آن پیشوای ارباب الایمانست و هدایت امام شیخ ابو علی فارادی قدس سره
 نام وی فضل الدین محمد شیخ الشیخ خراسان بوده وقت خود منفرد بوده بطریق خاصه خود و
 تذکره و خط است که او امام ابو القاسم شیرازی و تسابی در تصوف بدو طرق یکی شیخ ابو القاسم
 طوسی و دیگر شیخ ابو الحسن قانی که پیشوای مشایخ و قطب ناخون شیخ بوده شیخ ابو علی فارادی گفته است
 که در ابتدای جوانی در شاپور طلب علم مشغول و مشغولم که شیخ ابو سعید ابو الحیر از منده آمده و با من بگو بدین رقم
 تا در پادشاه چو چشم من جمال دی قفا و عاشق دی گشتم و محبت این طائفه در دل من بشیر شد مگر در یکباره
 بدو رخانه خود نشسته بودم آن روی دیدار شیخ در دل من بدید آمد وقت آن نبود که شیخ بیرون

شیخ ابو القاسم شیرازی

آید جو استم که مگر شفاستم و بیرون آدم تحول بسیار سوخسیدم شمع را دیدم مامعی اسوده میرفت
 من هم برابر ایشان رفتم بجو شمع شمعای درخت و میج و در رفتند من در رفتم و در گوشه تن چشم
 شمع مرا شندید چون سماع مشغول تو مشغول شدم و صدای زدی نظا برتند و صادره بش کرد
 چون خارج شد مدار سماع شمع صادره بیرون کرد و بیرون می ناره میگردد و میراند شمع یک آستین با حیرت
 هم می کرد و سهوا و آوار داد که ای الو علی طلوسی کجائی من حوالت دم گفتم مرا می مید و محمد ابد
 مگر از مریدان شمع کسی الو علی نام دارد شمع دیگر بار آوار داد و حوالت دم سوم بار آوار داد و جمع گفتند
 شمع مگر ترا سبوح از رخاستم و پیش شمع آدم شمع آن تریب دامتین را من داد و گفت لود را چون این
 آستین و تریبی آنجا می شد و وحدت کردم و در حوائی عربیه بادم و بیرونه بخندت شمع آدم و مرا
 در وحدت شمع بسیار نایده و دستهای میدید آمد و سالها روی نمود و چون شمع اریتا یور روف
 من میری استاد که امام الو القاسم قنیری رحمه الله علیه بود نام دی علی اکرم پس حوالت ای نفس نیست
 و صاحب تائید و تصدیقات الاقارار و مرید الو علی و باقی است آدم و حوائی که سیدای آید آید
 میگفتم و او میگفت برو ای بسیار آموختن مشغول باش و هر روز آن روشنی زیارت می رود
 و سه سال دیگر تحصیل علم مشغول بودم تا یک در قلم ارجمه برکتیدم سعید بر آمد بر حاستم
 و پیش استاد رفتم و حال مادی گفتم و استاد امام گفت چون علم دست از تو بداشت تو بیرون
 از دی مدار کار را باش و معاطه مشغول کرد و رفتم در ختم از مدرسه با خافاه آوردم و وحدت
 امام مشغول شدم امام در گرما درفته بود و تهاوس و بلوی چند آب در گرما بر ختم چون او بنا و امام
 مار گیدار دگفت این که بود که آب در گرما برکت من با خود گفتم سنجیدی کردم سامعش بودم که
 مار گیت حوالت آدم چون بار گفتم گفتم من بودم او بنا و گفت که ای الو علی هر چه الو القاسم
 بهتاد سال یافت تو یک آب باقی لیس مدتی بخا بدیش او بنا و شستم بگرد و حوائی من
 در آمد که در احوالت گفتم و الوافعه با او بنا و امام گفتم گفت که ای الو علی رو دست من از حوائی
 مرا ترسیت هر چه ازین فراتر بود راه فرا آن ندانم من با خود اندیشه کردم مرا پر س

بانیستی که مرا از بیم مقام فراتر برد و آن حالت زیادت پشیدی و من نام شیخ ابو القاسم کرگانی شنیده
 بودم و در بطوس نهادم و جانگاه و سه ندامت چون بشهر رسیدم جای وی پرسیدم نشان
 دادند رفتم با جماعتی از مریدان خویش در مسجد نشسته بودم و در کعبه تحیت مسجد بگذاریم
 و پیش از آنکه در آنجا رسیدم و در پیش من نشست و سر بر آورد و گفت بیای ابو علی تا به درای
 من سلام گفتی و بنشین و واقعه از خویش بگفتم شیخ ابو القاسم کرگانی گفت آری ابتدا
 مبارک باد به تو و بدرجه ترسیدی اما تربیت با پستی بدرجه بزرگی من با خود گرفتم و بر من
 پیش او مقام کردم و بعد از آنکه مرا مدتی دراز با انواع ریاضت و مجاهده فرمود و بر من اقبال کرد
 مجلس فرمود و فرزند خویش را بچشم من فرموده بود و بهم خواجه ابو علی فارمدی گوید که پیش از آنکه شیخ
 ابو القاسم عقد مجلس بپاید شیخ ابو سعید از همه بطوس آمده بود بخدمت وی رفتم و گفتم ای ابو علی بود
 که چون طوطی زاده سخن از ندان پس بر نیاید که شیخ ابو القاسم مرا عقد مجلس فرمود سخن بر من کشادگی و سخنان
 ریح الاول سده چهار صد و هفتاد و هفت در طوس منصف از دنیا را اینجا شوم بر آن آورده که شیخ ابو
 ابو الخیر پیشوا سی وی بکنم ابو حفص احدا و قدس سره در نقیض است از طبقه اولی است
 نام و سه عمر بن سلیمان بود و از میان بنی شاپور است با و شاه مشایخ بود شیخ ملاست پیر ابو عثمان
 و شاه شجاع کرمانی پوی نسبت درست میکند شیخ الاسلام گوید که وی نموده جهان بود یعنی از
 کمال و ولایت با مرتب تعالی میکرد و خود را در جهان بنمود بصورت و معنی و در وقت خود و حق
 ویرا فرمود که مرا چنین باید بود و ابو حفص فنیق احمد خفردیه و خواجه بایزید است و شاکر است
 و استاد طریقت او خواجه عبدالرحمن سی بادر می است و با وی محبت و اخوت صاحب مکتب الایام
 یکی از وی و صمیمت خواست گفت ای انی ملازم بکدر باش پیرو را بگو بکشتانید و ملازم بکشد با شتاب
 را گردن بنهادیم و می گفت هر که در وقتی افعال احوال خود را بمیزان کتاب سنت نسجند
 و خواطر خود را منتهی دارد ویرا از جمله مردان شکریم و هم وی گفته الفتوة او و الاوصاف و ترک
 الانتصاف و توفی فی سنده اربع و ستین و مائتین و قیل سبع و فی تاریخ امام باقری خلس الخ و در کتب معتبره

ظاهر عنوان حسن ادب باطل است معطله گوید صلی الله علیه وسلم تو متع قلبه لم یسبح خوارجه
 خواهم بعد العبدین محمد مرتعش قدس سره ۱ طبقه را بعد است کبیتا والحمد لله رب العالمین
 از جمله اخیر انداد و نگار مساح عرفان و انکه ایسان و محراب لیل تقوی بود مقبول کاسه ایست
 خواهم الوعص جدا است و ما خواهم جید و خواهم الوعصا و الوکرت علی صحت اثنت الوعصا
 سیاحت و موده بود هر سال هر مرتب سحر می کرد و چاشنی سر به و سر به می کشید و می خورد
 و در یاده سودی و گاه دینه و ریونی هم می کشید و می خورد و در میا بود و گاه جوانی
 و بهیوش است و اشارت کرد و ما تو گفتیم که احمد جو است شرم مدار که سوال میکند و در خواست آدم مایه
 که در آن رسیدیم سر گفت ساه میگیرم بقضای آرا که در سر بود آمد و در سبیه نو غیدار میس
 سدم چون حداد مدت خود آدم آنخوان رفت بود چون غنای رسید لغات میگویند که استقام علی
 کرم الله و حمد کواثیدم و آنخوان سر ماوی بود حضرت ایمن استاب نمود و هر نفس می کرد
 الله لا یحکم مانع سائلی چون بیدار سدیدم هر چه واسم نمرقه کروم و روی بسهر آوردم تا اینها قول
 ملازمه اهرار بود و صاحب تذکره الاولیاء گوید شخصی از وی گفت که فلان کس آب پیرو و هوای پیرو
 آنکه او را بعد امتحالی بوضع دیگر که حالت بدو بود که در رگزاران بود که در دیوار و در آستانه
 گفت تقوی من خلق است و تقوی حالت که غائب گرداد صاحب آرا اگر گفتی فی
 سه نمان و عسر و ثلثا و لقول ثلث و عسر و ثلثا و غش شیخ ابو الفکر سراج
 و رابطاوس الفقر گوید در حق علم کامل بود و در حق است صاحب کمال است و در
 نقایص سار است و کس فی طوس نه ده است و قمر وی آکا است و در بد تقوی ده و در سبطی
 سیر براده بود و قی شبستان بود و در آستان آتش میسوت و عارف سخن میر و شیخ راهای
 مدید آمد و آستانه براد و در میان آتش حداد را سجده آورد و روی او را از آتش آسید میسخت و آرا
 سوال کرد و گفت کسی که پزور گاه او آروئی خود در بخت بود آتش روی تواند سوخت آروئی
 که گفته هر حمار که پیش جاک من گذراند معذور بود حکم این نشانت اهل طوس چار بار است

خاک روی آوردندی و زانی بداشتندی انگاه بردندی شیخ ابوالفضل از این مجلس
 السمرقندی قدس سره در لغت است تمام وی مجرب کن آن است وی مرید ابوالفضل سراج است و پیش
 ابوسعید ابوالخیر است و نیز صاحب لغت است صاحب لغت می آرود صاحب کتاب کشف المحجوب نیز یکی
 نام میرد و میگوید که بشنید و شنیدم گفت که بودی بودم و محلی رفته بودم بلبلت گوت از بر
 پیکه کم در درختی شده بودم برگه های و شاخه های آن درخت نیز در شیخ ابوالفضل در آن کوی
 و مرید این شیخ شک نکرده که او خود غائب بود و بر حکم ابنساط میرد او رگفت باز خدا یکسال پیش است که
 مرا آنکی نداده که مومی نمود ترا ششم با دوستان چنین گفت که در حال بهر اوراق و اعضان و معلول
 درختان زرین دیدم انگاه گفتم که عجب کاری که کشایش دل را با تو سخن نتوان گفتم در لغت است برگه
 که شیخ ابوسعید راقض بودی قصد خاک پیر ابوالفضل کردی خواجده ابوطاهر فرزند شیخ ابوسعید
 گوید که روزی شیخ ما راقضی رسید و در میان مجلس گریان شد و همه جمع نیز گریان شدند و گفتم
 هرگاه ما راقضی بودی و می سوی خاک پیر ابوالفضل کردی بسبب بدل شدی متوکلین
 و وقت برستور نشست و جمله اصحاب با و بر رفتند چون ابوجور رسید شیخ آکساده گشت
 و وقت رخصت بدل رفت و در ایشان بغیر و فریاد برآمدند و شیخ را از هر ممتی سختی میرفت چون خبر رسید
 از راه بسرخاک پیر شد و از قول این بیت در خواست رسیدن سعدن شادیت این سعدن بود و کرم
 قبله مار و می یار قبله هر کس حرم و شیخ را دست گرفته بودند و گرد آن خاک طوان میگردند و بغیر نیز
 در ایشان سرو پای برهند و خاک میغلطیدند چون آرامی پدید آمد شیخ گفت این روز را تا بحین
 که بهتر از این روز نبیند بعد از آن هر مرید را که اندیشید شیخ بودی شیخ ویرا بسرخاک پیر ابوالفضل فرستادی
 و گفتی آن خاک را زیارت کن و رفت بار گرد آن خاک طوان کن تا مقصود حاصل شود و بهم صاحب لغت
 که شیخ المحجوب آرد که روزی لقمان نزد یکدیگر ابوالفضل حسن آمد ویرا دید جز وی در دست گشت ابوالفضل
 اندر این جزو پیر میخواست گفت همان که تو اندر ترک آنی گفت پس این خلاف چراست گفت خلاف
 تو می بینی که از من پیر کسی که چه چیز اهی از مستی بهیار شود از عیاری میاید اگر در ناخلاق بخیزد و میانی که

چه نظام شیخ ابو العصل حس برحسی وقتی اراده آمد و مردی شست یکی آن مدینه الوصل
 گفت پس به تفری این راز ما باید گفت اران بمیدانی که من باید بپوشم که من طلب کرده ام
 شیخ لقمان شریقی قدس سره وی استخوانی بسیار داس و عالمه با حیا و انانیت
 کشی افواض که معشاش رفت گفت لقمان آن مرد بود و این صحبت گفت هر چند منگی متش کردم
 پیش می مایست و یادم گفتم آنی مادتا با راحون مدله فیروزه از او تن میسید و نیا دشتا و میری
 مدنگ توبه گزینتم از او کس گفت مد استیدم که ای لقمان آرا اوت کردیم لسان آوازی آن یک عقل
 اروسه گر گفتند و س از علای می محاسن لوده است شیخ الو سعید لیا گفته است که لقمان آرا کرد
 حدای است سماء از هر چه شیخ الو سعید گفته که ششی جماعتی جمعه لوده و در طعنه است لوده با باران
 در بر صفت لسته بودیم حتی مرقه در معارف مسئله اشکل است لقمان را و یوم که ار نامم حالقا و در پیش
 و در پیش و منست و آن مسئله را بگفت خا که اشکل راحت ما برید و برام برید
 پیر ابو العصل گفت ای الو سعید مرتبه این مردی می گفتم می نمیم گفت اقتدار انشا بگفتم چرا
 گفت ارا که علم ما و شیخ الو سعید گفته لقمان محسوس را بیا ری بید که گفت پیر ابو العصل با یکدیگر
 که لقمان پیر و پیر چون استعید با جماعت آکا شد و چون لقمان با و را مدینه بسمی کرد و بر برالین
 منست و س بر بر سیمه تکریت سیکه ارجع گفت لا اله الا الله لقمان قسمی کرد گفت آمرزیت
 اما یادمی باید و او لقمان گفت ما را عریده میفرمائی در درگاه حق پیر ابو العصل را خوش آمد
 شیخ ابو سعید الو الخیر قدس سره در لهماست نام وی اصل الشیخ ابو الخیر است
 که و س سلطان وقف لوده و حال اهل طریقت و ترف القلوب و در وقت وی بهر شیخ
 اورا مسخر لوده و تفریر و س در طریقت ابو العصل من حس برحسی است شیخ الو سعید گفته که یکدیگر
 لین بر و همزستان محسن قل سما کستر لوده لقمان محسوس بر سر آن شسته لوده و قصد و س کردم
 و مرا آن بالا آمد و وی ماره بر یو سینت میدرست و ما وی می بگرستم و حضرت شیخ جان بساده
 لوده است که با لوده بر یو سینت لقمان اقتاده لوده چون آن ماره بر یو سینت در جنت گفت یا ماسن

باین پاره برین پوسن و منم پس برخواست و دست ما گرفت و در خاتاه پیر ابو الفضل برد
 ویرا آواز داد و می پیر زن آمد گفت یا ابا الفضل این را نگاهدار که دشمنان است میرا و شکست
 و در خاتاه برو و در صفه بنشست و بزوی برگرفت و در اینجا منظر میکرد یا چنانچه عادت داشتند
 طلبی در سینه پیدا کرد که در آن بجز صحبت پیر داشت گفت یا ابا سعید صد و بیست و چهار هزار پیر را که بختی
 گفتند با خلق بگویند که الله ایشان آمدند کسانی که این کلمه را گفتند و درین کلمه مستغرق شدند و گفتند
 این سخن آتش مراد خواب نگذاشت با ما و پیش از آفتاب بر آمدن از پیر دستوری محاسب
 و بدرستی تفسیر پیش ابو علی فقیه آدم چون بنشینم خواجده ابو علی اول رس این آیت بود قل الله
 ذکر هلم فی خوضه سجد یلعینون در آن ساعت درمی در سینه با کبشاد و ندب سماع ابن کلین بگویند
 و بگذارد دیگر آنکه در باطل خود روید بفرمانده ما را از ما فرستادند خواجده ابو علی آن تغیر در اندیشه گفت و
 بجا بود که گفتند پیر ابو الفضل گفت بر بنده با نجا شو که حرام بود ترا از آن محنی باین آمدن مانزد پیر ابو الفضل
 و اله توحید باین کلمه کشید چون پیر ابو الفضل را دید گفت یا ابا سعید مشک مشک که می ندانی پیش
 یان گم کنی تو این شربت نوش بگفتیم الشیخ چه میفرمائی گفت آری و بنشین این کلمه را باش که این کلمه
 بانو کار دارد چون پیر ابو الفضل بر حمت حق پیوست ما در مدت حیات پیر بر نکال که بودی می رجوع افتادی
 حل نکال ما را هیچکس متعین نبود الا شیخ ابو العباس آملی بامل رفتم و یکسال پیش وی بودم گویند که شیخ
 ابو العباس را در جماعت خانه صوفیان موضعی بود که چهل و یکسال در آنجا نشسته بود در میان
 جمع اگر شرب و ولشی نماز اقرونی کردی گفتی ای پسر تو بچسپ که این پیر چه میکند برای شما میکند
 ویرا باین همه هیچ کاریست و بدین حاجتی ندارد و هرگز در آن یکسال شیخ ابو سعید را نگفت که تو
 نجسب نماز کن چنانکه دیگر از او ویرا در برابر خود خاکبگی داده بود که شیخ ابو العباس قصد کرده بود که
 کشاده شده بود شیخ ابو سعید فرماست از آن دو جامه خود بیرون آورد و دستهای شسته و جامه از روی
 باز کرد و جامه خویش پیش میزدی داشت شیخ در پوشید پس بنیام شیخ را بنشین نمازی کرد و هم در پیشگاه
 نوازد پیش شیخ آورد و شیخ اشارت کرد که ترا باید پوشید شیخ ابو سعید در پوشید چون با ما شد جماعت حاضر آمد

اجماعاً بطلم شیع الوالعصل خمس حسی وقتی ار ہو اور آمد و روزی شست یکی آن مدتی الوالعصل
 گفت چه می نگری این ترا می باید گفت اران میبانی که می باید بپوشد که من طلب کرده ام
 شیخ لقمان شمری قدس سره وی است که نماز بسیار است و معاندان و عاصیان را ملامت
 کنشی احوالش که عقلش برکت گفت لقمان آن حدود و این حسب گفت هر چند مدتی پیش کردم
 نشی می مایست و در آمد گفتم آئی ما و شما را راحوں مله پیر شود آزادش می کنید تو یا و شاه میری
 مدگی نویر گفتم آید کس گفت مد استیدم که ای لقمان آرا اوت کردیم لسان آدوی آن که عقل
 اروسه برگرفت و سب از عقلائی محاسن لوده است شیخ الوسعید رسا گفته است که لقمان آرا کرد
 حدای اس سماء را هر چه شیخ الوسعید گفته که شمس جماعتی حقه لود و در حلقه لسته لود ما را الوالعصل
 بر صحنه نشسته بودیم حتی بر وقت و در معارف مسئله مشکل شد لقمان را دیکم که ار نام حلقه و برید
 و در پیش نشست و آن مسئله را بگفت چنانکه اشکال رحاست یار پیرید و در نام سر و
 پیر الوالعصل گفت اسی الوسعید مرتبه این مردی می گفتم می نیم گفت اقتدار است ای گفتم چرا
 گفت اگه علم نام و شیخ الوسعید گفته لقمان محنوں را یجاری دید که گفت پیر الوالعصل را گفتم
 که لقمان پیر و پیر چون استید با جماعت اکامتند چوں لقمان او را عید قسمی کرد پیر را لب
 مست و سب برید می نگریست یکبار جمع گفت لا اله الا الله لقمان قسمی کرد گفت آخر حقیقت
 انا بادی می باید و او لقمان گفت ما را عید میسر مانی مرد گاه حق پیر الوالعصل را خوش آمد
 شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سره در لفظ است نام وی اصل اللہ بن ابو الخیر است
 که دس سلطان وقت لود و مال اهل طریقت و ترف القلوب و در وقت وی همه تاج
 او را سحر لود و تیر و سب در طریقت الوالعصل بن حس حسنی است شیخ الوسعید گفته که یکبار وی
 لیج برد و ظهیرستان حسرت تل حاکست لود لقمان محنوں بر سر آن شسته لود قصد سب کردم
 و بر آن مالات دم وی باره ربو سبت مید رحمت و ماوی می بگریتم و حسرت شیخ حال اسناد
 لوه است که میباید ربو سبت لقمان افتاده لوده چون آن باره ربو سبت و در حقیقت میباید اسناد

باین پاره برین پوسن و ختم پس برخواست و دست ما گرفت و در خاقاه پیر ابو الفضل برد
 ویرا آواز داد و می پیردن آمد گفت یا ابا الفضل این را نگاهدار که او شما است پیر را دست گرفت
 و در خاقاه برود و در صدف نشست و بزوی برگرفت و در اینجا منظر میکرد و یا چنانچه عادت داشتند آن
 طلبی در سینه پیدا اند که در آن خبر صحبت پیر داشت گفت یا ابا سعید صد و بیست و چهار هزار پیر را که گفتی
 گفتند با خلق بگویند که الله ایشان احمد کسافی که این کلمه را گفتند درین کلمه مستغرق شدند و گفتند
 این سخن آتش مراد خواب نگذاشت با ما و پیش از آفتاب بر آمدن از پیر دستوری محو است
 و بدین تفسیر پیش ابو علی فقیه آدم چون نشستم خواجہ ابو علی اومل رس این آیت بود قل الله
 خير كله في خوضه سعد ليعبوا در آن ساعت در می در سینه با کیشاد و نلسامع این کلمه یعنی بگویند
 و بگذارد دیگر آنکه در باطل شود و بدین فائده ما را از مافراستاید خواجہ ابو علی آن تغیر را ندید گفت دو
 کجا بود که گفتیم توبه پیر ابو الفضل گفت بر خیز و با نجا شو که حرام بود ترا از آن معنی باین آمدن مانزد پیر ابو الفضل
 و الله و توبه پیر این کلمه است چون پیر ابو الفضل را دید گفت یا ابا سعید مشک مشک که می ندانی پیش
 مان گفتم می توانی شربت خویش بگفتسم الشیخ چه میفرمائی گفت آئی و نشین این کلمه را باش که این کلمه
 با تو کار دارد و چون پیر ابو الفضل بر حمت حق پیوست ما را و مدت حیات پیر هر شکل که بود می روی رجوع افتادی
 حل شکل ما را هیچکس متعین نبود الا شیخ ابو العباس آملی بامل رفتم و یکسال پیش می بودم گویند که شیخ
 ابو العباس را در جماعت خانه صوفیان موضعی بود که چهل و یکسال در آنجا نشسته بود و در میان
 جمع اگر شرب و ولش نماز اقرونی کردی گفتی ای پسر تو بچسب که این پیر چه میکند برای شما میکند
 ویرا باین همه هیچ کار نیست و بدین حاجتی ندارد و هرگز در آن یکسال شیخ ابو سعید را نگفت که تو
 نجیب نما کن چنانکه دیگر از او ویرا در برابر خود خاکلی داده بود یکیش شیخ ابو العباس قصد کرده بود و در ش
 کشاده شده بود شیخ ابو سعید برخواست از از او جامه خود بیرون آورد و دست می شد به جامه اندودی
 باز کرد و جامه خویش پیش می داشت شیخ در پوشید پس جامه شیخ را بستند و نازی کرد و مردم شکر کردند و
 نوزاد پیش شیخ آورد و شیخ اشارت کرد که ترا باید پوشید شیخ ابو سعید در پوشید چون جامه را پوشید

در شمع الوالداس گرسند جانم سج الواسعید و ما در و در شمع الواسعید تمامه سج الوالعاس در لعل نور
 سج الوالعاس گشت آری و در ستاره هفت همه نصیب من حوال منکی آمد مبارک کنش با شمع الواسعید
 گفتند سدر رسد و کس من سج الوالعاس آمد و دستند گفتند بارانیکه یک سخن گفته بس و یک
 اندوه ازل اندام تو کی میگوید سادی ازل اندام تو سج حدیگوید شمع و سب بر و و او در گفت
 که میرنگاه یوسف است ادوه است و سادی کنش حدیگوید صلیح و الامداد ادوه و سادی
 است و هر چه صفت است محمد است و محدث را القدم راه نیست پس گفت یوسف صفت و حدی
 و می مصطفی علیه السلام در متابعت سنت اگر کسی خوبی راه حوال مردی میکند
 گواهی است حوال آمد و کس بیرون شد بدید رسیدم که آمد و کس نمود گفت کل الوالحسن حوال
 الوعد الله و اسانی است شمع الواسعید را برسد بعضی اس حدیث که فکر سائید خبر سائید
 شمع گفت اندیشه یکساعت درستی خود ستر از عباد یکساله در آمد تیشه هستی خود شمع صمیم
 وقت ما رحمت چهارم سبحان سه العین دار لعماته ارد ما رحمت و ستر ایسان بر راه رفته
 ذکر آن سر حلقه امشاح کبار آن بپتوای اولیا ذان الداران موصوف
 حضرت وود و خو اجه قطب الدین مودود و حشمتی بن ابوالیوسف حشمتی قدس الله
 امر بزم یاسانی عظیم معانی عالی بود جمیع مسلک وقت رکعالات عالم نوی و معوی او معر فوید
 و در تربیت مریدان بیلیر رمان نووی حرقه فقر و اراد سار دست بد خود و توبه ناصر الدین الواسع
 نیستی نوسنده کمالات و حوار و عاواد وی یکدانش که در من محمد گمراشته وی قطب الدین
 است و ارکانی نقل است که وی حضرت در حال سماع بود و چشم هوا و اسپ گاهی گریه می کرد
 قسم رمودی در وی شرح شنبی رسیده که بر جلیب در مود که معوی در سماع لمسائده الله
 سرحد میگردد و دوست گوید العلال من ترا حسن و عیال ادم اهل سماع لی قصد و قسم آید و
 کایمی در حال حال خوف حلال ترس خرقا و غدا و نمد گریه شود و دیگر سر اردریاں ما که
 طاهر که و دگوید که اس را برادر است صاحب العیاب گوید وی رسیده بهشت سالکی تمام قرآن

چند روز پیش از این
 از استادان و مشایخ
 اسرار

بره بیدار حسن خصلت گردید و تحصیل علم اشتغال میداشت چون بسین بست و شش سالگی سید والد
 بزرگوار او را خواجگی بست از دنیا برفت و ویرا بجای خود بنشیند و وی بخصال حمیده موصوف بود
 افعال پسندیده معروف و مرموز آن ولایت بهم در مقام اعتقاد و محبت و انقیاد و ارادت
 و سی بود و در توفیق شریعت صحبت و دولت تربیت شیخ الاسلام احمد انصاری الباقی قدس
 سره نیز یافته بود در آنوقت که حضرت شیخ الاسلام از ولایت جام به راه تشریف آورده بود
 خواص و عوام مشایخ کرامات و خوارق عادت که از ایشان ظاهر می نمود همه مرید و معتقد می
 و این قصد در اطراف و اکناف آن ولایت انتشار یافت و از لواحق همراه متوجه مراد تبرک حضرت
 شد خبر آمد که خواجگه نمود و و چشمی مریدان بسیار جمع کرده است می آیند تا شیخ الاسلام احقر را برون
 بیرون کنند اما شیخ الاسلام احمد از آنرا پوشیده میداشتند و وی خود از بهر بهتر میداشت چون
 روزی بباد مسفره در آوردند گفت که ساعتی صبر کنید که جماعتی رسولان در راه اند چون ساعتی بگذشت
 درآمد که انجماعت بهرند ایشان را در آوردند و سلام گفتند و جواب شنیدند و طعام خوردند و مسفره بودند
 شیخ الاسلام گفت که شما میگویید یا ما بگوئیم که شما بچکار آمده اید ایشان گفتند که حضرت بفرماند فرمود که شما
 خواجگه نمود و فرستاده است که احمد را بگوئید که توبه ولایت با بچه کار آمده بسلاست با تکرار و گردن بکند
 گردانید ترا باز گردانیم رسولان قصد یقین کردند پس فهمید که مراد از ولایت این دیست است پس هر یک
 است نه از آن اوست نه از آن من و اگر مراد از ولایت مردمانند انبان رعایا بنجر اند پس شیخ انصاری
 باشد و اگر مراد از ولایت آنست که من میدانم اولیا و خدا عز و جل میدانند فردا ایشان نایم که
 کار ولایت چیست و چون است این سخن بگفت ابری عظیم برآمد و شبانروزی بسیار دیدم منظر
 روز دیگر با ما و ان شیخ فرمود که ستوران ساخته کنند تا برویم اصحاب گفتند امکان ندارد درین
 دو سه روز بعد از آنکه دیگر شمار هیچ ملاحی از آب توان گذشت شیخ گفت که سهل باشد که سر
 ملاحی که پس روان شدند چون بصبح ایرون آمدند شیخ الاسلام نگاه کرد و دید که جمعی از بنوه سلا
 بسته همراه ایشانند بر سید که انبان کیانند گفتند مریدان و محبان شما اند شنیده اند که جماعتی

و با استغفار سر برهنه کرد و گفت بر شمار دشمن است که این نوبت من باین ضامنم شمع گفت راست
 میگویی اما چرا بایشان در آمدن موافقت کردی خواجهمود و گفت بگروم عفو فرماید شمع گفت
 عفو کردم برو این قوم را باز گردان و دو خدمتگار نگاه دارد سه روز توقف کن چنان که بر و پیش
 شمع آمد و گفت چنانکه گفته بودی کردم و دیگر چه میفرماید تا چنان کنم شمع فرمود که اول مصالحی بر طرف
 نه و برو علم آموز که زاهدی علم سحره شیطان باشد گفت قبول کردم و دیگر چه میفرماید فرمود
 که چون از تحصیل علم فارغ شوی احباب و خاندان خود کن آباد و اجداد تو بزرگ برده اند و صاحب
 کرامات خواجهمود و گفت چون با حیا و خاندان میفرماید هم شمار برو چه بترک نشین مرا اجلاس فرست
 شمع گفت پیشتر آئی پیشتر آمد دست و سه بگرفت و بر کنار چهار بالش خود بنشاند و سه باگفت
 علم پس سر و رنج دست شمع بود و فرمود گرفت و نواز شهاب یافت و باز گشت بعد از آن باندک تر
 تحصیل علم و تکمیل معارف بجانب بلخ و بخارا التشریف برد و مدت چهار سال بقدر وسع و امکان
 در انساب اجتهاد نمود و از صفائی باطن در جمیع علوم صوری و معنوی کامل نگاشت چنانکه در
 و باز هر جا که شوازی آیات غریبه و کرامات عجیبه که تفصیل آن بتطویل می آید انجا ظاهر شد و بعد از آن
 بجانب چشت مراجعت فرموده چندی مریدان مستفیضان مشغول شد و از اطراف طالبان را در آن
 بخدمت می آوردند و بمقامات اعلی رسیدند یکی از اینجمله شاه سنجان لقب که نام می کرد این همه دوست
 و از ولیمه سنجان خواست بود و شرف صحبت خواجهمود را یافته است و چند مدت در حشمت اقامت نمود که در
 و مدت اقامت هرگز در شست نقض طهارت نکرده خواستی طهارت کند میخواست و در حشمت بزرگ آمد
 و در رفتی و طهارت ساختی در حاجت نموی و میگفتی که از چشت منزل بسیار و مقام بزرگ است و او ایستاد
 که در اینجا ادبی کنند و گویند پیشتر در خواجهمود سنجان میگفتند خواجهمود و چندی در این استاد لقب
 وی همیشه آن می نازید و مفاخرت میکرد و ذات سنجان بود و سینه می زد و شمع می زد و شمع می زد
 افتخار الانوار از سیر الاقطاب می آید که خواجهمود و چشتی با فقر و مسکینان همیشه صحبت می نمود
 نو هرگز نمی پوشید و کشتن قلوب کشتن ارواح بسیار حاضر در وقت بود در انوار

بر کنگ یک یک و ظلم کمال جهالت که در دیار ه سالگی کتاب مباح العارفين در میان بود
 سواد و حلاوت انشراح لیس که در دیر است و بیمار سالگی بعد از کجائی وی تمام نشد
 چون بخت بد و جوراداد آورد و دست سال در خلوت است و در کرد و محامه شایسته گشت سبک
 بعد از پنج شش روز اولی کردی و دست سی سال سبک خواب که در بخت خلافت داد و کلیم بود
 فرمود این کلیم حضرت محمد صلی الله علیه و سلم و علی مرتضی است و بعد از آنکه این را کسی بود که
 صاحب یاست سدید یاست و مدح و ذم پیش او یکسان بود و این ترسیکی که در تو سید است این اسم اعظم است
 با مساحت علم ظاهر و باطن که سوف گردید گوید از سبب المقدس تا احوال حیات و مدح و بهر تالیف است
 و مریدان را بعد از سیست و پنجمی از سبب طاب میگوید که چون خواه بود و خوشی بعد از هر روز گوار بود
 در سیست و چهار سالگی سبب و شست و شوی احمد شمس احمد برده و بیست و سه قدس سره و خواهر و دوار
 سعادان رگ است و جور و سال ه ما احسانید و با ترقیست نام و سبب خود سبب این نام ارحام شمس است
 سون رات سید عیسی مردان بهار برای انگیز خلوت میان هر دو و بزرگ شش خواه بود و در گنبد
 که سبب احمد نام کلان است و ولایت تمام است آمده است خواه راقه کرد و فرمود که ایچ میگوید باطل است
 احمد از روی محبت و تقوی نمی آید درین اساس هر یک رسید خواه بقتل نمودن مران نامچار
 سرس کرد که برای استقلال مردم بسیار دید خواه سبب آنها گوش کرد و ما مریدان و صوفیان که
 خیر چهار ماه بود و در لای شدید دران هنگام خواه را از حشیت تاپرات دوار و بهر مرید
 حلیه از شهر و دوا می در رکاب خلوت همراه شد و چون ردیای تو کم نایس ماران و شاکلان
 هر دو و در کار و سبب پیدا اراں روی آب شمس احمد شمس شیر سوار شده آمده است و درین روی
 خواه بود که از حشیت ردیوار سوار شده تسلیه آورد و در دوار در رفتن برادریست میبود
 مایه و ماران سح احمد چون همراه خواه بود و دوا سبب بسیار دید که شمس احمد شمس بود و سبب
 مسافه میب خواه بود و در لای ملاقات آمده است این اسم مریدان و صوفیان و می انداخته الام
 یا اس شمس آوار داد که تا از آن گذرید یا ما سبب خواه فرمود و شاکلان راه و در نخواه آمده است و سبب

سجده مت شتا میرسم اسم الله الرحمن الرحیم خواند و از دیوار بر جست و لبان برقی از دریا بگذاشت و با هم ملاقات
واقع شد شیخ با یاران خود فرمود که ما غیر واقع خیال کرده بودم خواه بود و در کمالی روزگار است
الحمد لله که از دیوارش مشرف شدیم پس ایستادند و تادیری حرف و حکایات در میان آوردند و بعد
خواجگ گفت شتا را همین باید و نیز بچانه قدم رنج بفرمایند و زیارت خواجگان شتا نیز دریا بید شیخ
گفت مقصود ملاقات شتا بود آن بوجه احسن میرسد و زیارات خواجگان از اینجا میسر است از آنکه تصرف و حر
اولیاء و اثر ولایت ایشان همه بجا است پس شیخ بچشت وی کرد و زمین بوس نمود و فاتحه خواند و بر
و در زمانه خواجگ علی حکیم که مقتضای شیخ بود فرمود آمدن خواجگ بود و نیز آتایان همراه بودند و بزرگوار
صاحب سراسر روز را بنمایانند و مجلس سماع در آوردند و پیش ازین خادم شیخ احمد عرض نمود که
رخت خواب کجی بپوشید از شیخ فرمود باش که مسمی در پیش است چون شب آمد هر دو بزرگ در سماع مشغول
شدند و آن مردمان نامهربان که قبل ازین بار با گفته آنها بجناب خواجگ پیش رفته بود و فرصت را غنیمت
دانسته سلاحی بسته مجلس در آمدند و خواستند که کار شیخ به تیغ و خنجر تمام رسانند تا همت کشتن خواجگ نمایند که
تا گاه نگذاشتند ایشان را شاد و لرزه بر اندام آنها مستولی شد درین اثنا هر دو بزرگ اتفاق بسوی ایشان
منظر غضب نگاه کردند و میزبانی خود افتادند تا آنکه بعد از سماع بدیشان افاق دست داد شیخ آنها را بدید و بخواجگ
متوجه گردید و فرمود همان خواجگ این چیست که دیده خواجگ تمامی سال از اوقات آخر بیان نمود شیخ احمد بجام
گفت ایشان سزای خود می یافتند حالا در گذر باید کرد خواه بود و گفت که ایشان گناه و شاکر ده تا
شما عفو فرمایند فائده نمیکند شیخ گفت من اگر گناه ایشان در گذشته شتا نیز معاف نمایم خواه گفت که
چون شتا خوشنودند من نیز معاف کردم به شتان بجال خود آمدند و در پای شیخین افتادند و توبه نمودند
پس حضرت شیخ احمد بجام فاتحه خواند و بجانب بجام مراجعت فرمود خواه بود و دوشی متوجه چشت گردید و
احمد بجام در رخت خواجگ برای تحصیل علم تاکید بسیار کرد و گفت در دیشی بعلم چیزی نیست خبر عالم
مهرت کمال داری ولیکن علم ظاهری نیز در کار است تا طاهر و باطن کجی گردد و حضرت خواجگ هیچی از ایشان
قبول کرد و هم در آن سال تحصیل علم غنیمت بلخ نمود و هم صاحب اقتباس الانوار مینو سید چون در

حضرت خواجہ سلیمان در روم در آمد لغز و ریت لعینہ سنت افکار و دانش عالم بالصواب و ہم وی از
سیر الاقطار وی از جویہ عبد الحامق عیوانی نقل میکند کہ در ایام عاشورہ در جمعی حضرت خواجہ
در معرفت بیان نمود ما گاہ جوانی آمد بصورت راہبان خرقہ در رد سجادہ بر دوش داشتہ گوشہ نشین
نگاہ خواجہ افتاد و خواجہ فرمود چہ راست گفتی گفت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ القوا من
راست المؤمن فابطلتہ تو را اندیشہ سرائی حدیث حیثیت حضرت خواجہ فرمود سراسیمہ است
تا زنا رنگی و اماں خواجہ امت حق صل و علا آری دارم شوی گفت لعنہ اللہ علیہ و آلہ و سلم
خواجہ خادمی را اشارت نمود تا رقدار و کرشہ زبانی بر آمد وی محل گردید و گریست و در آنجا
افتاد در نار نیکست و مسلمان شد و ستمہ سائل است در حالقاہ خواجہ نمود و چہستی سر کہ نہ روز مادی
کار استہ او کشادہ شدی یکی را اولیاء اللہ گفتی نقل شدہ بیعتی دوی شخصی با مدار و عاری محرم
اسرار و محقق بر گوار سرقم مقررین و اما را رود و مقولست کہ حیای خلق و تواضع بہرہ را سلام
وجود را از حاکمہ شمردی و علام و کیرک خود را سلام کردی و قیام نمودی استی مسما مراۃ الاسرار
از سیر الاولیاء می آرد کہ چون خواجہ فطالہ بن مود و چہستی را رحمت مراحم شدہ مردی باہمیت مامور
و حریریہ شستہ است خواجہ بود و داد خواجہ مطالعہ نمود و حریریہ را بہر ششم خود مباد و جان حق سلم
کو لعلہ از تخمیر و نکسین خواجہ کہ حصارہ سردار سردار استہ مردم تحریر بود کہ آوار صعب بر آمدہ بود
رفتہ آریاں مردان حیث پدید و کار حصارہ گدازد و بعدہ اصحابہ را فرار کہ مریدان خواجہ لکاد
انداد وی پسند حاضر گفتہ و کار گذارد و بعدہ خلق ہمارا دانمود پس خواجہ گفت کہ حصارہ سردار نہ
خود خود در پوچہ است و میرت نامو صبح کہ خواجہ قبول کردہ بود و فرود آمدن کرامت خواجہ چندان کفار
و یار مسلمان شدہ کہ در شمار یاسد تونی می عود نہجہ رجب سبع و خمسائہ در میان سوز الدہر
سبح و چہشت مدون گشت ریت حیانتش بود و بہت بیال را بود و چہتہ لایعہ علیہ تاریخ سوز اولیاء
انکہ مود و چہشتش نام است و گشتن جاریع اسلام است و عجمہ خانہ ان بیت آمدہ دوی ساسان
سازان را حلقان مسعودہ گوشت آب از مود و در خواجہ بر از طریقہ ہمارا و اولیاء کمار داشت

نمايد سيرش ماکرود که اسه ساح ماکر و طاف قاست کن تہ ابايات جيه کار و هم وسکتہ قول
 است کمنع وعطائر خدا تعالی سیمین عیس القضاة همدانی ووصفات خود آورده است که
 عزالی گفت وی یمنی او کمر سلح در ماحات گفت الی ما لکنته فی خلقی خدا و ادرا و سیدین مس حکمت
 است خواب که لکنته فی خلقتی فی عزالی و حک و محنتی فی قلک گفت حکمت است
 که جمال خود را در آئینه روح تو سیم و مت خود را در دل تو آگه حجة الاسلام محمد بن عمر الزلی
 رحمه الله علیه کیمیت وی ابو حامد است و لقب وی ریس الدین شهاب و در تصوف شیخ ابو علی
 فارابی است عزالی ہی است اردیه نامی طوس اکنون اتران باقی بیست وی گفته اند سمعت
 امام علی العاریدی قدس الله تعالی و حیدر دخی عن تحفه انی علی القاسم الکرکافی قدس الله تعالی و
 قال ان الاسماء التسعة و التسعين تفسیر او صفات العبد است لک هو کف عی الشاک ویر واصل یمنی
 سبع امانی که در ادرا شیخ خود را و القاسم نامهای بود و به گاه حق سجده و صبر سالک میگردد
 و سالک مطه خود را را میگوید و حال که سده همد و در سلوک است بهایت سید ویر که مایه
 الله متی گرد و سیر می اندر بهایت میاست و وی اهل در طوس است ابو خلیل علوم نمون
 بانظام الملک ملاقات کرد و قول تمام یافت و ما افاضل نظام الملک ماسطه کرد و در ایتان فاست
 تدیرش میله و در ابوی تفویض کرد و در سه اربع و تمان و اربعه بعد از وقت بعد همه را
 و طریق به و القطار گرفت و قصد حج کرد و در سه تمان و تمان و اربعه حج گذارد و بتام مراعت
 و عدلی آجا بود و ارحامه بیت المقدس فیت و ارحامه حرمی در اسکندریه بود و در تمام
 بعد از آن بوطس خود یار گشت و بحال خود مشغول است و در خلق خلوت گردید و کتب آید و تصنیف کرد
 و بعد هم در بیت ابورس گفت و بعد از چاه نرگ و لؤلؤش با کشت صوفیه شافیه و را علم طریقه ساز
 و اوقات خود را در فرائد ویر و در حج کرد و در حج قرآن و صحبت ارباب قلوب تدیس تمام ما ان کمال
 رحمت حق میوست و در معشر جادی الا که در محس مائة حالات کمالات وی السیاق و در تفسیر
 ویرین مختصر کجی رحمة الله علیه السعید حجة الاسلام ابرین سرای سیه حیات حیدر میله

پایند و پنج شیخ احمد غفرالی رحمه علیه و نفعات است و می از اصحاب شیخ ابوبکر نساج
است لغتینغات معتبره و مسائل دینی منبذ دارد و یکی از ان رساله اسونخ است که لغات شیخ خردلین
عراقی بر من آن واقع است چنانکه در دیباچه لغات میگوید اما بعد این کلمه چند در دیباچه مراب عشق
سنن سونخ زبان وقت املا کرد و یکی از فصول سونخ نیست که معشوق بهر حال بنوع معشوق است
پس استغنا و غفت اوست و عاشق بهر حال خود عاشق است پس فقط صفت اوست عاشق را
همیشه در باید پس افتقار همیشه صفت اوست و معشوق را هیچ چیز یعنی باریکه خود را دارد لا حرم
استغنا باشد و عاشق لغات یعنی ذات معشوق بملأ حظه صفت معشوقیت محتاج عاشق
اما بملأ حظه صفت معشوقی محتاج است بعشق و عاشق که خود را دارد یعنی غفانی نفس ثابت است
دیرین ثبوت احتیاج با حد نیست بخلاف عاشق که ویر معشوق ثابت نیست رو بگرگونی و می از
حال سار ش حجت الاسلام پرسید که وی کجا است گفت وی در خون است سائل ویر اطلب
در سبی یافت از قول شیخ احمد تعجب نمود و قصه را با حجة الاسلام بگفت گفت راست گفت من
از سائل متحاشیه فکر میکردم یکی از صوفیان از فرزندین بطوس رسید حجة الاسلام درآمد ویر از جا
براد خود شیخ احمد پرسید آنچه میدانست گفت او گفت با تو از کلام سونخ است گفت آری جزوی دلم
پیش آورد و در آن تامل کرد و گفت سبحان الله انچه ما طلب کردیم احمد یافت در سینه سبع و عشر
از دنیا بیت و قبر و در فریشت ذکر آن محب و محقق صاحب اسرار آن مقتدر
عالی مقدار انعام معلوم کردنی قطب افرا و آنخواجہ حاجی شریف زند
قدس العسره وی در ریاضت و مجاہدات و ترک تجرید خدمی ثابت داشت و در کلیات
و نوارق میان قوم مخصوص و در نکات و اشارات و معانی توحید حمله اهل حقیقت فانه توحید بدو
و در تربیت مریدان عدم المثل بود منیر الدین لقب داشت و فرقه فقر و ارادت خواجہ قطب الدین مودو
چشتی پوشید ایشان فرمودند از سماع آلاش حد و کینه و غل و غش کلکی زائل میگردد و بسجده شکر
میل ننگد اهل سماع از وی اقرار کنند و اگر کنند صاحب مراة از سیر الاولیایم آورد که خواجہ حاجی

[illegible]

نمایان کاکت نه خرقه کای حاجی شریف را پادشاه و ملافت عطا فرمود و بجای خوشنود
بافقر و فاق و محبت بانرا و مساکین و انچه راه درستی پیران است او را تلقین کرد و هم وی گوید چون
حاجی شریف خرقه خلافت پوشید یافت عیب آواز داد که ای حاجی شریف پوشیدن خرقه عظیم مبارک
باشد تا ترا آموزیدیم و مقبول حضرت خود کردیم هر که با تو محبت گیرد او را نیز مقبول حضرت خود کردیم
صاحب اقتباس الانوار از سیر الاقطاب می گوید که مرقد و قبر وی در شهر قنوج برکناره دریا متصل
بانب شمال واقع است اگر چه شریف آمدن ایشان در هندوستان و در اینجا رسالت نمودند
مطلقا از هیچ کتب مشایخ معلوم نیست ولیکن مانند وین شهر و وزیرگان روزگار شهرت تمام از
این فقیر مکرر زیارت کرده و الله اعلم بالصواب سوم ماه رجب سنه وفاتش نظر نیاید و بقولی در
سنه اربع و ثمانین و نسیاته و بقولی معاصر خوار و پوسیده است از آن بود بقولی قبر شریف در ملک شام یا
قنوج است و بقولی در قریه نند که از قریات بنجرا است رحمة الله علیه هم فرمود که حجره او
پوسیده است و بیانی گویست که ای ابو جعفر است است قدس الله روحه
در اینجا است حضرت خواجہ محمد یار صاحب معروضه در کتاب فضل الخطاب آورده است که در سنه
شرف الدین العقیلی الانصاری النجاری روح الله و هم که از کبار علما و اندو از خاندان خود بگن
قدس الله ارواحهم بطول شریف ایشان مکتوب است به شیخ یوسف بهرانی مشهوره ساله بود و از آن
رفتند و از ابی اسحاق فقیه علم فقه آموختند و در علم نظر در مجال رسید و بنده بهب امام انجمن
رحمة الله تعالی علیه بودند و در اصفهان و نجرا انعم کردند و در عراق و خوارزم و خراسان
ماوراءالنهر صاحب قبول بودند و حتی در کوه دریا کن شدند و خرقه از دست شیخ عبید
جوینی پوشیدند و در قنوج انستاب شیخ عبدالعزیز بنی و شیخ سمنانی و شیخ ابوعلی فایز
کردند و ولادت وی در سنه اربعین از حیوانه بوده است و هم که بنویسید و در تاریخ امام باقری مذکور
که خواجہ یوسف بهرانی صاحب احوال کرامات بوده و در نجرا و اصفهان و عراق و خراسان
و سمرقند و نجرا افاده نمود و حدیث و زید و موافق فرمود و تالیف از وی مستمع شدند و در مرقد

ار کرد مدتی آنجا ساکن شد و بعد هرات رفت و در وقت آنکه الحود لود و مار عرمت مراد
 از جنسی مار دیگر هرات رفت یکجدا آنجا لود و مار عرمت مراد و چون اهرات ببرد
 در راه وفات یافت و در همان موضع که وفات یافته بود و در ارض کرده و گوسفند را
 این الحاکم را بر میان و بود و بعد مسافر و بر عقل کرد و در سارک می آنجا سیر کرد و در
 حضرت حواءه لود را و اب رو یک سیده است همان کس از میان احاث مراد را و او
 کلاف و مات خود و کلاف صاحب مات می آرد و سج می الی اس العری تدس البدر و بعضی
 مصنفات خود و مسکو یک در سه نشتن و سمانه سج او حد الدن کرانی و شهر خود و در سرل
 و سگ که در با و حواءه لود یوسف هراتی که ریاد سار شصت سال بر حواءه سیتی
 و در سر در راد و خود لود که حواطر برون حق و در ای می جلوه کرد و عادت وی آن بود که در
 محمد میر آمد و آن روی گران آمد و میبست که گاهی مالدت مرکز می سوار شد و در
 ماهر که حد اشغال خواهد و برادر آفرکت برادر شهر برون و در و مادیه در آمد تا و در اسعد و در
 رساید و بایست و شمع و در آمد و مسعود در آمد و یکده شخصی سر در کشیده است بعد از ساقی
 حوانی بود و ما هست گفت مالم و مسئله شکل شده است و اگر در شمع آریا و در و نود
 هرگاه و مشکلی شود و شهر و آری و ارم برین و در و یک سج گفته است که آنحال من نظر کرد و گفت
 مرا مشکلی نبود و هر سگی را نوسلی است مثل تو سج اس العری میگید پس از انجاد استم که مرید صابا
 مصدق خود و تحری سج کاس خود و می تواند کرد و حواءه لود و حواءه لود و حواءه لود
 حسن اندنی و حواءه احمد لیسوی و حواءه عبد الحالی و حواءه لود و حواءه لود و حواءه لود
 و حواءه و دیگر لطیف ادب در حیات وی لوده اند و چون حواءه احمد لیسوی لطیف ترکستان
 مسج یاران را مسالت حواءه عبد الحالی دلالت کرد و همچنین در رساله بعضی از متاخرین این
 است لوفی فی سه حسن ثلثین و سمانه رحمة الله علیه خواجہ احمد لیسوی منشأ
 خالواده لیسویان رحمة الله تعالی علیه وی علیه سوم بود و اندر حواءه لود و حواءه لود

منشأ خالواده لیسویان

حواءه لود

بدانی قدس سره و در شجاعت که ایشان را تا بسوی کوه سید و انار که ترکی پیر است بر شجاعت
 بزرگ الملاقا کنند مولد ایشان میسی است که شهر لیست مشهور از بلاد ترکسان و قبر مبارک ایشان در نجف
 صاحب آیات و کرامات جلیله و مقامات رفیعه بوده اند و ایشان در طغلی منظور نظر مای سلطان شده اند
 که از قدما مشایخ ترک بوده اند باب ارسال با اشارت شتمل بر بشارت حضرت رسالت علیه السلام بر
 وی شغل گرفته اند و خواهر و برادر خدمت ایشان ترقی کلی واقع شده و تا بایک سالان در قید حیات بوده اند
 خواهر سبیل و ام بلاست و قیام پذیرده اند بعد از وفات وی هم بشارت وی بنجار آمده اند و سلوک
 ایشان در خدمت خواهر یوسف تا کم شده و دیده بیکسلی و ارشاد رسیده اند و در رساله بعضی از مشایخ مشایخ
 اینخاندان چنین گویند که بعد از وفات خواهر عبد اللطیف و خواهر حسن تقی چون نوبت خلافت بنجار
 بسو رسید و بدعت خلق بنجار مشغول شدند بعد از چند گاه که ایشان را بشارت غیبی بجا نیت کردند
 عزیمت افتاد و در وقت بهر اصحاب بجا نیت خواهر عبد اللطیف و خواهر حسن تقی و خواهر یوسف و خواهر زینب
 میسی تو به فرمودند پوشیده ماند که خواهر احمد بسو هر حلقه مشایخ ترک اند و اکثر مشایخ ترک او در قیام ایشان
 پدیدشان است و در خاندان ایشان میسی بزرگوار عزیزان بوده اند که در مجموع ایشان را علیهم السلام
 و بد آنکه خواهر احمد را چهار خلیفه اند اول منصور اتاد و هم سعد اتاد و هم سلیمان تا چهارم حکیم اتاد و بقول
 هزار طالبان از کصاحب شاد شدند در سنده یا نصد و شصت زو بر وقت از دنیا و در قصه میسی در خون
 نو که خواهر عبد اللطیف و خواهر حسن تقی و خواهر یوسف و خواهر زینب و خواهر احمد و خواهر سبیل
 اند و هر حلقه خواهر گانند و هر حلقه سلسله عزیزان در شجاعت مولد و در فن و در علم و در
 از ولایت بنجار و آن دهی است بزرگ شهر مانند بر شمشیر سنگی از بنجار و نام پدر خواهر سبیل
 است بعد الامام معروف است از اولاد امام مالک بوده و والد وی از اولاد ملک روم است و
 گویند عبد الجلیل امام صحبت و از خضر علیه السلام بوده و خضر او را بوجود خواهر بشارت داد و عبد اللطیف
 نام نهاد و بعد عبد الجلیل امام از ولایت روم بدیاریاد را و النهر و ولایت بنجار آمده و بنجار
 ساکن شد و حضرت خواهر آنجا متولد گشت و در بنجار و ان نشود و تمام یافته و در میادی حال و بنجار

تأیید از حضرت مولانا

محققین علوم و اشغال داشته اند و نه تنها ستاره و قمر السان و در لفظ تحت است و معلوم همه و در اند
 علی الدوام در راه صدق و سقا و مالت شریع و دست مصطفی علی الله علیه و سلم و محال
 اهل مدینه و بهر که گشته اند و دش یاک خود را از لفظ اعیان گشته اند التانی را
 سقی و کردل در جوانی از حسرت علیه السلام بوده و در آن سن موافق بموده اند و خود را
 ایشان را سر بر می نمود که در جو صلب و آتشی و عوطه شور و بدل نگذاشته اند
 محمد رسول الله حال کرده و اس سنی اگر کند و نگار مشغول شد و دکتا و با مقتدا و اول حال
 آخر حال در نگار السان و در یک خلوص و محمود بوده بیدار آن شیخ الشیوخ عالم خواهد
 بهای بخارا آمدند و حوائج الخالق صحت السان در یافت و معلوم کرده که السان را هم
 و کردل بوده در صحت السان می نمودند و مدلی که در کار او بود و نگفته اند که حوائج سر
 الشاسد و حوائج یوسف بر صحت و ترقه و لغز حوائج یوسف حوائج محمد الخالق بر صحت
 مشغول شدند و احوال خود را بوستیدیدند و ولایت السان چنان شده که در کوفت و لایق
 و می آمدند و هم در رتبه السان و رتبه و موده و اندک و صحت حکم بر امی ایسر من علم و انوار
 مع احوال بر تو ما که متبع آثار سلف کسی نگار جماعت که از سلف که امام و مودل و مانی
 حالگاه ناکس و در حاله سپین سماع بسیار که سماع بسیار لفاق بیدار و در و بسیار
 سماع دل را بهر اید و در سماع افکار بکن سماع را اصحاب سماع بسیار که گوی که خود کم
 و از خلق مگر بهر چیزی که از تبه مگر بر مد و تیم در نهان است و در لیس خواس که تبه سطلان را
 بر و در گان راه هیچ دست باشد حوائج و موده که هر و نه که لست و لیس سیده مانی چون
 شود و سطلان و دست باید اما آن روده که لست و لیس سیده باشد و بهر
 بود و سیر بود و هر که غیرت بود و سطلان بگری و بجمین صفت انگشتی لست بود که روی راه
 دارد و لایب خدایا عز و جل دست راست و دست رسول است و بگری و در میان
 این و در دشمنی راه را سلوک کند در و در دهم برین الا اول سینه خمس و سینه خمسه

برفت از دنیا خواجه عارف ریوگری رحمه الله علیه در فنی است عبدالحانی را سه
 خلیفه بوده است خواجه امجدلیق و خواجه عارف ریوگری و خواجه اولیا دکان و سلسله
 نسبت ارادت حضرت بهادالدین نقشبند رحمه الله علیه ازین چاهه خواجه عارف میرسد
 در شجرات است ایشان خلیفه چهارم اند از خلفاء خواجه عبدالحانی قدس سره و مولود
 ایشان ریوگر است که موضع است بر شش فرسنگی از شهر بخارا اما عید و ان یکفر سنگی شری
 است خواجه عارف از فنی بسیار دینی داد و سلسله دوی اشاع گشت و نسبت ارادت خواجه بهاد

بوسه میرسد در غره شوال سنه هفتصد و پانزده وفات یافت عمر طویل داشت
 خواجه محمد بن نجیر فغنومی رحمه الله علیه در فنی است وی از خلفاء خواجه عارف است
 در شجرات است مولد ایشان انجیر فنی است و اعظم خلیفه خواجه عارف است و انجیر فغنومی مشهور است
 در ولایت بخارا از مشافعات ابکنی که دیه بزرگست و مشتمل بر چند ده مرزعه سه فرسنگ از شهر بخارا
 خواجه محمود در ابکنی سکونت داشت قبر وی آنجا است و بحجت وجه حلال کسب کنگاری میکرد
 و چون از خواجه عارف اجازت و ارشاد یافته بود و بدعوت خلق بجن مادیون و مامور شده
 بنا بر وقتقائی وقت و مصلحت حال طالبان ذکر علانیه معمول گردانید اول بار که مشغول
 شده اند در مرض موت خواجه عارف بوده است نزدیک زبان تسلیم ایشان بر سر تاج
 و خواجه عارف در آن محل فرموده است که این وقت آنوقت است که ما را اشارت کرده بودند
 و بعد از نقل ایشان خواجه محمود در مسجدی که بر دروازه ابکنی است بگرسلا نیمة مشغول شدند
 و مولانا حافظ الدین از کبار علماء وقت که جدا اعلی حضرت خواجه محمدی را رساند با اشارت از استاد
 شمس المائمه الحائری رحمه الله در بخارا از خواجه محمود سوال کردند بخدمت جمعی کثیر از ائمه علماء
 که خدمت شما ذکر علانیه بچیزیت میگویند خواجه فرمود تا خفته بیدار شود و غافل آگاه گردد و زنی او
 آمد باستقامت شریعت و طریقت در آید و بحقیقت توبه و انابت که مفتاح همه خیرات و مصلحت
 سعادات است رعیت نماید مولانا حافظ الدین گفتند نیت شما صحیح است و شما را این شغل حلال

نسخه
 خطی
 شماره
 ۱۰۰

مولانا سیف الدین فقیه از اکابر علماء آریزان بوده از حضرت غریزان سوال کرده که شما ذکر خلاصه چیست
 میگویند ایشان فرموده اند که با جمیع همه علماء و دانشمندان گفتن و تلقین کردن یک حکم حدیث
 لقنوا موتاكم لبشهادة ان لا اله الا الله جائز است و در ایشان هر نفسی نفسی این جمله است و زیست
 رمضان ستمه خمس عشر و سیمانه برفت از دنیا و بقول احمد عشرین نخواجه بابا اسماعیل حمزه الله
 علیه در نقلی است وی خلیفه حضرت غریزان است و خدمت خواججه بابا الدین بن نقیبه در آنجا قبول
 بفرزندی از ایشان بوده است و ایشانند که بار بار فقر میهند و آن میگذشتند میفرمودند که اینها
 بوی مردی می آید و زود باشد که فقر میهند از فقر عارفان بشود تا مردی از منزل میر کمال
 که از خلفای ایشان بطرف قصر عارفان میفرستادند و فرمودند از او و ملا و ملا حضرت خواججه را روزگاری
 بود که بعد ایشان معامله بر سینه ایشان گذاشتند تا تمام خدمت خواججه میباید مرد فرمودند که فرزند
 ما است و ما او را قبول کردیم و توجه با صاحب کردند و گفتند این آن مرد است که ما بخواهیم و می
 مقتدای روزگار شود و امیر سید کمال را فرمودند که در حق فرزند بهادر الدین برینست و شفقت و بیخ
 نداری و دنیا بجل کنم اگر تقصیر کنی امیر فرمودند مرد دنیا شوم اگر در محبت خود این تقصیر کنم و در شجاعت است
 ایشان افضل و اکمل صاحب حضرت غریزانند مولد ایشان قریه سمانج ده است که از جمله دهها
 متین است و یک شهر می دور است از رامتین و از بنجارا سینه عیسی و قهر ایشان بر آنجا است
 منقولست که چون حضرت غریزان را وفات نزدیک رسید خدمت خواججه میر با ما را از میان اصحاب
 اختیار کرده و امر خلافت دنیایت خود را با ایشان تفویض فرموده همه اصحاب را بابت ایشان اگر
 ورد هم حمادی الاخری سه بیت صد پنجاه و پنج برفت از دنیا و ذکر شیخ مخیم الدین بن النجیب
 عبد القاهر السمر و روی منشأ از خالواده سهروردیان رحمه الله علیه و علاوتمن لای
 و باطنی بکمال بوده و مصنفات و در فن بسیار دارد بقول نقلی است وی بدو زاده واسطه بابا ابو یوسف
 رضی الله عنه میرد و نسبت ارادت وی در طریق شیخ احمد غزالی است و در تاریخ امام یافعی میگویند
 که یکی از اصحاب شیخ ابو النجیب سهروردی رحمه الله گفت روزی با شیخ در بازار بغداد و میگذاشت

تا سائر عورت نماند و استیاضه خروج متورم در من نظر کرد و گفت در آئی که نیست در ساختن چون اندام تمام شکوشت
 دین شیخ ابوتاج حاج میرزا شیخ زور میجان کسیر مصری وی اصل از کربلا بود و ناماد مصری بوده از روی شیخ
 ابونجیب جردست اکثر اوقات و مقام مستغرق می بود و شیخ نجم الدین کبری را بر سر سلسله در مقام تکمیل سلسله در کربلا و
 قبول کرد و فی کتب بجهت ابراهیم که فی شیخ محمد الدین بغدادی میگویی سمعت شیخ ابوالخیر یقول سمعت زید بن سنان یقول
 قبل لی مرارا انک اصار فانک لا تحتاج الیها فاستسألت ابی الطیث ذکا کفری فشیئا آخری فنی فایز انک کن کثیرا احتیاج نیاز
 نمانده است لغتم پروردگار من قنایان مرده مرا گفایت کن بجز اینانی این کشتن بر سبیل آن خاندان بوده و دیگر شیخ اسماعیل
 قصری قدس سره نیز از اصحاب شیخ ابونجیب سرور و شیخ نجم الدین کبری را بر سر سلسله در مقام تکمیل سلسله در کربلا و
 و شیخ اسماعیل قصری اول فرقه از شیخ ابونجیب سرور و وی یافنده دوم فرقه از شیخ محمد بن مالک
 که سلسله وی به نهم دانسته خدمت مکمل ابن زیاد و سیر چنانچه بعد ذکر احوال بعد از شیخ سید ابوالعقوب
 مختصر توبی نام پیران سلسله محمد بن مالک بالکندشت و این سرور بر سر سلسله در مقام تکمیل سلسله در کربلا و
 مقدسین کتبیان خاندان خود و در میان مفصل ذکر احوال و ولادت شیخ ابونجیب عبد القاهر
 بن عبد الله سرور و در سنه تسعین از ایام که بوده او و فالتش بغداد و در جمیع بلاد چندی از
 در سنه ثلث و ستین و خمیس و در زمان ابواللطاف یوسف بن مقتدی نقشب مستحب از خلفای
 بنی عباس و ائمه ذکر آن امام ارباب طهر لقیته از پیشوایان اولیای اهل حقیقت است
 نامی از بنی انا الله و لا اله الا الله شکوه کلام قلنا یا ایا رب کونی قطیبت شاد حضرت خواجگان
 بارونی رحمته علیه از مقتدایان طهرت بود و از عظامی مشایخ چشمت و چشمتان طبع الف صوره
 و در علوم صوری معنوی از اقوال و فائق بوده و در ریاضات مجاہدات طهری شاد و کشف حقایق
 تقدیر و تشریح و فائق توحید عظیم الشان بود و المنصور کتبت او و فرقه قمر و ارادت از دشمنان شیخ زید بن سنان
 ابیدلنگا سرور و سید قطب الدین مودود و نیز یافته چنانکه از طوفان وی که حضرت خواجگان کبر جمع نمودند
 معلوم میشود مسکن خواجگان ملک خراسان است و بقصد بارون که نواحی نیشابور است و بقولی آنکه مقصد بارون
 درد یار فرغانه از ملک در انصراست و بیکن اکثر اوقات در مسافت کوشیدی و بنایت تحریک و تفریح بود

سحر و دوری و شیخ ابونجیب

شیخ

و جميع متابعي وقت لدریاقه بود و محتدا داشته و در هر منشی بود که کالات ولایت ملی برجا قیاس باشد که در کمال
خواهر بر گزین معین الدین سحری شاهان را نام دارد ام ترسب خود آورده و تیسر العارفين می آید که خواهر همان را بود
مارا فرمودی که معین الدین با محبوب الله است و مرا از مریدی وی که تساهری باشد خواهر را میسر بود و در
میلسید که در شهر بغداد میسود خواهر سعید لعدای رحمة الله علیه دولت یا توبیخ العارفين در العارفين شرح اعظم
خواهر عثمان را در وی قدس سره حاصل کردم و متابعی که در کمال کرامت حاضر بود و بهین که این دیش روی بر میسر
فرمود که و گاه مارا مکرار کردم گفت مستقل قبله مشیتیم فرموده سورة الفکر نام کوان بخوانم فرمودند
کلمه سبحان الله بگویم آنگاه خود را بیا در وی سوئی آسمان کرد و دست من گرفت و گفت می دانی ساسه هم من
که این گفت بدست مبارک مقرر است بر سر این رویش را بد و کلاه سر بر باد و گفتم خاصه بخوانند آنگاه گفت میسر
چون منقسم فرمود که هزار بار سوره احلاص بخوان بخوانم فرمود که در خوانده این یکستار سوره بخواند و سب
امر و در دست ریده و این کلام که این در ویش حکم اشارت یکستار و در لطاعت بگذر امید چوین دهم و در کمال
خواهر گفتم مشیتیم که منقسم گفتم لطراف الاکس چوین سوئی آسمان نظر کردم گفت تا کی می بینی گفتم
ما عرض عظیم فرمود در میسر بگویم فرمود تا کی می بینی گفتم تا تحت السری مارا فرموده سوره احلاص هزار بار
بخوان چوین بخوانم فرمود مارا سوئی آسمان بگویم گفتم که می بینی گفتم تا تحت السری مارا فرموده سوره احلاص هزار بار
سند کردم مارا فرمود مارا که چوین مارا کردم و او انگشت خود را مرا نمود و گفت می بینی گفتم سوره هزار عالم
می بینی پس که این گفتم فرمود که کار تو تمام شد بعد از آن مشیتیش بود فرمود که یک سر بر دهم و در
یکدیزار زلزله فرمود در ویشان صدقه چوین بدادم گفتم حیدر در در محبت ما ساش گفتم بر این
بالا و سر است آنگاه مسعودت زیارت ساه که رسیدیم انما مراد است گرفته می دانی سیر و در بریر یادوان
ساحه که به مباحات کرد و در این در ویش آید که معین الدین سحری را قبول کردم چوین اباها بود
آیدیم بر سر بر و صدیخواه کائنات محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم سلام گفتم آواره آمد علیکم السلام طاعت الله
پس که این آواره فرمود و در کمال سیر رسیدی بعد از آن در شهر مدینش آیدیم بر سر بر را
در یام که در پیشگاه خواهر سعید بود و عمر و صد و چهل رسید و فرموده بود و در حقه مشغول اما یکپای می بداشت

سوال کرده شد جواب داد وقتی بهوای نفس خواستم که ازین صومعه بیرون آیم همین که پای از
صومعه بیرون نهادم آواز برآمد که ای مدعی عهد کی بودی فراتوش کردی کار و موجود داشتیم آنپای
را ببریم و بیرون انداختیم پس از مرور چهل سال است که این پای را بریدیم و در عالم تحریر مبتلا شد
نمیانم فردای قیامت میان درویشان این وی چه خواهیم نمود از آنجا در اینجا را آیدیم بزرگان اینجا
را در یافتیم صحرای در عالم دیگر توجیه داشتیم که وصف ایشان در قلم نیاید پس همچنین تا ده سال سخت خواهیم بود
بعد از آن خواه در بغداد آمده مشکل شد بعد چند گاهی بانهسا فرستاد ده سال دیگر به اریق جاده خوا
خواجیه رسید کرده برابر برقم همین که سست سال را شد خواه باز گشت و در بغداد غلت گرفت این دفعه و شتر
را فرمان شد که درین روز من بیرون نخواهم آمد اما شمارا میداند که هر روز و بیست بیاید تا ترغیب
فقر شما را بگویم تا بعد از تو یاد کاری ماند پس این درویش همچنین میگردد هر روز بیست خواه در مقام عز
میرفت و آنچه از زبان مبارک خواه می شنید آنرا در قلم می آورد و چنانکه در این احوال تمام موقوف
خواج عثمان هارونی در سست بیست مجلس کرده و این تصریح ایشان آن ندارد لیکن شریک گیر و مجلس از کتاب
ند که در ششمی آید مجلس چهارم و پنجم در فضیلت نماز باقاده بود فرمود که شیخ یوسف حبشی رحمة الله علیه
در رساله خود مینویسد که در وقت خفتن فاتحه سه بار داخل است بار بخواند در قیامت پس بخواه
پیش از وی کسی بهرشت نرود و در بهشت رفیق عیسی باشد آنگاه فرمود شنیدیم از خواه محمد
مرحشی رحمه الله که در وقت خفتن یکبار الحمد و سه بار اخلاص بخواند چنان از کلمات پاک شود
گوئی از مادر زاده است آنگاه فرمود در صحیفه خواه ذوالنون مصری رحمه الله نوشته دیده ام تیر و
این عمر رضی الله عنهما که در وقت خفتن قل یا ایها الکافرون بخواند هزار مرتبه بدین خواص سند
در بهشت آنگاه فرمود در وی بایر خود مسافر بودم در بختان بزرگی را دیدیم که خواه محمد حبشی
گفتندی از حد مرد مشغول اند و شنیدیم که او فرمود هر که در وقت برآمدن آفتاب رکعت نماز یا چهار
رکعت نماز کند از ثواب حج و عمره و زکاة اعمال او بپسیند و در خبر است هر که در وقت برآمدن آفتاب
دو رکعت نماز یا چهار رکعت نماز کند فاضله از آنست که خوان بر از درم صدقه کرده باشد همین که خواه

این دو انعام که در مشغول شدن و عاقلی بازگشت محال نیست و حکیم پس در او کردن حاجات ندارد
 زیرا که در حد اعتدال دست دارد موس را که حاجات را کند موسی را بهشت حاکم و او باشد
 هر که موسی را اگر می کند حدی عذر و صل همه که باشد بر این امر و در او اگر دایا مقداری که سده تعلیم
 راست که یا ماری را به در دارد موس را محله حد اعتدال و در امیای صدیقان تهنیتان اگر در
 الحیدر القلیس پس که بخواهد انعام مشرک است محال نیست سید جمیع یا در کردن مروت انعام بود
 انگاه در رسول صلی الله علیه و سلم گفت که فاسل ترین اهل جنت را اندر دنیا یا کردن حرکت هر که همیشه
 باشد که خود را بر عاری یابد هر عاری ای رست انگاه فرمود که را که را یا سلوة عشره حد اعتدال
 که استینا مرد اگر چه که با او در ریادت باشد و منت است اما مثل انش در روح حرام داده و بهیابگی
 انعام در رست عاقل و ابد اعلم پس که خواهی و انعام که سهول صد تمام حواجر در گری
 که است بدو مجلس آخر می رسد که حواجر تمام بارونی قدس سره این دو انعام کرد عصاره
 بیش بود با این در ویش داد و معلوم و حرقه بر خطا فرمود بعد از این یا و کار حواجر انکس
 مات این را بهشت هر که در العذار خود مردیانی این در کردن او کسی در بدی نیست که حواجر این
 و انعام که در دی بر زمین آورد و در کسم صاحب سه مسأله می آورد که خواست عثمان بارونی در
 در سال لعن را طعام در اندام بهشت در بر می دهن آن اسامی می و کفنی آنی ما را در و مسامح
 سران لعن بر عاقلی آید این آب میجو ابد برین دهن او را آن میسریم و حواجر عثمان را در دنی
 سماع بسیار که نیستی گاهی از در دشتی آید به خشک گشتی و چون در اندام نماز کند و نشد نزد در
 رقص می آمد و هم دی می رسد که حلیفه وقت می رسد و در ویاں بود و میرا از سماع منع کرد و گفت
 اگر سماع بیک نودی حلیفه نود می کردی هر که از سماع ما را ما را او را که کشته و قول آنرا بکشد و او را
 عثمان قدس سره فرمود سماع سر نیست از امر را میاں سده و نمونی اگر ما را سماع تو که کیم بر کار
 میویم بیک را که گفته باشم از بر روی میراں ما را میم ما تو از سماع که اهییم کرد و در مجلس عاقل
 حاضر شویم میم که عاقل سماع ما را قبول کند یا نکند حلیفه گفت یا سید حواجر استخاره کرد و در

شکر که در مجلس علما حاضر آمد علما بحمد و دیران روی خواجہ بہت خود دند و علم فراموش کردند و هر کس
 در پای خواجہ افتادند و فریاد کردند و گفتند کہ سماع بر شما مباح است خواجہ گفت در عصری کہ خواجہ چند
 تریہ از سماع کرد و میگفت کہ سماع در اہل را حرام است آنوقت خواجہ ناصر الدین در حشمت بود و گفت کہ اگر
 چند در حشمت بودی یا ناصر الدین در بغداد بودی چند توبہ از سماع نکردی شما چہ دانید سماع را انخوان
 شرط است توبہ چند بر حاجت نیست پس پیران ما توبہ نکردند ہر یکی سماع شنیدند ہمہ علما سب برای خواجہ
 نماندند خواجہ بکرم و لطف بر آن علما نظر کرد و ہر یکی اہل تہنہ شدند و ابواب علم لدنی بر ایشان گشاد شد
 تیرہ کنیا و اہل دنیا گرفتند و خلوت اختیار کردند و خلیفہ گفت من خواجہ را رضادادم کہ سماع نشیند و دیگر را
 چہ نہ بود کہ سماع نشیند و خلیفہ قوالانرا گفت اگر شما پیش کسی سرود بگوئید شمارا بد کہیم صاحب العارفين
 میشود کہ خواجہ بزرگ از خدمت خواجہ عثمان بارونی رخصت گرفته روا داشت بعد از چند روز خواجہ عثمان
 بارونی از فرما محبتی کہ داشت و طلب خواجہ از مقام خود انتقال نمود اتفاقاً در مقامی رسید کہ آنجا مغان ساکن
 بودند و یک آتشکہ بود بالای آن گنبدی ساختہ و ہر روز قرستہ را بر اینہم دوران میدادند چون خواجہ
 عثمان رسید سر آہنجا سید از قضیہ و در تہریر درختی کنارہ جوئی فرود آمد و فخر الدین نام خادم را فرمود تا
 پارہ آید و آتش از قضیہ بردہ نان افطار جبار سازد خادم ند کہ رفته آمد و خدیو بجهت آتش بران آتشکہ
 رفت مغان گرد آتش نشستہ بودند نگاہ داشتند کہ دست در آتش کند خادم واقع حال را بخدمت خواجہ گفت خواجہ
 نخواست احدی در کار شد بخاست و بر کنارہ آتش سید آہنجا معنی دید چنانا نام بر تہمتہ چوب نشستہ است و سپر
 ہفت سالہ در کنارش دارد و گرد پیش وی دیگر مغان بسیار بطرف آتش متوجہ نشستہ اند خواجہ دوی
 پسیدہ کہ از پیستیدن آتش چہ نفع است کہ باندک آب معدوم میشود چہ افتاد در مطلق را ہمہ پیستید
 تا شمارا بکار آید آتش مخلوق است منعی جواب داد کہ در دین من آتش را وجودی نیست چہ آہنجا
 خواجہ فرمود چہ سال است کہ این را می پیستی بیاد دستی در دکن تا ترانسوزد او جواب گفت کہ با طبع
 انصافیت و موقوف است کہ ایا رای آہنجا شد کہ قریبی شود پس خواجہ آن سپر را از کنارہ منع نمود
 کشیدہ با دوی متوجہ آتشکہ شد فریاد از مغان بخاست خواجہ بسم اللہ الرحمن الرحیم گفت و آیت

قلما یا مارکونی سر تا واسطه اعلیٰ انرا هم خواهد در میان آنشکده در آمد و چهار ساعت کامل آنجا بود و هیچ
 ابری در آتش بخار و آن سیرس رسیدند اران مونسیر را آنشکده بیرون آمد معالی را سیرسیدیم
 که اسماحه مدی گلب بیزانکل و گلبه ایزیری دیگر مطر سارده ارا بیجا معلوم شد که خواسته را و لایب را هم
 علیه السلام بود پس سیکار حمله مسلمانان سد بخواجه آن محیا مع راعده اقدام کرد و سیر را را هم
 نام نهاد و هر دو را تربیت در بود تا که مرثیه ولایت در رسیدند و مقصد سیر العاریس میبود
 که پس در مقام رسیده ام و در مردم معتزای تحقیق نمود و ام که خواسته و بیستم سال بخت ترستند
 و در این مقام مانده بود پس را آنجا ساختند و سیر میبود که آن آنشکده را را سیرسیدیم
 عمارتی و مسجدی خوب ساخته اند مقبره شیخ عبداله و در این هم در آنجا است و در بلومی است
 سنی گویان ترک حمزه و حافظه ایسا در آنجا موجود است و در وی میگوید که دو هفت روز آنجا
 اقامت نموده پس فیصل بودم صاحب مرآة الاسرار میگوید عبارت کتب الاسرار معلوم میشود که تو قریبا
 نازونی بخت دیدن خواسته برگ تا مدتی تشریف آورده است این روایت دعایت معین است
 شیخ اشیر الدین اودهی اران اسکا نموده است و در اران ولایت هبها مستارت ماطس حواله خوا
 ریک نموده محاسب گفته متوجه گشت و هم در مکة معظمه وفات یافت و عفر ایتان در آنجا است و
 و معروف است و س فائق در تاریخ مجمع علمای اسیست بیستم سوال در سه تکت و تالیس و ستاره
 واقعتا یاد گرفت دیگر سطر سارده و لیکس شیخ محی الدین عبدالقادر علی معاصره و و قتلوی سن
 سقین و مسائیه و کرسنج عید الخیر بنیتمی حلیه حسیط الله صاحب بیت المودت
 میبود در مشایخ متاخرین و احوال ایشان در ریاست رسیده و کرسنج عید الخیر بنیتمی
 بیستم که بیت او الوصل و مرید او کرسلی بود و در بعضی مریدین بود و ایشان مرید او
 تسلی بود در مشایخ کبار و در تلمیذ است و در بعضی سحر یعنی بسوب میس نوشته است صاحب
 طریقت و حقیقت بود و در هب حلیه است و گوید برید هب ندید بود و در تسلی شد
 شد و فائق در مرادی الا در رسیده جازده است و بیستم جری الوده قمر بنی سطر امام محمد

رتبه احدی از ایشان را که شیخ ابو الفرح طرطوسی اسرار ایشان از طریق دوست از اصحاب شیخ عبد الوهید
 بن عبد الفرح است و فائز جامع الکمال در سال چهار صد و چهل و هفت با اتفاق اهل قوا رخ بود
 و که شیخ ابو الحسن بنکاری نام علی بن محمد بن یوسف بن جعفر قرشی بنکاری است از اصحاب
 ابو الفرح در سلسله النوار است یکی از اکابر ویرا گفت انت شیخ الاسلام گفت ایانا شیخ فی
 الاسلام و خرج من اولادی و تقدی جماعته تقدی مومنین الملوک و علمت مرأیتهم متهم فقرا و متهم
 آمرایین من شیخ ام در اسلام و بیرون آمد از اولاد من گروهی آن که پیشی میجویدند و باوان
 و سیرت شود مرتبه ایشان بعضی از انها علما اند و بعضی امرای بنکار و بفتح بار تشدید کاف یعنی
 باغبان و در لغات نوشته که جبل بنکار توابع موصل است و لاوتش در چهار صد و نه
 بود و بقولی بعد سه روز لقمه طعام خودی و دو ختم قرآن بعد از نماز عشا تا نماز تهجد که می و
 و قاتش در محرم سنه چهار صد و هشتاد و هجری است و تاریخ وی لفظ فوت است و که شیخ
 ابو سعید مبارک بن علی بن حسین محرقومی ایشان را در سلسله النوار این محرقومی
 نوشته که از اصحاب ابو الحسن نقل است از غوث الثقلین که در ابتدای حال با خدا عهد کرده
 بودم که نخورم تا نخورانند و بنیاشام تا نیاشانند چون چهل روز گذشت شخصی قدری طعام بگذاشت
 و سیرت نزدیک بود که نفس من از گرسنگی بالائی طعام افتد گفتم و الله از عهدی که با خدا کردم
 سیرت کردم تا گاه از باطن خود آوازی شنیدم الجوع الجوع شیخ ابو سعید محرقومی بر من بگذاشت
 آن آواز را بشنید و گفت عی القادر این چیست گفتم اضطراب نفس است اما روح برقرار خود است
 و در مشاهده خداوند خود گفت بخانه من بیا پس ریف من در نفس خود گفتم بیرون نخواهم رفت تا گاه
 خضر علیه السلام آمد و فرمود بر خیز پیش ابو سعید برو فقم دیدم که بر در استاده انتظار می کشید
 گفت ای عبد القادر گفته من بس بود که خضر را نیز بائستی گفت پس مرا بخانه برده طعام
 لقمه لقمه بدست مبارک خود در دهنم نهاد بعد از آن که پوچانید و قاتش در محرم سنه پانصد و
 هجری در آن غوث وقت محبوب سجائی شیخ محی الدین عبد القادر چیلانی رحمه الله

والله اعلم بالصواب. الشيخ عبد القادر جوهان بود در صحبت حماد ميبود و روزی با ديد
تمام در صحبت وی نشستند و چون برخاست و برون رفت شيخ حماد گفت اين عجبی را قلمست که در وقت
وی برگردن همه اوليا خواب بود و بر آنسته مامور شود بانکه بگويد قدمی نه بر علی رقیبه کمال ولی الله هر آنکه
آنرا بگويد و هر اوليا گردن نه بر توفی الشيخ حماد فی شهر رمضان سنه خمس و عشرين و خمسائه و هم در نعلی است
یکی از علماء شام عبد الله نام گفته است که در بغداد من این سقا بودیم در آنوقت در بغداد غریبی بود که میگفتند
وی خوش است و نیز میگفتند که هر که میخواهد بیدار باشد و در پنهان میشود پس من این سقا شيخ عبد القادر وی بخون
جوهان بود و باریت خوشه رفتم این سقا در راه گفت که از وی مسئله پرسیم که جواب آن نداند و من گفتم که از وی مسئله
پرسیم تا بینیم چه میگوید عبد القادر گفت معاذ الله که از وی چیزی پرسیم من پیش وی میروم و استظار
سبکات وی میبرم چون بروی در آمدیم و بر جای خود نایسیم یک ساعت بودیم که بر جای خود نشستند
است پس از نشستم در این سقا فکر است و گفت ای ابن سقا از من مسئله پرس که جواب آن ندانم آن
مسئله انیت و جواب آن این می بینم که آتش کهر در تو زبانه نيزد عبد از آن بمن فکر است و گفت ای عبد الله
از من مسئله پرس که من بینم که چه میگویم آن مسئله انیت و جواب آن این هر آنکه که فرد گیر و ترا و نایاب و گوش
که با من بی ادبی کرد عبد از آن شيخ عبد القادر فکر است و در میان خود و دیگر بنشانند و گرامی داد و گفت
ای عبد القادر خدای در رسول خدا را بخوشنود ساختی با دینی که نگاه داشتی که یاکه می بینم ترا و عبد الله
که بر منیر بر آمده و میگوئی قدمی نه بر علی رقیبه کمال ولی الله و می بینم اولیا قوت ترا همه گردنهای خود را
کرده اند اجلال و اکرام ترا پس در همان ساعت غائب شد و بعد ویرا هر که می بینم و هر چه نسبت به شيخ
عبد القادر گفت واقع شد و این سقا خلیفه ویرا بر دم و مرستاد و ملک دم علماء نصرانی را با وی مناظره
فرمود و همه را الزام کرد و در نظر ملک بزرگ نمود ملک را و خبر بودی مفتون شد و وی را خواستگاری کرد
نشر را اگر نصرانی شوی اجابت کردم پس بن سقا خوش را یاد کرد و نشاند که انچه رسید و وی رسید
من پیش رفتم و دنیاروی بمن نهاد و سخن غوث در سخن من را نشاند و روزی شيخ عبد القادر در راه
خود مجلس میگفت و نامه شایخ قریب نچاه من حاضر بودند از آنجمله شيخ عتی بود و شيخ یحیی بن ابی و شيخ

ابو سعید قیلوی و شیخ ابو العباس سهروردی و شیخ حاکم و قسطنطین موصلی شیخ ابوالسود و شیخ
 ارشاد کاشیغ سحر می گفت در ابتدا سخن گفت قدیمی به علی رفته کل دلی او به شیخ علی بنی سهروردی
 آمد و قدم مبارک شیخ را گرفت و گفتم خود ما در سهروردی شیخ در آن مسافت شایع گردید و گفتم
 و استیضاح ابو سعید قیلوی گفته که چون شیخ گفت قدیمی به علی رفته کل دلی او به شیخ علی بنی سهروردی
 طایفه و رسول علی الله علیه السلام درست طائفه را ملائکه مقربین محضر اولیا و متقین متذکرین
 آبی حاضر بود و در میانها خود و اموات مار و حود و حلقی بروی یو تشایید و ملائکه در حال عیسا
 محاسن و بیاد میان گرفته بود و نمود و صفا در هوا ایستاده و سهروردی ریس شیخ و سله نما میگردد
 خود را ایست کرد و بعضی گفته اند که یک کس از علم تواضع کرد و روی اردی متواری شد صاحب مزاج
 نموده بگوید که شیخ عبدالقادر جیل سیرت شیخ حماد آمد شیخ سطر سوسی او کرد و گویند که ماری را سعید
 او دو و طریق حماد در و حیا اتر کرد که در حال شیخ عبدالقادر بیرون آمد و سبیل محمد و راه
 حق بیستین گرفت و شیخ عبدالقادر قدس سره که قطب اولیا بود که از آنجا چو بود و در لوبان
 کسیت می نمود و دست طلوی بود و جسی مادی می گفت چون در مدین عبدالقادر متولد است هرگز در
 رمضان شیر خورد و یکبار هلال ماه رمضان است از یوستیه هماره مادر و سیر رسید و گفت امرو
 عبدالقادر شیر خورد است آخر معلوم شد که آنروز رمضان ده است ولادت وی در سهروردی
 و اهلانته بوده است و بخارالامیا شیخ عبدالنور محمد دهلوی میگویی و عیوض التفکیر ابو سعید عبدالقادر
 مدت کلام او در مردم و ارباب و خلق جیل سال و عمر وی او سال و سال و عمر وی هریده بود که سعا اقدم
 ساعات مردم از الی دشت و هم اردوی قلست که انصرت و میود در سعه نحسین مسعود صلاح
 کسی سو که او را دستگیری کند و از عمرتی که او را ت ه لود بار دارد و اگر من در زمانه او میبودم او را
 دستگیری میکردم تا کار او با چای کندی و مس دستگیری میکندم هر که از مریدان من مرکب ملود
 و از پائی و رأید تار و ز قیامت و هم اردوی قلست از عتاته متاخر قدس الله سره بهم که فرموده
 صاحب سده است شیخ عبدالقادر مریدان خود را تار و ز قیامت که میوه و بیج یکی از ساکنان تیره و فرمود

برگاه و از این چنین خواهد بود سیله من خواهد بود تا خواستش شما با حاجت رسد و فرموده که استعانت بکن
 در کتب کشف کرده شود آن کس که رتبه از او هر که منادی کند بنام من در شدتی کشاده شود آن شد
 از او هر که توسل کند بمن بسوی خود را در حاجتی فقط کرده شود آن حاجت مرا و او را فرموده که سیکه دو
 رکعت نماز بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه سوره اخلاص یا زده بار یا ایا ایا در و در بفرسید
 پنج مرتبه صلی الله علیه و سلم بعد از سلام و بخواند آنحضرت صلی الله علیه و سلم بعد از آن یا زده کام نیاید
 عراق رود و نام را گیرد و حاجت خود را از درگاه خداوندی بخواند حقیقتا له آن حاجت او قضا گردد
 بمنه که مرده اما کلام آنحضرت در پائینست از علم ناقتنایی آنکی ممکن نیست احاطه اخبارت و اشارت
 بیان کماهی کالات و خوارق عادات اظهر من الشمس و کرامات وی بیش از پیشست و این
 گنجایش آن ندارد و فائز در جمیع تاریخ یا زده هم ببع الاخره احد صیقین و محسوسه و زمان الیوم
 یوسف بن مقتنی واقعه شد و در بغداد در فون گشت مولانا محمد اسحاق دهلوی در مانه مسافر نشو
 بر شریعت ولایت و کرامت حضرت غوث اعظم قدس الله سره بسیاری از علماء و اولیا که احصاء آن ممکن
 نیست و تها اندیش منکران باید که خاطمی باشند شیخ محمد الیرین کبری فاشا و خانواد و فرزند
 رحمت الله علیه و اینها است کینت وی ابو الجواب است و نام وی احمد بن عمر النخوی و لقب کبری
 و گفته اند که ویر از آن لقب کردند که در او آن جوانی که تحصیل علوم مشغول بود با هر که مناظره کردنی
 و سر غالب آمدی فلقبوه بهذا السبب الطاهره الکبری ثم غلب علیه ذلك الملقب مخذ فوالطاهره
 لقبه به بالکبری ثم غلب علیه ذلك و هذا وجه تسمیه قلعه جامعه من اصحابه بمن علق بهم و قال بعضهم
 بفتح الباء الموحدة اسی هو شیخ الکبری جمع تکیه الکبر و الصبح الاول کذا فی التاریخ امام الیافعی و در تاریخ
 ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه در غلبات و چند نفر مبارکش بر هر که اقتادی به تریه ولایت رسیدی
 روزی بازگانی بر سبیل تفرج بخانه شاه شیخ در آن شیخ حالتی قوی داشت نظرش بر آن افتاد در
 حال بمرتبه ولایت رسید شیخ پرسید از که ام مملکتی گفت از فلان مملکت ویر اجازه داشت و ایشان
 تا در مملکت نو خلق را بخواستارش داد و کرد روزی شیخ با اصحاب نشست به و در بازی در هر دو

نوشته شده است
 در این کتاب

۱۱

دمال کرده و ملاقه بطریق سراسر جمعه و اما جمعه حرکت و اگر اگر دیشب شیخ مرد آواز دهد
 تحقیق تقریر صحاب که میر میشت شیخ حسین الدین حمید را حجت الله علیه که یکی از مریدان شیخ بود که حرکت
 که یاد دین یافته کسی باشد که حرکت وی در سنگ از یک شیخ سرور است و است و است و است و است و است
 رعت و ایاد اگاه یکی آفرید و اما شد و دمالیج حساب شیخ را بطریق و افتاد و در حال است و است
 و تیر و میزد و در وی از تیر بگردید و گوشتان است و سر سرین می مالید تا آورده اند که هر جوانی
 و میر و تیر است و اجاره نیست سگ گرداگرد او حلقه میگردید و دست چپیت است نهاده و آوا
 گردید و هیچ خوردن و حرکت از پاشا می یافت و این بر یکی میزد شیخ فرمود و ادب کرد و
 فرموده است ساق شیخ و سر بر مالکی از شاگردان خلی که سگ عالی داشت کتاب تر و
 را میخواند چون ما و آفرید و در وی در صورت است و جمعی از ائمه است بود و شیخ السبیب و در وی
 در آمد که این است حاجت اما را مشاهده می تیره تا شیخ راه یافت چنانکه حال و اثرش را میبرد و
 گفتند که این با ما شیخ تیر نیست که از جمله مردمان محو است حق است سحاب شیخ است قیام
 ماند و این محبت است اما را تیر می کرد که در حیرت که ریاست ما مارج را می شناسد اما اصحاب بر سران
 ما مارج آمدند و حاتم و امارت خواست ما مارج گفت که در آید شیخ گفت از نظر ما با احتیاط
 حاضرید و آورد و دوست بر سید مادم و استاد و اصحاب موافقت کردند پس پیش ما
 فرج در آیدیم و شستیم بعد از لحظه حال ما متعیرت و چون قرص افتاد و ستان گفت
 و حامد سرت و سه تنگانه شدی چون بحال خود آه سر راست و آهاده را در پس یوستاید
 و گفت ترا وقت و مژگان نیست و گفت که سه و مژگان تو می حال بر سر مژگان
 ما پس از هر چه میزد و در قطع گفت چون از احوال و آیدیم استاد گفت از شرح السبیب
 مانده است مدد سه روز آبرو کجاست و دیگر تو دانی این ما مارج بر مضم ما مارج را
 دیدم که در آمد و گفت دیو بر هر مرل اعظم القیاس مگر استی امروز ما بر سر علم میزدی پس چون
 کردم و بر ریاضت و جلوت متعول گفتم معلوم است که دوات پیچیده بود و گفتم چنانکه

فوت شود آنرا این ششم بابا فرج را دیدم که از در درآمد و گفت که شیطان ترا تشویش میدهد باین سخن را
منویس دست و قلم را بیدار ختم و خاطر را زنده بیدار ختم و هم در فغان است امیر اقبال سیستانی در کتاب که در اینجا
همه سخنان شیخ خود شیخ رکن الدین عطا الله ولد قدس سره جمع کرده است از شیخ نقل میکند که شیخ بزم
کبری بیدان رفت و اجازت حدیث حاصل کرد و شنید که وایسکنده ریه محمدی بزرگ هست با استاد صالح
از آنجا بایسکنده ریه رفت و از وی نیز اجازت حاصل کرد و در شبی رسول صلی الله علیه و سلم در خواب
و از آن حضرت درخواست کرد که مرا کنیتی بخش رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که ابو الحباب پسید که از آنجا
محققه فرمودند که شد و چون از واقعه باز آمد و معنی این ویراهه وی نمود که از دنیا ابتساب می باید کرد
و در حالی تجوید کرد و در طلب مرشد مسافر گشت و بهر کس میرسد یادادت درست نمیکرد بسبب آنکه در آن
بود و سر او هیچ کس فرو نمی آمد چون ببلک خورستان رسید با آنجا رنجور شد و هم پیکس او را مقامی بنمیداد
عاجز گشت از کسی سید که درین شهر هیچ مسلمانی نباشد که رنجور و غریب را جامی دهد آنکس گفت
اینجا خانه ای هست و شیخی اگر آنجا روی ترا خدمت کند گفت نام وی چیست گفت شیخ اسمعیل
قصری شیخ نجم الدین آنجا رفت او را جامه داد و در صفت مقابل صفه درویشان و آنجا ساکن
شد و رنجوری وی در اکثرش و میگفت باین همه از رنجوری چندان رنج بمن نمیرسد که آن آواز
اسماع ای شان که من سماع را بقایت منکر بودم و قوت نقل مقام کردن نداشتم بشی سماع میکردند
شیخ اسمعیل آنکه می سماع ببالین من آمد و گفت منوایی که برخیزی گفت من بلبی دست من بگرفت
بکنا کشید و بیسمان سماع برد و در آنجا یک مایه گردانید و بر سر و دیوارم یکبار دامن گفتم که در حال خوابم افتاد چون
آدم خود را ندیدم رست و دیدم چنانکه هیچ بکار خود نمیدیدم مرا اذات حاصل شد و دیگر بخیریت و رفتم
ارادت گرفتم و بسوگ مشغول شدم و مدتی آنجا بودم چون مرا از حال باطن خبر شد و علم و ادب داشتم مرا شوی
در ظاهر که از علم باطن باخبر شدی و علم ظاهر تو از علم شیخ زیادت با داشتم مرا طلب کرد و گفت برخیز و سفر کن که ترا به
عما را پیرانیت من استم شیخ بر آنجا مرا من اقامت شد با این گفت و بر فتم بخیریت شیخ عمار آنجا رفتی که در دم و آنجا
مرا نیز همین بجا آمد با داشتم عمار فرمود که نجم الدین برخیز و میر و بخیریت و زیه ان که این قبیله بایسی از

مردی بود در حاشی و محضر قسم چون کماله او می فرمود شمع آنجا میوه مردان او هر دو در دهنش
 میسختن پس مردی صاحب آنجا کسی نکر بوداردی رسیدیم که هیچ که اسب گشت شمع در سر و دست و پایی
 پس بیرون رفتیم شمع رو بر ما را دیدیم که در آب اندکی و صوفی است و در خاطر آنکه که شمع میداند که در بیرون
 آن صوفی حار است بگوید شمع باشد او و صوفی تمام ساحت و دست رویش افشان چون آنکه که
 رسیدیم بخودی پیدا شد شمع بخالاه و در آمدن میوه در آن شمع شکر و صوفی معلوم بود
 مدتی آن که شمع سلام دارد و پس او را سلام کنیم چنان برامی استاده عارف تمام و تمام
 قائم شده است و در حیطه ظاهر گشت و مردان را میگوید و نالشی اندازد و در سر که که آتش نشین
 و شخصی بر سر آن پسته است و هر که میگوید که من غفلت لوی دارم او را با مسکند و دیگر را
 و آتش می اندازد ناگاه مرا نگرند و میگویند حوال آنجا رسیدیم گفتم من غفلت لوی دارم
 بر پسته مالارم و هم که شمع دور بران است پس او فرمود در یابی او را دم او سیلی بزد
 چنانکه قوت آن سرور را او را دم و گفتم پس ازین اهل حق را انکار کنی من میباید بران
 شمع سلام دارد او را ده بود و من قسم در یابی او قدامت سجده و تهنات بر آنجا سلی
 و بان لفظ گفت آن بخور می ار باطل من رشت بعد از آن امر کرد مرا که اگر کرد و محمد شمع
 چون ناله میگفتم کسی شمع عمارت گشت که هر چه در داری میبهرست تا به حال من میگویم و ما را
 میفرستد آنجا بجهت شمع عمارت قسم و دل آنجا بودم چون سکون تمام کردم مرا گفت که ای
 رومی گفتی آنجا مردان محب الله و اس طریق را و مشایخ را و قناعت میسر میگرداند گفت بود
 و باک ندارد پس بخوارم آمد و اس طریق بیشتر گردا میداریدان سار و رومی جمع آمدند و عمل ایشان
 مسئول بود چون کفار و تار بخوارم رسیدند شمع اصحاب خود را جمع کرد و یادش شمع
 بود و سلطان محمد خوارم شاه که رنجیده بود و کفار میباید استند که وی در حوزم است بخوارم
 شمع بعضی اصحاب لئون شمع محمد الدین حموی و شمع صبی الدین علی الا و غیره سال را
 تلف داشت و گفت رو در تیرید و میباید بود و دید که آتشی از جاست مشرق بر او و حجت که ملایک

بمغرب خواهد سوخت این فتنه البت عظیم بعضی از اصحاب گفتند چه شود که شیخ دعائی کند
 شیخ فرمود که این قضایست بر من و دعا دفع آن نمیتواند کرد پس اصحاب التماس کردند که شیخ نیز
 با اصحاب موافقت کند و در بنیاد شیخ فرمود که من اینجا شهادت خواهم شد و مرا اذن نیست که بیرون
 پس اصحاب متوجه جزاسان شدند چون کفار بشهر درآمدند شیخ اصحاب باقی مانده را بخواند گفت
 تو مواعلی اسم الله تعالی فی سبیل الله و بخانه درآمد و فرقه خود را پوشید و میان مجلس
 و آن فرقه را کشاده بود بغل خود را از هر دو جانب پر سنگ کرد و نیزه بدست گرفت و بیرون
 چون کفار مقابل شد در روزه ایشان سنگی می انداخت تا آنکه هیچ سنگ نماند کفار ویرا
 تیر باران کردند یک تیر میسینه مبارک وی آمد بیرون کشید و بنیاد اخت و بران رفت گوید
 که در الوقت شهادت پرستم کاوان را گرفته بود بعد از شهادت ده کس نتوانستند که پرچم را
 از دست شیخ غلامی هند عاقبت پرچم ویرا سپردند و کانت شهادت قدس الله سرور فی سبیل
 ثمان عشر و ستائنه در روز شنبه دهم و یکچ در سندهیرت در خوازم و خانقاه خود مدفون گشت حضرت
 مریدان بسیار بزه اند چون شیخ محمد الدین بغدادی شیخ سعد الدین حموی و ابیالکمال جنبه فرزند شیخ
 علی الاکبر و شیخ سیف الدین باخرزی و شیخ نجم الدین رازی المعروف بایده و عین الزمان شیخ جمال
 کیلی و بعضی گفته اند که مولانا باؤ الدین ولدید مولانا جلال الدین رومی نیز از ایشان بوده است صاحب
 سیر العارفین می آرد که شیخ شرف الدین بن عینری که در بار آسوده است وی مرید حضرت شیخ نجم
 محمد فردوسی که در دهل آسوده است وی مرید شیخ بدالدین بهرقندی و مرید شیخ سیف الدین باخرزی
 ذکر شیخ شهاب الدین السهروردی قدس الله سره صاحب غنائات میگوید انا هم بافعی القاب
 چنین نوشته است ستاد نه مانده فرید اودانه مطلق الا و از منج الاسرار دلیل الطریق ترجمان الحقیقه
 استاد الشیوخ اکابر الجامعین علمی الباطن و الظاهر قدوة العارفين و حجة السالكين العالم الزمان
 شهاب الدین ابی تفضل عمر بن محمد الیکبری السهروردی قدس الله سره العزیز از اولاد ابی بکر صدیق
 رضی الله عنه و انتساب می و تقصیرت بهم وی التوحید بهروردی است و غیر ایشان بسیاری از مشایخ

سهروردی

در دلیل العارفين میگویند چون دولت پادشاه آنگاه فلک متگاه حاصل کرد و پیمان زمان
 از کلاه چارترکی آن نادر صفیای بر سر این ضعیف زینت یافت الحی بتدلی نوک آرزو و لبخند و
 امام ابو الایب سمرقندی بشرف بیعت مشرف شدیم شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ اوحد که
 و شیخ برهان الدین حبشی و شیخ محمد مصطفی ای همه حاضر بودند سخن در نماز افتاده بودند بلفظ مبارک
 که مردم در منزلگاه قرب نزدیک نشود مگر از نماز زیرا که معراج مومنان همین نماز است چنانچه در حدیث
 مسطور است قال علیه الصلوٰة والتیمه الصلوٰة معراج المومنین بالاترا از جمله مقام همین است
 و پیوستن بحق همین انگاه گفت نماز از اینست هر بنده را که پروردگار خویش میگوید و ذکر
 کسی قرب پیدا کند و لائق ذکر است و ذکر گفته نشود مگر در نماز و آن حدیث مسطور است که
 بنمازی مع رب یعنی نماز کننده را میگوید یا پروردگار خویش بعد از آن رومی بدعا گوئی که او را بخیر
 بخد مت شیخ الاسلام سلطان المشایخ شیخ عثمان هارونی نور الدین مرقد پیوستم و باروت
 بیعت مشرف شدیم در مدت بیست سال از خدمت کردن ایشان بکفرانی نفس استوکی نادم چنانچه
 روز دهم نستم نه شب که خدمت ایشان مسافر شدند می دانگو برابر بودی چون بندگان خدمت کردی
 و جامه خواب تو شده بر سر کرده بر فتمی چون خوابه خدمت این فقیر دید نعمتی بمن روان کرد که آن نعمت
 حدیث و نهامتی نبود انگاه فرمود هر که یافت از خدمت یافت مرید را می باید که دژ از فرمان پیروی
 نکند و هر چه از نماز و اوراد و تسبیح و غیر آن میگوید گوش بهوش بدان تعلق بود و آن را بنفاد
 رساند تا به مقام توان رسید که بر مشاطه مرید است زیرا که هر چه مرید را ترغیب خواهد کرد و از پیر
 کمالیت آن مرید خواهد گفت همچنان شیخ شهاب الدین سهروردی برخاست نیام کرد بارگشت و خوا
 ایست انگاه فرمود که برادر من شیخ شهاب الدین سهروردی را همین مساله بپوشه است که برادر
 سهروردی تو شسته بر سر کرده در حج رفتی و باز آمدی انگاه نعمت یافت که آن نعمت را مدتی نیست
 و نهامتی نبود انگاه فرمود که در شب به ابو الایب سمرقندی که دانشمند فقیه امامالت و دان پیوست
 که هر روز از آنسان دو فرشته فرو می آید یکی بر بام کعبه میاید و بر آید (زیندند کند که ای) او میاید

و بر این مشهور است که در وقت نماز و صلوات بر او صلواتی می‌آمد معالی درین آمد فرستاده دوم
 بر امام رسول الله صلی الله علیه و سلم با سوره مد آنکه که ای محمد آدمی و بر این می‌ایستاده و سوره
 سبای با فکدار و بجا می‌آورد شفاعت می‌فرموده و نگاه فرمود که در سجده لشکری را بر او ایستاد
 حاضر بودم حکایت در حال آنکه آن مرد بوقت وضو می‌فرمود که یکی از همسایه‌ها آمد و دید که در حال
 است از رسول صلی الله علیه و سلم که در حرکت دم می‌خورد و از او ایستاده و در حال آنکه آن مرد
 نماز آید آن مردی حرام نمود و از او ایستاده و نگاه فرمود و حوائج را حل نمود و می‌فرمود
 باشد که سهو در حال آنکه آن مرد از او ایستاده و نگاه فرمود و حوائج را حل نمود و می‌فرمود
 و اما او ایستاده و در حرکت می‌بود و از او ایستاده و نگاه فرمود و حوائج را حل نمود و می‌فرمود
 پنج سوره می‌خواند رسول الله صلی الله علیه و سلم که در نماز نگاه فرمود و وقتی که حوائج را حل فرمودی از بهر حال
 حوائج ندی رسیدم که ما را احییت فرمود که از او ایستاده و نگاه فرمود و حوائج را حل نمود و می‌فرمود
 که در ای قیامت چگونه این را خود را ندان حوائج را حل نمود و نگاه فرمود و حوائج را حل نمود و می‌فرمود
 و اما او ایستاده و در حرکت می‌بود که یکی از او ایستاده و نگاه فرمود و حوائج را حل نمود و می‌فرمود
 سطور است از رسول صلی الله علیه و سلم که در نماز ایستاده و نگاه فرمود و حوائج را حل نمود و می‌فرمود
 که پیش از این بود پس سه سوره از او ایستاده و نگاه فرمود و حوائج را حل نمود و می‌فرمود
 عیاض رحمه الله علیه در وقت وضو شستن دو بار و از او ایستاده و نگاه فرمود و حوائج را حل نمود و می‌فرمود
 صلی الله علیه و سلم با حوائج را حل نمود و نگاه فرمود و حوائج را حل نمود و می‌فرمود
 من و همی در وضو و در وضو ایستاده و نگاه فرمود و حوائج را حل نمود و می‌فرمود
 آن در وقت شستن با وضو یا بعد رکعت ناز و طیفه کرد و تا یک سال تمام نگذاشت نگاه فرمود و حوائج را حل نمود و می‌فرمود
 عسق ما ماند که در عیاضی ناز و طیفه کرد و تا آفتاب بر آید مقصود ایشان درین است که در نظر دوست
 قبول افتد از امر آنجی و در هم سر ایشان نمی‌کند و در سوره سبیل است که حوائج را حل نمود و می‌فرمود
 حسن سجری علم کمال داشت تصایف و در شهر حراسان سیادت است بدت بقتل و سال پیش

نواب گزیده و پشت پزیرین نهاد و هفتاد سال منور او در قضا و حاجت بالماثل شد و چشمها بسته شد و وقت نماز
 میکشاد و بر هر کزاف شمع افتادی می آمد شدی خواجہ ذوق در سماع و شہت و سماع بسیار شنیدی هر که صحبت
 پاک نوبه بودی او هم صاحب شادی و اهل گشتی شمع عبد الحق محبت و در اخبار الانبیا پیروی نوبه بزرگ
 معین الحق دالین حسن الحسینی سنجرى قدس سره که در حلقه مشائخ گزیده و اقامه سلسله حشیته این دیار
 و اهل عصر او از خلفا و معریدان جوهر تمیز پذیرفته است سال در خدمت خواجہ عثمان مارونی بود و در سفر
 و حضر حاشا نواب اجز گاه شتی انگار و نعمت خلافت مشرف گردید و زبان پتھور را راس پتھور دانست
 باجمیر آمد و بعبادت مولی مشغول شد و پتھور را نیز در آن زمان در اجبیل بود و روزی پتھور را مسلمان
 را از پیوستگان خواجہ سببی از اسباب رنجانید آن مسلمان التجا بخدمت آورد و خواجہ شفا بخت بر
 پتھور گفته فرستاد پتھور گفت شمع را قبول نکرد و گفت این مرد در اینجا سخنان غیب میگوید چو
 این سخن بخواجہ رسید فرمود که پتھور را زندگانی فتنه بود و او هم پتھور را با ایم غزالین شام از غزنین رسید
 و پتھور را مقابل لشکر اسلام بایستاد و بدست مغرالدین شام اسیر گشت و از آن تاریخ باز درین دیار
 اسلام شریع کفر و فساد متاصل گشت و هم و گویا آورده اند خواجہ باوس رجب تملش
 و شمامه در اجمیر که موضع اقامت او بود و دفون گشت اول قبر خواجہ از شمشیت بود و بعد صد و هفتاد و هشتاد و نود و بیست و یک
 از گشت بالائی آن ساختند و قبر نخستین را هم بحال خود گذاشتند و اول کسی که در مقبره خواجہ عمارت کرد
 خواجہ حسین ناگوری بود و بعد از فوت شدن در پیشانی خواجہ این نقش پیدا آمد که حبیب ابدیات فی
 حرب ابد و از کلمات قدسی سمات اوست در دلیل العارفين که خواجہ قطب الدین مختیار اوشی از خلفا
 خواجہ بزرگ قدس سره جمع کرده مذکور است دل عاشق آتش زده محبت است هر چه در خود آید آنرا بسود
 زیر که هیچ آتش بالا نبرد آتش محبت نیست فرمود از جوهرها آب و آن آوازی میشنود چگونه آواز
 بر آید چنین که بدیاری رسید گشت فرمود که شنیدم از زبان خواجہ عثمان مارونی قدس سره که خدا متعالی
 را دوستانند که اگر زن و مرد دنیا از او سبب محبوب مان تا بود که در فرموده شنیدم از زبان خواجہ عثمان
 مارونی در هر کس که این سبب خصلت باشد تحقیق بدان که حق تعالی او را دوست میدارد و اول حقا و

چوں سخاوت دیا و تحقیقت چوں تحقیقت افتاب تو اجمع چوں سین و مود و صحت سیکل سار کار یک
 و صحت ان مدترار کار مدمود که مریدان در تو که سراسر است که ورته جیسا اولست سال بیج گپای
 نویستی عذراحتی محدث دهلوی میگوید که این سخن بعضی اگاتر تقدیس بر لعل کرد و باید و حقیقت معلمی بر
 سخن حبیبی نصیر و تاتاریں ارطمانی صوفیه فرموده اند است که تو به استعاره لایم حال مریدانست و کائنات
 گما ان ما خود تو به استعاره صورت به مدد و انکه اصلا او سے گما به خود نیاید و لمداد و صیت کرده
 اند بالهرم ورد استعاره رد جواب و قس تا کائنات گما ان رو که بحر یان حادث رحمت الی تا بقوت
 موقوف مانده است نظیر بیاید و مودار رماں حواء عثمان یار و بی سیدیم که مرید مستحق محقر کی خود را
 کر در دو عالم عالمی بیج ماتی مانده و مود و دستان محبت است که مطیع ماستی و تر سے مایه که دست مانده
 فرمود که عارفان را مرتبه است چوں بدین مرتبه رسد و حمله عالم و بیج دو عالم است میان دو گشت
 خود به سیر فرمود عارف است که هر چه خواہد پیش آید ما هر که سخن که در جواب او و بکنود و فرمود که اگر بیج
 و در عارف و رحمت است که صفات حق در وی بود و کمال نه به عارف و رحمت است که اگر کسی
 برود و عوی آید اگر بقوت که امت ملزم گرداند و مود و سالها بدین کار مجاہد بودیم حاققت حریت پسند
 است و مود گاه تمام این دین صریح دارد که میر می خواہد اشتی سراسر سلمان مود و مادت اهل معرفت یاس
 انصاف از مود و کلمات تنقاوت است که معصیت که و امید دارد که مقبول خواہیم و در سیه العارفين است
 چوں عیات الدین حسن فخر الدین مرگ که لواء اصلاح آراسته بود و وفات یافت و حضرت اختر سراج
 شریعت را در باره سالگی گذشت ماسی استیای در ملک خود و است بدان آفتد حال خود و مود و
 از اہم قسزری محدث سماع خواہد کرد و حضرت خواہد در شان آب میبارد چوں از اہم مایه
 مدوید دست فیای او لوسید فیای حتی مستان و جوتہ انگور و فواکد دیگر پست از تمام و خود مادون
 مستمت از اہم باره کجاء عیدان خود غایب و در ہن خواہد مایه و مجرور دں کجاء نور سے در باطل
 ولی لامع گشت چنانچہ دل می خواہد را ملاک و محار و ماع سرگشت آن ہم مدوحت و ویشا
 در و خود مسافر گشت مدتی در ہر قدر و سحر را بد و خط قرآن و علوم ظاہر سے تحصیل کرد و از آنجا

بعلاق رفت چون بقصبة مارون رسید حضرت خواجہ عثمان در دینی را بر ریاضت و صریح گشت و درت و دو
 نیم سال نخست دی انواع ریاضات و مجاہدات نمود و از شیخ خرقه خلافت یافته متوجه بغداد شد و در
 قصبة بجان رسید شیخ نجم الدین کبری را دیافت دو ماه در ملازمت ایشان گذرانید و از آنجا بقصبة
 بیل آمد شیخ عبدالقادر جیلانی را دیافت پنجاه و در محبت ایشان مانده انواع فیض حاصل نمود و هم
 صاحب سیر العارفین میگویی دل آلان نیز حیرت خواجہ در آنجا است مردمان حرمت میکنند و این شیخ
 آنجا رسیده دو گانه شکر اندام نمود و حضرت خواجہ بزرگ از آنجا بعباد آورده شیخ ابو نجیب فسیا و الدین
 سهروردی را دیافت و از بغداد بمراد آباد شیخ یوسف همدانی را دیافت و از آنجا به تبریز آمد شیخ ابو سعید
 تبریزی را دیافت و دو سه تم نقل میکنند از خواجہ قطب الدین بختیار او شکی که دی خواجہ بزرگ نفس را
 هرگز برادر و برسانیدی چنانچه برادر بفرقه بلب نانی که از پنجه قاتل کتر بودی افطار فرمود و بفرقه
 از شیخ نظام الدین اولیا که پوشش خواجہ بزرگ بهامه دقتی بود و هر جا که پاره شدی التامی پای
 از هر نوعی که یافتی پیوند کردی چون باصفهان آمد شیخ محمد باصفهانی را دیافت و از آنجا بقطب الدین
 احمد بن موسی اوشی میخواست که مرید شیخ محمود شود چون خواجہ بزرگ با همان دقتی دید سر در قدم ایشان
 سو و بعقیدت تمام مرید گشت حضرت خواجہ بزرگ آن دقتی را بقطب الدین اوشی حرمت فرمود و
 خواجہ قطب الدین دقت و حلیت بخدمت بختیار گشت شکر قدس اندا سر برهم داد و صیت فرمود که شیخ خرمی و قاصدی
 حمید الدین ناگوری سپارند پوی در آن وقت شیخ فرید الدین در ناسی بود و چو آمدند شیخ نظام الدین
 اولیا در فرائد الفوائد آورده که آن دقتی مرقع را من دیده ام شاید با خبر الامر با ایشان رسیدن باشد و گفت
 که آن خواجہ از اجمیر بلوای خانه کعبه میرفت و خلقی که بر اسب حج جمع میبودند و دست در طواف میدیدند فرم
 خانه میدادند که در خانه انداخته معلوم شد که هر شب در کعبه نماز فجر با جماعت ادا میکنند صاحب اقتباس الافعال
 از سیر السالکین آرد که حال حضرت خواجہ بزرگ گاهی جمال و گاهی بلال میبود چون جمال مستیلا نبود
 چنان مستغرق بودی که هیچ خبر ازین عالم نداشتی چون وقت نماز رسیدی حضرت خواجہ قطب و قاصدی
 حمید الدین ناگوری پیش روی دست بستہ ایستادند و با او از بلند الصاوات الصاوات می گفتند

حواصی را چنانچه میسر می آید در دو روز دیگر تمام القادریه سلویه میگذرد و بیخ آنکس میگذرد و در وقت
 مساک با سحر آمدن در آنگاه جیسیم بار میگذرد و بیخ میگذرد از شرع محمدی چهار مست سحران الله انکاکا کما اودند
 پس در صبح است رخسار میگذارد و چون حالت حلال رودی مسئول شدی در جگره سخته کردی و
 مسئول میبودی حضرت توحید و قاضی معاضل و محوره از سکهها مرده سانس و قضا او بهمان
 سندی میجایز میبود و چون وقت نماز مشه مخور و سرور آمدن از محوره لظیر سکههای افق و سکه
 خاکستر پند پس هر دو مرد توحید و قاضی اتنا یکدیگر مدد و بعد سلام بخش را که توحید جابج شود که
 اگر کجیه بهمان سینه میزد و در لیل العارین حضرت توحید و قاضی الدین بختیار اوشی میسوزد و در روز
 که سحر میرسد اول خوف دوم بر حاسوم محبت و سپس خوف ترک گناه است اما آنس که کثرت
 و در ضمن آن بیدار شدت ماه و سرل بر سنجی و در حالت یابی و در سحر سحر استمال کرد و باب است
 ما رعاشی حق حاصل شود و حارف کسی است که هیچ قدر او دست ندارد و مکر و کفر و کس با او را در کفر
 رسیدن جسم بر آس کرد و در مکر و کسافر مسووم و چنانکه در قبول آن سحر است یعنی به سحر بر آس
 هر کسی را و اول میگذرد و دعا گوئی را در توحید و محسن الدین او ام الله لقنوا هرب و دوا در آس
 و دوم بعد از آن در تحمیر رسیدیم و آنرا در اجیر لیل پس در آن نبود و میگوید و آمد و نمود و ملال
 چنان بود چون قدم مساک آنجا رسید جمیع اسلام شد که آنرا بعد و بهایت مود الهی در
 علی ذلک مجلس باز در هم همان بود در سحر جامع احمدی دولت با شوس حاصل شد و در لیل
 و غیر این اهل صمد و مریدان که بر این بود و در محبت حاضر شد و سحر حکایت ملک الموصوفه
 بر لفظ مساک را آنکه در شبی مرگ حدیث بر رو گفتند از چه گفت از آنکه رسول صلی الله علیه و آله
 فرموده است الموت جبرئیل الحبيب الی الحبس یعنی مرگ بلی است چون مرگ آید
 را در دست بپسنداند نگاه فرمود که حارثان آفاق صفت اند که مملکی عالم می باشد که از او شایسته
 همه عالم در پیش است چون توحید این خواند نام کرد و گریست و فرمود که ای درویش مرا سحر
 تا در قون ما اینجا خواهد بود میان چند روزی با سحر توحید که در شب علی سحر بر فرمود که مثال

بنوین تا شیخ قطب الدین بختیار بدلی رود شرافت سجاده قطب الدین را دادیم که دہلی مقام اوست بعد از آن
 مثال تمام شد بدست دعا گو داد دعا گوئی بر زمین آورد گفت نزدیک بیای نزدیک شد دست دعا گو داد
 بر سر دعا گو نهاده و عصائی شیخ عثمان بارونی داد و ترقه در بر دعا گو کرد و مصحف و مصلی و غلبین داد
 و گفت این امانتی است از رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ بخواجه کان ما رسیدہ بود من تراد انکم
 چنانکہ یا حق این بجای آوردیم باید کہ شما نیز حق این بجا آرید کہ فزادہ امر در میان خواہکان جنت ثمرت
 نیاید دست دعا گو گرفت روی سوی آسمان کرد گفت بخدا تعالی سپردیم و ترا بمنزگاہ عزت رسانید
 انگاہ گفت کہ چهار چیز است کہ گوہر فقر است اول درویشی کہ توانگر نماید دوم کسنگی کہ سیر نماید
 سیوم اندوہ کبشی کہ شاد نماید چہارم مردستی اگر او بادشمنی بود دوست نماید انگاہ فرمود کہ تہ
 اہل محبت چنانست کہ اگر کرد ملک الموت کرد و مادر ماند گزاد فدا گزاد ہر جا راند ایشا زاد
 کرد و چون خواہ این فواید نام کرد دعا گو خواست کہ سرور قدم آورده روان شود ضمیر روشن کہ
 در شیخ بود بر نور روی سوی من کرد گفت کہ بپارخاستم سرور قدم آوردم فاتحہ بخواند و گفت
 ہر جا کہ بروی بخیر باشی و ہولایت باشی و باشی سرراشی و کویزید و دوم و باز گشتم در حضرت دہلی سکونت
 کردم صاحب اقتباس از سیر الاولیاء آمد و فات حضرت خواہ بزرگ رود و شنبہ ششم
 رجب ہشتاد و ثلثین ستائہ واقع شد و بقولی ششم رجب سہ صد و عشرين و ستائہ و
 در مفتاح التواریخ ست و ثلثین و ستائہ و بقولی دیگر ثلاث و ثلثین و ستائہ در زمان سلطنت
 شمس الدین التمش واقع شد و عمر شریف بود و ہفت سال و بقولی یک صد و ہفت سال بود از آن
 چہل سال و راہ میر سکونت داشت بقول مرآت حضرت خواہ بزرگ سیزدہ خلیفہ داشت خواہ
 قطب الدین بختیار و خواہ فرخ الدین و معین الدین و قاضی حمید الدین تا گوری و شیخ و حمید الدین
 و سلطان التارکین و شیخ حمید الدین صوفی و شیخ برہان الدین عرف شیخ احمد و شیخ محسن
 و شیخ سلیمان غازی و شیخ شمس الدین خواہ حسن خیاط و احمیال جوگی المعروف بیدل ساکن
 و شیخ احمد الدین کرمانی را نیز بعضی از خلفاء و خواہ میفرارند و حضرت خواہ قطب الدین در آخر عمر

انداخت آنجا که بر سر که افتاد زن از شک گشت چون کافران تاب مقاومت نیامدند و پیش دیو می
 دران تنجانه بود فریاد و پند و تمام ماجرا بیان کردند و خاموش ماند پس گفت این درویش صاحب
 کمال است با دیو می شود اینهم آمدن مگر بسیرت چنان کردند همه پس آمدیو ایستادند و عقوبت آن پناه
 گرفته سر آغاز کرد و مدبریدی خواجه را خبر داد خواجه فرمود که سوارانجا میرا خبر نخواستند که در اینجا
 خواهد آمد این میگفت و در غایت که کفار ترب رسیدند نظر آنکه برخواجیه افتاد و زبان او گفتار و پا
 از رفتار باز ماند و بهانچه که بودند ایستاده ماندند خواجه از کار فلان آشنای وی بجانب کفار کرد و چون
 خواجه را دید ایگان آورد کفار آن دیو را پسند کردند و فرمودند شد و دیو بر آشفته ای سنگ چوب
 بر سر کفار بند خواجه او را شاد می تمام نهاد چون خبر را چه رسید جوگی اجپال که پیر را چه فرمودند
 چیلید داشت تمام ماجرا را بیان کرد و می پوشیدند همه چیلما می خود را جمع نموده نزد خواجه
 خواجه وضو کمال نموده برخاست و برگرد خود و خطی کشید چون کفار نزدیک تر رسیدند و ساری
 آغاز کردند و خواجه روی بسوی ایشان کرده فرمود که چرا از ما پیچیده اید اما میخواستیم که همیشه
 و نابود گردید گفتند که شما را از اناسا که غسل و وضو کردن را منع سازیم غرض آنست که شما را بفرست
 و رغبت خود بروید چون خواجه پیشین کشیدند عقبه می آمد شادی دیو را قبح بدست داد و فرمود
 این قبح را از اناسا که برگرفته بیای تمام آب اناسا که در الفتح آمد اجپال باز میاید اینحال
 بسخت و گفت که اینقدر جاندارانی از بی آبی به پلاکت رسیدند این کدام فقیر است خواجه
 فرمود اگر نمیتوانی ازین کاسه آب را بر داری و در بخون بریز آجپال آن کاسه چنانچه این خواجیه
 شد خواجه قبح بدست خود گرفت و آب دران حوض انداخت حوض چنانکه پر دیر آب گشت
 چون کفار اینحال دیدند جدا و بسیار کردند که آنکو به ناصه هزاران مایه بجانب خواجه رسید و او
 آن مار را بقطار حصار میر رسیدند و سر بر خطه دایره نهاده میبایند خواجه بیاران فرمود که
 این ماران را گرفته بگو بهما پرتاب نمایند چنان کردند پس کفار آتش از هر طرف بارانیدند و کفر
 در دایره نینشاند همه کفار را جز آنکه در آخر اناسا چال نشینند که گشته گفت الحمال نرا کار من نوشت

است اگر موانی بر سر خود قرار ملا سفکس دالای می می که پیش ماں بر آسمان رفته چندان طایر
کمارم که اگر بد اخب آن حاضرانی حواحه قسم فرموده گفت ای کارگر که راه بهماں مثال است صد و بار
دیس را کو ساسی جا که ما آسمان سر برده امی یا احوال از منی معطل گسید بوست آهوار بر بوار با
کرده در آن پوشت شش و کام آسمان بر دار کمال رفت ماکار نظر مردمان عاقل شکی
حواحه کفشهای خود را گفت که برود و این کار را چندان زیند که مرد من برسد در حال کفش
برده است و در بر احوال رسید مگه گاه بر سر و گاه بر روی وی طراق میرد و در و در و در
خود و او را چنان بر سر گرفته برین مردود آورد و می چون احوال از کزده خود تیمان شد و بعد
مسلمان تند چیت الله علیه و آله فرکان طار و میو امی آن لامکانی آن سار و عیای سبحانی آن
فوج پنجو رسا و تسلیم الصریح من اتی الله قلبه سلیم المسعود کمال مرید یا کی حواحه و طایر
مختیار کاکی او شنی حسی قدس سره حنیفه بررگ حواحه معین الدین است ار کار و اولاد او را
اصحیا است قبولی عظیم است و لعایت ترک و شوی و فقر و فاقه و صوف نود و سباب
استغراق داشت در ماد مولی و در مشا هده دات سخت سترق نود و او خود و خود و خود
حسد است چون کسی ریادت او آمدی زبانی بایستی تا خود باز آمدی انگاه ما آمده
مشغول شدی تا اگر حال خود یا حال آمده جبری نگفتندی عده گهی مرا معذور دارد
و بار کمی مشغول شدی اگر کی ار اولاد او و خودی او را هر چند می اندازان زبانی بهم
طلب الدین و القاس مختار کاکی اول ویرا اختیار نام کردند و از حضرت حق می طلب
عطا طلب الدین گشت و بعضی گویند که حواحه بررک ار راه مهربانی اکثر قطب الدین کسار
را الوقت اول و مختار است صاحب اخوارا لا خوارا فعل می آرد که حواحه را القالی بود و هم
را و اول ار و دام کردی و او را گفتی که دام ار رسید و درم ریاده نه دمی حوس فوج
را کردی بعد و حرم کرد که بعد ازین دام نام نده ازین فصل جدی و در محل مقررین بر مصالحی او حاسدی
همه چاه را بسیار بودی لقال صرف الدین نام و است مگر شرح از من با حوس است که نام

هم خواجه خود را بجهت شخص حال بر حرم شیخ فرستاد حرم شیخ حال را بروی کشف کرد و بعد قرص سپیدانش
از شیخ نظام الدین اولیا و هم وی نقل می کرد که میفرمود شیخ معین الدین تا آنقدر دم و قلب الدین را
آدن داده بود که قرص کند چون کار کمال رسید از آن نیز دست برداشت صاحب تپاس مینویسد منقولست
حضرت خواجه در ایام خود در دلی آمدند در خانه کاک بزهر دوزی اختیار کرد و چندین ارد ملک زاده سعید الدین
یکاک نزد آن کاک نزد آن کاک یکاک را در تنور انداخت و خود بخوابت خواب سوختند سرنگان یکاک ملک
زاده آنرا ذلت و شدت کشیدند خواجه گفت این را بکداری پس کاکهای شما درست کرده میدهم خواجه
هم را در تنور انداخت چون باز کشید جمله بسپید و خوشبختند ملک زاده و مردمان را خبر شد خواجه از
دکان گرخت و در خانه قاضی حمید الدین ناگوری رفت ملک زاده مرید شد و یکی از اولیا برانند
گشت و قاضی تنو شحال شد و گفت که از چند روز مشتاق لقای تو بودم و هم وی از سیر الاقطاب می
که وقتی شمس الدین الشمس التماس طعام غیب کرد و خواجه بر دو آستین برافشاند کاکهای گرم ریخته
سلطان بلذت تمام تناول کرد و هم وی میگوید که یکی از نظام الدین اولیا سپید خواجه را کاکهای
سبب میگرفت روزی حضرت خواجه بر کنار خوش شمس تپاسی صاحب خج نشسته بود یکی از آن میان
گفت چه خوش باشد که درین سوای سرد کاک گرم بپزد حضرت خواجه دست در خوش کرد و کاکهای
گرم آورد و پیش صاحبانده اخت همه آنها سیر خوردند از آن روز یکاک میخا طب گشت صاحب
اقتباس از سیر الاقطاب می آورد و پدید رشنش کمال الدین احمد بن موسی او شی از سادات او
بود او ش قصبه السیت در دیار فرغانه یا در ما در احوال النهر است نسبش با امام نقی بن موسی رضا
رضی الله عنهما الی آخره میرسد صاحب جبه سنابل می آورد نمیشی بود که خواجه متولد شد تمام
خانه را نور گرفته بود مادر خواجه را هدایت در گرفت خواجه بر سر آورد و نور آهسته آهسته کم شد با لفت
آواز داد که ای مادر خواجه این نور از اسرار است که در دل فرزند تو نهاده ایم که تا اکنون از اسرار
مانور شد چون خواجه چهار سال و چهار ماه و چهار روز و بقولی پنج سال شد مادرش پیش خواجه
فرستاد خواجه بزرگ نموده گرفت تا بنویسد با لفت مادر او ای معین الدین توقف کن که حمید الدین ناگوری

شد و شیخ محمد یونیس در سلسله الزینیه که بر او چنین کرده است بختیار الاوشی کان من اللیاء السالکین المتابعین
 العبادین بالخلوۃ و الغزله و قلعه الطعام و قلعه المنام و الکلام و الذکر بالبدوام فی الرغبات و له فی احوال الباطن
 شان کثیرین المکاشفین هم نقلست که او هر شب هزار بار در دو گفتی انکا گفتی مگر بعد از آن ایام منی را نکاح
 کرده بود و سه شب این بود و از وفات شد روی محمد رئیس نام پیغمبر صلی الله علیه و سلم در خواب دید که میفرماید بختیار
 کاکی را سلام برسان که گوهر شب تحفه که بر من میفرستادی سه شب که رسید و از تجار بسیار اقتباس از این کتاب
 می آرد چون آنرا در خواب دید پیغمبر صلی الله علیه و سلم را بخواجه سید حضرت خواجه انان فی که خوا
 بود طلبید میزد و میگذاشت لید از آن متوجه بختیار شد و شان گشت چون در میان رسید شیخ بهاء الدین که در آن
 جلال الدین تبریزی که در آن ایام در میان بود میان هر سه بزرگ صحبت گرم و واقعه دوم وی از اسیر قلا
 می آرد وی از سلطان المشایخ نقل میکند و سبکخواه قطب الدین شیخ بهاء الدین و شیخ جلال الدین با هم
 میان بودند سبک کفار بیای حصار میان رسیدند قباچه عثمان بدفع کفار بختیار این سه بزرگان در خوا
 نمود حضرت خواجه قطب سیست قباچه را در فرود این شیر را بجای کفار دیدن از او همچنان که چون شد و محاکم کفار
 نماند و شیخ قمری شکوه اولی و در میان بختیار و خواهر پیر منگ گشت قدس الله اسرارهم شیخ فرید الدین گنجشک
 قدس الله سرور و خواهر السالکین تالیف و وی از شیوه سیرت بختیار و در جمیع غره رمضان المبارک سه روزه و ثمانین
 و جسمانه دعا گوئی فقیه حقیق در درویشان بلکه خادم ایشان اضعاف العباد فرید اچو دینی را چون است و دو یا بگو
 حاصل شد بهائت و کلاه چهار تری بر سر دعا گوئی نهاد و شفقت بسیار از زانی فرمود آنرا در من قاضی حمید الدین ناگور
 و مولانا علما و الدین که مانی و شیخ نور الدین مبارک و شیخ نظام الدین الیوا المویده و مولانا شمس الدین ترک خواهر
 میزد و موزه و در درویشان و دیگر حاضر بودند خواهر قطب الاسلام ادام و بعد بقاره بر لفظ مبارک را که که شیخ را اعتقاد
 قوت ذات تعجیب خاطر می باید که چون یکی بر وی بیاید باری بیعت او را و است که بگوید نظر باطن را که است
 آنکس که بیاید و بر آن آوده با صیقین می باشد که در قی از غل و غش و غش و الا لیش و دنیا و در سینه و مانند
 بعد از آن است او را بگیر و بخدای سانه و اگر این بختیار قوت پیران باشد پس حقیقت باید که پیر و مدبر و دو
 با و به مثلاً این از آنکه و بعد بر من محفل فرمود که اهل سلوک در شرح خویش میگوید که کمالیت من و در پیران اول

هست و مکنش اندک سوم اندک خوردن چهارم در محبت خلق اندک در تاملین کسی هرگز هر روز
 پیدا نشود که در این دنیا چاره نباشد یعنی از برای نمودن خلق ضعیف پیدا کرد و در پیش نیست اندک
 راه سلوک هر روزی که هوای نفس طعام می خورد دید که راه درویش نیست سست و هر روزی که
 خلق احسان کند دید که او درویش نیست مرقه فقر نیست و هر روزی که توان کند دید که در بی احتیاجی نیست
 هم آردی است سخن در عیت افتاده بود و لفظ مساک را ندیده بودی ویرانه است ویرانه گریز از عیت الهی
 کردی و تو بهر سخن افتاد با آنکه آوار نیست مکه درست ساختارگاه به بهیچانیت فرمود که در روض
 الاسلام بر مائیس نشسته دیدم امروایت خواهی شنیدی چون سول علیه السلام حریمت میفرمود که در کتب
 را که استیجابی است باید باطل کند و به دیار عیت از کسب و بهیم سرکیان حرف کیم سر عیت کردی
 این کس مائیس را بر عیت کرد پس ما صلی الله علیه و سلم فرمود که تو نیستی این عیت کردی گفت یا رسول
 الله چون میزدم ایضا عت مازیدیدیم که پیغمبر صلی الله علیه و سلم او را دست او را نگاه و او را قطعه الاسلام
 بر لفظ مساک را با ریاضت دیدم است نگاه دعا گوئی التماس دعا گیر حاضران را فرمود دعا بگو
 مد عیت که نگاه نگاه دعا گوئی بر محبت مسکین بعد از آن حسن اعتقاد و مریدان سخن افتاد لفظ مساک را
 وقتی درویشی را در بعد اوقات تهاجمی گرفتند در عرض قتل ایشان کردند دستقل قله چون سیاه و این
 گذار که نظر آن درویش سرگورید خود افتاد آن درویش روی بر حاسب قلم گردانید و کلمات گویا بود که
 گفت ای قلم خیر روی میگرددانی گفت روی بر حاسب قلم خود دارم ایشان هم درین محاذ بود و در فرائض
 که پس را از او دیدم خواجه قطب السلام تیمیر آید کرد فرمود که عقیده خوب آن درویش را قتل نمودن آن
 فرمود که مریدان در حضور و عیت میسر خودی مایه و حیای در حیات حدیث میر و انست ملک الله
 ریادت بعد از آن سخن در سماع افتاد بر لفظ مساک را که در دعا گو در سماع و دو است که در
 پیر آن دوق حاصل میشود که در سماع آنگاه فرمود که اصحاب طریقت و مشائخ حقیقت را همان وقت
 که آنش در میر سگرا آن سودی نقالی او در دوق لقایه دوق نمودن آن فرمود که من تمامی تمام الدن
 وقتی در حال شایع علی سحر رحمة الله علیه بودم آنجا سماع نمودم و گوید که آن ایستاده من گفتم

و حیدر بنیکو بود و سپید گفتگان خنجر تسلیم را به هر زمان از غیب جان دیگر است به چنانچه دعا گوئی
 قاضی حمید الدین ناگورنی بن بیت و گرفت سه شنبه روز دین بیت شنیدن متحیر و بهوش بودیم بعد از آن
 بخانه آمدیم هرین از گویندگان میگفتند چنانچه چهار شنبه روز متواتر دین بیت بودیم خبر از خوشی بخودمان وقت
 نماز را تمام دادیم و یکدیگر و باز در عالم سماع مشغول شدیم همچنین هفت شنبه روز دین بیت بودیم هر بار گویند
 این بیت را میگویند حالی صحرایی که آنگاه به لفظ مبارک اند فرمود که من قاضی حمید الدین ناگورنی در
 شهری رسیدیم و دوازده نفر آدمی از جماعت متیران دیدیم ایستاده و دو چشم در هوا داشته شب و روز میخواند
 مگر اگر وقت نمازی آمد در نماز میشدند و باز همچنان متحیر میماندند صاحب اخبار را از اخبار نقل میکردند
 خواجه شیخ علی سنجری صحبت بود و در خواجده که آنجا حاضر بود این شیخ علی درویش از آثار بخواجده بزرگ مدح و
 ستایش کرد و همسایه خواجده قطب الدین قمر الدین در حوالی خواجده احوال این شیخ احمد جام را بر خواندند
 و بیت گفتگان خنجر تسلیم را به هر زمان از غیب جان دیگر است به چنانچه راین بیت در گرفت چا
 شنبه روز در تیر بود دین بیت داشت شب پنجم حلت کرد و میر حسن طوی در غزلی که درین نیز
 گفته است اشارت باین قصه کرده است جان باین یک بیت و دست آن بیک بازی این
 گویند که آن دیگر است گفتگان خنجر تسلیم را به هر زمان از غیب جان دیگر است و آن دلیله الرابع عشرین
 ریس الاول سنه ثلث و ثلثین ستوده و بهرین سال فوت سلطان شمس الدین شمس آمار الله بر آن چهاردهم
 ماه شعبان سنه که در عمر وی پنجاه سال بقولی پنجاه و دو و در وایتی هفتاد و چهار و بقولی بیست و یک سال تمام
 بنود و دوا و فوگشت صاحب اقتباس از سیار الطاب می آرد وی ببت و د و خلیفه در شیخ فرید الدین
 گشت که ششم پدر الدین غزنوی شیخ بریان الدین بلخی و شیخ ضیاء الدین دمی و قاضی حمید الدین ناگورنی
 صاحب اخبار را می آرد که نام او محمد بن عطاس است از شیخ متقدمین هندوستانست جامع بود
 در علم و باطن و می از صاحبان شیخ قطب است و مرید خلیفه شهاب الدین سنه و در دیت و الله اعلم اما بزر
 او و بعد و سماع غالب و دوا بود و سماع همگی در زمان او افتد و تو خجل در سماع مذکرت که او داشت علماء
 بر سر او حاضر ساخته بودند و سلطان شمس و مولانا محمد الدین ملوانی و خواجده میر شیخ سعد الدین

است و هشتادم جلدی الاولی سند اشین بن سبیس بن چانه بخت اندیافو اگر آن کشنده پنهان
 نفس رضا مولی آن عارف و مریدان الذی امری شیخ فرید
 الحق و الله الدین نجشکر و معاصران و مریدان ایشان مقرر شده
 که شیخ فرید الدین مسعود قدس سره خلیفه خواجہ قطب الدین است و از خواجہ بزرگ نیز نعمت یافته
 از اعیان اولیا و از اکابر ایشان است بنحایت ریاضت و مجاهده و فقر و تجوید داشت و در کشف
 و کرامت آیتین بود و در ذوق و محبت علامتی همیشه در انظار میگوشتید و خود را از چشم خلقت
 میپوشید از شدی بشری میگشت عاقبت در مقام اجود هین که مردم و سده در شت خود
 و ظاهر پرست و منکر و ایشان بودند آمد و گفت این چهل و پنجاه من است آنجا سکونت کرد و هرگز
 آنجا کسی حال ایشان پرسید بیرون قصیده زخمان کریر بودند یکدخت بود و ابنوه زیر آندخت
 با حق مشغول بودی و بیشتر احوال در مسجد جمعه مشغول بودی آنجا او را فرزندان شدند فاقها کشیدند
 و خفته ها و شته تمامیدیدند آخر چون بران قوه داشت پوشیده نماند بقول اقتباس که صاحب
 سیر الاولیاء سید کرمانی که مرید سلطان المشائخ است نسبت وی بفرخ عاود شاه کابلی رسانید
 بامیر المؤمنین عمر رضی الله عنه میرساند و میگوید که مادر وی دختر مولانا وجیه الدین نجشکر بود
 و هم وی از سیر الاقطاب می آرد نام وی مسعود بود و شیخ فرید الدین عطار نام خود پوسه عنایت
 کرد و بدوایتی بقبرید الدین از غیب متلفنگشته چنانکه نجشکر صاحب اخبار الاخیار نقل می آرد
 که وقتی جائه و بسیار پاره در تمکین بودی پدر پیش آورد آنرا پوشید و حال از تن کشید شیخ فرید الدین
 متوکل را و او فرمود من فو قیکه را انجام دهم درین نیافتم و هم از دسے نقلست که بیشتر اقطار او
 بشربت بودی قدسی از شربت بیاوردندی و قاری میوزدان کردند می از ان شربت مقرب
 بلکه و ثلث جعفران تمت کردی ثلث خود بکار بردی و از بقیه آنهم دیگر یاد و بیره و دوان پیر
 پاره از ان خودی باقی را بکافران دادی بیره ماند پیش آوردندی در ان از برون طعام بودی مردم
 میخوردند و خودی مگر بوقت اقطار و نو بگرد و وقت شربت بیکدیگر می خوردند و از ان شربت میخوردند

گایتم تا ما میسر رسید و هم اردوی لعل است که وقتی براسه شمع خام می کشد آنکس که در حق
 اظهار طعام پیش رود و در امان و زیاده و کمبود این طعام لوی شرف می آید و در امان است که طعام
 محروم و هم اردوی لعل است که وقتی خام می کشد شمع آنکس که در امان و زیاده و کمبود این طعام لوی شرف می آید و در امان است که طعام
 معروضه پاک رسیده شمع فرو نموده شود و منده بجهت آنکه اگر بعد از حق و آید و در امان است که طعام لوی شرف می آید و در امان است که طعام
 او مدید و بیرون افکند و هم اردوی لعل است که وقتی خام می کشد شمع آنکس که در امان و زیاده و کمبود این طعام لوی شرف می آید و در امان است که طعام
 که دست خواهد طلب عرض کرد و خواه فرمود که طی کس وی طی کرد تا سرور و کرم و بیلوم و در شمع
 چند نال پس آورد و است که در عجب است بدان اظهار کرد و بعد از ساعتی در دهن شمع خام می کشد
 بیرون ادا حاجت امی کند و دست بیرون عرض کرد و فرمود که ای معجزه بعد از سه روز از طعام تمام می آید
 کردی اما حاجت ماری در باب نو کارگر شد از طعام در معده لوجای ناپا به حال برود و در
 و دیگر طی کس و دیگر از جیب رسد بدان اظهار کس در رسد و دیگر طی کرد و حق اظهار شد
 طعامی سید است یا یکسان شمع کند و دست معجزه عالم شد و فصل از وزارت سوسن گویند که
 در دهن در کرد چند سگ و همدان است و در دهن ادا حاجت آن سگ و در شکر گشت چون احوال ماری
 اند و گفت امی ملک کار ماری را در دهن بیرون ادا حاجت ماری مشغول حق شد تا بیک شمع معجزه
 شمع شد سگ و دیگر در دهن است آن سگ و در شکر گشت و در دهن ادا حاجت آن سگ و در شکر گشت و در دهن ادا حاجت آن سگ
 که امی از حق است چون روز شکر گشت و خواه طلب سب فرمود که ملک کردی که بدان اظهار کردی که
 و در شکر گشت و خواهی بود و او را دارد که شکر گشت و خواهی بود و او را دارد که شکر گشت و خواهی بود و او را دارد که شکر گشت
 و دیگر گشت و خواهی بود که شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت
 است و خواهی بود که شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت
 که ما که این ملک شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت
 گفته است که کال ملک همان شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت
 کال ملک گشت و خواهی بود که شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت و خواهی بود که شکر گشت

شیرین تر ازین گرامی گشتند و بعد از ان در جاه مسیحی جامع حاج که در مقام اجم است پناه موکس
 کشید تا چهار روز هر شب در ان چاه بد نشستی که بران چاه بودی آو کشند و چون روز شنبه به روش
 می آوردند از شیخ نظام الدین اولیا منقول است که داشتندی بود ضیاء الدین تمام در زمین او
 در سگفته اودی شنیدم که وقتی که دست شیخ فرید الدین رفتم و من غیر علم خلاف پیغمبری نمی دانستم
 و خاطر من گذشت که اگر شیخ مرا از علوی پرسد که من بنیدانم چه جواب گویم این اندیشه در دل من
 بود ناگاه از من پرسید که تنقیح مناط چه باشد تنقیح مناط مسئله ایست از مسائل علم خلاف من خوش
 شدم و در بیان آن شروع کردم و نفی و اثباتیکه در ان معنی است بر او گفتم و هم از نقل است
 که شب پنجم محرم رحمت بروی غالب شد نماز خفتن بجاعت بگذار و بعد از ان بهوش گشت ساعتی شد
 که بهوش آمد پرسید که نماز خفتن گزارده ام گفتند آری گفت یکبار دیگر از ایم که در ان بهوش شد و دوم
 گشت نماز گزارده بان بهوش شد این بار بهوشی بیشتر بود و بان بهوش آمد و گفت که نماز خفتن گزارده ام
 گفتند و بار دیگر گزارده ای گفت یکبار دیگر از ایم که اند چه شود سوم گشت هم گزارده بعد از ان فرمود
 یاجی یا قیوم و جان بحق تسلیم کرد و هم وی گوید بعضی از لغو ناطات گشت که بنجد شیخ نظام الدین
 یافته اند مکتوب میگردد فرمود و چهار چیز از هفتصد بی طریقات سوال کرد و همه یک جواب فرمودند
 مَنْ أَقْلُ النَّاسِ تَارِكُ الذَّنْبِ وَمَنْ أَكْبَرُ النَّاسِ الَّذِي لَا يُغَيِّرُهُ شَيْءٌ وَمَنْ أَغْنَى النَّاسِ الْغَالِي
 وَمَنْ أَفْقَرُ النَّاسِ تَارِكُ الْقَنَاطَةِ فرمود اندکی شیخی من العبدان یرفع الیک یدیه و یرحمهم یا خالق من فرمود
 اگر هست نعم نیست و اگر نیست نعم نیست فرمود تا مرادی شب معراج مردانست و فرمود کار کنم خود را سخن
 سر و مردمان نباید گذاشت و فرمود شیخ الاسلام هلال الدین نور الدین مرقد گفته است در مسکن القلوب
 ان اول الکلام و آخره ان کان بدو فکام و الا فاسکت فرمود چون فقیر جامه پوشید بنیاد که
 کفن می پوشند فرمود آن نما که باشی در ته باز نماند فرمود حدیثی من حدیث ابی القحطیر من عباده
 فرمود قال علیه الصلوة و السلام طوبی لمن شغله عیبه عن عیوب الناس فرمود و الصلوة فی یصومونه
 کل شیء ولا یکدره شیء فرمود و او را و تم بلوغ در حجه الکبار فعلک بعد من الاتفاقات الماننا و المملک

فرموده است و در سینه سهم دل بر هم گرفتند و اندیشه کار مار هم گرفت گفتند که قسم هر دو در دم
 بر در تو ده اشک آمد و آنهم گرفتند و در هم آرومی لغت که در پیش او در باب اما حسب
 و حسب سماج که در آن اختلاف علماء است گفتند و فرمود سحران التذکی بحاکم شری و دیگر
 بهر در اختلاف است و فرمود الالفات فی الدیر و السلامه فی السلیم و فرمود العلماء اقرب الی الله
 و العباد اقرب الی الله و فرمود العقیقین العلماء اکالیدین کواکب السماء و فرمود اولی السلا
 من استعمل بالاکل و اللباس و هم ارادی نقلت که مردی بخدشت شیخ مدر الدین فرمود
 عرض داشت کرد که بحاس سلطان عیاب الدین ملین سحارش نامه را می من در قلم آوردی
 نوشت و گفت قصیدتی الی الله ثم البیک فان عطیته شیئا ما لمعطی به و الله و ان الشکر
 فان لم نقطه شیئا فالما فی الله و است الله و شیخ نظام الدین باولیا در احسن العباد
 شده اند و در چهارشنبه با برده هم ماه و حساسه حسن و حسین و مستحبه دعا گو می روی سحر
 قدیم من سدا لعل الدین حاصل کرد و همان خطه کلاه که بر فرق مبارک داشت بر سر او ناگه
 و در حدیث حاصل انکمال شغقت و در حدیث و تعلیم چون بنی سلطان شد الحمد لله علی ذلك ان
 که ما سحر اسم و ولایت بهر دوستان بد مکر می زدیم اما شاد و راه بود و در سر ما آمد که در
 نظام دادند میر سید این ولایت او سباده شکی انگاه دعا گو می خواست هر چهار روزه
 مبارک شیخ الاسلام شوم و در قلم آرام بیند و سکو در خاطر دعا گو می نگه داشته بود که در مورد
 سعادت آن خبر بد که هر چه در میان میر شد و بهوش کوش بران متعلق بوده ماست زیرا چه در آن
 اولیا آمده است حول مریدان میر سحر است و و از انمولید بهر چه یکا او در قلم آورد
 تو اسطاع بهر رساله و زنامه اعمال او موبسده می رود حامی او و طین با سدا
 درین محل این سخن هم مردم را بهر وقت خمس پیدا بود و در راحه سیح لوط و لم حسب
 که در این کس بدام کشید که بده آن دل است که در محبت و استفاق باخته است و آنکه
 در در ویشی ائمه در میان مبارک را که در دریشی برده و بستی و عرقه بوستیدل حق او سب

که سبب برادر سلمان و غیره کسا بود رسول صلی الله علیه و سلم از علی بر سر پدر منی الله علیه
 اثیر قه را بتو دادم چه کنی گفت یا رسول الله اگر تیر قه من بی پرده پوشی کنم و عیب بندگان
 خدا بجائی را چه شوم پس رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود که فرمان بفرما که این جواب است
 این خرقه را بدو دهی چنانچه ذکر آن مفصل بالا گذشت است انگاه شیخ الاسلام چشم پر آب
 کرد و با می تا بگریست و میوشش شد ز مانی شکایت از میوشی باز آمد بر لفظ مبارک را اندام معلوم شد
 که در ولایتی پرده پوشی است فرمود شیخ شهاب الدین بهر روی تقدیر الله صلی الله علیه و سلم سال
 چشم پر آبست سوال کردند که از کجاست فرمود از سبب آن تا عیب مردمان را بتیجیم و انگاه
 دید و فرمود به چشم بعد از آن شیخ الاسلام روی سومی و دعا گوئی کرد و گفت که چون در وی
 چنین شود بعد از آن هر چه بگوید و بخواهد همان شود شیخ بدرالدین غزنوی نزدیک شیخ الاسلام
 نشست سخن در سماع افتاد هر کسی چیزی میگفت چنانچه شیخ جمال بالنسوی فرمود که سماع را
 دلهاست و جنبش اهل محبت و بجز استثنائی مستثناها میکند شیخ الاسلام فرمود که آری
 رسم ایشانست چون تمام استنشاق کنند که در شنائی نمایند بعد از آن شیخ بدرالدین غزنوی
 عرض کرد که میوشی اهل سماع از کجاست شیخ الاسلام بر لفظ مبارک را انداخته که از روز باز که
 ایشان را است بر یکم شنیدند میوشش شد آن به میوشی تا غایت در ایشان مرکب است
 پس چون ایشان نام دوست میخوانند آن میوشی در ایشان اثر میکند بهیچ میگرداند و هم
 از دست شیخ الاسلام بر لفظ مبارک را انداخته که راه طریقت بهیچ است اگر شیخ برگردن نمهند
 راضی باشی در اخبار الانبیا راست است از شیخ نظام الدین اولیا نقلست که میفرمود که شیخ
 فرید الدین قدس سره بیشتر زمان زینبیل خود فی البته وقت اخطار بکاید و پیکال نهان زینبیل پیش
 بودی از شیخ فیض الدین محمود نقلست سالها بخدمت شیخ فرید الدین زینبیل گردانیده اند
 و خدمت شیخ نظام الدین را فرمودی که در ان شب که دیار گاه گریه رخانه شیخ سپید و دیم را
 روز عید بودی و آن را بنگار بودی یاری میدیدی آورد و همه بخوردند و چون وقت دیار

و اگر بنمودی رعیل میگردد امید نعلنه فرمود که در بزم شیخ نظام الدین هم سالها بنیال گردانیده
 نعلنه فرمود و سپس خورده اندگاه کاهی رسید بدو و سپهر العارین است که وقتی ایشان را
 معیت و اراد سسرف متدنه سپهر ساله بودند که در بیتال نیست مولانا مسماح الدین بنوی
 کتاب باغ که در فقه است متجاوزا مدد و همدراں سجدی نامند و حفظ کلام مجید کرده بودند و هر
 یک حتم پیوسته می مانگاه روزی حضرت حواءه قطب الدین در امسجد تشریف آورده بود
 صحبت کما آوردند حول چشم اسال بر حیره حضرت حواءه قطب الدین اصا و دال نگاه دل
 بدیساں داد و سر ر قدم نهاد و قطب العارین دیدند که حوالی جو سجوی اکیره روزی
 کسب در دست دارد رسیدند که بدست عرراں بیکاس است عرض کرد که باغ فرمود
 که اسال الله تعالی ترا اس کسب باغ میگردد و ما بر صحر کرد که اسال الله تعالی در صحر سنا
 حواپا شد بهال لحظه لشرف ارادت مستند گشت حول حضرت حواءه متوجه مدلی سدر
 ماسه سرل همراه بود و ارانما حوا فرمودند که ما فرید الدین همین موطد در ترک و تحریه تحصیل
 علوم طاهره مستول میباش بعد ازاں در مدلی پیش ما یا که اسال الله تعالی مرا آگاهانوار
 از انصرل مار گشت و انحالند با رفته بحیال تحصیل علوم و حول مدلی سناک او باغ
 عالم الدین گشت و آرا کما متوجه خدمت حضرت حواءه متدنه افتد طلب از آمدن او سی حوال
 متدنه در نزد یک دروازه عرفی در بقی محوره اشاره فرمودند که انحال مستول باشند بعد از آن
 ملاومت یسر اندکلاف در دیساں دیگر که بیوسه حاضر می نمود حول در مدلی سنا
 بسیار شد و تعلق مراحم اوقات متدنه اساره حضرت حواءه مخطاط نشی آمده اقامت نمود
 صاحب اقتناس ارسیر الاولاسه آورد که خدمت سلطان المشایخ رسیدند که فساد و
 نقل گشت که حاضر بود و دید فرموده مراد راه سوال مدلی روانه کرد و پنجم محرم لعل واقع شد
 لیکن وقت رحلت مرایا و فرمود گفت تلال در مدلی است من بیرون رف و طلب خطاط
 حاضر شد مدالیسی نمود پس حرقه خلافت حواله شیخ مدرالدین اسحاق نمود که اسال الله

نوشت و سفری را بود که مانا و سیمای مستقیم و زیست جواب آن معده است و بعد از این که
 که میان ابو ساعس است و می مست سلسله است نظام الدین اولیا که فرموده است و بعد از این که
 او طایفه بود می اگر چه است آمد می یافتند کرد می و سبب سعاد الدین و کرار معلوم که فرمود می و با
 اگر شکر گفتو امر است سبب و اعلموا صلیا و فرموده و دارا و نود که اس آید و حین را و سبب
 صاحب احادیث و حیار می آورد سبب کس الدین فر و می مرید خوانده در الدین سمرقندی است
 در پل بود و سبب کیمب الدین و دوس می و سبب کس الدین و دوس می است قبر او صاحب سبب
 و حشمتی بر صفه عالی بر دیک بصره و لا ما بران الدین علمی است و سبب شرف الدین و می
 میری که را و اب الهمدین سرحی دارد می و سبب کیمب الدین و دوس می است که و سبب
 شرف الدین و سبب سبب نظام الدین اولیاء و بی آن و قصار است و انکه او بی سبب
 سبب نظام الدین و سبب سبب حرامیده و سبب کیمب الدین و دوس می و سبب
 حول علامت او رسید و فرمود و سبب سبب سبب که سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 احادیث و سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 سبب الدین و سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 صاحب سبب الدین و سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 که سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 است سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب

مجسم الیوم الشیخ ابو العباس سید کرد و گفت این را بنمود که بر لبها از بهشت ما و شیخ ابو العباس
 به شیخ نجم الدین خلافت داد و گفت شما شایخ فرمودیم از انروز فردا صیانت بپایا آمد بقول انما
 شیخ سیف الدین باختری خلیفه شیخ نجم الدین کیست رحمه الله علیه که از آن شمس بدین
 محمود فنان عظمی فرموده الا حصی ثنائی مصداق استحقاق با خلاق و انما
 ان مشرف به صرفات حضرت الله حضرت شیخ علامه الدین علی احمد صابر
 رحمه الله علیه در اقتباس الاثوار است وی محبوب ترین خلفای و خواهرزاده شیخ فرید الدین
 گنجشکر قدس سره در ارادت از اکثر اربابان اعلی سابق بود از اکل پاهای کان افراد و در سامی عباد و
 در طریق صوفیه حامی بلند و مهمت قوی داشت و از غلبه استغراق ذات مطلق بگزید و بدین عصبی
 نمی آورد و هم وی از سیر الاقطاب می آورد وی خدمت حضرت گنجشکر بسیار کرد و به جای از آنجا
 مهر بانی در بابی فرمود که علم ظاهر و باطن من نیز شیخ نظام الدین بد اولی رسید و علم ظاهر و باطن
 و باطنی نیز شیخ علامه الدین علی احمد صابر برود و منی میفرمود که علم سنی من در ذات شیخ نظام الدین
 بد اولی و علم دل من در ذات شیخ علامه الدین علی احمد صابر رسیده کرده صاحب اخبار الاخیار
 از سیر الاولیای است که در پیشی بود ثابت قدم و صاحب بهشت مرده شیخ فرید الدین است
 و شیخ فرید الدین وقتی که با و اجازت بیعت می کرد و فرمود صابر زنگانی خوش خوابی گذرانید
 و همچنان بود تا زنده بود و پیشش نخوش میگذاشت و این را در و خوش باش کشاده پیشانی بود و غالب این شیخ
 صابر غیر شیخ علی احمد صابر است و اما شیخ فرید الدین و خلیفه او بود و قبلاً در قصه حکایت و سلسله شیخ عبدالقاسم
 و غیره بوی منتهی میشود که در او سیر الاولیا اصلاً کرده و آنچه کرده همین شیخ صابر را ذکر کرده بر آن نمایی که در عنوان
 مذکور شد کنونی که او خالی از غایت نیست و آنکه که را در شیخ صابر همین شیخ علی احمد صابر باشد و الله اعلم
 اقتباس از سیر الاقطاب می آورد و او اعلی حال بومی قسمت نکرد بقررت او داده سال مقرر بود و بنمود صابر
 مانده بخورد و حضرت گنجشکر بکشف در یافته پرسید که با با علامه الدین شما قسمت میکنید و خود میخورد یا نه
 بنده را بی اجازت بیچال است که بیکدانه ازان بخورد فرمود که شیخ علامه الدین علی احمد

گنجشکر
 صابر

صاغر آراثر رخطاب صاغر محاط گشت دهم دی از سیر الاقطاس ایند رسید که در
 از حدیث حضرت گنجشکر سال ساریت نامه گرفته نسخ حال بالسی آمد و پیر امر آورد و بدست
 شیخ جمال داد و حقیقت حال اظهار کرده رخصت دلی در خواست نمود و در الوقت تاریکی
 شب مایاں گشته و چای صاغر بود و سار آن لقمی اجمال واقع شد و بعد چای او و دند و سال
 گشت و مادی جراح را گشت حضرت محمد دم و مرد و چای و روش گشت حضرت شیخ جمال سال گشت
 و یار ه ساعت و گشت مایاں نهاد دلی کجا آرد که یک مردن تمام دلی را حراجه امید ساخت و سر
 محمد دم گشت من سلسله تریا یار که در دم شیخ جمال گشت ار اول یا آخر گشت ار اول پس ر حرات
 و حرکت و بیدمت پیر شکر آمد و کیفیت حال مار گشت و حضرت شیخ رسید که چون شیخ حال شال
 سراناره ساخت و تو چه کسی گشت اد را نام همی سخی اند که چون شال مرا یار و کردی من
 سلسله تریا یار که در دم گشت ار اول یا آخر گشت ار اول حضرت گنجشکر فرمود تیر سبب رسید
 اما بچه گشت که اول گشتی و آخر سلامت ماده ار مریداں تو شخصی خواهد بود شیخ جمال الدین
 یابی تیری بکت دعاوی سلسله شیخ جمال حریاں خواهد دید ریت صاحب ملة الاسرار مگر
 که ار سر رکان این سلسله انقل متوابع مقولست که حضرت گنجشکر محبوب خواست حضرت محمد
 مثال دلی عطا نموده فرمود که اول شیخ جمال را مای لعه مدلی رو چون حضرت دی
 در مایاں رسید و مثال سبب قطب سال داده تحمیل که در شیخ جمال گشت صاحب لایت مدلی
 را سر داری می مای و شطاطت یک ساعت ندرید ای کار چه طور پیش خواهد رفت شیخ جمال
 مثال را مار که در ریاں من دم گشت که من سلسله تریا دیدم که هرگز از تو سلسله مشایخ
 صاغر می شود آخر همچاں شد چنانچه در کتب سیر مشایخ میں گشته چون شیخ علی احمد صاغر
 ار بانسی گشته محدث شیخ گنجشکر رفته واقعه حال مار نمود حضرت شیخ را گشتانی خوش
 پانده در حق محمد علی احمد صاغر ریاں بسیار فرمود و گشت که تراه ار ان شوم میدیم و انکب
 بعد سال دستخط خود نوشته عیایت فرمود و بجا نشکر رخصت کرد و صاحب لایت مایاں

بخت آباد و هوامی آن نهایت بر اعتدال بودم صاحب اقتباس از سیر الاقطاب میگوید چون در فوفا
 قدرت گنجینه ذکر مخدوم علی احمد صاحب که واقع شده در احوال وی را قریباً نگاشته است یکشنبه معلوم
 میشود که سبب بی آنست که ملفوظات گنجشکه با اتفاق شیخ جمال قدس سره هیچ نگشته اند و هر که نبشته
 است ویرا خاطر داشت شیخ موصوف لازم بود و غبار خاطر یکدیگر خود روشن است بنا بر این ذکر مخدوم
 واقع نشد و حجت کمالیت و ولایت وی قدس سره از وجود مریدان و خلفاء سلسله اش ظهیر من الشمس
 است الغرض چون حضرت مخدوم از خدمت گنجشکه رخصت گرفته در کلید رسید و سکونت اختیار کرد
 علماء طاهر و بعضی مشایخ آنجا بانکار پیش آمدند و وی قلند رشتی ابدال روش میگیدر ایند و در باطن
 مستغرق بود و در بیستم ماهی اتفاقات نه داشت چون مخدوم نشود نمایان و مردم اطراف رود
 بوی آوردند علماء و مشایخ را حصد میباشند وقتی حضرت مخدوم با صاحب ای کانه چهره رفته و مسجود
 برام قریب منبر شریف است آنجا نشینت پیش آمدند و گفتند که از نیایر بنیزید و جایی دیگر بنشینید
 مخدوم متواضع گردیده و در جایی خالی نشینت از آنجا زاده و در شش ماهی آغاز کرد که اینجای نشینت
 آباء و اجداد ماست شمارا بر گزاینی نمیکند ایم چون سخن سپارید شد حضرت شیخ سمرنی اختیار کرد
 فرمود که صاحب ولایت این دیار هم بر ای نشینت چنین نزارا است آنجا بحث یکبار غلو کرده
 گفتند از کجا معلوم شد که صاحب ولایت شما هستید میدان باید پس حضرت از مسجد برخاست و گفت
 به پادشاه منیت که شما بریدنیاست بفرمایید بفرموده و گفتن اینکه مسی در افتاد و چندین هزار کس در آن
 پاک شدند پیش رو فان افتاد یا قیامان بعجز در پیش آمدند فرمود و سو و مند نیست من ان حق تعالی خواهم
 اعجاب است نه یکس از ساکنان این حصیه زنده نماز یا بر گزاینی باشد و که نزد یک من برانی اینجا آبادانی است
 پس از آن زمان هر سال جمعی افتاد تمامی بل آید را نیست و نابود ساخت بعد از ویرانی حضرت مخدوم
 ندون خاطر بر داشت مجاهد اشتغال میوزید و دوش و طبله و وی انس گرفته بودند و شیرین در شرب
 کشته میزد میگویند که هر شب بجهت می آمد و حسین و ساسمیکرد و از هیچکایات استعجاب نیا یکدیگر و چنانچه
 را تم الحمد و میاف صاحب الرحمن جو عبد الله شاه که از مریدان شاه نظام حسین خلیفه اخون فقیرنا

او در حکایت میگردد که در ویشی بود کمال شاه نام ساکن مراد آباد و نسبت ارات لسا حار او
 غلام حسین بن احوں فقیر صاحب است در ویشی مذکور میان دیارت حدود علی احمد صاحب
 رسته بود وقت شد مسجدی بنام مسجد مملوک کشته است که مملوک نام او سیر معیه بود میان
 در مسجد آمده و مشقت یک است غلام در ویشی کشته یاده تیر از سیه خود که را می بین کشته را بنجافش غلام
 در پس کشته یار و خودش کشته حیدر حسین بنده لعدده الیاد و وقت گفته اند در او اهل حال مسجد مملوک
 سیر لغزش هرگز در مشیت نیست چون حسرت قطعت الم تیج علی القدر و قس سیه لقصید یار معتمد
 و او بنده مملوک تر لغزش یک کیده مانده بود در قی و سیر حضرت الیاس بنده یارش شرح بود که القدر
 اراش شما است و اشتیاق زیارت میراد برق مایه اگست سیه مار حسین حیان بنده چون سیر قطعت
 حیر و نیاز و اشتیاق بسیار از لفظ صاحب نزد یک مرقعه بود که بنده یار بنده یار و الیاس را در کرا کرا
 و مطلق بود و در مملوک که تو بود اسطر طریقه نادری رسیدی و الا فیکری را فاقه و محمل غم نیست
 حضرت قطعت الم عرس کرد که همه کسان می خوانند که اریارت شما منتر شود اگر برق جلال برادران
 عالمی در حرکت تر تیر لاف مملوک و مملوک که بخاطر تو این برق را مستور ساختم از میان بنده و نام بنده
 مارگا عالیجاه بودید و مین مملوک و وفات حضرت تیج علاء الدین علی احمد صانع قدس سره سیر و مملوک
 در سیه شقیس بنامه و پروائی اربع و شش ماه در میان حلال المین بطی و اقصیه و مملوک
 معاصر حضرت سلطان المشایخ الطام الاولیا بودید و با حضرت سلطان المشایخ معتمد و مملوک
 سال حشر از سلطان المشایخ وفات یافتند تیج حان گنجشکه و لقوی در حالت سماع بیت اردو
 و ذکر آن سلطان المشایخ شیخ نظام الحق و الدین محمد بن ابی قحطی قدس سره
 را جبار الا حیا به نام او محمد بن احمد بن ابی الحیا است و لقا و سلطان المشایخ و نام اولاد
 و از محبوبان و مقربان رگاه الهی و یار سیدستان مملوک است از آثار یک است او خدا و حواصی علی
 و سید یار و یار خواص عریض و از کار آمد و مدتی در بود و بعد از آن در پادشاه مملوک
 ساخت و پدید آمد و حواصی احمد و سیر مملوک از سر و وقت و هم در سواد مملوک مملوک و لقا

این کتاب
 در کتابخانه
 ملی
 ایران
 ثبت شده است
 شماره ثبت
 ۱۳۵۷
 تاریخ ثبت
 ۱۳۵۷

زکریا بن محمد بن ولید رضی اللہ عنہ میرد و تولد ایشان در سنه ثلثین و ستماست بوده و
 چون قدری بزرگ شد والدہ او را در کتب با نخت کلام ابد میخواند و کتابها خواندن گرفت
 و هم در عمر دوازده سالگی کتاب لغت میخواند و در آنجا که توال گفتندی حکایت کرد که من
 پیش شیخ بہاؤ الدین زکریا سماع گفته ام و این قول میگفتم لکن حسنت حیدر الہامی کہیدنی مصرع دوم
 یاد نہ آید شیخ یاد داد بعدہ ہماقب شیخ بہاؤ الدین گفتن گرفت اینمعی در دل او نہ نشست بعدہ حکایت
 کرد کہ از اینجا و را جو دہن آمد شامی و پیچہ چہین و چنان سماع اینکلمات در دل او محبتی وارد
 پیدا شد کہ از خود رفت و محبت شیخ فرید الدین و نیزہ او نشست روز بروز خفیہ تربیت میافت در
 نشست و برخاست و خواجہ خور ذکر شیخ فرید قدس سرہ میکرد بعد از آن بقصد تعلیم عبد علی آمد
 و تحصیل علم کرد و مقامات حریری را پیش شمس الملک کہ صدر ولایت بود تلمذ کرد و یاد گرفت و علم
 حدیث خواند و او را در مطالعہ اہل انظام الدین بحالت گفتندی بعد از آن الشوق ارادت
 شیخ فرید الدین با جو دین رفت و وی در آن زمان بست سالہ بود شش سیارہ قرآن پیش شیخ
 فرید الدین تجوید کرد و شش باب از عوارف نیز سہ کرد و تمہید ابو شکور سلمی و بعض کتابها
 دیگر نیز پیش شیخ خواند و التوای کہ در ہما رتبہ در پانزدہم رجب منع ع و ستماستہ مرید شد و ہم
 از وی نقل است کہ وی فرمود چون سعادت پائیموس شیخ فرید بخشیدہ حاصل کردم نخستین سخن
 کہ از شیخ شنیدم این بود کہ خواہد بیت ای آتش خراقت و لما کباب کردہ و سیلاب اشتیاق
 جانہا خراب کردہ و بعد از آن خواستم کہ شرح اشتیاق خدمت ایشان پانہایم و ہشت حصہ
 غلبہ کردم ہمین قدر گفتم کہ اشتیاق پائیموس عظیم غالب بود چون اثر ہشت در من مشاہدہ کرد
 فرمود لکن داخل و ہشت ہمدین روز سجدت شیخ بیعت کردم عرض شد کہ دم قرآن چیست
 تعلیم کنم و با دراد و داخل مشغول شوم فرمود کہ اسمی از تعلیم شیخ نگفتم کن این ہم کن تا غلبہ اید و شہر
 را قدری علم باید بعدہ بانعمت خلافت مشرف شد و عبد علی آمد و تالیف ہدایہ حیات بود سنہ ہزار و ہشت
 او رفت اما در وقت رحلت شیخ حاضر بودم چنانکہ شیخ فرید الدین وقت رحلت خواہد قلب الدین و خواہد

سحر و جادو سرگشته شد سر را بر سر خم نمود و در دلی اشارت عینی در جیات بود
 الا ان حالقه او در آنجا است سکوت کرد و هم او وی لعنت که وی هر مودم در واقع کمانی بود
 در آن مسطور و دانا و انی راحت رسائی که دل بوس محل ظهور و بوسیت آید و میسر بود که در بار ارتقا
 هیچ کلامی را ایمان بر دل میجوید بود که در پات و دانا را دهم او و نقلست که وی گفت وقتی ناشیج
 خود در کشتی همراه بودم ششیج مرا بپیش طلبیده فرمود بیا تره چیری گویم چون بدلی بر وی بود و نماند
 مانی بیکار بودن هیچ نیست روزه داشت پس راه است و اعمال دیگر چون نماز و حج می راه
 وقتی دیگر فرمود پس ترا رخصه خواسته ام که هر چه تو از حد اکتفا بجای میانی وقت دیگر فرمود و این
 تو قدری دنیا نیز خواسته ام در دست خلافت و مود محابده باید کرد برای استغفار و راه دست دیگر
 در جزه سر نهاده کرده و لشکر سارک متیر شده میگشت و این مای میگشت بر مای می توانیم که بپوش
 در رصای تو زیم، حاکمی تووم و زیر بای تو زیم مقصود من هست که کویس توئی باز هر تو زیم و
 برای تو زیم چون جیت تمام در سر سجده و او سید کت مثل این دیدم در حجره در دهم سر زیم
 شش نهادم فرمود خواهی بخواهی من چیری دینی خواستم ششیج مرا بپیش بعد از ایشان شد که او را
 محو استم که در سال بپیم صا بکسیر العارفين میگوید که در فواید الفوائد از ایشان لعن الله
 که گفت چون لشرف اراوات که لشکر متیر گشته در آن ایام بخانه وی عسرتی تمام بود که در بار
 متعلقان ایشان را در بخت ده سده فاقه ردی میداد و از برکت صحت ایشان بکسیر العارفين
 سودی مولانا را بدین آیتی میم آوردی و تنج جمال السعوی از جنگل یله آوردی که سر آن را
 کریم آواز که مردم آمد و سر که انداخته اجار می سارده و مولانا محاسن الدین کاظمی آب می آورد و در
 مطبخ می شست و من آن کباب را می بختم و در کاسها انداخته برای طایر صحت ایشان و در دینان
 و در الطعام گاهی یک میسر شد و گاهی نمیشد حکایات کمالات حضرت نظام و لیا بسیار حاجت آن
 و این تکرار ایشان را در و نماند و بعد طلوع افق از نور یا شیشه میزدیم برنج الاسر و میزدیم و شش
 تار تهم شاه دین را بپای داشت اخوان سن بود و بپای رسائی رسید و بپای نماند

نصیر الدین محمود در ابتدا ناز نگر روز چهارشنبه خرقه و مصلی و کاسه بیجی کاسه بیجی و انچه از شیخ خواسته بود
 عطا کرد و فرمود شمارا در دلی باید بود و جفا و تضاد مردم بایک شیدار و ادائی ناز و عطر و شکر
 بر جسته حق پیوست و در آن ایام خواهم میخسرو همراه سلطان غیاث الدین بلبل و درنگار
 بعد استماع این واقعه ایخسرو بی رخصت سلطان بهجیل تمام در غیاث پور رسید و در
 آلوده خود بهر از برالوزار آن بزرگوار را لیدن گرفت و لباس سیاه پوشید و بعد ران رو فکته بزرگ
 بماند بعد سه ماه بهمدان روز چهارشنبه سنه خمس و عشرين و سیمایم افینیکو ار حمت حق پیوست
 و مزار آن بزرگوار در پایان حضرت شیخ واقع است و کر آن آئینه جمال و جلال حق
 آن منظره نالیش لا انسانی آن صورت حالش نمونه تجرید و ترک آن
 قطب ابد ال حضرت شیخ شمس الدین ترک قدس سره وی از کبار
 خلفا و حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صابرا نذ صاحب اقتباس میگویی بقول صاحب سیر الاقطار
 از حضرت کتبشک نیز خلافت داشت وی را در مطهر بق شانی بزرگ در امانی و افرومستی بلند
 و تجریدی که مال داشت و از غایت تجرید اکثر لباس قلندرانه چرم پوشیدی و میران این نقل
 متواتر سلسله نسب او چنین روایت کرده اند که شیخ شمس الدین ترک بر سید احمد ترک ابن
 عبد المؤمن از فرزندان حضرت خواجه احمد بسوی بود قدس سره که نسبت وی بحضرت محمد
 بن علی کرم الله وجهه منتهی میشود و بهم صاحب اقتباس الزاویو سید از مرآة الاسرار که چون شیخ شمس
 بسید او را داعیه تحصیل علوم پدید آمد تا مدتی در دیار ترکستان کسب علم نمود و بعد از آن کدا و علم
 خارج گشت و کشتی کار خود را آن نیافت در هر چه بود از آن برآمده تجرید کلی اختیار نمود و سر صدق
 سنو که طریقت نهاده رده شد و از ترکستان بطلب شد کامل با دله النضر و آمد اکثر بزرگان
 دریافت اما هیچ یکی از بزرگان وقت انجا و بستگی پیدا نشد لاچار قدیم بطرف هندوستان نهاد
 و سیر کتاب بعد مدت بسیار در کلید خدمت حضرت مخدوم علی احمد صابرا رسید قدس سره و بعد
 جمال شریف مقامات علمی که چنانچه راه شده بود مد فراموش کرد و بی اختیار سر در قدم حضرت

۶۲۵
 بی بی

آورده تشریف معیت بهره مسکند و بدو بعضی کلاه اداوت فائز گشت و بعد از آن ساعت حضرت
مردوم و مومنان که ای شمس الدین تو مرا هر روز می از حد احوال است اسم که سلسله مار لوبو جاری شود
العرض حضرت شمس الدین ترک اعدا رادت در حدیث محمد و متغول سدر و زور و سلوک و
رفی میگرداند اما که سیر سلوک تمام کرد و دیگر تکیه بیل داشتاد و رسید بخدا که بر سبط الباقی مشغول
گشت و اکثر احوالات و خوارق عادت ارومی ظاهر شد گشت او می از دعوات لکن دیگر
مدین جبریا الساعات عداست آخر الامر حضرت محمد و م علی احمد صابر و آفرینات خود و می از شمس
خوانده و حرقه حلافت و منتها که از حدیث حضرت شیخ و بد الدین که مکتوبتین سر و مافیه لود و می از
واعبارت نامه بدست خود لوسته و مرمت نمود و اسم اعظم که سید سید ابراهیم حسیب رسیده
تلقین نمود و بعد از آن وصیت کرد که حووس در برده شوم از سر و زریاده ایجا کجایم
حق سبحانه تعالی تر احسانت لایب و دار مافی بیت گردانیده است آنجا روی و در قصه آنجا
سکونت احبای کسی و کم گشت کجا اعدایار اهداست فانی و من بجهت مدد و معاون لوبو خواهم بود
۹۱ تا مس مود که ولایت شما حضرت حاضر است اراده مس است که مافی عمر و عار و کسی که
حضرت صرف مایم و حال افزاین نیست که دریایی است مردم آنجا شیخ شرف الدین ابو علی
مناستد مارا و می چه طور صحبت برآید و مود پاک مدار که وی تا حر رسیده است محمد و من
بیرون آید و بعد از حیدر و رار می عالم فانی نقل میاید و هم صاحب قناتس از راسه العظام
سے آرد که شیخ شمس الدین ترک قدس سره بعد یافتن خلافت از محمد و م علی احمد صابر
گرفته جد مدت تو کرمی سلطان غیبات الدین ملین احبای کرد و مکالم خود را در لباس ملین
میداشتند و فی سلطان عیبات الدین ملین یک قلعه لشکر کشید و قلعه را می صحر کرد و مدنی
مکه است و آن قلعه فتح نیشد تا شبی بهر ائمه تند و رید و مارا اسادت بارید و چنانکه خیمهای لشکر
را قناد و سرنامی صحیفه می نمود و آنش در هیچ حالت و در خوابگاه سلطان هم شمع روشن
نمانده لود و می عا آفتاب سلطان حیت و حوی آفتاب میگردانید و می نمود سلطان آفتاب

نگاه از دور بدید که در یک نیم چراغ روشن است چون نزدیک آن خیمه آمد دید که در ویشی تلاوت می
 تمام میکنند پیش رفت لیکن از پیش آتش خواستن نتوانست درین اثنا حضرت شمس الدین ترک سر برداشت
 و گفت آتش میخواهی پس سقاچوبی روشن کرده بجای خانه خویش برآید اما ویرا این واقعه قرار نداشت
 مشک گرفته بسوی خیمه می رود آن شد چون نزدیک رسید و برادران بخاندید برگشت و بزوالابی که بدن
 لشکر بود رفت دید که همان در ویش وضو میکند و بگوشه ایستادی حضرت وضو کرد و نماز ادا نمود و بسوی
 خیمه خود متوجه گشت چون آن سقا مشک را از آب پر کرد آب را چنان کرم یافت که بگوید که از آتش کرم سقا
 و او بدانست که اینهمه از برکت آن در ویش است و دیگر سقا پیش از رسیدن در ویش بم آن تالابیت
 طلب آب را سر یافت مثل پنج شب سیوم آن سقا پنهان نشست تا وی حضرت بیاد وضو کرد و
 نماز ادا کرده بخیمه خود رفتند بعد چون آن سقا آب را باز بدید کرم یافت مشک را از آن آب پر کرده پیش
 سلطان آمد و آنچه دیده بود و جمله پیش سلطان اظهار نمود سلطان سقا را همراه گرفته بر سر آن آب پنهان
 شدند تا بوقت صبح وی حضرت بر سر آن آب رسید و وضو ساخت و نماز گذارده رفتند سلطان
 آب بدید که کرم است خیمه ماند و پیش از آن سر دیده بود و بعد تعاقب می حضرت نمود و دید که در خیمه
 تلاوت قرآن میکند سلطان دست بسته بایستاد چون وی از تلاوت فارغ شد سر برداشت
 سلطان را بدید و تعظیمش کرد سلطان گفت که زهی سعادت من که مثل شما دست خدا و زمان من موجود است
 و این قاضی چنان غیثیست و چون وی حضرت دفع میکرد و لیکن بود و متذلل باچار دست به عبادت افتاد و فائز
 خواند و گفت همین ساعت سواری کنید انشاء الله تعالی فتح شود سلطان همچنان کرد و قلعہ مفتوح
 سلطان روز دیگر ملازمت اراده کرد وی حضرت بنور باطن دریافت همه اسباب و اموال را بر سر رانجا
 بگذاشت و بخیمه برگشت پس خود پدر اخت و چنگاه آنجا ماند و بعد از وفات مخدوم علی احمد صابری سرور رانجا
 بعد موافق و صیبتش متوجه بانی پت گشت و هیچ جامی و مکانی معین نکرد اما چار و رسای دیواری مشیت
 صاحب افتاب سبکدیز از کتابی چنان معلوم گشت که چون حضرت شمس الدین ترک در بانی پت رسیده
 سکونت اختیار کرد روزی خادم وی حضرت شیخ ابوعلی قلندر البصیرت شیر شسته دید خادم آنچه دیده

شدت هی حسرت ارگشت می خورم و که و اینست و اگر ویرانم آن شکل می سلام من برسان و
 گو که تیرا مشرب باید چوین ساوم ریت ویران کنان بد و کشت که شیخ حسن سلام رسانیده است و گفته که سیرا
 میشد می باید در حال شمع شرف برعکس بپای سیرید باگوتی ریت باگوتی نام برانیت پیروز
 تنگ حیات شرف چوین روی شکل سیر در آسمان ریت شست از آن حدت باگوتی نام ریت باحال بر بارنگا
 حلالی آسچوین حضرت شیخ شرف در باگوتی افادت که ریت حضرت شیخ شمس الدین سیرا بر علمم باگوت
 که پیش می رود سلام گو که این حضرت تالوع و مصافات پس مرحمت شده است خادم حسرت مرزوب
 و پیام می حضرت شیخ شرف در باگوتی رسانید پس می قاس سیرا در آنجا صبح و ظهر که ریت که با
 است از مصافات نقشه که بالی محاسن کت اختیار کرد و اگر چه گاه گاهی بیانی بیانی می بود و لیکن اکثر
 اوقات بود که بشود و در چوین حضرت شمس الدین ترک بریانی بیت سکونت کرد دمای حلالی روی می
 می آورده مرید شد و در دو ساله را رسا و مریدان مشغول نوده بایات می نمود و در روی سر و زجر
 ماضی شمس عالم متقانی و معارف بیان میکرد و اتفاقا شیخ حلالی لباس عاجز پوشیده و پیران را
 ت در آن کوچه که شت لطری حضرت بر حال می افتاد حلالی مانگ گشته می است احتیاج حلال
 و مرود که نعمت خود بر حسن این بر دکانان می نیم و گشتش این کلمه شیخ حلالی بر نظر بر آفتاب
 ولایت اخلاقی اختیار را سپید و آه سرور قدیم می حضرت ساد می حضرت سرور آقا
 حق بیست خود سرشته فرمود که مار سبب سوزان شده و گله بان می حبیب را بار کرد و انید پس
 می حضرت بر دل او تفرق نموده و خود حدس که در شیخ حلالی بعد از ساعت به بیت مشرف
 گشت و از نظر حلالی شرا و فائز گشت و کلا حیرتی که می حضرت سرور و آقا سیدت خود
 او ضاد و فرمود که ترا اینهم دادم و آنم دادم و بر آقا الا سیرا است که شیخ شمس الدین در آن زمان
 حریف خلالت شیخ حلالی الدین علما فرموده جای نشین خود و گید باید بتاریخ نذر و هم تعبان چشم
 حق بیست و روایت سیرا القلاب دهم حمادی القانی منته است و حضرت سید حلالی اتفاق شد و صاحب
 بیگو بر سه و فائز سطر نیامده و لیکن با خر شیخ شمس الدین او می بود و یکی حلیه بیال نشا

در لاهور مشهور است حضرت شیخ ویرا خطاب شیربانی و او بود نام وی سلیم الدین او چون
 اکثر بواسطه شیر سیریکه در شاه شیربانی مشهور گشت صاحب ذوق و شوق و وجود و سماع بود و سواد
 وقت نماز شب روز متعلق و بنوعی بودی غالب بودی بعد انتقال سبب الوهیت وی در سال
 به قصد چهل و نه اراجه آباد در بیان حیدر ویرا لاهوری آوردند چون بیرون شهر لاهور شب قیام کردند
 قوای آن جناب ویرا از آنجا بداشتن نتوانستند هیچ اینجا و فری که در معلوم شد که فرموده بود اگر از جا
 که جناب مراد داشتن نتوانند تا اینجا و فری که در حال تمام سلسله وی در لاهور وجود داشت و شیخ محمد
 لاهوری خلیفه شاه عبدالرحمن لاهوری وی خلیفه شیخ عبدالعزیز المشهور شیخ شهنشاه که پیش از ده باغبان
 قریب مرا شمس الدین او وی خلیفه شیخ محمد رفیعان و وی خلیفه حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پور
 و در علوم شریعت و طریقت و فقرتانی عالی در تبه این دشت در لاهور تا آنجا که گنایندری و بنام بار
 طلاب حق مشغول بودی و در حالت سماع مردمان را به نظر فریاد شریک و دنیا بیکار نمودی و در ششمی آنچه
 قصد نمود در شهر لاهور وفات یافت شیخ محمد سلیم از خلفای کاملین شیخ محمد بیلق است صاحب شوق و محبت
 اهل سماع و وجود و جذب سک بود و فقر صاحب مقام عالی و در حالت سماع تا در فرسوده و در بنوعی در
 مردم نیستند که طایفه روح و از قالی و از بنوعی در سماع و در لاهور وفات یافت و در میان
 به جز از این فرموده نون گشت شیخ ابوالقاسم را و از بنوعی در سماع و در لاهور وفات یافت و در میان
 و تقوی عبادت بود و تا آخر عمر در این ظاهر ایشاد باطن مشغول بود و در ششمی آنچه در لاهور و بیکار نمودی
 بعد از یکصد و بیست و پنج در لاهور وفات یافت و گریه نصیر الدین محمد و در ششمی آنچه در لاهور و بیکار نمودی
 بهایه اخبار اخبار است شهر و اعظم خلفای شیخ نظام الدین ابولیا است و صاحب وایت احوال و ولایت
 و علی بعد از شیخ نظام الدین بوانتقال یافت و بغایت ابتاع شیخ دشت و طریقه او فقر و صبر و دنیا دوست بود
 هم که وفات کرد و در لاهور که در محرم خلوت خاص شیخ نظام الدین بود و تا کس که از وی بجهت شیخ عرض کرد
 که من به او در و ده سیاه شدم و از سبب این محبت خلق مشغول نبودم و اگر فرمان شود و بجهت این اعتبار از این خاطر عباد
 کم اخیر و راضی بود که بعد از این از این محبت شیخ رفتی و ششست و این گنایندری بودی نقل کردی در بنوعی

و در میان
 و در میان
 و در میان

بزودی است و پیر او را در نه سالگی گذاشت والدۀ او در تحصیل علوم ظاهری ستمی بلین نمود
 و در ابتدا حال پیش مولانا عابد الکیم شیروانی بدایه و بزودی تحصیل نموده و بعد رحلت القریب خدایت
 افتخار الدین محمد گیلانی از سهر علی انصاری کامل در گرفت و در سبب و پنج سالگی ترک و تجربه نمود و بحاجت
 مجاهده نفس امارت و شش سال یویر انسانی آند یار با یک روز در ویش میگشت و نماز با جماعت
 فوت نشد بود اکثر اخبار او بزرگ سینه او بودی و در چهل سه سالگی از انجا بدلی آمده مرید حضرت
 شیخ نظام الدین محمد بدونی شد و مدتی در خدمت وی حضرت لیسر بود چنانکه همه در ویشیان او را
 نصیر الدین محمود گنج میگفتند او بسی محبوب قلوب شیخ بود و قوله یاران حق است نگاه دارید و باقی
 شریف خداست و رسول صلی الله علیه وسلم نباشد جفا کشید و فاکتیه تا گندم نما و جو فروشن بنشیند و در
 بعد ادای نماز طهارت با جماعت بجزه خاصه نموده بودند ایشانرا سهر گردیان نبود و خادم ایشان خواجه زاده
 مولانا زین الدین علی بود او نیز در وقت خلوت گاهی حاضر بودی گاهی نبود و عیش و شغلی فاندیدی بسیار گاهی
 در خلوت ایشان در آمده از کار بازده زخم میر و وجود مبارک ایشان در حضرت ایشانرا از استعراق بجا نشد
 در آن حجره ها و دان بود و خون مبارک ایشانرا و دان بر آمد بعضی میان چون آن حال میدیدند اندرون
 و میدیدند و میدیدند که قلندری نایاک نه میامی کامه و میرنده و حضرت ایشان هم نمیشد مریدان خواستند که
 آن بخت را اندازانند حضرت شیخ نگذاشت و فرمود که هیچکس فراموش او نشود قاضی عید المقتدر رثا سیر
 که از مریدان خاص حضرت ایشان بود و شیخ صدر الدین طیب و حضرت شیخ زین الدین علی را بحضور خود خواند و گفت
 و او تا کسی آن قلندر را آزاد کند و دستگیر کند و نام فرمودند که مبادا وقت و کار در آن بدو آذاری برسد
 سبحان الله در عالم تسلیم و رضا بقیه داد بعد از آن یاسال بر قیامات و ندو و نیز هم ماه رمضان
 و درین بین که از کل شبست صلا بدو خوانستند که طایفه روح پاک از نفس قالی و از دهنه مولانا زین الدین علی
 عرض نمود که مخدوم اکثر مریدان شما صاحب حال اهل کمال اندکی را اشارت نمود که بجای شما بنشینند تا این
 اکسیر نگر و فرمودند بر دهم در ویشیان که بر ایشان حسن ظن داشتند و بسیار تا ملا خطه تا جم مولانا غفور
 رفعت سه فرغ نکره ایشان مرقوم نموده اعلی و اوسط و ادنی بنظر گذارند و بطالع فرمود که مولانا ایشان

چندین نسخہ
۲۵۷

عم میں خود بخود برپا ہوئی انکو مار دیکری ہر دار و مدار اس وصیت و مودعہ کہ فرشتہ فی حق
حضرت شیخ نظام الدین قدس سرہ سرہ میں ہندو عمارتیں درجہ کسپا سید تقسیم بخش پر پانچ گشت
ستادہ تھیں وہاں سے جوین پر ہر ہندو علیحدہ میں سرور اعوش میں ہندو مصلیٰ والا و مالک کی سرسراہٹ ہندو
آؤف وصیت حضرت علی بنو ہدیہ سرہ سرہ کی یاد حضرت راعی داد درسیان قتل لیکن گے برآں حسن داد ہندو
سرور ہندو گروں خود ادا کرتے تھے حضرت ماہیں لکھنوی لکھنوی سید کورہ راقولہ کی کہ ہندو دار کرتے آں ہندو
درہان تاجیک کورہ سرہ سرہ لکھنوی سید تاجیک شمع مع صوبیاں و قایا قندہ رحمہ اللہ علیہ کہ
شیخ سرخ الدین عثمان المشہور تاجی سرخ از مشاہیر خلفائے نظام الدین اولیاء قدس سرہ و یکبارہ اسرار
مردیاں دریں یاد مشہور است اسلسلہ او و سلسلہ شیخ نصیر الدین محمود و دلی و عثمانی کہ ہندو
بریں عار لہ ہندو در حلقہ ارادت شیخ درآمدہ ہندو و رسلک متکا ان سرور تاجیک ہندو ہندو ہندو
سرانی میں والدہ مقام لکھنوی کہ الان گور مشہور است میرت مار میرت میرت و در و عثمانی
اور شیخ فرمود کہ اول میں درجہ کاہلم است اور اجیدان لکھنوی از علم بیت مولانا فخر الدین آں
عصر کو کہ اور از ہشت سال عالم مکیم لی اراں درخت مولانا فخر الدین لکھنوی و مولانا ماری او
تقریبی تصنیف کرد اور اعمالی نام ہندو داران میں مولانا مار لکھنوی و مولانا فخر الدین لکھنوی
تقریبی تصنیف کرد و ہندو نقل شیخ نظام الدین قدس سرہ سہ سال لکھنوی لکھنوی لکھنوی لکھنوی
شیخ کہ وقف ہندو و ہما و ملا نامہ کہ از خدمت شیخ ماہ ہندو و ماہو ہندو و آں دمار اسما لکھنوی
ہما ہست و در ازل لکھنوی شیخ حسین قدس سرہ کہ او اکیم ہندو ہست لکھنوی کہ او لکھنوی ہما کہ او لکھنوی
پیرا ہندو ہندو کرد و آں گوری ہست و در و رسات و وصیت کرد کہ مراد یار گور ہما و ہندو لکھنوی
از نقل و ہما کہ ہندو خلفائے اور در ہما گور مشہور است مقام و ہندو آں یار شتر قندہ علیہ رطلو ہست
حسام الدین تاجیک لکھنوی کہ در ویشی ہندو و در و ہما شیخ سرخ عثمانی دہما چوں سند لکھنوی
شیخ چامہ لکھنوی کہ ہندو رسات و آں در ویشی تمام شتر مشول ہندو و چوں ہندو شیخ ہندو و لکھنوی
مار کہ در ویشی لکھنوی کہ تمام شتر حوائج و نماز تاجیک و ہندو و شیخ اور الیہ لکھنوی

فرمود شما بزرگوار تمام شکر گردید و ما کالائی داریم و در در پی آن کالاست نکات بسیار میسر ویم
 اگر ما شوق بسیار پیدا کردیم و ما شوق همیشه در نماز است و ذکر شریع صدر الدین حکیم از اجایه خلفائی شیخ
 نصیر الدین محمد و دستور و شریع نظام الدین نیز شده گویند که پیروی سوداگر بود و او را صاحب است
 پس فصیح و متین مثل بر معارف و دقائق و او را در صنعت طب باقی تمام بود نقل است که یکبارگی او را پیران
 بودند تا برای یکی از ایشان که بیمار بود و علاجی یکدیگر چون علاج او موافق افتاد و بیمار ایشان صحت یافت و او را خط
 نوشته دادند تا بسگی که در فلان کوچه شهر افتاده میباشد نباید و خط را آورد و بسگی که نشان داده بودند
 چون سگ آن خط را بدید و دانست که بر سر منی ریت و باستاد و زمین را کافت و گنجی که در زیر آن زمین
 نشان داد از آنجا که علم است در و نشان است او را بدان گنج الثقات متفقا و در قلع و قمع علی علای است
 و ذکر شریع کمال الدین علامه صاحب کتاب المجمعین از نجرا و اولیاء و اولیاء الطالون و بحسب مراثی ضیائی ذکر
 پس آن مولانا ناصر الدین بنو سید شریع کمال الدین ابن عبد الرحمن پسر برادر عم زاده و خواهر زاده و مرید و خلیفه
 شریع نصیر الدین محمود و بیرون دلی بودند و خلافت از حضرت شریع نظام الدین اولیاء پسر میرزا مستقیمه بدایت من ختم و در خلافت
 در احمدیاء و کجرات خلعت خود را در حلقه اوست خود را آورد و در سلسله آن بود دلی آیه تار سبب به تهنیت
 مقرر بود و در نسبت آن با امام حسن رضی الله عنه میرزا لقب ایشان بکثرت عالم علامه گشت و در سیر انصار مصر است
 که حضرت نصیر الدین محمود را در خط او ده خواهری بود از ایشان بزرگ او میرزا العبد عصب بوده و او را و پس برادر
 یکی مولانا زین الدین علی دوم مولانا کمال الدین خادم شریع مشار الیه گاه گاهی از حضرت شریع خود در خلعت
 گرفته بجا نشسته او ده سالی ترمیمت خاطر همیشه شیر که خود می آمدی و بار خرد به پیر خود در دلی علی بود استقر
 مولانا شریع کمال الدین دی نکردند حضرت شریع نصیر الدین محمود و حال ایشان گفت که خدا شوقی بالنسب حلاله
 صادق باقی ماند بعد از آن فرموده شریع خود که خدا شوقی بالنسب حلاله پسر صلیب ایشان باشند و اول ایشان شریع نظام الدین
 و ثانی شریع نصیر الدین محمود و اولاد او در کلبر است و قبر او هم در آنجا است مقام پیر خود بود و در شریع کمال الدین
 درست و بنده ذی قعد سه ست و خمسین سینه یافته و قبر ایشان در دلی گنده یا مین قبر
 خال خود شریع نصیر الدین محمود و بیرون دلی است و در اجایه از اخبار است شریع زین الدین خواهر زاده و خلیفه خادم

نکات بسیار میسر ویم

نکات بسیار میسر ویم

شیخ نصر الدین طبع دہلی است و ذکر او در مجالس معلوم ثقات است مست یافتہ اس مولانا دہلی
 حیدر این مرید اوست و مدح او در ادب حیدرین کرده اس قدر او در گنبدیت کہ ما مان کہ گنبد
 نصیر الدین محمود در مس خطیب و سخن واقع است انتمی و لغوی و یہ گنبد ہر مسیح کمال الدین اس
 و کردن کثیر و سنگ سرج است اولاد و علما ایتان در احمد آباد مذکور سکوس اس
 ذکر سید گیسو در اسید محمد بن موسی الحسنی الدہلوی جلیقہ راسین مسیح نصیر الدین محمود
 چراغ دہلی است جامع اس میان سیادت و علم و ولا بی سالی مس دہلی مس و کلام عالی
 قادر اور امیاں مسیح چیت مسری خاص و میان اسرار حقیقت طریقی مخصوص اس و ادب
 حال دہلی شرف داشت و بعد از رحلت مسیح مدیار دکن مس و قبول عظم نام اہل اندام
 مسعود و طبع او گشتند و ہمدان و یارار و یا امثال و زود او را سید گیسو و اگر گنبد
 او ہا میں لقب ہر ایچہ سیدہ است النسب کہ روری او ہا می دیگر امرا ال اکمل مسیح
 نصیر الدین محمود در دستہ لودند در وقت بود استن گسوی سید است راری کہ در دست
 دریا کی بدست دوا و سبب غایت ادب استعراق عشق و محبت بر آوردن گیسو متعدد
 دہم برآں و مسیحی کہ واقع مساف نصیر و طبع کروند از انکہ مسیح را زبیدی الطالیح احوال
 سند در صدق عقیدت و حسن صنعت او انہما کرد دہم در حال اس بیت فرمود مسعود
 سید گیسو در ارشد بدو لشہر خلاف بیت کہ او عشقارت بدست مسافر ملو طاب اس
 مسیحی خواص الکلم کہ نصیر ار مرید ال او کہ او بر محمد نام دارد جمع کرده در احوالی و
 ہر حیرت آفتی دارد و حسن را و وقت اس کی آفت ابتدا و دوم آف امہا آف امہا
 کہ حیدر اس در عشق و غم طلب مستحق رومی طاری متود کہ او را محیط کرد و دہلی ماس
 تا از اداں لدت کامل مس و ہر پنج راہ وصول محمود رومی مکتبہ اندامکہ دارد دہم
 لغتی دیگر نیست ہمراں امد نصیر مرور با ہم در دو غم طبیعت او متود و عادت گید و در دہلی
 در دہاندہ دولت و معلی بر شہر و در دوق الم از حرقت مجتہد ضائع متود سرگرد و در جانی

مانند هیچ از وی با وی نماند عاقبت او به خسران و حرمان باز آید بنود باند متهم آفت انتها آفت
 که چون بود مال معشوق بر سر مشغول بلذت وصال گردد و حرقت فراق و الم بهر آن از وی برود و
 مرور ایام وصال عادت و طبیعت او گردد و ذوق وصال هم برود و مطلوب از حالتین شود و خوشی
 و خوشی در راحت محبوب نیست و صالی بنید و فراق بی بخت الم و غیره کار آید مرد سر مشغول
 از وی با وی نماند عشق برود و محروم از ذوق جمال محبوب گردد و لغو ذباند متهم اگر چه وصال
 باشد ذوق گنجایان راحت گیرد و وصال چه کار آید اما عشق بر خود را آفت است که حالت
 ابتدا مشغول بلذت فراق و ذوق الم و حرقت بهر آن باشد در انتها هر چه که وصال او
 زیاده گردد و ذوق او فزاید تر شود طلب یاده گردد و در دور دور فزاید ذوق بر ذوق باین فاشی را گویند
 که باقیست او بجز شود از عشق بر خورد و خط کامل گرفت اگر چه عارفان این را نقصان گویند
 اما ذوق این جانب بی آنکه نظر بر کمال و یا بر نقصان کنی فرمودند و عوارض میگوید که کامل
 ذوق سماع نباشد اما این کاملی است که آفت انتهای عشق بدو رسید و از او برود
 عادت بر وصول گرفت بعد اعتیاد ذوق رفت و سر و شد انتهای مدوح که آفت
 رسیده باشد آفت که درین بیت اشارت میکند ~~بسی نیست~~ که گسترش شود
 طالب دوست به معجب نیست که من واصل و سرگردانم به فرمودند حالت مدوح
 در سماع نیست که از خود نشود و با خود باشد هر چه کند و بگوید بداند لیکن حالتی او را فرود
 باشد که از آن حرکات و سکنات که در الوقت از وی صادر میشود انتفاع نتوان آورد و چنان
 مرد و غصوب در حالت غضب و سماع وقتی بهیوشی هم آرد لیکن آن حالت مدوح نباشد بقصود
 در سماع جمع هم و توجیه دل بر یک چیز است و خالی کردن از هر چه نه آن یک چیز است
 پس آن حالت توحیدی میسر و مغفوت این نباشد هر آینه مدوح نبود و مدوح هم دین و دنیا
 در سماع نیست و در سماع نیست از دنیا که شیخ علامه الدین الحارثی میفرماید استمداد الهی
 خلیفه شیخ انصاری سراج الدین است و را بنده و حال از اعتیاد اکابر وقت بود بنایت معظم

الطاهر

درآمد سلک مرغان سجایا نام یاسه شتر را و اصداد نمود و گوید که من سجایا ای سراج
 عارف ارشاد من سجایا نام الدین حضرت ماته و حواست که یک من فلان اسلانی متوجه شود و یک من
 الهامس کرد که در آنجا سجایا علاء الدین مردی استمد و عالیه اسب مرا و می بخوبی بسبب که در آنجا
 که وی خادم تو خواهد بود و آنجا حال شد که سجایا فرموده بود سجایا حریج و ادا الوداد این سجایا
 داشت و در آنجا که در آنجا الیسا که حاصل آن است هر از آنکه بفرموده کسی که سجایا
 در میان بیاد و در مجلس بختشانی انداره میکرد و میگفت که عشرتیه را که محمد مسمی
 این سجایا در آنجا فرموده و در سده حیشه لطایفه است و طایفه ثانیة و در سجایا فتح الله و در سجایا
 صد الدین حکیم است و در آنجا حال بار علمای مملی بود سالها در مسجد جامع دلی که در آنجا
 مسمی است رسیده و در آنجا است و در آنجا سجایا صدر الدین حکیم شد و در آنجا
 ابی طریقه مشغول گشت گویند که وی ریاضات بسیار کشید بود و لیکس لایزال عالم السلام
 حال او رسیده بود شکات اینها من سجایا فرموده که ترک مدریس کن و بیا
 ار ملک خود مد کشی اینچنان کرد که کثانی حید که بسمت داشت و لطافت بود و در
 او زیر خود نگاه داشت بهر وقت سجایا معرفت در آنجا بود و تالیف کتب را نیز در آنجا
 حیدر کرد او را دید که بر لب آبی شسته اخرا را می شست و آب از چشم او میرفت
 صیرش از نفس سجایا بگشت و در میان آن علم ماطس سیایات حضرت و طایفه
 در مکتوبی میگوید الیسا سجایا رفته بهر سو در میان بود و تالیف کتب را نیز در آنجا
 بعد از آنکه در آنجا فرموده است و در آنجا سجایا فرموده که سجایا رفته بهر سو در میان بود
 گفت او گشت بعد از سجایا که حلیه ایشان بود و سجایا فرموده این نماز عاید سالها
 محمد عیسی جواب نوشت که در آنجا نماز است که حضرت مخدوم که از نماز است و در آنجا
 شروع باید کرد و این سجایا قائم او در پی دلموی از مبدال از سجایا و در آنجا
 تا و اب السالکین رحمة الله علیهما و در آنجا سجایا در آنجا سجایا

و در آنجا سجایا

و عندما مقرر انش و سوزن و ابريق و كاسه و نمك و آن و طشت و آفتابه و كفش و خلعين و كمر پيراز
و ياران ميدهند بهر كمي و دالت برنجي حاصل دالت بر شصت و شصت و شصت و شصت و شصت و شصت و شصت و شصت
بر جمعيت يعني خواطر پيشان كه فراحم وقت او بود و جمعيت رو نمود و كمي طره گشت چنانچه آنها
ستغرق جمع شده است شانه نشان خيبر است يعني شتر از وضع شود و در صلا دالت ميكنند بهر
انكه كليه هميران يكي بايد كه واسه حقيق است و مقراض دالت ميكنند بر قش علايق و بر قصر مال و سوزن
دالت ميكنند بهر پند صورت و معني اما سوزن را بي شسته نه هتدست سوزن و شسته از بي پند
آن بدو اين يده دست حاجت دهند و ابريق و كاسه دالت ميكنند بر عايت فقرا و مهمانان و
بابي و ناني و نمك و آن و طشت و آفتابه دالت ميكنند بهر كند روي يعني كند روي پيران حواله
شده و كفش و خلعين دالت ميكنند بر ثبات قدم و اگر شانه بكنشي دهند در جامه يا كاغذي
پوشيده دهند كه آلت مفارقت است چون كار و بكي دهند يا بكي كه در قيام كرده دهند و خيره
يا كوشش همراه او كند و سوزن و ابريق و مثل آن آب بر كرده دهند چون شانه در شانه و آن
كنند جانب و نه آنها يار يك درون شانه و آن كنند كه در كار جدای موی ابلغ است يعني چو
سبب تفريق و جدائست و در تر باشد بهتر است و اگر شيخ سراج الدين كه ايشان
قائم مقام و مرید و خليفه پدر زير گوار خود شيخ كمال الدين علامه مذکور بودند و خلافت از شيخ
انصير الدين محمود چراغ دلي نيز ميديداشتند عالم بودند و علوم باطن كه مولا تا حمره و
ناگوري شاگرد ايشان بودند و شمع هم ميگفتند چنانچه اين شعر ايشانست شمع يار و گيرم
همين گويد سراج ذبيله بايمنت الاروي يار به در است و كيم چراوي الا دل شب بخشنه
سنة سبع عشره در ثمانه و فوات يافتند در پيران پيژن نمر و اله در محله مير پوره المشهوره
بركات پور خاگاهه ايشانست در محن اشغالگاه گشته و غير ايشان و اقصيت پنج پسر
عقب گذاشتند اولي شيخ معين الدين محمد و ب عقب گذاشتند ثاني شيخ علم الدين
كه قائم مقام ايشان بودند و اولاد كثير داشتند ثالث شيخ محمد الدين و اله انصير الدين ثاني حريد و خليفه

توضيح

پدید بر سر گوازه بود و دم اولاد کثیر داشتند و طریقه ایساں ایدین دوسیر حاریت و ذات ایصال
 درست و دویم تنوال و اعتد و در گنبد مرقدیدر سر گوار بود و چون گشتند بر این شیخ صد لایس
 حاس شیخ محمد عقیق گداشتند و در بیستج رکع الدین کاس شکر دودند و کمر شیخ نورالحق
 والدین المشهور شیخ نور قط عالم در مد و مرید و حلیه علاء الحق است از شهابیر اولیا همدو شکل
 است صاحب عشق و محبت و دوق و تصرف و کرامت نفاست که جمیع حد سهای حقرا احاطه
 پیر خود از باره نشوی و آب گرم کردن او میکرد اول خدمت یائی حانه نوی حواله دود و اتفاقا در
 رادوست که بود بیوقت یا بیحانه آمد و شیخ نور وقت معهود برای بر داشتن آن رفته بود
 تمام نماز ستهای را ندانم و اتفاقا و شیخ علاء الحق آنجا میگذاشت و او را باین حالت دید و شیخ
 متد و فرمود که حتی این خدمت بجا آوردی حالا خدمت دیگر کن در رفیق العارفين که ار
 ملعون باشد شیخ حسام الدین باکیوری است که شیخ نور الحق قدس سده ماهست سال در
 سالی پیر بود و هم کتی میکرد و قتی اعظم خاں برادر سرگ انکه رارت داشت از این
 حالت دید گفت قاضی نور سبه نعمتهای شما عارت گردید و هم وی میگویی که شیخ نور الحق
 فرموده که مستأج پیشینه دود و سه سرل قرار داده اند تا سلوک تمام گرد و بعد واسا را الهی
 پیران یا مایترده سرل تعیین کرده اند این فقیر سه سرل اختیار کرد و سرل اول حاضر بود
 آن سجا سون سرل دوم س استوای یوماه همو مقبول سرل سیدم عبادة القنیر فی الجواهر
 مدیس علما کار سالک تمام گرد و انشا الله تعالی و هم میگویی که شیخ میفرمود نهایت ریاضت
 آنست که هر وقت دل را بخوبی ملازم حق سجاده یا پدیه در خواب بود در بسیاری سجا طهر
 حین سر محنت حیری خواب که بعد انتباه همان جیس را طلسم شیخ نور قط عالم را گوا
 لعایت سیرین و لطیف بران اهل در و دمحبت و ایچید کلمه از مکتوبات ایشان است
 سه راه ما امن است و سرل دور و مرکب و کلمه ریخت عبور به جیرت حق آن انعام
 اگر که عید در میان نگذاشت هر که بغیر او بر داحت او را کداحت و نیز در مکتوبات قرار در و پس

شیخ نور الحق

در بقایاری و عبادت در ولایت از غیر حق بیزار میشتولی بغیر حق گرفتاری و طاعت بی اشتراق
 باطن بیکاری و ظاهر آراستنی بدکاری خون چگونگی نوزن بزرگواری روضه او در شهر بنده است
 و وفات او در سینه شصت و سه و سیزده است و کمر شیخ هم عیسی از کبار مشایخ جوینده است
 و از صد و قان راه خداست صاحب مقامات سلطیه و احوال سینه مرید شیخ فتح الله او همی است
 و الله و شیخ اسمعیلی از انابره ای هست در قرانی که از آمدن امیر محمود بصورت بی اتفاق اکثر
 از اکابر بجانب جوینده رفتند و او نیز در آن میان بود و شیخ محمد عیسی در آن زمان هفت و شصت
 بود و هم در صغر سن مقتضی سعادت ازلی و استقامت و جلی مرید شیخ فتح الله شد و وجود الله
 باشارت پیشین ملک العلماء و قاضی شهاب الدینین تلمذ کرد و شرح اصول بشرو و سه
 که قاضی دار و تقربیب او نوشته است و بعد از فراغ از تحصیل علم
 ظاهر در خدمت شیخ به صغیر باطن مشغول شد و مشغول باطن پر و سه
 بغایت استیلا یافت یک یک میگردید که در هر چو او در حق بود و سالها گذشته که شیخ را از آن خبر
 تا روزی که گمانی آند رخت بر جاس نشست او افتاده بود و رسید که این بر گمان که است
 آن زمان معلوم کرد که در نیجا درستی بوده است و از بسکه سرد مراقبه داشته بود و استخوان مهره گردن
 دیگیده بود و در بخدان بسینه رسیده روضه او در جوینده است و کمر شیخ حلیه الدین الی
 مرید و خلیفه پیر بزرگوار خود شیخ سراج الدین بودند و هم از رسید محمد کسود را از خلافت میداشتند
 در سینه و ششم صفر در چهار سینه سده تسبیح و ثمانه بقولی سینه احد و تسنهاته وفات یافتند
 و در گنبد بر اثر بقرید و خود و خون گشتند و آن گنبد در پلین مذکور است که بلده قدیمه ولایت گجرات
 است بسیار کبار در آنجا مدفون اند سرزمین آن عشق خیز و محبت انگیز است الوارثین و ولایت
 از ویرانه های آن میثا بدو که سیصد و پنجاه سال پس از مرگ بزرگ بود و در ولایت نرگور
 تواریک داشتند کبیر الدین بود عمر او صد و پنجاه رسید بود مرید شیخ ذریه خطیب عالم
 بجناب الدین حشمتی اعتقاد و محبت داشت بدین درازی شریکگاه

شیخ
 محمد
 عیسی

شیخ
 محمد
 عیسی

از شیخ یافت بجانب دولقه منسب شیخ بهاء الدین دست پد ارمان شیخ آید و التماس ارادت و اجازت
 نمود و گفت سیرت درین شهر است و از ما ترا همین مکتب انصیب بود و بعد از مدتی شیخ بهاء الدین را در
 بمبارن شیخ محمد سیس شیخ بهاء الدین از بی سالفه در مشقه ان او در آمد و در مدتی که در مکتب یافت و هنوز به
 خلافت مشرف نشده بود که وقت رحلت شیخ در رسید فرمود بهاء الدین بخرقه خلافت تو پیش شید می آ
 که از مالک پور شریف خرابه آور و در زانی که بود و در اجماع سید حامد بچون پور رسید و شیخ بهاء الدین نیز
 با استقبال او بر آمدیم در انجا اولی خرقه پوشانید و خلیفه ساخت و ثبات شیخ بهاء الدین در سته
 خرقه شیخ محمد در اجماع ایشان مولانا مرید و خلیفه سید بر بزرگوار خود شیخ علم الدین بود و در خرقه
 خلافت سهروردیه و شلماریه از دست شیخ قازن پوشید و در خرقه حبشیه از دست محمد کسینو دراز
 و شیخ ابو الفتح سید کشتند و نیز از دست شیخ غریبه کشتند و کل دار کن الدین کان شکوه خلیفه را به
 پیشش بخرقه حبشیه پوشید و خلافت سلسله منبر به از اجماع کسینو بخرقه کرا محمد بود و شیخ غریبه کشتند و کل شیخ
 قازن در اخبار الاضمار قوم است در در مجید در سیت دوم مدفن شده تسخاته وفات یافت و در اجماع
 گجرات سرفون کشتند شیخ ابو الفتح علمانی قرشی مرید و خلیفه سید محمد کسینو دراز است جامع بود میان
 علم طاهر و باطن و نیز یارت مریدین شریفین رسیده و کتاب حواری المعارف را پیش حضرت رسید
 که در انیز و مثال خلافت اقتدا و یاقه او را مصنفات است مثل تکمیل و رنخ و مشایخ و در قوف
 در غیر و نیز کمالی است شیخ ابو الفتح چوپور می مرید و شاکر و حیدر خود است قاضی عبدالمقصد
 او نیز سبط ائمه حیدر خود فاضل و دانشمند بود و در حکم وصیت او مدوام درس افاده علوم مشغول ماند
 بود و زبان عربی فصاحت و زبان فارسی شیرین بود و با قاضی شهاب الدین در اصول کلامیه
 فقهیه شهاب بود شیخ ابو الفتح اول مرید بود در واقعه صاحب قرآن امیر شور با بعضی دیگر از اکابر شهر
 بجز بزرگ رفت و قاضی شهاب الدین سهروردی و واقعه را بخارفتند است تاج ولد شیخ ابو الفتح چهارم بود
 محرم سنه اثنین و سیمین و ده تانه وفات او بود المبعثه الثالثه عشر من ربيع الاول سنه ثمان و خمسين و ثمان
 رحمة الله علیه و کرم شیخ جمال الدین محمد بن ایشان الملقب بحکیم بود و مرید و خلیفه

سید

۹۰۰

۹۰۱

۹۰۲

میدرسر کوا خود شیخ محمود بن احمد و میر حلاوت از سر درم را ده بی خود شیخ نصیر الدین تالی میزد
 المعروف شیخ حایکه که سادات اریه خود شیخ محمد بن علی سید مستند قشع خمس بی خود شیخ راحی را از اولاد
 گمراه لعل کرده در یرال شش بر دال بر من اعلم حایجان دس کرد. سادات قشع مذکور گوید که ای
 محمدر الاولیا همیش شیخ نصیر الدین بنی را از اسما آورده در پنج شش رزده و یکدانی محاسن شیخ
 خمس در سه رابع شصت و هفت یا هصد و اثنی عشر در لور یوریا ماه لور در می سابع شش است
 و هکذا سکا بمان صیای در چایا پیر گجرات میگوید در کتاب گلزار الالار است که و حلقه
 در چایا پیر میاید سکا کفار الیثار استایع هم ربع الاول سه مصد هشت و آری تهید که در علم
 دس کرد در ایع وصال تهید حیر تسلیم عمر حادان دارد اول و اثنی عشر در قشع بیست و یک و اولاد
 سیدار در و اثنی عشر عالم بود و علوم طاهر و ماهر اهل وحد و ایع و کیش شیخ الالقیاحس محمد بن
 میر جمال الدین است لقول ساق مذکور کیت ایشان اوصالح است عالم العلوم طاهر و ماهر و اولاد
 تسایع حایجه تفسیر محمد و حاشیه تفسیر صیای و حاشیه بر ربیع الالار داح و حیره ارقیحات اوست
 و حضرت محمد عیون گوید ایاری در گلزار الالار که ایشان آورده اند در و اولاد و سرح شاهی است که شیخ
 محمد اوصالح المستتر حس محمد بن شیخ احمد المستتر میاجوی شیخ نصیر الدین تالی در عمر دوازده سالگی مرد
 سرح قشع خود شیخ جمال الدین خمس شد و کار کرد و حلاوت یافت و هم در عمر شش سالگی اریه خود شیخ احمد بن
 و حلاوت مشرف گشت و در عمر شانزده سالگی تخصص علم طاهر می کرد. ولادت ایشان در سه مصد
 و تلخ عمر شریف بیاه و سال ده و هفت ایشان قبل از طهر است و در هم دلقیده سه کبار و هشتاد و یک
 له لی مصد و هشتاد و دو و هصد و در بلده مولد خود احمد نام گجرات می شاه پور تر سهار والد مشفق خود
 دس گشت و ایشان در وقت فوت شیخ خمس چه سال نور بر لوبه شش خود ثبات جلیل و یکسال اولاد متعلق
 میزد خود چهارده و در حیات والد خود ولعت و هفت سال برسد از شانزده شش و مرشدان بود و در شش
 محمد نام ایشان شمس الدین است و لقب ایشان محمد و قلب مرید و حلیه میزد سرگوار خود خمس محمد بود
 ولادت ایشان در بلده احمد آباد گجرات و در سه مصد و بیجا و شش واقع شد و در روز کیت نه است هم

ش

عبدالمجید

عبدالمجید

پنج الاول سنه پندرهن چهل و يك وفات يافتند و در پلده مذكوره مدفون گشتند و چهار پسر و حبيب
 كه اشتند اول شيخ سراج الدين دودم شيخ عزيز الله و سيوم شيخ حسن محمد و چهارم شيخ محمود و پنج
 بود چشتي محمد اكبر الصبا و اصل حق چشتي و خلفا بسيار داشتند و از انجمله مشهور ترين و الايشان
 شيخ يحيى مدني بن شيخ محمود است و كه شيخ يحيى مدني الايشان مريد و خليفه جد بزرگوار شيخ محمود
 نام نامي الايشان محي الدين و لقب شريف يحيى مدني كنيت ابی يوسف است عالم بود و علم شريعت
 و طريقت چنانچه تفسير حسني و چهل و دو سنه كه در آن چهل و دو كتاب است از تصنيفات الايشانست
 و از اهل و عبود و سماع بودند و ولادت الايشان در احوال آباد گيرات بتاريخ لسبتم ماه رمضان بر ذريحه سنه
 يكهزار و ده واقع شد قطعه حوسلطان الولايت شيخ يحيى كه بروي از خدا صدر آفرين بافته تولد يافت در
 تاريخ مسعوديه سعادت ذات ياكش راقرن بافته و عمر شريف به و سنال سحيده بود و آخر عمر چهارده سال
 به زندگي گذرانيد بود و هم مريد و در شب است و هشتم صفر سنه يكهزار و يكصد و دو در وقت صفر
 وزير سبه حضرت عثمان غني رضي الله عنه مدفون گشتند و در كتاب مفتاح الكرامات كه از تصنيفه مريد
 محمد فاضل بن فيروز الايشانست ملفوظات و احوال الايشان مرقوم است و در معارج الولايت في ملارج
 العباديت بيان احوال الايشان مفصل است و از اكابر خفای الايشان شيخ كلیم الله جهان آبادی بودند
 كه ذكرش خواهد آمد و ذكر راجی حاشيه مريد شيخ حسام الدين مانكيوريت بزرگ بود و صاحب بيت در
 و حال صحيح و صفای باطن نقل است كه در زمان شمس الدين التمش سيد شهاب الدين كه از اجداد است
 از اسادات كروند پلي قدوم آورده بود بزرگان الايشان معزز و مكرم بوده اند در زمان مردم آنديار بزر الايشان
 اسم راجی غالب آمده و او نيز در اكل حال در لباس سپاهيان بود و در آخر بصيحت شيخ حسام الدين سيد
 و رياضت شاه كشيد صفای باطن و حضور وقت نصيب او گردید و از علم طاهر بقدر ما محتاج كفايت كرده بود
 و ليكن ان شاء الله اسير حلقه ارادت او بودند و در مانكيور است شيخ حسن بن شيخ محمد راجی حاشيه
 و از پسر دي راجی سيد نور نيز نعمت خلافت يافته و الله او شيخ طاهر از ملتان به پناه آمد و از آباد
 مدني در پلده بهار سكونت گرد و پيش پده حقایق تحصيل علم نمود و هم در نهايت شيخ حسن از مردم بود و الله

را حرکت میاید آوردن روشن شود و اسرار ظهور کند و دیگر فرمودند و مبالغه نمودند که در احوال قدیم بر
 چاره آمدنی و محل خبر نمیت و سنت بجا آردی و از رخصتها و بدعتها دور باشی و دایما احادیث و
 من طعن را سالی اندیشه و مسلم پیشوای خود سازنی و متجسس اخبار دانا رسول الله صلی الله علیه
 و سلم در محاسبه کلام او رضی الله عنه باشی و گفته بعد از آن متوجه شرف شوی بخیر مت امیر
 کمال چون میرجیب فرمود و بنسب رفتم و بخیر مت امیر سعید کمال سعیدم خدمت امیر الطاف نمودند
 و مرآت علیه ذکر کردند و بلبلین نفی و انبیا بطریق شفی مشغول ساختند و چون در واقعه مامور
 بودم بجل خبر نمیت ذکر علائمه محل نکردم کسی از ایشان سوال کرد که در ویشی شمار اموز و شست
 یا مکتب ایشان فرمودند که حکم خدمت من خدایات الحق تباری عمل الثقلین باین سعادت شرف کشتم
 باز ایشان را سپید نمید که طریقه شما ذکر چه و خلوت و سماع میباشند فرمودند که نهی باشد پس گفت بنابر
 شما چیست فرمودند خلوت در انجمن ارباب باطن و بیاطن یا حوچ سبحانه و تقانی میفرمودند قوله تعالی
 یا ایها الذین آمنوا انموا بالله اشارت بانست که در هر طریقه العینی نفی این وجود و طبعی میباید انباشت
 مسبب حقیقی میاید نمود و میفرمودند بسبب توحید میثوان رسیدن انال سیر معرفت رسیدن و شوار است
 و هم در شفا است خدمت امیر کمال علیه الرحمة و مرضی آخر خود اصحاب را بمثلانیت خواجه نقشبند اشارت فرموده
 اند و در انجمن اصحاب از خدمت امیر سوال کردند که خواجه بهاء الدین و زکریا علیه متابعت شما نکردند امیر فرمود
 هرگز که بر ایشان سگینه نماند بناء حکمت الهی است و اختیار ایشان در میان نیست سخن خلفا و خواجگان
 اگر تباری تو بر دهن آورده اند شمس اگر تو بخود میرونی آمده ترس غایت ایشان در شب شبته میوم
 بیج اهل سلاطین و ستمین چنانچه واقع شد رحمة الله علیه ذکر خواجه علاء الدین عطاری بیرون آمد
 سره در تفحص است نام وی محمد بن محمد البخاری است از کبار اصحاب خواجه بهاء الدین بوده است و حضرت
 در ایام حیات خود حواله شریعت بسیاری از طالبان با ایشان سیکرده اند و میفرموده اند که علاء الدین
 خیلی بار بر باسک کرده است لاجرم ولایت و آثار آن علی وجه الائم الکامل از ایشان ظهور میجوید است
 و همین صحبت و حسن ترتیب ایشان بسیاری از طالبان از یانگاه عبده نقصان مشکاکه قرب کمال رسیدند

و مرتبه کمال و کمال مقتدر و میگوید **ص** بعد از این طوطی در دل حکیمه تا سال طوطی را نام دارد
 مرارات متاع کمار یارت کشته هم مقدار فیض تواند گرفت که صفت آن سرگ را شش است و در
 صفت توچه بوده و در صفت در آمده اگر چه حرت معوی را در یارت مشابهه معده سالار است
 اما در حقیقت توچه مار و از مقدسه را اندر من بل نیست در حدیث معوی که قصه اعلیٰ معین السلام
 در سال این سخن است و دوات وی بعد از مار حقیقت شب چهارستیم به دستم نشسته اشین و ما مار
 بوده است بر حرم الله علیه ذکر خواجیه حجه یار ساقی قدس الله تعالی اسرار و در سحاح السالیار
 حلیقه دوم حضرت خواجہ سرگ ساهو الدین آمد و مینادی احوال که خواجہ محی یار ساهو مار را بر سر
 خواجہ دوری در اتمامی محاملت بدر حلیقه خواجہ آمده بود و در سیر و در سطر الساده افعالی گیر کرد
 از حاد مان خواجہ ابرو در آمده حضرت خواجہ ابرو پیچید که سیر و کسب وی گفت حوال
 مار که بر در سطر الساده خواجہ سیر و آمده و مرود و شما یار ساهو هاید از در و این صفت سرور
 آمد و در لغات نام ایشان محمد بن محمود الحافظی الحارثی السیاسی از کبار اصحاب بود
 سرگ آمد و حضرت خواجہ رقی السیاسی فرموده و در محمود اصحاب خود و السیاسی خطاب کرده که حقیقی
 که از حله اجمالی خواجگان قدس الله سرور هم این صفت رسیده است و ایچیه در این راه کس کرده است
 آن امامت را تسلیم و ایچیه که برادر دینی مولانا غازی سیر و قبول ساد کرد و آن است را کس می تواند
 ایشان توابع فرموده و قبول کردند و در مرمرال حیر و سمیت السیاسی در خصوص اصحاب حق السیاسی فرموده و علم
 از طوطی را خود است و در امر و طریق خند و سلوک تربیت کرده ام اگر مستول میشود بهمانی از منور میگردد
 حقی و دیگر صفت برج سطر بهشت ویرا که امت تحذیر نام هر چند که این خود و در محلی دیگر فرموده هر سواد دیگر مقتدا
 آیمیکند حکم حدیث صحیح آن من عباد الله من لوازم علی الله لا یزید یگوید و در محلی دیگر فرموده
 ملصق و در سطر و در اسرار و در مدخل هر صحت ایچیه و ساد و دانی و حقایق و ادب طرف
 و علم آن الی غیر ذلك من التسمی لغات التي الله ولا تخفى و حقی و محرم سه اشین و عتبه و ما یار
 طوطی سیت الحرام و زاریت سید علی الصلو و السلام از محاریر و این آمده و در راه صفت السیاسی

که
 سید

خ
 سید

و پانز و نه است بقیه در یافت فرار است تبرک روان شد بر چون در کف صحت و عافیت و سلامت
 در قاضیت بکام محترم رسیده اند و ارکان حج نماز گذارده اند ایشانرا مرضی عارض شده است
 بناتک طواف و دایع و عماری کرده اند و از آنجا موته بدین شد و در راه اصحاب اطباء و اولاد و
 که بسم الله الرحمن الرحيم جاء فی سید الطائفة المجید قدس الله تعالی سره فی نحو ثانیوم السبت الثانی
 عشرين ذی الحجة سنة اثنين وعشرين وثمانمائة عند انصراف من مكة المباركة زادها الله تعالی کرام
 و برکات و نحن انبیر مع الکر و انابین النوم و اليقظة فقال رضي الله عنه فی زیارة و بشارة
 مقبول فحفظت هذه الکلمة و صیرت بها ثم استقصت من الحالة الواقعة بین النوم و اليقظة
 الحمد لله علی ذلک و در چهارشنبه بنبت و سوم بدین رسیده اند و حضرت رسالت
 صلی الله علیه و سلم بشارتها بافته و آنسوده ابلار اطباء و اندانیران زیادت کنند چون مطالع
 کرده اند فرموده اند که کمیندا است و زیادت نوشته اند و پنجشنبه بجزار رحمت حق پیوسته
 مولانا شمس الدین قناری رومی و اهل بدین و قافلہ پریشان نماز کرده اند و شب جمعه در منزل
 مبارک نزول فرموده اند و در جواب الرقیة شریفه امیر المومنین عباس رضی الله عنه دفن کرده شده اند
 و شیخ دین الدین الخوافی رحمه الله تعالی از مصر سکی سفید تر آشفیده آورده است
 و لوح قبر ایشان ساخته و بان از سر رفو نمائز است و حضرت خواجه بار اسوال کنند
 که طریقت بچه توان یافت فرمودند بشرع و دیگر بعد المی فطمة علی الامر الوسطی الطعام
 لا فوق السبع ولا الجوع المفرط و در تغلیل الشام علی طریق اعتدال المزاج کوشیدن
 علی الخصوص احیای بین المشائین و قبل الصبح بحیث لا یطلع علیه احد توجیه در خود رفتن
 ذکر خواجه علامه والدین محمد و انی رحمه الله تعالی و از انصاف خدمت خواجه عبید الله
 فرموده اند که خواجه علامه والدین محمد و انی از اصحاب خواجه بزرگ بوده و خدمت خواجه را
 بصفت خواجه محمد یار سا فرموده بودند و استغراق تمام داشتند و بغایت شیرین سخن
 و گاه بودی که در میان سخن خود غائب شدی و قتی که خواجه یار سا بسفر مبارک تفرغ اندوید

مستحب

میرسد و اندکی اگر بر سر قد کف کند که حدس نخواهد و خواست کرد و که خواسته حلال الدین بسیار بی ضعف
 شده است و روی مصرمی آید اگر و را این سفر معدود دارد و در اینجا مدو و موه و دیگر مادی می
 کار ندارد و هر آنکه چون و برای نیم راست عمر را مادی آید و سحاب سولدا نشان محدودان
 سارک اینان و محبت است که هر روزه و بی است قریب عیدگاه کار او و ربانای مل و موی است
 و کر آن عزت بجز وصال و آن بهیرون از قیام رجال مشرزه از عوارض و
 آن ناظر جمال او بود و بگویم آن مجلس سخن البقی قطب العالم حضرت طلال العی و الدین و
 از حمان و مجوینان ایطالعه بود و سال عظیم و لطف عظیم و حالت مستقیم و اس و القدر و
 و محاهدات موجود داده بود که رعایت شدت و جمع نفس اداره و تصور و بهیوم محکم شده و
 مساکتس جدا افتاده و راستقامت او بهیج فتوری راه یافت و وی در کشف و کرامات و بطور
 و قس و در تربیت مریدان و سنتی قومی داشت و یکسایط مقام را و به ماسوت را به
 حرورت و لاهوت مشرف و سیاحت و عالم برنگ آسمان گرد آید و جلیله و جلاله و
 شمس الدین برک است و اسم شریفش خواهر محمد بود و لطف می طلال الدین و مام در
 شمع محمد بود و سبب اترق و می که تفریق و مبین همان صی الله عیب میوند و وی در
 ولی مادی و دلد و از ایام طفلی محبت و حزب آلی گریبان گیر و قوت وی بود که سر و
 و مشغول در کربد ماندی و آخر حال چندان استعراق و در ذات مطلق بود که هر که از غیر
 مگر در اوقات نادر و هر یک از جبر و در جاسا و سماع اکثر می شنید و اعراض مشایخ کرام
 و در مجلس و سماع خلایق و علماء و مشایخ آن عصر بسیار پیش و بهیج مردم رمانه و می قدس
 روی تو و اعتقاد و لوی میداشتند و یکسایط و یکسایط دی میکرد و بر آیینی است
 نزل و لایر استی و خالق و معارف در وی درج کرده و وی بهیل سال مسافرت کرد و مکرر
 شریفین او را و در بسیار مشایخ کرام و اولیا عظام نعمت یافت و کمالات وی از یونانیان
 باید کرد که مثل محمود و مستح احمد عید الحق که هیچ مشایخ و بی دآمد یار او را و بهیج بود و

هیچ یک بر دست نیتقا و آخران در کینه شیخ جلال الحق و الدین افتاد و بدام تربیت او پرورش یافت
 و از اخبار الانبار نقل است که شیخ احمد عبدالحق مرید شیخ جلال الدین یانی پیوستی است مرید می باشد
 شیخ همانی کرد شیخ احمد را نیز طلبید و آنجناس بعضی از مخطورات شیخ نیز حاضر بود و می چون بچهار
 را معائنہ کرد فی الحال تبری کرد و همدان ساعت طاقیه که از شیخ جلال یافته بود باز گردانیده و
 و سه بار دیدند و راه گم کرد و در ایجاد دزدی بود بالای آمد زخت برآمد و کس را ندید که بجانب او
 می آیند از دزدخت فرود آمد و بجانب آمد و کس وقت و پرسید که راه کدام است ایشان گفتند
 که راه بر در شیخ جلال الدین گم کردی گفتند همچنین است گفتند همچنین است و انست که ایشان
 حق ان باز گردید و از اعتراض کرده بود تو برگرد و ادسرا نایت آورد صاحب قنبا س الانبار
 می آر و گویند پدر شیخ جلال الحق یغایت مروی عالیشان و صاحب دولت بود و در قصبه
 یانی پست سکونت داشت شیخ جلال همانا کمال داشت و از دولت پدر اصراف و در لباس و بساط
 میکرد و عیش بی دفعه میراند و شهنش اندازد نموده می آرند که وی منظور شیخ بود علی قلند
 قدس سره بود حضرت شرف الدین ادا با م طفلی ویرا یغایت و دست میداشت و بخت و می
 قند می برای ویدتش هر روز میرفت و هم وی از سیر لا قطاب می آرند که روزی حضرت شاه فرمود بنظر
 نشسته بود که حضرت شیخ جلال بر حسب سرار از پیشین بگذاشت حضرت شرف الدین ویرا به
 نیند و امرش گفت زهی اسپه نسی سوار از نینجن حالت شیخ جلال بگشت ادا سپه فرد و اتفاقا که بیان
 بکامی و در زمانه چاک کرده و بجهانها و مدتی بسیاحت گذرانید و هم صاحب اقتباس میگوبد که سینه است
 بنظر در بار شیخ عبد السميع و انشعبد مفتی یانی پی که روزی حضرت جلال نشسته بود که پسر زنی صبیحه
 را به سال مسازند برای اب میرفت چون نظر حضرت بر او سب افتاد گفت که هیچکس
 را بآورد و بدیدوی عرض کرد اگر کسی میبود یا مرا طافت بودی که اجوره یکس می او به آب
 لمبیدن تو انتمی چرا این محنت بر خود اختیار کردی وی حضرت کوزه از دست او گرفت
 و سر چاه رفته و کوزه را آب پر کرده و بر دوش خود نهاده و بخانه او رسانید و دعا کرد که حضرت

لکونک
 فرمود که
 و از اخبار
 الانبار
 نقل است
 که شیخ
 احمد
 عبدالحق
 مرید
 شیخ
 جلال
 الدین
 یانی
 پیوستی
 است
 مرید
 می
 باشد
 شیخ
 همانی
 کرد
 شیخ
 احمد
 را
 نیز
 طلبید
 و
 آنجناس
 بعضی
 از
 مخطورات
 شیخ
 نیز
 حاضر
 بود
 و
 می
 چون
 بچهار
 را
 معائنہ
 کرد
 فی
 الحال
 تبری
 کرد
 و
 همدان
 ساعت
 طاقیه
 که
 از
 شیخ
 جلال
 یافته
 بود
 باز
 گردانیده
 و
 سه
 بار
 دیدند
 و
 راه
 گم
 کرد
 و
 در
 ایجاد
 دزدی
 بود
 بالای
 آمد
 زخت
 برآمد
 و
 کس
 را
 ندید
 که
 بجانب
 او
 می
 آیند
 از
 دزدخت
 فرود
 آمد
 و
 بجانب
 آمد
 و
 کس
 وقت
 و
 پرسید
 که
 راه
 کدام
 است
 ایشان
 گفتند
 که
 راه
 بر
 در
 شیخ
 جلال
 الدین
 گم
 کردی
 گفتند
 همچنین
 است
 گفتند
 همچنین
 است
 و
 انست
 که
 ایشان
 حق
 ان
 باز
 گردید
 و
 از
 اعتراض
 کرده
 بود
 تو
 برگرد
 و
 ادسرا
 نایت
 آورد
 صاحب
 قنبا
 س
 الانبار
 می
 آر
 و
 گویند
 پدر
 شیخ
 جلال
 الحق
 یغایت
 مروی
 عالیشان
 و
 صاحب
 دولت
 بود
 و
 در
 قصبه
 یانی
 پست
 سکونت
 داشت
 شیخ
 جلال
 همانا
 کمال
 داشت
 و
 از
 دولت
 پدر
 اصراف
 و
 در
 لباس
 و
 بساط
 میکرد
 و
 عیش
 بی
 دفعه
 میراند
 و
 شهنش
 اندازد
 نموده
 می
 آرند
 که
 وی
 منظور
 شیخ
 بود
 علی
 قلند
 قدس
 سره
 بود
 حضرت
 شرف
 الدین
 ادا
 با
 م
 طفلی
 ویرا
 یغایت
 و
 دست
 میداشت
 و
 بخت
 و
 می
 قند
 می
 برای
 ویدتش
 هر
 روز
 میرفت
 و
 هم
 وی
 از
 سیر
 لا
 قطاب
 می
 آرند
 که
 روزی
 حضرت
 شاه
 فرمود
 بنظر
 نشسته
 بود
 که
 حضرت
 شیخ
 جلال
 بر
 حسب
 سرار
 از
 پیشین
 بگذاشت
 حضرت
 شرف
 الدین
 ویرا
 به
 نیند
 و
 امرش
 گفت
 زهی
 اسپه
 نسی
 سوار
 از
 نینجن
 حالت
 شیخ
 جلال
 بگشت
 ادا
 سپه
 فرد
 و
 اتفاقا
 که
 بیان
 بکامی
 و
 در
 زمانه
 چاک
 کرده
 و
 بجهانها
 و
 مدتی
 بسیاحت
 گذرانید
 و
 هم
 صاحب
 اقتباس
 میگوبد
 که
 سینه
 است
 بنظر
 در
 بار
 شیخ
 عبد
 السميع
 و
 انشعبد
 مفتی
 یانی
 پی
 که
 روزی
 حضرت
 جلال
 نشسته
 بود
 که
 پسر
 زنی
 صبیحه
 را
 به
 سال
 مسازند
 برای
 اب
 میرفت
 چون
 نظر
 حضرت
 بر
 او
 سب
 افتاد
 گفت
 که
 هیچکس
 را
 بآورد
 و
 بدیدوی
 عرض
 کرد
 اگر
 کسی
 میبود
 یا
 مرا
 طافت
 بودی
 که
 اجوره
 یکس
 می
 او
 به
 آب
 لمبیدن
 تو
 انتمی
 چرا
 این
 محنت
 بر
 خود
 اختیار
 کردی
 وی
 حضرت
 کوزه
 از
 دست
 او
 گرفت
 و
 سر
 چاه
 رفته
 و
 کوزه
 را
 آب
 پر
 کرده
 و
 بر
 دوش
 خود
 نهاده
 و
 بخانه
 او
 رسانید
 و
 دعا
 کرد
 که
 حضرت

در آن حرکت کن پس اراد و جردان سر دال آب اراد کوره جیح یکا مطلقا کم بپایند
 و مصلح تا در دل آن فکر و تدبیر و مقصود کس رو بر می کشید گری بحدت کنی در فریدان و بی آن
 چون مقصود و آیه ایساں بد بگفت که گنجا از من بیا مور مخدوم راده خفقت حال می باشد
 حضرت مادر گفت و می حضرت لع بر دلوا جبره انا احتسلس تمام محروار طلا مطر در آید
 حضرت رو لع بر سر کرده گفت دندی این کیمیاچی سعادت سامور دسم و می ارسیر الاطفا
 می آرد که دس حضرت برای نماز محمد بیکه میرفت و مایه صلی الله علیه و سلم عار جمعه بکند
 دور می کا طر که سب اگر احارب و مایه گاهی در مانی بی و گاهی در رنگه بکند اردن حد فزاع
 آن حضرت علیه الصلوة و سلم بود که شمع حلالی بیا می فرود آمد من سید محمود و است نماز بیا
 بیکه آمده ماس اندادان و می حضرت روز جمعه بر سر بر و صید سید محمود میرفت مار حمو
 اد ایه بود و سید فاب و می حضرت سیم و نقاس حسن و حسن و سیمانه است
 و لول مراده سیر دهم ربع الاول مافع دس و فاس مطر سانه و لیکن معاصر سلطان
 محمود محمد و فیور شاه بود و سلطان محمود در سال دو سلطنت در آن
 سارح تخم و بعد سده حسن عشر و مایه در که ست و عشر شرف سح حلال النجی و الدس
 از یکصد و بیست و سال نهاد و بود شمع سلی سح حلال الیین مانی می طیش
 در بر گوار خود است عالم بود و علوم تملک و لطف و تحقیق در فیه بر و دقت در سالی علم
 داشت و در یاد اهل آن محترم بگو سده هر دو مایه و می هر صی لک بود اما مار ساق و دوق
 در وقت سمدل سر و در حایسی و لول احمد بود و می روزی مایه مار ساق و دوق سلی مار
 و حد سکر دین تا شمع او پس علم و می هر دو دست و دیگر و مود که شلی مار ساق و دوق
 خلق مگو مکه شلی انکارا کرا س که و می مایه سح اسمی سست و مار تاجیاب خود کاهی توان
 بر حاست لعلس روزی مایه آن که مریدان و می بود و مود که مار حایاتی حوالی
 که شرفا گاهی بکطار و در و می تحقیق از اعدا آن ستریا سمان یزنا س کرد و نگفت که بر آسمان

جبهه پیران و پیران چون پیران زمین آمدید که پیران تیر از سر گذارده است حیران بماند و دانست
 که کرامت او لیاقتی است و درین شهرت صد و پنجاه و دو وفات یافت شیخ بهرام چشتی مرید و خلیفه صاحب حال
 شیخ جلال الدین بانی پی است و در عهد جوانی لب عطا خرقة و خلافت و رقبه زیاده مامور شد چون دریا
 جمن قریب قصبه میزدی آن ساکنان قصبه ندید که هر روز حضرت شیخ بود و خیال خرابی قصبه را طغیانی دریا
 استغاثه نمیداد شیخ در آورده حضرت شیخ بهرام را نوشت که تا حیات خود در بریدگی باش و دریا را از خرابی
 قصبه بازدار شیخ بهرام در بریدگی رفت و سرکاره دریا قرار گرفت و عصاره زمین در دهان زد و دریا را از خرابی
 بقاصد و فرسنگ دور افتاد شیخ بهرام نازیده بود در اینجا بود و قریب عهد را نجاست لبه عمر که کعبه و شیخ
 درین شهرت صد و پنجاه و دو وفات یافت و مشهور است هر مرضی که در دره و دشت می آید شفا می یابد و اگر
 مولانا یعقوب چرخ رحمة الله علیه در شجاعت ایشان از کبار اصحاب خواجہ بزرگ خواجہ
 ابوالدین اند و عالم بوده اند اعلی و باطنی و در اصل از چرخ اند که وی است در ولایت
 غریب و غیر ایشان در راجع است که یکی از دمیهای حصار است ایشان فرمودند که پیش از آنکه کلام
 خواجہ بنویسم ایشان مجتهد تمام و ته و بعد از آنکه از اکابر علمای آنجا را اجازت نتوانستم غم غمیت آن کردم
 که بوطن اصلی مراجعت نایم بودی مرا خواجہ بزرگ ملاقات افتاد و اضع بسیار کردم که گوشه خاطر
 بمن در زیاده فرمودند که این زمان که غمیت کرده نروا آمده گفتم دوستدار خدتم فرمود که از چه جهت گفتم
 از آن جهت که بزرگتر فرمودند که دلیل پنهان بین میاید شاید که این قبول شیطان باشد گفتم حدیث صحیح
 است که هرگاه حق سبحانه و تعالی را بدوشی گیر و دوستی او را در دلهای منیدگان خود اندازد ایشان
 متبسم گردند و هم حضرت مولانا یعقوب چرخ قدس سره در بعضی از مصنفات خود نوشته اند که بقصایت
 حق داعیه طلب در تفسیر شد فضل الهی بصحبت خواجہ بزرگ کشید در بخارا ملازمت ایشان میکردم
 و کبریم عظیم ایشان التفات بسیار تمام یقین حاصل شد که ایشان از خواص اولیای الله بعد از اوقات
 کثیره تفاول یکلام آمد که دم این آیت برآمد که اولئک الذین هم معی الله فستعلمون مقصده
 و در آخره در در قبح آباد که مسکن این فقیر بود متوجه نماز شیخ سعید الدین الباخری نشسته بودم

شکی نیست

بودند که تودیه صفت مانوهای بود پیش ایشان رفتم و عالم در حیات ایشان در صحبت ایشان بودم و
 خواججه ناصر الدین عیاض صاحب صحبت ایشان رسیده اند فرمودند ما را ادویه خدمت مولانا یعقوب چرخ می رسد
 مشوجه ولایت صنعانیان شدم و محبت بسیار رسیدم چون صحبت ایشان شدم بر روی ایشان انگ
 بیانی که موجب نفرت طبعیت می باشد بود با من در لباس درشت گوی طاهر شدند و درشت گفتند که
 نزد یک بود که باطن من از ایشان منقطع شود مرا یاس تمام حاصل شد و منموشم و بار دیگر مجاب رسیدم
 برین محبوبی ظاهر کردند و لطف بسیار نمودند و در نیوقت که خواججه انسین منفرمودند و در نظارین فقیر بصورت
 عزیزی برآمدند که مرا را الطوارات و محبت تمام به نسبت وی بود و چندگاه بود که از وی باز رفته بود و فی الحال
 خلع الثوبت کردند مرا تصور آنشد که شاید انصورت همین در خیال من بوده باشد بعد از آن از بعضی علمای آن
 شنیدم که وی هم آنرا مشاهده کرده بودند و عقیده این فقیر آنست که آن خلع و لباس صورت نشود و
 اختیار ایشان بود و اثبات اینمندی را که از خدمت مولانا یعقوب نقل کرده اند مولانا یعقوب منفرمودند
 که طالب که صحبت عزیز می آید چون خواججه عبید الله می باید آمد چراغ همیا ساخته در غن و فقیر
 آباد کرده و همین که کردی بآن میاید داشت رحمه الله علیه در نیم صفر مرگت حق پیوست
 آن محو شد با ت حلال آن بر پوده نصحات جمال آن خورشید و لا تمیثن ثقیاب
 آن ماه هشتین بحال انفریق در شهود ذات مطلق قطب ال محمد و شیخ احمد عبد الحق قدس سره در
 اخبار الاخبار است مرید شیخ جلایانی تپی است در ویش صاحب تشریف و نظر خوارق عادات و کرامات
 و صاحب شوق ذوق و مکر و حالات فقر و تجرد بیوی داشت و نظر مؤثره و لقرنی غالب مولد او مقام زودلی
 و مرقد او نیز در نجاست صاحب اخبار الاخبار و اقتباس الانوار از انوار العیون نقل می آید و قطب العالم
 شیخ عبد القدوس انگیزی در رساله ملفوظات و مقالات ایشان بنویسند که شیخ العالم هفت سال بود و چون
 مادر او را برای نماز تحریک ریاضتی وی نیز ریاضتی بطریق که مادر را خبر نمودی و نیز او بی خانه نماز نشو
 شدی چون مادر را خبر شدی بسبب مهربانی که داشتش بخش کردی محبت حق غالب بود با خود گفت مادر
 مهربان است که مرا از عبادت حق باز میدارد و سرور عالم نهاد و در طلب حق در آمد و گویند که اندر آنچه فرمودی

سیرول آمد و در ده ساله بود و در باره دوی بود فتح لقی الدین نام در دہل سکونت داشت و انشیر لود و
 او آمد و قصد تعلیم کرد فتح لقی الدین و در اجیری از علم علمای سری آموت و دوی بنحو آمد و سکونت کرد مرا
 علم معرفت حق بنامورید مرا این علمی که تمامی امور بدکار نیست را در او را در پیش دانشمندی و علم
 سر و گفت این بحیره را میرند میگردد و علم آموزید و من انچه می آموزم در دوی در میگردد و شما او را
 نید بدید تا نگردد و دوی کار کرد ایشان بر کنگ صرف پیش از آمدن دوی گفت مرا این کار نیست مرا
 علم خدا می آموزید که من خود را و دوست ندارم همه در حال او حیران بود و بعد از آن صحبت برادر میگردد
 و کار خود مشغول شد و هم در رساله مذکور است که برادر فتح لقی الدین خواست که او را تہرج کند چو
 ازین قصه آگاه شد پیش از کما رفت و گفت که من عظیم مراد خود میدویدم که کند و چند از اہل اہل است یکی شد
 دار ملا و دیگر نیز از سده خود داشتند و سده حد اقصی در رساله مذکور نقلست که از آن آید دوی در طلب سبک
 علمای تہرج بود و طلب عالم رفت و ما خود میری داشت برگ گیسوی برداشت و پیش شیخ نور سہارو گفت ما
 صفاست تہرج بود و نمود ما عرت است ساعتی ما دوی ملاقات نمودی آنکہ میگردد تہرج واقع خود گشت
 و ما هم شیخ نور سہارو است که در کش ملا گشت و ہم صاحب انبار میگردد شیخ عبد القدوس الوارثی
 بنویسید که در دین خود صفا یا بدگی ظهور حق در دوی لودیس غیر نماید دوی انشیخ نور سہارو نیز ازین مرتبه
 و دوشیخ رجوا الس عرت و نمود که در منزل فرو تراز از انشت لیس دوی سر طلب بود شیخ نیات و بارگشت انشی
 کلامه را احکامہ تہرمار آمد و احکامہ دوی او یکی را شیخ علا الدین میگفت دوی سر تہرمانی او دیگر
 را ہم لکوتی کہ لئہ دیدیش داشت و ساسیس بر سر دوی را انشان بی شمارتی از مقصد و بار یافت و از
 افسر دگی کہ اولی استانی مقصد و بار یافت و دوی آمد و تازہ شد و در طلب بیفرو دار احکامہ تہرمار آمد
 و با شیخ فتح انشد او دوی ملاقات کرد و طریق تہرج طریق را بیان بود و مشرب دوی عشق و محبت و محبت را
 نا خود گفت احمد از بدگان هر مقصد و یافتی ماری در صحبت مردگان باش تا گوئی از ان علم است
 چند سال در مقام و سپاس است بر ما دوی یا با دوی گویان میگشت ما رفت احمد اکوں
 بمیر و ہم در زندگی و در قریه درانی قریه است خود کاوید و در آمد و دین ستس ما و در ان قریه تہرمار

شد و هم در رساله مذکور نقلست که شیخ العالم قدس الله سره اندران انچه بحرات محطش باطن در
 سیه وقت که کبریت احمر است و سینه او کبر اخضر است چنانچه گفت شمع پر سیه که کبریت احمر است با سینه
 او کبر اخضر آمده است و از شوق و حبه کمال ذوق لایزال در کمره عالم میگردیدند و نشان بر آتشانه نمیدادند
 ناگاه در مقام بابی پت پاپوس حضرت شیخ جلال الحی والدین حاصل شد قطب الاولیا حضرت شیخ جلال الدین
 شیخ العالم را باذن حضرت صمدیت و هیازت حضرت احدیت قبول فرمودند و طایفه از سر خود کشیدند و بر سر عالم
 نهادند و فرمودند که حکم فرمان اوست چندان که میگردند که در تحریر بنویسند و در تحریر بنویسند شیخ العالم را بعضی
 صریحان شیخ جلال ممانی گردیدند از بعضی مخطورات هم آوردند شیخ العالم را چون نظیر مخطورات افتاد و در حال
 شبری نمودند و بعد از وقت طایفه که از شیخ جلال یافته بودند باز گردانیدند و روان شدند و سربازان را دیدند و راه
 گم کردند و در اینجا بر درختی رفتند و دو کس را دیدند بجانب آن دو کس پرسیدند که راه کدام است گفتند که راه چو
 شیخ جلال الحی والدین گم کردی پرسیدند که همچنین است گفتند همچنین است تا سه کت سوال جواب شد و عازب شدند
 دانستند که ایشان رسولان خدا اند و بنمودند که ای احمد مقصود تو خبر پدر شیخ جلال نیست یا گشتند
 و تو برگردند و در پیر پائی شیخ خود افتاد شیخ ایشان را در کنار خود گرفتند و فرمودند که ای عبدالحی امروز تو همان
 من باشی شیخ العالم سربازین میزدند شیخ جلال خادوم را فرمودند که از هر جنس طعام که ممکن باشد و از
 هر جنس مخطورات که مستعمل باشد موجود کن بعد چون طعام موجود شد شیخ العالم را طلبیدند و خادوم را
 فرمودند که انچه موجود کرده بیا از عرض از هر جنس طعام که موجود بود آورده دند و بعضی مخطورات هم آوردند
 و شیخ جلال الحی والدین از مطلع مقصود و مشهود و مشیرانی اصدا و میرانی و همه انچه شیخ العالم را
 فرمودند که ای عبدالحی هر آندی را که از حضرت احدیت اوجبه اوانی بران آورند دست مزن و اودی
 اعراض کن شیخ العالم را بجز این اشاره نظیر به جمال حدیث حق افتاد و در پیر پائی آن فی خلق السموات و الارض
 و اختلاف اللیل و النهار عبرت داد و افواج تجلی القدر نور السموات و الارض ل شیخ العالم را تا خشن آورده شیخ
 از خود بخود شدند و در عالم حیرت افتادند و مدتی در زوایه خانقاه شیخ جلال نشسته نشسته بودند و سیکه تسبیح
 خانه اطلاع با سواهی القدر بیاوردند و شیخ جلال بر سر وقت شیخ العالم آمدند و فرمودند ای عبدالحی خبری اختیاری

بهوتس مارانی شمع العالم ارمال رد عیش ماطس اردل سر صب و بیج احیاء اقا و مریض
 مانایب من اسم که جو خودم واکما و کرا خودم ویکارومی کارم دارا عرض کنم و قاف داکان اما
 چون سوم تون شمع حلال کرات و مرآت میسر شود شمع العالم عرض کرد که اگر قدری مان سالان
 باشد ما به خود شمع حلال ان مزاج شایع شمع العالم خود را بید و بود دمای عذوق
 حدائی پاک است و پاک ماناک ساند و ایا پاک بهیسه پاک دارد و بی موکل و موهو حضرت
 پاک مان مان موجود و احوال و کار خود را از پاک پاک دارا چرا پاک بهج مامد و نگاه ندانی
 و میبوی که در و جمال حضرت پاک بهج صب و هرگز مانند نگاه شمع العالم را سکین
 ماطس آه الحو شده علی و لک کی مریدان سلسله مریدان شمع در الدین در و کراسا کی بعض
 موه اند آن مویب که سچ در الدین حلقه حضرت شمع نصیر الدین محمود و بیت خود
 شمع احمد عبد الحق رد و لی امامت سر و موه و که در دم شمع نصیر الدین جو و سالت
 و قیسه مستحق و عامل اس امامت گرد و مای اورا سلیم نامید سبب کم شدن اول اثر کرا
 مام لسان کات مصف معلوم کرد و بعد فوت مد خود و مقام را بی افتخار و مراد و کلام
 ماطس علی رد و حصول آن امامت ماحول بود که ماگاه در ویشی کسیب قلدر راه و لباس مجزوا
 و حرمیه در و کلاه ریسر ساده در حاله الساده و همراهش یکمادم بخدا را به دست
 محمود و محمد و مراده و عیسی سلق بود چون آمد ویش را برین هیب ویدار لور ماطس فهمید که آن
 و دایع رسید و در حاسته و دید و مواحب تعظیم کما آورده بر مسد عرت مسامد و سالت
 و لطر تحصیل امامت انداحت حول اسادالتال را متوجه کماست قلدر وید و در سالت
 فهمید گفت که کما سده و از و لاطع ماسیج کلمات سحر اساسیج بر و اردن لسان کلمات اغان
 حاسن مگو سید مدعی ظاهر سوئی سلق اشتغال دست و ماطس لسان لطر سوزنی اکتا و
 کات سچ که ستن لعل امیر ظاهرس در ویش را در حقیقت او روحیه حضرت کات کما به جلالت
 رد سچ احمد عبد الحق لطر ترقه آئیر را اساد انداحت هم در حلقه استانی خود دست

آن استاد فی الحال بر زمین افتاد پس این مخدوم مزاده بر اخذ و بعت و امانت سپرده بر خود
 به یقین متعین گشت انقلب بر سر چید که بار امید آیند و پیشانی سپرد و صیت پدر برفویض و دالعی باید
 ایشان گفتند آری نیشنا سپیم که شما شیخ احمد عبدالحق ساکن در دلی هستید بخت تسلیم امانت
 من تشریفه آورد عاید آنحضرت خوش دل گشتند و خشم را فرو نشاندند بعد مخدوم مزاده از برا
 اقامت استاد التماس استعفا کرد و شیخ احمد شمسک آب بروی آورد و مولا ثانی الحان بهوش
 و برخواست و بر است اولیا عقیده محکم ساخت همه در نیمیان هر لغتی و امانت که موضوع بود
 بمخدوم مزاده زد و سپرد و بر دانی چهل روز در بلده را پڑی بخانقاه آن مخدوم مزاده اقامت کرده
 آنچه دالعی و امانت بود بتدریج تفویض نمود و بعد بوطن خود مراجعت فرمود و نفکست چون
 شیخ احمد عبدالحق حق بجهت دار بر سپرد و دانستند در الطریقه العین از بهوش بر غفلت گرامت و دینی
 عظمت شیخ احمد در افواه عوام همه افتاد خلق بلده را پڑی و نواح آن بزیارت شیخ خود
 در ایستاد و افغانان دو تانیان نیز بیدارش مشرف گشتند و نوبختان بقسط خان که حاکم
 آن مقام بود التماس نمودند که اینجا را امر به شیخ احمد کنند او هر چند پند آن گروه گفت و کرد
 بفرمان برادرزادگان را باطل بقضائی پر از دنیا رد دیگر در دنیا پیش آن مخدوم برود و اظلم
 اعتقاد مروض نمود مخدوم فرمودند که من برای سپردن لغت این فرزند رسیده ام و من نیز
 از اینجا ندان خوشه برداشته ام شما انشاید که از پیران آبا و سء و اجداد خود روی گردانید و انباشت
 همراه خود پیش شیخ نصیر الدین برد و نگاه و مقراض بآن سپرد و اشارت کرد که بر سر انبیا
 مقراض را آیند و آنها را فرمود که شما خود را زیر قدم مخدوم مزاده افکنید همچنان کردند و مخدوم
 آنها را مرید ساختند و شیخ احمد بطن خود متوجه گشتند و نقل است در ساله مذکور شیخ الشافعی
 شیخ بدر الدین که خلیفه شیخ صدر الدین حکیم بودند و با شیخ داود پدر شیخ العالم و
 شیخ بدر الدین که سجناده ایشان اولاد و مقام پیاده بودند و در مقام را پڑی است
 توصل و قریبی جبرمی بود و محبت و مودت تمام داشتند و شیخ داود آگاه اوقات آنجا

العرفان شيخ مدر الدين وقت سفر آخر بهر حوض نصير الدين را كه عير لود حمامه و اجارت دادند
 و احسانات ماطي تواليت شيخ العالم كرده و فرمودند كه در بيتي اربند و ستان هواي
 مام او شيخ احمد است نعمت ماطي را نصيب اورد و او پيشه ماس نصيحت كرده و رحلت فرمود
 بعده شيخ نصير الدين رساجه و مدر خود داشتند بعد از ان مسند عوامي معلال در رايتري فرستاد
 و در اسكان و التمهيدى كه علماني با مان داشت علم كحصيل كرده و شيخ نصير الدين هم در آن
 شده لود العرص روى شيخ العالم فرمود كه اى كعبه تكيه سدر و ان تنويه ميم باقر را
 شيخ مدر الدين چه بيگمده شيخ العالم در رايتري شيخ نصير الدين رسيدند ملاقات كرده
 بيگمده گيگستند و ماو شيخ نصير الدين در جواني كست مشغول شده و سبق آغاز كرده حضرت
 شيخ العالم فرمود ماى شيخ نصير الدين يدر لو مگر هيس مسمو اي و هم دين علم شعوبه و ديني شيخ
 نصير الدين سخن يدر خود شيخ مدر الدين ماو آورده و كاخ خود گهنگد شايد اس بها و در بين
 مات كه يدر وقت رحلت ماو احوال او كرده لود بعد شيخ نصير الدين تقويم نام كرده پس
 شيخ العالم ماو نام شده و لس و رسته ساكت شده لود نكره كر كه مسمو ماس آل
 و التمهيد و ريت جيايجه ماو لگد شب چون آنرا التمهيد يروش آمد و دستار در گلو اندامه و دياي
 شيخ العالم احوال و گف اين شيخ امر و را يدر ما ما معلوم شد ميگياهي ابيجير اشتهم و ديني شيخ
 ايمع و يدر هم حنين عمر و تحصيل علم در شغل ستاني صرف كرده ام و اما دره اين مقصود جمل راد
 يافتيم كه امر و را در و لس شما مشرف شد يم چون آنرا التمهيد را حنين حال شد بشور در نام شهر
 اقا و كه حنين سيجي كامل و اصل كين رسيده است بعده شيخ العالم حمار ماسي طلعيه نموده و خانها
 شيخ نصير الدين طلعيه نموده و سه شماه رور ما لا ايجار ماسي غلطيده مانده و چشم ارماس لطاير
 ميگست و نديده سه رور شيخ العالم ماو سق و طخال حاكم آن مقام مقدر شد و حواس او
 آرد ما ستلاخ صرا و ادت و طل خال در خانه شيخ نصير الدين عم واده ميشه اى كعبه يار حضرت
 شيخ العالم عرض كرده امي سر و سنگ در خانه شيخ نصير الدين با هم مشو و چر كه قطخال مچو اچر يدر

پیر و سکینه شود این نامم و او شایسته است که چون اینجای قطب خان مرید شیخ احمد خواهر شد مدارا که خواهد
 پدید حضرت شیخ العالم فرمودند ای بختیار ایشان نگهید و از آمدن الغرض قطب خان بعد از آنکه
 جای مریدان آمد و یک اسپ فتوح آورد شیخ العالم فرمودند علی الصبح خواهی آمد و بختیار
 فرمودند اسپ بفروش و ز آن عجز گزار برسان بختیار همچنان کرد و باز علی الصبح چون
 قطب خان آمد حضرت شیخ العالم فرمودند ای قطب خان آنچه من بگویم قبول خواهی کرد عرض
 کرد هر چه بگویم شود و بجهان است در آنوقت شیخ نصیر الدین پیش می حضرت بودند وقت
 نعمت دادن بود شیخ العالم فرمودند ای قطب خان مرید شیخ نصیر الدین شایسته اندکی
 سنگون شد شیخ العالم فرمودند ای قطب خان کلاه شیخ نصیر الدین کلاه انصاف است و حال
 کلاه شیخ نصیر الدین برداشته قطب خان را داد و او را مرید شیخ نصیر الدین کرد و فتوحی
 دیگر که او آورده بود پیش شیخ نصیر الدین شیخ العالم او را در این سبب نعمت ظاهر و باطن
 شیخ نصیر الدین شد که چون شیخ نصیر الدین را شیخ العالم اجازت داد و کلاه ایشان
 کلاه خود فرمودند کلاه شیخ نصیر الدین بر مانده فائده ولایت برآمد و مقصود تحقیقی رسید
 و هم دنیا و دین را حواله کرد و دلی پویند او خانه شیخ نصیر الدین سوم کسی سپید است
 دولت دنیا و دین بسیار است و امید است که نا انصاف عالم خواهد بود و نقل است که شیخ العالم
 بیشتر اوقات این سخن میفرمودند که چهر شامی بر سر قطب خان راست مراد این سخن چه باشد
 لیکن اکثر مریدان ایشان عشاق صفت مرست و حدت می باشند و عاشقان این حدت
 شاهان و دهرمان اند و نیز فرمودند که بجز تر یا صید بخورد و الله اعلم که مراد این چه باشد که مرید با
 از بایه اعتقاد و صدق قلندر و دیگر می یابند و در سیم در رساله مذکور است که این نصیر الدین چه بود
 طاقت نیاورد و اسرار بیرون زد و بعضی مروانند که در بابا فرمودند و آرزوی آنند و میفرمودند
 که نظامی شاعر ناقصی بود که گفت سه صحبت بندگان دهرمان دور گشت و خوان محفل خانه
 نه بنور گشت نه زبیر که صحبت معصوفی صلی الله علیه و سلم چه با چه با زبیر همچنان از بابا

سال را محاسن دو الحال را آنکس است حضرت قطب عالم شیخ عبدالقادر گنجی
در مکتوب سد و سار و هم میباید شیخ احمد عبدالقادر را این محبت در و سبک مال برود و
بیلا و نماز احقر محمد و هم را همین نظام بود کمال بهو سیاری در طاهر حیا که می آرند
محمد و هم در بیست و یک ماه سال در مسجد جامع جمع کرده اند و جوار و سبک میدارند
و هر بار می رسید مسجد جامع کدام طریقت و جوی در راه میرفتند یکی دست میبند و تاوار
اسم حق میگفت و یاران سر بلند میگفتند راست است او در محبت ما سر سار میرفتند
و هم صاحب احسان الاجاری آرند که وی میگفت ذات پاک تنی نام و فی شان است اما اگر
اسمی را بیاوی آن ذات پاک را اطلاق میکنم بهتر در گستران اسم حق باشد که محسی اسم حق است
همه کمالات و قامت بابت است پس اطلاق اسم حق مردات پاک را اطلاق بر وجه کمال
نات و محقر شیخ عبدالقادر و در رساله الوارثین در توجیه این فعل بعضی سخنان
موافق این طایفه البتاه گفته است و چنین گویند که اکثر مریدان او همین کلمه حق دارند
و در حالگاه او از غیب همین آواری شدند شیخ جمال کوثری دی مریدی بود و در
ماست و محقر شیخ عبدالقادر و است شیخ احمد گفته است که مگر نباید ده مسافرت کرد
ما به سیاهی ملاقات است الا در او ده یک که را دیدم و اشارت شیخ جمال کوثری کردیم
لقب است که در آن ایام که شیخ را و در او و سنگ ماه و همراه داشت و میباید شیخ
لا و او کرد و همه اعیان و کار و امر او شهر را میباید ساست و در دیگر جمال کوثری که
کرد که تمام شهر را طلبید و ما را طلبید که گفت جمال الدین میرانی سبک بود سگانه اطلبید
که الدین بنی و طالع آمد که نتواند جمله آدمی را جوی طلبم و هم از صاحب جبار علی آ
که در خانه او بسر می شده بود عمر پر نام و در قبیله متولد شد و در حق زمران را مد نظر بود که
چاه ال در کار از وی شنید و حواشی عالم بسیار از وی طاهر میشد و در می آید
سابقی ملا هر سه بود و در دم حواقیق او در هر که میخواست با سب و در حواشی عالمی

این گفت و بیرون آمد و در کورستان رفت و مکانی را اختیار کرد و گفت اینجا قبر غریز است
غریز را بعد از آن غریزی حادث شده و در سه روز از دنیا گذشت شیخ بختیار مرید
شیخ احمد عبدالحق است و محرم اسرار و احوال او در سفر و حضر با وی یکجا بود و از مریدان
کم کسی بود که در ایست و قرب شیخ مشارک او بود و وی غلام سوداگری بود و بهر حال
در ایست شیخ آمدی و با ایستادی بعد شش ماه نظر عنایت بحال او افتاد است
و بنمود شد و در آن بنجودی بگستاخه درآمد که احمد انجمنی نعمت داری و بندگان خدای
خودم بگنداری وی را قدری آب نوشانید و از مستی بهوشیاری آورد فرمود بختیار
بی خود بی خودی چون حال او بخوانید او را آزاد کرد و بختیار را آتش عشق و محبت چنان غالب
که یکدم قرار داشت گویند که شیخ شرف الدین باقی تپی در عالم اسرار با شیخ احمد عبدالحق
سفر اشراف بختیار کرد و گفت احمد ترا هیچکس در عالم چنانکه تو می شناسی بگزیده بختیار از
انجان جانان نگرفت از جویند پرویدی آمد و در خدمت شیخ مشغول شد و هر چه از صدق
معامله و خلوص صحبت بود یکی آورد و بهم از اخبار نقل است که روزی شیخ احمد سپهر خود را
شیخ عارف بلبلین بختیار بفرستاد و شیخ عارف بفرستاد و او از داد وی میخواست
که باز از خود مجامعت کند و اثنای آن بود که دخول کنفی الحال زن را بگذاشت و بخت
پیریشافت گویند که بختیار را شهوت جامع با کمال بود و در قضای آن بی طاقت شاید که خطاب
از جبهه امتحان او بود تا در الوقت مطاوعت کند بانه و دوسه روزی پیش شیخ آمد گفت
که قصد بختیاری دارم چه فرمایان میشود فرمود برو اما تا مادامی دریا مرو که تا دریا و ولایت این
فقیر است گویند که دوسه سال بختیار بود اما بختیار صحبت شیخ باجم معرفت عالم بود هر چه
گفتی از کتاب اللہ و سنت رسول اللہ بیرون نگفتی رحمه اللہ تعالی در اقبال است
سلسله نسبت حضرت شیخ احمد عبدالحق بچند واسطه بامیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی
عنه میشود و بعد دوسه سال شیخ داود قدس سره یکی از فرزندان عمر فارق بن خطاب رضی اللہ

ما بعد و می خیزد قدم فدا شود در حادثه پلایا کو خان اردلانیت طبع هم در و سال رسیدن ابراهیم
 حلی ما در شاه دلی سخواه او را العیون او ده نموده سال را در قصد کرد و در اسکوب احتیاج
 شیخ داود دست ارادت شیخ احمد بن محمود چراغ دلی داشت و تربیت از وی یافت
 اما شیخ داود حال خود را نکسوت اهل صورت بهمان ممد داشت و بهم صاحب افتاد و سال
 ار الوارثین می رسد و می حضرت شیخ احمد میفرمود هر که در دایره می گذر کند آتش روح
 بر وی حرام باشد و نزدیک شویم برادر دایره مشرب این طائفه است و مراد از آتش روح
 شرک و فحش است یعنی هر که در حلقه اراد می در آید آتش روح که مراد از شرک و فحش است
 از آن کلمات یا بدین معنی که در اصلان خود آتش شرک و فحش است که کلمات و کلمات
 ولایت وی حدیثی است که از احوال تخریر و است حول درین مختصر کلمات است
 دیدم در مال قلم را ساکت گردادم و فاشش ما در بهم جادوی الهامی سه سبب ملنیت و تامل
 مآته در در مال سلطان ابراهیم شرقی واقع شد و الله اعلم رحمته الله تعالی علیه و کثره العیون
 ادام الله علیه و کثره علی مفارقت الطالین در شجاعت است خواسته محمد اکبر علی
 در حضرت ایشان لوده اند و در اسل از تعداد و بعضی گویند از حوازم و شیخ عمر غفاری
 ارده ما عسل لوده اند که از کوه یا بیای ما شگ است و می شیخ حداد علی ما دری حضرت
 الساسه دست شیخ شازده و اسطه احمد المکس عمر بن خطاب میرسد و می الله تعالی
 دار کبار بهما شیخ محمد و حسن طعاری لوده اند و ولادت حضرت ایساں در راه رمضان
 سه است و مال مآته لوده است بعضی از غریبان و اعمام حضرت ایساں میفرمودند که بعد
 از ولادت حضرت ایشان تا والد الله ایساں را ساس یکا شده اند و غسل کرده ایشان
 ایساں در کوفه اند و چهار و شیر و می نمکیده حضرت ایساں میفرمودند که یکسال لوده اند
 سخواسته که مر مرار استمد مودع ساحت لوده اند که ما گاه فوت این تیمور در افتاده و مر مر
 بر هر ده شده اند و جایگاه آنها که می بخت اند فرصت شده است که آنرا خود ندیکما عالی کرده اند

و بکوه برآمده و در آن ایام آباد کرام حضرت ایشان در باغستان بوده اند حضرت ایشان را
 از در چهار سالگی بازگشتند اگر کسی بجناب حق سبحانه حاصل نموده است میفرمودند که در طریقت
 کاتب اندیش میگردم دل من هم وقت بحق سبحانه حاضر و آگاه میبود و در آن وقت مرا عقیده
 بود که میگردم عالم خرد و بزرگ بر نیو جان میفرمودند که تا من بحد بلوغ نرسیدم من را نسیم
 که مردم را غفلتی پیدا شد و در می حضرت ایشان در معنی آیت انا اعطینا الکلمه میفرمودند
 که در تفسیر این آیت چنین گفته اند که او میگردم که تفسیر شده و حدیث در کثرت لیس که میگردم
 مقام اوست بر آنکه هر ذره از ذرات کائنات او را آئینه است که در آن جمال و جلال
 مشاهده میکنند بآن کیفیت ملاقات حضرت خواجه مولانا یعقوب چرخ حضرت ایشان میفرمودند
 که اول که بهی رفته بچهل خنجران رسیدم باز گاهی بر در باطن نشسته بودم که مردم که بطریق
 خواجه کان قدس الله ارواحهم مشغولست پرسیدم که این قلم بهی را کدام عزیز بشمار سیده
 گفت عزیز نیست در باطن که ایشان را مولانا یعقوب چرخ میگویند بعد از آن که از دست مولانا
 شناسانم چون بولایت جفانیان رسیدم بعضی در لواحمی جفانیان غیبت مولانا کردند
 بسبب شنیدن سخنان بر ایشان فتو عظیم در ادعیه ملاقات و واقع شد آخر الامر با خود گفتم
 این مقدار سافت قطع کردی نیک نباشد که ملاقات کنی چون فتم و ایشان را دیدم بسیار
 نمودند چون روز دیگر رسیدم بسیار غصه و بخشونت پیش آمدند بجا طهرم که بسبب
 استماع آن غیبت است بعد از ساعتی با طلف پیش آمدند و عنایت بسیار نمودند و در حق
 و از کردند که بیامیعت کن طبعیت بگردن دست ایشان اقبال نکرد و از محبت که پیشانی ایشان
 بیاضی بود مشابیه مرضی که موجب نفرت طبعیت میشد ایشان که اسیب طبعیت مراد یافتند
 و دست خود را بهیچل کشیدند و بطریق خلع و لبس تبدیل صورت خود نمودند و بصورتی
 ظاهر شدند که اختیار از دست من رفت از دیکر شدیم که بنموده و به خدمت مولانا چندین بار
 دست خود را از کردند و فرمودند که خواجیه با الالین دست من بود و فرمودند که دست

[illegible]

وگوشن یک وسیع عارف اما غایت شصت کوردی یک سینه بی بی و بی حسرت سبحان و الدین که طاعت
 سید موسی بود و بکشد ایستاد بر احتیاج از اشک که در سر خود دارد و غایت کمال پس در آن روزی که
 قول کرد و حسرت باقی می ماند همراه سبحان و الدین جناب مادر وی روان شدند اما در راه مکاران
 شوم چون رود سبحان و الدین به ششای می آمدند از دست و تمام گشت با هم با هم بود و مادر گشت و به
 سر منزل که حق در حق عاصی همسرح سبحان و الدین رسید بی مرد و نگاه بود و این امر قبول کرد و گشت
 مارا آورد و سال چیدمانست حدیث خاص در ولایتی که در یک کلاه آس دارد و در یک کلاه آس در
 حضرت نظر است و راف که فاضلی این امر قبول نمکند و حاضر بشود و عربی در مایل حضرت است
 راه ماف و سر کاشی ای ادا احب رجال قاصی را چون از سکتم حاجی شد و در اثنای حضرت آوردند
 با سید عارف و عاتق از شکم می آمدند و عرض استعجالی به مشورت کرده است و در حضور مادر
 حضرت بمقرر کرده و به نظر کرد که در هر حرکت مایه تا اسباب کار حضرت همکار کرده و حضرت که
 شاید این چند و چند را پیش می حسرت آورد و گفت که محروم ما امید عارف عملی میجو امید مادر
 بگو ایام و خوشی که می دهم حضرت از راه شصت شش ماه حمل داده و خالفاه خوشی میگویند
 حواله کار جبر سبحان عارف و از غایت فاضلی همسرح از اینها بر عرض خود کرد و مادر بکشد حضرت
 و بود و به سید رسید پس بعد از برور قاصی و فاف یافت و حضرت سبحان عارف و در حضرت
 و یک سرح نام بود و وجود آمدند و تولد عارف بعد از نقل پدر بر گوار بود و خواه
 حق بجا که بی نگاه داشتند و امانت سران جنت را بجا بود و شش ماه سپرده در ده باب با
 و فاضل مطر مایه و در روزی عرس انشان به بدیم صغر معمول است سبحان مایه از جاهای ایشان
 و به حدیث و به وجهی است که در موالی نام محمد زاهد و حسی حبه الله علیه بر این صبر این تقیر
 که نام حواش کمال نقشبندیه هم الله نقشبست است که از احوال موالی نام محمد زاهد و موالی نام و بی محمد و
 حواش کمالی این کس با احوالی مایه که است و اسمول مولف زنده القامات که بیگوید که حضرت
 احوال این کار و خلفای آنها و کس با اسماب الله بی حواله الله تعالی به تفصل مرسوم کرده

بنا

مرا بران آورد که تلاش کتاب مذکور را بجم الغرض جستجوئی آن که سفر به بیستم و فرقم نشانی بنما فرقم بخواند کتاب است و سپس باز آدم ناگاه بعون الله تعالی غریزی چند اوراق کهنه حاضر آورده و داد الحمد لله و کرمه صنف هر دو کتاب یکگویند خواهی چه محمد با ششم است او در کتاب شمسات قدس بنویسید بر دل خلاص منزل همی آمد که احوال اکابر متاخرین این سلسله شریفه را که بعد از روزگار صاحب شجاعت الی یومنا هذینانی طالبان حق نموده اند از کتب رسائل فراهم آورده کتابی مرتب گردانده فرمودن شیخ بابا سترضائی والد عالی مقداری این حقیر را بجمع مقامات حضرت ایشان امر فرمود و بنما الله سبحانه آن کتاب اختتام پذیرفت اگر چه احوال حضرت ایشان که بعد از اقسام آن این کتاب در مدت بعید انصرام پذیرفت در مقامات تفصیل رقم یافته بود اما این کتاب را نیز در آن آن خالی نگذاشت و هر نکته از نکات لطیفه و هر کلمه از کلمات شریفه که درین کتاب رقم یافته بود آنرا به نسیه تعبیر نمود و این کتاب را از بنویسند شمسات القدس من حدائق الانوار مود کرده انبید چه هر نکته روح افزا که از انفس نفیسی این زننده دلان رسیده نستی است از شمسات قدس که بر یاغی قلوب بن سیار ان اساتین روح زریه روح الله سبحانه ارواح الطالیین منسجما هم آغاز و ذکر مولانا محمد زاهد خوشی و خوش موصفی است از مضامین مملکت حاصل آنرا و شوار نیز خوانند از بعضی اصحاب فرزندان حضرت مولانا بزرگ نواحی المکنکی قدس سره شنودم که مولانا حمزه زاهد از اقربای حضرت مولانا معظم یعقوب چپ سخی رحمه الله سبحانه بوده اند و تلقین او کار به تعلیم اطوار اکابرین سلسله علیه از بعضی اصحاب کرده حضرت مولانا یعقوب که در این حدود بود و در گذشته وقت ابدا معمو میباشیده اند چون آواز تریبیت و ارشاد حضرت خواجه احمد را آویزه گوش و در گذارنده مولانا محمد زاهد دلق عزلت و قناعت را از سر بر کشیده متوجه آستان حضرت خواجه گردید و اندک بیت زاهد بشت و خلوت و دامن پاک کشید و چون از بهار دامن صحرای بشت شد که از بیت فی سبیل بعضی هم الله تعالی حضرت خواجه محمد که معنی است شهر قندهار و از پیران و بزرگان ازین شهر است

خیال انیسار از رشحات ذوق و وصال آن کم نیست و در بجزایات حضرت شیخ محمد بن سید و شیخ
راست و در حقیقت و حقا و در نشستن پدر بزرگوار خود شیخ علامه زین العابدین شیخ محمد بن سید و شیخ محمد بن سید و شیخ
اسرار هم دوی سر حلقه داده نشان بهام توحید و سر و سر و در ایشان تجربه و انقباض و در فقر و نیاز و شاید
ذات مطلق استخراق تمام داشت و در اقتباس است که حضرت شیخ زین العابدین فرزند شیخ عبد القادر و شیخ
در طائف قدسی میفرماید که ارادت پدر بزرگوار من چنان بود میخواستند که بجای دیگر بجهت کند چون که حضرت
شیخ محمد بن سید پدر ابو ولید الثقات بوی نبود هر بار با خطیری اندی و روح حضرت شیخ احمد بن عبد الرحمن
حاضر شکست و برادر پدرم میفرمودی که تو از ان بای هیچ جام و پدرم سکوت میکردی آنچون اینها علامه
یافت پدرم داشت که بیست از ان ایشان ششم اما بحسب طلب برست میباید که چون انچه در غایت لایح حضرت
شیخ محمد بن سید گفت که عزیز تر است یا قیست و بار آمده و در میدان هیچ بجای مرده که تو از آن می
اگر خطره بیست تا بری داری به نیر هنر من محبت کن بعد از ان پدرم مرید حضرت شیخ محمد بن سید و
احرام پدرم بسیار میکردند و هم دوی در طائف قدسی میفرماید که پدرم را القیة عیال تقیة شریف از اوده بود
حضرت شیخ محمد بن سید تمام عقد کلاه پدرم با همیشه خود است مادر حضرت شیخ محمد بن سید و خطره داشت که در خردوم
خود را بشناسد و هم که حضرت شیخ احمد بن حنبل او اشاره فرمایند بعد چند گاه پدرم را در خواب دید که بحال سماع بیشتر
شکسته شده است و حضرت شیخ احمد میفرماید که ای ام کلثوم این فرزند را در کنار خود انداز و پدرش کن جواب
بیدار شد و خبر خواب چنان کرد بای شکسته از انست که بر سجاده نشین و بر سر غیر حق نمرود و در ایشان کمال
کرد و مرا و از پدرش انست که دختر خود بوی تسلیم کند و پدرم در ان ایام جامهای تمام خانه حضرت پسر خود
خود را در که در خردوم نشینست و سر فرزند که پیدا میشد با هم در گوشش وی میگفت چون حکایت نزوح
و ریمان اند پدرم عرض نمود ما کلون دست شماستم خواه بشکند خواه بداند حضرت شیخ محمد بن سید و مادر
ارادت و تعالی نزوح شمارفته باشد چنین محل کجا باید که عجزه خواهر من است و دختر شیخ عارف
و شیخ احمد است بر و الدین سبک است که چون نشسته ازل بود شب کار خیر آمد پدرم در خانه بخیرت جاروب
و آب کشی مشغول بود و مردمان از اینجا گرفته بودند جامهای از منی برشانید و زبان سر را برین آغل

دیدم بر حال و بعد از آنکه تمامای او تنه‌های باره سلامت و کفایت لطیفه که ما عیناً صحبت کردیم
 در حقیقت و شهودات بهار الشایسته حلالی ام فکرم تا بدو در خیر سلامت کرد و کفایت که در حضور و در احوال
 بدو به میساری دوی چنان که در وقت ازل حسان نود و نهم توان کرد و دهم دوی در لطائف قدسی
 میبود که چون آخر عمر حضرت شیخ محمد را مرض موت پیش آمد پس کمال خوشی و اولیا و عرفان را یاد کرد
 و در آن امام متین بیهوشی در ساه آباد و کشتی که میکرد حاضران غرض کرد که در ساه آباد است
 پس نوع حضرت شیخ احمد را بدین من فرمود که قرآن شیخ نده را در دوزخ رود ولی خیرش دوی بر خوب
 امر ماضی حضرت شیخ احمد سرعت تمام شیخ بنده را نزد دلی آورد که وقت حضرت شیخ محمد قدس است
 در حالت سیر و دو گاهی در استعراق ذات احدی است و خود نشاند باز چو بشمار میگشت بنظر خود
 که لطیفان افتد هم کردم بدین مرد گوار من بپسندید که نیم کرد و نگشت توحید مطلق فهم کردم با روحانی
 معارف روح قریب رسید استخراfi علیه السلام فرمود که در عالم قدرت من مع و قدرت است که امی وقت هر
 مردان حق است پس فرمود که از طرف ایشان بنشینید اکنون خرد و اتحق در سیه با مسکین بر است
 و مدد و ق تمام شش است و در وقت جمیع امانت ایشان حقیقت قدس الله تعالی اسرار هم معلوم اعظم
 که از بدین خود حضرت شیخ عارف تعلیم یافته بود و حواله بدین من فرمود و اسبیه گفتن بود و وصیت کرده و انظیر
 خود کرد و امید با بدین من التماس فرمود که بر حقش شماس غریب خواهم باشد و مرا طاعت معارفات رات
 با کرات شمانیست فرمود که ما شایسته این است که اولیا الحق بهی و مقام مقام است
 چه کجا خواهی باش من از توحید هرگز نیستیم و بر حقیقت فرزند خود شیخ بدیه حواله کرده ام که خواهی که مقام
 مرا رعایت کنی و بر از اسرار ماضی کما فی حق محرم ساخته و نعمت میران لوی عطا کرده نیابت خود مقام
 این گداری چون حضرت شیخ محمد قدس سزا این خصیت تمام کرد خوش و حرم عالم تقارعت فرمود و
 من مجیدم را نعمت ماضی سروده نیابت خویش را بخاندان خود و به صاحب اقتباس میگوید که در اکثر نسخه مشهور
 لطائف قدسی دیده شد که شیخ محمد امانت میران حقیقت معتمدی حواله فرزند خود شیخ بدیه کرده و در
 شده پس قول صاحب مرآة الاسرار است که حضرت شیخ محمد شیخ الاولیا و عرف شیخ بدیه بعد از وفات

ایسریر آید شدی هست مردم گفتند که در شیخ میت فقیریت کنتی میدار و دین شیخ نورالدین فرمود که آن
 مردم ایجا خوش بایایان بوده اند که سجدت اچمیں درویشان استفاده می جویند بعد از
 استماع این سخن آید شد مردم مصیبت اوقات والد باشد و از آن سمت تسکین بوده اند و مصداق کلام
 عارف و عظیم رضی الله عنه و انتفعوا لرب من خذنا الاثر من کنت و کار راعی و انتفع و کارای را از
 آنجا خود میکرد و در مقام مولانا احواسی اربابیت اکسار و دید قصور حال فرموده اند و بران ما همیم
 ممکن و حاصل بودند چون فوت ما رسید به عیادت نماند و به سکت و یکی از اصدا و جویند حکایت
 کرده اند که عالم بوده و تحصیل بوده و مرابع بسیار بود که در انسانی برین راندن یا تم افتادن
 مدرس طایفه علوم می برداشته و تکرر خواند بر زمین دل ایشان می انداخته معینه العیسی در عقده در گزافه
 بود که رعایت حاس تقوی میبود و هرگز آنفرستخانه آن رفعتی دار شراب و طعام او تناول نمودی
 نادر و می که آن بزرگ راوه در گشت آسوده و بر بجا او سمار خناره خاک گشت حاشیه کلمه را گردانید
 بر حاکم نشست و گفت ای ملا غفر الله لک معاذی کردی که توان در کنار کلمه نشست بعد از روزی
 چند بیت مدحیه و لاس مرستاد و گفت غسل بر آرد این لباس پاکو پییده بحاله مایا تیرت مولانا مادر اسطر
 است که قریب است از توان کس بقولی بود و هم محرم سه نه قصد و به مقاد در استقرار سفر آخرت کرده
 خواجه میرک کنبد سبزی رحمه الله ارا حقا و خیر الدین اندک بود که از او دمال سادوست
 رحمه الله و از حلقای بزرگ صحبت مولانا و درویش محمد قدس سره دار و حیرت و اکسار و حشیت تمام
 داشت در کعبه سبزی بود که قریب است از قزاقی تالاه صدامیان و حصار شاداب و با محار و میا برنت
 و در منزل آن محاسن پیراه و تیرک خواجه محمد صبا بر او نیز ارا اصحاب صاحب مولانا و درویش محمد بود
 و آن محاسن قزاق صورتی نیز داشت و سالهای بسیار مولانا بسیار بوده بود رحمه الله سحابی بولانا
 شیر محمد او نیز مولانا و درویش را از بایان قدیم بود و صاحب حوال غلیم شیخ صلواتی
 او را صلواتی را از آن گشتی که دی و در بای جمیع سارا بود و کاهما رفته مردم اذیان و نظام
 صلوته کردی او نیز از اصحاب کبار مولانا و درویش محمد بود و صاحب صحنی و شکستگی علم و سرفرازی

نوشته شده

نوشته شده

نوشته شده

سکونت داشت چون مولانا خواجگی سیرت قدس شیده اندیشتر احوال بمنزل او فرو می آمدند و در پهنه
 مردم آن دیار چنان مشهور بود که شیخ صلوئی صحبت و انصاف علیه السلام است موی انصافی است اگر چه
 از مریدان منظور شیخ قاسم قالیبی علیه الرحمه باین فقیر میگفت که روزی در خدمت شیخ خود پیش
 رسید شیخ صلوئی میگفت شیخ صلوئی بر بام مسجد بود چون شیخ را با بدید سلام کرد و گفت حضرت
 خفیه السلام ساینده رحم الله سبحانه و ذکر آن ساقی خنجرانه اسرار آن سرشار
 یاد دینی غما آنزال صحرائ الوهیت آن شهباز هوای بهیت آن شناسای رموز معراج آن
 قطب عالم شیخ عبد القدوس اسماعیل الحنفی صنی گنگو بی خواجہ محمد یاشم در کتاب زیاده المقامات
 که در احوال خبر و کل حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی تالیف کرده بنویسد قدس سره شیخ عبد
 القدوس قدس سره از شیوخ مشهوره هندوستان است و از کبار ایشان از فرزندان
 شیخ صنی الدین است که در اصول و فروع علوم از فحول محققین بود صاحب تصانیف مفیده مشهور
 سکه و شورش قومی داشت و در حد و سماع کثیر با وجود کثرت جذبات و توقیر غلبات در اتباع
 سنیہ لجاوت متقن بود و در التزام غرام امور دینیہ سخت شکن اورا کتابیست مسمی بالآثار العیون
 مرتب علی سبع فنون که در هر فن اسرار و الایام صحائف اما آورده و در فن نخستین بر نگاشته که هر چند
 از ادب من بجنحه و جم شیخ محمد است لیکن شرف فیه من را از باطن جلال شیخ احمد است قدس سره
 و متانش او در آن فن بسیار فرموده و نیز آنجناب از درویش قاسم اودی که از بزرگان سلسله
 سهروردیست است اجازت خلافت داشت و خبر آن کتاب مذکور اورا رسائل و مکاتیب
 نیز هست در غایت زیبایی و دلربایی حضرت ایشان یعنی حضرت مجدد قدس سره العالی از او
 آخر حال شیخ حکایت میکردند که ساعت بساعت غیب بخودی بر آنجناب مستولی میشد و استعراق
 غلبه داشت یکی در انحال از و شیرین سپید فرمود دل را بزرگوار بسیار کو فتم اکنون سلطان ذکر زبان باز
 هر من خلیگ نماید و مرا آن من می باید از فرزند شیخ احمد که ثالث بود می آمد که می گفته و برین نسبت
 خانواده ما است که نخست فرزند این را بیکالای منوری آراستند و سارند و آنکه بجا بدات در ایضا

امام شیخ محمد باقر
 در بیان

[illegible]

عبدالحی محمدشاه و باوی در اختیار الانبیا و نبی مبین شیخ عبد القدوس قدس قید ال بند سره صاحب علم و عمل
 و ذوق و سلیقه و صلوات و وجوب و سماع و سی اگر چه بیجا بر دست بیعت از شیخ محمد گرفته است
 وی معتقد و عاشق شیخ احمد عبدالحی است و بر و خانیست او مشغول است و او را کتایت سمنی با انوار الیون
 مرتب به بیت فن در فن اول مشاقب شیخ احمد بن محمد بن انظار از اعتقاد و نیکوگی با وی بسیار
 نموده و شیخ علیه القدر و سرامیدان و خلفا انبیا را از جمله مریدان او شیخ بهرورد بود در
 احوال خصال کبریا و زکریا مشغول بود و در آن آخر او از انبیا الهی در گرفت و سلمان و مرید شیخ
 خجید القدر وین گشت و احوال در ویشان بمقتضی قدرت ذاتی در وی پدید آمد و از جمله خلفا و
 شیخ عبد الغفور اعظم پوری بود و بزرگ بود و صاحب احوال و کرامات گویند و در خواب آن حضرت صلی
 الله علیه و سلم بوی تلقین نمود اللهم صل علی محمد و آل محمد و انما ملک الحسنی رحمه الله شیخ عبد القدوس
 در رساله قدسیه در مضمون گرسنگی میگوید بدان انک الله تعالی که گرسنگی بر دهنه است سفلی و علوی
 سفلی جمیع حیوانات است که چون روح حیوانی با طبع انجمانی امتزاج یافت و به پیکر وجود در مرتبه کبر
 که عبارت از کمالات الله است و بشاقت سبب قیام وجود در مقام نمود و حرارت در باطن او بطور ریخت
 و محتاج غذا گشت و توانه آتش گرسنگی خوانی و غذائی او آب و طعام و خاشاک و آبی لیل عالم
 سفلی عروج نیابد که از تجلیات دالم است و مقام صور مختلف به نام و علوی امام محمد خام و عام را
 که چون بحر مخفی بود از محض غیب از مقام فاجیت از عالم جیش بی جنبش و رنجید پیوست حق ظهور
 و در میدان حضرت احدیت تجلی شایسته که عبارت از الله احد است و تجلی بسیار و انوار و انوار
 بیشمار از صفات کمالات از جمال و جلال از کرمی دریمی و جباری و جباری و جباری و جباری و جباری
 و جباریت و برایت هزار و هزار انبیا موع بر اوج زود بر حسب تعداد و مطابق که لون المار لون اناء
 نور الله در روح اضافی و بی الله و رسول الله و ولی الله انبیا و اولست بمقام مختلف خویش
 قل کجا که من الله و اولی و این اولست از مقام احدیت و انبیا مقام روح انسانی و عالم جبر و دست و
 انبیا مقام قرب او عالم معیت است و انبیا مقام کبریا است اما از سلطات مقام جبار فائده تمام نمیدانند باز

مقامی است عالم عقول پدید آید و العالم ملکوت است و مقام روح لسانی است و در مقام اگر چه
 فاعله ظهور که لغین معرفت بطور پرست اما مقام تقدس میدان تسبیح و تهلیل است و این سلسله
 بود و مقام ملکوتی است عین را مظهر نیرنگشت و فاعله کمال معرفت که مقام عروج حقیقی
 روح است ظهور نیر پرست باز در مقام تجلی است و عالم احصام پدید آید اینجا ظهور تمام انجاء مید
 و عالم عین روح بر اوج زوچا که ملکوت و حریت در حریت افتاده و ایام که اول و آخر و مظهر
 السامیت ظهوریات و مخرج و این الی در آنکه عین حق که بحر محض وجود صرف بوده است نشأت عالم
 سبب که حوس سور عشق مقام با صحت که در کتم ذات سر کرم صفت در مرتبه محض وجود و وجود داشت
 سر و این ابدانیت معلومات را علم بر و علم را ما معلومات در سر ذات که بحر صفات سر و ذات را عالم
 صفات داشت و صفات را که سر ذات صحت و وحدت در کثرت گردانید و کثرت را که سر
 وحدت و شایسته وحدت در کثرت و کثرت در وحدت و علم در صحت و صحت در علم و عالم را
 و حاصل در عالم قیاس و حسن و قبح هر دو قدیم در محراب وجود بر آید است و این علی المثلث
 استوی علم بر او را شش تنی فی خمسة و قوی فی السبعین عینش همه داشت تا بدان سلسله الله
 للمؤمنین الی نظام علی المثلث و حوس بر آورد و تصور و معانی در کون و مکان ابدانیت و ابدان
 و ابدان عاشقان بر حاست تا هر یکی بر استعداد مظهر از لوحیت له دایک الکتان کادمت فی
 بر جهان و همان تاخت و چنگ علمین محبوب و مطلوب خود را بدست معنی آن گرسنگی که در برده
 بشیر در نما و دنیا و اقداده است و آن تیز تر و گریز از آتش و دوزخ است که گرسنگی کتف و الطیف
 رساند و مقی را بطلان نشانید انبساط بر همانیت بر آید که اگر گرسنگی مردم بخیر ایتحالی تواند بود
 و این خاصیت در میان دیگر نهاده اند اگر چه گرسنگی و آید که از حیر و سطیبات اند مانند دار و لاج
 اگر چه از ملویات اند اما آتش گرسنگی را نهاده اند هر مقام خود بخود از تو آمده که در این کار آتش
 است بار و در و حوس و معنی است که چون بر آید گرسنگی را سبب مقام است مقام اول را آتش
 گرسنگی خوانند که عدلی آن آب و طعام است مقام دوم را آتش و بر و دم و عین خوانند

که غذای آن خون جگر و خاشاک غیر است و مقام سوم را آتش محبوب و معشوق خوانند که غذای
او حسن و جمال و اوصاف کمال است این الله جمیل و بحسب الجمال بیست عاشق حسن خود است
آن بی نظیر حسن خود را خود تماشا میکند انتهی در مکتوبی بنویسند که یکی از مریدان او را از خواطر
فاسد و پیرسیند در جواب نوشته بیست پیرسیده بودند از بلای سخت و ابتلائی عام که هیچ دلم
دینی نبوده که مبتلا بدان نبوده از اینجا که بشر بودند و گذر بدین حسره مجازی داشتند اما فرق
آنست که یکی را گاه گاه و بطریق ابتلا و مستحقان باشد و او بدان مانع دیگر بود
بلکه سبب قرب و علوهت او بود و یکی را از راه شمران مبتلا گردانند و او بدان مانع دیگر بود بلکه سبب بعد
حرمان اندمی ای باشد چنانکه حال بدالاست اینها قیمت مردان و نامردان ظاهر گردد که لایزال و
لا یفوت و النساد و رجال و اللقیه و رجال و لکن تریع و تریع خورد و دیگر است و آنکه کار رسید و شریک خورد و دیگر
و نیز صاحب میده التمامت بنویسند و اگر کمتر مکتوبش از انکسار و افتقار و خوف خاتمه کار سخن کرده بجا
بنویسند حضرت ایشان قدس سره العالی از جناب او نقل کردند که با وجود غلبات احوال در رعایت
عزام ابر و سینه آید داشت که وقتی امام سید او پیدا شود و پیر از زاده او شیخ عبدالباقی فراموش آمد
و امانت نمود میان آن بین الخمت از دور قفط ظاهر گردید شیخ نماز را باز گردانید و بخشیم تمام گفت احدی
را منع ننماید اما مت نگنند و نماز مردم را فاسد نسازند نه الله الله که موصول با صلوات حکم یک کلمه دارد
که قطع آن درست نیست و در قفط میان آن روانه انتهی کلماته الشریفه انتقال شیخ ازین دایره بر طار
بسالست که شیخ اجل حسین آنست و تربت شرفش در تفریه نگنیده است که بر ساحل دریای جمن خیز
کر نال است همه الله سبحانه انتهی مکتوبش و ششم بجانب کن الدین و قاضی عبد الرحمن در بیان معنی
آیه و تصدیقه الله تعالی ان الله یطالعکم انما ینظر دین آیت معنی بسیار است و اسرار بسیار که جمیع
تمام کتاب بانی و کلام سبحانی است اما آنچه در فهم توانید شد در قلم آید یعنی عبادت کنید سر بر زمین
نهید و سر بر یقین نهید و زمین عبادت از مقام عدم است یعنی از وجود عدم زداید و فانی گردید
تا بحق رسید بغیر مشغول گردید که لا غیر الا بالغیر و هو الاشارة بالشکر و الشکر بالانیر پس حقیقتا انقول

[illegible]

نوار از کتاب
 مالک شریف در ویش هر چه هست محلی و خود است و از عرش بر تراز است که کسی نزاع نکرده در ویش را تمام
 همه و دیگر است به هم شمرده که اراا و صبا مامور و در ویش عوطه آورده در برابر خود حق و دوست
 گشت فلان را بود مشک تر و در ویش راست بود که و ما و ده مستوی و دل در حضور و ائم ترکان همیشه
 تر و در ویش در عبادت و ائم سرور و صف و در ویش نیست آنکه کسی بهر وجه جز در مکتوبی میفرماید
 نه آنکه سده ما بهر شخص بود و نه آنکه سده خدا شود و لیکن در معارف خود خود حای رب که اروی
 خودی بر حیرت و وحش دوی با و می رسد مکتوب بود بهم بحاس قاصی عبد الرحمن سلطان است که مع
 آیت و من یخرج من قلبه حقاً الى الله و ذلک الله یقرید ذلک المکتوب فقد وقع امره
 علی الله ساین و ما می رسد مقرر یاد هر که از سماء شریعت مهاجرت سوی شهر احدیت کند و مشاق حضرت
 صمدیت گردد و هموز در راه بود که هزاران مایل راه بدر گاه بود که حضرت خدا و عدم پیش روی
 و از مالوفات شریعت می رسد می آید و سوی دوست جبران و سرگردان می رود و منتظر ظهور
 حبیب می گردد و اگر کعبه مقصود در رسید و مشاهده خدا و رسول مشرف گشت فقد وصل الیه
 الی الخدیف در وادند و دولت ابدی بر تخت سرمدی ان اولیاء الله لا خوف علیهم
 و لا هم یحزنون شاید و اگر درین مهاجرت پیش از وصول کعبه مقصود از جهال ملت
 بود فقد وقع امری علی الله یحقق لهم و الله علیه علی ما هو مراده در مکتوبات حضرت
 قطب عالم اسرار و کلمات بسیار دیده شده است که گشایش آن مدار که تخریر می گردد صاحب
 اله اسرار میگوید که حضرت قطب عالم پادشاه حضرت شیخ احمد عبدالحق سیر سلوک تمام نموده مرتبه تکمیل
 و ارشاد رسید حضرت شیخ احمد ویرا در عالم روحانیت و مودت و اولایت بالادست و آدم پس
 حضرت قطب عالم بعد از چند روز در سن ست و شصت و تمان مائده در ابتدای زمان سکندر
 س سلطان بهلول بودی بموجب درخواست عمر حان کاشی که یکی از امرای سلطان سکندر
 بود و بخدمت ایشان اعتقاد داشت مع فرمودن آن را و دلی نقل کرده در قصه شاه آباد
 که سواجی دلی بود سکوت نمود و شهرت بسیار یافت و مدت سی و چند سال تا ایام سلطنت سکندر

وسلطان ابراهیم لودهی در شاه آباد اقامت داشت چون در سنه نهم صد و سی و دو طاهر الدین محمد
 بابر بادشاه از توران در هندوستان درآمد و تمام هندوستان را در تصرف خود آورد و بسبب
 کثرت سکونت قوم افغان قصبه شاه آباد را ویران و خراب ساخت در آنوقت حضرت قطب عالم با عیال
 و اطفال در قصبه گنگو متوطن گشت صاحب اقتباس سگیوید حضرت شیخ رکن الدین فرزند حضرت
 قطب عالم در لطائف قدسی میفرماید که چون والد بزرگ در شاه آباد آمدند برادر کلان شیخ حمید الدین
 ده یازده ساله بود بعد از یکسال در قصبه شاه آباد پنجم چادی الاول در سنه سبع و ستین و شمانماته
 اثنیفیر رکن الدین تولد شد و همه برادران من بجز شیخ حمید الدین در قصبه مذکور متولد شدند
 شیخ حمید الدین در ردولی متولد شدند و هم دی مینوید که دی حضرت هر چند خارق عادت
 و کمالات بسیار داشت اما هیچگاه با اختیار خود خارق طاهر نکرد و گاهی بجهت شوق بعضی مخلصان
 پیزی طاهر میکرد و هم دی مینوید که مولانا چندین که او ستا و این فقیر بودند و مرید حضرت
 قطب عالم بودند برای شستن جامها طرف آب کندهی رفت ناگاه عورتی صاحب جمال در نظر آمد
 قدم مولانا بغیر پینه خا سدر چنان شد که محل خلوت ست با عورت فعل نامشروع واقع شد
 ناگاه حضرت والد را عصا در دست گرفته در عین دریا را بالای آب الیتاده دید مولانا سیرگون
 شرمند گردیدند چون مولانا پیش آمدند حضرت تبسم کرد و فرمود باک نیست پیران محافظت اند
 صاحب مرآة مینوید که حضرت قطب عالم زندگانی در زیافت از وقت سلطنت بهلول لودهی تا زمان
 سلف سلطنت نصیر الدین محمد هایلون برپندار شد و مقیم بود و سلاطین آنوقت بخدمت دی اخلاص
 تمام داشتند چنانکه مکتوبات باسم محمد بابر بادشاه محمد هایلون نوشته بود موجود است محرر حرف گوید
 دیدیم در پند و نصیحت نوشته اند و غرض خود هیچ در میان نیامده اند حضرت شیخ رکن الدین لطائف
 قدسی میفرماید در سنه اربع و اربعین شصت و یازدهم چادی الآخر در روز شنبه عرس حضرت شیخ احمد عبد
 بود بهر ران روز حضرت قطب عالم را تب و لیزه پیدا شد روز جمعه فرصتی حاصل شد نماز جمعه او انمودند
 بعد از نماز باز تب شروع شد چهار روز دیگر باز تب آمد و در شنبه وقت چاشت تیار خست سیوم ماه مذکور

و سه مطهر و حال نماز و دو دست سر در لفظ شمع اهل محراب سال و فاس حضرت اوستا و تقوی
صاحب سال مال الحیا و مراتب امر در دست محسن و العین و تسبیح و مدت عمر و رحمة الله تعالی
هشتاد و چهار سال بود ادا حکم سی و پنج سال دید ولی که کمال است نمود و سی و هشت سال در
ساز آگاهان فاس و اشد و چهارده سال در مقام مرگ گنگوه ارسام نمود و در درده نه نه
که در هر من موسیقی تفاوت و عبادت طاهر شد تا آنکه محبوبت رکمال بود در حسی شد اید به عباد
که اسب کعبه دشو کرد و تحت الوضوء ادا کرد در آخر کار را می و صواب سار و موم و کرم و دکان
در کعبه و سجود با سار کرد بهمان ساعت حال بخیر تسلیم کرد و فرید مسیح رکس الدین مکی که کعبه
عسل کعبه پویشیده اس فقیر دست رسید به اید حرکت دل و حرمان و کربا به برادر کربا
بود و بهم می گوید ید بر رگ من اولیا بود و ملا و و آن طبعه داشتند مسائل سری
به پیشه مطالعه میکرد و بار اسرار و چاشت و فی الروال و بهی ثوب نکر در می و وف و بهی و
میگفتند تا مای نادر در دست و لواهل ادا می نمود و صاحب محل ماطس و کعبه بود و
که اناب و کمال و حواری عادات حضرت قطب العالم در کتاب مرآه الاسرار و احیاء السالکین
و لطائف قدسی و غیره با شرح اندوین محضر کما نش ترح و یال آن نیست و علم و فضل
ار مصاص و می حضرت مثل الوارثین و رساله قدسیه و مکرمات و غیره بر طاهر است و ذکر
حضرت مولانا خواجگی امانگلی قدس الله سره حضرت مولانا خواجگی امانگلی
رحمة الله تعالی بود کمال و ذوق الکمال از مصاصی ماطس او کامی والد ماحد خویش مولانا در
او و جمال این نسبت از ایمانی استعداد و هدایت و ارشاد او رب و ربی دیگر یافت اید
حصول کمال تا مدت سی سال رسوه محمد والد بر گوار در گستر احوال میگویند تا انان
حضرت حق سماء حقه ربیث طلال ان خویش میخواست که او را از او و یای اولیای مغرب انحر اولیا
حضرت آرد و او احوال را به شاه حلقی بنده و مال ارا را در فقر از خواتین اقد و پادشاه ملازمت
تشانده و این صحبت اولسیا حقه و لال را حوا غفلت میدارند و مسود انیال این بحارت

نقش بندگی احراری

یوسف بختش را خریدار آمدند و بسیار فضیلا در رتبه ارادتش درآمدند از جمله آن فضلاست مولانا در حدیث
علیه السلام رحمه الله که از منظر ان حضرت مولانا بود و صاحب تقوی و صفا و انظار تاملانه مولانا محمود کیانی
زیاده از چهل سال در بلد مغنمه بلخ افاده علوم عقلی و نقلی نمود و کتب تجربه کفایت و تالیف نمود و در
هزار و بیست و پنج یا چهار از جهان درگذشت حضرت محمدی مولانا خواجگی را بر جاده غریمت قدیمی
بس استوار بود و از انبیا آن رخصت برکنار او را بر مسجد خانقاہ نمود و از غایت تمکین در مجلس او
رقص و سماع و خروش راز ۱۰۰ نبود و وقتی یکی از مجابانش التماس نمود که پیشداگر نشینم و لوی می
قدس سره مذکور محفل عالی میکردید باشد فرمود هر روز از مشکوه حدیثی چند که در مجلس میشود
و شک نیست که ذکر احادیث نبویه علی قائلها الصلوٰۃ و التیمه به از حدیث دیگر نیست یکی گفت
گر سوختن خمس بعد از ادائی صلوٰۃ خمس چهارم در مجلس شریف مقرر گردد و میشاید فرمود چه لازم است
که چهارم مقرر گردد و فرمود که خواهی بطور خویش شرا بخواند و دید تصور احوال او بلغاتی بود که روزی یکی از
که راه مسجد بلند می دارد و از کبر سن ایشان تراصفت تن قولیت اگر نماز عصر و مغرب
و عشا را بیک آمدن گذارده بمنزل تشریف بزند انسیب بنماید که در آمدن و رفتن تصدیق است
فرمودند و نمازهای که میگذازیم همین آمدن و رفتن است چیزی دیگر مفهوم نمیشود و نور این نسبت
علیه سیمای شکستگی و فنا از جمیع اطوار ایشان هویدا بود و نور شکفتگی و تواضع بر همه مسلمانان
از بوستان کردار ایشان پیدا اگر همانی بمنزل تشریف ایشان رسیدی با وجود کبر سن خود بنشین
بخدمت او و بر داحت و با آنکه از نجافت و ستمهای مبارک می لرزید خود نزد میهمان سفره آورده
بنیاد افشندی و بسیار بودی که از حال مرکب خدمت میهمان نیز خود خبر میگرفتند بالجماعه صاحب
عظیم بودند و بر جاده طریق خاصه حضرت خواجہ بزرگ و خلفای ایشان مستقیم هم شمر میشدند
بدین آئین بگذشت و تسعین رسانیدند تا در شصت و سی سال هزار و هشتاد و هشت ترا امید پیش از آنکه
ازین دار ملال باندک ایام مکتوبی بحضرت خواجہ ما قدس سره نوشته بودند که بعد از اظهار اشتیاق
بسیار این دو بیت در آن مندرج بود بدینست زمان تا زمان مرگ یاد آوریم و اندام

ما پس آیدم به حدائی ساد مرا از حدائی دیگر هر چه پیش آیدم تمامم به بقول و دستم در
 شعال رحمت حق بویست آسم حضرت حواچه ما قدس سره در یکی از مکاتیب شریفه بقول
 سرل وجود و عدم و وجود انگارش در موده اند حساب ارشاد مانی محو می قضا که ای مولانا
 قدس سره در اشارت لسانی هم چنین میفرمودند بصیبت روح و دست گرفتار و میگردید
 که او بیکد به مصر مود و مدنا تر درج دوم باید که آن تو به و شکستگی را که کجاست حق سر
 مرا هم نشود ما فانی انهم گوید بعد از نقل اینکلام حضرت حواچه ما قدس سره نوشته اند که از آن
 آسمانی که ارجو که هرگز قدس سره مرد نیست که وجود عدم بود و بشریت خود که از او
 فانی که خود کند و مودم بپشت و آسمه هم حضرت حواچه قدس سره در یکی از رسائل خویش میفرماید
 از خدمت مولانا بی خود فعل فرموده اند که انجذاب از والد شریف جو فی سبک و اسطر بر ملا
 اسمعیل جهنم اندل نقل کرده که در ذات تحت تخیلیست من آنوقت یکی از حواریان حضرت مولانا
 قدس سره است که از آنست که وسط الهام است نصیب یافتن باقی جان است باینکه
 انجذاب بر میر میجران موخر این آقا بعد از موت بعد از آنکه خاں و بیشرش دانی مادر الهام
 پیچید جان شد که از او فانی جان نمیکرد و چون تعجیم سلطان که از نسل عبداللّه خاں حکام آن
 بود از ترکه شهادت یافت را درش باقیان مع بد و جمعی برادر و برادرزادگان را و الهام
 شتافت بر محمد خاں حکومت عمر قند را آنجا همه نقولیس بود بعد از روزی حیدر را احضار
 هر اسمی در خاطر آمد قصد قتل و منع آنهارا مالشگر گران آن خاں را بپرسیدند که شما را چه شده
 حضرت مولانا الهامش تم نمود و گفتند ما همه این سلاطین برادران و از او قسمند که ما را
 و اطاعت او احتیاج نموده او سر ما را اس کفای قلیل اسار و مولانا مالشگر بر محمد خاں
 الواعی فصلی و التماسات نمودند و چون او را بصیبت و رگزار او بودینا برقت مولانا بحکم نام
 و باقی را فرمودند البیر مدار قات عسکر خویشین معیدتس میانی که میفرمودند که من در میان
 علمت فیکم کتب کانون الله و دست اجماع بر شیت او مادم و مود ما که مراد

و گفتند که کل بر خدای عزوجل کرده خود را بر لشکر دشمن بزن ما و ادا التمر ترا مبارک باد و سلطان بیدار
از این غایت و بشارت دل یافت و یاد آنکه لشکرش بیست چهار هزار تن غیر سید مستقر مقابل بنمایه هزار
کردید و روان شد حضرت مولانا با جمعی از درویشان خویش در قفقای او رفته بیکار شهر در کنه
مسجدی مستقبل و مراقب نشست و در زمان زمان مسود داشته می پرسیدند که خبر چیست تا آنکه
خبر در رسید که باقیان ظفر یافت و پیر محمد خان براه عدم شتافت و همه مردم آن اطاعت
این را که بستاند انگاه مولانا از بخاری خواسته بمنزل آمد درویشی از مخلصان آنجا باین
تراب عتاب حکایت کرد که شبی حضرت مولانا بجای سوار میرفت و من بر پشته پامی با چند از خوا
و عنان میرفتم ناگاه خاری بر پامین بخیلید و خاطر گذرانیدم که گریامی افروزی غایت شدی
چونیکو بودی حضرت مولانا باین مشرف شده فرمود تدامی بیا و تا خاری دریای نخل گل
بدست نیا پر لمو لوی بیت گنج بی مار و گلی بنیاریست بدشادی پیغم درین بازار نیست
و نیز از کبار محبان و فرزندان مولانا شنیدم که سرتن او طلبه علم چنانکه عادت آن طائفه است
به تنها بخت رسیده اند یکی را در دل آنجوده که اگر ایشان را کرامت است فلان طعام
بماضیافت کنند و دیگر او خاطر آنکه فلان میوه بیارند و ثالث را مطلب آنکه در آنجا فلان
پس صاحب جمال باین حاضر سازند مولانا آن دو تن را که مرادات مشروعه داشته اند بمراد ایشان
رسانیده ثالث را تخصیص نموده فرموده اند که درویشان اگر حالات و کرامات یافته اند باین
شرح یافته اند از ایشان تا مشروع نباید طلبید بعد از آن مجموع خطاب نموده فرمودند باین
به بیت امر شرع بهم نزد این طائفه نرود و ذکر حضرت مخدوم شیخ عبدالحق
والد حضرت شیخ احمد مجید و قدس الله اسماء ربها صاحب مده اللهات
می آرد نسب حضرت مخدوم بجزین خطاب پیر صدر رضی الله عنه شیخ عبدالحق بن شیخ
زین العابدین بن شیخ عبدالحق بن شیخ محمد بن شیخ حبیب الدین امام فیه الدین بن شیخ
سلیمان بن یوسف بن اسحاق بن عبد الله بن شعیب بن احمد بن یوسف بن فرخ شاه

بیت صاحبان و قدس

من الله الدرس من محمد بن سلمان بن مسعود بن عبد الله الواعظ الا الصغير من عند الله الواعظ
 الكبر الواعظ من اسحاق بن ابراهيم بن باقر بن عبد الله بن محمد بن طاهر بن الله عبد
 شهاب الدين علي الملقب بغير حساه الفاروق الكاظمي ارا احدا مراد اعظم ودر اسما الميرزا
 لوده دكودك ارسلاطين كامل لوده كسبين بريل جهود مسا اوست كذا ودر و كمال
 ديار بهد كنده و بهر ان نكودك است كسب عارف اكبر شيخ و ربه الدين كمشك قدس و ربه الله
 سر لوى القصال بيكر و د و امام رفع الدين بكور جامع لوده مياں علم ظاهر و باطن و مخرج
 سيد علا الدين الهزارى بهوده و موصفات باير سر پندال لوده محال ادا مى بهر سبب
 و توفيق و عمارات اركاب دكودك رايه چيست محقق است كدر مياں بهر و رسا اهل تربيت و اسرار
 سيد جلال محمدوم هما مياں كه فيروز شاه مریدی لوده و الهام بهوده كنده ما بهر عشر ساريد و
 مسافت بدلى است تما كودك كند شاه آادى تهرى راى نردكي نايه حضرت محمدوم را بهر
 حوالى تحصيل علوم راى ناگاه بهر طوطاى متوق لاس راه كريان دل كودك كند است
 اسبج سعد القدوس قدس بهر و نا كاكسار اادت او در آمده تاليفين او كاه و تاليفين او
 كرفت حول ارسبج الهام سكوت راى استان و طلت صاحت آن در و نشان لوده
 سبج رضا ادا نذاده و مودم غرمت بهر تحصيل علوم دين و تاليفت نذاده ما كودك ارا انا
 راى الكاه با و تحصيل انبعاث كرهت كد و در و نش معلوم ايندال كلى سبب تاليفين محمدوم را بهر
 ملا حظه كرس سبج بهر و كلفت بهر سبب كه حوى اس از اتمام علوم دين عتبه عليه تساهل اس كرامى
 صحت را و بياهم سبج بهر و حوى مرا نياى بهر ردم ركن الدين بهر و از و كودك انا بهر حوى
 بهر بهر تحصيل علم راحت بهر و قضا ايتس ارامى تحصيل محمدوم بهر كرامى سبج او رحت راى
 كند ليس بهر محمدوم بهر و در علوم ارسنقول و معهود و ليس ابر راحت بهر بعضى بهر
 كالم آن اشارت بهر تاليفين كرامى سبج ركن الدين بهر و اشارت و الدجوليس و طاليفين
 طاليف ما كيتس طاليف عمارت بهر و طاليفات بهر سبب و راره انا حساب بهر و بهر و بهر و بهر

خوش بود که در امید خفته خلافت پوشايند از قادريه و چيشيه و بعلقين تربيت ملاب مرفوض اجاز
 بجاييت عالي در بلاغت معاني و فصاحت الفاظ بنوشت و آن نامه گرامي که نگاشتنموده اند
 در کتاب مذکور مملو است از آغاز آن آيت که گذاريم بيايد بسم الله الرحمن الرحيم بشري لقب
 انجز الاقبال ما وعدا به و گوشت المجد من افق العلي صعد اقطعه بشري ترا که دولت اقبال
 روم نمود به انجام داد و عده کرد و نقابي زنج کشود به در آسمان فوشت شمسي بر آرد به نوري از
 بتافته اند جهان نمود به الحمد لله الذي خلق آدم على صورته و كرمه بکلافه و اخبره
 ملك السنه بين انبياءه و اوليايها الخ كتبه في سنه تسع و سبعين و ثمان مئة و فوات مخدوم و در سنه
 سبع بعد الالف الهجري واقعه شرفشرفش هفتاد و هفت بود و که شيخ ركن الدين
 در کتاب مذکور است فرزند و دم خليفه اول حضرت شيخ عبدالقدوس است که بعد از او برخوا
 ارشاد او ببلشت و از سيد يار اسيم الايرجى القادري نیز طريقه قادريه را اخذ نموده خرقه
 و خلافت يافت شيخ ركن الدين صاحب حوال و اطوار عليه بود و تصانيف شائسته دارد
 از انجمله است موج المجربين محتوي بر اسرار علم ديني و يقيني و نیز از اذکتابات کثيره ابراست
 در کلي از کتابت او بخط شريف حضرت مخدوم که در ميم بيکي از محو مان راز نوشته و اما بغير
 کمال في حداثه الحمد و المنه که در دیده شهود نموده بخدا معذرا خلاص و عجزش
 نه و خير حيرت و در ماندگی کيش نه انتهي تشنه از دريا جفائي بيکنيم به بر سر کجی که اني ميکنيم
 شيخ ركن الدين را در حل بعضي کلمات سکريه و الخ خوش تحقيقانست که از انجمله است انکه
 و الداجر بشرا و زمي در انشای سماع بر زبان رفته بوده که خدا مي داند ما کجا نيم يا فرمود اگر گوي
 خدای نداند شايد شيخ ركن الدين بنويسد مراد علم الهی تعين علميت اجمالی يا تفصيلی
 که بوجدت دو احديت معبر اند سير شيخ ما در الوقت فوق تعين علمی بوده غريبي اين بنا
 در محفل مجد مذکور ساخت فرمود اينجل از شيخ ركن الدين خالي از تکلفي نيست بيرا که شيخ
 ابن عربي و تابعان او جمهم الله ليس فوق تعين علمی قائل بنيد و شيخ عبدالقدوس رحمه الله

شيخ صاحب قدير

از تاعاجیل عریل بود و در سلسله سیرت ان می آید که سارا حال مال بر میخیزد و شیخ کس را
 در سه ملت قایل و تمامه ازین جهان رحمت ما میماند سینه متفشیخ او و سایر احوال و حسب
 والد بر گوار است الاشیخ احمد بر شیخ عبداللہ بن عبدالحکیم صاحب سلسله الہدی رحمہ اللہ کہ
 در شاه آباد آلوده انتقال شیخ احمد در سدا می و سعید و شمسہ و ہ ما اینجا عمارت و مکتبہ
 اس صاحب حسا الاخیار می آرد شیخ عبدالقدوس را اولاد بسیار و بسیار عالم
 و متعذ سلسله سیرت و در سال اشان شیخ رکن الدین مردی بر سر کہ بود و متعذ سیرت
 و صوف بر عظیم و التبع و قدمی ہا ذکر آنکر و میدان ان بجا ہذا فی القدان قتل
 صہ صہ صہ قتلوا فی سبیل اللہ و مقام دوق و صہ و حضرت شیخ حلال الدین ان
 قدس سرہ صاحب مدۃ القامہ بگویند ہوں حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد صاحب
 شیخ فانی فی اللہ شیخ حلال تھا مسری رحمہ اللہ کتبہ محبت ہم ہر گز صہ ہا می شانس
 و محاسن شگرف روی دادہ مخفی از احوال اس بزرگ بر لارام است شیخ حلال تلمذ ہر گز
 اساطیم حلہا می حضرت شیخ عبدالقدوس بود و ہما اللہ و ار علم نظام بیزہ سرہ کام داشت
 و استغراق و استہاک کام ناگویند سارا و ہ کہ را می آید ان نقش جتہ ادای مار و میدان آمدہ مادر
 حق حق حق سگفتہ اند ما از سکر سحر می آید حضرت البشائر والد ماجد بود و نقل کرد کہ منہ
 امام احتضار حضرت شیخ حلال شدہ ما کتبہ اداجتہ استغراق توریس عظیم از اخلاق روحا
 گویند ہوں العار سنا زندہ روز اندکی ہوش آمد نظام کہ ادعا علم حلہا می او بود و احوال شگدل
 گشت مخدومانیوہ حالت شیخ و از کمال کوشش و در تمام این بیت رجوا اندک قومی و بود
 حوالیش فانی ۴۰ روزہ حریت و دعائی حضرت ایتان چون اینجا بیت را بنہا ساید
 کردہ و گلوئی سارا کہ کردہ و قتلہا ررحسار سارا کہ ان گشتہ مدتی تا کسار نام سرور در
 حضرت شیخ حلال را اساطیل مفیدہ است بتر کابیک سمدہ از سالہ ارشاد الطالہ اس الیقار
 شمسہ بنوہ کہ عشاق بر مسار کشف و کرامات توصف رواہ دارند و ان مرقی شود و ہ

بزرگوار

پچیزی نگردد بریده و دریده از همه جهان باز و همان تا نباشند آن نیست که ایشان از عبادت
 و زهد و تقوی و ریاضت احتراز نکنند و اینها را از همه دنیا جدا بکنند و خون خورند و کم نشوند و
 از مرگ بیم نند و بحق رسند اینجا اکثر مدعیان اهل سلوک و جهال صوفیه راه خطا کردند و گمراه شدند
 العیاذ بالله من ذالک و می عن السلف یعنی اندک عظم جمیع انما خیر موالوصول التفسیر
 و الاصول رعایه الشیخ و الطریق و آنچه گفته اند تلاوة القرآن و الاشتغال بالعلوم الشریعه
 امور حسنه لکن شأن الطالب شأن ایزد نسبت بزرگوار و اخلاص گفته اند که کار طالب حق بعد از ادا
 فرائض و سنن و ادب منحصر بشغل باطن است بکثرت و نوافل اعمال جوارح انتهى **الرحم**
 حضرت ایشان قدس الله سره و حکایت کرده اند و آنکه فرمودند یکبار شیخ جمال بدین سخن
 رکن الدین رفته بود شیخ رکن الدین این کلام صاحب تعرف را که عارف از و میت و مشایخ او
 سبحانه درین نشاء چه بچشم سر و چه بچشم سر خرقه انوار بهره دار و در میان تمام شیخ جمال گفت
 از پیشین متنی بر ستر اسرار است این توجه شیخ رکن الدین را خاطر نشین نکاشت حضرت ایشان
 فرمودند که من از حضرت والد پر سیدم آخر شما شیخ رکن الدین آنرا چگونه توفیق داد و بدین
 سال که گذشته بخاطر مانده اما آنچه الحال بر دل می آید آنست که در مقام اتقاد و تها و تها و تها
 و بس چنانچه هر کس را بخواهد چه شود و اینست مطالب و مشایخ و مفارقت میخواند و
 شیخ جمال عمر در زیافت بعد از نود و پنجاه کی در سنه تسع و ثمانین و تسع و ثمانین شتافت
 و در بلده خود مضجع یافت صاحب اخبار الاخیار بنویسد شیخ جمال الدین تها فیسی الکام
 مرید و خلیفه شیخ عبد القدوس است از مشایخ سالخ و وقت بود و عامل و مستقیم و شیخی کامل
 از اول عمر تا آخر لطاعت و عبادت و درس و وعظ و ذکر و سماع و حال که در این سن
 طویل یافته بود و بر حفظ ادب و نوافل و رعایت اواراد و اوقات تا آخر حیات مستقیم تقاضا
 که او را پسری فوت کرده بود در آنجا که در و بیست و او داشت سماع نکرد تا آن در و بدو و آنجا
 نکرد و شریک نباشد اکثر مکتوب شیخ عبد القدوس بنام او است و او را نیز مکتوب است بزرگوار

میراث رحمة اللہ فی رابع عشر من دی الحج سب و قمار و شمع و ہوا و حسن و سبعین و غیرہ
 علیہ و اقتباس الالوارث حضرت شیخ حلال محبوب ترن جلاک حضرت قطب العالم و اسلم
 و بلو و دوستان می تمام اسب و سلسلہ سیدری و باوری و بی حضرت عمر فاروق می
 و فی الشیخہ مام مدرت قاضی محمود و دوسرہ ہست سالکی و آن حفظ کرد و ہندہ سالکی
 اکثر علوم را تحصیل کردہ فتویٰ میداد و سبب آمدن وی بہ حضرت قطب العالم را بیان مفصل
 متواتر حال معلول اسب کہ حاکمان قصہ ہما حضرت قطب عالم بود و چون وی بہ
 بطریق سیر و قصہ بد کو تشرف رود و خبر آمدنش شیخ حلال رسید در آنوقت می بدین بیان
 اشتغال بہ حال و آنست و اسماع و سرود و غیرہ لہرق مام وری از حاکمان کہ مرید حضرت بودند
 رسید کہ ما شنیدہ ام کہ میر تہا آمدہ است در قصص و سماع مشغول است ما میخواہیم کہ لوی ملائی ہست
 و حد ارتکابین امور مہدیہ میر میم اکول آن سیر تا حسن اسلام مانگو شد اما سلامت حضرت
 رسانند وی حضرت فرمود کہ شما سلام با سر رساند و گویید کہ آن سیر قاضی حج و میر صاحب
 و بکر از امیر مساند و در می وی حضرت شعل باطن متعول لودہ باقی عیب نہ ادرہ او کہ حال
 شوختیدم او را و خلقہ خوش در آمد و حال با اسنا گردان حضرت قطب عالم و حال را سبب
 ہد سبب شیخ حلال بر آمد سلام کرد و دو گویید بہشت یک طالباں حکم کرد و خلقہ رددہ
 چون شیخ حلال از درپس خارج شد و طالباں حضرت عبد بدیس شیخ حلال بحالت حیرت
 قطب عالم متوجہ شدہ رسید کہ میان حضرت شفا از کجا یزد وی حضرت گفت کہ من یہاں حضرت
 و لظرف من سوسیت انداخت بخود و گاہی تمامی کتب علم ظاہری و لہقوت و غیرہ را در
 او سوخت و فرور حال شیخ حلال نگاشت و دست سستہ ایستادہ شد و عرض نمود کہ اس کتب
 مفید باشند کہ سوختند وی حضرت فرمود کہ اگر تہا ذات کتب علم صفات باقی بخواہد ماند و تو
 مابین حرف سیاه تعلق داری ما از لہرق قوی ردل شیخ حلال کرد و رجال و حدت حقیقی و مراد
 و خلقت کثرت از آئینہ دل او گذشت و مجال حق را در ذات وی حضرت از شکار او بدین اختیار

در دامن وی قدس سره محکم زد و لوازم معیت صوری و معنوی بجای آوردی حضرت کلاه چهار تری
 از سر مبارک خویش فرو آورده بر سرش ننهاد ویرا از تعلقات فارغ ساخت و بشغل نفی و اثبات
 تلقین کرده بجلوت و مجاهده اشارت کرد و بعد مدت دراز رفته رفته او از درزه و بهیوشی در تمام
 اندامش کم مقدار ظهور الیهات ذاتیه و صفایته اندامستیلان نمود و بعد از آن اندکی بخود می پیوست
 و حقیقت حال را بجدت پیوستگی معروض داشت انتی میگویم در چند کتابات مثل انجین
 و اراوت و واقعات و حالات بخدمت حضرت شیخ قدس الله تعالی اسرار معروض داشته
 حضرت شیخ قبله مابندگان از استماع این خبر بامی فرحت اثر شیخ جلال منفرد و منبسط گشته
 جوابات باصواب انوشته اند از اسرار شریعت و طریقت و حقیقت ویرا بجای اشارت
 و باز جای صراحت واقف گردانید و چنانچه در جوابیه او را و بالا مینویسند که در مشرب من یاد شد
 میان دو سه سال باین دولت عظمی فائز میگشته بشمار او یکشمار می پیوسته است
 آنرا بچنگ شیدا است و یک مردان دیر بنده می شود و خوش و خرم باد خوف را بخود راه بند
 دلاوری باشند در جای مینویسند بهت و کار است و جاسی گویند مبارک باد و نیز در جواب شیخ
 جلال مینویسند مسطور بود که وقت اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزِلًا فَارْتَفَعَتْ
 الْأُصْحَابُ أَنْفَاقُهَا وَقَالَ الْأَنْسَاءُ مَا لِهَٰؤُلَاءِ الْأَرْضِ زُلْزِلَتْ وَقَدْ خُفَّتْ
 الْأَرْضُ وَنَحْنُ نَحْمِلُهَا وَهِيَ كَانَتْ دَكَّةً أَوْ حُمُومًا هَٰؤُلَاءِ الْأَرْضُ زُلْزِلَتْ وَقَدْ خُفَّتْ
 برواقع است لشکر انجیل و انجیل آن دَکَّةً أَوْ حُمُومًا هَٰؤُلَاءِ الْأَرْضُ زُلْزِلَتْ وَقَدْ خُفَّتْ
 است عشق پوشیده نماند و یک جو شیده نماند کف از دهن بر فکند عاشق ناچاره دم زند در کار
 باش و اسرار باش و محرم کرد کار باش محرم دولت نبود هر سری مباد با سیمای کشد هر خری
 این و هم صاحب قیاس میگوید شیخ جلال حقیقت حال را بخدمت حضرت قطب عالم پوشیده
 و می حضرت نوشت از خلوت بیرون آید خود را نزد ما رساند که کار تو تمام شد چون شرقی میوس
 حاصل کرد بهما وقت امانت پیران و شرقیه و خلافت حواله کرد و انشای مطلق و خلیفه بر حق خویش

فعلست حول حلال الدین محمد اگر ماد شاه روز دوشنبه دوم محرم سده ستمه ستمه ستمه
 ستمت و ستمه مرا عهد حکم سادرس لشکر کما ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه
 وی حضرت رفته ملازم ستمه و افعات و دار ذات و کمالات وی چندان است که در ستمه ستمه
 ذکر حضرت خواججه محمد الباقی بالله قدس الله تعالی سره العروس
 رده المقامات میگردد والد سرگوار حواءه محمد الباقی قاضی عهد السلام است که از ارماس فصل
 بود و در رمی اول همواره ستمه ای فیلکوا کثیراً و ولادت حضرت حواءه در ستمه کامل ظهور ستمه
 فی حدود ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه
 ایشان میبوده که در ایام نام روز دوشنبه حریقه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه
 علوم ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه
 مولانا کامل نام و راه البیعت داده و مادر سرگوار ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه
 اعتباری میدار آمده و در فصل ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه
 که ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه
 صادق الله لکعب روری حضرت حواءه در دامت ترک تحصیل علوم ستمه ستمه ستمه ستمه
 آلمیه محفل کمال افاضل درآمد تقریبی الفاضل گفت اگر حواءه در ستمه ستمه ستمه ستمه
 علوم بود و ی مملو است السال لکمال رسیدی چه ریاضی حضرت حواءه در ستمه ستمه ستمه
 ار کمال مولود است که گفت متداوله ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه
 ملازمی گفته می آید که هر گاه که حل آن ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه
 العروس حضرت حواءه را هم راوقات تحصیل علوم که روزگار را می بود حوس ستمه ستمه
 که ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه
 عروسه وجود اس بسیاری اگر که ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه
 هم آغوش گردید و ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه

در ستمه ستمه ستمه

اوقات بعض اوقات ایشان که در اندیشه صاحب جاه بودند غیر خواهی صورتی بران داشت
 که ایشان نیز در زمره ارباب عسکر بودند اما از آنجا که روزی ایشان دولت دین و توکلی متاع
 یقین بود سعی آنان بجای نرسید سلطان جذبات الدیده گرفت تخلص خویش بگرفت تا بدین
 و چون جلوه تقدیر بهمین است که نخست دل ایشان را یکی از دلبران صوری گرفتاری فراست
 و پس از روزی چند میان ایشان و آن محبوب ایشان دوری ضروری بوجود آمد
 کان خال بجزرانه این دام نبود و بدو هم مقارن آن اوقات آلام مفارقت بعضی تلبابا
 محبت و معرفت بنظر ایشان در آمد بنابر آن البشکرا الی شوق حصول حوال این طائفه گریان
 دل ایشان بگرفت صاحب کتاب گوید در رویشی باین دلش گفت از زبان در ایشان
 ایشان که فرمودند بر سر مطالع کتابی از کتب اکابر بودیم که بیاتجلی نموند و ما از بار برودند
 کشفهای روحانیت حضرت خواجہ بہاؤ الدین قدس سرہ بتلقین ذکر و الفا جذبات نوشت
 استین بہت براہم افشاندہ تشمرومان طلب نموده بگی و سرخ ارباب تخفیفی در آمدند باجماع
 حضرت خواجہ باد و حبست و جوئی سالکان و مجذوبان سیمہا بطور رسانیدند و بسا پاکان لاز
 در بلاد یافتہ بہرہا گرفتند در سیاحت بصحبت یکی از عظام مشائخ سلسلہ رسیدہ خواستہ
 کہ اخذ طریقت وی نمایند و بتفصیل سلوک فرمایند استخوانہ نموده اند حضرت خواجہ مجید
 قدس سرہ الغریظ ظاہر شدہ فرمودہ اند و حاصل سلوک بتفصیل آنست کہ تہذیب اخلاق
 حاضر کرد و چون این دولت یسر آمدہ بتفصیل سلوک نمودن تحصیل حاصلست و آنحضرت
 قدس سرہ الغریظ و از بدایت حال خویش چنین برنگاشتنہ اند کہ ابتدای توبہ از معاصی و ملاز
 خدمت خواجہ عبید اللہ کردہ شد بار دیگر توبہ و ملازمت شیخ کہ در سمرقند تشریف داشتند
 و از کبار غلامان دادہ حضرت خواجہ احمد یسوی بودند کردہ شد بار دیگر بصیغ و اختیار فقر و بند
 حضرت امیر عبد اللہ بلخی مدظلہ تجدد توبہ رسید مقرون بمصافحہ آن نعمتی بود غیر ترقب امید
 کہ بکات آن بہت الی یوم النقیام باہم القصہ در خواب لفظ ملازمت خواجہ بہاؤ الدین قدس سرہ

صورت تو در مشقه تدوین بل لعل اهل الله ظهور رسید گم آن بر حق میبانی کل حشس به طرف دسی
 می انداخت عاقبت احسن ارمیاد کم و مودد و کرمی که مقصود ما کسرت رسالت پیغمبر بود
 لعن بر آن و آنت که ار پمان سر منظر حق و کرد و مراقبه احد کرده شود در دو سال و آن در
 و مراقبه و او را در سلسله آن بر پدید آمدن موده سد سید بنده بود که در بی ملک مدتی و در بیچل
 مبدل لاله قطع کند عمر لاله الله که ابد رسید سوده لیهما بر آن ممد است که در در بر مراد
 میمنت تمام و در لاله صورت عبادت قناعت تمام هر حد که در ایمانی استوار است بعد در مسلک طریقه
 و در ظهور یک قدم استوار را از حار میباید و در بر کرم بر رگ و ازال این منطقه کم و در
 ما کسبتی لاله نفس میباید اسأ الله الخیر عاقبت و حست کرم آن کم را در حو ثمار مالاً و نفس
 لکث و لا اذن و سمیع سیرا گرو اند ما لا و بکته پیغمبر سیده شد و بکار مت حضرت شیخ مامانی
 دالی قدس الله سره العالی انفاق اقا و در یکاب کطرس مهر و مندره الحمد لله و المسک آن
 نورات سرخ ماسمول آمد چون حضرت شیخ از سلسله القصد پیغمبر محماد بود و دستگیر و اهل
 متوجه استنال آن سرگوار لعلاب را به اید و در یکجهال حال و او اقال و مودد اعدا انتقال
 بدار القرا حبیب محمود و حضرت حواصها جلوه گر شد و در لوح طیبای ایشان در سیرات مودن
 گرفتند و ملقیاب و مودد بهمس توجه ایشان آن است را قوتی بیداد و دایره محبت می
 پیدا کرده در راه روش شده فی الخیر جمیع دست داد و ما آنکه کعب حمایت ایشان کعبت بود
 حضرت مولانا حاجی مالکی قدس سره رسیده شد و لطلوح و حجت خود سمعت و معارف
 و لطفیل اکسرت فار و لوح حواصه نفقه و خطها را ایشان در مسلک بنار مبدل این را گاه
 سند استی کلامه الشریف دول صاحب کباب مذکور است ارمیاسی این بنیقه در نشان
 ایتاحوال که ما اندکی ازاں است و دوم جیان مستعد گردیده که حضرت حواصه ما و لسی بود
 و تربیت از روحانیت حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم و حضرت حواصه ما و لسی
 ایشان رعی الله هم ماحته و مطر آب غنایات آن سرگزاران کار را ما انجام رسانیده اند

وصول کمال چون از پیر ناپه نیز چاره نیست بمادران، النهر رفته از خدمت مولانا خواجگی می بازگشته
 و نیز قول صاحب کتاب مذکور است یکی از صاحبیدان صادق القول که آنوقت حاضر بوده بآن
 حقیر حکایت کرد که بن نیز از ان مقتدیان مخصوص آنمقتدا می انام بودم روزی در میان نماز دیدم
 که حضرت خواجه را چنانکه رو بسوی قیامه است بچین بر ویست بسوی مایه و برامی نگرند از مشا
 ایخالت بر من عیشه افتاد نابزش تمام نماز را با آخر رسانیدم و آنچه دیده بودم معروض داشتم تقسیم
 و از افشائی آن منع فرمودند با وجود حصول حالات و کمالات و رجوع طلاب باستانه بایشان
 حضرت خواجه از زمین همت عالی و تفرید و الابر مشیخت و تعلیم طریقت نیا مده و بسیر ما و النهر و بلخ
 و بدخشان شدند تا غریز از که ازین سلسله بزرگ و دیگر سلسله و آند یار بر مسند ارشاد بودند و
 و برزاند فواید مستفیض گردیده نصیح احوال حاصله فرمایند دران سیر صحبت مولانا که شب غائی قدس
 سره نیز رسیده برخی از احوالات حاصله را بسبع ایشان رسانیده از مولانا تحسینا دیده اند و از
 متوجه بهر قدر شدند از راه بسوی بعضی دوستان هندوستان مکتوبی بزرگاشته اند که آن در مکتوب
 ایشان مسطور است و اولش این بیت است بیت من از محیط محبت نشان همیدیم
 که استخوان غریزان بساحل افتاد است در اثنای آنکه متوجه بلدی از بلاد ماداور النهر بوده اند
 مولانا اعظم خواجگی امکانی در واقع بر ایشان ظاهر شده فرموده اند ای فرزند حقیقت یار راه قسما
 حضرت خواجه را وقت اینایت خوش گشته و این بیت بر زبان رانده میگذشتم زعم آنکه
 که نا که گزینم بد عالم آشوب نگاهی سر را هم بگرفت بد چه مولانا می قیبرک بزرگوار در آنوقت
 و دیار از کیا رشتار این سلسله علیه نقیضه بوده اند و معر و بر طریق خاصه خواجه بزرگ چون
 کوته مستقیم و نسبت ایشان بدو واسطه بحضرت خواجه احرار میرسد و چه ارادت ایشان بوالد
 ایشان مولانا در ویش مجرا مکتبی بوده و ایشان را ارادت بجال و والاحوال خود مولانا محمد زاهد
 و خوشواری و ایشان را بحضرت قطب الاخیار خواجه احرار رحمهم الله و هم صاحب کتابت کو میگویند
 و چون امید است که غفره رب احوال این اکابر و خلفائی آنها در کتاب انعام القدس بعون الله

النالی تفصل من موم کرد و ایچا خمس اعداد الدفا نموده آمد مالجه چول حضرت حواحه ماودس سرود محدث مولانا
 مذکور رسید اند نهایت مایات دیده اند حضرت مولانا بعد از اتمام احوال طبعه التیال شش شتر
 لیلاً و سارا در حلقه ماتالان صحت داشته اند و بعضی ردا اند فواند اطلاق داده فرموده اند
 که کارها نهایت التیال سیمانه و شریعت روحاست اکار این سلسله اعلیه مانجام رسیده شمارا
 ماند مار سید و ساسل شو یکسای سلسله اعلیه اکار و شمار نفی علم بدیدار آید و مستفیدان طبعه
 آنجا انیس ریت شماروی کرد آید خواجها هر چند راه انکسار و دید فقه و احوال عدد راد و میا
 نموده اند حضرت مولانا از احوال مار نموده اند و راه استخاره هر موافق فرموده مولانا کشوده
 عمر بری اراقبای مولانا که ارحاصرا انوقت لوده گفست حوالی بعض یاران قدیم الحیدر حاکم
 حضرت مولانا ماتند که حضرت مولانا حواحه را درین چند روز صحت خلافت و احبار کماله او
 رحمت کشودند و ساسل فرموده مار غیرت مسورید و دیوچول عمر شورش آکان بحضرت مولانا
 رسید فرمودند که یاران ما استه اند که کار این حوازه امام کرده نرد ما فرستادند جز این بود
 که رد ما یقین احوال خود نموده لا جرم هر که چنان آید جبین رود پس حضرت حواحه مار لال آسا
 بطالع لمی بنگال یا یان هندوستان متوجه آن کشاده بوستان گردیدند و رمله زمان
 حال مصیبت انیمفال را شرم گشت شکر شکس شود همه طوطیاں هندو یارین قید
 پارسی که بچکاله میرود دیوچول هندوستان رسید مسالی در بیده لاهور مانده و ساسل
 بیده تنبیه محنت ایشان شد لیکن از آنجا که شهر دلی فقه البست دارالادلیا و ساسل
 آنجا آمده و قلعه فیروزی که سر میر لیست یغایته و لکشا و شرف رود یا و مشتمل بر مسجد
 در مایه عظمت و حرکت و صفا سکوت اختیار نمودند و زمان احوال اربین دارالال کمالی
 دیگر انتقال فرموده صاحب رمة المقامات کرامات و کمالات و کلمات حضرت باحوال
 ار مردم تقاب که آسا حوازه حضرت حواحه دیده بودند و مگوش خود شنیده و لکشا شده است
 که در محضر بگفتند از آنجا که اسب آنکه شیخ تاج الدین حکایت کردند که در رمی و رجاعت نماز

در سبزه ایشان بودم در میان نماز اگر چه ایشان احسانی نبودم بعد از نماز گریان بکوشیدند
 من نیز بکوشیدم و در آیدم و همچنان گریان یافته بعد از ساعتی پرسیدم که سبب این گریه چیست
 گفتند این بگذرد ما را بدین در بگذارد پس الحاح نمودم فرمودند در وقت نماز که معراج
 مومن است روح من در طلب طلب او الوداع و عروج نمودم و در جستجوی آن چند آنکه مقدر
 داشت انیصر ع پروبال زد و پیش من بیاید ناچار حیران گردیدم و در آن وقت نفس قلب
 انداخت و در سینه هزار و دوازده بر و در شب بستان و پنجم چادری ایشان را پاره کردند و کور را ندید
 که چرا بگریه افتاده اند و همچنان اندک گویان بچشم چل سالی همان بجان
 سپرده رضی الله تعالی عنه فکر خواجهمحمد عید الله که خواجهمحمد کلان است شمار دارند
 رستم است فرزند نخستین حضرت خواجهمحمد عید الله احرار بودند و راسته با انواع اوصاف
 علوم ظاهری و باطنی و دانشمند و متبحر بودند و در علوم نقلی و عقلی در حکما داشتند
 و در حقائق علوم کتابی و سنتی و جمعی و فنی النظر و حدیث و تفسیر بودند که هیچ و قیقه از نظر
 حقیقت بین ایشان پوشیده نمیکشت و با وجود تبحر و علوم ظاهری از نسبت باطنی
 حضرت ایشان بنایت بهره مند بودند و بعضی میگویم که در ملازمت ایشان مدتی است
 کرده بودند از تصرفات و خوارق عادات ایشان حکایت میفرمودند حضرت ایشان
 خدمت خواجهمحمد کلان را تعظیم بسیار میکردند و زیاده اذان که نسبت فرزندان بجای آن بفرستند
 بشیر از دست خواجهمحمد کلان رسیده بود و ایشان در نظر شاه میگان از سمرقند
 بجانب هند جان فرار نموده و رفتند و آنجا رحلت پدارالقرار فرمودند بعد از فوت خواجهمحمد
 کلان از ایشان شکند آوردند و در جوار مزار شیخ ابوبکر نقال شافعی در زیر پای دانه
 خود مدفون اند پوشیده نماند که حضرت خواجهمحمد کلان از حصیه سید تقی الدین محمد کریم
 سید و دو حصیه بودند پس آن خواجهمحمد نظام الدین عبدالهادی و خواجهمحمد
 محمود و خواجهمحمد الحق و حضرت خواجهمحمد کلان از بعد از حصیه حضرت سید تقی و دیگر حصیه

بیت
 سبزه ای احسانی

خواجہ محمد پسر خواجہ نظام الدین برادر خواجہ عساکم الدین کہ او دار اولاد صاحب ہدایہ نموده از آن
 نودا حصہ وی نیز سہ پسر و دو صبیہ استند لیسراں خواجہ عبدالعلیم و خواجہ عبدالشہید و خوا
 ابو العیض بر حضرت خواجہ رازیکہ خاصہ یک پسر دیگر بودہ خواجہ محمد یوسف نام رحمۃ اللہ
 علیہم خواجہ کلال در سہ ہصد و بارہ و فات نامت ذکر خواجہ عبدالحق صاحب
 سلسلہ الوارثین گوید خواجہ عبدالحق بن خواجہ عبداللہ مطلق کواکمال اس خواجہ عبداللہ
 از ارقاب سہم صاحب حالات و مقامات نموده و حرقہ از بدو وجود است و بزرگترین
 نوعین پادشہ و پادشہاں و پادشاہ آید مرزا کامران مرید او بود و نام وی حضرت
 معلومت کہ مسکفت کہ چوں نکر رسیدم لعمریہ طواف حرم شریف کہ میر تقی میر احاد ماں آکا
 فی او ہمایا سادہ بشت کاظم جلند کما زابل ایمکان یا جمیس و جو رب روی طوابع
 نقد صلواہ میسر شد ناگاہ نگوش او آور رسید کہ ایماہ جاہ را دال در گاہ ما اندا ہر امر اعر
 و اسکان مشہور اند بھی الدین ازاری در سہ ہصد و نماہ و دو ہر ہر قد و فات ما ہر صاحب
 سمات القدس در ذکر مولا جانگی کاشانی کلمہ تنوت و تنوتیں در اداں و اقتصاد و وقت و
 نعل و استعدا و ماسب طالساں لھی الموری کہ حضرت متعلق است مابین سلسلہ نقبت بند
 الحاق نمود چنانکہ استعمار کہ در سبیل حقیدہ لہذا ہمار عصر لارم محاسنہ لومی ابطر لہذا است از آن
 و مدد و موردیار و گداز نام آنکلام آوار کرشیدی و اصحاتی سر بہ ہند کردہ آیات روضہ
 میجو اند و عمارت ہزار الفرا کجاعت قرار دادند از بس قلوب شورش حد و سماح را کہ کار
 ابطر لہذا ملاحظہ اصل عزمت اراں دوری حسہ بود و متجویر قائل راں رکشا و حوں یکی کار
 خواجہ محمد عبداللہ کہ ذات مشہورہ خواجہ عبدالحق با استدنا محاب در باب از کتاب اس
 رحمتنا مشاہیرہ نمود مولا ماروح اللہ روحہ تر لکلمہ الما و موزور لک تو دوری مستی تمام گفت
 خواجگان ماطر نقبت جامع صحر و سکون و اضطراب و ہر و حضرت و عزمت ہمہ
 در دست ہم خواجہ علی راتنی و ابیر سید کلال داد و ہم ہند خواجہ معا والدین و خواجہ ابیر

بعثتی گویند بشویش تمام بخند و مراده گفت من خواهم در گوشه سوخت جانم و در ششها شمع کاشتم که خلق از
 گرم باشد این را منقول است که میفرموده اخفا سببت بمبتدی و متوسط است و نسبت
 منتهی انکار است لایحرم تا امر و منتیان او بر همان طریق دمی انداخته مولانا در اسناد ایشان
 بخند و ماعظم نام دارند و ذکر خواجہ محمد کبیری بن ابوالفیض بن خواجہ کلان مذکور شد از عظم
 خواجہ عبید الحق داشتند خداوند اخلاق رحمانه و صفات ربانیه بوده در مصباح التوابع است
 محمد کبیری بن ابوالفیض صاحب کمال و عارف کامل بودند در اخبار الاصفیاء احادیث مسطور
 مفصل در او از سیم بیج الاول در سینه شش و تسعین و ستمائت قوت کردند و برکنار
 در بابی بحین بیرون بلده اکبر آباد مدفون گشتند و ذکر امیر عبداللہ احراری قطب
 خود بودند و مرید خال خود محمد کبیری بن ابوالفیض احراری بظاهر وضع نوکری اختیار نموده در زمان
 اکبر شاه بمنصب پانصدی بودند و منصب حکومت دہلی داشتند و آخر عمر بنظامت و صوبہ داری
 بر نیوختار بودند و وفات بست و دیم و بقعه در دوا و قبر ایشان و قبر پیر وی خواجہ محمد کبیری بکنار
 شرقی در بانی حین مقابل راج گماث شهر اکبر آباد اقصی راقم زیادت ایشان رفته بود و
 که در رست شرقی خواجہ محمد کبیری آسوده اند و در تربت غربی خواجہ امیر عبداللہ سرخورد و مقابل
 سینہ پیر خود نموده استراحت بنمایند و تربت سیوم نیز باین طرز است حال آنکه معلوم نیست این
 دفن مسنون است چنانچه در روضه منوره حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شیخین رضی اللہ عنہما
 مدفون هستند و ذکر امیر ابو العلی اکبر آبادی ابن سید ابوالوفاسینی ابن عبداللہ بن محمد
 ابن عید الباسط ابن امیر تقی الدین کرمانی قدس اللہ سرہم است که امیر تقی الدین ابن قلیساده
 عظام و اولیا اگر ام سرور است و از جانب مادی سبط خواجہ فیضی ابن ابوالفیض ابن خواجہ
 محمد عبداللہ ابن خواجہ احراری است و در ستمہ نصد و نود و پیری ولادت ایشان در سرای
 که از دہلی بمنزل بجانب لاهور واقع است بطور آمد و جدش امیر عبدالسلام سبط خواجہ محمد عبداللہ
 بن خواجہ احرار در زمان خلافت اکبر با و شاه از ستم قتل شدند و پستان آمده در بلده فخریہ پاشا

تقدیم بنی احراری

تقدیم بنی احراری

تقدیم بنی احراری

امیر ابو العلی با یاران ششسته بودند که ناگاه جوگی با قفس شکاری آمد و شد فرمودند که قفس را از جو
 بیاورید یاران بچنان کردند که حضرت وضو ساخته و دو گانه وضو داد اگر ده قطره چند آب وضو بر آن
 قفس و نه بجز آن شکار از قفس برآمده بر نی زیاده و غنا مثل گردید چون استفسار از شکار کردند
 معلوم شد که دختر هندی بود و این جوگی بر وی متلاش شده و بفرست سحر او را شکار کرده
 با خود میداشت و در شب باز او را بر حالت اصلی آورده خط نفسانی خود بنمود که حضرت زن را
 فرمودند اگر ترا بواسطی رفتن خانمان خود باشد رسانیده شود او گفت مقدربین چنین بود
 حال اینها هم که در کینه شکار شما باشم بعد از آن زن در جوگی هر دو مسلمان شدند و الله اعلم بالصواب
 او آنحضرت زن را بعد از کاح جوگی دادند و نام آن جوگی صوفی علی نهادند و بیستم یکی از اهل
 گردید قبر او در جوار مرزا آنحضرت موجود است و نوشته اند که امیر ابو العلی از مدتی عارضه سوز
 داشتند از الامرنبله و استیلا آن صاحب فراش شدند و چند و پیش از رحلت طعم
 و آب ترک کرده بودند و قاتش بر روز شنبه وقت صبح نیم صفر است بکینه از شصت و یک
 بوقوع آمد مدت عمر شریف هفتاد و یک سال بود مرزا لطیف در کبر آباد بیرون شهر بمسکن
 یک کرده بطرف شمال بر زمین سلطان گنج واقعت و چهار دیواری وسیع دارد و در
 روز عرس زائرین در آن مقام جمع می آیند و فیض یابند و توفیق شریف از سنگ مرمر است
 و بر آن سیمای ربی الاعلی کنده است و بطرف بالین یک لوح از سنگ مرمر نصب است
 و بر آن اثبات تاریخ و فائش تصنیف امیر فضل حراری منقوش است و قبر ایشان بطایع کعبه
 شده بود و ایشانرا هم موافق همان دفن کردند چون بعد از کاشا و نه نفس شریف را بخوا
 قطب یافتند و نیز بجانب قبله چنان منحنی شده بودند که گویا ساجد شده اند این همه بیان در
 و تاریخ آفتاب نالو شسته است از ساله سید امیر ابو العلی است و فاسد است قنای الافعال
 قنای الصفات قنای الذات و آنبار است از دیدن و دانستن سالک ذات خود اتمام
 عالم را جزا حق را پیش ازین که میدانست که من منم عالم عالم است بهشتی بیار

که حقائق بلند و قاطع و پسند بسیار از زبانش سر میزد و وی حضرت از عازمی از اوستادان
 نظامی که هرگز خوانده بود اما از کتب نظامی از بی علوم و کلمات یاد داشت که احاطه آن به علم الهی است
 و تصانیف وی حضرت مثل و شرح لمعات حکمی و مدنی در سال حصین بیان هفت باطن و جو
 و قرآن در بابش قدسی تفسیر و جزو اخیر از قرآن و غیره که هر یکی از اینها کنونی و قدسی
 از مصالح ولایت است و وی قدس سره بسیار معانی در اسرار قدسی بر صفا و ظهور و نقوش
 و حقائق و معارف و ادشکوه نبوت و معادن حقائق نفیست ناشی از مقام کمالات نبوت
 و مناقب و معارف شیخ ابن عربی ناشی از مرتبه کمالات است و چنانچه متواتر از پیران این
 فقهیه نبوت پیوسته این قول نیز صاحب اقتباس است که چون حضرت شیخ نظام الدین بلخی
 قدس سره شرف طاعت که به خط و زیارت رفته و منور و آنحضرت رسالت پناه صلی الله علیه
 و سلم دریافت شرح لمعات بکاتیف فرمود آنرا اسمی حکمی گردانید شرح و وی در مدینه
 تدوین نموده و این را موسوم بدینی ساخت و در وقت نوشتن این هر دو شرح وی تحت
 در خلوت می نشست و خادمی را بر در خلوت خانه میگذاشت تا کسی را در آنجا راه پیدا
 صلی الله علیه و سلم در مقابل باطن لمعات را بوی تعلیم میفرمود و اسرار معانی
 واضح میساخت و وی قدس سره آنچه از آنحضرت صلی الله علیه و سلم از حقائق و معانی لمعات
 تعلیم یافته بود آنرا کتاب نموده و شرح ساخت که وی و گویند که بجانب سطر ایاران
 لمعات که در وقت قرأت پیش آنحضرت صلی الله علیه و سلم نزد وی بود آنحضرت صلی الله علیه و سلم
 اشاره فرموده بود و آنرا سطر ایادی قدس سره بآب زرا احاطه کنانیده بود آنرا نیز لمعات
 تالی الا آن نزد بعضی فرزندان وی قدس سره موجود است و هم صاحب اقتباس که در مدینه
 بعضی از کتب بنظر این فقیر چنان در آمده که یکی از مریدان حضرت شیخ نظام الدین قدس
 میفرماید که سخنان حقائق و معارف که از زبان وی حضرت سر بر میزد آن و خلقت آنرا
 میوشنند و کتابی بسیار خنده بر کردی حضرت امی بوده و در معانی چنان استغراق داشت

که حرفی میباشد و چون مریدان در صراط و اسرار که از زبان وی قدس سره می آید و در
 عبارات و الفاظ آورده و میتوان حسرت میجوید و می حسرت حرو را در دست او سال گرفته
 نامت اسارت میکرد که این سطر تا آن سطر کشته و ماتی را که بعد چون مریدان حرفی سار را
 حلقه در دهان را میجوید و اول با هر لحاظی بافت و حشرات ناهین که حکیم می سران حلقه میزد و قنای
 میو می دی حسرت دعایت صاف می بود و در وقت عروج در مساهلات ذات جیای بر دی طاری
 بود که هر کس که سطر را طری می کند و اول و اوله سه و دوات مار می شد و لکه لطف سبح ولی تر اتر اشتها از
 بود چون حسرت تیج نظام الدین و حلقه از اوت حسرت حلال الدین تمام میسر قدس سران را بعد چوب
 امیر و شکیبائی است که در هر لحاظی قاسات و اسم ذات و لغت مله و مراقبت لایحه و اسطه استمال
 روزی در رجب که ایستار طایفه که کسایت ارقیایات روحیه و معنیه است ایشین را نشین بر جاست
 گرفت و الطایع حالات اقسام الوار بر لیس دارد و سنگت و جینی داشتند که مای جیر لایقت می کنند و هم
 شتاق و جویای حسرت لاتین لایق میو و در سارا که میسر و شکیبائی معبود داشت اگر حکم بود و جیب
 حسرت سچ احمد الحق در محرو را سنگت گل مسدود و مساحت در حلقه شستن به سیم باطلوب به سیم باطلوب
 میسر حسرت شیح حلال قدس سره تحسین کرد و در مود کار طلال این شتایش تحمل سه مایه باقی که و حیات
 و مود و گفت نه نام اسم ذات در یکیم که اسامه و آهسته آهسته ترقی نماید هر روز یکیم و اگر زیاده
 بیاید کم آورد و سیت مار گویید و تیج نظام قدس سره در محرو را مسدود و مساحت تحمل به کور را رفته
 رفته در یکیم سه معبود و رایتی چار رسد مار را سید و تیج نظام در وقت شستن حیات عرض کرد
 که کار با حاجت ابرس و تها و تیج حسرت شیح حلال گفت تکیه گشته باز شمول شوی جماعت میسر جواب داد
 وی حسرت نوقت ادای مرض تکیه گشته باز شمول سنگت ملائک سعادت اسان تحمل گشته آمد
 وی میگوید که بعد سلام مار از وی مانع می گشتند و عرض وی حسرت موحل میسر و تکیه جواب داد
 شد بدیش گرفت بعد از یکماه و تحلی صورتی بروی حسرت و در گشت بعد از آن حسرت شیح حلال در
 اکنون تمام حاجت حیات سیت و برای ارشاد مریدان امر مود مسو که حسرت شیح حلال الدین

بهیچ مریدان و خلفا خود را در همین حیات خود بکفایت شیخ نظام سپرد چون ولایت وی حضرت آسمان
 یافت و نسبت کمال الشریع در عالم تشکر نور الدین محمد جهانگیر یا دشاهرا سجد نشین اعتقاد پیدا شد چون
 سلطان خسرو بن جهانگیر باو شایسته بیستم ذی الحجه در سن یکزار و چهارده هجری و از سال اول
 حیل و پیچ و خوی باغی شد و از کبر آباد براه تمانیسر گذر نمود و بجهت دیدن حضرت شیخ نظام قدس سره
 رفته بود بعضی حامدان کذاب پیر فریاد و شاد میسازیدند که حضرت شیخ نظام خسرو را نودید سلطنت داده
 بنابراین اعتقاد نور الدین که در حقیقت سیلان بکفر و الحاد داشت و بجانب جمیع اولیاء حق رسولی و را
 نبرد از وی حضرت نیز گرفت و برنجیدگی پیدا کرد وی حضرت از بنده و نشان غدر خواست و بپارا اعلام
 بلخ هجرت فرمود و در حقیقت برای ارشاد و تکمیل مردمان آنجا مسکن نمود و در حیات خود امانت
 سیران و خرقه خلافت و سیاحی جو النبیة حضرت قطب عالم شیخ عبدالقدوس بن بگی حضرت شیخ ابوسعید
 گنگوہی نمود و بجانب قصبه گنگوہ رخصت فرمود و بعد از چند مدت مردمان را بغیض ولایت خویش
 مستفیض ساخته جان در مشافهت و دوست و رابخت و در پرده شده وفات وی حضرت در سن یکزار
 و سی و پنج و بقولی هزار و سی و شش و بیستم ربیع فرمجه در بلخ واقع شد و مرقد وی نیز در شهر خجست
 و اولاد وی بسیار بودند و همه بزرگ و صالح و پیر کلان شیخ حمید بن تقیر بنی از بلخ بودند و نشان کبر
 و در قصبه تمانیسر وطن قدیم اقامت گرفت چنانچه فرزندان او در القصبه تا امروز موجود اند و مرقد
 نیز در اینجا است و برادرش شیخ عبدالرحمن در قصبه کرناں سکونت اختیار کرد و اولاد او نیز در القصبه
 تا الی الان سکونت میدارد و مرقد او نیز در کرناں است و بعضی از فرزندان حضرت شیخ نظام قدس سره
 مالک اکثر ازیان در بلخ هستند و بخدمت روضه پذیر بزرگوار خود قیام میدارند صاحب خزینة الانصاف
 از معارج الولايت منو سید که شیخ نظام الدین العمري التمانیسری القیسات بسیار اند چنانچه شرح
 سوانح امام غزالی در شرح لمعات قدیم و جدید و تفسیر نظامی و رساله حقیقت و رساله الحیجیه و غیره
 از تصنیفات وی است و شیخ را در سلسله حشیشیه ندبیهی خاص و مشرب فی مخصوص است که در متن
 تصوف تابع بمکسب نیست بلکه آنچه خاص بر وی کمشوف شده در کتب و رساله خویش نقل کرده

و دانات شيخ در سید کبر و دست و چهار در پنج واقعه در علما رکس را اقبال الوسیع شیخ گنگویری
 است بسید علی عوامی است که او در دوره مانت بیست و پنج حدیث که حکم فاجا آقا و شیخ و مؤثر السلام
 بر روح قطیبت و سحریت میوید و قتی که حضرت شیخ سلج سید علی عوامی برید گردید بعد از مس
 سیر خلوات و خطبات عوامی و در عهد شاه جهان ماد شاه در سید هر از و پهل در ملک پوسف را
 و مات یات ار اولیا کامل و کل بود سلجی مرا میری شنید و بسیاری اعدا مال را سخن و ساید
 و شیخ حان امدت که طریقه دی تا حال از مولوی علام مصطفی و برید آمادی و در لاهور حارست
 و که حضرت ایشان اعمی حضرت شیخ احمد محمدی الدف تالی قدس الله تعالی سوره العبریه صبا
 ربه اللغات میوید چون این قطب تالی سوره الف مانی قاسم سید سرونه ریات طلوع این کتاب
 ولایت دایچه از تقریر شریف حضرت ایشان که تمجید میفرمود و میر این سده از بعضی همدا اقرامی
 ایشان متلوده چول ولادت سیر بر گوار ایشان در حد و سه احدی و ستمین و ستمانه
 قوی بانه که کلمه حاجت بیان آنسال سعادت قری ست در طره سیریه رسیده بوده که اما کس
 منموره مشهوره روح افزای ملک است هندوستان ست و مرکز آن دیار برکت آثار و هم
 در ایام طلوعیت هر که ایشان را سید سید محمد کرمیه یکا و نه پانچوی و قولم شش ماه و یکبار
 حال و قال مسکت و حضرت شاه کمال قادری الطار خاوند در حق ایشان مرتی سید است
 ناگو سید در ایام کودکی والد احدار عایت لی آرامی ایشان را سیدت شاه سده الفاس
 و حامی صحت بود و حضرت او علیه الرحمه کعبه و مشهورش تمام بر زبان را که که حا طرج و اریه
 که این طعلی عمر دار خوا هدایت و عالم عامل و عارف کامل جواب شد چون حضرت ایشان
 هفت هشت ساله بود بد ایشان شد مداندک ره رحله قرآن مجید سوده تحصیل علوم
 والد خویش متعول گشتند و بخند رده فتحی تمام روی داده بیشتر علوم انردید بر گوار بود
 اندکی را اینش بعضی علما که آرد و رکار کواندند و بعض کتب احادیث را در شیخ یعقوب
 کشمیری علیه الرحمه گذرا سیده بودند و بر حضرت ایشان اجماره تقسیم واحدی را جامع مولانا

ش

محمد و الف تالی احادیث
 دینوار محمد و بان

وزیر تنسیخ میثاقی اباجمع متقاتلش و صحیح بخاری اباجمع مولفات او و حدیث سلسلی را از
 عالم ربانی قاضی سلول حبشانی رحمة الله روايتند و اجازت یافته بودند وزیر قول صاحب کتاب
 زبدة المقامات است حضرت ایشان قدس سره از غایت کرم باین را قلم محمد الهاشم بن محمد القاسم
 اللعن فی الصدقانی یعنی عنهما اجازت دادند این کتاب مذکوره را با حدیث مسطور در اول شهر
 رجب سنه هزار سی و سه در بلده سرسبز الحید علی ذلک بعد از استماع بنده حدیث سلسل منکر
 را از حضرت ایشان مخدوم زاده خواجه محمد سعید سلمه بن کتبه زیبا اشاره نمود و آن این بود که
 فرمودند در وصول حدیث رحم و میرقم سلسله بالا دلیله بحضرت ایشان ایمانیت با آنچه آنحضرت در
 مکتوبی از مکاتیب در زمان او و خویشی از مرتبه و معامله خود اشارت نموده اند فهم من فهم چون حضرت
 ایشان از استفاده علوم محقول و منقول و فروع و اصول فایغ شدند حضرت بمسند افاد کشیدند
 و در تمام طلبه علوم را از بركات خویش بهره ور گردانیده و در این ایام که ایشان با گره تشریف برده بودند
 چون مدتی بران گذشت والد ماجد ایشان از شوق دیدار این فرزند با وجود کبر سن و بعد سافت نگریه
 آنند چون والد ماجد ایشان را ایشان الفت تمام بوده همیشه بصحبت ایشان مشغوف بودند و از قائل
 علوم دینی و اسرار لغتی و در بیان می آوردند حضرت ایشان نیز بعد از سفری که در بطن مراجعت نموده
 بامر خدمت بصحبت والد بزرگوار شدند و همگی اقتباس الزوار آن بزرگوار عالمی قدر گردیده و فوائد بالظنه
 کثیره از ایشان دیده چنانکه خود در رسائل و مکاتیب تصریح بآن نموده اند از آنجا است که در
 فقره نخستین از رساله مبید و معاد نوشته اند که این درویش را مایه نسبت ولایت دیدار و پدر بزرگوار
 خود حاصل شده بود و پدر بزرگوار او را این سعادت از شیخ خود عبد القدوس رحمة الله
 سبحانه و حضرت ایشان میفرمودند زبان اختصار والد بزرگوار حاضر بودم در آن سکران
 و غمرات ناگاه بزربان مبارک را ندیدم که سخن همانست که شیخ بزرگوار فرموده من مراد ایشان
 از شیخ حضرت شیخ ابن عربی دانسته استفهام معروض داشتیم که شیخ ابن عربی فرمودند
 شیخ ما شیخ عبد القدوس گفتیم انکلام کدام است بعد از ساعتی خاموشی فرمودند آن

تنوع است که گفت سبقت اسما نهستی مطلق است اما کسوت که به پاک و جستم نحوای می اندارد
 و دور و دور بسیار دهن آراں معروض داشتیم که مرا بر امر و دلالت نمایند و صیت و راید که بران
 ما شوم و مرودید که ترا بر پیش کسی وصیت میکنم و هم حضرت ایتان فرمود که چون ما را حضرت
 والد ما را بر ماں تریف میکندت محنت الیت حضرت سائیت مله و علیهم الصلوٰۃ و التحیة را
 و در جرایان و حسن جائتہ بدلی علیهم است به گام سرج ایتان من آرا و ایا و ایتان و ایتان
 و مرودید الحمد بعد و المنة که ستر آراں محنت و سرق آراں درامی نعمت صحت آراں محنتی
 ما طمعه که بر قول ایمان کی سائتہ حضرت حق سبحانہ صاحب و مرا مطالع الشیخ عبد القادر
 رحمہما اللہ بہت سیر عطا فرمود و بود حضرت ایتان در رد چهارم اید حضرت ایتان را بہتہ
 شوق طوف بیتہ ریارت روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بی آیام میدات لیکن چون
 والد ایتان با کرسی برسد حیات نو دہ ایتان را ار خدمت والد دوری گردید پس سیدیدہ
 نمی نمود تا آنکہ در سہ سہ بعد الالف النحری آن بزرگ سسرای ماتی انتقال فرمود و بعد از
 انتقال الد بر گوا حضرت ایتان در سال ہزار و ہشت متوجہ سفر بیتہ و طحا سہد
 چون مدار الا و لیا می دہلی رسیدید مولا ما کس میری کہ از فصلای آستہا ایساں کہ ار
 مجلساں حضرت خوانہ ماتی بالند لودہ حضرت ایتان را دلالت بدریانت حضرت خواجہ فاضل
 بالند نمود و چنانکہ آنکسے حضرت بآن عمر بر بعد از جلوس بر سر بر المال و ایتاد و ستر
 دلالت باین نعمت در نفس کموئے نگارستس فرمودہ اید ایتست فقر در ادای شکرت نعمت
 دلالت شما اعتراف بقصودہ دارد و در مکاتات آن احساں شما مغرور بحرین بہر کار
 و باطنی بران نعمت است و این دید و داد مر لوطا احساں ہمیں تو سسل شما آن بختیدہ
 اند کہ کم کسی چشیدہ از خواص عطا یا تقدیر عطا فرمودہ اند کہ اکثر برار عمو عطا یا تقدیر
 میسر شدہ است احوال و مقامات و ادوات و مواجہہ و علوم و معارف و عملیات و
 ظہورات ہمہ از نہای راہ عروج ساخته بمنزل قیمت و وصول رسانیدہ اند لعل فرست

و وصول از تنگی میدان عبارت است اختیار کرده است و الا فلا قرب بنده و الا وصول و الا عبارة
 و الا اشاره و الا شهود و الا حلول و الا اتحاد و الا کیف و الا این و الا زبان و الا مکان و الا احاطه
 و الا سران و الا علم و الا معرفه و الا جهل و الا حیره و الا بیگویم من از ان مرغی نشانه که باغضا
 بودیم آشنایان نیز خفا هست نامی پیش مردم نه مرغ من بود آن نام هم گم که و آنحضرت
 بشوق تمام متوجه دریافت حضرت خواجہ شدند و گفتند نوشته این راه حجاز به از ان چه
 باشد که ازین مقدمه او که مراقب این عزیزان نقشبند پیر را اخذ نموده بران باشم چون
 رفته بدست بوس حضرت خواجہ بشرف شدند حضرت خواجہ بشاشت و مهربانی بسیار
 نموده از اراده ایشان پرسیدند غرضی که در پیش داشتند بعرض رسانیدند بآنکه
 شیخه مرغی خواجہ نبوده که کسی را از طلب دلالیت برانند طریق خویش نمایند یا از مثل این
 سفر کسب کثرت خانقا و خود اشاره فرمایند اما از عادات خویش تجاوز نموده فرمودند
 هر چند اراده سفر مبارک در پیش دارد اما چند روز میتوان بفقرا صحبت داشت لا اقل
 ماهی یا هفته چه مانع است حسب الامر اختیار بودن هفته نموده در ان هفته بکار نیت آنگاه
 دو هفته میسینند و روزی بران زفته بود که از آثار تصرف و کشش حضرت خواجہ شوق
 انابت و اخذ بطریقه حضرت خواجگان بزرگوار بر حضرت ایشان استیلا نموده آنرا بحضرت
 خواجہ معرفه نمودند استختمه اند چون حضرت خواجہ شنیدند بی تا ملی ایشانرا در خلوتی طلبیده
 ندید که دل دالت نمودند و توجهات عالیہ بکار برده که بعد از ان لحظه دل ایشان ندید که گویا شده
 و آرام و حلالت و التذات تمام روی نموده و یو مافیو مابل آنگاه تا ترقیات عالیہ بطریق
 نادیده اند آنچه دیده اند کما سیحی بیات من کلامه بشوق طواف خانه کعبه میشدند و انما
 راه وصول لباحب خانه میسر شد برای در یوزه منیا از روضه منوره مصطفی سالی
 اند علیہ وسلم میرفتند در میان سفر اقباس برانوار ساکن آن روضه مطهره محصل
 گشت بالجملة آنچه در دو سه ماه بعنایت اعدا از کین نظر و تربیت خواجہ باقی باشد در

حق حضرت ايشان ظهور رسیده محلی اذان که هم حضرت ايشان خود مقرب تحریس طالعی که
 سرگاست نه اندر کار ابراهیم و ده می آید و آن اسیرت که این در ویش ایون بوس
 این راه سید است عنایت خداوند حل و علل او بی کار و کت سجدت ولایت سیاه پنا
 و امام محمد الماتی مدیس العنقاسی سر و که یکی راه حل کار که راه داده حضرت لغت سید
 قدس الله تعالی اسرار هم بوده اند رسانید و انیشا در ویش را که اسم ذات حل
 سلطان لیلی محمود و لطریق معبود تو خود نمود تا التذات تمام در می سید است و احوال
 شوق گریه دست داد و بعد از یکدیگر که میست بخودی که تر دایں اکابران معتبر است و کسی
 است بعیت روم و دران بخودی یکدیگر بای محیط میدیدم و مورد و اشکال عالم را
 در رنگ سایه دران دریای یا قلم و این بخود رسیده رفته رفته استیلا میاید که در
 به اشد و کشید و گاهی تا یکدیگر بر روبرو یکدیگر و گاهی تا دور و دور بعضی اوقات
 شب میخورد و چون این قصیده را حضرت ایشان رسانیدم فرمود مدحی ار فاما حاصل
 شده است و در که گفتش منع فرمود و در نگاه داشت آن انگاهی امر فرمود و بعد از دور
 مراد و مصلح حاصل شد عرض رسانیدم فرمود و کار خود مشغول باش اسرار ازان
 مای فنا حاصل شد چون بعرض رسانیدم فرمود که تمام عالم را یکی می بینی و متصل
 میانی حوس کردم که بی فرموده که معتبر در فنامی فنا آنست که ما خود دیدن اتصال
 بی شعوری حاصل شود در همان شب فنامی ما ما صفت حاصل شد بعرض رسانید
 و حالیکه بعد از فنا حاصل شده بود بعرض رسانیدم و گفتیم که من علم خود را هست بحق سبحان
 حضور می بینایم بعد از آن نوری که محیط همه استیاست طاهر گشت و من آراستی که
 جل و علما و آن نور رنگ سیاه داشت بعرض رسانیدم فرمود که حق مستود هست
 جل سلطان اما در پیر و نور و نور فرمود که اسما که در آن نور بیناید در علم است و
 لغت و اب جلیشاه ما شیمی متعدد که مال و است و اقد شده اند مسدود میاید یعنی انسان

باید که بعد از آن نور سیاه منبسط و بالتباض آورد و رنگ شدن گرفت تا آنکه منقطع گشت
 و نمود آن نقطه را هم نمی باید کرد و بجهت باریکه همچنان کردم آن نقطه موهوم هم از میان ناکل
 شد به جهت اینست که در آن موهوم نشود حق سبحانه و تعالی خود نمود است چون بعضی صاحبان
 فرمودند که همین حرف در حق تعالی نیست و نسبت نقشبندی عبارت ازین حضور است
 و این حضور را حضور بی غایت نیز میگویند و اندر این در بدایت درین موطن صورت نمی
 و حصول این نسبت مطالب را در شرایطی در رنگ انداخته کردن طالب است در سلاسل
 دیگر از کار و او را از پیر تا بران حمل نماید و بی مقصود و برود این در دلش را این نسبت
 عزیزی الوجود بعد از دوام و چند روز از ابتدا از زمان تعلیم ذکر حاصل شده بود و بعد از تحقیق
 شدن این نسبت فزائی و دیگر که از افشای تحقیقی میگویند حاصل گشت و دل را القدر
 پیدا شده که تمام عالم را از عرش تا مرکز زمین در جنب آن وسعت مقدار خرد قدری نبود بعد
 از آن خود را و هر فرد عالم را بلکه هر ذره را حق میدیدیم جل و علا بعد از آن هر فرد عالم را
 قزاقی فراوی بین خود دیدیم و خود را عین همه اینها تا آنکه تمام عالم را در یک ذره کم یا فتم
 خود را بلکه هر ذره را القدر منبسط و در سمیع دیدیم که تمام عالم با یکا اعتداف عالم را در آن
 باشد بلکه خود را و هر ذره را نور می یافتیم منبسط که در هر ذره سائریت و صورت و اسکال عالم
 در آن نور منضم و مثلا شری بعد از آن خود را بلکه هر ذره را مقوم تمام عالم یافتیم چون بعضی
 رسانیدیم فرمودند که مرتبه حق البقیین در توحید همین است و جمع الجمع عبارت از تمیقام است
 بعد از آن صورت و اسکال عالم را چنانکه اول حق می یافتیم این زمان موهوم دیدیم و هر ذره را
 حق می یافتیم بی تفاوت و بی تمیز برسان ذره را موهوم یافتیم بنهایت حیرت و استاد و درین اثنا
 عبارت فصوص که از پیر بزرگوار علیه الرحمۃ شنیده بودم پیادیم آمد که فرموده است
 اِنَّ شَيْئًا قَالَتْ اَنْتَ اَمَى الْعَالَمِ حَقِّ وَاَنْ شَيْئًا قَالَتْ اَنْتَ خَلْقِ وَاَنْ شَيْئًا
 قَالَتْ اَنْتَ حَقِّ مِنْ وَجْهٍ وَاَنْ شَيْئًا قَالَتْ اَنْتَ خَلْقِ مِنْ وَجْهٍ وَاَنْ شَيْئًا قَالَتْ اَنْتَ خَلْقِ مِنْ وَجْهٍ

بیما این عمارت فی الحقیقت آن اصل را گشت بعد ازان در ملازمت الشال رخصه
 عرض حال خود کردم فرمودند که بهر چه در تو تصاف استده است بکار خود مسئول باش تا تم
 موجود از موهوم ظاهر شود و عمارت مخصوص که مستقر بخدمت تو بود تو اندم فرمودند که شجیه
 حال کامل کرده است عدم تو نیست معصی نیست است حسب الامر بکار خود مشغول گشتی
 حضرت حق سبحانه و تعالی محض توفیق حضرت الشال بعد از دور و دور غیر در وجود تو
 ظاهر گردد و بیدار شود و حقیقی را از موهوم متمم و متمم را از موهوم و صفات و افعال آنرا که موهوم
 از حق سبحانه و تعالی صفات و افعال را باین موهوم محض باقیم و در حقیقت حرکت است موهوم
 چون ایتمال را انحصار از حق رسایدم و فرمودند که مرتبه و رفیع از انجیمین است و در امت سی
 ظاهر است پس این آنچه در موهوم است که در کمال و در ظاهر میسود و در این مرتبه مشایخ طریقت
 معارف تکمیل گشته اند و حق کلامه التبریب ترجیح تمام و کمال این احوال را که گشت که را با لایست
 و حضرت الشال در پیدا نمود معاد میرانید که در روی در حلقه با او دست نه تو کم که از حساب
 ربانی الهام است و هالف حیث او که حضرت کفلس تو مسلک یک واسطه و غیره و اسطه
 و افعال حضرت الشال از ایمان اند و پس الحسان در سال هزار و سیست و چهار بار هجری
 ستاره بود و آواس عمر کرامی الشال در سحر سجده و سهواگی بود و بهم در زرقه لفظا است
 که حضرت محمد و قبل از او سال وصال خود که سه هزار و سی و دوم بود و زیارت و وصیه
 تو ای معصوم الدین شنتی قدس سره فرموده بود مدتی میاومی صدر آن صدر الاولیا را
 نشستی چون برآمد فرمودند که حضرت حواجه اعطاف و اشتیاق بسیار نمود و در سال
 و اسرار در سال آمد و بنمایان اعدایان الا لوار آمده بدست موسی حضرت اسام
 مشرف شده قبر لوت مقرر که حضرت حواجه اقدس سره که در هر سال یکبار تاراه میگرداند و الفا
 را یکی از مشایخ کبابی سرستاده اند و آن قبر لوت را آورده نزد حضرت الشال آورد
 معروض داشتند که بشما سرور این که باشد حضرت الشال با دست تمام قبول فرمودند و آنرا

بخادم سپرده آه سر داذل کشید و بر زبان آوردند و فرمودند که لباس این نژاد کمتر بجفرت
 خواهد پیوست و لایق از باطن نمودند بهای تکفین مانگاه میداشته باش ایضا شیخ غلام
 لا یوری از کبار اصحاب حضرت ایشانست بفرض قدس میرساند بعد از آن وصل عربانی اشک
 گشت مکالمه و محاوره نیز وقوع یافت بعد از آن جهل و فکر صحت روی نمود و حال آنکه وصل
 و نه نقد و نه طلب است و نه غیر طلب هیچ حکم محکوم علیه نیست نه اثباتا و نه نقیضا شیخ حسن
 بزرگی در یکی از عرفا بعضی اصطلاحات صوفیه را بر او نموده بر او آموخته بود و در آخر آن
 نوشته که معارفی که این بی بضاعت را تسلی میداد معارف شریعیه است گویا هر یکی از احکام شریعیه
 در یک است که موصل است بشهر مقصود و نشانه است از آن شاه بی نشان و پیداست
 نصب العین است که **س** با سفر میر و میم غم تماشاگر است با ما را و میر و میم که همه عالم را
 حضرت ایشانرا اعتراضات او سخت گران آمد و نوشتند که اعتراض شما از نا فهمیدن
 به شمار این قسم سخن بکنید و از غیرت خداوندی تبر سید و لایق بزرگان ضرر و زیان است اگر چه شما
 و مختصات مدعیان سخن بکنید که بایش دارد اما آنچه مقرر قوم است و لابد راه آنجا سخن گفتن
 نامناسب است ایضا شیخ الهدا که مدعی بود بغایت مهر و غریز و غریزان دیده از بخت
 کردند که میگفت هر راه را نهایت نیست الا راه حق و جهل که از نهایت است حضرت ایشان
 در حل معنی آن کلام فرمودند که هیچ خیر را ذات نیست چه حقائق همه اشیا جز وجوه و اعتبارات
 نیستند و وجوه و اعتبارات را غایت نیست بخلاف راه وصول با وسع آنکه منتهی بذات
 اقدس او گردد زیرا که عارف را چون بسیر محبوبی و طی الجالی بمحض غنایات از سیر صفات
 و شیوئات بگذرانند آنجا همه وجوه و اعتبارات منقو و گردند و سیر او بذات بخت منتهی
 بعد از آن سیر در راه ماند و دست او را که از دامان آن کوتاه پس آن سیر که لایق قطع اندک
 گفته اند سیر اسماء و صفات است که سیر تفصیل است و غایت ندارد ایضا حضرت مجتهد
 در جواب علی بن فضال شیخ حمید بن یحیی میفرمودند که بعضی از اعلام صوفیه آنست که هرگاه سال

در مقامات مروج خود را نشاند و گمان که اصلیت امانا است و مقصود مقام اسما
 رول مقامات آن رکوار است و باید ملکه اشتباه گاه اسک که نسبت ما انبیا واقع شود
 عباداً و انبیا و غایت جمعی با اسک که هر یکی از انبیا و اولیاء اولاد مروج ما انان است
 که مادی تفکرات وجود ایسا است و ما این مروج اسم بلاست تحقق میشود و ناما مروج در
 اسم است و اراں اسمالی باشد و الله تعالی امانا و خود را مروج ما و اسی و مسلک
 انبیا ما انان همان اسم است که خدا و تعین و خود او است و مادیات مروج هر یک از انبیا و اولاد
 اگر در همان اسمایا بدیهه مکانی نامی این بر رکوار ما در مراتب مروج همان اسم است و مروج
 و بدیهه اراں اسمالوا اسطه مروج و ارض است این مسالک بلند و طریقت حوالی سیر و ارا
 اسمال ترد واقع شود و لا حرم اراں اسمایه بالا تر جوا هرشت و اراں توهم پیدا شود و هر یک از
 اراں که اراں توهم بین سالی را اراں کرد و در اصلیت امانا و اولویت اولیا است و بدیهه
 آرا و اسمایه سالی ادا ماسالکان است و در اوقات مسالک کلب که ارا را ارا اسماع و حوا
 لی سالی و مود و انا و نفوی و نفوی رسید و سر میاید که ارا اسمایه طبیعت مری است
 و ارا نیز در آنجا مکانی طبعی است که در اراں سما است و اراں انا چه نسبت به طبیعت
 ما اسم است که خدا النفس او گفته بعضی بقاعه در وقت مروج خود که ارا اسمایه که ارا تعین مری
 که مری سالی که شده اند و توهم کرده که رجبیه کسری در میان حائل نماده است و ارا رجبیه
 که مری سالی که مراد داشته اند و در مقام شمع نظام یگوید لوی از دفع مری نوا و حلا
 سکینه یا که لوقه لوی ارا لوی محمد صلی الله علیه و سلم بلکه ارا مروج ارا اسمایه
 علی السلام که جمیع حقیقت اسم او شده است و بهرین جواب ارا مروجات سکینه
 مسطور است ارا محمد مراد و حوا که معنوم مری که ارا ارا در انا و انا بر رسید
 که سوال مکرر و یکبارگی که تحت فرو بردن سماء که ارا تحت کسری است و ارا مری و ارا
 و بی ارا در دو مرتبه در دو مایه عرض کرد که ارا و لوی و ارا در دو مرتبه در دو مایه

و بنشین ازین بنده مسکین بپایند اینز و متعال نهایت رحمت و رافت خود را شامل من داشته ایشان را پیش من
 نفرستاد پس سید که خطبه قهر چون گذشت فرمودند که باشد لافل قلیل و کویا مولانا محمد باقرم خام که
 او بمحل صان قدیم است حاضر است و بخدمت سید ایستاده و یکوی ایشان اقل قلیل برسد و توانست
 یکویند و الا این هم نشانی صاحب بدو المقامات یکوی سید جمال که از مقبولان حضرت ایشان است
 باین حقیر گفت که در یکی از بادهای ناگاه شیر می را پیش آمد از دشت قنهای درخت آن درنده
 از زبان شدم ناچار التماس بخدمت حضرت ایشان کردم بجز و تفرغ و توجه بجانب حضرت ایشان به نظر
 که حضرت ایشان مصداق کف سدابان رسیدند و به نیروی تمام بر عصائی بر زبان شیر فرو گرفتند
 چون ازین معامله چشمم گرم کردم نه حضرت ایشان را دیدم نه از آن شیر دران بدین نشان یافتیم و حساب
 خزینة الاصفیا یکوی سید صالح مجددی در رساله خود نوشته که آنحضرت وقتی مرا بخدی می بجانب
 بهراج فرستاد و فرمود که در راه سوره لایلاف بسیار خوانی در اگر شکلی پیش آید مرا یاد کنی چون روان
 راه غلط کردم و درویرانه افتادم تا گمان دیدم که شب می از نیت شان پیدا شد و قصد ملاک
 کنز فی الحال نام اینجانب بآن نورش بخبات بکرات پیشش را بگریزید و من با همراهمیان خود از دست شما
 یافتیم و گران روح جسم و لایست آن شمع قصه هدایت آن مردم از بلندی
 مردم نقره بل من مزید قطب ارشاد شیخ ابوسعید قدس سره و مراتب الاسرار است که شیخ
 ابوسعید بن نور الحنفی نیز حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهی است قدس الله امرار هم مادی
 و حضرت شیخ جلال الدین تمانیسری بود وی چند مدت جمال حال خود را در کسوت سپاه گری
 پوشیده میداشت بعد از آن شوق غلبه کرد و معشوق جلاوه داد ترک و تجرید کلی نموده بخدمت
 شیخ جلال الدین تمانیسری پیوست و در پیشش و چون وی حضرت نهایت تعظیم و سیرتانی
 شده بود بلکه از قید مشیخت بی تعلل گشته کارخانه مشیخت را بر شیخ نظام الدین بگذاشت
 و بهم شیخ ابوسعید را بوی سیر و سپس حضرت شیخ ایشان را ذکر هر بطریق نفی و اثبات و تعریف
 در هر جزاء دست لیا و در راه آفرمود و حضرت شیخ ابوسعید بحسب فرمان در خدمت شیخ نظام الدین

صاحب

اینا میری خود را نشود و در هر مشغول میداست اعداد مدت مدید و محاسبه مدور و مصلحت
 میرا الوارث ملکوت و حریت و محال و محال و بیاد و ماستند وی چون بهمت محال و است سر
 مارح السور و مصلحتی و در حکیمت تبیین معانی محال و اسبوح است و محاسب اس الوارث اصلا ملکوت
 است دوم بل من میرا میرد و طلب تمهید و لاکب میداست یعنی طالع روات نمود و چون حضرت
 شیخ نظام قدس سر و ملج و معتد و آقا اقامت نمود و در شیخ الواسعید و پس سره شمس و در وقت
 وی راه آرام میداست و در متصل و اموش کرده و صحرا میرا سیمه و از مسکت شمس در روضه قطب
 ما کی بعد القوس گنگو بی حدس سرور و در معارف وی میگفت ماگاه مدار قمر و حضرت
 برآمد که الواسع اگر طلعت اواری مثل نظام رطل برود که حامل سست مادی بیوت وی است
 شیخ الواسع تا سیرت در روز و روضه حضرت مالد و در شب همین مادی استید تا بیوم حضرت
 قطب العالم بصورت شخصی متمثل شده و در وی آمد و لیکن می میداست که کدام است
 حضرت قطب العالم با وی گفت من ترا در مباح رسام پس دست وی بگرفت و در کپی
 سوار کرده بحاسب بلج ردان شد و در تمام منزل همراه وی میبود و چون منزل برود یک
 میر رسید و سیرت مکانی و لکس مقرر کرده ویرا فرود می آورد و در آن محل بارشهای خوب
 و جسته معانی جاری و در حقیقت ربا و مردمان خوش رود و اطعمه و تشراف میبایست
 و تمام شب در آن مقام بحر میگردید و بهنگی مساکان آنجا همیشه بکرمش قیام میدادند
 و همیشه بطریق تمامی راه قطع کرد و چون بلج اردوی سکه کرده مالد حضرت قطب العالم و حامل
 شیخ نظام و مود که در خدمت شیخ الواسعید بطلب حق پیش تو آمده است و در تربیت
 سعی بلع معانی و امانت او که ماستند حواله اس کی تالو می ارحق ما او کرده ناشی و
 ماستقلال وی بیرون روی و تعلیم تمام آورده ماسته و در مواقع امر موسی صیاب
 کما آوردی بعد از آن حیدال تعلیم پیش پایمی که نگذرانایت او زیاده کرد و معانی رجا
 ویرا وانی که نفس خود را ذلیل کرد و چرا که اندکی امانیت و در می یاقیت چون حضرت شیخ

نظام بافاقته روی داد و بموجب فرمان باطن حضرت قطب العالم شریک استنبال و تعظیم و تکریم
 نماینی بقیه میرسانید چون شیخ ابوسعید را با شیخ نظام ملاقات شد حضرت قطب العالم از نزد وی
 غائب گشت از حضرت شیخ نظام بعد از چهارم شیخ ابوسعید را در خلوت برده تمامی مقوله
 حضرت قطب العالم بادی بآنگفت و فرمود آن شخص کم در روضه دست نکرده و در به راه انیس
 تو بوده و ترا بمن رسانید بعد از حضرت قطب العالم بود و بعد از آن شیخ نظام حضرت شیخ ابوسعید
 را شغل موهوم یکم سه یا چهارمین فرمود و یکس بود و شش یا نه تا فرمود و گفت که کشایش کار تو
 درین است و و سه روز در گردن این امر مشغول باش و بشغلی دیگر التفات بنمایند شیخ ابوسعید
 مدت دوازده سال شب روز و روزش این شغل مشغول بود و شش و ذوات لاکیف روی فرمود
 تجلیات صورتیه و مثالیه سر و رئیس و جوان مقام قلندری بود و چنانکه مظهر حق قلندر آنکه ذوق
 از وصل پیوید و پس از دوازده سال حقیقت حال پیش حضرت شیخ نظام عرض کرد
 که معلوم شد که حصول ذاتی نصیب این بیچاره نیست و در کمال حضرت مرشد نقصانی نه ازین شغل
 حسب بلاق خود پهنایت رسانیده ام اکنون هر چه فرمان شود بر آن عمل نمایم حضرت شیخ نظام
 فرمود باعث عدم و حصول تو اعمال و اشتغال نیست و ترا هیچ فکری نیست اکنون و دوی
 در تو آنست که نفس خود را بذات و در دهن پس سگی چنانکه فرزند آن حضرت شیخ نظام بر می
 داشته بود و در با و سپهر چون چند مدت ویرا در خدمت و محافظت سگان بگذراند بسیار عجیب
 و غرور بار خاست روزی حضرت ایشان را به خانان نشسته بود باران بسیار باریده بود و در کوچه
 اکل دلائی بسیار میخورد و آنگاه شیخ ابوسعید سگان را بجانب محرابی بروانگازد سگان دیگر را
 این سگان حاکم کردند و دویدند بر آن و بنگی شیخ ابوسعید از قوت حاکم آنان بیفتاد و زمین آنها
 از دست نگذاشت کسان کسان و را اکل دلائی پس آنها غشیه بده میرفت و تمامی جسد و لباسش می
 از اکل دلائی آغشته شده بود و در آنوقت در دل وی گذشت که خداوند آیکه بنده تو شیخ نظام
 که همه عالم خاک پای و بر اسم من چشم خود را میسازند و یک بنده من که برین خواری که تمام است

از عیال مستحق عیونی یا نور برج اوسرس تا سری روی جلوه گرش بعد از ان محمود روی انسا کرب
 تمام افراد عالم را محوطه شد پس آن نور هم در آن آن بصورتی لطیف نورانی حمل گشته بودی مسکه میوی
 سوال ریت ادبی برای دوست من را رس کرده بود که رحم کن برائی جو روح گسب و محمد مستطی صلی الله
 علیه وسلم در سبب معراج ما را دیده که در عالم کون آمده اید و برای آراهه نموده بود در این دولت را نگاه
 نمی نمائید و عیبت ختم حسرت محمود چون سنگی سحر الوعد او را آن عا سال کنی دلا می ابرنگی
 سنگت حضرت شیخ نظام که در آن حسن بزرگانه خوش بود و آن اثر شرف سده میار آن حاصل که
 در آن محل ترف حضور داشت خطاب کرده و نموده بدینید که سر پراده مرا که ام عمل و حصول حسن حاصل
 گشت و در حارس سال کل مقصود و سنگت و عترب و دعائی بدست آمد پس یعنی مردم را پست
 تا و را ایما را داشته در راه افاه آورده و جاریائی لطیفه مدیون سنگی سحر الوعد افاه
 رد و او تمام رو داد و جلس مش حضرت شیخ نظام بعضی رسایا مداک حضرت حمل جو متوقف شده و نوبت
 که در قول در سرش لایت محمدی که ابتدائی لایه پست ساکن ما و اسمای مشرک لایت محمدی که احزاب
 دل مع الله و مت محمد است بهر هم اهل دور اس اکون صفت ان سگهار نگذار و جعل سقا
 لطین مع و استعمال را فی العذار ان ندگی شیخ الوعد بار باین شغل اسعال در برید و نام
 سار حد و سید میا بود و هو که آن لرب مشابیه مذکور در رگ و بی و اسحوال و بی سرات تمام
 ویرا از مقام متوق شدن معید و هر حد که سعی سیاه بود و بر لو اتمام که حضرت شیخ باین اشاره
 و نموده بود در رسد حقیقت حال محدث وی مع و صد است آن حضرت و نموده که اکون علاج هر صر
 است که بهر ریاست را نگذار تا سانشم آرام و سیر خوردن و آتش میدن و عذر کات متول باس
 اگر دوست و صدمه و دهم نور هم نموده روی مطلوبه اصل که اگر انتهای مقامات محمد است و
 شاید که رکابانی بود و نظر کرده محض بر راه موهبت ذاتی خویش و این در بسته یک پشاید پس کی سحر الو
 موجب فرمان بهر چنان کرد و تا بعد مدت از بنیوال گدا و بنیدشتی شیخی حمزی از قسم مردم و بالخص
 خوش میگفت آن در دل می جمال اکثر کرده ویرا ادوی بود و در آن زمان نور و از نور و اس

بناخت دمنونه انبال لی مع السد بلوه نمود در همان ساعت از نظرش سستو گشت چون اندکی از آن خال
 نود شد بجزایب مختصالی عرض نمود که خداوند مالک این حالت و اوقات تمام مرا بروی هر وقتی که دل بخواهد
 میسر آید فرمان شد و وقتی که تو میری چون وی حضرت بلا واسطه از معشوق حقیقی مامور گشت تا آنکه
 شده در حال برخواست و شغل سه پایه باشد و در وقت و فوق و جميع شرائط دیگر بشدت تمام شود
 گشت و قصد کرد که دم را هرگز نگذارد تا آنکه بمیرد چون یکپاس برین طریق بگذشت نور عالم اطلاق
 سلطه نمود بر وی ظهور نمود درخت هستی او را تاراج ساخت و سرلی مع الله نقد وقت آمده مفید
 سلطه گشت و جبر بچنانکه دیوانه مهوود قطب فتن حضرت شیخ مسعود قدس سره بآن اشا
 کرده بسین رفت بر مسعود یک جمله صفات بشریه را چون تنگه همه ذرات بود باز همان ذرات شد
 و چون بر شیخ ابوسعید قدس سره عالم اطلاق ظاهر گشت ویرا از تقدیر رها نید و رنگ اطلاق
 القاف داد و عقل جزوی او را تالیع نمود در آن هنگام بسبب بی اختیار می دم وی بقوت
 رها شد و بفریب دم پهلوی مبارکش شکست و تمام شکم وی از خون پر شد و آن حضرت و شبها
 منسوب الحال ماند در شب مسوم اندکی افتخیر روی نمود و دید که پهلوی وی شکسته است و نامی
 شکمش بر از خون شکرانه حق بجا آورد و گفت الحمد لله که پهلویم در راه دوست بشکست و بجا
 فدای او شوا و جانب حق بود اسطه فرمان شد که اسی ابوسعید چون تو جان خود را در راه دای
 اکنون من ترا از سر نو زنده می سازم و بصحبت میرسانم بگیر این دوا از دست من و دهن خود بکشا
 حضرت دهن خود بکشد و دید که دست خفیه و او در حلقش برنجیت چون آن دوا در شکم وی قرار
 بر فور تمامی خون شکم رفت و پهلوی درست گشت و اندکی از اثر جراحت باقی مانده بود و از جانب
 حقیقی بخوردن گوشت مرغ مامور شد وی حضرت بامر حق چند روز گوشت مرغ خورد و صحت کلی
 چون حضرت شیخ ابوسعید همه احوال خود من و عن بکذبت حضرت ایشان عرض نمود آنحضرت فرمود
 که هنوز ملکه حضور تو صاف نشده است روزی چند در می پاده باش تا حقیقت سیر نزولی بر تو ظهور
 نماید چنانکه کیفیت سیر صعودی را مشاهده کردی در تیر تبه وی حضرت وی را بر تیر تبه هوا فرمود

دست در مراقبه اسبول گشت جسم وی صفت روح گرفت بلکه غرض نورانی گشت پس حضرت
 شیخ نظام قدس سره منکشف شیخ الوسیع را قدس سره جمیع امانات پیران ماحرقه خلافت و هم
 اعظم حواله نموده مائت کل و جانثین نوشتن کرده امیده کماست قصبه گنگوه که وطن آما داد اعداد و
 حضرت فرمود و در مراتب الامر است العوض حضرت شیخ الوسیع را حضرت شیخ نظام قدس
 سره غرض گشته در قصبه گنگوه آمده رسیده بجا و کی قرار گرفت لیکن خود را در اس گماهی مستور
 چون حضرت شیخ محمد صادق مشرف معیت شرف گشت معلقه و لاس دی در اطراف عالم
 اعداد و طالال ابره و دیار روی ارادت را آسمان دی آوردند و هم خیر ارضیت و
 نه که و او را استند و تو لا الهی نموده مدرکه کبیل و ارشاد رسیده و وی عمر در ایاغه بود
 و در گنگوه مدح و گشت و س وفات وی منظر نیامده و وی حق جلیده است شیخ محمد
 گنگوی شیخ ابراهیم را میوری شیخ محب الله آما دی شیخ ابراهیم سهار بیوری شیخ حوا
 یانی تیری رحمة الله علیه علیه السلام و ذکر حضرت خواجہ محمد معصوم رحمة الله علیه
 صاحب مدہ اللغات بنویسده تواند محمد معصوم در مد ثالث حضرت ایشان و ولادت ایشان
 در سده هزار و یارده شم شهر توال همری نموده حضرت ایشان قدس الله سره العریض
 در و مینت لروم محمد معصوم یعنی ولادت او را پس مبارک و بجا یون آمد که بعد از تولد او چند
 ماه ملازمت حضرت خواجہ محمد مشرف شدیم و دیدیم ایچ دیدیم وقت و مگر بعین حلو استعدا و
 در نذر خدمت نموده فرمودند که امر محمدی الشریع است و پیر آنحضرت در مکتوبی در کاشانه اند که در
 محمد معصوم چه نویسد که وی مالکات قابل این دولت است یعنی مایه خاصه محمدی علی صاحبها
 الصلوٰه والسلام و التخت و بیرونان شریف را ندید که از اقتضای علو استعدا و ادو که در
 سالیکی محاسبت استعدا و حقیقت تملی ذاتی و حرف لوحید یک شود و میگفتند اسام
 و من نفیم و من فلام و من فلام و بذا حق است بعیت حق را که اگر سیدال ماعود و مام علم
 پیر یوسف کرده بود و انگاه فرمود مدد در نظر حق پیر و جوان را بر نه و نشاء و صیال در وصول

بسم الله الرحمن الرحیم

فیوض متساوی ذرکات فتنل الله بوجوه من ایشا الله ذو الفضل العظیم حضرت ایشان همیشه
بنابر مشاهد بلندی استداد و آثارش در شاوکه ازین خورند در ایام طشولیت و صغیر سن شایان
مینمود نظر عنایت شامل حال او میداشتند و نظر ظهور کمالات خفیه که در یکی استداد و موع
میبود و میفرمودند که چون علم مبداء است از تحصیل بآن پاره نبود از خیمت تحصیل علوم از
و منقول نیز ولادت مینمودند و از کتب قیمه علمیه لقا صغیر و ورق و ورق امر کرده میفرمودند
بازداد از تحصیل این علوم فراخ شود که ما را با شما کارهای عظیم است تا بتوجه ثمرین آن حضرت
این نودید که ولایت نیز چون برادران بزرگ خویش در شانزده سالگی از تحصیل علوم فراخ
یافت و اگر چه در ضمن تحصیل حال و تنویر بال نیز گرم میبود اما بعد از فراغ ازان
بهمی خود متوجه این گردید تا بعنایت الله سبحانه از احوال و اسرار خاصه والد بزرگوار خود صی
عنه بزرگواران گرفت بل مخلصان امیدوارند که بحکم واقع که این مخدوم مزاده اند و از والد بزرگوار
در تعبیر آن اشارتی بر تبه طلیت یافته بانی میبرد الا بر سنده و التواقه انیت که یوض اشرف حضرت
ایشان رسانیده اند که من از خود نوری یافته ام که تمام عالم ازان نور منورست و آن نور در هر روز
از فزات عالم ساری است چون آفتاب اگر آن فرورد عالم ظلمانی است حضرت ایشان بشارت
داده فرمودند که لو خطب قبت خویش میشود و این سخن را از من یاد دار الله محمد الکیه اکثر الله
کتاب مذکور گویند مخفی نماند که این مخدوم مزاده را غایه اطلاع است بر اسرار و معارف پدر بزرگوار
خود چه آن معارف که در اخل بکتابات گردیده و چه غیر آن از اسرار خاصه که در غلوت از زبان
سبک آن آنحضرت شنوده اند و بعضی را از آنها در بیاض خاصه خود تسبیح فرموده چون
باین بنده نظر عنایتی داشتند و محرم میداشتند که اکثر آنها اطلاع نجشیده بودند و منقبل بعضی اجازه
فرمودند و بعضی ازان در احوال حضرت ایشان صحت تحریر یافت و برخی از آنها چنانست که
النشای بر منی نماید از بعضی آخر که توان اظهار نمود این برکات بیگانه بترکای بنده تحریری آید
مراد از رووند بودن خبر که در حدیث آمده القبر و ختم من ریاض الحجه انست که جمعی مسافرتی

آن بقدر قدرت و دود میگرد و هیچ حیوانی و الهی میاں آن هر دو تمام میآید گویا این تئیه
 و لقائى است بیدار یکدیگر با هم و با همی قول علی علیه السلام ما بین قمری و قمری است
 الحیه این قسم نه احسن و نه ارجح است و دیگر اگر از ابروایت ایمان اگر بر قوی ارخت در آن لنگه بماند
 بپایانی که متعارف و بیوی تعلق دارد و چیز میطلبد حس حرکت و حیاتی که سرچ متعلق است محس
 حاصل است لیکن گویای حرکتی که در حق سبحانه حکیم طلق است موافق هر محل حیاتی داد است و در سراج احسن
 بسیار است تا نام و لذت و صورت سید حرکت هیچ در کار نیست بپای علم که عبارت از انکشاف است و در
 است قسمی است که انکشاف اساطیر و دو قسم دیگر آنکه محض کساست مانند علمی که ممکن تعلق گیرد داخل
 قسم اول است و علمی که لواحق متعلق شود از قسم ثانی است و این علم را دراک سید گویند و نشان
 عدم اساطیر است که کیفیت در دورک بدر آید و در وثیه ابروی مماثل قسم ثانی از علم است که آنجا محس
 انکشاف است لیکن گویای معلوم شود و چگونه معلوم شود که در آن حضرت کیشینی نیست تعالی شانه
 صبح در مقام رصا که فوق مقام حب است و اعتقاد است اعتقاد اول رصای حق است از حد و
 اعتقاد دوم رضای احد است از حق عرشانه اعتقاد ثانی فوق اعتقاد اول است بعد اول رضای
 حق است بعد از آن رضای احد که اقال سجا به رسی احد علم و در صواحه رسی و رومی حضرت ایشان
 که میگوید تا کنان شش شش گانه علم را خوانده و مودت علمای کرام ازین استسلاح متسلح ملک اود میگوید
 را عجز از میگوید اما در دوزی در حین تکرار این آیه مردل گشت که آیا در انکه اول تعالی استسلاح
 را بخود دست داده و حقیقتی خواهد بود متوجه شدم مشهور گشت که در آن مرتبه استسلاحی در این استسلاح
 ملک مات هست منی در فراده گویند منی معروف است که آیا استسلاح آن مرتبه مخصوص بعضی است
 یا عام است سر مودت مخصوص بعضی صا است که میان اول تعالی و ایشان اموری بگذرد
 که میگوید که ملک را بر این اطلاع دهد و الا فضل الله تو نیت من شتاء و الله
 ذو الفضل العظیم سر که اول تعالی را نفس تمام حویث کراما گاتیس را در میدان دیدار یکدیگر
 مانند رحمة الله علیه در متعاقب التواریخ است میلاش در سه سب و الف و عمرشانی و سبب

و فائز در سماع و سبب این است که آن مرحوم در حین شیخ فراقی را احاطه نمود
قلب در شمع المشق بنزدک شیخ محمد صادق بن شیخ فتح الله گنگوئی الحنفی قدس سره وی برادر
را دود و غلیظ مطلق و جانشین بر حق قطب قطاب بنده کی شیخ ابوسعید گنگوئی الحنفی بودند و در وقت
سماع و بدر و دوسوز عشق لطیفی داشت در اقتباس از انوار است سبب ارادت آوردن شیخ محمد
صادق در خدمت شیخ ابوسعید ثقل متوازی پیران ما چنان به ثبوت پیوسته که چون شیخ ابوسعید را
شیخ نظام رخصت گرفته در قصیده گنگوئه آمده به مندا ارشاد عیشت و لیکن خود را از اغیار پوشیده
در آن ایام شیخ محمد صادق نو جوان بود و جمال با کمال داشت روز عید جامه های فاخره پوشیده
بسلام عم نیر کو را خود بنده کی ابوسعید بیامدی حضرت سجاد فرانس مجلس خود فرمود که نور ولایت خود
را در حسین این اسپرک تابان می بینم و همد را ساعت دل ویرا یکین بنده باطن کشیده در حال منزل
شیخ محمد صادق ارادت پدید آمد و بنده می وی حضرت ارادت آورد وی حضرت اورا التعلل نفی و
اثبات و اسم ذات امر نمود پس می بموجب امر وی حضرت شب و روز پوزرش ذکر مشغول
گشت چون مادر و پدر وی قدس سره برین امر اطلاع یافتند گفتند شیخ ابوسعید پس را راهی خود
از کار دنیا بکار و معطل میگردد و اند چون این خبر شیخ ابوسعید رسید وی حضرت شیخ محمد صادق
گفت که پدر و مادر تو چنین میگنید ارادت تو چیست می گفت که بنده رایحه اختیار را روده من
آنست که حضرت پیر و مستگیر آن اشارت نمایند من خبر ذات بابرکات شما چیزی دیگر از دنیوی و آخر
نمیخواهم بلکه رویت حقیقی اگر سم بصورت حضرت پیر و مستگیر خواهد شد خواهیم دید الا آنرا نیز نخواهم
ایستقل مثل قول حضرت گنجشکر است که فرمود اند اگر خدا تعالی مراد در قیامت همان بکمال خود بصورت
پیر من خواهد نمود خواهیم دید و الا چشم بدان نخواهم کشود و همچنین حضرت سلطان المشایخ فرموده
اند چنانچه مولوی محمد اسمعیل شهید رحمة الله علیه که با شرف ضامی جناب مخدوم سید احمد صاحب
قدس سره کلام ایشان را زبان فارسی در آورده کتابی پر از حقیقت و مسموم بصراحت المستقیم
در باریت ثالث کتاب مذکور که در بیان حب عشقی است میخوانید آنرا ده سجود از جمله آن شد

در خدمت شیخ ابوسعید
بنده کی
شیخ محمد صادق

وعلق فاب است نه شد وداستقلالایمی به مائل واطاعت که این شخص با دواں نیس حضرت حق سبحانه
 وواستطاعت ادست ملکه تحتی که متعلق عشق جان میگردد وچایچه کی باراکا را یطریق درمرد و اگر
 حق مل وعلاد و غیر کست درش من تحلی وایدیه هر یکیه مرا وافات و در کافیت استی را تم گویم
 ریح طری نالت و مومل الی الله تعلیم میسر یاب که آن فقط ربط القلب استج خود است بقول مولانا عطاء
 و الله طریق الوصول الی الله تله و التله الی الله تله و بقول حضرت محمد در کربانی را الله رسول
 است و الله تله الی الترام و در مومل است تفصیل این سخن در مسئله تقوی است که استی مولوی
 محمد اسمعیل بی دلیل شرعی و در بحاسوائی سیه تعلیم امر شیخ علاج مرض خود مدید مد چایچه در مد و الله
 است حضرت محمد سید عالم را میو بسید که تا تو اند راه تعلیم از دست مد بسید که تعلیم استج و طریقت
 نرات دار و در علاج و طریق او خطر است زیاده به لوسید استی العرض چون حضرت شیخ الوسیع مدید
 و است که شیخ محمد صادق در اعتقاد و محبت صادق است و در طلب مولی مستحکم و راسخ است و در مورد
 انشیج محمد صادق اراد در مدید خود ارادی در حواد تا ترا حق خود بخشد و در راه خدا و الله را بدیست
 شیخ محمد صادق محبوب امر سیر و سیکر محبت مادر و مدیر رفته استر صا اصال محموده ارجی آنها و خود
 خارج ساحت مالکایه بحاده و ریاضت مشغول گشت چون مدت او را در سنی و مشاهد گشت و و افقا
 ملاو تیه و جبر و تیر و می المودر خود چون حوصله وسیع و تهنش لمد افتاده بود و محاسن تحلیات الفات
 میمود و جوابی شهود حضرت لاکیف و الامثال بود و در می ار در دمایات مطلوب تحقیق پیش بر و شر
 صید حضرت شیخ الوسیع قدس الله سره شکایت کرد و گشت مرا شغل سوگم و سته یائیه تلقین و مدید شاید
 این دو کلید سعادت استغفار و کساید و حال مطلوب می نماید بدیگی شیخ الوسیع فرمود که ما با محمد
 صادق هر محبتی که در راه خدا کتیه ام به آنرا نام تو کردم انشا الله تعالی تر از در می فتح باب
 مطلوب حقیقی جواب ده پس حضرت شیخ و بر اشتغال سوگم و سته یائیه و امثال دلک عین تلقین فرمود
 گفت جید مدت سته یائیه را کار بردار محبت و محابه سر جو نه پس حضرت شیخ محمد صادق در در
 سته یائیه لیل و نهار اشتغال بود و در حرارت طلب مطلوب کیم نمی آسود که ناگاه سلطان عشق

پدرش بتاخت و جلوه نسبت محبوی نقد وقت وی گشت و از رسوم بشریت و صفات انانیت پدر
 وی چیزی باقی نگذاشت چون حضرت شیخ محمد صادق باذن پیر شیخ ابوسعید قدس الله سر را
 بر سینه سجاوی قرار گرفت مصیبت و لایتنش از قاف تا قاف رسید نور انیش عالم را محیا گشت و کائنات
 روی نیاز بر آستانه کوی حضرت آورد و خلقی کثیر بغیض تربیت وی میسر شد و کمیل دارشاد رسید و بیشتر
 عزیزان بدالالت حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم بخدمت رسیدند و شرف بیعت یافتند و بر توبه ایستادند
 و ارشاد رسیدند و وی حضرت شیخ محمد صادق میگویند که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم در امر
 نور بکس عطا فرمود و گفت این را در مشفقیت و کبریا در خلافت و نیابت مطلقه من است و حق
 این نیکو نگاه دار ای که شمر دوام شود و ذاتی محض مقام مشیت و ارشاد که از لوازم کمال نبوت است
 پسین را و است و حضرت مرتضی علی کرم الله وجهه شیخی از نور خالص همین بخشید و گفت که این شیخی سر
 تصرفات ولایت مطلقه است که بتو داده ام و روحانیت شیخ ابوسعید آئینه از نور سرخ و سفید در
 غایت صفای معانی مرا عنایت نمود و فرمود که این آئینه صورت عالم کلی است که بتو مرحمت نمودم
 و ارادت و واقعات و کیفیات کشفیات نبذگی شیخ محمد صادق و ترکیب ترش شعل بهو گیم و
 سته پایه در اقتباس الانوار مفصل مرقوم است این مختصر گنجایش آن ندارد و محمود ابن محمد عالم
 مقولات سید السادات حضرت شیخ ابراهیم الحسینی الحنفی القندی مراد آبادی را قدس سره
 در قید کتابت داد و رساله کشف الاسرار نام نهاد مولف رساله نه کور منو سید مقوله چهارم در هم
 میفرمودند که وقتی در آنحضرت شیخ آدم بنوری غفر الله له در قصبه یاکل بطریق سیر آمده بود فقیر
 همراه ایشان بود و روزی در آن قصبه در مسجدی همراه یاران ایشان نشسته بودم که یکایک مردی
 که نور هدایت و اثر ولایت بر چنین مبارک اوسین بود از لباس حنبت اساس حلسای پشت پادشاهی
 با جمال کمال منور بنور عنایات ایزد متعال چون آفتاب که از مطلع انوار بر آید از عروج بهر انوارانی و در
 که شل شهاب ثاقب از بهرامی آمد تا برادر آن سجد از منو افرو داد و تو چون فرمود از دیدن جمال کمال آن آفتاب
 معانی مست و مدحش خشم بر چند نزد بکتری آمد حال من متعجب شد تا که جمیع عالم از انوارم پوشیده شد و آن سب

زحمتش مداراں کلمات لکس کام حال کس مرا محاط صاحب که فلانی تو در اینجا یزید هستی
 نامی ایامی بومس و حر ما همراه ما تو چنانکه گوید بیست و در برار دوم سی درون مدارا
 که ما با عراقی تو رجائگان نامی به گستم تمنا کیستند بود چشتی نام گستم اسم ترف حضرت
 رمود مد نظر محمد و در بلاهرام آنحضرت محمد صادق بود لکن بیرونی دوام دارد یکی در ظاهر و خلق
 و دوم در باطن عند الله نام آنحضرت ما لمر محمد نامی نام نه در استودیدو مکه بعد از آنکه صرف
 ملازمه آنحضرت روزی در ایام آنکه بود که مکرر است که بیرونی را نام بیست و یکی در ظاهر و یکی
 در ظاهر و خلق و دوم در باطن عند الله و میدانم که نام حضرت بیرونی در باطن حضرت پس باری را
 خلوت آنحضرت همین عبارت الهام بود و سوال کرد که نام حضرت در باطن چیست و نمود
 ما لمر محمد پس حکم آن مجبوت نامی رجاستم ما همراه آنحضرت شوم چون آنحضرت روح پاک مره
 از میدان و گل بود و ساجد بود و آمده بود همان طور بار هوا روح نمود و رفت و من حوال
 آب و گل بودم و توانستم که چون روانه شمع جمال آن آفتاب معالی روان نام و همراه آنحضرت
 در عهد آنکه قدم قدمی چند بر زمین خفت آنحضرت رفتم حوال مدرسی رسیدم حوال که در مسجد بر می
 دفع همانا یا این وعده داده بودید مرا حوال روبرو رسیدم میگردم و بهوش میامسم که از او دست
 و در کمر بایر و مالای او شده بودم باران حوال این معامله دیدم و اسامی که بخیار است و درده
 مرا نگرفتند و بهدر آن مسمی و شاد بود بعد ساعتی که بهوش ماندم میان بهوشی روی نمود که
 گویی آن خنده در سرم بود و من گریه و راری رو می نمود و در آرزوی در باطن ملازمه آن
 و ریای معالی من باهی بنایاب ما مدیم از شیخ آدم حضرت شده به حد بهتر در طلب آن
 ذات پاک و دیدم بعد چند روز رفته رفته در قصه نگریه رسیدم در سواد قصه ترف شخصی
 نذر اعت خود استاده دیدم ادا کس رسیدم که درین شهر کسی در ویش صاحب کرامت است
 گشت آری در ویسی هست بسیار در رک اهل محبت هست خدا رسیده مکه دیگر امرای و اسان
 نادر رسیدم و در کدام سلسله است که هستی است ازین خبر خوش مقدم آمد رسیدم که خبری

گرامت ایشان شنیده باشی گفت روزی حضرت ایشان با جماعه یاران بسیر می نمودند و شکار سوار شده بودند
 گذر بر سرزمین فقیر بهین زراعت افتاد سلام گفتیم جواب ملام دادند و فرمودند که فلانی تو هم همراه
 ما بیا گفتیم حضرت سلامت من زراعت خود را قدری اربابانید و ادم و قدری زراعت باقی را آب
 میرسانم فرمودند آنقدر زراعت را که آب نداده اند خشک بکنید و آب نشیبید بنام ما بکنید
 انشاء الله العزیز وقت برداشتن غله نزدیک که آب نداده اند از زمین آب داده و چند خواهر شد
 در رکاب آنحضرت خدمت و باز از آن وقت آنرا آب ندادم و وقت برداشتن غله زراعت آب داده
 از غله زمین آب داده و چند شیلیس از آنجا روی سوی خانقاه آنحضرت آوردیم چون بود
 خانقاه علیار رسیدیم دیدیم که همان شمالی که در قصه باطل دیده بودیم همچون اوصاف نشسته
 چون نظر بر آنحال باکمال انداختیم بزرگه دریافت دولت یزدان خوش وقت شدیم و بجز و دیدن چشم
 و چون دره رقص کنان بپای بوس آن آفتاب هدایت و ولایت نشستیم همو وقت این فقیر را
 برای تلقین ذکر و شغل در خلوت طلبیدند و ضو تاز که کرده در خدمت آنحضرت حاضر شدیم بشفقت
 و مهربانی تمام فرمود که فلانی در خاندان ما اول طالب حق را سه روز روزه میفرمایند اگر تواند
 طی کند والا باندک افطار نماید و در هر روز کایه تسلیم و استغفار و در دو سه هزار گانه بار بخواند
 بعد سوم روز آخر شب غسل نموده پیش مرشد بیاید تا مشاء و راد رخواست پیش خود با ادب نشاند
 و هر ذکر که ملام حال او مرشد اند تلقین فرماید ما شمارا همه بشیخیم و فرمود که گفتی انبات اول تنی
 شریعت میفرماید بعد تنی که پاره است قدا و بهم میرسد معنی طریقت میفرماید بعد از آن همین
 معنی حقیقت اجازت میدهند و ما شمارا در اول مرتبه بر سه مرتبه معنی اجازت دادیم بعد از آن
 مشغول گردیدند مدت دو و از ده سال در آن خانقاه اقامت در دیدیم و تلقین و ارشاد مرشد
 و مربی کامل و کامل بواسطه آن ذات عالی صفات سبک و کس طریقی نمودیم روز بروز سال بسال
 از عنایت حضرت ذوالجلال و از توجیه صاحب کمال درمی اوردیم حقائق و معارف باقی بخود
 کشیدیم تا که با تنهای عرفان رسیدیم و بشیخ جابر این مشرف شدیم ایضا مقوله رسیدیم

من مولا شیخ ابراہیم مراد آبادی سفر نمود کہ روزی وقف معرب مارال حلیہ دکر سامعہ فقیر
 دکر بود کہ گاہ آوارہ مرد و جگر در دستم دست و دیوش سدم رخاسم بر سر آئین رسیدم و کھر در
 آتش بر سر خود میخیم اما کس جز من است حضرت ایسا را ازین اقامت غیر در گرفت و دعوت شد
 در مودند آکہ با کردیست میگوید و ہر گاہی است مامدہ است اگر کہم بگویند القدر زتم سرخ تنیم و من
 دخی ایچر دلسیاز برعت نمودم و دستیم اسعدا در داشت و ف ہزار داس نمود و دمار رشید و نمود
 آنحضرت آل مال اینس در دستا دست چار ماہ احوال نمود و کردہ است کہ حضرت السال اینس سلسلہ کردہ
 از مودند بر دیک ہلاکت رسیدم روزی حضرت می و مرادہ شیخ داؤد حوں مال من شمر و دکر
 اسد ابراہیم ہر و بود و میاید حاجت دست گسہم حضرت سلامد از الوق کہ آئین نمود و میخیم و ف
 حاص اینس رسد است معلوم نمود کہ حضرت میر کوفتہ اسلیب کردہ اند و نمود آری جس کہ
 آنحضرت سلب کردہ اند کہم حضرت سلامد در خاطر می آنکہ مرد و حتی بلند رفتہ و در اینس ابراہیم
 دغاری آنکس نامکالم موم و نمودند ہاں طالی جس کا کئی خبر میاید کہ در سدارش سہادت حضرت میر سکیم
 تا وقتی صاحب او و الہامس نمود کہ حضرت سلامت ملالی ہر من میگوید ابراہیم کئی اعدا الی نمودم اگر
 خاطر سرب و ف حاصم رتہ حضرت آلی اینس رتہ است یعنی است کہ حضرت سرب سکتہ اند و نمود
 شیخ داؤد چنین است صاحب او و الہامس نمود کہ حضرت سرب داؤد مار میسار و نمود ما با یکیم کلاوا
 وقف سار و سرب الی با فاش میسار و حضرت سرب الی ہاں سرب مادیت و دارہ سال ملکہ یادہ اینس
 و ریاضات شاقہ و نمودہ اندا و سرب تو صبار اسعدا در داشت و ف و خط مراتب حاصل آنکس
 بر حال طالب مودند میسود و اسرار انوار آلی ماومی بخت نمود من و جس ہمیر دلسا نشان کردیم
 با و الہامس نمود کہ حضرت طالب الصاوق است سار و احوال ہلاک کس نمودید ما و جس طالی اینس
 نمازیم یکس طالی است و صراط حال و خط است صراط کہ احکام ترج سرب بر حانہ دارد
 صاحب شیخ فرمودہ است و سح داؤد الہامس نمود کہ حضرت سلامد ہر گاہ چنین ہر سہ
 عطا میاید است و ادل چند رکاز است ہم حضرت و میاید حوں صاحب او و مالد نمود

حضرت پیر نوربان شدند و فرمودند که شیخ داد و در حجت بارد بر نور بار بار باش که در باب فقر اجسته شد
چنین مبالغه بایشه خوب بای خاظر شما امر و وقت نماز مغرب بیرون می آیم ماریا و خواهرید و مانند انشا
الفریسید ابراهیم بقصد خود خواهر رسید چون وقت مغرب شد محمد و فرزاده الهام نمود حضرت قطب غوثی
فرمود رسید ابراهیم را بطلبید شخصی پیش من آمد و گفت شما را حضرت پیر میطال بندج و شنیدن نام آنحضرت
برخاستم و بخدمت آنحضرت رسیدم بدین این فقیر فرمودند فلانی است گفت آری حضرت بسختی در جوامع
فرمودند تو جانی که گشته بودی همان جا باش بجائی خود باز آدم درها نساخت شخصی بسختی باز شد
و گفت شما را حضرت پیر میطال بندج خدمت حاضر شدم باز همانطور بسختی در جوامع فرمودند و بجای که گشته
هاتر جا بنشین باز رفتم تا آدم باز مردی رسید و گفت شما را حضرت پیر طلب سگین مرثیه میوه چون
بخدمت رسیدیم از لطف و مهربانی تمام بسوی من نگرستند و فرمودند فلانی بنشین بمو قصد
که هنوز زانوی بر زمین رسیده بودند که هالوقت رفته باز آمد مرغ جامه بپوشا، مشا، به حال حقیقت
پسر و از آمد و بجهان تاز و بگوئی دوست سر فراز آمد شنب انحال مستغرق ماندم وقت سحر از آن
معامله باز آدم صاحبزاده فرمود بان فلانی چه خبر است گفتم محمد بنید خدای او شکر بیرون اگر وقت
بر من باز آمد **الصفا مقوله البست و سحرم** میفرمود که وقتی حضرت پیر در قصبه نالوت باری
زیارت بزرگی کرد و زبانی عرش بود و تشریف برده بود و فقیر تیر به راه رکاب سعادت بود و مجامع
سلاح برپا شد قوالان سرود کردند و سازها نواختند از شنیدن آوازهای خوش گوناگون از خود
و بدوست پیوستم و در لواجد و آدم مست و مدبوش شدم و از در باز از نهادم من عرفت اندک
کل لسانه و کار گشت از غلبه انحال حفظ ظاهر نماند و نگاهداشت تربیت شرح شریف بر من گران
نعم سبحانی ما اعظم شتائی زدم بعد منزل وقت که باو بسیاری افاقت تمام روی نمود حضرت پیر فرمودند
که فلانی را بیارید بخدمت آنحضرت حاضر شدم فرمودند فلانی لاف کلان و بزرگ زده بود دیداری
بگویند شما را چه حال روی داده بود و اقد روی داد را بخدمت بیان نمودم بسیار خوش شدند
مبارک باد انحریر بهیروت اعلی است که تشبیه فی التشریه و تشریف فی الدشیر بیان آنست و مقام حق

است که از این ارباب استیلا نگذری سوال برین مقام است برید و بدین منبر و باطنی اما یک در و بر
 اعاف ملاحظه عظم است نگاه داشتند ارباب ترجیح بر این یکدیگر و مانند ما آن ملاحظه ارباب ساده
 اقرار و امر را نمی کارایید که در بار بار می رود و در وسط مایه که تا در کلمات تسلیات نامول و سؤل با
 که کمال امر را نمی رسا لک عارف لازم واجب است تا در ماطال گوشت تو ام با میرم باطل
 ما افتد که موصوفه و صا دست لید اقا لوامن و منیع الحکمه تعبیر با بعد طاکم کسم حصص سلاما اکتو
 من خود مودوم دار خود دار عالم حیرت است که در دست سائر کثرت آند و وحدت صرف جلوه کرد و مگو
 نگا به اشت این معنی غایم و مودوم آری چنین است اسد داریم که ارضات الهی تنبیح اسعد اندر می
 حواست که در چنین وقت محظرات کما معنی مسخر اید اندر قفا است و جمیع الطالین است که
 مسح محمد صادق قدس العبد الی یارب بهتر و هم ترم الحرام و اصف در سده و باقی علوم غنمت
 و مرقد مقدس می حصص در قصه نگذرد است و در مفتح التوابع است شیخ محمد صادق صاحب
 صدق و نفس و خداوند اسفاست و یکس بوده پیوسته در تربیت مریدان پر در احتی در سده آری
 و حسین و الف و در گذشت و است خلیفه داشت اول شیخ داؤد که در نزد رشید بود و در شیخ محمد
 خلف خود در مکتب مال موصوفه پیوسته بود و علما بسیار داشت و شیخ ابراهیم مراد را و می توان
 او در کردی حضرت بوستام و تارم شیخ عبدالسبحان سهار بود و است و شیخ علی الخلیل آری
 است و شیخ شیخ مال ساکر موصوفه کاجیه است و شیخ مسیح مبارک مرید مدکی شیخ ابو سعید بود و
 ریت و علما را روی حضرت ماحنه است و شیخ بوستام شیخ بوستام است و او سر مرید مدکی شیخ ابو
 بود و تربیت و خلافت اوی حضرت پیدا داشت و شیخ نظام تمام می را دیده بود قدس العبد
 ابراهیم ذکر آن در خلوت گشت که تارم محمد مراد آن قائل لا احب الا فلین مانند
 خلیل الشیخ الشیخ مدکی شیخ داؤد قدس الله روحه مدکی شیخ محمد صادق است
 میرا اسم اعظم و فرقه خلافت و سجادگی سیابت مطلق جوابه در مدو مدکی شیخ داؤد و در قفا
 خویش گردانید و تربیت مریدان و طالبان امر مودوم دست خود را برین کار مکتب صحافت اقتباس

چندین بار

میگوید صاحب مرآة الاسرار احوال جمیع مشایخ سلسله قدسیه از خلفا و فرزندان شیخ عبدالقدوس قس
 سره و مرآت الاسرار بر سبیل اجمال نوشته و چون وی کتاب مذکور در وقت صاحب ان ثانی محمد
 بادشاه تصنیف نمود بندگی شیخ داؤد قدس سره از انوقت گرفته تا زمان محمد عالمگیر اورنگزیب منند
 ارشاد متمکن بعبده بنابر آن از احوالات وی قدس سره در کتاب مرآت الاسرار بدین طریق مینویسد
 که الحال شیخ داؤد بن شیخ محمد صادق صوره و معنی قائم مقام پدر عالیقدر خود است مقتضای
 ذات بابرکات او را بجای آبا و اجداد سالها بسیار سلامت دارد پس صاحب مرآة الاسرار بندگی
 شیخ داؤد قدس سره را درینقدر که مذکور شد زیاده ننوشت و دهم صاحب قتباس الانوار مینویسند
 روزی بندگی شیخ محمد صادق قدس سره در نماز فجر رقعده اخری تشهد میخواند و انگشت شهادت
 را برداشت و نور از انگشت مبارکش طلوع نمود و از مشرق تا مغرب محیط شد و در همه عالم بگردید باز در
 وی آمده است و انگشت بعد از آن دیوار شوق شد از میانش روحانیت حضرت صلی الله علیه و آله و سلم در نماز
 و فرمود این نور که دیدی نور ولایت فرزند تو شیخ داؤد است که سلسله هدایت وی از مشرق
 تا مغرب فرا گیرد و در همه عالم از نور ولایتش ملو گردد و وی سجاده نشین تو باشد باید که در پیشش سعی
 ببلین نمائی بندگی شیخ محمد صادق بموجب اشاره آنحضرت صلی الله علیه و سلم از همانوقت متوجه مشرب
 بود و در لجه و لخطه راه را بجای ترقیات جدید و دلالت میفرمودند تا که در اندک مدت او را به مرتبه
 کمال و تکمیل رسانیدند و شیخ داؤد قدس سره را پیش از آنکه روی می نمود وی حضرت از غایت و
 حوصله و بلند می مشرب بر آن قناعت نمیکرد و تحلیل دارا احسب الاقلین گفته قدم و طالب مشرب
 بشیر می نهاد و توجه اتی و حببت و محبتی للذی را لازم حال بنموده نموده توجه بل من مزید میزد و فریاد
 ما انا من المشربین می بآورد و اوقات خود را در ریاضت و مجاهده و احوال و اشتغال بموجب تلقین
 پدر عالیقدر خویش مصروف میفرمود چنانچه ابتدائی روز و وقت صبح تا یکپاس مذکور بطریق نفی و
 اثبات و اسم ذات اشتغال می در زید بعد از آن تا نصف نماز و حبس دم باقی و اثبات و اشتغال
 بقلمون مشغول میشد و وقت نیمروز چهار گز می قلم می نمود و چون از خواب بیدار میشد نماز ظهر را

در تجرد و آراء و معارف و سیر وجود و اشتغال می فرمودی از مرام حسره ماسر
بشغل مملو و در قیام حدیثت از مرام حسره ماستحاج به سیر و ستمگری و پیش
علوم له و معارف بیسیه می نمود و چون از عشا خارج میشد با طهارت مستقل قلمه سرکام
بحال و یا سومی خوب نموده در اسطر سهو مطلق روح با شمس گفتمی می غلطه بعد از
پروا سه طهارت کامله کرده چهار رکعت نماز می داد و نموده بشغل می رسید و با صبح می مشغول
ساعت و اکثر اوقات از بیم کم نیستی هم از خمس می فروز و در وقت صبح می گذارست و بی
حضرت در کلام سیه یا به نظر لقی که در ردی اسم دایه مار گفته و این تسبیح می ادا می داشتند
نوبت میرسانید که حیات و خود را باطل گفته پس بحوادث لاکا شکست و لقیه اطلاق
و گاهی حول بمرور و اسرار است سر مودنا فیکه جواب مستولی میدهد خود را بشغل می نمود
و هم صاحب تقیاس الاوا گوید و می آرد که سنگی شبح داوود قدس سره که در حدیث صاحب
تالی محمد باجمال و در دلی راسی زیارت میرا حشمت شریف آورده بود و در مرتبه می آمد و می
حضرت سبح سوید قدس سره و در دلی شریف شریف آورده و تقریب طافات محمد باجمال
الغان اهادا و اذا حضرت رسید در طریق و سلاسل مشایخ که امری سلسله است و در
مخاس سر بانی حضرت سبح احمد سرمدی تقی مدی سبح الو سعید قدس سره بنمایز حاضر بود حضرت
سبح داوود قدس سره و سوال سلطان را بطریق جواب داد که در هر طریق انصافیت از لقا
خویش بامت است پس از آن گفت چه کردم عانتی سبح اند و لیکن از درس جان نماند حق بلایه
و در راه و در محنت و می حال را اختیار است که وجود خود در میان می مید و می و مشهور و سبح آ
خود را و ای او میگردد و در سرف ایاد و گنگلیس شرف بشود و کمال کرمان دیگر که لوی یگان
و ایاد و سام حال سال میرسد یعنی سال کمال خود که در حفظ حال گرفتار اند و تحلیات صوره
و موهبه قضا محب میارند و کلام عارفی که در راه و راهی خود را داشته و از شمع و ات کمال
عس بود و میگردد و بلکه او میماند محمود استماع احوال محمد باجمال را رفتی و در گفت و گفتی هم

که حضرت ایشان میفرمایند صاحب سا که کشف الاسرار بنویسد در مقوله سنی و دوم است
 که میفرمودند حضرت شیخ ابراهیم مراد آبادی وقتی در میان میخند و مزاده حضرت شیخ داود و شیخ
 یوسف که از یاران آنحضرت و عارف ربانی بوده در راه سلوک خیلی مجاهده ناکرده واقع شدند
 میفرمود که اول قدم مرتبه ملکوت الهی که بر سالک کشف میشود از عرش تا فرش جمیع موجودات و
 کل کائنات را وجود واحد میداند و می بیند غیر و غیرت و نظری بالکلیه مرتفع میگردد و نیز کشف
 بر آفاق و انفس معاد یک آن واقع میشود چون شیخ یوسف را باین نوع مرتبه ملکوت کشف
 نشده بود چرا که هر سالک را بوجهی دیگر موافق استعداد وی این مراتب مکشوف میشوند و ظاهر
 ایشان محال مینمود قبول نیکو و نیکو نه شود و آخر به بعد و قریب بسیار اتفاق بین
 فقیر اقا که از غفلانی گوید را قبول است که او کاشف و عارف این مراتب است چون وقتی شیخ
 یوسف و یاکجا شدیم شیخ یوسف گفت فلانی شنیده که شیخ داود چه میگوید گفتیم بفرمایند
 میگوید که اول قدم مرتبه ملکوت الهی بر سالک کشف میشود از عرش تا فرش جمیع موجودات و
 کائنات را وجود واحد میداند و می بیند که راست میگویند گفت شما از کجا میگویید گفتیم از خود
 که عالم ملکوت بر من بدین نوع مکشوف گشته و بخدمت حضرت پیر گذرانیدیم حضرت ایشان
 قبول داشتند و پسند فرمودند که این سخن حق است از کشف خواب این خود باشد اما کشف
 آفاق چگونه شود این خود ممکن نیست و از جمله محالات است گفتیم این را از زبان حضرت میخند و مزاده
 میشنوم آنگاه چیزی بگویم که بر من این کشف نشده است چون میخند و مزاده شیخ داود و یاکجا شدیم
 از صاحب مزاده پرسیدیم که شیخ یوسف چنان میگوید که میخند و مزاده میفرمایند که کشف آفاق
 در یک آن معاد واقع میشود این چه طور است فرمودند این نوع خاص حضرت پیر و مستحکم است که حضرت
 ایشان شده است و دیگر کس را از یاران نشده است و محال عقلی است گفتیم حضرت چه طور شده بود
 بیان نمایند فرمودند که اول کشف انفس روی داد بعد از آن انفس آفاق بوجود آمد و بر آن نیز علم
 و شنود و وحدت وجود حاصل بود و در آنحال کشف انفس نیز آفاق بود پس کشف آفاق معاد یک آن

واقع شد که هم راست میفرماید ممکن نیست لیکن بنمایم ما دو پاک و حق است هر کس عالم را میسوزد که
 سودا و اولی اول در خاطر شیخ یوسف نام و قول کرد پس حیران ماند که حضرت سر رسید و تنبیه
 ارد دولت خانه سروی آمدند پس بدیدند که در میان شیخ یوسف و شیخ داود چه ماکر و دود و حیرت
 که حضرت سلامت شیخ داود و حسن میگویند و فرمودند شیخ یوسف چه میگوید گفت قول میسوزد
 شیخ یوسف آورد و در نزد شیخ یوسف تو در این چو اشکال داری گفت حضرت در این اشکال
 نام است به تیره هرا عالم از ترس مافروش میگویند که خود نماید اسواقه در هم می آید و فرمودند
 اعراس امر را آتی مدیک عقل و فهم میسوزد و تعلق بکشف و مشاهده دارد و گفته در فهم علمای و فضلا
 که بریر کمال و دانا یان روزگار را بدی آمد و خود بیکدیگر بیستی هم تو چه کار کنی شیخ یوسف گفت
 حضرت سلامت مالی درین عالم برین واقع نماید اندان فهم بکشاید و فرمودند مثال اسواقه
 من نشود مثلاً این در حسی است که اگر یک نیمه آ و درین درخت هزاران شاخه است و در آن شاخها
 هزاران برگ است و هزاران برگ و در هر برگ هزاران گل است و از هر گل هزاران گل هزاران
 عمر آمده اند پس این همه تشاه و گما و گلا و کما و کما را یک را علمیده و درخت میگوید بیدار شود و در آن
 بیدار شود و در آن حال کشف حقیقت در قطب ساکت همه راجع حاصل شود و میرشد و عین و ادبانی
 کلی و نظری و مریع و مستطیع میگردد و میگوید که بهیست ایست کمال مرد و در راه ایتقی و برین
 که خدا را بداند پس ارا و فرموده فلانی تو که واقع اول از مرید ملکوت را همان است که گفته بود
 میان من و شیخ یوسف اعراس کرد و گفت در الوف رنگ کونی هم در میان تو و یانه گفته اند
 اما معلولت بک حقیقت تو گفت به عید حضرت سلامت میگوید رنگ کونی در میان تو و این ملکوت
 بنوعی بر فرمودند بهیست است که در کشف ملکوت رنگ کونی باقی نماید اما معلولت اگر رنگ کونی
 تمام و مالک و بر هر دلس آن ملکوت شود بلکه جبر و بود و چنانچه ما و کما است و وجود در میان
 این مرتبه نوشته ایم که ما بجز در میان است و در لوست گفته شده و میواسطه لفظ اسمی بر پیوسته حروف نورانی

منو زنده و نیز تبه توقع نشاید چون خلیل الله لا اله الا قلیس باید باز فرمودند پس تا انیم تر بچون کشیده بود
گفتند حضرت سلامت برنگ آئین غیبی بصورت نسا که در غایت حسن و لطافت شده بود فرمودند بیشتر
بگو مرتبه جبروت چگونه کشف شده بود گفت همون آئین غیبی بصورت نسا که در مرتبه اولی زیاده تر بود و جزو
پس حقائق اشیا در توحش کشف نشده که طریق خاص یافت پیران ماست چنانچه برادر دهم شیخ ابراهیم را
است این کشف تونه داخل وقت واقع است و نه داخل اقع بلکه داخل مراقبه است تو اسما هم خوانده
بودی گفت آری حضرت سلامت خوانده بودم فرمودند پس این یافت اسما است نیافت ذکر که ذکر است
خاص دارد که بیان نمودیم ترا باید که از سر نو ذکر کنی و سلوک کنی که قسم خاص از معرفت که کشف حقائق
اشیا است حاصل آید که عرفان هم نیست و حال عبارت از دست پیران فرمودند فلانی اینی شیخ را
واقع لا الهوت با و چگونه بتور و نموده بود گفت حضرت سلامت چنانچه قطره بدریا میرسد و میان دریا
قطره نماند بلکه قطره عین دریا میشود فرمودند این خود باری نیست محقوله سی و سیلو هم میدین
معنی حضرت شیخ ابراهیم میفرمودند که وقتی شیخ یوسف باین فقره گفت واقع لا الهوت بر شما بیرون
واقع شده بود گفتیم چنانچه دریای عظیم و قطره جوش زند و از آن سر بر آورد و آن قطره تا در بحر
شود و دریا بیکران کرد و چنانچه فرمایند نیست جوش زرد و قطره دریا غلغله در هم قیام چون
نه افتد غلغله بحری بجوشد و حباب به شیخ یوسف این واقع را قبول نکرد چون نزد حضرت
پیر گذرانیدم حضرت ایشان قبول کردند و پسند نمودند شیخ یوسف گفت شما بگویند نیست شیخ
چنین شده بود گفت بر من چنین شده بود چنانچه قطره بدریا رسد و بدریا گم شود و دریا گم
چنانچه گویند نیست شیخ یوسف گفت اندر بحر تا چیزی در بحر نشکست بود امکان هیچی که گفتیم بود
و هیچ باشد گفت همچنین نیست تا که رو بدل بسیار شد با و از بلند حضرت پیر محمد و فرمود
شیخ داؤد را فرمودند مطالب هر دو فهمیده بیا نید صاحبزاده مطالب هر دو فهمیده در دست
حضرت پیر رسیده التماس نمود که شیخ ابراهیم بگوید که بر من چنین شده است شیخ یوسف
قبول نمیکند و میگوید که بر من چنین شده است فرمودند یا بشا پیر وید و گویند که شما هر دو را

مکتوبه کسان هر دو دود و دود و اگر شیخ قبول کند و سجد خواهد شکو کند که ما در حضرت قطب عالمی
 قطب العالم شیخ عبدالقدوس قدس الله سره سجد و از کم سن اس هر دو دود و هر که خواهد سجد و هر که
 بهیت و بیت بی کسی چون من کنی هر که بزرگان سجد و من سجد و میری حانی به این حال
 یوسف است و دیگر و و بهر بهیت بی کسی بهل و س گنی بهای به سجد و به مالون و
 سجد است بهر ایامی به این حال سجد است اما تفاوت بسیار دارد که اول مرتبه عاتقی
 مالی مرتبه معصومست و آل سمرالی اند است و این سمرانی التداست و بنا بر سرگ میفرماید
 بهر سر در در والی سجد کامل هر که در در مارفت و من دریا هر که سجد میباید که در کامل
 است این سجد را ده شیخ داود و بموجب امر آن حضرت تمامی احوال و قصه باریان نمود و آن
 سجد قبول کرد و گفت هر دو سجد و ما سجد گوییم که در محاسن یکی خود حلقه کلماتند و هر دو
 میفرماید هر دو دود و هر چه حضرت قطب العالم را خواهد شیخ یوسف خاموش ماند و فایده وی شیخ
 تاریخ ششم ماه واقع شد و لیکن عرس وی اولاد و حتر آن حضرت تاریخ لورد هم سال میکشد
 و مرتبه قدس در قصه لنگه است و سجد و فایده وی معلوم نیست که در حقیقت چند روز و
 حضرت عروه الوثقی محمد مسدوم به لقب الشال ترف الدین و حقه التدا و کیست الوالقام
 اسماء اولاد الشال است و بهر هم مصالح روز جمعه سنه اکیه را روسی و بهر واقع سجد
 حضرت محمد و حضرت ایسا میفرمود که فرزند تو دکالات آگهی را بر من خواهد سجد فرزند
 حضرت محمد و حارل الرحمة محمد سعید میفرمودید جس معلوم میشود که در در دلا هر دلا مثل در
 و حدود مالکال خواهد سجد و قبل از بلوغ تحصیل علوم ظاهر کدست و الدجود و راع یاقت
 و بر سر رفته و حدیث یابیه اهتمام داشتند خصوصاً در تفسیر معانی عربیه بیان میمودند و سجد
 و تمام نسبت طریقه احمدیاره الدجود حاصل کرده اند و الدایشال میفرمودند هرگاه الشال
 نزد من می آید دل بی احتیاط تعلیم الشال میباید بیکار و الدجود و معرصد است و درین
 بالامات عربیه و خطامات عجیده سرفراز نمیشاید است من اولیائی و است من عبادی الصالحین

تفتیش
 مسجد

و آنست که از این لائق علیهم السلام میزنون والد ایشان فرموده اند که آنحضرت صلی الله علیه و آله
 با آن خلقی مرصع و تاجی مکتلی سرفراز فرموده اند که آن خلعت قلیبت ارشاد و قیومت بود و هر کس که آن خلعت
 پشما بر سرست شد قلیبت ارشاد و منصب قیومت بشما مبارک باد الحق که آنحضرت حجة الله نقشبند
 بکمالات را که ممتاز بوده اند و بسعادت زیارت هر یک از شریفین مشرف شده اند و مردم آن دیار رسیده
 از فیوض ایشان منتفع گردیدند در سینه هزار و یکصد و چهارده وفات یافتند و این قلیبت شاد و معجز
 ذکر شیخ سیف الدین فرزاد پنجم حضرت عروة الوثقی میگوید که من در ولادت ایشان
 سه هزار و پنجاه پنج واقف شد و بعد از آنکه آنراست و در عقول آن شبها کمال و کمال بود و در تحصیل علوم
 متداوله فرموده اند و از او در خود استفاد و همچنین مقامات احمدیه نمودند و بنیایات رسالت پناه بدرجه قلیبت
 ناز گردیده و باجاست والد و با شایسته غیبی و پلیده و پلای تشریف آورده اند و محمد از نگار و
 شایسته از نگار و امرار آنحضرت ایشان ارادت پیدا شد و در امر معروف و نهی منکر کوشش بلیغ
 داشتند حضرت ایشان ایشان از ابلقب محاسب الهامه سرفراز ساختند و ایشان را شوکت ظاهر
 نیز بسیار بود و امر او سلاطین قدرت نداشتند که بخیر و ایشان بنشینند یا و آب تمام دست
 استاده پیروند و در لباسها سه فخره نیز میپوشیدند و یکبار در اول انکاری آمده که ایشان را کسب
 ایشان با شوق باطن فرمودند و تکبیر باطل کبرای او دست جل جلاله یکبار و چهار صد کس را موفقی
 در غیبت و فرمانش هر یک از خانقاه ایشان هر روز در وقت طعام عنایت بشد و در سینه هزار
 و نود و پنج وفات یافتند و در بلده هر روز در وقت طعام عنایت بشد و در سینه هزار
 سیف الدین برای تمجید برخواستند و از آنی بگوش ایشان رسید بقیایا به پیروان و اختار و در فضل
 بدست مبارک ایشان آمد فرمودند مردم ما را بیدار و میگویند بیدار ایشانند که بر ناشرین
 صبر نمایند و نقلست که یکی از مردان شیخ در مجلس سماع رسید و از سماع بگوش وی آمد
 تاب نیاورد و غشبت و شورش را ضبط کرد و فی الحال قلبی بشتافت و بهر شیخ باستان
 اخیر فرمود که سماع مملک است لهذا علمای دین سماع را حرام مقصود کرده اند و نقلست که خانقاه

ایشان هر دو چهار صد کس در دلس کجست اسعاد و جمع آمده بود و مواضع و احوال هر یک
 طعام با یکدیگر میت و ما وجود ایهیمه ششم سال کان به مقام بلند رسیدند که مدارا بنظر حق رحمت
 مرشد است کی ارا را با مطر بفرستد که تقبیل و امانت به فرموده که به طریق خاص لعل
 عدا نیست که بر دکان مانای کار رود و ام و قوف فلسی و صحت مرشد داده اند و هر دو عباد
 شاه حرق عادات و تصرفات است و حاصل و دام ذکر و توبه الی الله و اقلع سبب
 و کثرت الوار و رکات عوام طاهرین را بطریق ظهور حرق عادات بود و خواص معنی آگاه را
 مراد تصفیه علمی نیست مع الله بابت همین است و در حقیقه الاصلها و بهم درین است که طعام
 که دو لقمه الی خودی و حواله در مجلس اجلاس کردی و نظر آنکه مستحق ظهور یکبار عاقل و فاضل مدعی
 میاست و اگر احدی با اهل محل نام الله در مال آوردی و موردی است و بهوش گشتی و درین
 مامور و سبب لعل طبعی در سبب بکار و در و دشت و فوات یافت ذکر محمد زبیر و در کبر
 حضرت الوالد علی حضرت محمد لقتل در و فود آقا سبب لقیه احمدیه بود و در و لاد الی ایالت
 بر و در و سبب نیم دینقت سبب بکار و در و دشت واقع شد لقیه ایشان شمس الدین و کیت الوالد
 و اسم ساک محمد زبیر دایم خودی الوار و لایت از حسین ایالت در حواله بود و درین عمر از
 قوی داشتند عاقل کلام الله عالم کثیر العبادت سلوک باطل از حد خود و محمد لقتل بوده و به
 علیه آنحضرت در کلمات الهی چشم لقیه اولاد امام حضرت محمد شده اند و میوص طریقه خود
 در عالم بواسطه ایشان شائع شد و ایشان در وقت خود مطلب از شاه بود و در طالع محمد سبب ایشان
 عرض بود و چون ایهیم که تمام نیست حامدان احمدیه مدکیو معین حمایت و باید ایشان از مودعیان
 نیست و تحمل بار نیست الهی که واقع می آید با شکر است وی درین الحاح کرد ایشان خود
 سبب عالی خود و در الواف و مودعات میاور و کجست پیوست جاری از اصحاب ایشان در حال
 بر و لود و در ضمن خود و گرفتند شفا یافت و در موت ایشان وی بر مرد که میم حالتش روح انشا
 بود و وفات انشا در سال که از قیوم اطباء قدم رحلت بخود معین است و در چهار شصت سال

نصف سبب بابت خودی

۴۴

در بقعه واقع شد و غیر خواجه و نه ویت از شادابی و بهشت سال بود حافظ محمد محسن در سال
 مقامات نامیده است حافظ محمد محسن که اولاد شیخ عبدالحق میث و از خلفا خواجہ محمد معصوم اند
 و نیز از حضرت سید نور محمد در آن رساله التفات که فرمودند در زینت زیارت هزار سر خود حافظ محمد
 رنقم مراقبه نمودیم در غایت بنجوی مشابه کردیم که به آن شریف درست است مگر پوست کف
 پایی و آغوش آنجا لاک اثر کرده بود وجه آن از ایشان باستفسار آمد فرمودند شما را معلوم خواهد
 بود که شمس گنجانی اذن او در بجای وضو نموده بودیم که هرگاه مالک خواهد بود احوال او را می نمود یکبار
 قدم بر آن گذارتم بودیم از شومی این عمل خاک اثر کرده است الحق هرگز او را تقوی قدم پیش
 قرب و ولایت او پیشرفت ایشان یازدهم و یقیناً سنه هزار و صد و سی و پنج هجری است
 و کرم سید السادات حضرت سید نور محمد مدونی رحمه الله علیه رساله مقامات فرمودند
 عالم بود و ندانم طاهر و باطن فقیه کامل عارف مکمل کسب سلوک طریقه حمید از شیخ سیف الدین
 نموده و بنجابت حافظ محمد محسن رحمه الله علیه رسید سالها تحصیل فیوض صحبت کرده بحالات بلند و
 مقامات ارجیده مشرف شده اند استغراق قوی داشتند تا پانزده سال ایشان را هیچ افاق نبوده مگر در وقت
 ادوای نازد را بحال تحقیق راه می یافت باز بخوبی احوال میشدند و در آخر حال ایشان را افاق پیدا کرد بحال
 و بر و تقوی و اتباع سنت انبیا را داشتند و در متابعت ادب عادات مصطفی صلی الله علیه و سلم
 بنهایت اهتمام میفرمودند کتاب سیر و اخلاق نبوی همواره پیش خود داشته موافق آن عمل می آوردند
 یکبار خلاف سنت پایی راست در بیت الخلاء نهادند تا سست و در احوال باطن قیضی روی نمود باز بر غیر
 بسیار به سبب مبدل گشت در لقمه احتیاط یک میخوردند بیدرت مبارک خود قوت چند روز و نجات وقت
 شدت گرسنگی یار از آن خورده بمراقبه می پرداختند از کثرت مراقبه نسبت ایشان خرم شده بود و فرمودند
 شکی سال است که تعلق لبعیت کیفیت غذا نمانده در وقت حمایت آنچه میسر میشود بخوریم ایشان اجماع
 تا بخورش بدعت دانسته از کمال تقوی سبکی از فرزندان خود دروغن و بسکی شکر عطا می نمود و طعام
 اغنیاسرگز نمی خوردند که اگر آن از طاعت شبیه غالی نیست یکبار طعامی از خانه و نیاداری بخیریت ایشان

در بقعه واقع شد و غیر خواجه و نه ویت از شادابی و بهشت سال بود حافظ محمد محسن در سال
 مقامات نامیده است حافظ محمد محسن که اولاد شیخ عبدالحق میث و از خلفا خواجہ محمد معصوم اند
 و نیز از حضرت سید نور محمد در آن رساله التفات که فرمودند در زینت زیارت هزار سر خود حافظ محمد
 رنقم مراقبه نمودیم در غایت بنجوی مشابه کردیم که به آن شریف درست است مگر پوست کف
 پایی و آغوش آنجا لاک اثر کرده بود وجه آن از ایشان باستفسار آمد فرمودند شما را معلوم خواهد
 بود که شمس گنجانی اذن او در بجای وضو نموده بودیم که هرگاه مالک خواهد بود احوال او را می نمود یکبار
 قدم بر آن گذارتم بودیم از شومی این عمل خاک اثر کرده است الحق هرگز او را تقوی قدم پیش
 قرب و ولایت او پیشرفت ایشان یازدهم و یقیناً سنه هزار و صد و سی و پنج هجری است
 و کرم سید السادات حضرت سید نور محمد مدونی رحمه الله علیه رساله مقامات فرمودند
 عالم بود و ندانم طاهر و باطن فقیه کامل عارف مکمل کسب سلوک طریقه حمید از شیخ سیف الدین
 نموده و بنجابت حافظ محمد محسن رحمه الله علیه رسید سالها تحصیل فیوض صحبت کرده بحالات بلند و
 مقامات ارجیده مشرف شده اند استغراق قوی داشتند تا پانزده سال ایشان را هیچ افاق نبوده مگر در وقت
 ادوای نازد را بحال تحقیق راه می یافت باز بخوبی احوال میشدند و در آخر حال ایشان را افاق پیدا کرد بحال
 و بر و تقوی و اتباع سنت انبیا را داشتند و در متابعت ادب عادات مصطفی صلی الله علیه و سلم
 بنهایت اهتمام میفرمودند کتاب سیر و اخلاق نبوی همواره پیش خود داشته موافق آن عمل می آوردند
 یکبار خلاف سنت پایی راست در بیت الخلاء نهادند تا سست و در احوال باطن قیضی روی نمود باز بر غیر
 بسیار به سبب مبدل گشت در لقمه احتیاط یک میخوردند بیدرت مبارک خود قوت چند روز و نجات وقت
 شدت گرسنگی یار از آن خورده بمراقبه می پرداختند از کثرت مراقبه نسبت ایشان خرم شده بود و فرمودند
 شکی سال است که تعلق لبعیت کیفیت غذا نمانده در وقت حمایت آنچه میسر میشود بخوریم ایشان اجماع
 تا بخورش بدعت دانسته از کمال تقوی سبکی از فرزندان خود دروغن و بسکی شکر عطا می نمود و طعام
 اغنیاسرگز نمی خوردند که اگر آن از طاعت شبیه غالی نیست یکبار طعامی از خانه و نیاداری بخیریت ایشان

۱۰۲۵

الوارث العارفين
آمده بود در مورد درین طلمت معلوم میشود و این قول صاحب سالک مد کرامت یحیی مراد صاحب حرم
و از روی نوادش حضرت ایشان بار او مودند شما درین طلمت عود نمایند آنحضرت متوجه شده
حرم کرم و یحیی مراد صاحب که طعام اربعه حلال است مگر گشت ریاحی و حتی در آن را یافته
و بر صاحب سالک مقامات نظری گویند که هر را ملحق صاحبان از جملة الله میفرمودند که مکتوبات ایشان
سیار صحیح و مطابق واقع بود بلکه توان گفت که با مردم را بدین سر آجیاں محسوس نمیشود که ایشان را
حکیم دل مسایره میگشت و تصرفات قوی داشتند و برای برآمدن مسامحت مجلسان بهت میگذاشتند کم
بودی که مراد از طلق توخته برین تحلف بودی اگر کتابی از حانه اهل بیالعیات می طلبید تا سه عدد
مطالعه آن می نمود میفرمودند طلمت نصبت اسماعیل از پیران یحیی است بعد از احوال طلمت
که از برکت صحت مبارک اهل متید مطالعه آن میفرمودند قول حضرت ایشان یحیی مراد صاحبان از جملة
الله را بحدت ایشان محبت قوی بود و محروم و کبرام ایشان حشیم بر آن میشدند میفرمودند برامسوس که در غیر
ریاضت حضرت سید گویند اگر ایسا را پیدا بدید قدرت کامله الهی بجا آن تازه میجوید که بر خلق این
جبین از با کمال قادر است رصی الله تعالی عده در بار دهم و عقیده سه برابر و معنی صح رت از
دنیا و کرم آن کاشف اسرار عاشق برود و کار خصل الله و کار کار زنده ایر از قدس
اکابر کبار است و در صائمه البار رسید علی نامدار عالی و قاری بدکی حضرت سید الو المعالی اسیرانی قدس
الله تعالی سر قایسته موضعی است از مسافات سهار نیو ریاضات اقتباس لا الواری گویند که وی
ارادت بحدت زندگی شج محمد صادق گنگویی قدس ته سید است و تربیت از فرزندان احمدی آخر
شیخ و او یافته بود و در حد و سماع تو علی بسیار داشت و در مجاهده و ریاضت تقیم نوده در فقر و عا
لیگاه روزگار و در خلق و تواضع عظیم المثال و در عشق حقیقی و مجاری هیبت او و بمطایر حلقه ای
سما داشت و عمری در ایافته و تمام مدت عمر خویش بکرمه و استغراق مالم گذرانید و بعد از آن
که وی قدس ته دقتی به چشم بشکرد و همی که آنرا از اغتیا بشکرد و غیره کاشت میجوید در حقته بود و دقت
موضعی که بشیر بشکرد و در آن می کشیدند نماید و بعد از آنکه سبب تخیل او را کرده بود و او را ساطع آن

بود و وزیر اعظم آنی بر میگذاشت و شرف و تکریم و در آن خوش میدادند اتفاقاً در آن وقت از تندی
 نرگهان که او چندی زیاده میبود و خوش میگفت و آن الفاظ است که تون بجایا بجا که با بقیه
 که می نالاک کار را به او می رات انده سیری به جوگی کسی به سیری به جوید و استماع آنصورت وی حضرت را عالم شوق
 و ذوق در گرفت و لغوه و بر آورد و از دیوار در ظرف نیکو به بنیاد و مردمان از هر طرف و دیده وی حضرت
 را از آن پر کشیدند دیدند که هیچ موسسه اندام مبارکش نشوخته بود همه مردم آن مقام در حیرت ماندند و
 بصدق تمام در حاشیه ارادت وی حضرت درآمدند و وی قدس سره شهرت بسیار یافت و در تربیت و
 استظهار تمام داشت مرقده نور وی حضرت در انبیه زیارت گاه مردم خاص عام است مولوی محمد اکرم
 براسی در اقباس الانوار حوالات حضرت خشتی تا حضرت شیخ داود گلگوپی و برخی از احوال خلیفه وی
 حضرت سید ابوالعالی نوشته اند چونکه مولوی محمد و در یک سلسله حضرت شیخ سونید که ایشان هم خلیفه
 وی حضرت اندیشک است از بنیاعنان قلم را بر آنکه احوال ایشان و مرید ایشان منقطع ساختند
 یکی از مریدان واقف معارف بالله حضرت خواجہ عبد الله در ذکر احوال حضرت سید ابوالعالی
 و حضرت سید محمد سعید تریندی عرف میران شاه بسیکه سید محمد سالم و حضرت محمد اعظم و حضرت حافظ محمد
 موسی و خلفای حافظ صاحب میدان صاحب مجال مازون و مامون وی رحمه الله علیه السلام
 مرتب ساخت و حواله بعض کتاب زبان بعضی تفاتی میکنند چنانکه شیخ سید صاحب تواتر الفوائد سعید
 لطف الله جالبه ری زبانی صاحبزاده میا میجو باقر قدس سره میا میجو که حضرت مرشد جناب عالمی
 سید ابوالعالی را همسایه بود نهایت بد مزاج که بغیر تحقیر اسم عالی زبان نمی آورد و نه نشانیان بارگاه
 عالی عرض کرده اراده اوب و تادیب نمودند محمد و م عالمی اجازت ندادند که می همبرین گشت
 آخر الامر اجل او را در بر آورد و با استماع انبیا و ائمه وی حضرت گریه کردند و تا هفت روز خور و نند
 نه آتش میدند بنده عرض کرد و مرای آن شقی حضرت چنان غم و الم میکشیدند فرمودند که در ناست
 و اسر انبیا و اولیا را ملوث میسازد و میشا باشند آن بغیر چنین کسان ممکن نیست حالادی مثل
 گاه بر دارند و صاف کنند چه چک و آلودگی جا مانده بود اکنون اینرا که توان نمود و پس از آن

بعد از کید الیه و آن اعلست زانی شیخ مدو شیخ موسی ساکن سیدیه و در سا طام مدبر مستقیم گردید
 که زانی حضرت در شهادت راجحوت و دوا ده بود از بی عالم حضرت و تادیت سده یاد و ماه اکل و تشریف
 لهر بود و در وقت نماز عبادان در تن سار کش را احصا پیده آگاه میباشند وی حضرت معصوم بود
 که مارا حری نیست و مو کما سید و در بار الیه تادیه نمایند مطلق همسری گدست بعد حالتی بر می داد و هرگاه
 که وقت نماز میرسد از وجود آگاه گردیده و صومعه بود و مارا و امیکر و در بار با جنگاں استعصارا بیعی کرد
 که پیش ازین بی عالم ظاهر و وقت نماز را سطر سارک محمود اکون آگاهی کمالست و در مورد الحال کار
 صورت گرفته پیش نظر حاضر مشهود و مرض میگوید ما مرض صلبیم و دست حرم سید به کس دست برآ
 علیه السلام ام محمود الطاهر و من مارا و امیام حیدری مدیجالت گنیزت آخر محبت و استعراق
 در حد اتم و دوا تادم و ایس از بی عالم اطلاع بداشتند از رساله مذکور و کفر تقاوه تاجان
 مصطفوی سلاله و دومان هر تفضوی آن عنقانی و او می توحید سباز
 میران تخریر خواص بحر قمر حضرت محمد سعید س ترمیدی عرف میران سید شاه بیسکه حسین جشتی ساری
 رحمة الله در رساله مذکور است صاحب تبه الساکین مولوی سید علیم احمد بحالدری که یکی از حلقه
 میراکی است میو سید محمد سعید بن سید یوسف بن قیطک الدین بن سید محمد الواسع بن سید احمد
 سید محمد سعید بن سید شاه نظام الدین بن سید شاه عزیز الدین بن سید شاه تاج الدین بن سید علی
 نوهار بن سید شاه عثمان بن سید سلیمان کفار کش بن سید محمد دوم سالار لشکر بن سید احمد رابن سید
 جوس سید اکبر علی بن سید عمر علی بن سید محمد حسن بن سید احمد حسن بن سید علی زبیر کاک بن سید
 ثانی بن سید محمد علی بن سید ناصر ترمیدی بن سید موسی حمیس بن سید حسین احمد بن سید علی و
 بن العابد بن سید امیر المؤمنین حضرت امام حسین بن امیر المؤمنین حضرت مرتضی علی بن ابی
 کرم الله وجهه آقا و احباب میراکی در موضع سیدانه که اردیهات قصبه کهرام شریف است و کرام
 از صفات تهر سیدانه است سکونت میداشتند قصبه دستار دادن دلی عهد کردن بر دوا ده
 هزار سوار سید احمد زاهد بن سید شمره ترمیدی مر سید خود بر پدر اناشار که آنحضرت صلی الله علیه و آله

سید محمد سعید بن سید یوسف بن قیطک الدین بن سید محمد الواسع بن سید احمد

و آمدن زید به بند و شان با اشاره آنحضرت صلی الله علیه و سلم و مقرر کردن محفل سکونت سیانه را به
 نشان دادن آنحضرت معلوم و جنگ کردن با سیانه نام به یمن که رئیس کفار و حاکم سیانه بود و شهید
 شدین زید بر موضع سیانه و بعد ازان تاریخ کردن سیانه را سید شاه سلیمان با اشاره آنحضرت صلوات
 و سیوانه نام نهادن آنموضع را در رساله مذکور مفصل مرقوم است آنقصه آبا و اجداد حضرت میرانجی
 و سیدان سکونت داشتند و والد زید که گاروی حضرت از دست معاندان شمشیر شد و والد زید شهید
 وی حضرت بی بی لکونام بسبب برادری حضرت میرانجی به سن هفت سالگی از سیوانه همراه گرفته
 در قصبه کبرام سکونت اختیار کرد و حضرت میرانجی را برای تعلیم علم طاهر بکنتی نشانده و دومی
 حضرت را بمقتضای همسالی با هند و بجهت الفت پیدا شدن که در کان انیمتی را در یافته و بر اقامت
 میکردند و میگفتند که با فقیر سحر الفت مناسبت دومی حضرت بمقتضای غیرت طیارچه بروی آن
 پیر زنده که و مردارید از گوشواره او شکست چون آخوند پیرین ماجرا خبر یافت بسبب طمع و تیاوی
 دست پر و سنگیر سالکان با دودیه طرقت را گرفته از کتب بیرون کرد و دومی با مقتضای صغیرین یا
 طفلان بیبازی مشغول شد چند مدت هم برین گذشت تا روزی حضرت شاه جلال برادر شاه فاضل
 محب و پسر از فرزندان شاه قیصر قادی که برای تعلیم مریدان در کرامت شریف آورده و نزد قریب و دیوار
 قصبه مذکور دیده که و کان بازی میکنند و دومی حضرت نیز در میان اینها بودند شاه جلال السیاد
 لیک را استفسار نمود چون نوبت بحضرت رسید پرسید که این فرزند کس است گفتند که فرزند سید
 یوسف است بمحور شنیدن این دست بردوش وی حضرت نداده شفقت تمام فرمود که امی صاحبزاده
 این ایام باری نیست وقت شغل خواندن و نوشتن است در جواب گفت پیش ازین میخواهم بگویم که
 آخوند مرا از کتب بیرون کرد و شاه جلال گفت که امر وزیر برای شما مقام میکنم و آخوند را در تعلیم و تکیه
 نمایم وقت شب چهار کس از مریدان خود فرمود که از خبر گیری خود و نوشتن و پوشش و خرج کاغذ و غیره
 و مواجب آخوند صاحبزاده قصور سازند و تکیه تعلیم وی تخلف ننمایند و بعد دومی حضرت را طلبید
 همراه خود طعام خوراندند قدری طعام آورده فرمود که این را پیش والد خود سید دومی حضرت گفت

راق وی حق تعالی است شاه حلال علی الصالح شیرینی و کاعده و لباس همراه خود گرفته و وی حضرت
 را از جواب سید را سخته دست و روی شویامیده و لباس پوشیده و پیش آن خود برود و فرمودند که
 سره شما سعادت آن مدد هم انچه میگفت هر چه در مایند عدل و حال سوال است لیکن در مایند شاه سید که
 سوارش بر مایند حضرت شاه حلال کلال آمد و گفت تو مردی هستی که از مردوده میرا کار نمودی آن مرد
 مرید و معذرت پیش آمد گفت سید را حلال کار هر چه را میبایست سعادت خود میدادیم انگاه شاه
 حلال ما خود مرد دیکه پیش تو سر آن مجید و کلستان و لوستان خود او خود و حلیه کتبت خود است و در
 گوش او گفت که این سید را ده قلم است مایند که خدمت او لواحق و کجای در تعلیم و تعلیم
 نداری از بناوت او مدد که مستحق تمام تعلیم و خدمت مشغول گشت مادر دیت تربیتش ماه کلام
 اقتد و هر دو کلمات که در جوامع محلات کتبت مصوب شدند بعد چیده و در برای تعلیم الحلال مکتبی طلعه
 مقرر ساخته چه که در تمام توانی رسیدند شخصی را ساکنان کرام عهد و عهدی یا مقرر و دانه الصبح
 پیشتر دست میرا می را برای تعلیم سیر خود همراه بر و چون در ان موقع رسیدند متوق صرفت الی در
 ماطس می حضرت ظهور نمود رالصع در ویشاں هر ملت و مذهب را که میدید طالب میگردد و چون
 بودند که در را بمعنی اطلاع یافت گمان بر که تا پید همراه در ویشاں شد سرود ما را ترسند
 سروی الله الیتالی پیش آمدی حضرت را که ارام برانید در ویشاں سید شاه قاسم نام در موضع کوه
 که از که ارام بارده کرده است سکونت میداشت میرا می در آنجا رفته قریب یکسال بحدیست او مایند
 و بهیمه گلشن آناه حیا معتقد در ویشاں شاه قاسم برای سقف خانه خود تهنیت تراشید و لود قاسم داد
 در ویشاں با گفت تهنیت تراشید در ویشاں آزار داشت تراشید دی حضرت میرا می ارام
 بر ویشاں دیوارهای خانه نهادند و تهنیت قدری کم لود سرکت ایشاں برار آمد چون در ویشاں نظر پاسبان
 دید که کلاه و قهقهه پیش شاه قاسم برین برادر و گفت که این تغییر مذهب و کلمات مینوای حضرت دارد
 لوی یا جیس نفرو داد و در آن حال خروم مایند ما را هم صاحب لصر گردانید او گفت که قاسم حقیقی
 حق تعالی است این نه وسیله است دانا واحد او اود هم حلال را دیده اند مرا برین و حلیه است و این

ایام پیر شاه قاسم در آنجا بود گشت ایقان میان همچون توحش صغیریم و میرانجی چون دریای عظیم است از ما و
 شما سیرابی او بنخواهشند باید که او را رخصت دهند تا بجای دیگر طلبند و به مطلوب رسد شاه قاسم حکم میفرستد
 خدمت را رخصت فرمود حضرت میرانجی فرمودند که چند مدت بخدمت شما ندم الحال جواب میدهند باید که اینقدر
 عنایت فرمایند که در پیش کدام بزرگی بروم اتفاقا شاه بهاول از طایفان حضرت شاه ابوالعالی در آنجا حاضر
 بود با خود گفت ترا نزد کمالی برم که به مطلوب میرساند لیکن مرید را پیش شناسی باید حضرت میرانجی فرمودند که پیرانتر
 مرید شناسی باید انقضای آن وقت شاه بهاول و میرانجی از موضع ملوی باراهه اینده شیرین که مسکن عالی شاه
 ابوالعالی بود روانه شدند چون قریب اینده رسیدند شاه بهاول پیشتر بخت عالی رسید بنیالعالی
 فرمودند که رفیق را کجا گذاشته ای گفت پیشتر آمد میرانجی که سحبه کشی پس باز نماند بود و یکجه مقصود کرده
 می آمد شاه بهاول از خدمت شریف برخاسته میرانجی را از اشارت راه همراه خود گرفته بنحیض حضور پرتو برود
 حضرت میرانجی پیش از ملازمت عالی در میان راه بشاه بهاول فرمودند که پیرین لطیف با ملین چار یا نشسته اند
 چون رو برو شدند بنیالعالی فرمودند که بیا میران من رفیق تو کجاست یعنی خفه میرانجی عرض کردند او را
 گذاشتم و از آن وقت ترک نمودم بعد از آن تعلقش ذکر فرمودند و رخصت مراجعت دادند به حسب حکم رخصت
 تا به ملوی رسیدند و آنجا میخواستند که تاسه روز به پیش نشانند و گفت از دهن بیفتند و چون به پیش آمدند
 از آنجا بکرام رسیدند و در مسجد محمد فاضل قانون گو سکونت کردند محمد فاضل برای وی حضرت بهروز در
 طعامهای لطیف میفرستادند و از خوردن طعام لذت میبردند و در عبادت و ریاضت مشغول بودند و در آنجا بهروز
 مسجدی که الحال نزدیک قرار شریف است اقامت اختیار کردند و مردمی را فرمودند که مرا و عیال خود داخل
 گردان و طعام هر چه باشد هر روز به این من بیاری طعام تو از آنجمله اختیار کرده ام که گوسفند و گاو و بکرا
 و اسب و سگ و مرغ و طیور و گیاهان و هر چه در آنجا است و هر روز مقرر کرد که از آنجا شش روز یکبار بآب
 تهر کرده بخورند تا صفای قلب و وجه اتم بدی نمودار و در حضرت بنیالعالی و اینده بر فرش شیش
 گاه نشسته در پیش شاه میکردند که تار موی بر شیش افتاد و حضرت میرانجی بکرام بودند و دیدند که یکم از پیش
 میرید باشد بر شیش افتاده است همان زمان روانه اینده شده و بنحیض رسیدند و عرض نمودند که طایفان که در آنجا

محاسن شریف بر حسن خصال نموده است حضرت جمال عالم میراجی با همه گزیده و مودود انموثی که است حق
 میراجی را اسما بر داشته نظر کرده ایم در تندی عالی که اما کتب عالمی و کامل بود و دستاورد تندی کامل طبعی
 یا مصلحت گاه برده ساد که بر چندین مکتوبات توفیق کرده بود که میراجی این فقره نیست فقره می دیگر است چنان
 حکم صادق ماطل سواد معالجات ماطل استیاری داشت که بر این گفتا که در نامه روز یکم عرض بر این
 ساحتی خورایید تا صفای قلب کج طرح مخرج پیدا شدت لغات حق روی خود ادا داشت بعد از آن در پی رسید
 بر حضرت کرد و فرمود بیاد حد است و مالش و می حضرت ما که ام رسیده بود با وقت مسعوق گشت بعد
 مدت رفته حال عالی متعجب طلب رسید چون میراجی را بسبب کثرت محابه در پابست و قلت ملعام و
 مسام صفت شده بود در جواب نوشت که الحال طاقت رفتن ندارم در عرصه جدیدی هست حریف ساد چون
 شد چون سامل رفته را واه کرده ام جس جو در اقامت نمود و چنانچه نوشته سیر عمل نکردی و توقف نمودی
 بعد از آن معالین حامل رفته را واه شدند و در عرصه دیاس بر دو یک غروب آفتاب در امتیه رسید
 حال عالی رسید که که ام روز که ام ر واه شدند و عرض نمودند امر و قریب در یاس بر در رفته تریف
 مشرف شدم مستحب کمال جواب نوشته و قاصد را واه ساقم بعد از آن جس جو در اقامت کردم و
 و نوصیه دیاس محصور بریدم ما رسید که در یاسی همچون یک بطور عود نمودی گفتند که بر روی آب گذر
 کردم و یا پیش هم نرفتند پس در پس جواب و سوال جست کردند و فرمودند که میراجی رسالت است
 است بعد از آن میراجی در چند روز که ام رسید و در کشی عود نمود و نگار خود مشغول شدند و در وقت
 شب یک تخته تر جاده اداخته در آن نوشته یا حق میگردید و محسوس میگردید که در جواب خوانی رفت
 در جاده خواهی افتاد و او که با پاره که جمع کرده نشانی که میگردید و بر روی بر دور میگردید
 بر این که ز امید و چون به عالمی وقت رجعت فرمود که میراجی تو تکلیف آمدن اینجا خواهی شد
 که من نزد تو خواهم رسید اما آن میراجی ما بر یارت رفتند حضرت حال عالی بگوشت عده خود تشریف برد
 و بر این نگاه و حاکم و بیاد در عطا فرمود و میراجی عرض کرد که بنده دلیالت این لباس ندارد و فرزند
 من میگویم و تو بعد از این میباش که می حضرت میراجی بر این افتد انزال بر عالمی بهاء الوه عالمی پوشیده و کوشش

بجای آورد و بعد از آن از حجره بیرون آوردند و به تشریف خلافت مشرف ساختند حضرت مرشد ما و مولانا
 وسیع نام میفرمودند بر سقف حجره تشریف حضرت شاه ابوالعالی قدس سره که گشته بود و در میان بر سقف
 میفتند میگویند در دست نمیشد حضرت فرمودند انیکار بنیر از میران درست نخواهد شد میرانچی در آنوقت
 در چاه بودند چون پر دانه طلبی از بارگاه شاه گریه بحسب لطاف بیرون چاه آمده بحضور حاضر شدند
 حکم دادند که ترا برای سقف کوبی حجره طلب داشتیم حسب الامر میرانچی بر سقف حجره رفتند گمباه از آن دور
 کرده و گل انداخته و آب پاشیده در کوفتن آن مشغول شدند در هر ضرب که کوبید بر سقف نیز در مقام
 کشوف میگشت در سال که گذشت صاحب تربته الامام و اح سید سلیم اند حسنی فاضل جالندری
 که اجل خلیفه وی حضرت است میگوید که چون قریب پانزده سالگی رسیدم بخواندن مطلوب بخت
 سید که مشغول شدم و دل از تدریس علوم رسمی سیر شده بود و نیاز آن بمطالعه کتاب عوارف
 مشغول میبودم میخواستم که چند مت شنی رسم که در طریق سحر و دیه بود و اکثر متعین ولالت مشایخ
 چشتیه میخواندند و همواره حضرت پیر و دستگیر النضر در متنی تندیدب خاطر میزد که شبی در خواب دیدم
 که خواب رو پیش من آمد و گفت حضرت شیخ فرید که پیشگرم پیش تو فرستاده اند و فرموده اند که بیا
 حق اشتغال غافل و لغافل کن چون بیدار شدم دریافتم که مشایخ چشتیه مرا بطریق خود میکشند
 و آیا و اسرار و من نیز درین سلسله ارادت دارند غم کردم که در طریق چشتیه بیعت نخواهم کرد
 پس دیدم که درین زمان در سلسله چشتیه که انم شنی است اکثر بل همه میگفتند که درین ایام مثل
 سید بیکه ندیده ایم و مناقب ایشان مذکور میساختند از استماع این سخنان کشتش دل جانب
 پیر و دستگیر قوت میگرفت تا شبی در خواب دیدم که من و سید عابد فرزند سید ابراهیم مرحومین بجای
 نشسته ایم ناگاه ویرا گفتم که من و تو برای زیارت سید بیکه علیه الرحمه برویم گفت باشد پیر
 روان شایم تا الصحرای و سید رسیدیم و حضرت پیر و دستگیر در آن صحرا بر چارپای نشسته اند
 بجانب مغرب و ما هر دو از جانب غربی آمده بمفاصله بنقاده در عه تخمینا از چارپای نقطه ایستاده
 بجانب مشرق روان شدیم چون قدری مسافت رفتیم سید عابد گفتیم که در پیش را گردیده

مار ریارت که کم بهو سیری حاصل شده پس مار گردییم بمقام حسیت رسیده متماثل سار یابی الیشا ویم
 ناگاه حضرت پیر شکیروست مار که بچو برق حاطی در ار کرد و دست راستش گرفته نسوی خود کشید و پیر
 پس پایله یار یابی رسید حضرت پیر دستگیر نمودند که این کوزه گیر و دوسو سار و دوسو ساختن آغاز کردم
 و دیدیم که وقت نماز حضرت است و دوسو تمام کردم ناگاه از جواب بر آمدیم دیدیم که وقت نماز است سر حاتم
 و دوسو ساختن و مسجد رفته نماز جماعت گذاریم و میمنه را این هر رسید سحر کردیم که یکسار نماز مجرور وقت گذاریم
 میسر میشد از ابرو از حرکت حضرت پیر دستگیر جماعت نماز مجرور رسیدیم و وقت تمام میشد بعد
 ادای رسم بیعت نمودیم و دست بچو میزد که کرمانی که از کار میزدان حسرت پیر دستگیر بودیم و مجلس
 حاضر بود از حضرت سوال کرد که این بیت تواجیه تیرار علیه الرحمة بیست سر بر دلق مرتفع بیاد ما دارد
 در از دستنی این کوته استیخان بین ندیدیم می دارد و در از دستنی در و نیشاں سمیت فرمودند که دستهای
 در و نیشاں در از میباشند و در و پیر رسد که حاصل بحال دیری ایمنی را خوب دیده و در استیست
 و از روی کرم تغییر این فقیر حاصل بحال دیری نمودند و تفصیل آن بیان کردند که این را کلمه
 آن بود که یاقدم راه رود مس اورا کشیده و دست خود بر دانتنه آورده ام بچو اراده قدم
 نهادن کردی مس قدم اورا پیشتر می اندازم و اشارت مال کشیدن کردند که در جواب دست را
 کرده این کس را محاسن خود کشیده بودند و مال میداشتند لسا که این در ماده را در راه حادث
 بود از تشدید این سوال و جواب تمیز شدیم که ایچو در جواب و بیداری گذشتند از احاطه علم و قدرت
 حضرت که مخلوق مالمق انداند بیرون سمیت الضیاعقل است و پیر در مجلس بیاد کرد که کرمی که کلمه
 لا اله الا الله و کرمیاں آمدی که ار علما در اسمی شسته بود گفت که در ای احاطه می الساست و مسی
 که مایس کنند قرآن را کرمی کال یعنی از حدت اصغر و اگر حضرت فرمودند که احاطه را بر الساطع کرد
 پیر ضرور چر انگویند که مس نمیکند قرآن را و اورا کحالی داسار دی نمیکند مگر کسانی که یال انمار
 آلائیهای شری و احقر را حاطف ساخته فرمودند که حاصل بحال دیری آیا ایمنی که گفته ام خوب
 مس و ترکیب درست است

سرایم در دایه پیران محمد بن شیخ و تلقین من نمایند بیان رسیدن بشرت ارادت و تلقین سعید
 علیه السلام فاضل مولوی دارد لیکن برخی از ان واجب دانسته و خلاصه کرده نگاشته ام کرامات و خوار
 عادات و واقعات و مکشوفات مقامات و شوق و ذوق و شورش عشق و ترک تجرید و سیرانی
 ابد و سیر فی الله و رسانیدن طالبان الی الله و سی حضرت میران سید شاه سیکه سر پنا هر و انهر
 من الشمس است عمر شریف بهشتاد و پنج رسیده بود وفات وی حضرت برورد و شنبه و نیم رمضان سال
 یک هزار و یکصد و سی و یک بود از پیروی در رساله مذکور است در کتاب نواید الفوائد سید لطف الله جالندری
 مینویسد خلیفه وی حضرت چهل و دو و اند اول خلیفه شاه محمد باقر فرزند ارجمند حضرت سید شاه ابوالعالی
 دوم حضرت شاه نظام الدین خلف شاه محمد باقر مذکور بالا رحمة الله علیه سیوم سید فاضل چهارم
 سید عبداللهم بن شیخ نعمت الله ششم میان شاه اورنگ تحصیل علم حدیث و غیره از شیخ خود
 نموده در قصبه بنور بارشاد مشرف شدن اشتغال میداشت و قبرش هم بهمانجا است بنفتم خواجہ
 محاسب نجایاب نواب روشن الدوله مظفر خان بهادر وزیر عالمگیر بادشاه بود پیش قلعه ملی
 سسی ساخته النیان است هشتم شیخ امان الله شاه با جازت پیر در سرهند اقامت و زریه
 بارشاد مشرف شدن اشتغال میداشت و قبرش نیز بهمانجا است نهم سید جواد دهم میان انبیه
 یازدهم سید شاه محمد نعیم دوازدهم سید مرتضی کرد پری سیزدهم سید غلام الدین چهاردهم میان محمد
 شاه پانزدهم حاجی بیت الله شانزدهم میان شاه شجاع قتال هفدهم میان که معلی بنیر دهم میان محمد
 حیات نوزدهم خواجہ عبداللہ بیستم میان عبدالرحمن سبکیم میان عنایت الله پیر خون فقیر اسم
 شریف حضرت عبدالکریم سبک دوم میان غلام محمد سبک سیوم میان مومن خان سبک چهارم مولوی
 غلام حسین سبک پنجم میان شیخ محمد سبک ششم میان افضل سبک هفتم میان محمد اعظم سبک هشتم میان شیخ
 نهم میان محمد شاهرشی ام میان محمد فضل خان سسی و یکم میان محمد پیر پوسی دوم میان اندک
 سسی و سیوم سید علیم الله فاضل جالندری و سسی و چهارم میان محمد اشرف و بعضی از قوم بنیر دهم
 و مومن بودند چنانچه بابا یحیی لانا ته و لاله بهر نه این چودهری سسی و نیم صوفی صدیق سسی ششم میان

رسیده و میت کور و جملات در پاجاهات بسیار کشیده و دیوانی چنان مستغرق شده که تنها از خانان خبر شده تا عمره و آذوقه سال آن
بودند و در ذوق ایشان والدین وی از کثرت گریه ناپایدا شد و میر انجی چون این حال دیدند از تور باطن دیوان
آن حضرت را از کار که در یای شور بار آورده اند و گردن و گردن و چشم و الدین ایشان بنیانشند و شادی
ایشان بعل آ آورده و می حضرت از خطا همان بسیار یکتند و مراعات و خاطر داری با همان بغایت یکتند
خلیفه اول وی حضرت سید محمد اعظم دوم خلیفه حاجی محمد خیات این که موضع منسوبه وفات وی حضرت
در هزاره یکصد و هفتاد و پنج نانج و صال شمع چشتیان مرقد شریف در و پیر شریف قریب و ضعه حضرت
سید یسین صاحب که شاه ولایت ان دیار است و جد بادی وی حضرت بود و از مسجد سمت شمال است
رحمه الله تعالی علیهما ذکر مرزا جان جهانان **مظهر شهید قدس** سره در مکتوب اول من جمله
مکتوبات خویش حضرت شمس الدین حبیب الله جناب مرزا جان جهانان **مظهر شهید قدس** است
سره میفرمایند بخود را ملکر التماس تحریر بنسب و حسب از فقیر کرده ام چون فائده معتد بها
بر ان مترتب نبود و تا غفل می نمودم اکنون که سماعت از حد گذشت مجملی محو میشود و در باب مذکور
سر مایه وجود فقیر در آغاز کف آبی است و در انجا هست خاکی و در عالم اعتبار بنسب این خاک است
و هست واسطه توسط محمد بن حنیفه بشیر همیشه کبریا علی مرتضی علیه التحیه و الشهاده میرسد امیر کمال
نام یکی از اجداد فقیر در سینه هشتصد و هجری بمصر می از بنده طائف در مملکت ترکستان افتاد
و با صبیبه یکی از حکامان آن حدود و دش که سردار الوس قاقشالان بود و وصلت دست و او چون
پسری نبود بعد فوتش حکومت آن ناحیه تعلق با و داد ایشان گرفت و قتی که هیالون بادشاه
ممالک هندوستان را از دست افغانه شور مستخلص گردانید از ان خاندان و برادر منوچا
و بابا خان نام را که بسبب واسطه بامیر که پیشتر همراه او و احوال اینی هر دو و رواج اکبری مسطور
و نسب ماوری ابن بزرگان بخانواده امیر صاحب قران میر و بنسب فقیر چهار واسطه بابا
منتهی میگردد و پدرم بچشم خان مذکور که در هند اکبری مصدر یعنی شده بود و بعد از آنکه منصبی گرفتار ماند
و عمری در خدمت او رنگ زیب بادشاه که زانیده آخر بدست ترک دنیا مغرور و مغرور گردید و در

مکتوب بنسب

الوزارها و سنات گشته سادی تعینات عالم کرده اند و خارج ظلی که ظل خارج حقیقی است بمنع خداوند
 بوجود ظلی موجود شده بنابر این شرکت مصدر آثار از خیر و شر شده اند از جهت عدم ذاتی کسب شر نهانند
 و از جهت وجود ظلی کسب خیر مخفی نیست که در عالم حس هرگاه شخصی بر آراء متمثل از الوار شمس نظر میکند
 بملاحظه اولی همان الوار می بیند مرآه را چرا که مرآه در شعبان الوار مخفی و مستور گشته است و هرگاه
 بذات نگاه کند بلحاظ اول همین متعین ذاتی خود را خواهد دید نه الوار را چرا که غطا و بر ظاهراست پس
 صوفی بر ظاهرا هر شریفه و حسینه بر جهت وجود که در آن مظاهر است و مصدر خیر شده است می افتد و چون
 در خود نظر میکند نگاه او جهت عدم که ذاتی اوست و منشا شر است خود را با فساد و خود را از خیر و کمال مطلقا
 عاری خواهد دید و خیر کمال ساریتی را که از جهت وجود کسب کرده آزان خود را بخوابد یافت تا بچار خود را
 از کاف و دیگر اشیا اخیسید بر نخواهد فهمید از اینجا معلوم شد که مقصود قایل این قول آنست که صوفی
 کامل خیر و کمال را اصلا منسوب بخود نمیاید و ستا میداند و همین است معنی فناء تام و حاصل شهود
 صحیح و اگر صوفی را نظر بر جهت وجود الوار استعار خود می افتد و جهت مرآتیت ادا که عدم است مستور نمیدانند
 از دو دعوی انا الشمس سر بر میزنند و همین است سرانجام حق گفتن حسین بن منصور رحمة الله علیه که
 آنجا بورد و بدو معذور بود و انا داران و بدو خطا کرد و از غلبه سکر و جهت وجود جهت عدم تمیز نتوانست
 و بسیاری از سالکان این راه را از چنین اغلاط واقع میشود الا من عصمه الله تعالی ببرکت جمیع
 صلی الله علیه و سلم حالات با کرامات حضرت ایشان از رساله مقامات و رساله معمولات و مکتوبات
 منظمی ظاهر و اظهر من الشمس میگوید و حاجت بقدر برترینست تاریخ وفات عاشق حمید
 مات شبیدا و تقرب واقع وفات در دیوان خود میفرمایند بیست و پنج مرتبه از غایت
 که این مقتول را خبر میگفتای نیست تقصیری بود حضرت حاجی رفیع الدین خان یکی از روسای وزیران
 این شهر را و ابا بود و اند و به نسب حسب شیخ فاروقی و صاحب تصانیف و محقق بود و در
 شاه عبدالغفر نزد پای قدس سره اکثر جواب خط ایشان جمع نموده اند چنانچه مجموع آنها را از
 رساله است مسمی با سوله و احوال و بسیار مشال و صوفیه و بزرگان دین را دیده بود و در صحبت

و شوق زیارت حرمین شریفین است تا آنحضرت صلی الله علیه و سلم با کلمات پید و پاک
 آنحضرت شرف زیارت بر من شریفین شرف منزه هر مکان و هر مقام را نمیتوانست
 و حاکم کعبه را میبوده و در سفر الحرمین ایستاده اند و زیارت دهم دی الحجه سنه یکم را در و صد و
 و سه وفات یافت انسان در سال مذکوره مینویسد در احوال احوال او و صف او و علم او
 و القاف آداب شریعت و طریقت و فصاحت لسان و ملاحت بیان محتاج تحریر نیست
 و ما فی قصه بسیار مرالی و شفقت میفرمودند هرگاه کمر آلودی عریب حاره را نه قدم میزد
 عیاستی و یکبار هم اینجا افتاد فرمود و مضمون این چند بیت حمد و مدیحات و لغات
 در مفتح منوی که شروع نموده بود ماره است **ع** عداد از آثار حمد مایست بد محمد حرم
 براه شما نیست بد حدایح آفرین مصطفی س **ع** محمد حسد محمد حسد **ع** مدیحاتی
 اگر مایه بیان کرد ده تنی هم کفایت میتوان کرد بد محمد **ع** تو میجو ابراهیم خدا را بدایه
 عشق مصطفی را بد و کرب و اکس منظر فضولیت بد سخن را بد ازده افروغ تر فضولیت
 شب حاتم از سال هزار یکصد و نود و پنج مرد دست بعضی را عیالات لشکر کف نال
 مقتول شد و آخر همان سال نجف نال هم رده نماند و در سال دوم و سوم مایه نال
 و جواشی دی رسگمای عدم ره سیرت مد و یکی از آنها ساکن دار و مایه مار نال
 اوصاف دلال هر که در افتاد و خورشاه قطب الدین ایبک مرید و جلیله شمس
 حلف تو آه محمد **ع** لغت صدوی حرم و لیسند جواحه محمد **ع** معصوم و دی و مد احمد نال
 حضرت شیخ احمد سرزند می محمد الف تالی اند و در تذکره مذکور است پیش از آن
 خود در سلسله دیگر نیز انساب است عالم بود و در کتب حدیث بیشتر اشتغال
 و ساکن بر باناسم میگفت و در اجماع الاوقات زمان وی تباوت قرآن یا خواندن در روز
 می بود و حرال ضرورت آید گان از ذکر یکبار بنماید گاهی در سر زند می بود و در روز
 شیخ محمد زبیر و گاهی در شاهجهان آباد و در اربعه خواسته محمد یاقی الله فاد و بنال

نصف سینه یکصد و نود و پنج
 در خط

از آدم میراست و با کلفت ایشان بنمود آخر الامر در سال هزار و یکصد و هفتاد و شصت که احمد شاه در
 و تاسه شیره را قتل نموده شهر دلی را غارت کرد و بانه مردم شهر که پیش از وقوع فتنه برآمده بودند در کیمیر
 و از انجا رد آنه حرمین شریفین به شذر از دیها الله شسته فاذ بعد از حصول سعادت حج و انعام
 رو به بزم سکینه علی صاحبهما الصلوٰه السلام نهاد و سعادت زیارت سیدنا امام علیه الصلوٰه
 حاصل نمود و بعد از چند روز فوت کرد و در بقیع برابر قبر خواهر محمد باقر سادقون شد و این
 برست گنج شمالی و غزنی قبر امام السالین حسن مجتبی علیه و علی ابائمه السلام واقع اند و بدو
 سنگ رخام که بر بالایین دو قبر منصوب است از دیگر قبور ممتاز است اول ملاقات
 من با وی در سال هزار یکصد و شصت و هشت هنگام مراجعت از لامپور در سمرقند
 بعد از آن در دلی و کیمه بارها بنجدش میرسیدم و در بقیع زیارت قبر وی کردم و در
 جمال که در لامپور بود و مردم بسیار با وی را بطارادت و حسن عقیدت داشتند خلیفه
 شاه قطب الدین بود و در هزار و دویصد و نه فوت شده و در لامپور مدفون است
 رحمه الله علی جمیع عباده الصالحین ذکر سید علیهم السلام فاضل جالندری
 در تذکره مذکور است مرید و خلیفه حضرت میران سید شاه بهیکه چشتی است و از علما
 شریعت و ادب طریقت قطعی کامل و نصیبی وافر دارد و فقیر گیاره ملاقات وی را
 است از آیندگان جالندهر شنیده میشد که تا حال تحریر زنده است و سن شش و شصت
 قریب بسد رسیده مردم بسیار بوسی ارادت دارند سلسله الله تعالی و هم در تذکره
 مذکور است و سید بهیکه از اولیای کامل و عارفان محمد خود بود و حال قومی داشت و تو
 ویرا برتر شدن اثری بلیغ بود و خواهر ارق بسیار دوی بطور می آمد رحمه الله علیه
 و قبر وی در کرام است بزار و تبرک و یکی از مریدان سید بهیکه محمد تعلیم است که در کیمه
 کردیمی است هر چند که در غرب رویه تمام سیر اقامت داشت مردی بود و صاحب شوق و حب
 و حال و مکان وی در انجا بسیار لطیف و منزه و مصفا و دل نشین بود و بعضی تبرک

سید بهیکه چشتی
 در بقیع

۴۹۲
 الوداع العائلی
 شیخ وی را با خود کربار نموده می‌شنده در حاکم جهان بایست است ذکر شاه محترم
 که پدرش قاضی جوهر بود و وفات پدرش قاضی جوهری در بدو بی آمدن شاه بهرام
 مستدسره و بود که قضا عالی است بسی بخیرانی مایه گردید است از دست شاه دود
 مشغول گشت با مقصود رسید و بعد از وفات جوهری است و دیگر از خلفای سید بیگانه
 غایت اسکا که در سلوک که آتادی است رکاز داری مسلح کرده راه از سر رسید
 دست ذکر حضرت اخوند فقیرم و تنگ بود که باست جوهری و قاضی وی شیخ عبدالکریم
 از حاکم شیخ عبدالقدوس گنگوئی است در رویه ای احسان رفته و طس گرد و وی در انجا
 از کتم عدم لوحه وجود آمد و با قاضی استعدا و حلی در طس و هم در بدو دستان تحصیل
 نمود و در پیش او در ملا دید و سال و تعداد و دیگر ملا و عرب با حاکم کرد و با شایع
 و دفتر ای ال عصر ملا فاس نموده و در سلوک که قصد است متصل به رسید شاه غایت که حاکم
 سید بیگانه استی بود و دید و میریت که گوید سید بیگانه شاه غایت را از آمدن وی خبر داد
 بود و شیخ و اسدال خود سیرده که لوی خواهی رسانید و شاه غایت سالها انتظار وی
 می بود و چون رسید شامت و امانت سید بیگانه لوی حاکم کرد و وی را با حاکم ساقه
 کشیده و از الام در درملی و رام بود و اقامت و در دید و شامل شد و مردم بسیار چسب
 روی رجوع کردند و اسفا فقه علوم ظاهر و باطن می نمود و نقد استعدا و جوهری و شش
 بعضی می رود و وی بر طریقه سلف صالح رسا دل و کلی تکلفی نیست یکم و اصلاح
 آستانه و گوید در توبه وی تاثیر می بود در حال هر که میو بیسته است و اثر آن رو و روی ظاهر
 فقیر را و دو بار در مراد او ملاقات شده در دو ماه شعبان سال ششم از هجری
 وفات یافت رحمة الله علیه و بعد وی خلفای وی طریقه افاده و افاضه را جاری می داشت
 کاتب الحروف بگوید نوشته دیدیم حضرت شیخ عبدالکریم عرف اخوند فقیر و صاحب
 از شایع حشیه ملاقات کردم شبش جمله حضرت سید شاه بیگانه پیر میان فاروق و ساقه

و ملا سید علی محمد بنی بی سیم و غیر ایشان یکی استاد سید شاه بهیکه که نام وی حسن بود و ملاقات
 و سید شاه بهیکه ملاقات حضرت شاه ابوالمعالی بست میان حسن کرد و هر دو توفیق حضرت شاه
 ابوالمعالی بودند و در تعلیم سید شاه بهیکه از میان حسن یافته فقیر از همه دعا و احوال تفرموده
 و حجت الله علیه نقل نما از مقامات دوستان دوالد بزرگوار خود شنیدیم و صاحب داده حضرت
 غلام حسین فرزند ارجمند اخوانه صاحب باحافظ شاه جلی حسین مرید خود که ذکر کرد و ایشان
 خواهان آمد میفرمودند که چون پدرم بخدمت حضرت شاه منور الالباب رسید و در حضرت شاه
 منور مکان بود و ابروی خود که از بس دراز می عمر فرو بسته بود ویرداشته و باوکل نظر
 از سینه ایشان گذرانیدند و فرمودند که ای اخوند دیگر کشید و شغل تعلیم فرمودند و کلاه
 که زبان بپندی از انوپ میگویند مرحمت فرمودند چنانچه معمول کیا است و فرمودند که در
 شیخ عبدالقادر جیلی را قدس سره و عنومی کنانیدم خطره گذشت که آب حیات خودم باغ
 و در شود و شیخ محی الدین گیلی فرمودند که باقی مانده آب و عنو من کم از آب حیات نیست چنانچه
 اذان آب خودم عمرم پایا اخوند تا این زمان دراز کرده اند کمال و در نش نقش اسم و
 بر محل قلب ایشان سوراخی شده بود و منی گرفته آب سبچیدند تا از ان سوراخ بیرون
 حضرت شاه دو لکه گزاتی که خلیفه غوث الاعظم بودند ایشان را پاره خود گرفته بخدمت
 غوث الاعظم آوردند و ایشان خود را در خدمت غوث الاعظم مشغول داشتند طلب
 اخوند فقیر یک شیخه طریقه قادریه بنام ایشان نزد خود میدارند و طریقه ایشان تعلیم میفرستد
 و قبر ایشان در آله آباد متصل خروماع است الحمد لله شیخه قادریه هم درین کتاب با تمام رسید
 ذکر آن زبده ارباب نیاضات و مجاهدات نامتلاسی و عارف اسرار
 و معارف الهی مرشد اعظم سید محمد اعظم رحمة الله علیه ایشان مرید
 و خلیفه عم بزرگوار خود سید محمد سالم بود مولد و موطن و مدفن وی در ویرانه شهر است
 که لطیف دل نشین شهر است بر کنار دماغی سبلج سمت مشرق واقع است و گردان

سید محمد

که در بخت و چرخم جامی الکاشی سینه بکند و شصت بود است و محمد شریف ایشان پیش
 و پشت رسید و در دو آسب تکرار مکرر می گوید شیخ کینه الله از کبریا مثل کینه زمان خود را
 و از علوم ظاهر و باطن و تفسیر و حدیث نصیبی دانی داشت انشیری نوشته سنی بکلیبی مردم
 بسیار از وی مستفید بودند و عوارق عادات از وی بطهری آمده و از اجاجانان شهر
 رحمة الله علیه با فقیر نقل کردند که روزی من بملاقات شیخ رفتم صحیح بخاری را در دست میگفت
 و آن حدیث مذکور می شد که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرموده است امر و در شیطان را
 که لقب و سوسه از انعتن مردم آمده بود و خواستم او را بسوئی از ستونهای مسجد ببرم
 تا که دو کان مدینه با وی بازی کنند و دعای سلیمان یاد آورم که رب یتبلی ملک الانبیاء
 لا حد من یقیدنی ترجمه گفت سلیمان علیه السلام ای پروردگار عطا کن مرا آن باو شای
 که راست نیاید یکس با فقیر از من از وی دست برداشتم مرا گفتند بخاطر من گذشت یا شیخ
 بر بیان معنی الفاظ حدیث کنایت نخواهد کرد یا فائده دیگر از آن استنباط نخواهد نموده و آن
 از کدام علم خواهد بود این غلبه بخاطر گذشته بود شیخ روی جانب من کرد و گفت از این
 فائده از علوم صوفیه مستطامی شود و آن آنست که اگر شخصی به شخصی بعضی لقمه قوت کرده باشد
 شیخ دیگر را باید که بلاخه شیخ اول درین شخص تصرف نکند گویند ایشان قریب ایام فوت
 نمود از شاگردان آباد این بیت بخلیه خود خوانده معطفی که مرارش در دروازه آباد است نوشته
 هست اگر بستر من میروی قدم بردار که همچو رنگ خامی و دیدار دوست بدوی از این بخت
 بر قرب اجل شیخ پی برده همان زمان از مراد آباد روانه شد شیخ رانده یافت به چند
 در خدمت وی ماند و بدستوری براه آباد باز آمد انشی انشا الله تعالی تو کفر خواهی
 در وقت انتقال این بیت میخواندند و به ستار خاطر عشاق بنی بخلیه است هم بخلی که تم
 یاد در دست بی ادبی است به در و در بخت چهارم به نعل سینه هزار و یکصد
 در نعل و در بخت کرد که شیخ کینه الله علیه و سلم صاحب مناقب مذکور از

در بخت و چرخم جامی الکاشی

مراتب سیاهی میوه که سبب ایشان بخت شمع التیج شهاب الدین بهر دوری می
 و ساکن قصه کاکوری و لغوی کراون که از مصافات مله که است لود و نرنگان
 ایشان اروا بیت آمده و را کما سکوت اختیار کردند و هم وی از محرم الاولیا میویس
 که موطن و مولد ایشان قصه مکران بود که متصل ابیه منصوبه او ده است حول شهر
 و ندریس شمع کلیم الله همان آنا دی بسبح ایشان رسید برای طاعت علم ظاهر
 در شاه جهان آنا و تشریف آورده خدمت شمع کلیم الله حاضر آمدند جدیدت در آنجا
 تحصیل علم ظاهر کردند بعد از احاطه علم ظاهر به اقصای سعادت جلی و استعداد دار
 برای تحصیل علم باطن از شمع کلیم الله کسوف معیت شریف شد و استفاده علم
 بود و در این صحت وی مستفیض گشتند و کار کرد و خلافت یافت حول ولایت
 ملک کس مامور شد و در شهر اورنگ آنا و قیام داشتند و صاحب آثار الهی و دیگر
 که شمع نظام الدین ادا و رنگ آنا و تشریف آورده و از شمع کلیم الله خلافت یافت
 ماد و اورنگ آنا و تشریف برد و انتمی و این سجع ایشان است در عارف و اما کثر
 نظام دین بهیا معشوق و ایشان مجمع علوم ظاهر و باطن و از اهل وحد و سماع و سا
 ذوق و متوق بودند و مردم بسیار ایشان مستفید شدند حول عمر شریفه شد و در
 پیام اصل در رسید و تا حشرت رسید و در او هم ذوقه بعد شش ماه اقبال
 شمع بود و سید بکر از و یکصد و چهل و دو عات یا فخر و در اورنگ ماد و فخر
 و سوار یسر در عقب گذار شد و اول محمد اسمعیل دوم مولانا فخر الدین سوم غلام محمد
 چهارم غلام کلیم الله رحمة الله علیه و پنجم مولانا فخر الدین ایشان ثانی فرزند از
 نظام الدین اورنگ آنا دی بودند و نسب نادری ایشان سید محمد کیس و راز میر
 ولادت ایشان در اورنگ آنا و سبب هزار و یکصد و شصت و شش بوده است و
 علوم ظاهر و باطن را پدر بزرگوار خود نمود و در عمر شانزده سالگی پدر بزرگوار ایشان

نعت خلافت خاتم فرموده فوت کردند صاحب بیمار الصفا میگوید بعد فوت والد خود در آن
 شده و بجزیر شریفین آوردند چند روز در آنجا قیام داشتند بعد از آن در سنه اربعه جلوس
 احمد شاهی مطابق سنه یک هزار و یکصد و شصت هجری بنویس و دهلی تشریف آوردند و
 از ذات قاضی البکات خود خلیف را فیض عالم ظاهر و باطن رسانیدند و از رساله مرصع و
 فخر الحسن بالصفات ایشان سلم و منتقل ایشان بر ظاهر است اتمی ایشان و در همین سال
 فخر الحسن ثبوت ملاقات خوابه حسن بصری با علی کرم الله وجهه نوشته اند و عمر شریف بشاد
 رسیده بود بقولی ۵۰ بود سالی که فرخ میمون بد شصت و پنج هزار صد افروخت
 فخر دین با قدم سعد و حیدر دهلی گفته اند انجمن شد که روان مر و مک در و چون وطن
 گشت دهلی چو چشم را روشن بد و در همین سن بعد شش ماه و یک پین تشریف بر و رفت
 و در تذکره نکو راست مولوی فخر الدین امر و در ظاهر آیات و مجمع کمالات ظاهر و باطن ذات باک
 اوست و آنچه حق سبحانه و تعالی از علم کامل و عمل شامل و اخلاق سینه و شمایل مرضیه در
 جمع نموده اول دلیل است بر فضل و کمال وی در جای اکثر طالبان حق و دین زمان کنونی
 اوست و خلق بسیار با دے انتساب دارند و فیض ظاهر و باطن میر یامید که هم ساز نسایه
 بلند پایه او را بر مفارق طالبان و سالکان بسط دارد و مرید و الله و است شیخ نظام الدین
 که مرید شیخ کلیم الله است و بخلاف وی در او رنگ آباد قیام داشت و در آن ملک مردم بسیار
 مرید و معتقد وی بودند گویند شیخ کلیم الله شیخ نظام الدین بولادت مولوی فخر الدین ایشار
 داده بود و گفته که ترا پسری چنین و چنان به عرصه وجود خواهد آمد و عالمی از وی از وی مستفیض
 خواهد شد این فقیر کبار و شایه جهان آبا و جدش رسیده و بد و ملت لقامی و سفا که کرده
 و بعد از آن اکثر کتاب بجا نب احقر اقام میفرمایند بعد از این سلطه است و ششم جاری
 سال هزار و یکصد و نود و ده ازین و از فاسطی به عالم جاودانی رحلت کرد رحمه الله علیه
 خورشید و جهان ذکر آن کاشفت انوار اسوتی و واقف عالم روحا

شیخ کلیم الله

و ملک نے عارف مقام چھوئے وانا کے کلام ربانی حافظ آیات
 قرآنی حضرت حافظ محمد بن محمد نے چشتی صفا برمی مانگیوری رحیمہ
 علیہ رحمۃ اللہ سید محمد اعظم دھرمکار تحصیل علم سروری صاحب شہید آباد ابغلامی
 درویش سس و لوافل و عہد متعلیٰ سند جوں تورو در عشق آزل کہ در ذات
 وی ہمدادہ لود و تورو مدد ساراں مقلاتش و در نشی برخواست بعد حبس و حبس یاد و قفسہ
 رسدہ مالہام منی کہد مس سید محمد اعظم صاحب سند و شرف معیت و دست وی حضرت
 سیرت کردیدند و ریاضت ساقہ و نمازہ کاملہ و درید بعد ازاں حضرت پیر و سرور حق
 خلعت عطا کردند و مسعود مدکہ حافظ جو تمام مریدان من حوالہ سما اند حضرت مرید
 مولانا ناصر مودید جوں حضرت سید محمد اعظم فوت شدند حافظ می از جوہ ردل ناآمدند
 دیگر واقو یا سارہ را بر ای مار آورد مد حافظ می مار حاضہ ادا کردہ مار کچہ و شہد مرد مال
 گفتید حافظ می ایر پر محبت داشتند بعد از نقل دمود کہ ردوری حافظ می مسعود مدکہ کو
 بیو صبر پیر سید مرید است نا و اماں حد و اندلندار طی مراتب سلوک با یزدین مریدان
 در مالک و اقامت و دریدند و برجات خلق اللہ کثرت شستہ و پیش ازین اکثر محمود و خلیفہ
 می بود مد و مود و خود را نام و الیسن سبیل و میدا استند و کلام تکلف و تعریف و جوی خود
 کسی سید و دوست داشتند چنانکہ مرشد ما و مولانا سید امانت علی قدس اللہ تعالیٰ
 سرہ و سید کلام معین الدین جید دیاوی کہ در ایما شہاد خاموش مشہور اند سید اللہ تعالیٰ
 رتشریف آوری حافظ صاحب و رام و ہد ہام مشورت کردید با خود گفت کہ سالکان را
 کلام تکلف بیش آیند و حضرت ماتوش تورو در حق ماتوش خود شہاد اجار بار آمدند
 و وی حضرت حافظ صاحب ہمارا خاص ظالان حق را دوست میداشتند و ما ہما خلق
 عظیم و کلام دل نشین میفرمودند اکثر ظالان خدا فرست بعید و بکشت می حضرت می آمدند
 آہار اکر کہ بر قلم میفرمودند و ہم مرشد ما و مولانا میفرمودند کہ حافظ صاحب بصیرت مالک و کلامی

و اثبات و اسم ذات و بمواضعات آن بگذاشته و بنی و بید و مشد و تحت و فوق و کوشش و گنج
 می نمود و بعد از آنکه دستگیر و طالب را بر روی قی و کلام و توحید و ذکر مجرد از الفاظ و فکر و تشبیه
 و تشبیهات و تفکیر می نمود و در هر صفت و صفت قلبی را به یک فکر علی حسب مراتب او میگردانید و
 و هم در حلقه ذکر تکرار و از فکر آن القاب و نسبت میگردانید و از هر یک میگردانید و می شناساند که
 در حلقه صبح و شام حاضر بودی چون در ایشان بعد از اشراف برای قدم بوسی حاضر می نمود
 پس بعد از فلانی تو لیا بودی که بجا نماند و بعد از آنکه می گردانید و حاضر بودی اگر چه قوی بعضی نه می ماند
 به فروختی و یا از خانقاه بیرون کردی و فروختی یا به بسیار می آمد اگر از خود و خوش و خوش
 در ایشان باقی ماندی مسکینان و بیوگان و یتیم و یتیم را میسر ستادند حکایات شریف
 و گراست و می حضرت بسیارند این مختصر کنایه نشین آن ندارد و می آید میسر شود و در حضرت حافظ
 صاحب قلم و نسبت باطنی بر وجهانیت می رسد بسیار و استثنای چنانچه روزی گفت نیز
 این کار شده نقل است سگی بر در خانقاه قیام داشت یک حصه طعام او را میبرد
 و آن سوای حصه خود و طعام دیگر خانقاه نظر میکرد و بعد از چند روز در ماه کائک از خانقاه
 غایب شد حضرت پرسیدند که کجا است عرض کرد که ایام مسکن است همراه ماده سگ
 میگرد و از سگان جنگ میکند فرمودند که اکنون در اینجا آمدن نه پس بعد چند روز حاضر شد
 فرمودند که میان کلا از اینجا بروید که باده غیر خراب شدنی و از سگان جنگ کردی و جمعی
 شدی و از اینجا بشیر مندی روان شد بعد ویری فرمودند که میان کلا را بقتید که گوار
 به چند تلاش کردند تا قند بوقت شام درویشی دید که به لب آب و گلاب به سر را نموده
 مرده افتاده است بخدمت عرض کرد و فرمود وند که در بار به سفید پیچیده دفن کنند و با
 دفن کردند و الله اعلم بالاضواء و قات حافله انما صبیح و در یک شب بوقت نماز ظهر پنج
 شانزدهم رمضان در هزاره و ضد و جمل و حضرت به سال پیری واقع شد و شمس و قمر
 عرض و قات اشاره بطرف حضرت نهادند تا فرمود لا اله الا الله و بعد از آنکه موتی امانت علی در صبح

حضرت سید عالم معصی الدین سید الشهدا حضرت حاجی عبد الله شاه بهاء المیرسی سلمه الله و
 شاه جی جان الله شاه حایموری رحمہ الله و حضرت حاجی مسکین شاه رحمہ الله و مودہ لود و کدو
 و تسبیح حضرت الشال سبب بحر و قنبر موصول آن کردند بعد انکار ایشان دوری نام
 و مولانا سید محمد امامت حلی فرمودند که مولوی حویرای میر شاه حیرری کلمہ مولانا معصوم
 حضرت سید اسباب حیات است امر الا هر همه در دیسان اصلاح یکدیگر هر ص کردند
 اسباب حاله و در روز و مولای میر شاه فرمایند که سید چون که او در ص صوب سبب
 سبب کرد و لود و حسن عقیدت اظهار نموده لود و حسن سخن با همی مستعد و احارت دادند
 بعد وفات وی حضرت در دیسان و ستار استند و بر سر دیسانه و در داد و مولانا
 میفرمودند که حافظ صاحب حل او را آفتاب کرده لود و پس اینها را انکار آن اشاره
 افسوس محمود مولانا میفرمودند روزی حافظ صاحب بطرف میر شاه صرف محبت میکردند
 و حافظ صاحب سبب صفت میری نامه لود و پس آهسته بر میر شاه سبب و
 را در دریاں کج و مکسیدیم بعد ساعی گفتند که میر شاه همراه کسی و کار سنگ گشت
 حضرت حای مولوی حای هستند یا س غافل من خاموش شدند مولانا هم صرف آن بسیار
 طالان در لعی داشتند لیکن ارباب صیدی در حفظ آن ارکان کوششی بیت رحمہ الله
 علیه ذکر خواصه حسب الهدایه و صاحب مقاصد العارفين میو بسید و دره
 امام المعین در بای معارف تحقیق باران استرالیف به قیق مجرم امر از قدم مطهر انوار
 و العالم کاتب الدامات الهی قاری لوح و مورات در گاهی قطب نمایان و همانا کسی که
 حوائج الله آبادی قدس سره حول مامرت حقیقی سلطان الکاملین سبحان
 الوسیعید اس نور العنقی گنگوپی منوبل مستند آن حضرت تلعین و مودہ دوری چند کیم
 کرده بعد حمدی فرمودند ای محب الله بیا ترا محارر سایدیم و ولایت لورب موار الی
 و اسم هر سران دیگر لول عامل شده عرض کردند که حضرت نمایان را بدقی است ما محبت سکیم

حاشیه

و بهرگز زلال وصال نیرسیم و گاهی در حق مایان چنان نفوذ و ندر و این مرد و بهرید و لذت را بهشت
 ناهشیده را در طریقه الحین بنیدین لغت از رانی داشتند فرمودند که محب الله کسی است که در
 دست چراغ و بیک دست آتش آورده همین که دم زدیم و روشن شد و لیک فضل الله کنیده
 من دنیا آ - ما را درین کار چه تاخیر که خدا تعالی جلای کرده آ می صاحب پوشش سیر سبکی شکل
 بهمه افعال و اقوال تابع او می باید بود که تهیج و سه تبعیت خداست و من اتی الله بقابل
 سبکی اول اینها است بقول و فعل او اعتراض نباید که او طبیب خلق و حکیم صادق است
 و فعل الله لا یجوز عن الله سبکی سیر و در علم معرفت است هر که راستی دران در در آید سبکی را بهر کند
 لرج رفتار دران راه است مولوی روحی امی علی از جمله طاعانیه راه و بهرگزین تو سبکی
 لطیف اله با چون گرفتاری بیدین تسلیم شو بهر چه موسی زیر حکم خضر و صبر کن بر کار خضری
 بی نفاق تا نگوید و ترا به افراق بهر که بهشتی بشکند تو هم مران و در که طفلی را کشد بهر کوشش
 دست او را متوجه خود خویش خواند بهر پس بید الله فوق آید بهیم برانده و باید است راست
 هر یک بحسب استعداد می است هر که را بهشت مجاهده کشود و کار است محنت تمام برود
 واجب و هر که را به نقطه تجلی نیاز است و بهر اجزای حصول بهر کار و کسانیکه نیران پرستی کنند
 با او از دولا بهرستی کنند بهر استعداد و رافکنین ظالم است و نامستور را پیش کشیدن
 جمل اما پیران جاہل بر عکس آن روند و یا بهر طلبا را بیک نوع تلقین کنند را خود یا بهر نفرها
 شیخ کبیر موصوف در شان اثمان و خمین و الف و فوات یافت صاحب اقتیاس الالوار
 میفرماید خایفه سوم بندگی شیخ ابوسعید گنگوہی قدس سره شیخ الشان شیخ صاحب
 صدر یوری است و او از جمله خلفای آنحضرت بود صاحب مراة الاسرار میگوید چون
 شیخ محب الله از تحصیل علوم نقلی و عقلی فارغ شد او را طلبه حق پیوید آمد از غایت
 سوز طلب و ملی رفته باستانه حضرت قطب الدین بنیاد کاکلی استخوانه و آنحضرت و در آنجا
 فرمود که بالفعل سلسله شیخ صاحب بر علی گرم است و بنجاب شیخ ابوسعید اشارت فرمود بنابر

حضرت شیخ رحمت و شرف و محبت سرافقت اندازان حضرت ابوسعید خدری را در آنجا دیدم که در آنجا
داشت و فرمود که من که استعدا تحت التذلول است کدام می باشد می دانم و اما تو ای کس
می دانستی که این آیه خصال معلومش گشت که استعدا داشتن را مستحق ما و ولایت مومنین
واقع است و می کیفیت حال بخدمت ما را که پس حضرت شیخ ابوسعید محمد بن ابی شریح
لای و امانت و اسم ذات مانگا بداشت صورت تحولش تلخیص فرمود و در آنرا بعضی نشانها را
از احوال از صفاتی باطن معنیات عامه لوحه احسن را صیغ گشته و کلیات ملکوتیه و غیره
بعد وقت می شد و در آنجا دایم لاکف و پیران بعضی از بعضی میسر گشت و حال آنکه شیخ
محمد بن ابی شریح و حوایان همین تجلی بود و چون از آنرا بعضی برآمده تمامی واقعات خود پیش
حضرت شیخ اظهار کرد آنحضرت حواست که ویرا حرقه خلافت عطا نایب و در آنجا شیخ محمد
گفت که من بودم و در آنجا نشسته بودم که مقصود حقیقی طالبان این راه است و این
بیر من کدام حال مرا لائق خلافت تصور کرده پس خلافت میدهند چه سالک محمول
تحلیات صورتی و معنوی که تعلق ملکوت و جبروت دارد لائق بختند و جبریکه محمول
ستایان این امر میگردد و آنرا حاصل شده است و مطلوب من بهای چیز است که در
آنجا بود حضرت لکین است معنی نماید که خلافت مشایخ و دیو لا مروح هفت لوح است یعنی
از آن مقبول و بعضی از آن محمول چنانکه ذکر کرده می آید خلافت اول اصالة بود
اعازة سوم اصلا چهارم دارنا پنجم حکما ششم تکلنا هفتم اویسه اصالة اگر که
بامر از من شخصی را علیه خود دیگر و جانتی خود گرداند این لوح خلافت را صوفیان
ما اصلا خلافت الهی میگویند و اعازة آنکه بر صا و رحمت خود علیه گیر و چنانکه
رسم جهود مشایخ است و این لوح را خلافت رضائی می نامند و اصلا آنکه قوم بعد
بیر و ارثی یا میری را خلافت دهند و این را قرائی گویند و این نزد مشایخ و از آن
و از آنکه شخص از این همان رفت و بنیاد را محامی خود نگذاشت مگر و ارثی که شایان این

نبود این را منشیان منظور داشتند و اگر چنانکه آن شیخ او را در باطن امر قریب نزد و بود که نزد
 صوفیان امر باطن جایز است و حکما آنکه بعد فوت بزرگی عالم خلیفه نماید این را بر حکم اطمینان الله
 و اطمینان الرسول و اولی الامر منکم جایز نمایند و کلمات با سفارش جماعت با
 به تکلیف باشد این روان باشد و بیه آنکه از روح بزرگی تربیت و خلافت یابد این را بزرگوار
 ما تقدیر داده داشته اند و محققان گفته اند چون سالک بفنای الرسول و جبروت برسد نیز جابر
 است که بومی خلافت عطا فرماید چنانکه نیکو شیخ ابوسعید مرشیخ محب الله را اجازت
 فرموده اند تکمیل دیگران با وجود این چون در ولایتش خطو کرد که مرید لائق خلافت بعد از او
 بر تبه کمال نبوت می شود و من بآن مرتبه نرسیده ام شیخ من کدامی کمال در من مشاهده
 مرا خلافت میدهند حضرت شیخ ابوسعید بر خطره دست مشرف شد و در حال خرقه خلافت بومی
 پوشانیده دست بفاطمه برداشت و توجه باطن در کار وی کرد و بجز دست برداشتن آنحضرت
 تجلی نکشف بر دل شیخ محب الله جلوه کرد و بر فور شیخ محب الله بفریاد درآمد و گفت
 یا حضرت ایس کن که مرا زیاده ازین استعداده و حوصله این مشاهده نیست پس آنحضرت
 توجهی در پابندی فرمود که مرتبه صحت عقل و تکمیل در وی بماند و مغلوب الحال نگشت پس
 شیخ محب الله از دست حضرت شیخ ابوسعید گنگویی الحفی قدس سره خرقه خلافت پیران
 چشت منت شریف پوشیده بموجب اجازتش باز در قصبه صدر پور آمد که وطن قدیم وی بود
 اما بولون آنجا مناسب احوال فقر خود ندید بعد از مدت بقدم توکل و تجرید از خانه برآمد و
 دریافت سعادت زیارت حضرت شیخ مخدوم عبدالحق در ردولی بیامد این فقیر را آنجا بود
 از راه دوستی و منزل فقیر فرود آمد صحبت گرم و مصفا واقع شد و اطوار سپیده او را مشاهده
 نموده بسیار محظوظ شد پس از چند روز از جانب حضرت مخدوم بشارت نصرت یافت
 با اتفاق یکدیگر از ردولی روانه شده بخانه رسیدیم چند روز بسبب الفت و محبت یکدیگر
 در فقیرخانه توقف واقع شد و در آن سفر رسید عبدالحق ساکن شهر قلعه آباد رفیق او بنیاد

کشفانی می بود پس برای امتحان حقایق مراد آنرا گردید دشوار که بر حکومت اختیار نمود اما شهرت
بسیار یافت و در احوال حال جدیدت تفرقات پیش آمد اما استقامت نیکو در سید حرکت است
و میان حقایق و معانی دستگاه تمام هم رساید و معنی از ترخیص گم به که اثر علم از حول که از دست رباب گوشت
انکاد است پس از تربیت یافته بشر حاصل اختیار نمود و در حیا بحال او و تصانیف مثل اسوله و اصول
معنی از اسوله و دار اسکوه که از دست استقامت نمود و یود و یود است و آن اس اس
سوال که در اسم علم است که از حجاب اگر گفته است جواب فی الحقیقه علم و عالم و معلوم یکی است
پس هر علمیکه مخالف تحقیق می باشد حجاب که از سبب سبب تفرقه در مانع و موصول
منسوب و موال مطالبی گردید و یا مملوک جواب در مرتبه مطالبه مطلوب هر دو فانی
منسوب در یکدیگر و در مرتبه تقابل هر دو بصغات یکدیگر باقی میگردند و بنحایه عامل میگردند
مصرع مار یک مار کسیم مار یک مار کسیت این سوال و تحقیق در در معرفت حسیب جواب
مفسر عبارت از اهل فاشی است صاحب مشاهد محسوس در دعوات از سور و مراقب
در حین مطالب و احوال پس هر چه تفرقی و در است اگر کسی را در مورد او را برقی می باشد
سوال مار می طیر که حاصل شود جواب این غار و تنی دست و بد که شعل باطل بر صلی معلوم
مقتضی سرار لوح دلش بر مار و در عشق چیزی دیگر منظور و محط و روی بود و الفرض
شیخ محمد الله عانی صاحب اراد و فایح از خواطر اعیان و محاط و قائل طریقت و اد
شریعت بود و مشایخ را حو و می که مالا مستطو افتاده معلوم میشود و پس که روی طریقت
و دست الهی و در قدیمه می انداختن علم علی سره است که پس می قدس سره و در دست
در کمال دی همین دلیل پس است که مرید مذکی شیخ الو سجد بود و مظهر فیض خالص
اختصاص یافته صاحب مرآة المراد و یولید که حضرت شیخ محمد الله فرست سال
در اله آنرا و پیرماده ارشاد مستقیم بود و عالمی کثیر از حس تربیت و می که تله هدایت و ارشاد

بدانکه این خرافیه در شهر مذکور مدفون گشت یک پسر خرد سال شیخ تاج الدین با حشم
 گمداشته بود و با سال معلوم این فقیر نشد که از شیخ تاج الدین نسل باقیانده رتبه الله تعالی
 علیه بآید و است که مولانا شاه عید العزیز دهلوی در یکی از استقفا و سنیوید جواب و جواب
 توحید وجود می مجیب عایه جمهره صوفیه است و تحقیق آنست که وحدت وجود و مرتبه ذات و امر
 الملاق حق متعین است و توحید شهودی که خبر از غربت میدهد در مرتبه تعینات واجب القبول
 و تسلیم است پس هر دو امر در واقع تحقق دارند هرگاه که نه سبب شیخ محب الله آبادی که
 ظاهرش قدم در دایه الحاد میزند بشیر عظام مالک کلام یافت غایت زداوندی حضرت
 شیخ احمد سندی را بر روی کار آورد و علوم غیرت را بر ایشان القا فرمود و تعین
 و انتی کلامه اش شریف گویم چنانکه شاه صاحب استقفا و دیگر میفرماید و علما و تسکین را از انکار
 این مسئله یکی از دو وجه است اول آنکه برین مسئله بسبب کمال وقت و بار یکی شبهات
 نقلیه و عقلیه بسیار دارد می شود و نظر آنما حاصل آن شبهات نیست نشناختن اچار بانکار
 پیش آمدند و دوم آنکه این مسئله از عالم اسرار است انتی و چنانکه شیخ عبدالحق محدث
 دهلوی سخن حضرت مجدد را در فهم نیاروند بانکار پیش آمدند و چنانکه در میان شیخ ابراهیم
 مراد آبادی و شیخ داؤد و گنگوپی و شیخ یوسف و کشف وحدت وجود خلاف افتاد
 شیخ یوسف کشف شیخ ابراهیم و شیخ داؤد قبول نکرد و شیخ محمد صادق بیان
 کشف این مرتبه مریدان خود را شنیده کشف شیخ ابراهیم و شیخ داؤد را قبول کردند
 و شیخ یوسف را فرمودند که تو اسمایم خوانده بودی که این یافت اسماست را باید
 که از سر ترسلوک کنی انقصه و ذکر شیخ داؤد گنگوپی مفصل دین کتاب مذکور است
 شاید انکار شاه صاحب بجانب شیخ از همین قبیل باشد و باید است صاحب الهام
 عمل بر الهام خود واجب است و ایشان از محققان اهل معرفت و حقیقت و صاحب
 و صلیق بود کما ذکر محمد مولوی اسمعیل شهید که حدیث من وجه مقلد ابن ابی و من وجه

تحقیق در شرائع و رضای ایشاں ممدوح و اتاع حق در امل ایشاں ممدوح
 کز نوبه با اجماع التمسکین بر تحقیق خود العالم خود ایشاں زامل و احب است و تحقیق و دیال
 آن درین کتاب ممدوح است و در ذکر حضرت علی مرتضی رضی الله عنه و مولانا محمد علی
 بحر العلوم در شرح مشکوٰی مولانا و مولانا طبر از قول ایشاں بهم می آرند و آن این است
 که علم و مشاهده فوق حال است چنانکه شرح محب الله قدس الله سره حضرت مآل
 استغنی و ذکر شیخ عیسی شاه محمد الدین در مقاصد العارفين و ذکر حدیث و بیوتیست
 شیخ عیسی قدس سره و فقیر صاحب سبب او و تقادست لوده و بیست و شش و بیست و نهم
 و اشغال میگردد و حاضره داشت در روز طلب فقر امیر کرده و حدیث بجای آورد
 و هر فقیری که استفسار نماید میگفتی که اولاد من هرگز تحقیق نمیکند و در هر طریقه
 ارباب ثناء احضار استی اول حال سکونت مردم در قریه الیست که او را اگر چه ماضی
 غیر آنرا در توبه قلبه تحقیق شیخ محمدی بهمانجا لوده و تولد برادر و م عارف الله شیخ
 عبد الحلیل نیز بهمانجا لوده بعد از موت و اسواق انکار قصه هر گام تو طریقه قصه مذکور
 قرار داد و پیجو است که بنا بر عمارت بر رگی نشاند شاه کالوا دلیا دلیا و گفت که در
 از اولاد تو بیایا شود تولد دال بر برگ شیخ حامد و شیخ عبد الحالی که هم تحقیق است
 در آن قصه دده جدید در سوم صفر سنه یک هزار و پنجاه و چهار وفات یافت و در ش
 در آن قصه واقع است و ذکر شیخ محمدی اکبر آبادی و هم صاحب مقابله العارفين
 می نویسد تولد شیخ در چهاردهم شوال سنه یک هزار و سیست و یک لوده و در پنج صفر سنه
 اوقات پیدا شد و در باره او اش شیدا عتفا سال تا پنج علیه اش لوده و در باره او
 پیوید اش ایشاں تا ایام بلوغ بلوغ و لعب استغالی داشتند و الد زنگوارش شیخ
 عیسی هر گامی مانع ناوی و لعب غشدا اصلا از پدر پیر بخت تا آنکه در روزی در زمره عیاشاں
 پیراه و در محل یاد آورده هر دو دست گرفته بتبیه واقعی و لیس و اوید بشود و در این

در این
 کتاب
 مذکور
 است

محرک برگ غیرت ایشان گردید و از خانه بیرون آمد و به تحصیل علوم عربی و کسب علوم محققان اهل بیت
 پرداخته بنایات الهی در مرور ایام بدرجه حصول کمال رسیدند و بعد تحصیل علوم طایفه می بهمت بوصول
 علم باطن برگزاشتمند و در خیال ملازمت شیخ کبیر محب البه آل آبادی خلیفه شیخ ابوسعید ابن نور الحنفی گنگوهری را
 قدس سرها دریافتند و بهست ارادت دامن خدمت شیخ محکم گرفته دست ارادت بدست ایشان دادند
 بهین محبت شیخ پیرایه اعلی رسیدند و چارده سال بصحبت شیخ حاضر بودند خدمتی که شایان باشد تقدیر نمایند
 روزی شیخ بحال تفات فرمودند که محب الله اگر پیروز و رانیدی محمدی را بدین کمال که دارد یافتی ارادت
 بوی آوردی نهی طایفه می که پیرو حق او چنین فرماید در ایام مشاق و جهاد خط و نال نفس یک لحنت ترک نموده
 در ایام تحصیل صحبت شیخ کبیر بکار خدمت والد بزرگ رسیدند و به خدمت شیخ حاضر آمدند و دیگر بکار خدمت پیرایه
 تشدید وفات والد بطن سعید و اندوه جماعه را بغض قبول رسانیدند چون تقویض ولایت اکر آباد بنام ایشان
 بود با فقر و عازم اکر آباد شدند و در اینجا طوطی اختیار کردند چون خاطر شیخ باشتیاق ملازمت ارباب کمال
 بی اختیار داشت ملاقات بعضی از بزرگان قدیم و رسیدند به شهر که مسکینت ملاقات اهل حل را مقدم
 میباشند رفته رفته بمراود آباد منزل فرمودند و در اینجا دریافت گردید که میر عبد الحکیم از خلفای شیخ عبدالحجید در امر
 سکونت واره در پائی شوق توجه بامر و به فرموده عزیز یار تزار رسید شرف الدین شاه ولایت امر وی ملاقات
 فیما بین این دو پرست و با هم خط و نال اندیختی شدند و از جماعه هر که ارادت آورد قبول فرموده بار رجوع بآباد
 نمودند بعد چندی دیگر بار اراده انصوب کرده ارادت آوران را سرفراز ساخته متوجه اکر آباد شدند بعد مدت
 چند بار سوم باره اتفاق سیر افتاد و خبر واقعه امیر امر و به باعث غم امر و به گردید و این تیر در اینجا جریست و
 جمیع اکابر که ارادت داشتند التماس کنجی و وطن گردیدن امر و به قبول خاطر افتاد شیخ فیض الصمد برادر
 بسجاده نشین شاه عبدالحجید که از اولاد محمد ابن خفیه بود و دختر داشت یکی از آن هر دو گوهر سلیمان است ایشان
 کشید و بعد مرور ایام والد فقیر یعنی شیخ حامد برادر شیخ محمدی که بختر کشی اشتغال داشت در امر رسید و به سبب
 گشت و خرد و شیخ فیض الله متوجه ایشان گشت از آن در اتفاق سکونت در امر و به فدا و من بکار اکر آباد
 استقامت میفرمودند و گاه گاهی بسیر زیارت بزرگان کمری بستند چون آفتاب آن فلک معرفت از مطلع غایت

ماندم بالفحال کمال سر پیش انداختم در شناسی این حال ردی مبارک بجانب من فرمودند که ملائیکه
ازین باعث بقیه بوس نمایند که علمت ملایم یعنی گشت ازین عتاب آب ندامت از سر گذشت آخر عقد
این تقصیر خواستم چون از انخواص بیدار شدم همان دم در خود حالتی دیگر یافتیم در کم تحصیل علم متوحش و
متفکر گردیدیم اگر گاهی به تحصیل طلبا سبق کنایه باطله میگردم مدعای حرفی بمنی کشود پس دانستم که آنسر
صلی الله علیه و سلم معنی از مشاغل علوم ظاهری وند که آن منع فرموده چون تحصیل این علم وارد دلم در
نگرفت ناچار فکر آنرا گذاشتم هر چند مردم ترغیب میفرمودند در اینچ اثر اندان نمی شد لیکن پیش کسی کشف
این اسرار نیاردم و با خفای آن کوشیدم از میان این واقع و علم بر من مکشوف گشت که اظهار آن باعث
عتاب بختاب است و بران این سالم بر عالم مسلم هرگاه که رازی از راههای مخفیة خطا از زبانم جسته بهم
عتاب هدف دلم نشسته و در کم اسرار براحتی عظیم و لذتی جسمی بسته آخر الامر چون والد مرا آگاهید فرمود ناچار
در سینه بکند و بکشد و باز کرده کتابت کردم و مقاصد العارفین نام نهادم و در سینه بکند و بکشد و نسبت بهام
اختتام یافت انتمی و در فصل خامس اول کتابت کور میفرمایند که تقسم وجود به طور تحقیق نیست بل
بلا اعتبار که به پنج وجه تصور و مشا نیست چون برنگی از الوان صفات مخصوص شود تصور بلکه محسوس
گردد و ولند اصحقان سعی معرفت در کینه ذات منع کرده اند الا وجهی که حکم تصاف بعقبتی بر آن جایز بود
پس بحقیقت علم ذات معدوم است و آنچه بوجه ذاتی درک میکنند تنفیس الامر او را که منفی است از صفات
او و علم او عجز از علم است صدیق اگر رضی الله عنه فرموده *والله عجز عن درک الاذراک* او را که هم مرتضی علی کم
الله و جهه میفرماید کمال الشاخص نفی الصفات و آن عالم از خود جا بل شدن است و حدیث نبوی صلی الله علیه
و سلم نیز شیرین مقام است که من عرف الله فقد عرف نفسه و چنانچه گفته ذات معلوم نیست که صفات هم معلوم
به خود و امور غیر متساویه را کی درک تواند کرد و در علم الهی ذات و صفات هر دو از لا و ابد آخرا نه پس
معرفت ذات نباشد بلکه باعتبار صفات ولند استغیر باصلی الله علیه و سلم فرموده *رأيت إلى على صورة الصبي و على صورة*
النساء و كل وليا و رشا و ساکان ذات را بصفات بیان فرموده اند و فرعون هر چند که باموسی علیه السلام
سوال از ذات میکرد و او جواب از صفات میفرمودند و آنچه معلوم میشود و بواسطه ظاهر یا باطنه صفتی از صفات

[illegible]

جميع جهات وجودها است در حقیقت و مظهر و در هر کل و جزایی هر حقیقت مظهر است و در هر جز حقیقتی است
 خبر کلی است و هر کل خبر حقیقتی و نظری از جانب سببها آیند و یا بسوی سببها میرود و اول حقیقت اجمال
 مظهر است من حیث هی و مظهر تفصیل وی و در عکس عکس آن و هر جز قوه کل است و در هر کل فعل اخیر
 و عکس هر کل قوه جز است و هر جز قوه کل است که بواسطه عرض تعینات و تقیدات در
 هر یک باشد و آثار وجودی خوانند پس قابل حقیقت یقینی است و مقابل مظهر نظری کل ماکل و غیر از خبر حقیقت بیرون
 پیدا شود ثانی محرک و دانی چون ظهور کند اول پوشیده شود و در فصلی در تعینات و تحلیلات اسما و الی دل قسمت کنیم کلی را به جز
 و بیان کنیم چهار مقدمه قبل از شرح مبحث و تا به الکل انکشاف تمام نمایی کند و در او رک متجانس دیگر کشیده شود و تقسیم اول کل
 اینست است و آن در چیزی و مجانب باشد که اثر امتحانی فیه نامند و یا ضمنی آن چیزی باشد که آنرا امتحانی میخوانند تقسیم دوم
 تجلی یعنی با اثر است و آثار حقیقی گوئیم و یا تاثیر و آنرا تجلی فعلی نامیم تقسیم سوم تجلی بالصوره و اثر مخصوص است
 مسیحی خاص است خواه آن صورت شخصی بود خواه نوعی و جنسی یا ثانیاً در مختلفه و آن عام نام دارد و تقسیم چهارم تجلی با
 اخلاقی است که خارج نفسان شده و یا انفسی که در نفس است مقدمه اول هر دو در تجلی متیقین است و آن اثر است که متجلی با
 شده و آن صورت حقیقت و مظهر است و در فصل بعین آن تاثیر دوم کلیه اسما و صفات مخصوص بیک نوع تجلی نیستند
 بلکه در همین مراتب مظهر تجلی اند با اختلاف انواع تجلی سوم تجلی اکثر اسما و در انفس مختلف تجلی آن اسما است و در افاق
 بسبب اثر و تاثیر مخصوص عموم عدم التحقيق چهارم تجلی اسم فعل من حیث الفعل در انفس هم فعل است و فقط با آنکه تجلی
 صفات سلطیه از این جهت شدن اشیا است از قید هستی و در انفس کمال تنزه از غلی و نفس و رفع وجود و هوام از مایل
 چه سالک بهر قدری که مجاهد کند بقدر ترقی معنوی این صفات بروی تجلی شود و مطابق آن ظهور نماید و تبدیل احوال گردد
 و این تجلی نوعی است که بحسب سببها سالک را دست میدهد خواه باعتبار صفات یا بشده خواه بحسب قیاسات مثلاً اگر در حالت
 تجلی کند سالک با وجودی که باعث عدم در افعال فاسده و اعمال باطله بوده فانی شود و آنرا که اخلاق رسیده باشند
 منتهی صورت عالم گردد و اگر صفت تجلی کند سالک فناء صورت و عالم که تحریکات از مرتبه حاصل شود و آینه جمال ملکوت
 ملکوت خود را گردد و این درجه اوسط از درجات ولایت است و چون قدوس تجلی کند سالک از خود و از همه عالم و عالمیان
 فانی شده و از هر شیئی بیخبری در وی نماند این مقام لا یحوت است که برین مرتبه رسیده ملکین موجودات خبر و

و الهوتی در خود مشاهد کند و مع جمیع حقایق نماید و شعر کسی که این معانی محلی سود می می که معانی
 آئینه و پات از رویت رنگ و نقل تملح حقیقت محلی عباد را به است و بلند امیر سال و معنی کمال است
 اندامی در چوین معانی این جمله معانی یک حیثیتی است در حقیقت و امتیازات قوه و معنی حقایق تحلیلات
 ایما سیر یک است و امتیاز اعتبار از تسامع و احوال معنی و قویه و ادلی این بر و اهل آثار اربین عبارتست از معانی
 چپاچه سر قوه و نقل العسر قدیم و امتثال آن و آثار اربین خویش جیا که ریا و شرب و خمر و قمار و کذب و گیسر
 سمات حدائق معانی و اعلی آن اشات هستی با سواست می بین دی و معانی محلی اسلام و لذات و در عیاج
 نعین حقیقت مجریه باشد و آثار عالم احوال تواند و چون این اسماء و اسما که محلی کنند و مرتبه جمع الجمع و احوال
 شود و آن بود و در است و در یافتن و ساختن و اسات کردن و اولی است و اینه معنی اولی
 به معنی یک بر از علم اسما که بر وجود و همه احوال طو و واحد نماید و تفصیل در اشکال مثال مدلی بود و معانی که در صورت
 را در وجود مشاهده نماید و بر مشاهده صورت که اقصی مرتبه علم است حقیقت محلی اسلام می باشد و تبدیل تفصیل احوال
 محلی اسم می است و آن عروج است از مرسل قیومیت نیل جیات و مکر و حدیثه احوال که در معنی قیامیات
 کند و می است محلی اسم بدیع و اشات نعین و ان بحقیقت نکر و محلی و است ساختن و در یافتن و در اسناد
 بود و از محلی اسم اول و اول و هو و احد است بر کمال انکشاف و حدیث بود و محلی است بی عروس و حیات
 و هه و لا تحت و هه و لا قوه و هه و لا قدر و حال و شود و گمان نمی که محلی این اسماء و اسما و اشات حاصل است
 چه بگویند و ان کلمات محلی می اندر این اسماء و اسما که گفتیم که وجود مطلق با حله و اشات حاصل است و در هر نظر کلی
 و جزئی این هر نظر آئینه کلی است و صورت نوعیه وی که بدان متناهی است از اسما و اشات و بیرون مقل و بعد از اسم
 و اعتبار و در اعتباری احوالی و اعتباری تفصیل و صاحب اصیت اسناد صورت پس همه احوال از
 و می صورت را باید بحقیقتی که غیر بدیه بود و تحت او احوال و همه التفصیل اسما که بگوید و ان کلمات
 تفصیل حایه و معانی صورت رید را دید و دانست که این رید است و با ملاحظه در این صورت اسما
 کرده و سوئی احوالی که عارض اندر رید را در از منته و در این احوال سوئی بیات احوال که موزع اند
 بدان احوال و از بیات سوئی احوالی و اشغال تفصیلی با نام است که ملاحظه اند که شد و حاصل شود

قه در است که شمارا محض ندارد اتفاقا بعد وفات شیخ ده سال پشاد و مح که سید به و دیگر سروران در ط
 ساه عالم با شاه راه را گرفت مقابل مسائل جان آمد بدیج و بر میگشت که شدت بود که مسائل جان و از مردم در
 یکدیگر این ملک اشراف اصحاب بدر روت و محافظه حقیقی محض است شیخ با طبع طالع طالع در داشت که در
 سحر غیر التماس تعلیم غیر محمود و فرمود این علم موقوف بر تعلیم بیت بریر که استام آن غیر محصور است و اما
 تعلیم آن یکبار موقوف است بر کشف عالم مثال هرگاه کسی را آن عالم مسکشف گردد تعبیر یا روحی صورتی
 کرد که تعلیم تعبیر و یای سیدم هر چه بود و دگرایی جهان است که جوان از سر طرماز نماید و از ما در عالم در عالم
 آیی و حدیثی که در دو محاسب مضمون آن تعبیر کرد تا در است و در است و در است و در است و در است
 یات ۵۵ سال تاریخ اوید سیدم گفت گفت که شد با مر حده و کر شیخ عبد الهادی است که در که
 میگویی شیخ عبد الهادی قرشی امر وی مرید شاه محمد الدین است متعجب بود و اعصاف صلاح و تقوی مردم
 را ادای حسن عقیدت بود و این سایه هر آن بود و انتهی بر است علی مرید ایشان در کثانی که نام این یکی ان معراج
 الزمان است می بیند که در آن والد ایشان شیخ محمد جاد که از اعیان رؤساء اعلام کار مجله قریبان
 امر و به اند مقوال است که شاه محمد الدادی از سین چهار ساله عمر داشتند که در روحی حضرت شیخ محمد بن
 مشایف نجاه والد ایشان تشریف می یافتند بعد الفراع ساول طعاع وقت نماز رسید و بود و حضرت شیخ
 برخاستند و موعود و رای ادای صلوات متوجه شدند و در بصارت ظاهر شیخ حلی حاضر شده بود
 بسبب اشتراق تمام سمت قلعه را از دست واوند ایشان با وجود مصرت و آن ربه های که یقه مقصود گردید
 قلعه حاجت همان وقت بر زبان حضرت شیخ گشت که شیخ محمد جاد حلف الصدق تمام مقتضای منکر گردد
 و عالم را در طریقی و تنگی می نماید از کات آن العاس مسر که در حق ایشان از ما این تمام تر حال و حتی
 بر آید آثار شده و تدبیر خلایق و علامات حسن تو فیقات از آن زمان و اصبح دلائل گردید و از همان وقت
 بزرگ تر گردید و دست از حلق و انس حق نمودار گشت آخر الامام بعد ایامی معدود و والد بر گوار ایشان از در
 تحصیل علوم صوری که حصول علم بصیرت مقدره الهیه قوی بیست معلی مرستاد و بد ایشان را ارباب تعلیم و تدبیر
 مصرح القلوب و دو ما بکستان اتفاق تحصیل افتاد و در فی اتفاقا طفلان نجاه خود و معلم حاجتی

شیخ محمد بن
 عبد الهادی

بودند بر ایشان در اینجا ایستاده بود و نگاه و درویشی را بر سر سلطان سپید بیدار و هر کسی بر دل ایشان سپید
آن در ویش چیزی از جنس خود در آن برادران بر آورده با ایشان داد که این را بخوار ایشان از روی خوف
بی تامل خلق فرو بردند و آن در ویش از نظر غائب گری و پیچیدگی که آن از خلق خود رفت و بخشی و قهرقی تمام مردم
در ذات ایشان سپید آمد چنانکه بعضی از فتنه داران ایشان و دیگران متفرق شدند و فارغ البال بعبادت و ریاضت مطلوب
مشغول گشتند تا آنکه وقت آن رسید که فراداد دلی و مقاصد مافی الضمیر اصلی بطور گرانید و زری در حالت صحیح
با درویشی که پیش شاه نام در لباس در پوزه گران و در لواحق امر و عهد قیام داشت ملاقات شد چنانچه پیشاهنم از
ایشان فرمود که مرا السلام شده که عباد الهادیر با خود داری ایشان بهر اصرار ایشان در دانه شده بودند چون در
سجای وقت نماز دیگر رسید ایشان در نماز اشتغال نمودند در حالت نماز آنرا بر دل ایشان ظاهر شد و استغفر
تا دمی واقع شد چندی نخی بدست شاه بیدار و فیض صحبت ایشان نبرد و شرفی بر داشتند و در حقیقت خود
محبوب و بر محراب خودی کاری انداختند چون ایشان از ناده طلب بر شارب و در شاه بیدار و اسم خود را اسمی بیان
که پیش شاه و همین شاه مسکین همین شاه غریب همین شاه مجنون صحابی همین شاه و اگر سر دانی و خوشی شاه
نظام الدین بلخی با ایشان پیدا و آوه فرمود که شجره مرشدان من پاشیره شاه عضد الدین ابدانین شیخ اسلم و احد
شما از شاه عضد الدین بیعت کنید و استغاضه نایب که بمطوب خود رسید ایشان از این سخودی از جسم چنان
خود خیر داشتند چنانچه جامه بهر پاره پاره شده در آن حالت با مردی که به خدمت شاه عضد الدین فاکر شده
وست به بیعت دادند و مریدان بدی در او اهل حال قریب نصف شنبانی مشغول شده عرض کردند که چاره
رحمت الی در رسید و ما را از این باند فرمودند که با بابا بر علانی بردوش داری و در فقر و ترک دنیا خیر خود را از کار
زدگان انکاری التماس نمودند که غایت تمنای دلی نبوده است که الله تعالی مرا مثل سگان کوی محشر
گرددند آنکه بر این حضرت و از این کلمات در دل حضرت جاکرد از کمال عنایت بکلمات حقانی و اوقات
خلیفه بر حق و انبیا مطهر خود ساختند انتهی کلمات و خوارق عادات شاه عمید الهادی در کتاب مذکور
مفصل مرقوم است این مختصر گزینش آن نادر و صاحب تصرفات باطنه و اهل سمیت و قوسه قوسی بود و خیر
مانوا بر قلب شریف ایشان که گشتی روزی خطره بر دل ایشان خطره کرده حکیم قادر بر حق فی الطور

طایق آن ظهور بیوسب یا حکم شد تا اقامت نمود و مدتی را از مردمان خود و در آن تعلیم
 مردان کار را رعایت حریصانه داده بود و عاموسال گشتنهای مردمان را منحصر در بدو و چون در احوال
 سکانت این حال پس شاه صاحب دین و کجاست آن فرمودند که مردمان همه را به شال کمر لگانه توان
 رفت و در دوم هرگاه عاموسال و گشتت را می در افتادند ساه صاحب دست صحت می
 سواستندار داشت انگاه خیال نمودند که اگر کسی تمکانت نخواهد نمود و بخواهم گفت که در سال
 دیگر که در بدو و اس خیال و در اس جاموس از عالم عیب پیدا شدند و ملائق حطره آنجا
 ظهور رسید و از کمال صفائی ماضی بر میسر میزدی خطرات مردم میگفت می شدند و حاکم
 شخصی از ثقات ما اقامت نقل میکرد که روزی در میان کوفی و میسر که در حضرت ساه
 مکمل که در کثرت نفس عجز میخواستند در اسما حاضر بودند و در حطره و در دل شاه مکمل که ساه را
 ما محرم بانی کوفی حضرت میگفتند و آنرا بستند و فرمودند که میان مکمل اگر آنرا
 من نمیدانم که در دوس سال در رنگسانی تما کرده بودم و تدارا را واقعه باز درستم
 و هم آن ناقل را فانی ساه مکمل میگفت که من فرمودند که بعد است سال آن واقعه حضرت ساه
 عبد الهادی بر سر طعن رود و در هم آن ناقل میگفت که روزی رساه مکمل واقعه
 واقعه حضرت یوسف علیه السلام که شسته بود تا هیچ وفات حضرت شیخ عبد الهادی بود
 چهارم رمضان المبارک سید بیکه را و یکصد و نود و دو که حضرت شیخ عبد الباقی
 این شیخ ظهور افتاد و میره ساه عبد الهادی حشمتی صابری امر و بی از و رسائی شهنش
 صدیقی امر و بدو و نیکو بیند که حد بر گوارش دیر او را در تالی وی شاه دوست محمد را
 از سیر خود شیخ ظهور افتاد و طلبیده در برورش و تربیت خویش میداشتند و از دوست
 محمد مجاهده و رهاصت سابقه می گرفتند و لباس رنگین پوشانیدند و وی حضرت عبد الهادی
 در ایستات سهل تر امر میفرمودند و لباس فاخره ریب بدن وی میزدند که طبعیت
 سید الباقی بس ماک است تحمل رهاصت را

شیخ بیکه

و دوازده سالگی بخدمت جد امجد خود واردت حیاتش حاضر بوده انتساب نسبت چشمتی به شصتیکه دره سلوک آن
 طایفه عالی با تمام رسانیدند و بعد از انتقال جد بزرگوار خود شاه عبدالباری نمای خود و لباسش عنبوع
 آراستید میداشتند و باطن خود را از شهود بی رنگی و کثرت رنگ بزرگ مشغول و سجاد و نشین
 جد امجد خواستند و از بهشت و قوت شایسته عشقیه چشمتی سینه خلفائی خود را به پیشور و پرز و پسا
 حسن صورت و نکستیر تشمشانی نداده و در یازدهم شعبان بروز جمعه سن یک هزار و دوهصد و هشتاد و نه
 و اخل حق بخشد و یک پسر شاه رحمان بخش و عشقه گذار شدند و خلفائی و کجای سید شاه عبید
 و سید عالم علی شاه و حافظ خیر الدین و حافظ کلن شاه را قلم ویرا دیده بود مرد بزرگ و مجرب بود و
 محمد بن و این الله شاه و حافظ عبدالکریم بودند و هم مزار پیران وادی و قرب جوار هزار جیش واقع
 حافظ شاه علی حسین میگفتند که بروی و مجلسی پیرم شد و غلام حسین ابن افند فقیر
 که یک پوب شامیانه شکسته دیدیم و بنزحان وقت خبر انتقال حافظ عبدالکریم مذکور رسید
 و شاه دوست محمد بعد از انتقال جد خود در قریه پیران آزادانه و مجردانه با ستقامت ظاهر
 و باطن قیام میداشت جسم ظاهرش لباس زکارنگار و تشویش عشق سینه بکیندانش نشسته
 و رنگین بود و صایم الدهر و قایم الملیل بودند و از صاحب سخا اهل و جدید و نند و در عین
 و رفص ارادت خندیدن بروی طاری می شد حضرت شاه عبدالهادی در قریه مذکور اکثر
 نشین میداشتند بنا بران شاه دوست محمد سکونت در اینجا اختیار کردند و هر سال عرس
 حضرت در اینجا میکردند و آزادان و درویشان را و صلی و فقر را جمع نموده طعام میدادند و کما
 عنا و برسم پیران میکردند و دینو لا شاه غلام مصطفی برسم قدیم عرس شاه دوست محمد
 در اینجا میکنند و عرس حضرت شاه عبدالهادی بشمول و دیگر ادلاش با و به برزار می میکنند
 شاه دوست محمد پیری نداشتند و بهیز و هم ذیقعه سن یک هزار و دوهصد و هشتاد و نه
 حق گشتند و چهار خلیفه در عقب گذار شدند سید امیر علی شاه و شیخ فتح محمد و حبیب الله
 همه قریب جوار مزارش در موضع پیران مدفون اند و الم بخش در قریه کنور شاه رحمان بخش

در عمره دوازده سالگی مرید پدرش گردید و خود شاه جهان یاری شد و نود و یک ساله در سن سلطنت
 اثنا عشر ساله خود در راه دوسال و نیمه مرید خود رسید و حاکم علی شاه با قدر اقامت زیارتش شرف
 شده بود و در درگ و حوض اوقات خود را در آخر عمر سرگردان و بی رویه می نمود و هم در حال
 حیات خود در مشغول کار و ادرا و پسر برید و در دست و پشتم مردم پس یکبار در قصد قتل
 در حبس می پیوستند و بیولا پسرش شاه علام مصطفی سجاده نشین می نشست و در عمل
 و در علم بگردن توفیق هاشمی نشینی و او میداد و در طریق پیری و حدی مردم را تعلیم
 و تلقین می نماید و هر سال عرس آناه کرام در این شهر با جماعت فقرا میگذشت و الله اعلم
 و در حضرت حاجی عبدالرحیم اسداده یعنی اواسالستان بودند و اقسا
 استعدا و حلی او وطن خود و رسید و ستان لطلب مولی التشریف آوردند اول استا
 است ماطن طریق عالی قادر به ارشاد و هم علی که از انبیا و حضرت شاه خمیس ساووم و کانی
 از گیلان بودند و ستان بود و میدادند و اقامت را به شاه جهان علی در وسیع خیالات
 شرف بوده و بعد حاجی صاحب بقیعتهای این بیست و دو ساله حوی و در این
 مشک بر طرف حوی به دست خفیه حسیه است از حیرت شاه عبداللاری مرید و میر شاه جهان
 صابری ایروانی تکمیل نمود و بعد انتقال ایشان به صدق این است بوده و بعد
 پدید آمدن و دلیران و دیگر در پیوسته ای و در حله سر به بیعت هماد و طریقت و احباب سیدان
 کرد و حضرت حاجی مولوی محمد باهم و محاسن با اقامت نقل میفرمودند که چون به رودات مارکاب
 بعد از مراجع ما هم می نشستند و از بهت فزونی ایشان بر جناب سید احمد صاحبهای
 نمیداد که خاص اثر نسبت بسته است ظاهر می شد و اثر به جناب سید را نشان علیه
 سکرو میداد و حجت علیه السلام هم مولوی صاحب بود و با اقامت و در دست ادب
 نقل میفرمودند که سید الله حال نشین میباشید و سید به کشتن شاه جهان علی قیدی بر
 برای هزاره قید سیاه و هم میکرد و قبل از تولد مولود که پسر خوانده بود و در حرم بود و

کیفیت آن خبر از وی می پرسیدند بگفتند که مرشد من در صورت و خرد و سیرایه می کند و اندام را
 دیده بودم بزرگ خوش اوقات بود و از اینها که در ارج بزرگان و در عالم اقبال ثابت می شود و که در
 مشایخه را معانی می گفتم حاجی شاه عبدالرحیم و بست یافتم و از قصه کبریا و در حد و بهمان
 و شش بجهاد جناب سید احمد مولوی محمد اسماعیل مرحوم و مشفق و در بزرگسالی که به شهادت
 رحمة الله علیه و که حضرت میبایستی نور چشم مولود موطن مدینه ایشان قضاوت می نامه است و نسبت
 طریقت از حاجی عبدالرحیم سید سید استخوان از اولاد و احواد حضرت شهاب الدین از اینها
 بودند و از اهل بزرگ و فخر و کمال بخود خود را نسبت باطن بر بهار طریقت که از حاجی صاحب
 بایشان رسیده بود اتفاق می کردند و بر اتباع نسبت آنحضرت صلی الله علیه و سلم می نمودند و
 شش سال تکبیر اولی قضاوت کردند و اهل نسبت و صاحب است قوی بودند و در تحصیل علم می بیند اطفال
 اطفال می خواندند بطوری که کسی را به حال ایشان اطلاع نمی بود و که صاحب حاجی ابداد الله و صاحب
 باعث اشتهار ایشان شده و آن نیست چه که شورش طلب مولی در سینه حاجی انداد الله
 سلمه الله جوش زود ارادت باد و ایشان در آوردند شبی آنحضرت صلی الله علیه و سلم
 اشاره ارادت آوردن بایشان کردند و باز شبی دیگر حاجی صاحب نیز اشاره بایشان
 کردند حاجی صاحب دریافت مقام و نشان ایشان نمود و میخیزد و در روزی که سلی
 شخص سر ارادت بر آستانه ایشان نهاد و بجز مشرف شدن به بیابان شمشیر ایشان
 دریافت که آن اشاره سراج میرزا نظیر صلی الله علیه و سلم و بعد از آن بر ایشان نیز اشاره
 بر زمین نهادند و دست خود و دست حق پرست بر سر استگی دادند و بعد از آن جوان را در دست
 غسال سپردند و خط بندگی بر زمین نمود و نوشته پیشکش کردند و اتباع امر ایشان بفرموده
 و واجب است چون که محبت و طلب و پیر بوسی است و نسبت به خود و ایشان است و
 کامل طالب صاف و پاک است و بعد از آن ظاهر و باطن با کسی را با دود و شربت و کافور و
 بکافور الحق اشاره کردند و باطلی نبود و در راه از تبارک و تعالی و در راه از تبارک و تعالی

در حسیام وصال ستم یکبار و دو صد و پنجاه و دو در خواجق میبوسند و در حضرت حاجی
 ابراهیم صاحب دین و صاحب دینی قصه تهنات مومن است مریدان احمد صوفیانه نام حضرت
 یاکجی نور محمد قدس سره و حاجی مولوی محمد قاسم صاحب بار اقامت نقل فرمود که شخصی
 که در آن حضرت صلی الله تعالی علیه وسلم که در لمانی و علال آباد است حاجی ابراهیم صاحب
 رابو سیده کحوث پدرم تفسیر آن رطاهراست که ایساں لباس شریعت و آداب است
 اراسته ویراسته اند و طالع اراسته است و علوم شریعت و آداب اراسته
 تعلیم و تلقین میفرماید و حدیث خود را عالم و سید و ابراهیم و از کس نفسی خود تعلیم
 ظاهر می آید مردان رسیدند و تعظیم باطل امر فرمایند باینکه دل خود را پیش بر او خوار
 نگاه دارند و در خطره مدحی است بر سینه خود را مصغیر اقامت گویند تا سست شیخ ابراهیم را که
 و امر شیخ بر خود لازم و داشت اندک عمل بر میقول که خدایا صفا و صفا که کند و در آن
 طریقت آنکه شیخ هر چه فرمایند صفا است و اگر بر کات و سکات شیخ در فهم میگوید و در
 حضرت موسی و خضر علیهما السلام قیاس کند شمع می سجاده نگین کسرت بر میان گویند
 که سالک بپوشد و راه در رسم نمر لمانه و شرط بر در کتب قوم مرقوم است آنگاه ابراهیم صاحب
 موصوف بر عسارت و بیایا افتاده است و از هم مولو یصاحبت حاجی حسیام
 نقل میفرمودند طالعی بر رگی عرصه و حیدان ریاقت استیدم مقصود رسیدم آن
 گفت از این زندگانی مردن در طالع صفا و حق بود سنگ بر داشت خواهد که بر سر در طالع
 و در و آواز داد که گویند آن رهن را که طالع ابراهیم صاحب میکشد آن طالع و ابراهیم
 با رگی حسیام که در و صان نمود آن بر رگی دفع میگرد و میگفت این ترسیدم که
 در رسنه معاک اندک گوشتی در حواس پنجگانه لب لعل شکر خارا را از اشق ابراهیم
 است آن طالع صفا بود دنیا که شمع سیدی رحمة الله تعالی علیه است
 حضرت میدان اراوت مبارک نماز مدرسه سکوی کوی مد و لوله عشق و محبت صاحب

جوش سینه پر شور و سوز جگر سوزد الم جان و زود گذاردل غمناک از رساله در غمناک ایشان مترشح
میگرد و گاهی از سینه بیکنه ایشان بجز تو چند نیز جوش میزد و موجزن میشد چنانچه میفرمایند
سنوات و غیب قدم بهار با بیان کز تالپون جوین همگام با راه مراک و لری با سحر ملک یا دل
هو اتیغ نکه سسکی بسمل پد اتمار زلف رخ اپنا دکمایا بلایین عشق کی محکچو پهنایا
جوین غمناک کرون سوز جگر لو کرون شرمند دوزخکی شرک و کپی الی و شکر ستری لو
نهنس الفت کی جکی دلین کپی بو خدا کی واسطی اب تو کرم کرد نه مجب عاجزیه لو اتنا ستم کرد
مین هر صورتی درد و غم دکمایا دلی پیاری نه تجکو رحم آیا هو تو نزدیک سیم مجب پی با
غضب ستم پی ملنا هو دشوار ده سیم مجین او یجین ربط ایسا روان هو بدین مجین
اجی کسکی هو پریون انتظار ای پیه کی سیم تریپ او پیقاری قریب اتنا هو او پیر و ایسا
نمین کملتا هی پیه پرد ای کیسا پیه پرد و و یک شد کز تو بهجو اس پیسکه کلاه کز تو
علا حاجی صاحب و ریکه مغفله بر که صفایا اوقات صفایا در ریال قیام میدارند سلسله القیام
ذکر حضرت حافظ محمد صاحب صاحب تبتا نوی رحمت الله تعالی خیر خیر خیر خیر خیر خیر خیر
فانی میا بخیر نو محمد صاحب اندک ذکر شرفش بالا گذر شسته حافظ صاحب با وجود ما بل اوقا
شریف را مجرد از میگردانند و هیچ تعلق بدنی و مافیها نداشتند و گاهی از جای اندک الله
صاحب ائی روانند داشتند و هر دو صاحبان در سجده به تمانه نهون یکجا شرف
گذراندند از کثرت ذکر و مجاهده هر وقت عالم استغراق برایشان طاری بودی و کلمات
و خرق عادات اذان حضرت اکثر ظهور رسیده اند و بسیار دمان و در یحسان از بکیت
وعای ایشان بطلب خودشان رسیده اند و مشهور بود که حضرت صاحب غیب بودند
چنانچه اکثر باران جناب چشم دید خود بیان میفرمایند که در ایام معرکه کابل بر وقت
قیام لاهور و معرکه کابل چشم خود دیده اند و سکنا لاهور بیشتر قریب مغرب حضرت را کرد
آمده میدیدند چون روز و وقت و تاریخ را مطابق کرد و ندانم شد که در کتب ذکر کرده اند

تسلیع میزدند و درین روز ویتا و یاکوچاها وقت دیده شده و در راه شوم حضرت تمارت کری
 بیت نزد حضرت مولوی محیی قاسمی حضرت حاجی حاجیورایر و در رسول الله و ادوار
 شیوخ صدیق تقیبه یار تهرستند عالم تنقی بر کانی مقامی و واقف امر بر تربیت لایقیت از قول
 فی ریای و تقصیر است و معین او دیار باستان با خود اهل عیال اراده عزت که در آن میکنند تقدیر حاجت
 و بیوی کادری بود تقریباً پانصد ساله و در میان میانه و با کتف استوار مقلد هشتیم
 اند و نیز شریعتیه ستیه و اجازت تعلیم علم باطن ریاضات از حضرت حامی ابد الله سکند
 و صد جدیت از حضرت شاه عبدالغنی محمدی میگردید و ما در محققان مسافران در میان سفر
 حقایق و معارف و درامات و خودی کلام میگویند و در شت خود و تو حیدت خودی انکار
 ندارد و در اکثر اوقات و در شغل تشریه و تشویه خود در امت مولی میگردید و در مسامح
 بمرایسه اگر بطریق امور آن اقبیه پیش می آید انکار ندارد و در ایتان پرسیدیم
 که در طریق معسرت حساب حلیه حیتیت است و میبودند و بلی که آن از حضرت شاه
 عبدالباری رسید و است وقتی در طریق تکلیف خان صاحب شیر علی خان سرای
 آورد و در نریگان خانقا صاحب حدیث و روش شد و در دوزی خانقا صاحب با اقامت لایق
 که فوال بنی مرایه بر گشت شجیه بدو گرم شد و در حوال نظر الشان بعضی نادانان
 از حال و امر اعرافان و نیز از در حاشقان که در اینها حاضر بود اقامت و فرمود که ناظر
 اسری داد و من اهل آن نسیم الهی آرمی اخوان زمان و مکان در آن تشریف است و با
 تهر و طائل در کسب قوم مرقوم است سلسله الله تعالی و کرکته و چه نور چشم مرید و خلیفه
 من لاما محمد الدین سارحان و در اهل حقیقت و عالم علم حیرت و طریقت و در نهانی سارحان
 حشیه مرید طایب طریق لایقیه و در نهانی خود بود و در مخافه الحشودین است که اقامت ایشان
 اسبیل است هرگز ناخود بخوایم و فرمود و در نام پدر ایشان تهنات است که از قوم کربل
 قوم کربل از قوم میزبان بود و منوار را از اجداد ایشان بود و تولد ایشان در شب چهارم

در شب چهارم

بمضمان سنده هزار و یکصد و پهل و دو و در قریه چقالا بوده که از چهار زبان شرقی که در دست
 والد ایشان در روزار استقامت و در زید که از مضامین و اولیور است و ایشان در پنج شش سالگی
 پیش حافظ محمد مسعود و چهاری شفا آن کردند و چون بسن پنجم رسیدند و در بلده لاهور و غیره
 طالب علم گردیدند بعد از آن در دہلی آمد و تحصیل علم ظاهر کردند پس از شنیدن تشنه بین و در
 مولانا در دہلی بگذشتند و ایشان رسیده چیزی از ظاهر خواندند برای تحصیل علم باطن برو
 سلطان المشائخ دست بیست و بیست و حق پرست مولانا را دنا و کس که مولانا در دہلی
 پیوستگی شدند ایشان بودند بعد تحصیل تکمیل کمالات باطنیه بشروع خلافت مشرف گردیدند
 مولانا سی و چهار سال تخمینا در دہلی بقید حیات قیام داشتند و ایشان شش ماه بطرح خود
 و چهار و شش ماه در حضور و سفر بگذشت مولانا سیاضریه بودند و در اول سفر پاک بن ایشان
 نیز همراه بودند مولانا کمال نظر عنایت بر ایشان مبدول میداشتند و پیشا نجو حافظه شریف
 مرید ایشان کنا چنده فرمودند بیعت ایشان بیعت نیست روزی شخصی از ایشان پرسید
 که علما تعظیم نمیکنند و اهل الله تعظیم هر مومن و کافر میکنند و حالانکه در شریعت و حقیقت
 مخالفت نیست فرمودند که نظر علما بر کفر ایشان می افتد و نظر اهل الله بر مظهریت و حقیقت
 او ایشان می افتد من حیث الکفر فرمودند بسیار کس از اخطرات تعالی بن و فرزند ذراعت
 مزاحم میشود باینکه بسیار بخطر اشرار ترک کند فرمودند باید که خود را کم خفتن و کم گفتن و کم با خلق
 اختلاط نمودن اختیار کند و فرمودند اگر سالکی خود را همیشه بخدمت پر خود نوازمده می بیند و هر روز
 روز اول و اندک کارش بسیار انجام میدهد و اگر روز دوم را روز دوم و نیست و رتبه ای افتاد و فرمودند
 ولی احوال ماضی و مستقبل شبر و روزه معلوم میشود و فرمودند که انسان را جان عالم است و خوت شدن
 فکام نام نالزم گردد که در مسکن انفی وجود بود و فرمودند سلطان با بر او ابتدا حال بر سر رسید اگر
 عاشق بود و بی خانه بود و بر سر ای او ساخته بود در اینجا میماند و شب و وقت نمیشد و درین
 مجبور نمیگردد و در خانه خود خوش بود و در دوزخ خانه مجبور نیست بود و آخر لاچار شده آن

فی محله خود را آتش داد و تا همه کسان از خانه بیرون آمدند آن یوسف هم از خانه بیرون آمد و با ایشان
آن محبوب خود را دیدند و به دیدار او مجمع حاصل کرد و دو گاهی این بیت میخواندند و به بیت گو که به تندی
دوق عاتقیت نامیده تراب که بر ما سینه و گرد دارد و دو گاهی میخواندند و به سینه ما مست میگردید
مکتبی باریم عشق به آری شتر مست کشد بگردان راه میرد ایا الشار اقا خان عالم و اندر اسیان
شعشع و سه سال رسیده بود در موسم دی الحجه سه هزار دو صد و بیست و هفت یا فقه و دق و
که از جمال السمعت خوب سیم کرده است مدح و کثرت و سه ورید و عرق کد استند که از کبر الوضو
نور احمد مصر لور حسن لور العید مد مولانا لود و لور احمد میر میر رحود لود و لور حسن میر بقاصی حاکم
محمد لود و دهم صاحب کتاب مذکور میگوید تفاوت راوی اید میاں صاحب بخش شش صاری نور و
که در شب انتقال مولانا اس و مشایخ و پایی بخدمت مولانا رسیدیم و بر سیمیم که کدام از خلفا اسما
بجای تمام است فرمود در قبل از این خواهد بود محمد را فاکم مقام خود کرد و ایدم و بهم برسم طاهر الشان
را نشانید و ذکر خواججه سلیحان مرید و حلیه خواهد بود محمد در در میان خود و سچ دت و ایام
طریقه نظایر میگوید و در مرجع حلالی خاص عام اکثر طلب ماه خدا اخذت ایشان پیچیده
و تعلیم راه طریقت و حقیقت و با فقه و در احادیث و کمالات سلوک تشبیه به تنبیه بی حس و در آن
صحت ایشان مستقیم میگوید و در و سکونت ایشان ملک مسکرو قریه نو مستقرین در برگ
گردید و در زمان خاص عام شهر و معرفت در مقام المحبوبین است نامید با نشان که با نشان
اس بعد الوهاب خال بود مولود و مطلق ایشان قریه که کوچی در کوه در که آل از تو سیم میگوید
نظر منظر افحست و ایشان لور حیا رسالکی بنیم کردید به چوں سعادت انبی و ما بیدار می
همراه ایشان بود در محمد و در یازده سالگی استوف طالع علمی در تو سر آمدند و عالم فایز از
تحصیل علم عربی و الفقه رسایند و عوامه لور محمد متفحص آنکه سخیه الیسان را فرموده بودند که شما
در دام نوخواه افاد در نو سده و غیره نشر یعنی آوردند و مرید بسیار میکردند و از خاک را بر سر
نشره ارج و دهان شاه سید حلال شاه سلیمان را در دام بهیت خود گرفتار کرده ستم ساخته و را

نبی شیخ فرستاده را وقت عمر ایشان شانزده ساله بود بعد آن سال هوانا در مدینه رسیدند و اجماع
 بر این بود که ایشان را به پسر از خاتمه چهارم باز بخت پیر و دیگر فرمود و در میان رسیدن ایشان از ایشان
 و بیانات و ذکر تبه و مشغولی پسر انصار و قوف قلبی تغایر فرمودند و ایشان همیشه که تبه را از پند سیکردند
 و بعد از آنست که برای سبک سلوک و حقائق و مدارق مثل آداب طالبین و فقرات و لوازم و غیره کامله
 و قسوس الحکم و غیره میباشند شیخ خود میفرستد شیخ ایشان را با بارت آنحضرت صلی الله علیه و آله سلم
 و او در ایشان با اشاره جناب سالت آب قبول نموند و ایشان اهل سماع و صاحب شوق و ذوق بودند
 و هم صاحب کوری و روایت میکنند که گاهی در رقص و جد و جور و عشق و ذکر از چهره نمودن خون از چشم
 می ریختند و گاهی در شبانه و دست چشم کشاد و حیران می ماندند و تادیری چشم بسوی آسمان و اگر در
 افستاده می بود شیخ ایشان را سگوت که من فرمود و گفتند که راه که در کشتن او است و در آن
 آن دیار مسافر انداخت می کنند طایبان راه خدا را و را بخار سپیدن مشکل است پس الحکم
 شیخ ساکن تو شده بسیار مردم ملک سنگ و قصبه تو سه عقیده با ایشان میداشتند و میدید
 می شدند و علما آن دیار نیز حلقه میگوشت ایشان میگرددیند و تحصیل علوم باطنی میکردند و ایشان را
 اندر عمر شهاد و چهار سال بنبر مشغولی الی الله و هدایت خلق اندک کاری نبود و در ششم صفر شعبه
 سنه هزار و دویست و هشت و هفت رخت سفر بستند و در تنه مدقون گشتند واده تا شیخ عجب
 او آفتاب پشیمان بود و درین زمان نیره ایشان میان الله شمع بر بسند ایشان نشسته اند
 طایبان را شاد میکنند و از ایندگان و روزندگان آنجا معلوم گردید که کریم النفس و خوش خلق اند
 و کریم صبر را درین راه چو قبال شجاری در اخبار الاخیار است ارادت و خلافت از پیر
 خود سید کبر داشت و از پیر خود مخدوم هر انیان سیب جلال الدین بخاری نیز دارد و بعد از وی سجاد
 خلافت نشست و مخدوم هر انیان بنیان را میگرد که حق سبحانه تعالی را بخلاق مشغول داشت شیخ را چو
 خود و دویست و در عالم استغراق بودی و با خلق اسب را و احتلا کردی کدافی التاج الحمدی و شیخ
 پیروز مردم بسیار را در وقت مخدوم و باره اوست و بعضی بواسطه بساطت شیخ ناصر الدین محمد بن سید

شیخ زین العابدین

نود و صاحب نفس قرار داده است و مات او در سده و شصت و شش سالگی و زاد او در سال اربعه و اربعه
 سلطان خیر و ساه بود و طریقه ساری که از ملا مشهور برهنه و مشایخ است آنرا دان کرده او مت در آن وقت قدم
 سلوک طریق که مخصوص اهل احوال است و در اول آن شیخ قوام الدین علیه عهد هم اینان که در
 امر ایشان مقام عالی داشت و مشهور او در کتب است اقتاد و مرید شد و طریقه شغل طبع و ذکر حق از وی نقل
 نمود و بعد از آن بر بارت حرمین رسید و مدتی در خلعت محبت شیخ لوسف ارجی که آنجا بود و وقت بود و در
 واری استعداد علوم و طریقت نموده در آخر شیخ را سوختن حرقه و اما شتبار دیگر از کماز میران طرف
 رسید و بود حملائی سالفه طریقت شیخ ساریک و مشایخ ساریک را بارگه و مریدان و او را در اینجا
 بی نیست و اماه باشد و ندکی شیخ بار دیگر کتب او را در مشایخ حسام الدین زرگری بود که سلسله
 لعاق داشت مگر که اجمال شد شیخ ساریک را بر قول آن ترغیب که بعد از آن شیخ آنرا قبول نمود و آن سلسله
 میسر شد و فوات خود و شصت و شش سالگی و صاحب طریقت و بارگاه است نام شیخ عیسی است
 مصرس در سایه و فساد شیخ قوام الدین پروردگار و طریقت بعد از آن مرید شیخ ساریک گشته و کار کرده و در
 ایشان در اخبار و اخبار معصوم است و طوالت دارد این شصت و شش سالگی آن ندارد و قیام ایشان در
 است و نیز از دیگران که شیخ سعد الدین بدین خیر امدادی و در شیخ میا است بزرگ بود و در
 حدود و طریقت و آداب طریقت همی عالی داشت و معروف بود و مشرک تخریب او را نیز هر طریقه خود نمود
 و مصلح بود و صاحب و مصلح عالم بود و علوم شریعت و طریقت در علم خود و مصلح و مصلح و مصلح و مصلح
 مصلح و کامیه حسامی و رودی و امثال آن و در رساله مکیه تمتع نوشته است سنی مجمع السو که
 طریقه از خطای که از مخطوطات محمد و همانین است سنی از مخطوطات رسالات شیخ میا را در وی
 درج کرده و در وقت که وی نقل میکند بگوید شیخ میا از امام الدقیقا و هر جا که می گوید عال شیخ
 شیخی مراد او از وی شیخ قوام الدین که بنوی است و وی در علم طایفه شاکر و مولانا اعلم است که
 از مفاخر علماء عصر بود و میراث شیخ میا نیز میسر مولانا کتاب عوارف المعارف می خواند و وقتیکه صحبت
 پیر عرض میکرد که معلوم شد که محمد دم است که طبع شده و تصحیح الفاظ این کتاب کاتبی است و در

شیخ زین العابدین

شیخ زین العابدین

معانی خود را به احوال شریف ایشان است اکنون بماند دست درس معانی از برای حدیث فرمودی که بایان
 دیانت است که با وجودی که تمکیم کند و بجا نماند و او را امر بدان بسیار انداخته چنانچه شیخ صفی زکریا
 و صاحب قی و حیات و بوقدم میرزا محمد و محمود داشت و شیخ مبارک سندیک که با حکام شهر بخت و او با سایر اعیان
 موسوف بود و میرزا شیخ سعد خیر آبادی بود از شیخ سالار میرزا شیخ سجاد الدین جوینی موسی نیز تربیت یافته بود و
 او در شنبه سید شیخ صفی مردی بود از انباله و باوصاف مرد ایشان موسوف و باحوال ایشان محقق و
 در لباس اخلاص و مستور میرزا شیخ مبارک سندیک بود و از میرزا شیخ سعد خیر آبادی شیخ الدین با خیر آبادی است
 که بنایت حسن و عمر و در جنگامی که پادشاهی عهد درین دیار شریف آورده بود و بجا نماند و کمریم مخصوص
 و آثار عظمت و کرامت از وی ظهور کرده و ده دین سال که نصد و نه و نماند است از عالم رفته رحمه الله علیه
 و کمریم میرزا محمد الدین صاحب المکرمی ایشان از اجاید و پسر زاده گان پادشاه اندر کتاب کاشف الاستار شنیده و خبر کرده
 از اهلا و اوست غریب که در او اکل حال میرزا شیخ صفی الدین است پس پوری بود و وی او را در توجه خاص و
 خود اندر آورده و چون شیخ صفی ازین عالم حیات فرمودند او پسر ده ساله بود و بعد از او شیخ صفی میرزا
 شیخ حسین سبکی که پسر زاده که بعد و منزل از دلی است خبر ستمهای خردان یافت و تعصیفات و التلیفات
 بسیار داشت چنانکه سیاه ساله حل مشبهات بطور سوال و جواب رساله منظوم در بیان معانی مصطلحات سبکی شرح
 مشتمل بر الارواح و کتاب سبکی در سلوک و عقاید و شرح کافی بطور مختص و غیره است مصنف در کتاب که پیرا گستر
 عبارت از انبیا و صفی آورده است علم و فضل وی از ان پیرا گستر و نسبت بهی البسی مفت و انصاف
 شهید ابن امام زین العابدین رضی الله عندهم میرزا و اسما ایشان حضرت و کتاب که در قیوم اند و پسران کتاب
 است صاحبی ازین سید غلام علی از اسلمه و اثر الکرام می نویسد وقتی در راه رفعت شمس و شمس و پادشاه
 مولف اوراق در دلی خدمت شاه کلیم الحشمتی قدس سره را زیارت کرد و کمریم عبد الواح قدس سره در میان آمد
 شیخ مناقب آثار سید و پیران کرد و فرمود پس در دینیه منوره پیرا گستر و پیرا گستر و پیرا گستر و پیرا گستر
 به و حیه مادر مجلس قدس سالت پناه باریا شدیم جمعی از اصحاب کرام و اولیای امت حاضر از دینیه شمس
 که حضرت با او چشمه شیرین کرده و فرمایند و التلیفات تمام دارند چون مجلس ختم از سید بنده الله استسار کردیم

در کتاب
 کاشف الاستار
 شنیده و خبر کرده

ماده ساحت مایه و اهره داران را رسد کرد و اعیان سرگشت ساه هر شخصیت فقه شری که برست داشت چنان

خشیته زنی
ایوب انصاری

...
 آمد و شرفا و عمارت آن که تمام می یافتند را هم گوید که آن چو شری در کمال شرف الاشاره مرقوم است
 آنحضرت در مکر ام و در نظم و تسبیح و شمع و الف الناق افکار و اربابان در مکر ام است سر راه پس کرد
 خفته حجت علیه و آله میر سید محمد الشیرازی الکاظمی قدس سره در کاشف الاسرار است اصل انبیا
 از سادات صبح السعدی است اما کرام او در مقام عالمی هر سکوت داشته اند و الله واحد است و هر چه
 و طریقت را در کالی طرح انانیت را بخت و تحصیل یک بدست شمع یوس خود و تکریمت مولانا عجمی
 و اگر در حلقه درس شمع جمال و لیا که را سید و در فصلیت صوری رفته حاصل نمود و در خارج و در شمع جمال
 او لیا گرفته و هم شمع موصوف میر شمع محمد و همانان و دوی میر شمع سادو الدین دوی شمع سادو عده و دوی
 شمع سادو الدین جوئی و دوی شمع محمد عینی دوی شمع فتح الله دوی دوی شمع محمد الدین حکیم دوی شمع
 شمع عبداللین محمد و حجت علیه و آله حقیقه علیه و آله بیت کرده و احارت سلاسل را به مایه و شمع سادو
 مایه بر یافته و اما شمع که از سلاسل را به فرار رسیده و هر را تسلیم نمود و از انجا معاودت و فرموده
 کالی بای اقامت اند و تکریمت سید محمد و دین ماکر آباد رسیده و امیر ابو العالی احادیث
 ملاقات کردند و بای مجلس اقدس نشستند و برین اثنا از حضرت امیر تقیه نیز دعا طهر حضرت سید راه یافته که
 در ویش و حقیقه این است امیر ابو العالی در مجلس حاشا نشان نگاهی کردند و فرمودند سید رحمت
 مان مانند می باسان که در حقیقه کن را بدست می و تروق و حقیقه و گفتند که تفرقه از اینجا است و سادو
 در عمل حضرت سید عتبه اند و زود تر شمع خود را نگذاشتند و متوجه عالمی شدند و در وقت معاودت و
 امیر ابو العالی امید یکه که مالکی سواری ایشان را سانب خود می کشد مگر یکدیگر نیستن اگر اماره التماس را کرد
 علیه نقشه سید سید و حضرت امیر کمال التفات طریقه را تلقین نمودند حضرت سید کالی که سالها آن
 سید و حدود سال را در دیگر خیریت ای قیس سره رسیده چهار ماه در محبت اقدس بیو سات خردان نمودند

اسفار و الاسفار است که بخش خواجه بزرگ بزرگ بود و در این سفر خلف الصدق ایشان سیرت
 احمد در کتب سعادت بودند چون باریات خواجه بزرگ مشرف گشتند اندک پیشی او را دست داد و حضرت خواب
 بزرگ در آن زمان دو تا بزرگ تنبول غنایت فرمودند چون با فاقه آمدند آن دو تا بزرگ تنبول تنبلی داشت
 در اینجا سافله قرآن بود مشکو سماع اولیا بحضرت میر صاحب خبر بود که متنی الشهدا بدین آنحضرت آمد
 این ابیات ثنوی را از آنم کرد لطف گفت حق اندر سفر جاری می باشد اول طالب مروتی به قصد کعبه کن
 این بود زبان به تیغ آید تو آنرا فرج ده ان به هر که کار و قصد گندم بایش به کاه خود انداخت می آید
 قصد کعبه کن چو قشع بود چون که رفتی مکه می دیدی شود قصد در عراج دید و بود به در تیغ عرش و طاف
 هم نموده بجزیر آمدن نقشه و دست از زبان انبغی لغوه مستانه از دهان آنحضرت جریست و لایق لایق
 ایشان بود که چون لغوه میزدند در حاضرات سرایت میکرد و بر آن مردم پیشی غالب میشد و می افتادند
 تا حدی که اگر کسی افتاد و گاف و اشتیگری میکرد او هم می افتاد و هم در تنگی افتاد و دم از شراب تباکی مست میشد
 الغرض مجرب جستن آن لغوه مستانه اول همان حاکم پیروان افتاد بعد از آن دیگر پیروان غنیمت و تاثیر لغوه
 آنحضرت مشهور است حتی که آن لغوه آنحضرت در چهار پایان فیصل واسطه گاو انفر میگرد و و دلم بادل بران
 و دیده گریان میمانند در هر مجلس یک رد مال یا دو رد مال از اشک جاری تر میشد و در او آخر عمر عیسوی
 المشهد بودند در مقام قطبیت کبری مکن عیسوی المشهد بودن عبارت از این است که چنانچه احیاء اموات
 از عیسی علیه السلام واقع میشد احیاء قلوب باین شخصی واقع شود از معصنات شریف تفسیر سوره فاتحه
 و در این عبارت عربی و رساله تحقیق روح و اسرار توحید و ارشاد السالکین رساله الفقیاد عقاید سنی و
 رساله اعلیٰ معمول و رساله وارث است آنحضرت مدینه حدیث وجود معیشتی که در جمیع کتب از ریش
 مبارک جدا شده بر شانه آنحضرت افتاده بوده محمد افضل اله آبادی عرض کردند اگر اجازت نشود انیمو
 بدارم فرمودند بهتر باشد افضل آن بوی را نیست خود داشته حاضران را بعد از او ندیدیم هیچ آمدند و از مو
 مبارک آواز اسم ذات شنیدیم و بر حاضران حالتی طاری شد و ششم شعبان در دو شبانه احد و سبعین
 الف انتقال فرمودند و در کالی مد فون گشتند میر غلام علی آزاد گفته تا به شیخ غوث عالم الیکه اتفاق

میسیر و نشان دلت با حق رحلتش آید و بهر قلب با سوئی حسان شمشیر
 از کاد که سر حلقه حلا میریاست است می بحیرت عمارت می الله تعالی عده مستحق می شود و مسائل
 صورتی و معنوی پیدا شد و در عینست و عساکری سعادت ارادت بر صاحب بی همه مارت رحمت و امان
 و ولایت مستعمر گردید و طامان میانه از روز و عشق جلیح دل افزو خند صاحب نیف عول و فایز می
 و یار دهم ذمی الحیه و در همه سده ایست و عشرت و مائده الف و حات یات و در الد آگاه منقول
 و کر سید احمد سید محمد الکالیونی قدس الله تعالی سر سب و ولایت محمدیه و حاصل رایت احمدیه از
 حوالی و نشود و ماز و رشتد و لور ولایت ارجیس بهایون بیات سید از فیاض تعالی شانه با ل احمد
 و کمال معنوی هر دو با هم از زانی داشته مع صفات رعبه و سمات مرصیه سیمایشید بدل و ایتار و در
 در عهد لطیف و ولایت که آشته بعد تحصیل علم ملوری در سبب لواله شریف خود را و در هر سبب
 ساگی بر بند حضرت والد خود قدس سره ششند و محلس شاد و تلقین گرم ساحتند حق تعالی جل جلاله
 اعتبار داشته از زانی و مود و سده سینه را قله کما حات و صبح و شریف ساخت با و معنای این بقوله
 و قال فی فقره انکس از دینی که آشتند و چون آفتاب کتاب سیر تو القعات هر سبب که کسان داشته و او
 اقرار حضرت والد ایشان در حین حیات پدر خود و سماع و سرود علانیه سیر واقعه و قوه آنحضرت بسیار
 بود بر کسی که نگاه توجه میکرد و میخو شد و می نهاد یکی از مخلصان حامله و خسته بر سیل نیاز آورد
 الحاح کرد که بلس آن لوارتس فرماید وقت نماز جمعه پوشیده توجه نماز شد و بعد نماز حضرت شاه علیهم السلام
 سر طوالتین اقران فرمودند و حضرت شاه که در مقرران تمام بهر چه آشتند کسی را طمان میباشند
 درویشان بهر ای ایشان ارا مقرران بر داسک شد چای و دریا سیر استین قصه نموده آنحضرت استین
 شاه داو آستین ایشان شد و در مقرران آستین شاه علیهم السلام آفتد ریادت نمود و آشتند که با عتک الحلال کرد
 آستین آستین با دست بود صاحب به الامفیاض میگوید که ایشان بعد ادای نماز و انص متصل سلاطین
 کلامه توحید آوار شد گشتی امنی و در لور دهم فخر سده ایست و طایف دانه و الف سسر آفت نمود و در کالی
 فرمود و بهر سیر در عقب که آشتند شاه فعل الله و سلطان مقصود و سلطان مسعود شاه فضل الله

س: فرزند جانشین حضرت سید احمد جامع دانش صوری و مغربی و حاصل سفرهای بی دریغ و باطنی ملک بود
 بعد از آنکه به شیرین گردانی و ولایت مجرب بود و در وقت و خرق از هر برتره و دشواری و غلبه و وسایل صفات
 رضیه بمرتبه اتم داشته اند و وقتی چهار شخص رسیدند و عرض کردند که دلمای ما از قضاوت حکم سنگ سخت
 میسر و در عمر گاهی نم از چشم های مانده بر آید نام آنحضرت شنیده از مسافت بسیار حیدر اجماع و این پنج زبان
 وقت خواب وطن خود بجا آمدن می نوشتند و در طولانی بود از آن خط و دست گذارشته چنان تو هر فرزند
 که هر چهار اسل و در می پییدند و عکس تجلی هر چه مبارک بر سینه نهی ایوان که از نامی سنگ مرمر چو آنکه
 بودند تا نقش گرفت و آنرا ناد و پاس در حالت خودی و شویش در یکا ماندند بعد افاق بحدت بجا
 آوردند آنجا و در چهار در هم می خنده سینه احدی شش و مائه و الف و دقات یافتند و کمر شیخ حرم
 میخی المعروف بشیخ خوب اله برادر زاده تحقیق و داد و سجاوه نشین شیخ محمد افضل الدیادی است
 قدس الله اسرارها بحجج علوم غریبه و طریقت بود و چهار سیراب و در این در پوزه گران که چه طاعت
 او را قبولی عظیم پیدا گشت و خارق عادات بسیار بر سر زد و کتب و رسائل کثیره تصنیف کرد و قصه و داستانها
 ایشان در چهار مجلد برانی است جلی بر علو فطرت و کمال خبر و یازدهم جادی الاولی شب و در شبیه نه
 اربع و اربعین و مات و الف در جوار رحمت است و کمر شیخ محمد فاضل مصداق خیر ثبات است
 ابون و فرج آسمان سالی اصلین طبعین اصحاب صفات رضیه و مناقب سینه شیخ بدر کمال است بسیار
 کشاده دست و شکسته پیشانی بود و فتوح و ذخیره بی ساخت و یکا به یکا نه را با احسان بی دریغ می بود
 چهار فرم و ذکا و اویس عالی افتاده بود و در مقدمات غامضه علمی سرعت تمام ترمی رسید و در فرم
 نوی الحیر در یک شبیه سینه اربع و ستمین و مائه و الف رحلت نمود و در برادر پور اسود صاحب شرف
 الاستاد گوید در پنجانی نیز محض و حضرت ابوی قدس سره معه فرزند قطب الدین شریف آورده بود
 یعنی در ماسه دانش قدسی صفات بود و اقام گوید طریقه ایشان از میرد ایشان شیخ بدر الدین
 کمال و از میرد ایشان شاه غلام جیلانی و از میرد ایشان شیخ اسماعیل مسمی جبار است و کمر
 شاه برکت الله الملقب بالصاحب الکبرکات حضرت اویس را به سیر بود

شیخ محمد افضل الدیادی
 شیخ محمد فاضل مصداق
 شیخ بدر الدین
 شیخ اسماعیل مسمی
 شیخ جبار است

انجمن سیرادولین است شاه ماریت است یا نشل سدره المنتهی بکارتار است مدال شرف عزراش
 ارشاد و هدایت جامع لغوت و حقا لعل لایت اگر چه بیداریتال لغوت حلت خود انوارت سواد
 و دیگر اعمال حاوانده حوس غنایت فرموده بودند اما شاه مال اکثران کرده و سمیت سید برنی
 بی سید عبدالمسی ابی میر سید طیب داده ریاضات شاقه کتب خلافت سلاسل قادییه و حشمت
 و سهروردیه احد کرده دار سید علام مصطفی بن سید و درین سید عبد الواحد ملگرامی و ابی
 شاه لک بکرامی خلافت یافت مایه است که آگاه و احدا و اکسرت همه رعا عاقل متنبیه بودند
 محل ایشان را از طغولیت لعل شارت عشق کالوده عوتمه بیدار شده بودند و لک بکرامی
 قادر بر سید و از حدیث دیگر اولیا نیز احد فیض نموده در هر فرقی سائر و اکثر متنبیه بودند
 و لغت یا صلوات انداخته در ارتب تب ار و رمتار مدال سدره و مدال کامل بر مقدار
 آب و دوقلوس بریح افطار میفرمودند و با خود این مدال لغوت روحی سیر و یا بر سیر سیر میفرمودند
 بر حال انجمن در وقت سلوک باستانج و قلندران پرستند و یا بر سیر سیر سیر سیر سیر
 و در طلب مقصود هر کسی هر گز عار یا موس بر ادگی خود را میباش استند و هرگز نمیترسیدند
 میفرمودند درین زمان از جواب قادییه حضرت عوتمه الاعظم قدس سره مدام معصوم روحی بودند
 بوده است و بواسطه فیوضات ماطی ارا انجمن حاصل میشد درین بر صده آوار تربیت طالبان
 و رهنمای لکرا با صاحبان کالپی قدس اللہ ابراهیم مکتوب حق برین سیر سیر سیر سیر سیر
 نموده خدمت قلند فاق با دمی عشاق حضرت سید شاه فضل اللہ صاحب قدس اللہ بودند
 نمودند آن قیده زمان مقدم ایشان را گرامی داشتند فرمودند که ذات استقامت از زحمه انوار میفرمودند
 و معصومی معیشت و سلوک شما با آنها سیدیم معصوم شویید و تحقیق شود قیام و آریا صاحب
 تعلیم و تعلیم نیست یکدم مقدمات این شکیل که از معطلات این راه بود در عیانت فرموده آبا
 سلاسل شمس قادییه و حشمت و لغت سید و سیر و زوید و لکرا بر سید سید خلافت نادر
 اعمال لوازش و نموده زیاده از دوز و در حکم استقامت تقریر نموده از عیانت حمایت

را ند که بجای ذوات بابرکات شما استقامت داشته طالعیان آنجا را ابدن باین معنوب حاجت نیست
 و از آنجا مخلص شده و بار هر و شش این آه و ند و شش سال از مقام خود حرکت نفرمودند و ملائکه
 و بار خدا و سالکان پر و انداخته و همین سلسله صاحبان کالپی را جاری ساختند و با سپهر انوار
 مدیدان قدیم سلسله قدیم آباد ایجاد نمود و نیز مرصعت میشد احوال ذکر و شغل و حالات یافت
 و مشاهدات و تاثیرات و عملیات و ترقی عادات و تصرفات و ذکر ابرار و نکات اخصیفا
 و حال نظامی و باطنیه آنجناب کتاب کاشف الاستار مفصل مرقوم است تولد آنجناب
 در سبت و ششم جمادی الثانی سنه سبعین اله واقع شد و بعد عمر مختار و یکسال
 و چند ماه در شب هفتم محرم الحرام قریب صبح سنه اثنین و اربعین و ماه ذی القعدة و سن علی
 شتافت و فرزند شریف با کبد عالی و دیگر عمارت سنگین اولاد آنجناب در بابه سافه
 راقم زیارت مزار آنجناب مشرف شده است و کفر شاه آل محمد قدس سره این
 برکت الله پدر بزرگوار صاحب کاشف الاستار تولد ایشان در یکرام و ربه و هم رمضان
 سنه یکم اردو یکصد و یازده ظهور یافت چنانچه پدر ایشان بلفظ ظهور تاریخ تولد ایشان
 یافته اند چنانچه سبع خاتم ایشان است مصرع ظهور آل محمد برکت الله صاحب
 البرکات زانای ایشان غنای خاص جمعی و افزون و تمام عمر زیاده فیض پادشاه و البرکات
 فیضها بوده بچگونه در او ابرجدایی ایشان بود چنانچه گاهی اگر در نماز جماعت و مسجد
 میشد آنحضرت میفرمودند که امروز حلاوت نیاز یافته آنجناب نیز بخدی مصروف بودند که
 از میان است نه و ده سال بر ریاضاتش داده اند از آنجا که سال کامل در اعطاف خلق
 گزین بوده و اقطار زبان جوین میفرمودند و درین زمان اعمال او را و مراغبه و اعمال او را
 به نظر لایق جاری مانند و قیوضات و انوار تجلیات لاله و لا محضی دست او از امر کس نفس در
 و این شغل لایق کمال رسانیده اند درین مملکت تا سه ماه بقدر فلوین آب خورده اند و مان
 با جبهه خشک استعمال نموده اند و کمال تمام شایسته اند لیکن حرارت هراز چنان مشتعل شده که

زیاده
 شش و سی

و ستمی دق رسیده از اندر چنگ عطا الله مزاج و باح باعدال گرا میگردیدین وقت محتاد
 تربیب سالکان عاقل موده اند نول مسقف و حضرت مهدی قدس سره امام حدت طالان
 و سالکان حواله فرمودند و سالان بالکلیه دین امر مستغرق نموده ما آراسمگی ظاهر و مایل به
 و میریدال رو اعتقاد قاعده حضرت مهدی چمن بود که اگر طالع می می آمد و استعداد طریقه میگردید
 از مشعل مشغول ساخته میفرمودند که اگر طلب میداری در صبح برود و این کس را سر انجام مده و
 خود دانی میداد و حساب الوی سلوک و حدیث نیر طالان را از تها و میگردید و این کس را سر انجام مده و
 را که میرسد چیری گفته میفرمودند که در سیدال محمد رود و میفرمودند که سیدال محمد را
 از سر ماسک گردانیده و ما را راحت بخشیده حساب اقدس ما آراسمگی ظاهر و مایل به
 احاطان مراب مایل و قیام طالان در حضور و ماریانی سالکان این شهر و اطراف کوشیده
 سر انجام آمل میدادند و مشغول و در مصروف تعلیم و تربیت نموده اند و مسمی باذنه و الف
 شروع کتابیده ماسوق بالطنی بهرامی بنمودند و ملاحظه این فیض عام در حوالی شهر و اطراف
 و اطراف منتشر گردید و فوج فوج سالکان و دنیا داران میرسدند و مقصود خود می گردیدند
 مناب اقدس از سبک سالک میدادند که این عزیز را اعلان مشغول گار گوارا بود و در
 طریقه مشغول مقصود حواله میرسد همان مشغول او را مشغول بی ساخت در کس که روزگار
 ایشان و میریدال و کشف و کرامات و تعلیم طالان تعلیم و در فکر و مشغول اعمال معصوم
 است در روز و در سینه آخر شب شار و هم که صال سینه مکنه را و یکصد و شصت و هفتاد
 و مود و مشغول بر وجه پیر بر گوار خود بطرف شرقی آسود و در کس شاه خمره شاه خمره
 از پیر شاه آل محمد و مصنف کتاب کاشف الاستار بودند و آن کتاب مکنه و میریدال
 تولد این فقیر چهاردهم ربیع الثانی در سینه احد و ثلثین و مائة و الف است حواله عمر چهارده
 رسید حیات عالی ارب عالم حلیت فرموده از آن وقت را این مکان نیست است و سب
 شش و چهار سال میشود که و اینخانه استقامت میدارد سال فقر شصت و هفت

بسیار
 چندی
 و سینه

عتقه لطیفه غیبی میباشد و اکثر این رباعی بخواند رباعی که گوید چنانچه عتقی نسفتم هرگز بد و در گنجه
 ز رخ من فرستم هرگز و نویسم نیم تراستان که است بد زیرا که یکی را و دو گنجه هم هرگز و عمری بکشت
 گزاینده ام و بجای بکیت در باخته ام نه قلو سی از دکان یغادر که نه پیشیزی نه یک کشت
 جو از زمین را یگان حاصل نه قیفیزی با وجود این افلاس جهانیان قلوب مان بیکویند
 و عالمیان خوشا رشا و چنانندین هم باین زمره عوام و خواص در ساخته ام و ماتم خود را
 ای دل تقیما بیروی و کدام راه می پویی **س** توی سرمه دنیای و دین دیگر چه میخواهی
 دو عالم کرد و ساز می همان حاصل کنی خود را بد زانو امید می شکایت میکنی چشم از کبردی
 کو می هم مقرر کن اگر سائل کنی خود را **ب** استغفر الله لا حول ولا قوه الا بالله این فقیر
س سپردار و تحسین بلقیه چپتی صاحب سی بیدال حمد دیگر معروف بستمی صاحب
 سیدی بیدال برکات سوم مشهور بچی صاحب سی بآل حسین سلمه الله تعالی توفیق
 و عمر ایشان برکت دهد و به راز خویش آشناسازد بقر محمد و آل و بدانکه میر سید محمد صفری
 که از اجداد سادات بلگرام و با فقر اند در وقت باراجه آنجا سبزی نام که کافر متعصب بود و بیکار
 متوطن گردیدند و سداب و عشر و ستمانه بدستوری سلطان شمس الدین التمش غازیان
 اسلام را بهر با اقا رب خیال و سپاه بقتل رسانیده تاریخ این فتح خدا داد است و بعد سی
 و یک سال سید موصوف در چهاردهم شعبان سنه خمس وربعین و ستمانه بعالم قدس رسید
 معج البجین فضایل صوری و معنوی مرید خواجیه قطب الدین بختیار کالی اوشی بود و در حضرت شاه
 حمزه وصیت نامه بنام از ایام وصال پیش از ششماه نوشته در قلندران مخفی داشته بودند
 و آن اینست وصیت نامه بالا بلند عشوه گرمی سر و ناز من چو کوه تاه کرد قهر عجز را
 معلوم بنمای خدا سلیم باد که فقیر را سفر آخرت در پیش آمد آنچه حضرت جدی قدس سره آخرت
 چهار انواع ارقام فرموده اند اینجا بعد بسیار است حتی الوسخ در آن ساعی باشند و بانام اوی
 بسازند و این جانب اجازت خلافت سلسله من مقرر دانند و بایم و با سماء اربعین و شیخ و دعای

و سوره آل و دیگر اوعیه او کلام اشغال مستانه و غیر مستانه بخار و ما و ول نوده اند به ستم
 و اقبای کسان شریعت عرا و احوال دست ایدلا م داس و دست طبع تاسین و عا و عی و طایع لکفا
 نماید اگر و انشورات تنج انمطوبات بیکر کفانه و مکس سلف و مقایق و او را و سول با سبک
 و طریقه ایقین طائفه اول حال استوار رسد و ستم که کفر اعماض حس و امورات و نه می
 لازم ستانسد **۵** اران روزی گیل و حار آمدن نایع به که هم طاقوس در بایع است و هم در
 اگر بی برو تنگی حرس و هم به که هم الیسیش ناید هم آوم به و نیک که تنجی که استی شست به که
 بر دهنی است و اگر کسی را اهل و العالی مطا و آید و سب سما و داسن را ولیکن درین زمان
 اهل بیت اس امر مفقود و جنسیت موجود و بحیرت مانی و ستیرین لسانی کسی فریفته شود
 که این طائفه در هر وقت اعرض الکسریه الاحمر نوده اند و در آن سالانه هر که شکفت بکشد
 ملکه نماید که حکم حبس است بعد است سال روش خواهد شد خلا مسئله اصل در اصل کار می
 ازین اهرم و پیش پس ازین و عا با نسی نه بگناه و خویش فقط گویند بعد است سال حاکم
 و مضطاکر بران آید بعد از فصل الی و اکت است کرد و یقین **۵** و دیگر که بصیفت
 که ره صاف به گم گشته که ماده بخش و کاتم قش مثل شرف وقت آن آمد که نرم لایکان
 بر پاکم به این همان و آنجا را زار و هم و ستم اکرم به وقت آن آمد که از مارا ش
 جدا به عرم سوئی و دوستان عالم بالا کنیم به نعمة فیروالی الله سیرا بگی نمود و
 علامت آنگ آن صحرانکم به سطره آخر ما و ان می رسام ای قلاا و و درجه قوسلس با او
 ما و اولی کم به بعد و همی زالقش سوسه سارم لیم به اس خالات تو هم را بخود رسوا
 فنی درامات و اما تست در نشی گدا **۵** لا و الا را بهم آیم تا لا لا کم به خوش خود را لا و
 به تمام اس زبان به درال طرف نبدای امکان جیده بر پاکم به صوره ش از سهولای قش
 بدو **۵** طار فله تستن را ماده عقا کم به خود اما با عدائی خویش کرد و هم به معال
 به خود استوار خدا تا با خدا یکتا کم به سازن را بشکم و این بر دای حاس درم تا سلا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

بهر قطعی بوسل جان که معنی نماید و دره با مرکز انوار الیه که
 انبی در چهار درجه شمس است که یکصد و نود و شش است حق بیست و فکر احوال
 اسم به بیست و سیصد ال احمد مرید و مجاهد نشین بدر بزرگوار خود حضرت شاه حمزه بود و شمس
 دقت نمود مشایخ آن زمان آواز و بزرگی در مشیت ایشان ششینه و بزرگ است ایشان می آید
 بنابر حضرت مشیخ علام حسین صاحب زاده خود فقیه صاحب سلسله اسماء ارباب چون بنابر
 ایشان رسیدند بعد دریافت غرض در کمال تعظیم و تکریم ایشان به خود لازم دانستند و
 بیست خود در آن روز در شمس اسماء اربابین در میان و دیگر اعمال و اشتغال و ذکر و فکر و
 در پنج طریق قادر و در پیشگاه نظامیه و سهروردیه و دراریه و نقشه به به ابو العلامی که از مشایخ
 خود رسید بود و مجاهد و از آن مسافت فرمودند که صاحب زاده ایشان فرستاده حضرت
 غوث الثقلین اند و پسند خاطر ایشان از این خط میباشند الغرض به کمال بزرگی و اخلاق ایشان
 و بقیه از این نوع افراد عالم و مسافران اتفاق است که برین بزرگوار ایشان در حیات خود بر این
 و مجاهدات و شش بیست و نه و بر خود اندر نماند معکوس ایشان را که شش بیست و نه و بر خود
 آن می نمودند اگر در وقت اشتغال ذکر و بزرگی شش بیست و نه و بر خود ایشان زیادت می یافتند
 همراه خود و طعام می خوردند و الا او شان را از این شش بیست و نه و بر خود می نمودند و می نمودند ایشان
 تا و از ده سال خود را در چاه می آویخته تا که می رس خوانند و بودند و در چاه می آید که ایشان ایشان
 رس نمودار بود و همیشه با در ایشان است بهر بی غله اسماء الله تعالی آنچه حضرت ابوی
 رحمت الله در وصیت نامه فرموده اند بر آن مواظبت نمایند و طریقه بیست و نه و بر خود
 چهار درجه و چهار درجه از چهار خطا و فساد خود از جای دیگر کنند که سگ هیچ است
 باغ مرا چه حاجت سرو و صنوبر است به شمشاد خانه بر را که کمتر است باغ و استغفار
 در ایام نیست ع متاع نیک از هر دو کان که باشد و در آیه ابی سنج و خانقاه و درگاه و بگویند
 و از باب بیست و نه و از باب بیست محفوظ دارند که عده کار نیست است و فلا و بیست و نه و

ماهر و رفیع بود و چون در خانقاه صاحب البرکات رسیدم شیخی را دیدم که آثار بزرگی و مشیخت
 از سیاحت ایشان بهوید است تا اینم که نوشته بود در یافت حال بنده و یک حجره آن خانقاه
 بجای داد و بیکال شفقت بزرگانه و گریانه فرمود و فرمودند سید الله تعالی سید صاحب عالم از
 اولاد صاحب البرکات که بنحور و سرکار نام دارند شیخ کریم النفس و بابرکت و صاحب کرم
 هستند چون در خانقاه تشریف آوردند ملاقات نمودم بنده را معز و ممتاز فرمود و در وقت
 احوال بسیار شفقت و مهربانی مینمود و فرمودند و حسب معمول خود نام و نشان بنده در دفتر
 خود نوشتند سید الله تعالی بعد از آنکه بر ملازمت خودم محرم شدند بیکه از دو و صد و هشتاد و
 یکجوار حجت حق پیوست و ذکر میر رسید و دوست محراب ایشان از خلافت سترندگان
 و عمده خلفا حضرت امیر ابو العلاء قدس الله امرار بهای بود و حضرت امیر را هر چه از روایت
 ائمه اطهار و خواججه معین الحق و الدین حبیبی قدس الله سره رسیده بود باطل ایشان را
 عنایت فرموده بار امانت و ولایت و ارشاد و تفویض نمودند و تفکست و وطن علی ایشان
 بر بان پورا است تحصیل علوم ظاهر و دلی کرد و بعد فراغ علم بطلب خدمت او ملک بنگاله
 تشریف برده و در خدمت مشایخ آن دیار حاضر می بودند چه نگار استعداد ایشان عالی
 بی مقصود خود نیافتد بعد تلاش بسیار از شخص تشریف حضرت امیر شنیده قصه اکابر
 کردند چون شهر کالپی در میان راه آمد از آنجا یک کوزه مصری برای نزد حضرت امیر
 نمودند و در شهر اکبر آباد رسیده بخدمت حضرت امیر حاضر شدند در آنوقت حضرت امیر
 از ظاهر فراعت یافته در صحن مسجد بایران نشسته بودند ایشان تسلیم بجا آورده آن کوزه
 مصری پیش نظر گذاریدند حضرت امیر نام ایشان پرسیده فرمودند تو فقیر بکار آمده ای ایشان
 عرض کردند نام خاکسار و دست محمد است و شهر فیض کرم حضرت شنیده از ملک بنگاله
 خدا حاضر آمدیم حضرت امیر تبسم نموده و قدری از آن خورد و باقی تقسیم کرده فرمودند
 که ایشان و من را شیرین کردن لازم است که من هم درین ایشان را شیرین کنم پس ایشان را

و صاحب
 کرم

قومه عینی دادند اراده داشت و مدعوتش کردند چون ایشان دعوتش آمدند نماز عصر و صبح
 ادا کردند و صبح آن ساعت که در حضرت امر کرده و خلافت و سجده طریقت خطا کرده فرمودند که
 بر این نور و مد و طالع حد را راه نایند انسان عرض کرد حضرت از قدیم توسی خود میاید
 سیه ما را چون امارت اقامت یافتند در یک سال سجدت حضرت امیر اربعین سردار میاید
 و مسرانی فیضها را و حقه و طرف بر این بود حضرت گرفته در ملک و کس صحن باطن عاری
 و شهادت معروف در آن ملک گردید و پشم کمانی در وای فرمود که گفتند در سب و ششم
 تنای انسانی روز همه سیه بگردانند و در محنت حق میبستند عمر شریف سال چهار و بود
 و مزار شریف در اورنگ امام در یک سیه امیر شاه یا محمود شاه واقع است این هر دو از علماء ایشان
 بودند و سید شمس الدین احمد که شاه محمد فرهاد حلیقه سوم سید دست محمد مدس ایشان
 اسرارها بودند و مولد ایشان مشهور دلی است و الد ایشان یکی از امراضی بود شاهی و صحرای
 بر این بود و در گاهی گاهی معروف در محمد فرهاد و خدمت سید سید حاکم می بودند و در آن
 عمر حضرت سیه محمد فرهاد و دوازده یا سیزده ساله بود چون رابطه محنت در دل ایشان
 حاکمی گرفت سواهی همراهی بدیدر خود خدمت حضرت سید حاکم آمده فصاحت می بودند
 چون از جمال بدید ایشان واقف گردید با حضرت سید عرض کردند که من بخوان و در کمال
 تمام و ایشان آمدن ایما را گارد نامیکار خواهد کردید حضرت سید فرمودند که ما و
 هر دو ایشان را مانع آنم تا در اینجا میاید چون مع کردید عشق که در نوده سیه ایشان غرق
 شده بود بیرون بیاید چون بدید ایشان باز مار دیگر عرض سید فرمودند شما میاید که در
 ما و شاه دست سینه ایشان را کرد و در حد امیر خواهد که با شاه محصور ایشان ایشان را با
 بدید ایشان را احاطت داد و وضع نکرد و بدید ایشان در حلقه از ادب حضرت سید و در
 کردند و حرقه و خلافت یا تند و تاحات شمع خود آستانه شمع را نگذاشتند و شمع را با
 خود ایشان را وصیت فرمودند که بعد از در شمع بلبی با شس و طالع حد را از انعام میاید چون آنرا

ربو الصلواتی

به اتقان شیخ شود و در پای شریف آوردند نسج جن شهره فیض عام ایشان شنیده و درین
آمدند و مرشد شدند و فیض نسبت عالی البرهانیه فرماید و داشتند و ایشان در آخر عمر بکمال کثرت
استغراق تمرین از یکدیگر از عالم تشبیه بالکل میراشند و چنان محبت غلبه نمود و گویند که این بندگان
مریدان می پسندیدند حضرت چه می بویید میفرمودند فرما و کجاست اکنون در اینجا بود و چون
بشیرت فراموش میکردند مریدان یا وید میبایند در الوقت از توجه غیبی ایشان مردمان
می افتادند و از فیض صحبت و تربیت ایشان بمقام معرفت می رسیدند و دست پنجم کمال
سنة یکبار در یکصد و سی و پنج وفات یافتند و از شریف بشهره پای در مغل بود که در وقت
است و از اعظم و حمده خلفا ایشان یکی مولانا برهان الدین خدا نا بود و دیگر میر سید محمد
که اعظم و اکمل خلیفه ایشان حضرت شاه محمد منعم قدس ابلیس بود و در خلیفه اعظم و مرشد
حضرت مولانا برهان الدین خدا نا حضرت شاه کرم الدین عشق بودند و ایشان از حضرت شاه
منعم هم اجازت خلافت بود و خلیفه حضرت شاه کرم الدین عشق حضرت سید خواجہ شاه ابوالکلام
بود و در خلیفه حضرت شاه محمد منعم حضرت شاه حسن علی بودند و خلیفه حضرت شاه حسن علی
حضرت حکیم شاد فرحت الله حسن دوست کریم حکیم بودند و حضرت شاه قمر الدین حسین بن علی
خلیفه اعظم حضرت سید خواجہ شاه ابوالبرکات بودند و نیز از حضرت شاه فرحت الله بن
و خلافت یافته بودند و مولود و موطن و دفن ایشان عظیم آباد است و ذکر حاجی سید عثمان
اعظم آبادی ایشان مرید و خلیفه و خواهرزاده شاه قمر الدین حسین بودند صاحب وقت و مشوق
و اهل وجد و حال بودند در غلبه شورش عشق و محبت حرمین شریفین و کرمی اگر نیران
ترک نموده به برکات انعام شریف فائز گردیدند و قتی بنده را در آخر عمر جوانی و آغاز پیری
بهجت دوستی شفیق غلبه خوش خرمی اتفاق اقامت اکبر با و افتاده بود و در آن زمان
حاجی صاحب از نیاز و رنجانش لیس لیس آورده بودند شنیدم که درویشی ابوالعلا
از سفر حج در پیش برزاق اندر گردیده اند و بر کماله بر کلام اخلاق محبت منشئی عظیم صاحب

ریحان

که است و محبت ما و رفقه فقر او فضلا میدارد و کوش اندازد که با ذات فیض آیات
 حضرت امیر الوعلاء قدس التدریس و محنتی دارم ملامت ایشان در تمجید رسم ملاقات فیما بین
 بسا که دید حاش استعاق و احلاق مسدول فرمودند که هر روز بکشد ایساں میر سیدم
 تا آنکه الفتی و تعلقی خرید بر خرید کرد و در می فرمودند که هر چه بود و از طریق حبشیته صابریه
 جیری باشد ما را ندی و آنچه که بود ما را طریق الله العلامی موجود است مگر بی کفتم خاک میوه
 ساست و باید و بعلم نماید مراقول است لیکن من لیاقت بعلم و تقالک دارم العرس
 در هم حادی الثانی سنده مکرار و دو صد و شصت و سده اذکار و کفار و مراققات و غیره
 عالی الله العلامه و احارت دلائل الخیرات و ترکیب به دادن هر چهار طریق و شصت که میت
 است و چهار طریق و شصت ماده حدی و سلوک طالع سمع تمجید و احارت مامد و شصت دادند
 و نمایند بیجا پی مجموعه آن رساله ایست اعانت نامه خادم الفقیر احمد الراقی المستعین علیهم
 حاشی این سید سلطان احمد بن سید ساه سلام حسین مصوی الوعلاء العظمی قدس الله روحه
 مظهر البیان است احی الطریق مایه الفت فلاں مراد امدی نازد الله عرفاه ابرین فقیر
 امراض الفاظ و عبارات و اسما و حرث لائل الخیرات نمود و حاکم راجع السید محمد
 عبد الرحمن شریف المحسن الملقب بباحث لائل الخیرات معری القلانی معین حال مدیه المود
 فی روضه رسول الله صلی الله علیه و سلم احوال مولف دلائل الخیرات الشان ارشح
 سید محمد اس احمد الدعری الشریف المحسن اسان ارشح ابو البرکات العظمی ایشان
 از سید محمد اس احمد اس الحاج ایشان ارشح سید احمد المقرری ایشان از سید
 عبد القادر القاسمی ایشان از سید احمد اسانی العباس الصمعی ایشان از سید
 ایشان از سید عبد الصمد ثنائی ایشان از مولف سید محمد اس سلیمان المودنی الشریف
 المحسن معری معین نمود و تجارت حصول کرد و فقیر بی فلاں مدوح را احای داد
 و البصائر در طریقیت فلاں مراد امدی بعد تعلیم کرد و شغل و مراقبه از فقیر سلیمان

قتیل الحقیقه ابوالعلماء الشیخ المصطفیٰ بن محمد بن علی بن ابی طالب باذن الله ما دون گردانیده شد و اینچنین
 مرشدان سیده است بدین مامور که در هر سیکه بارادت صادق برسی حصول انضباط و عاقله طالب
 بطور تعلیم این سلسله تعلیم نمایند بشرط معتقد اهل احمد و الحاقه و مشغول با دهر الهی و نه از مناسبت و تارک
 غذای ماهی باشند و در حین شب دو گانه صلوات العشق معمول دارند الله تعالی بجاوه مستقیم
 عاقبت بخیر گرداند و از ان بوطین اصلی خود و غلیم آبادت شریف برزند تا حال احوال حیات و محتاجات
 معلوم نیست و ذکر آن سید السادات طایفه حضرت میاں صاحب
 شاه محمد حسین رحمة الله علیه اسم شریف شاه غلام حسین بود و لیکن میاں صاحب
 شجره خود را محمد حسین می نوشتند و مرید و خلیفه حضرت شیخ عبدالکیم عرف از نو فقیر و صاحب حیو بود و در
 عالم بود و بدین علم شریعت و طریقت و از اهل تقوی و ورع و صاحب صبر و توکل بود و در اتم اراوت پائشان
 سیدان شریف میاں حضرت طاهر الحسن ادهمی فاروقی که یکی از بزرگان این شهر و مرید میاں صاحب بود و نیز شریف
 خاں صاحب علی محمد خان ادهمی فاروقی که از روی این شهر و مرید میاں صاحب و در سایه در احوال میاں
 نوشته اند در آن می نویسند که محمد شریف علی صاحب السید و مرشدی از سادات صحیح الشیخ هستند و از حضرت
 سیدی و مرشدی میفرمودند و الدین فقیر و او اهل حال و محب و بوند و از باعث بعض وجود و وطن خود و
 و شاه جهان آباد و وطن شدند و تولد فقیرم در آن شهر اتفاق افتاد که در سیزده چارده سالگی رسیدیم همراه والد
 خود در آن شده بعد بی سائل در بود و اول رسیدیم شاه قطب الدین خلیفه محمد زبیر بن محمد نقشبندی که
 از مقبولان الهی ساکن آن خطه بودند و خدمت شان حاضر شدیم و الدین فقیر از ایشان سبقت کرد و در حسب
 اتفاق شاه موصوف یک روز از راه کمال نوازش بطرف من متوجه شده فرمودند که شما هم یکی از مقبولان
 درگاه الهی خواهید شد همان وقت این فقیر را نیز دریافت گردید که دعای شان سحری من با حاجت انجامید
 و در او اهل حال از والد خود علوم طاهر و ریاضت و عبادات و اشتغال باطن حاصل نمودم بعد مرحت
 از آنجا باریت حضرت خواجہ قطب الدین مختیار اوشی مشرف گشته استقامت و نزدیم بعد همراه والد خود
 شهر اخیرترین شده در جرحه که مقابل نزار بزرگ سلطان هند حضرت خواجہ معین الحق والدین بود و در سیزده سال

میاں صاحب

اقامت گردیدیم در ایام والدین فقیر این عالم زنت سفر رفته آن شهر بوفی کشید اندوخت و اندر روزم خایه
 این فقیر بیاست بچ وای طاریت را قلم گوید در سه یکبار و دو صد و بیجا از طرف نوک بر آمد و فقیر
 گفتم میان او یکی از حادایان بگذاشت علی ام باقی شد و از و جان کسایه بچید گفتم مرا و او گفتم
 علام حسین بامیدان گفتم بیه سرید و حضرت ام کت من ساگردم یکبار و بان تهر از ملاقات ششم
 شدم که با تمام تن آمد چون با حیرت بلی رسیدم و شرف برایت بخواه رنگ قدس دست بچیدیم
 اریبان خدمت علی بر کرد که بچا خیر بود و اقامت آنحضرت گفت تا حال موجه است و سده را بهر خود
 از ربارت حیره تیرب شمر کرد و امید دیدم که کچه سرور واه شرف دی سنی کبری عباس شرف وای
 آن روز صد بیاب سلطان عهد بخواه میں الحق والدین که آستانه ایست محمد گاه عشق واقع است میر
 ا ال ما ولیا مسجد که آن فقط جو تر ایست نشان داد تیر لیل و نه تیرین محاسن طالع گویند
 و واقع است که آنحضرت در بیجا نشسته با آمدیم لمطلب قوه که تنسی سیت حضرت بخواه رنگ
 مسرت شده و او اسلار ایجاب سعادت سعیت حصول ساقم تب میداری بحال تاثیر بر وایام
 روز به حال این فقیر حضرت بخواه رنگ نهایت الطر الطاب میداشتند چیا کی بستر نولی یارت شریف
 مر لیس و قرب مرگ رسیده بود و دیدم را بیل این فقیر را در مکان خود طلبیده و درخواست تسامی بستر خود
 این بستر خود بخواست و صاحب شده و سلب مریس کرد و حال تسایف است بگام استقامت آسمان
 اکثر طریق اشتغال و اعمال و طلسمات از والد خود و دیگر به ایان احد خود و بعد چ مدت اشارت
 حضرت بخواه رنگ ایست این دیار زنت سفر رستم و منی که رشتا بچان بود آمدیم بچانه شاه نور محمد باور
 در ویشی که مرید حضرت شیخ عبد الکریم بودند و در کت شدم در ویشی بوحوف کمالات حضرت شیخ بران
 خود آورد و با سماع آن نهایت رعب طاریت شمع گردیدیم بعد در رشتا بچان بود آمدیم بچانه شاه نور محمد باور
 که مرید حضرت شیخ بودند استقامت کردم به نری همراه حاد صاحت ف اندوز طاریت حضرت شیخ شدم
 بهامدم از راه کمال باریش بجا فاد صاحت فرمود که ایام در ویشی را در محله خود عاوهید و این فقیر برود
 در حدت شیخ حاضر شد و روی در وقت تهنائی کلمات چه بطریق تلقین از شاه فرمودند بجا فاد

از توجّه آنجناب کلامه الله الا الله از قلب من بیا می شد و در صحبت اول مرتبه قفای شیخ تقی
 خویش بشود بعد چندی ارشاد شد که بعد نماز عصر در وقت مراقبه حاضر شده باشند پس مؤدّه شیخ
 در وقت مراقبه حاضر می آید و متصل آنجناب نشستیم بعد امر شد که وقت شب کتابت حدیث
 شریف ازین فقیه غیر مطالعه میکرد با شد چنانچه موجب شاد بآوردیم و در حضور آن جناب
 تاثیر بخودی یافتیم شبی حضرت شیخ در وقت نهائی متوجه بطرف این فقیر شده فرمودند که کثیر
 امشغال بامی چشمه و قادریه و نقشبندیه که از پیران بابا رسیده اند و عرصه تعلیل شما خواهم
 چنانچه در عرصه دو سال ایفای وعده فرمودند روزی برای آمدن سخن شغلی که از آن کشتن امر
 است غیب حاصل میشد تعلیم فرمودند عرض کردم که من طالب این هستم ازین شغلی کاری ندارم
 از استماع این کلام نهایت راضی شده برای مطالعه کتاب ارشاد الطالبین که در آن اشغالها
 بسیار مندرج اند اجازت دادند روزی بکنو حضرت شیخ در مراقبه بودم که آنجناب یک
 سر از مراقبه برداشته فرمودند اجازت دعای سیفی میدهم و درین امر ارشاد از جانب آن
 محبت می یابم عرض کردم که عوض دعا و ذکر کسی شغل باطن ارشاد فرمایند اراه کمال
 سر و مخاطب شده فرمودند که من فقیری خود را بتو دادم و در حق من دعا فرمودند
 بعد یک روز بطریق یک شغل بیان نموده ارشاد کردند که بر حسین منعمو طلاج و حیل
 از استعمال این شغل حال غلبه کرد و بر شما درد و آزار ده سال غلبه خواهد نمود و سکرین
 امر اخفا ضرورت و در افتاد ففسده بسیار و نیز درین راه علم ظاهری لازم است
 روزی حضرت شیخ زلمریق نوشتن یک نقش تعلیم نموده محامل این نقش برویت جناب
 رسالت اب صلی الله علیه و سلم مشرف میشو و بعضی یاران خود را نوشتند و ادم آنها
 در حالت نزاع برویت مبارک مشرف شدند بعد امر کردند که سبک بپیران من
 باشند بموجب فرموده بعمل می آوردم و آنحضرت از توجّه باطن من استفاده پنداشتند
 و اکثر اوقات بزبان می آوردند که اراده من بطرف ولایت است فها هم همراه این فقیر

خواهید فست بعد از رسیدن در این راه به تغییر در این دارالاستاد آن مالی میمید که مراد این سخن فرمود
 در آن وقت بود و این تغییر بعد از مدتی در شهر ارم و بهر رفته بر رشتاد سعدالماوی صاحب میل بود
 استناست که در شهر ارم و آوا آمده و مقام بسیار در کس گردیدیم مؤلف رساله حضرت
 محمد طهری الحس جده الله میگوید که آثار الحروف و مقام احیاء السعادت قد موسی شریف
 مولی طهری حال با کمال آن حضرت افتاد و بحسب حالتی روئے داد که در تحریر نیاید و اکثر اوقات
 کعبه صاحب بیتیم روزی کلمات جده لطیفی ملقبی ارشاد فرمود و بعد بعدی استخوان
 موصوفه فرموده آن حضرت که درم که چند صوفیان لطیفی جمله ذکر بهر میگویی و من متصل آن
 ایستاده ام شخصی است راست من گرفته در حلقه مرد با گاه دیدم که آن حضرت در این سبب
 دارد و میفرمایند که دست گیرده شما حضرت شیخ محمد الکریم اند که شمار در بره خود همانا
 وقت صبح که در آن حضرت حاضر شدم قسم کردند پس باران حالات تمسک عرض کردم
 پس اذن وقت محبت آن حضرت غلظه که بعد بعد و در العار العارفین ارشاد فرمود و در کلام
 اول آن بود که استماع شرع تقریب در طاهر و ماطل لغز استماع خود میخاند که سبب گاه
 ترک آن نشود زیرا که هر تذکره در اتباع تریحیت جلیل راه خواهد یافت بهای مقدار در رفته
 طریقت و در جواب سیدنا و موصوفه آیه که بقل ای کنت یحییون الله فالتقونی
 یحییکم الله دوم سبب بود و از حسد و کینه و حسد یا دجیه پاک کینه و حسد و در راه
 خاف نشود سوم تقوی و دیانت و عالم و تواضع و اگر ارم بر غیر یاده دوستی مقبولان الهی
 بر خود لازم گیرید چنانچه ذکر ایس العاسیم ذکر ای واثبات ششتم اصل معنی کلمه ششم
 بتفصیل کلمه و معنی آن چنانچه لطاهر و تریحیت عار و عیبه عرض است و در طریقت نزد
 صوفیان خود را فانی کردن فرصت عیس است را تم گوید والد بر گوا میفرمود و خیال خلق
 عظیم با بریدان خود میفرمود و که کسی را کاری را کفر خود و تکلیف نداده و میفرمود و در
 این دوستان

چشمه مانده تجویر نموده آید که تحت تعلیم نبیا آورده آید و والد میفرمودند بسبب حسن خلق
و کلام شیرین ما را لائق صحبت کسی نگذاشتند و والد بزرگوار وقت ذکر حضرت ایشان
چشمه پر آب میشدند و وفات وی حضرت هشتم ربیع الثانی در سنه هزار و صد و بیست
و هشت واقع شد و در محله بغیا نخلات مراد آباد مدفون گشت و کرامت شاه
عبد الله المشتر بشاه غلام علی رحمۃ الله علیه صاحب زاده مولوی عبدالغنی
فرزند ثانی شاه ابوسعید رساله در ذکر حضرت شاه غلام علی و پدر و برادر خود
تألیف نموده اند رحمۃ الله علیهم در آن منتهی نویسد که ارشاد حضرت ایشان درین
حیات خود بجدی شده که شاید در مشایخ ما سبق در بعض افراد اگر شده باشد
بعید نمی نماید از اقصای روم و شام تا بحد چین و از مشرق تا مغرب خلایق
حضرت ایشان در حیات منتشر شده اند از می مشک آنست که خود بید
نه آنکه عطار گوید ولادت شریف حضرت ایشان در سن هزار یکصد و پنجاه و هشت
در قصبه طباطبای بطور آند تاریخ ولادت شریفش از منظر جو دبر می آید نسبت
بر حضرت مرتضی علی کرم الله وجهه میرسد و الله شریف شاه عبید المطلبی مردمی
مرتاض و مجاهد بوده اند که لیلا را جوش داده میخوردند و در صحرارفته ذکر جبری نمودند
پای ایشان شاه ناصر الدین قادی بودند و از پیر ایشان نیز فرار ایشان در حین پوره عقب
عبیدگاه محمد شاه در حضرت دلی واقع هست و از نسبت چشتیه شطاریه نیز خطی داشتند
چهل روز کامل خواب نکردند و بشتب اندک میخوردند و نیت روزه هم برای رعوت نفس
نمیکردند قبل ولادت آنحضرت حضرت اسد الله الغالب را بخواب دیدند فرموده اند تا من
خود را بنام من ننمید بعد تولد ایشان علی نام نهادند چون حضرت ایشان بسن قمر رسیدند
تا دبا خود را غلام علی مشهور ساختند و الله شریف نیز را بخواب دیدند که فرمودند نامش
عبید القادر بنمید بگوئی رساله گوید شاید آن بزرگ حضرت نوح الا عظم شیخ عبدالقادر جیلانی

رحمة الله عليه ما سجدتم أكثر من خمسين مرة في كل يوم ودر یک ماه قرآن مجید حفظ نمودند و گفتم
 بود اصلی الله علیه و سلم ای الله نام نهادند و والد آنحضرت برای احدیعت از خود که معیت
 حضرت علیه السلام نمودند آنحضرت را از وطن طلیعه بنده قصای الهی آن سرگ در شب
 رسیدن ایشان گیاره م است و تسال و بود والد طلیعه و بودند برای معیت طلیعه و بود تقدیر
 الحال هر جا که گویی من ام سجاد طریقه کنید بر کال که در دهری در انوقت متغیر بودند
 آنها را در یافتند حضرت صبا الله و شاه عبد العدل بود و حلیقه حضرت خواهر محله بود
 خواهر میرد و در مد خواهر ناصر و مولوی فخر الدین و شاه نالود شاه علام سادات
 جیشی و دیگر اعمر را در یافتند و در سده هزار یکصد و هشتاد که عمر تریف است و سواد
 بود و در حلقه تریف شهید رسیدند و در سال جاری سده هجری است و تنهایی
 یافتیم به سر می بود و مطور آسمانی باستم به عرض معیت نمود و نمود و حایک و وفی
 و شوق باشد آنجا معیت کنید اینها سگ شگامک لیسیدل است عرض نمود و در راه پس
 مطور است و نمود و سارک است لیس معیت ساحت حضرت ایشان در احوال خود و شوق
 بعد حصول مناسبتی لعل حدیث و تفسیر معیت و در جانان قادر به دست ماک حضرت
 شهید نمود و ملقبین و طریقه لفتند به محدوبه و نمود و در بانه سال در حلقه ذکر و در
 ترف سعادت یافتیم بعد این کبیر را احارت مطلقه خواهر حضرت در اول اداوت تردد
 که تغل و طریقه لفتند به میانه صای حضرت عوث الاعظم باشد به دیدم که حضرت
 نتوانم تغلیس و مکانی تشریف دارند و محادی آن مکان مکانی است که حضرت شاه
 لفتند تشریف میدادند رحمة الله علیه میخواستیم که نزد حضرت لفتند حاضر شوم و نمود و شوق
 حد است بر دیدم مضایقه نیست میفرمودند درین طریق جارجیر ضرورت است و شوق
 باشکسته دینی درست یقینی در سب و مرتبه تفسیر کتاب سرور کائنات و شوق به نگاه
 ایام تریف میگردیدند و تاب میشد یکبار خادم قدم تریف ترک آب آورد و گفت بایه

خدا صلی اللہ علیہ وسلم بذات ایشان باشند از شنیدن این کلام بی تاب شدند و بوسه بر روی
 و پیشانی آن خادم دادند فرمودند که من که باشم که سایه رسول خدا بر من باشد و آن غلام را بنوا
 میفرمودند من بطوریت حضرت خواجہ نقشبند و حضرت مجید معانته بیستم یکبار یک پاشل شد
 استمد او از روح مجدد نمودم همچون وقت صورت شریف ایشان را معلق در دیوار دیدم کل آن
 بیماری سلبی و ندیفرمودند که اگر بر پشتی که بر سرستان ذوق محبت اند سماع و سرود
 که دل را زنگار نکشوق می آرد و پرده از چهره پاره خرق میسازد و گزک مامتوسلان سلبی
 نقشبندی که باده نوشان جام مودت ایم حمدیست و درود است که قلب اگر ناگون اذوا
 بخشد میفرمودند که در کمالات وصل عریانی میشود بدان مقام مضیبت سالک
 بجز بایس و محرومی نیست هر چند وصول است حصول نیست میفرمودند چنانکه طالب حلال
 فرض است بر مومنان همچنین ترک حلال فرض است بر عارفان مومن گوید عمل صوفی
 بر عزیمت است میفرمودند و دنیا و آخرت را پس پشت انداخته متوجه مولی کشیده و
 ملت عاشق زلفها جدا است عاشقان را ندید ملت خداست میفرمودند و
 عین آنست که سالک انا گفتن تواند چنانکه خواجہ احرار رضی اللہ عنہ فرمودند انا الحق
 گفتن آسان است و انا را زائل کردن مشکل است میفرمودند کفر لقب آنست که اختیار نپذیرد
 و بجز ذات حق هیچ در نظر نماند منصور حلاج گوید سگ کفرت پذیرن اللہ و الکفر واجب
 که و عند المسکین قبض بر روز شنبه است و دوم صفر بعد اشراق در سنه
 هزار و دویست و پهل در استغراق مشاهد حق ازین دایره طلال انتقال فرمودند که
 حضرت حافظ کامگار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرید و خلیفہ
 حضرت شاه محمد حسین سرمنده سکریه و حضرت محمدی ظهور الحسن در رساله خود
 والد بیان صاحب رسید محمد اشرف نام تریزده و تولد حضرت ایشان به
 شاهجهان آباد مینویسند شاید والد بیان صاحب با آباء و اجداد دس حضرت

از ترمید آمد سکوت سبزه اختیار کرده باشند و اولی حضرت و شاه جمال آمو
 باشند و در لودل آنحضرت از سادات ترمید که شکلی نیست و تحقیق این امر در کربلا
 حضرت مایستی یکی از ترمید که آنحضرت تشریف سلطه مع تابع فوت حضرت جنت
 نصیحت حاضر در سحر حاضر آنحضرت لوسسته و دم که در آن میویست تمام شد ترمید
 پیران حیات اهل شست قدس الله امرار هم می الله تعالی عنهم اجمعین را قسم افروز
 که یار محمد حسین بر سببی قدیمی پیش از عشرت مایستی حافظ عبد الرحمن صاحب حافظ
 کامگار حافظ قوم حو جانزاده اند و در اصلاح افعال حال عبد الف سردار
 قوم و قریه را گوید و عددی باید از جان کس سردار بخمار لود بد روی پیر جان
 در بهر دستاں آمده سکوت بلکه کشمیر برید حافظ صاحب صفوف به نقوی و
 طهارت لود و در اتع ترمع شریف رعایت کما حقہ داشتند میا صاحب مرض
 وفات حافظ صاحب طلمیده احازت داد و در مود که ارشاد پیران احازت
 راده ام فقط از صاحب خود حافظ صاحب اکثر اوقات محبت و استغراق غالی می
 اتفاق است که در مجلس سماع می رفتند و ایام سرس شیع خود در مجلس سماع حاضر شدند
 و در مسجد که قریب روضه بیرومی است ششصد لود و در قوالان می سرایند ترمیری دوق ترمیری
 افتاد و در قصص کسان از مجلس آمدند و افاقه فوراً از آنمسی رفتند و ششصد روزی
 شیخ محمد حسن که یکی از مریدان با سحر الاعتقاد و صاحب لود در ارقم فرمودند
 که حافظ صاحب در مسجد شایه بود و مار عصر که را میدمد و در گوشت صحن مسجد این ترمیری
 خوش جو ایدم که سحر و سحر و مایه و کلماتی مسجد اورسدرین حافظ می و قصص
 اند افاقه مرا گشته که ایمین شعر در مسجد کمتر شمارت ماید که با مشروع ادتا و ماحول
 اودم و قنول بر دم شست چهارم صمد در سبزه هر اود و صمد و سبست و به این دارا
 یار جوادانی حجت سبست و در دیوار ترمیری و صمد هر خود و در جوان گشت و ذکر آن

عالم علوم عقلی و نقلی و عارف اسرار مخفی و جمالی سیدالهدی
مولوی محمد امانت علی حسینی چشتی صاحب برمی قاف و سنی احمد الله
علیه مرید و از اجله خلفای حافظ محمد موسی مانگسوری رحمه الله علیه بودند و از اصحابی شریف
جوانی از او و لعب محترمو بودند و تحصیل علوم ظاهر می و پیرمکاری مصروف اول و اب و بینه
و طریقت از صحبت حضرت شاه غلام حسین عرف محمد حسین خلیفه حضرت انوشیروان فقیر صاحبی یا
بود و بعد وفات وی حضرت فیض صحبت حافظ کامگار خان صاحب خلیفه حضرت شاد
غلام حسین بود و بدو داشته بودند و در نزد آن خلیفه از بزرگت صحبت این هر دو بزرگوار کامل گامی
خاطر و محبت سکر و نموده بودند که یکسال از فوت پیر خود حافظ کامگار خان صاحب
سفر بستند بعد از آن حضرت مولانا به اقتضای استعداد و جمالی در تحصیل علوم باطنی
بستند و هر چه از این اطراف که خبر و رویش می یافتند میشتافتند و بزرگ کسی تحصیل در آن
ناچار بشا بهمان آباد تشریف برده به تحصیل علوم ظاهر مصروف شدند و در اکثر اوقات
در عین مطالعه کتاب بلا خط مقصود مستغرق می بودند که آن پیر می صحبت آن هر دو بزرگ
چشمیه حال استغراق غالب شده باز در همین حال از عظمای هر فرخند یافتند باز بطریق
احتمالی متوجه گردیدند حافظ بانکی صاحب همراست که یکی از دوستان مولانا و مرید مجاز و
مازون حضرت حافظ موسی از خیر الله علیه بودند چون طلب فقیر را ایشان بکمال
باقتضای همراه ایشان شده بخدمت حافظ صاحب رحمه الله در آن پیر رسید و مشورت
کردیدند و ایشانرا بحضور حافظ صاحب حاضر کردند چون حافظ صاحب آنها را ایشان
کامل دیدند و در طریقه خود داخل کردند و تعلیم فرمودند و مولانا و مریدان را می پدید داشت
در ذکر هر باب یاد کردند چنانچه کوازه یک فقرتی چند بار در روزی از آن میسر میسر بود چون
نفس فراموشی گشتی گشتی با خواب آورد می گشت میسر خود از دست خود میسر
تا خواب بر نغم کرد و بعد از آن حافظ رحمه الله علیه خلافت دادند و در هر یک از این و نه از آن

سمارا عقدا چاک یک تخت در حجره شریفه را به چهار یائی خود مای شمس ایاں بهاد و
 بهیسته را می شنایید و مضمون و مد که مولومی حیوان را را دست سمارا یاس ما را جز است
 حضرت ایشاں از رکعت صححت می حضرت مافتند ایچ مافتند و رسید به مای که رسید
 حضرت مولانا و بزرگوار را نه خود امام شسته و تیس رواهل تریب و طریقت و حقیقت
 بود ما مالک اس و رسوم متصوره پیدا شدند و ما اهل موم ساه بود مد که حادثات و ریاضات
 را عریضه شدند و اهل تقوی بود مد که معاملات ایشاں دست و صدق و صفا و و صواب
 مقام بود مد که امان حقیقی و هر عاوتی که وجود مقرر کرد مد مالک گوارا فوت کرد و مد هم صفا
 حال بود مد که با حق بدل و میدید شدند و وفائی بود و در تصوف کاکه اوقات تلاق و حقیقه
 و احلاص حال و لایم و اصل مشرب ایشاں عشق و ترک ماسومی الله بود و در حقائق
 و معارف بیان شافی میفرمود و در می پس بدیم که حضرت این شعر بر معنی دارد که
 علم حق و علم صوفی گم شود و این سخن کی ما در مردم شود و مردم میگویند علم حق در فعل صوفی
 شود و در ادب تصوف اشایات نیز لطیف بود و در می لطف را قلم منوره شده و مد
 لا اشاره بود و رعیت و الحود و در کل موجودات یعنی عدم است و عدم هم هست و در
 و مد که کین العین عدم اگر درین و درش یک لفظه مانی نماند و ارحیت خود را خود
 خود و لطف و در بحیرت الحاکم که در این حاصل خود وجود است و در تعلیم هر کلام مختصر میفرمود
 تا طالع تفرقه میقتد و در می سوال کردم و مد می میدید یعنی میباید و این اشاره و مضمون
 کرد از آنچه همه حال را در حضور آمد و این حضور و حصولی عینیت است و این و درش سبب شکل
 و احوال این گه کار و در هوا نفس گرفتار و موجب این بیت است و تنی و ستان قسم
 را چه بود و در هر کمال بد که حضور آب حیوان شده می آرد سکر را و او همه مرشدان و در مدال
 اسری قومی داشت و در می عباس خاں مرحوم که یکی از دو سائی این شهر بود و در انهم میگذشت
 حوین بود و لا مانند میفرمودی مای تو که رفتن شستم این خطره در دلم آمد که اس حق میفرمودی

که مرشدی درین اثنا جنبشی در بنم پیدا شد و هم گمان بردم که از خود جنبش میکنم و بعد از آن جنبش
 غلبه کرد اکنون فهم کردم که این از خود نیست بلکه از کسی دیگر است بعد از آن بهوشم رفت
 چون بهوش آمدم دیدم که بالینی پیش من نهاده است شاید که سر من بسبب جنبش بسیار
 بر زمین ضرب بخورد که حضرت مولانا بالین نهادند و ز می حضرت ایشان اندر خانه راقم
 نشسته بود و کسی گفت که عباس خان بردار ایستاده اند حضرت بیرون تشریف آوردند
 و دیدم که عباس خان سر خود را بر قدم مبارک حضرت نهاده و میگرد و میگرد و میگرد و میگرد
 ای و له نشنیدم چون مولانا از وطن مراجعت نموده بخدمت حافظ صاحب مانگینوفا
 میبودند و در ملازمت میرسیدند حافظ صاحب میفرمودند که مولوی جی بعد مدت چند
 آمده اید چون مدت ایام ماضی را بعرض میرسانیدند فرمودند که اکنون مولوی جی بعد
 چندین مدت غیبت شما امروز کلام بنیایم ظاهر است چون حضرت ایشان را قایل فهم
 کلام خود میدادند کلام میفرمودند حضرت مرشدنا بر طریقه سلف صالحین بودند و هرگز
 با تکلف آشنا نبودند آنچه از فتوح آمدی بر همانان و طالبان که ارادت بالیشان داشتند
 خرج میکردند و میریدان تهیدستان را و دیگر کینا را پوشیده میدادند و جاندا و آبا
 و اجداد و میر فرزندان گذشته بودند و اکثر ایام بر مراد میگردانیدند چون از آنجا
 می آمدند بر آو آباد نیز تشریف ازانی میفرمودند و غریبه نه کمترین را مشرف میساختند و فقرا
 و طالبان که همراه ایشان بودند خرج خود و لوش آنها از نزد خود کردی و کسی را با ندی
 و تکلیف بر کسی روا نداشتی اگر کسی با ما در تمام بطور سنت و عوت کردی از آن قبول کردی
 و طالب خج و فقیر را دوست داشتی و بر در ماندگان رحم خوردی و بر قدر طاقت خود و دیگر
 کردی و در سبب به فاش حاجتمندان دریغ نداشتی و بحال شفقت تیمارداری بهاران
 کردی و دایم در درمندان از نزد خود یا از مجامعی دیگر با پوشش تمام بهرسانیده وادی
 دور کار خیر خلق نهادم و گای شدی و مشر که و کار خود دوست نداشتی و در وقت کلام تعیین

[illegible]

و ایشان در قصبه کنگره شریف بنحیرت حضرت مولانا و مرشدنا حاضر بودیم من و ایشان برقرار حضرت
 قطب العالم عبد القادر دس قندهار علیهم راقب بی بودیم و در این حضرت مرشدنا فرمودند که انوار و توبره حضرت
 قطب العالم مراقب بیدار عرض نمودم بی حضرت سلامت بلکه ایشانرا عالم آمدن نسبت تیر میشد و از استماع انیمیتی خوشتر
 شنیدیم و مرید کردند و در حلقه درویشان نشاندند و توجیه میدادند از احوال و درون ایشان بسیار ملاحظه بود و گاه
 از راه شفقت پدری ایشانرا انوار میفرمودند و میفرمودند که در سینه ایشان نهاده ایم سرسبز خواهد شد و تمامان
 اسیر میگردند انشاء الله تعالی آن تخم شجر طریقه پرور خواهد گردید صاحب او نهالی را نیز بارادش مرید نمودند
 و سرستانی را اسرار حق در سینه فرزندار جنبید و محافظه اسرار الحق نماند که در اندران حال حال ایشان متغیر و
 متبدل شد صاحب او نهالی فرزند و بلند اطهار الحق را از خرد سالگی در شهر و حضر همراه خود میداشتند و
 تعلیم میکردند ایشان هم مرید پدر بزرگوار خود اند و ایشان هر سه حضرات مثل پیران دکان و دیگر علم پیران گویانند
 و هیچ چیز بیشتر شده اند و الدنیز بزرگوار خود مطلع ندانند و تکلیف ندیده و بنیدگان پدر بزرگوار خود را از ازل عالم
 و باطن و فقر او غریب تسلیم و تکریم میکنند و از کمال بنده نوازی خود در برابر پناه خفته نمند و نیز تعلیم خود از آنها خواهند
 خدایا مولانا و هر مرشدنا سید بنیاد علی ساکن شاه آباد را در هر پنج وقت نماز از برکت صحبت ایشان حضرت
 دسید و حال طاری میشدی حضرت مرشدنا میفرمودند آن دسید و حال ایشان از کثرت و زرش
 شغل در و در شرف پیداشده بودی و در زمانه حیات حضرت مولانا سفر آخره قبول کردند رحمة الله علیه
 امام شاه ساکن اهر و سه مولانا و مرشدنا میفرمودند هر شغلی که آید تعلیم میکردم و واردات آنشغل
 بر روی آن و در طاهر میشدی او نیز در حیات حضرت مولانا فوت کردند رحمة الله تعالی سید عثمان علی
 ساکن کحمر و صالح و بزرگ و کامل الاعتقاد بودند و حالات و واردات ایشان معلوم نیست رحمه الله
 علیه سعادت ائمه شاه ساکن اهر و سه بر اکثر احوال مولانا واقفیت دارند و از قدیمان خدام
 صادق اعتقاد دارند و قوت توجیه قوی دارند مولانا در یون در بین سلیم ایشان میفرمودند هر کلام باریک
 و تعلیم و قیوت در ذهن اوی آید الله تعالی بی یقین برینا در سه هزار و دویست و هشتاد و هشت فوت کردند
 عب الکریم خاوم و خدمتکار حضرت مولانا است و قتی مولانا در ماکتوبه شریف مرعفی شده بودند

خادمان امیر مدگانی ایشان مقلع کرده بودند و در آن سال عامه دگر تمهید داده و حاجی عبدالعزیز
 را که حلیه خود مساحا و صاحب مد و سره در سر اشغالها قادر بر تعلیم آنها مالمس و اعفایه بودند اگر
 عبدالرحیم انیزه را طاعت تعلیم مالمس از شما نمایه بنمایید و حضرت عبدالعزیز شاه کلاه طلب کرده اند دست
 خود بر سرش نهاده و در مورد این کلاه کلاه حواله است که شمارا داده میشود و چشم بر آب شده
 تا میری بود که همه حاضران میگفتند را هم بر مالمس مولای و مرشدی حصران ایستاده بودند میان سعادت
 ایستاده بود که عرض نمودند مالمس بر مالمس حضرت ایستاده است مالمس گرفته بودند و میفرمودند و در آن
 مرض تاسه بود که کام کم کرده بودند و از سر و صاحب حضرت نهاد و طایفه که برای اعاد و حضرت تشریف
 آورده بودند میفرمودند و در قالم بود که کیفیت قلم در صداست و مار فرمودند تا سکه در در ششمی در اثبات
 توحید کلام و گفت و گو در میان مالمس آخر الامر فضل خدا شد یعنی بعصل آلی حضرت عالیه و آن ملوک
 شد غلام حیدر خان در سر و حصار و فر و ساگی بخت حضرت حاضر مالمس نگاه گاه از ایشان مزاج
 میگرفتند کسی را تعلیم نمیکند بخیل نیست اعانست خود و تسامی را دوست میدارد و سلمه الله تعالی و در سر
 کشمیر عبدالرحیم و غلام حیدر هر دو بخت حضرت حاضر بودند تشریف برده حضرت مرتبه نا و کشمیر بطور
 نظر ملاقات حضرت شیخ احمد قدس سره بود و میفرمودند حضرت شیخ احمد عالم مامل بودند و متقی و صاحب
 و معرض از دیار اهل آن نسبتی علمی در صحت دی حضرت میدادند یعنی رسول شاه کشمیری
 اهل حال و صاحب حدیث بودند شنیدیم که در کشمیر میدان ایشان اند و حلقه گرفته و در هر یک کشمیر حضرت
 مولانا میفرمودند رسول شاه مارا سماه خود برده بودند و تاسه بر در آسمان مالمس خواه او نه کرده از کلا
 حضرت شیخ احمد رحمه الله است و وی معتقد شیخ احمد بودند و او را معتقد شیخ کردند و ایندم شنیدیم بعد
 مزاحمت حضرت مولانا که کشمیر رسول شاه مارا در مالمس بخت حاضر شده بودند و بعد از آن میفر
 صحت برداشته و رحمت باخته سماه خود در کشمیر اکنون میگوید که مقتود الخیر است یا تو که بدست
 سافه سید عبدالغنی ساکن کشمیر هستند یعنی در تحصیل علوم شده او سید را بد و تکمیل سلوک نقشند
 زما و واحد خود میدادند و از شد و از شد از اسما که و لوله شوق و محبت آلی غایت

طایب کامل بود مرتبه نیری و فقری نمود و جادو و زخم نیز یادگی از سر کرده خاک بر سرش ریخته از رسول شاه
 طریقه چشمتیه اخذ کردند چون حضرت مولانا بشکر رسیدند به استرخان رسول شاه باز دست مولانا بعیض
 کردند و در سلسله چشت اهل بهشت داخل شدند و از فیض صحبت شان مستفیض گشتند و حق مراجعت مولانا
 از کشمیر فرزند سید احمد خود را سجدتش همراه میکردند مولانا فرمودند که این خرد سالست بعد چند سال
 باید فرستاد و چنانچه فرزند نکور در مرض موت حضرت مولانا رسید حضرت فرزند این خود فرمودند این
 بزرگ را ده است خاطرش لطیف و دادند در حیات حضرت مولانا اکثر خطوط و پریشان اشتیاق ملازمت می
 آمدند فوت مولانا رحمه الله علیه با حسن عقیدت و ارادت تاریخ انتقالش منطوق نوشته انیسست
 و ادراک باشد در دنیا پیشوای اهل جود و واصلان را مقصد جان عارفانرا کعبه بود و پس سید صو
 و معنی مولوی معنوی در پیر اهل کمال و هنر اهل شهود و مظهر انوار حق و موجب اظهار حق و مخزن
 اسرار حق و ماحی کفر و جود و چون این گنج اسرار حق بود و علی پزان مرکب هر دو اسم پاک نزدناشر
 نمود و فیض جو را کن منور بالله العالمین و هادی راه زمان او از کمال جود بود و گفت هفت سال و شش
 بشه از وی کمال و قطب جمک کائنات و سید اوقات بود و محمد حسن و محمد مولوی محمد متعلی
 رحمة الله ساکن مراد آباد با حسن عقیدت بشیخ خود پای استقامت و در کوی اعتماد کمال تمام محکم
 نهاده اند و در آخر شب ذکر هر از آن روز یک تعلیم یافته اند تا حال فوت نگردانده و سماع را دوست
 سیدارند و بعد و رقص بسیار میکنند مولانا احمد حسن ساکن مراد آباد و بن مولوی حسن امام
 مولوی شریعت الله رحمة الله و طین اصلی ایشان که مختص شایخ صدیقی اند عالم معقول منقول
 و محدث اند و در علم توحید مخصوص و مذهب الاخلاق و محب الفقرا هستند اکثر طالب علمان از ایشان
 مستفیض میگردد و بعضی از بزرگواران ریش تحصیل علوم فراغت یافته درس مینمایند چون ایشان
 میل فقر و درویشی میداشتند سرارادت بر آستانه حضرت مولانا مرشدانند و چون که حضرت مولانا
 بر ایشان کمال شفقت و جود بانی مبدول میداشتند تعلیم فرمود و فکر بلند بر سر سازختند و کلام
 محققان از ایشان بیان میفرمودند و از سخن محقق مستفیض میکردند و سخن لطیف و نکات

و دقیق قول تحقیق در حقان و معارف و توحید اکثر ایتیان میفرمودند و در مرض اشتغال با احارت
 سلسل خود ممتاز گردیدند امسوس صد امسوس بعد تحریر یادیه بمحمد عمده صفرس یکبار دو و صد
 هشتاد و هشت سنه رحلت کرده در مکه الله علیه مولوی عی القیر نرسا کن اهر و همه جوان سالخ
 و جوان احلاق و صاحب حق و دوق اند تحصیل علوم ظاهر و باطن امام احمد حسن میادید و فیض المهر
 ار ملازمت مولانا و مرتبه با قدس سره داشته اند و مولانا چون غایت محبت و اطاعت و صلای همیشه
 و مایل در ایتیان دیدند ایشان را بر احارت داده اند سلسله الله تعالی مولانا و مرتبه با الله تعالی
 ساجد محمد موسی صاحب حق است که اکثر سیر به ایثار احارت مرید کرون و امام صد تعلیم فرموده اند و اگر ار
 ایشان هر کلامی و بیانی مشکل که از زبان درویشان ساجد صاحب شنبید و یا تعلیمی یا مقتدر
 مولانا و مرتبه با تحقیق آن می نمودند و می نمیدادند که سیر در صاحب و در علی شاه مرید
 و سانشین حسرت نور علی شاه و مرید حضرت محمد و مرید حضرت توحید علی شاه و مرید حضرت
 شاه سیکه قسح هستند و در مشک که دمی است مرده کرده عرویه از تمام سیر مقام دائره شریف
 سکس سید شاه سیکه و اقامت میدادند و در مسد عالی او شان نشسته اند و بعضی بیانات آسمت در انشا
 میدادند و صاحب احلاق در ویشان کثیر را معمول سابق جمع میدادند و آمدنی دهنده کورا حسن سیر را
 در ویشان و مهمانان صرف میباید و بذات خود کمره روزیات صرف بپایان میدادند و سیر را احلاق
 و محی الفقر و مساکین و همان دوست هستند و اهل نگین که در امور شروده از حال سحای میگردد و در حال
 خود مستقیم میباید مولانا میفرمودند فلسفیان و علی شاه در موم و عموم محال خود میباید جیس فلسفانی
 فقیرست و ایتیان بر از فیض محبت مولانا مستفیض گشته اند و تعلیم یافته اند و مشکوه شریف خوانده اند
 و اکثر امور رعایت آسایان بهائیس مولانا و مع کرده اند و صاحب حق و دوق و و صد را رقم و ستم مرتبه
 بر ارب و قد موسی ایشان بهره اند و زنده است الله تعالی ایشان را بر سر حقیان این زمان سالی
 گشته و سلامت و اکرامت دارد و ذکر سید معین الدین مرید حلیه خیرت خاوند صاحب سیر
 رحمت الله علیه و ارسادات بدر هستند بدربنده الیست هر چهار نفر ل شمر حیدر آباد کس با اقتضاء

بیت

بیت

استند ارجح و غلبه شوق و محبت الهی تحصیل علوم باطن غربت سفر اختیار کردند و طریقه را بهر توکل و مسرت
 قناعت پیش گرفته در اتمیر شریف رسیدند و از آنجا منجبت حافظ صاحب حاضر آمدند چون حافظ صاحب
 آثار فقر از وی ملاحظه و بهر دویر استصفا بر هر دو قناعت دیدند و گفت مفتخ خود را آورند و تعلیم ظاهر و باطن
 کردند و ایشان نفس سرکش را خود لایق و فاقه و محنت نشاء شکست داد و گوشه گرفته تعلیم شیخ خود را مسئول
 سید شدند و مجاهدات در ریاضات فقر و فقر از او ست و فقری و درویشی از بشیر ایشان ظاهر و واضح
 میگردد و کلام می گفتند و در حلقه دور ایشان بود و ذکر هر یک کردند و بعد انتقال شیخ خود اقامت در امر و سید شدند
 و گاهی در مراد آباد بمسب بر سر هر یک کناره و دریا واقع است سکونت میکردند و اکثر در گوشه غزل و تنها
 میبودند و من هم بخندش میرفتم بعد چند سال بقصد زیارت حرمین شریفین از امر و بهر آمد و بمنزل مفتخ خود
 از کلام و دنیا خاموش شدند پس از آنجا مراجعت بولین اصلی خود کردند و در حیدر آباد و کور اقامت و زریزند و
 بعد از زیارت شیخ خود فیض اندوز شدند و بعد از آن در امر و بهر تشریف آوردند و وی برای خرج
 صرف خانقاه شیخ خود و در ایشان آنجا خرید و وقف کرده باز حیدر آباد و تشریف بردند و از خطه و او انگار
 حیدر آباد و شنیده میشد که تا تخریر زنده هستند و فتوحات آنجا بر مسکینان و مسافران صرف مینمایند و مردمان
 امیر و غریب آنجا بر ایشان جمع میانند و شاه خاموش میگوشند و ایشان اشعار و حقائق و معارف و غیره مینمایند
 الله تعالی سایه بلند پای ایشان را بر رفارق المالبان و مسکینان مبسوط دارد و در امر و بهر یک مکان مسکن ایشان
 میان بنی بخش نشسته اند و طریقه اش جاری سید اند و بعد تخریر زنده چهارم و لایق سینه کثیر او و دستار و
 و پشت فوت کردند و مراد آباد بمسب بند کور میان محمد شاه مرید میان آید و او که از اینجا رفته در حیدر آباد بر قدم خود
 میان او و وفون گشت نشسته اند و مرید کثیر میکنند و کرجاجی غلام علی شاه مرید و مجاز حضرت
 حافظ محمد موسی رحمه الله بودند و در امر و بهر مسب جلایانان و طالبان التلیم ذکر هر یک کردند و اکثر جوانان
 امر و بهر ارادت بوی می آوردند و لباس خود و نجاک رنگ کرده در حلقه درویشان داخل بودند و ذکر هر یک کردند
 در انزبان از برکت صحبت ایشان از در و دیوار سبب آواز الله العبد میآمد و در هر کوه و بازار امر و بهر ذکر الله
 الله شنیدند و میشدی سن و فانش کثیر او و دو صد و پنجاه و دو و سوم جادی الاول سبب عقب بند کرد و در پنجاه

در حیدر آباد

مردون گشت درسی مرکب که یک شاه - حامی ایشان بسته بود و بعد فوت وی او شایسته آنست که فکر کند علیت
 مرید حضرت حسنه صاحب محراب هشتاد و دو سال و دو ماه و دو روز و دو شب و دو لحظه و دو آنچه را که در عالم
 الهی پس از تعیین هشتاد و دو سال و دو ماه و دو روز و دو شب و دو لحظه و دو آنچه را که در عالم
 سید آمد و تحصیل علم ضروری هم سید از سید الله تعالی ذکر مولوی امام الدین مرید و حلیه حضرت
 شاه علام علی و سید الله را اولاد تواضع و وحشی و عالم بود و متقی و مویکل و مولد و مولد و مدد
 ایشان آمد و هر است بعد از آن مراقبه انزاق و راعت یافته از تفسیر حدیث و دقیقه غیر درسی
 میکرد و در هر جمعه و عید میفرمود و بعد از بارطالع را اسبق میداد و بعد از آن عصر مستتر شد و آنرا
 تعلیم عالم مایل میبود و در آنجا میفرمود و بعد از آن یقین و فاقه میکرد و این نیز در هر کسی الهام
 سال نمی نمود و از آنکه از زیارت مشرف شده بود و فائز در سحر میکرد و در و بیاه و شش تن
 و یقینده و اقلق ستر مولوی کریم بخش در مد ایشان مرد بزرگ و صالح آمد و در تحصیل علوم و راعت
 یافته اند شاه فی امین الله ساه مرید و محار و مادون از مولوی امام الدین رحمه الله بود و بعد از تحصیل
 علم ضروری استعمال التعل و استعمال کتب تصوف مثل مکتوبات حضرت محمد و الف تانی
 مخصوص که غیر از اینست که بر کرد ویرا دیدی و الستی که مر فقی و بزرگ است از آنکه کمال الله پیدا
 از حجت الله علیه السلام مرید اعلی مرید و محار و مادون حضرت مولوی امام الدین و از اسادات امر و بعد
 اولاد حضرت ساه ولایت آسمان سید و بر علوم دینی و کتب متداوله و بزرگ و متعل طریق خود کمال عالم
 و بر طالع کتب سلوک صوفیه رحمه الله علیه و واقفیت و استعمال تام می اندازد و برای نورانی
 ایشان بزرگی و صاحبیت ظاهر و باهر میشود و سید الله تعالی مولوی عجب الهی رحمه الله را و
 حلیه حضرت شاه علام علی بود و در حجت الله علیه در امر و به سجد می ماند و در وقت خود را
 نشل و مراقبه و تلاوت کلام الله میکرد و این نیز در برای ملاقات کسی بمیرفتند و در یاد و اهل آن میگفت
 و هر که نزدش میرفتی در محض سجد میکرد و کلام فرموده یکا یکا ایستاده سلام علیک گفته اند و در سجد
 میرفتند و در وی پس در وقت حرم و سالک سجد میشد و رفته نورم ایشان یک و کلام فرموده که بگو

حقیقت بیاید
 در هر جمعه و عید
 میفرمود و بعد از بارطالع را اسبق میداد و بعد از آن عصر مستتر شد و آنرا

سید الله علیه السلام

خدا عبدالحی را به پیش من گفتم ای خدا مولوی صاحب را بخش فرمودند که گویای خدا عبدالحی را به پیش من
گفتم ای خدا مولوی صاحب را بخش باز فرمودند نه چنین گویای خدا عبدالحی را به پیش من ببل گفتم تا آنکه
فرموده ایشان گوی تر آنکه از دنیا جاگر گفتم ای خدا عبدالحی را بخش و در آن صحن بدینست امروز بود
مرا چند دانه امروز از آن حبیه دادند من و قاتش معلوم نگردید و در محن حجر و بسجده و ناله و زاری و در سر
حاجی عبد الله شاه ایشان از اسب خلفا حضرت حافظ موسی قدس سره هستند و حافظ ضا
آخر طالب را بی تعلیم نفوذ ایشان میفرمودند ایشان را یک نشین تفرید تارک ماسواشنه نل ایشان
تومی النسبه اند نقایک راوی اند که روزی بحال القیاض که گاهی بر روز ایشان طاری میشود
از دین می مسجد که در خانقا شیع ایشان واقع است خود در الصحن آن که پنجه است سزگون انداختند
بعونه تعالی آسیبی نرسید شیر علی خالص صاحب که اعظم رئیس مراد آباد از اولاد و اخلاف حضرت
شیخ الیهیم بهم بی قدس سره هستند و تحصیل علم ظاهر هم میدارند و از مدت مدید بتلاش
در ویشی که مانند گذشته گان مرشد کامل و مکمل باشند بودند بیاد وری طالع سنه یک هزار و دصد
و هشتاد و شش در تمانیس رسیدند ایشان را جامع اوصاف طاهری و باطن یافتند ایشان
امبعیت ایشان شیخ نجیب الله که آنهم بهین تفحص بود و سعادت اند و تربیت گشتند چنانچه خانقا
موصوف در ذکر ایشان چنان نوشته اند که منویم بودند که خاک سار تمانیس رسیدیم و شکل مثالی
ایشان مولانا سید ماسید مولوی محمد امین علی قدس سره بصورت مبارک حضرت حاج عبد الله شاه
صاحب معبدی بخانی ترجمیم الخاضع منطبق افتاد شیخ نجیب الله خواست که مشرف به بیت شود و از نو
او عرض نمودم آنوقت قبول نشد اصرار خلاف ادب بود و قیام گاه مراجعت نمودم و وجه توقف خود شیخ
نجیب الله گفتم که مرشد می توت باطنی و ذی شان طاهری میخواهم و ایشان سکینه هستند و این نیز گفتم که فیض
غلبه ایشان بر الشاه امام علی رحمه الله سبب خواهد بود من بعد نبوت ایشان بفرستم این که می که در تربیت
نارست خوانند و نه فهمیدم را فهمیده اوراق جوابات حضرت شاه مدار رحمه الله که ربطی سوالات ملک السلام
قاضی شهاب الدین دولت آبادی رحمه الله ترجم فرموده بودند بغیر من خواندن بدینهم دادند این حدیث

شیخ عبد الله شاه
حاجی

اللهم اغفر لي سكتا دأثری مسکینا و استغفر فی زمرۃ المساکین منظم را که آمدیم فهمیدیم که حضرت
 ایثار میل و قال ما کشف کردید لهذا پادایت پیغمبر و مد عصار آن روز که بگذرید پیغمبر را
 باقیم بقاعده روز یکستم در بین جماعتی که امام علی رحمه الله و بعض دیگر که کمالی و مجتهدی
 کردند در کار و متبر و هم سرور و دوم که انساں سرس بر روی است فرمودند و آن که انشد و ذلك
 و قتل الله قتلنا بالجملة مشرف بیعت کتم کشف و هیبت و الا را سر آیم که دوم بیعت شمع بحیث
 اساره شرک حقه و فرمودند بهما لوقت حضرت تاه حقه لقلب اوید اگر دید و دردی که ما به حقه
 سر میرد پس از رک آن بهور اتر و در خود می میدرد و می حضرت نهاد و علی شاه سالیمة الله و
 که بسیار رویش درم و در در رسیدیم جیساں احد و سجود می مرا ناص نعوی السعد مدد
 طالساں خدا را حسن مرشد ما به دیگر سبب کمی طالساں صادق سلسله بیعت یناں که کرده اند
 گو با مقطع ساحت اند زهی قسب سبب که بر مراد خود است و اخل و ما بعد سعادت تاد
 تعلیم علم باطل بعضی بیعت نکرد و دوم که در جواب گلنایک مولانا موصوف قدس سره و گوئیم
 که کار شما نام گردید من بخیر مصروف لوحه نسوی تمام یا شتم صیلاح که بجز درت حضرت ایثار
 به شرم فرمودند و اراده و طس است بر روی حضرت ایثار سلیمة الله و مولانا رحمہ الله که از حد
 حافظ صاحب قدس سره خلافت یافته اند لوحه غلنه محبت از جانبین معا یرت بر خاسته
 از اینجا است که حضرت ایثار بشیخه نام حضرت مولانا رحمہ الله نوشته دادند و حضرت
 مولانا توبه حضرت ایثار را موصوب بخود فرمودند چه حضرت ایثار برای لایحگاه
 سر از حیره میامد اکثر اوقات اندرون حیره متوجه و مشغول بحق میباشند و بهم تصفیة قلوب
 به تفحصان توجه می در میند و بگویند که اگر سال عقب مبارک آشتامی لطر شده حید فقره
 مسین حال این مادی ماں پیویم اگر دایم دل آگاه و یکجا به جمال ساه عبد الله و یکجا
 عباس تیرگی حبش ایا به و نور سحر چرخ راه و یکجا به جیساں من اماں من بجز توحید اهل تعریف
 غعلسکند از همان طراز شتاب ایساں مبارک اماں باحد استمع بدی حرکتی یکی فرود حجاب و

شیخ صاحب قریه قزوینی

ظلمت گشتره را با نور وحدت نماید مفتی حکم شریعت مرشد و حقیقت منظرشان جمالی عالم علم
جمالی مشرق و خوارات جهان مزید تعلقات این و آن ذمی غرض بلند خاکساری پسند پائی
بر افلاک چنین نیاز بر خاک ره نورد میدان چه و ت یکدانه عرصه لایهوت مفید باد اگر و مفیض آورد
و بر و خیل تا شاننش بسفرد وطن بهیانش تجلوت در انجمن نفیض فکر بلطبع سلطنتش
ابتداء مع انتم التسلیم باطالع البیاض اسمع بهو مصداق بی بسیم بر و پیدا بکن و خلوتش راه بیاندر
مقام لی مع الله نهی بجا تجرید بابت هشتم و یقیده ۱۲۰۰ بجا حق پیوستند و کر شاه
صدا بر بخش صاحب آثار العینا دید میگوید زبده مقبولان باگاه الی سید صابر علی محمد
سید صابر بخش چشتی خلاصه سادات عظام و زبده اهل خاندان چشت بود و والد ایشان
سید شاه نصیر الدین چشتی ابن شاه غلام سادات چشتی ابن شیخ محمد عبدالواحد عرف
لذاب بشارت خان برادر حقیقی قطب العارفین حضرت شیخ محمد چشتی بود و پدر هر چند ایشان
از صحبت اکثر مشایخ معاصر خود کسب فیض باطن کردند لیکن کمال طریقت و حقیقت
از وسیله بیعت جدا مجد خود شاه غلام سادات حاصل نمود و سجاد نقشبند ایشان
و سلسله خاندان طریقه ایشان اینست که شاه غلام سادات خلیفه شاه محمد نصیر وی خلیفه
شیخ محمد چشتی و وی خلیفه شیخ ابراهیم اسپوری که از مضافات سهارنپور است و وی
خلیفه شیخ ابوسعید گنگوپی بود و والد ایشان باستر ضای پدر خود بر سبب خلافت ممکن
شده بهدایت و ارشاد طریقه باطن مصروف گشته و قضاء اوی در عین حیات پدر خود
سفر آخرت اختیار کردند بعد انتقال و بعد ایشان از ابر سبب خلافت فرزند خود نشانیدند و
با نقشبند خود ساختند و صرف لنگر و انعقاد مجالس عرس خدمت ساسکین و خبر گیری صادر
تفویض ایشان کردند و بیان سخاوت و طاعت و عبادات ایشان از تحریر قلم بیرونست
انتمی ایشان سکونت دلی طریقه چشتیه مشرب وجود به مذہب حنفیه متابعت شریعت مجتهد
صلی الله علیه و سلم سید ارشدند و از انست که عمر شریف شصت و سه رسید و بود و چهارم

ایم پیر صابریه قدوسی اند

روح الاول سید بیکر اردو و صید و سی و بیست و هجرت حق مستند در خانقاه که خود برای ربه
 ساکنین بمیر سماعه بود و در دیوان گشتن و آن سالهاه قریب شهر کو در دیار گنج واقع است
 ذکر در زندان اخوند فیضیه صاحب حجت الله علیه السلام سیر کلاں صاحب راه و نور
 از کتب جاریه بود و تعلیم مایل ارید بر برگوار خود یا فیه به و در کاره بار بار می گویند و تخمیناً
 سرگرم بود اگر کسی بخواهد محتاج سودائی حریده و در کاره می آوی آوردی سید بیکر دی گرا
 و مرآت و الس کردی و ماه آوردی و ملال بر خاطرش سید استی و خود را نکلف
 فادالتش بیج بروی و در چهار بسیار خوش آوازی کردی و راقم در سن بی هجری
 از مدارش مشرف شده بود و رحمة الله علیه در راه حبس سید بیکر اردو و صید و نگاه و دو
 ناف صاحبزاده ثانی علام شاه و صاحبزاده ثالث علام حسین قدس برهما
 اری بی صاحب بود و در این جهت مردمان بیرو و ایشان را کلاں و خرد میگویند صاحبزاده علام
 ماه در کاروی برای تعلیم ظاهر حضرت شاه علام حسین که حلیه وی بود سپرد که در ایشان
 مالک داشت روی صاحبزاده علام شاه با اشاره اسما و موصوف ارید بر برگوار خود و طلبت
 عرض نمودید ترش فرمودند که کسی فمایش کرده است خوب میاید و پسین انگشت شصت و یک
 بیست و نهاده انهم داب فکرم کرد صاحبزاده موصوف در میان نویسد بر برگوار خود و بیست
 با ده ساله بود بعد از سالید بر برگواروی همه مستر شدان و بر این رسید در شش تا آمدند و ما پس
 ساحت راقم از ربات ایشان سر مشرف شده بود و جوان خوش رو و مظهر مایل مشرف
 و در کمال و جمال بصورت مسامح بودند و مفسد او حدیثت سر لیک که اهل الخیوه ملک و رعایا
 سادگی حافظ محمد علی مرد در برگ و صادق بود از راقم مگسدر و ورست و از مرتب سر کراب
 سخا و دیدم که رئیس را میبرد و فوت کرد و دیدم که اهل و عیال والی را میبرد و مصلحت و در صبح
 لک برای ناز مجرب و رسد و آدم شنیدم که صاحبزاده علام شاه انتقال کرد و رحمة الله علیه
 وی حسرت در راه لو اب احمد علیخان عمر الله تعالی بهیتم حمادی النانی سید بیکر اردو و صید

و پهل و چهار وفات یافت صاحبزاده ثالث حضرت غلام حسین قدس سره حال صحت
 و کمال معنی داشت چون در مجلس سخن می شنیدند همه کس می بر می آمدند و همه مشتاق و امیر
 و رئیس شهر را می پور ایشان را تعظیم میکردیم و مبلغ میکرد و ما ایشان بعد از تفصیل علم نظام هر روزی انتساب
 نسبت باطن طریقه پیشینه صابر به قد و سیه از خلفا پدر بزرگوار خود حاصل نمودن حقیقت عبادت
 و صاحبزاده محمد القدر و من حافظ محمد و ملا دریا خان و اخوند شاه زمان و با بعضی اجازت
 از حضرت شاه غلام حسین بعد در سنه هزار و دویست و هشتاد و نه برای زیارت بزرگان
 در راهی رفته بود و را نجا از مولانا شاه عبدالغفر اجازت تلاوت قرآن و دلائل خیرات حاصل
 نمود و از مولانا شاه عبدالقادر برادر مولانا شاه عبدالغفر قدس سره با طریقه نقشبندی
 و میان صاحب بخش ایشان از امثال طریقه پیشینه و قادریه و غیره نوشته دادند بعد از آن نقشبندی
 ما به و رفتند و از سید اکبر احمد عرف اچو میان طریقه قادریه و اجازت دعای سیفی و
 اعمال و غیره دریافت پس از آن مثل پدر بزرگوار خود بر مسند ارشاد نشست صاحب
 سماع بزرگ گاهی در قص و و جمعی آمدند و آن حال رنگ چهره مبارکش متغیر شدی و از
 خود سینه خود را می مالیدی و پیراهن را چاک کردی و در الوقت بر حاضران مجلس تائیدی
 افتادی و صاحب خلق بود و سعی مخلصان خود و از امیر و امرای معتقدان خویش و مبلغ
 نداشتی اگر او کار برای آن سکین نکردی از دنیا خوش شدی و بر امارت او خیال نکردی
 و عدم منفعت خود را از او ملحوظ نه نمودی زنده اند علی و مریدان وی حضرت ذوق مشو
 میداشتند و آنکه زنده اند نیز میدارند بر اقامت هنر بانی و شفقت نمودی از نسبت که پدر بزرگوار
 من از ایشان مجاز بود و اجازت و حامی سیفی و اعمال دیگر یافته بودند از آنکه بعد از انتقال
 شیخ خود صحبت از ایشان داشتند صاحبزاده موصوف اکثر تشریف شریف بر او آباد آورد
 و بعد یکسال در ایام عرس حضرت شاه غلام حسین رحمه الله می آمدند و قضای کردند مشهور
 ایشان پیشینه بود و در هم رمضان سنه یک هزار و دویست و پنجاه و نه وفات یافت حکایتی باقی

آنکه تیدم که ایمر حال مرید حضرت ائمه علیه السلام بود پدر او که یکی از رؤسای راسم بود و در
 حبس او بود صاحبان اناج آمدی او را نادیده آنکه کارش قند بود و پدر بکر کرد و بعد از قند
 گریه وی را رانی داد و مادر که دست او بود صاحب خانه که گریه و مراست جین و جبال شکستند
 آنکه قسم میخوردی و ماری آنکه حواش او قسم عاشق اعتقاری ندارد و رحمه الله صاحب
 رابع او بود صاحب غلام رسول از بی بی صاحب دیگر بود و در خانه نشین و مخدوم و آرا میبود
 رحمه الله علیه ذکر حضرت شاه در گاهای راسم بود و در حبس حضرت شاه حافظ
 حال الله وی مرید و حلیه حضرت ساه قطب الدین که ذکر ایشان ملاک داشت وی مرید
 حواش محمد زهر بود و رحمه الله بیا هم حضرت صاحب مراده مولوی عبدالصمد در سال که کوفه بود
 حضرت شاه در گاهای استغراق مادی داشتند که وقت نماز مردمان آگاه میکردند و مادر او
 بودند و در حبس همراهی با سینه که زار و صد و شصت و دو و هجری متولد شدند تاریخ
 ولادت معدل عیض حق است از امتدای عمر و راسم طبع ولایت ایشان را در رسد و در
 برآمدند و در حرا میگشتند چون سن به رسید مقدری افاقه بهم رسید رابع خرکام الله
 شریف اگر کسی خواندند و نماز صحیح کردند از معلوب شدند و در گریه و جبال قناعت می نمودند
 مگر وقت نماز افاقه پیشدار میبود و در غلظت و بیعت و در لطف قادریه از حفاظت عالی
 نمود و ملاقات از انحصار می فرمود و اگر کسی بوقت خواب ایشان روید و بچادر سال
 بسته بر فبومی محاسن ایشان را می آمد و در میامی ادا حقند لطیفی که در یکس سال
 که است یکی از مخلصان ایشان را پیش پایش آمد ایشان را یاد کرد و گاه که شکر از دست که نیت شخصی
 فرمودند خانه ات بسوزد بسوزد تاریخ وفات ایشان مات قطب الوری عن امر الله
 عز و جل ایشان در ملأه را مورد واقع است ذکر شاه ابو سعید رحمه الله در سال که فوت شد
 مراد حضرت شاه ابو سعید بن حضرت منی القدر بن حضرت عمر القدر بن حضرت عیسی بن حضرت سیف الدین
 بن حضرت حواش محمد معصوم بن حضرت محمد صالح ثانی رضی الله عنهم ولادت شریف و دوم

بجای میخوردی

سید ابوبکر

۹۲ هجری یکنه رو یکصد و نود و شش در بلده مصطفی آباد عرب را سپرد و بهر آنکه در حال شریف
 ایشان از ابتدای عمر بر صلاح و ثور گشت میسر نمود نمک و ادوات و غیره در بلده آگه و واقع شد و در
 آنکه اکثر شر بنده می داشت مگر بدقت آمد و شد من ستر عورت خود میکرد کسی پرسید که چرا چه شد
 بیون ایشان را می بینی ستر میکنی گفت وقتی باشد که ایشان را منجی حاصل شود که مرجع اقارب
 خود گردند فوق کما قال در عمر ده سالگی تقریباً قرآن شریف حفظ فرمود و ندو بعیده تجوید از قاری
 نسیم علیه الرحمه حاصل نمودند میفرمودند بعض از عرب قرآن من در حرم محترم شنودند و تحسین
 انحضرت بعد حفظ قرآن شریف از علوم عقلیه و نقلیه بهره حاصل نمودند و از حضرت شاه عبدالعزیز
 حدیث حاصل نمودند و در عین تحصیل علم اراده خدا طلبی پیدا شد اول ایست بخدمت والد ماجد
 خود آورد و بعد صحبت والد خود با جازات او شان نزد حضرت شاه در گاهی رسیدند شاه
 ایشان عنایت فرادان فرمودند و چند روز اجازت و خلافت دادند ایشان را شورش بهر
 کمال پیدا میشد و مردان بسیار جمع آمدند و در حلقه بهیوشی و وجد بسیار میر رسید و صیحه فخره
 عظیم به پا میشد چونکه نسبت مجذبه این امور تلقع میشد و بهر زرقی در قاصی نسبت ندارند
 و مثل صحابه کرام و کمال افسه و دکی و آسودگی عمر بسر میبرد و سمع ایشان قرآن و حفظ
 ایشان نماز و شیوه ایشان امر بالمعروف و نهی عن المنکر میکرد و حالات اصحاب شریف علیه السلام
 بهین منوال یافتند و نیز حضرت ایشان را در امور دیده بودند الخضر ایشان خود را بدلی
 رسانیدند ایشان مکتوبی بقاضی ثناء الدیانی پی صاحب و مقدمه خدا طلبی فرستاد
 او شان جوابش بکمال تعظیم نوشتند و مصلحت دادند که حضرت شاه غلام علی بهر گشتی
 پس ایشان بخدمت حضرت رسیدند و مقبول درگاه شدند و هنوز حضرت شاه درگاه
 زنده بودند میفرمودند اگر مثل حضرت ایشان مرشد نمی بود و خوف از جانب شدی بسیار
 لیکن حضرت ایشان چنین حمایت میفرمودند که هرگز آسیب بمن نرسید و ایشان در محبت
 پیر اول خود را سبب بود و در چنانچه شخصی غیبت حضرت شاه در گاهی در مجلس حضرت ایشان

ایسا ما خست مد و طما کھ اور از دند و غیر حضرت ایشان برائش شخص سبک شده فرمودند
 بزرگان طریقہ مائیکسی سپرد نمودند اہل او سا را از مس کد در قی نو دیکس آحر بار کہ برامیور تم
 نائل شد لس اراحن کر انا اب اسال کس صاحب سالہ مذکور میوب جون حضرت ایشان
 مرض آخر لاحق گشت حضرت والا در کا نو نو و مدخل طکر و طلب ایشان فرستاد و حضرت
 نہیں بود کہ رحای متا سندس حملتها مک مکتوب مرقوم مسود دیر و لا این فقیہ را فرستاد
 و حضرت محرمی رسیدہ کہ طاق تستس نماند و بیوقت آمدن شما بسیار مناسبست علامت
 خود را بر سان می نیم کہ منصب آخر مقام این حامدان شما متعلق شد و در بیاری سابق
 دیدہ نو دیم کہ شمار چار بانی انا شستہ اید و قبو بیت شما عطا کرد و مساوی شما قابل تو حیات نمود
 کسی بیت معلوم ناید مقامات کہ در طریقہ اامام بابائی صی اللہ عنہ مقرر است الحمد للہ حضرت
 حافظ الوعید صاحب سلمہ اللہ با مقامات ساسنی ہمراہ ساینده انیس میگویم دست ایشان
 کہ بہتر از دست من است دست محبت حضرت ایشان کہ اقوامی در لوی کانت محبت
 مس است اللہ تعالی مبارک و مایا العرص حکم حضرت ایشان آنحضرت بحامی حضرت
 ایشان شستہ ثلاثہ سال تقریر ماید ایت طالساں کو نمودند و قی و سحتی و مفرو فاقہ لہ چاہید
 در سال یکہ زار و د و صد جیل و در عرم حرمین ترقیق نہیں نمودند و دوم یوم و یکہ در لیل الحرام
 داخل شدند و غیر تفرع مرض در شہر محرم روداد و در نیال بعد و اعنت ادرار است
 حرمین ترقیق رتوح بجانب و طس فرمود و دو بست و دوم رمضان مدلدہ گویم
 داخل شدند میں طهر و عتق نوم عید الفطر در شستہ امقال فرمودند تا لوت شرفش را اصل
 مدہای کردند بعد جیل نور لعس مبارک ایدند و قی براوردہ در لیل ہاد مدیناں معلوم شدند
 کہ بہین وقت عمل دادہ اند و هیچ تغیر نمودیند کہ در زیر بود ماییت خوش بود ا شستہ
 شرک بردند و فرب نریت حضرت ایشان مدنون شدند تا ریح و قات مولوی جلیل
 گفتہ اند کہ امام و مرشد ما شاہ پوید سعیدہ در د و صد جیل شد و اصل جہاد خدا

دل شکسته و منور گشت تا پیش بدستون محکم دین بی قید از پادشاهان که قاسم طغان
 لشکر ایشان بود و بار اقامه میگفتند که وقتی امر لغزشی شد به بود از مشورت مشورتی نمود فرمودند که در بار
 بیرون و خواهر کسی بر نخست عرض کردم که این از من نخواهد شد بعد از او به حضرت پیر گفتند
 سبد گردید پس به می سجاده رنگین کن گریست پیر نشان گوید که سالک بختی بود و ز راه دور
 منزل ما بار اقامه در آن زمان در یونک بود و وقت شب از زیارت ایشان مشورت گشته بود و حضرت
 ثانی ایشان بود و می عبد القی که همراه ایشان بود بعد فوت پدر بزرگوار خود چند ماه در اینجا
 اقامه اکثر بخت وی حضرت حاضر شدی و وی از جهت هم سنگی بار اقامه گفت که
 داشتی ذکر شاه احمد سعید بن محمد العبد علیه در رساله مذکور بر ما در وی است فرزند کبر
 حضرت شاه ابو سعید هستند و ولادت ایشان در سنه یک هزار و صد و هفتاد و دو و در تاریخ
 ولادت شهر یزدان بحسن نبوت و ایمان خود حفظ کلام شریف فرمودند و علوم عقلیه از مولوی
 فضل امام مفتی شرف الدین و غیره آموختند و حدیث شریف از علمای حضرت شاه
 عبد الغفر بن محمد اللہ مثل رشید الدین خان و غیره خواندند و سلوک طریقه مجددیه از حضرت
 ایشان یعنی حضرت شاه غلام علی و والد خود حاصل نموده باجارت و خلاف مشورت گشتند
 مردمان از علم ظاهر و باطن بهره رسانیدند حضرت ایشان در احوال ایشان در رساله خود
 نوشته اند احمد سعید فرزند حضرت ابو سعید با علم و عمل و حفظ قرآن مجید و احوال نسبت شریف
 فریب است بوالد ماجد خود و انتهای کلامه الشریف و نیز حضرت ایشان در مکتوبی از قاصد فرمود
 اللہ تعالی شایسته کس را سلامت دارد که ارتباط مودت بهتر از قرابت است حضرت
 ابو سعید اسعد هم اللہ سبحانه احمد سعید جلاله اللہ تعالی محمود و ارف و الحمد و اللہ به پادشاه
 اللہ جلاله اللہ بشار القبوله اللہ تعالی در عمر این چهار بزرگ برکت عطا نماید و موجب واج طریقه
 فرماید و گتر آنکه اسم امین انتمی ایشان بعد وفات والد قائم مقام حضرتین شد و در طایبان
 ازبهند و خراسان رو بایشان آوردند و حسب توجه خود فو اند بر و در خلفای ایشان در این

در این مکتوب
 در این مکتوب

قبل از این که در این شهر تمام دار و درخت و انبیا علیست سید الدین سید محمد حواشی معصوم صاحب
 محله و حاکم ایشان اندر اقامت مبارک کبار مدلی رفته شریف ماوس ایشان مشرف شده است
 بعد در احوال علم سعادت کرامه صرف بهمت فریده و دیگرینت بسست ایشان رسول شیع
 و حرالت لطف یافته بیهت حضرت انشا را به شجرت عالمی دی خلق می رسد که با
 هستند و در حقیقت ماحق معروف بودند در ربیع الاول در رسته سه سده یکبار و دو صد
 و هشتاد و نه هفت در مدینه نبویه کوار حق بویستند عمر شریف بیست و سه سال رسیده بود
 و برسد در سادست و هشتاد سال خلوه نمودند و ذکر حضرت محمد فیله و الحسن و
 مرید حضرت شاه سلام حسین مراد امانی و ادا اصل شیخ فاروقی بودند در قایل جانان خود
 قناعت سوره حانه نشینی اختیار کرده مدنی نکات و آراء در لیست میکرد کار ضروری خود را در
 خود میکرد کسی معتقد بهم نشین را تکلیف میدادند عمر شریف و مرید بودند که کلمه ای
 و اتمام احسن دم تا وقت فوت فوت نموده بعد از وفات کما کما رجاان رحمه الله انهم مریدان
 شیخ خود و ایسا میگردید و نامی روضه و عمارات خانقاه شیخ خود از طرف علمای حجاز
 که مریدان شیخ الاصفی و حضرت شاه بودند ایشان از حسن تدبیر خود می ساخته است و
 در حیرت واهی نامحسوسان و دو سال حاضر و عائب یکسال بودند احوال حضرت شاه
 سلام حسین قدس سره که بالا گذاشته ام اکثر از رساله تصیف ایشان است در احوال
 دعای سببی اعمال و غیره از ایسا دارند در گوار خود بافته است و ایشان از آباء
 و اجداد خود و از شیخ خود و در آوازه ایشان سلسله لسل احارت اعمال و در احوال
 دعائی خوانی بودند تا ایال سال جاری نامدا کول روایات ایشان تمام گردید بتقاضی
 و در همه بکار دارد و در همه بهجت و بر دیوار شرقی احاطه رفته میر جو و مدجون
 و در حقیقت محمد مصطفی و پیغمبر شاه سلام حسین بودند در اندامی ایام جوانی نگذاشته
 مصروف سواد سپرد بودند و این امام پروردگار که در مشاهد حاضر بودند و در وجود و در

سید محمد حسین
 صاحب
 مدینه
 نبویه

سید محمد حسین
 صاحب
 مدینه
 نبویه

گردانید بعد انتقال شاه خود تا بجاه سال تقریباً که بین الطهر والعصر سر ارادت بر آستانه شاه می نهادند
 آن عادت محمود خود را قضا کردند تا آنکه زید دیوار غربی اساطیر و شاه نقش خود را نهادند و در
 شاه جی عبداللہ شاه از وی حضرت پسر سیدند که حافظ صاحب بن فرار بر انوار یار اده خود می آیند یا
 از اشاره حضرت ایشان فرمودند که روزی حاضر نشدند بودم و در خواب فرمودند که حافظ جی ویر و کار می
 پیش شده باشد که بنیادیش سرساز شده سزگون شدم و گاهی اگر مسئله مرانزدی میباشد و در خواب
 فماینده نمیفرمایند و وی حافظ صاحب بن استقامت میباشد گفتند فتوای مسائل مسائل دیگر
 مسائل ضروری جمع می نمودند چنانچه فرزند ارجمند ایشان مولوی محمد نور که قاضی التحصیل اند آن همه را
 فراهم آورده سجد با ساخته نزد خود میدارند و حضرت حافظ جی بعد نماز فجر و عاشر زمانی و غیره میخوانند
 پس از آن در نوشت و خواند مسائل و یاد در کار ضروریه خانه مشغول می شود و بعد از طعام و است یافت
 قیام نموده و نماز ظهر او ساخته بر فرار حضرت شیخ خود میفرستد و نماز عصر در آن مسجد که بر فرار از ایشان
 و یاد مسجد محل خود میخوانند و بعد از نماز مغرب قدری طعام بخورند و پس از نماز عشاء در دو سیر
 میخوانند وی حضرت این سه اعمال در حیات خود هرگز ترک نموده و نتوانند و عباد و در دو شریعت در خدمت
 بر فرار پیر اگر کسی بیماری طاق آمدند مسجد داشتی بر فرار پیر خود ضروری تا آنکه تبارخ چهارم
 شوال بر وجه نماز ظهر او کرده و بقبله نموده در سینه بگیرد و در صد و شصت و شش خیرت منفرستند
 و در زیاده دیار غربی اساطیر و صند شیخ خود و نمون گشتند رحمة الله علیه و ذکر شاه جی عبداللہ شاه
 مرخصیادم نام با اخلاص حضرت شاه غلام حسین رحمة الله علیه بودند از عمر خرد سالگی ایام طفلی و
 جوانی بخدمت حضرت قدس سره رسیدند بعد انتقال وی حضرت خاک آستانه وی بروی خود می آیند
 دست طبع از همه کشیده و پای خود را از گردیدن درها شکسته و دروازه خاقانها شیخ خود را باستقامت
 تمام حکم گرفته نبشتند و از برکت محبت شیخ خود اتباع شرع شریف بعد از سپاس میداشتند و علماء و فقهائین
 و طریقت را بتعلیم میسپاریدند و طالبان را در شکی میگرداند و تعلیم ذکر و فکر میفرمودند و مدت عمر خود
 گذرانیدند و غیره و اکسار بسیار میگردیدند و در مجالس معابد و جود شوق مغلوب میبودند و هر روز در ذکر و شغل

شیخ صاحب بن

و شاد جی هم باین طور بسطون رفتند باشند الحی الله سبام کامل را دروغ نداشتیم بعد از چند مدت شنیدیم حضور
 در راه امیر آمده گفت که بماند مولوی غلام حبیبانی غرق شد چون این سخن رسید وی حضرت رسید فرمودند این
 شخص گریخته آید است بخوف سبامان که نزد خود میداشت شاید بماند از فقره فاقه در تحت تصرف خانه ایشان
 و آئینده چهار ایشان را پیران ایشان از طرفان پاکت پر آورده اند قریب آنکه بی نید چون مولو حبیبان
 خود تشریف آوردند ملا خود را امام الدین رحمت الله بر روی ملاقات دگر رفتند واقعه مذکور را از ایشان جوینا
 فرموده بودند پیش وی بیان نمودند مولو حبیب صاحب فرمودند راست و چنین است که الشخص گریخته بود و از توجه
 پیران نجات یافتیم کما یات مکاشفات شبیه بی بسیار اند بتاریخ نخست محرم الحرام سنه ۱۲۵۵ در موضع سبب پوره
 مدفون گشت که مولو مولو نیست و از راه پور ۵۰ مبرده و قریب نقیب با سپور واقع است ذکر مرسل
 اخوند امام الدین مریدان خود فقیر صاحب رند و از اخوند صاحب پیچ ذکر و فکر ابتدا دانستند یافته بودند
 و در راحت رسانیدن خلق خدا که شش میگردید سبق علم فقه طالبان را بر امید اند روزی مولانا و شریفا
 میفرمودند در تعریف و ذکر ایشان که روزی بیان یک تنگ پیر ملا صاحب کردیم فرمودند این فکر از ادنامی فکر
 ما است در میان ایشان مولانا نجیب را با کمال تمام بود و ما یک مولانا از ایشان کتابی در علم فقه خوانده باشند و
 را قلم بحجت والد نظر رحمت میانه اختتام علیه از راه شفتت یک فکر نیز تعلیم فرمودند و شاد جی ایشان از پیران خود
 میدادند و بزرگ خود میدادند و نظم و تکلم میکردند و ایشان نیز غیرت نمیداشتند مثل سپر خود میدادند
 و ایشان همیشه غمخواری خلق میکردند چنانچه غلطن با کمنه از مردمان گرفته و دوست کنایه و در کوم
 که ما در دم پابسته را میدادند رحمت الله علیه و که شریفه و کوشش مرید حضرت شاه غلام حسین بود و در وقت
 اندازی کمالی داشت اینجبت او را شایفه میگفتند در راه بلکه را سخن پیرا کرده بود تا آنکه دیگر اثر انیر شفا
 صبر رت شیخ خود میکنانید و در ظاهر صبر و در مشایخ رسول شایمان بود و الفاظ و کلمات از خود اختراع و در
 ساخته میدان را تعلیم اسکیر و پیرانند اجازت هر یک کردن و او بود و نه فن الفاظ تعلیم کرده بود و او
 میگفتند که میان صاحب میفرمودند و شایفه را نام خدا تعلیم کرده ام چنانکه دیگر اثر او دیگرند و شلیفه شیخ
 خود را سببه و دیوان میکرد و میدانان او نیز میکرد و حضرت شیخ او را نهایش و جریه میکرد و در میان

قیامی خانی از تن و در انداخته خرقه فقر در پیرشید چون صاحبزاده شیخ وی ایشان را در کمال مبادی و در
دیدند بر عرس خود خرقه بدید و در میان فقر و لبطا خلافت و کلاه خرقه خود مشرف ساخته لقب فقیر
گردانید را تم نیز همان روز در اینجا حاضر بود وی در غنغان جوانی بخوبی و خوش صورتی مشهور بودند و در ایام
پیری و فقری با حسن جمال و روشنی هشیبه صورت شیخ خویش بودند و در عین جوانی لباس قل خرقه خود را بجا
رنگ کرده رسم در پیشان را بجا آورده پیشینند و مریدان را نیز همان لباس و روشنی از نو و نو خرقه و پیشینند
لباسی مریدان را طعام نیز بدید و فقر میکردند و در حلقه مریدان سر حلقه بوده و کمر بلبندیا و از دل خوش
تسلیم میدادند و میکردند تا بنیامین و هم شوال سنه که از او و صد و هفتاد و هشت سفت و در مراد اباد یکجا میشدند
که وی در اینجا خانقاهای ساخته بودند و نون گشت و ذکر حافظ علی حسینیه مرید صاحبزاده خرقه و
علام حسین و پسر اولی حضرت فقیر شاه و مجاز و مازون از خلیفه پیر خود محمود خان و بانشین بدید و بزرگوار
خود هستند سلمه الله تعالی جوان صالح و خوش خلق اند و مریدان بدید و بزرگوار وی ایشان جمع میانند
تکلم و تلقین ذکر و شغل و او را وظیفه میانند ایشان خود نیز و شکری طایبان میکنند و دعای خیر زمینی
و چهل اسماء و او را دیگر بایتهام تمام میخوانند و ورزش ذکر و فکرة لریقه قادریه و چشمپوشه بنمایند و بر اعمال
حب جن و غیره واقفیت میدارند و خلق را از ان فیض میسازند و در خانقاه بدید و بزرگوار خود مسجد و حجره و در ضمه
بدید و تعمیر کرده اند و عرس میسکنند و آئینه و درندگان عرس را طعام بخوانند و سماع را دوست میدارند
و رقص و وجد میکنند و گاهی در قصبه باره تشییف تشییف میسازند مردمان و پیران و گان آنجا تعظیم و تکریم ایشان
میکند سلمه الله تعالی و صاحبزاده مولانا عبد الغنی فرزند ثانی شاه ابو سعید رحمته الله انتساب
نسبت باطن از بدید و بزرگوار خود دارند و در تقوی و طهارت مشهور و معتمد هستند شما انان است از ذکر انتشار
بدید و ضیافت قبول نمیکردند و آینه که در بازار فروخت میشدند نیز بدید که فروشنده گان آنرا از مالکان باغچه
فاسد خرید میبند و در آب شریعت و طریقت و حفظ حقیقت مثل آب کریم و پیران عظام خود موصوف
اند و بر احوال شریعت و طریقت اهل کنگر اند و در حقیقت استقامت احوال خود کج میدارند و همراهی بدید
خود حصول سعادت حج بیت الله الحرام و سعادت زیارت سید انام علیه الصلواته و سلام حاصل نموده

به کلام راحت تا این که اهل سیاست همراه کثرت بر سر کار بود که در کمه بیارسته بود و در ملوک و ملک رسید
 از اسامی که بر سر کار بودی استعداد و جلی ابتکار و در آراستگی ظاهر و باطنشان علی بن محمد که ظهور این اسامی
 از قابلیت کامل ایشان خواهد شد نسبت لغتشناسی می دهد و بر نهاد ایشان هماده در درو و استعمال با معارف
 سلسله خاص بود و مشرف گردانیده فوت کرد و حیا سحر ساحراده معروف در ساله خود میو سپید و زنجیر
 سکران موت شروع مسترد وصیت و لیدیر باین نالانی جامع سنت و اعتدال اهل بیاد و مودود
 و مودود اگر در در اهل دنیا خواهی رفت و دلیل خواهی شد و انا ایماں بیوں سگان بر در و راه که تو خواهی
 غلطید و مودود هر چه بار از استعمال او را در سید و ترا معارف و ایم بعد انتقال و اهل خود و نیز به
 در لوکل قامت داشتند و راقم بر دران رهاں در گوگل و اکثر کار مدت ایشان سیزدهم و در هر پنج وقت
 دارد و جامع مسی طاقی شدیم و در الوقت سوره علی ایشان از سیده نو و حول ایشان را از وقت بی خط
 سام برادر کلاں خود مظهر بودی برای خط نوشتن مرا می شناسید و بعد مدت دراز در دهری سیده و شکر
 رفتم بر مسد از شاکسته دیم بعد ملاقات مرا نشناختند و معالقه و مسافحه کردند و اطلاق نمود و در حال
 حاداد و مصافحت کردند و سینه در و در اسامی اندام اوقات ایشان او در فعل تعلیم ظاهر و باطن با تمام
 بعد کار و مراقبه میکرد و دلیل از اترق از توجه دادن بر میاں و راحت یافته و در سلف حدیث و تفسیر
 می نمود و بعد از قبول و کار طرند بر پس علم فقه و غیره میکرد و دلیل ایران ما عصر اداسه و از اهل
 سدا را تعلیم باطن و اقلای نسبت میکرد و در کلام و دیبا و اهل آن اعتقاد شستنی یا و دام قرآن
 کرده بود و در که از صحت مشایخ این زبان بر مرار بر گان زمین و دستش بهتر است درس بگیرد و در
 و هفتاد و چهار در وقت آشوب اهل آیه ت کمزین تیر لحن نمود و در سیده منوره بر یارت برمل مقبول
 صلی الله علیه و سلم فیر اند و در سینه و پیش سید ما و شعیبا صلی الله علیه و سلم تعلیم ظاهر و باطن میا سید
 و شعیب روم و ملکه حدیث بعد صلی الله علیه و سلم در بر سر مسجد مقدس حجره برای اقامت ایشان
 و او ده اند سلم الله تعالی احوال مشرشدان ایشان معلوم نیست اما یکی از بر میاں احسن مولوی
 محمد احسن حاد قرآن و احوال و حسن بیان عالم موعود و اصول دوا سده تاریکی و احوال مقبول و در

(مدرسه)
 (تعلیم)
 (و تربیت)
 (و تدریس)
 (و تدریس)
 (و تدریس)

عالم معانی و کلام و دین کشنده ایضا صحت و بلاغت کلام و کلام الله و محدث حدیث رسول الله و
 جامع جمیع علوم تشریح احوال العلوم و متصف باخلاق حسن هستند که شیخ صدیقی و صاحب مطبع صدیقی
 ساکن نانوته اند مثلا سکونت در پائین برلی میبارند و تحصیل علوم ظاهر و شاه جهان آباد حاصل کرده بود
 پس از آن چون خوش علم باطن و در عین سبکینه ایشان شورش و درویشی گردیدند سمند است
 خود را در میدان خدمت و دین و در پیشگاه خاندان کار خجسته صاحبزاده مولانا عبد الغنی مرسوف رسیدند
 و مقصود خود را عرض داشتند ایشان فرمودند طالبا باید که اعتقاد خود را سخن نموده خدمت درویشی
 رسد تا فایده تمام حاصل آید و الا بغیر این حاصلی نباشد لهذا احوال ایشانرا استخاره ارشاد ساخته
 و ایشان حسب الامر با شغافه پرداختند بعد از آن ارادت را سخن خود را بخدمت ایشان عرض کردند و
 ارادت با صدق عقیدت و در توحی پرست ایشان دادند و بیعت طریقت کردند و از رکن صحبت ایشان
 بر علی که عالم ماسوا حجاب النعم است علم یافتند و از تعلیم توبه حاصل از انیم سی پی بردند بعد تشریف بردن
 ایشان بحرمین شریفین ایشان در سن کهنه بودند و مستقام بودند و موم بودند و ستم نیست الله الحرام احرام لم یسجد
 کردند و پیشانی سوزانند و از شوق و ذوق ملوان نموده و عمر آورده از غلبه شوق لبیک گویند وادی
 عرفات و دینار و حج او کردند پس از آن یکدیگر بنور حاضریه بر دینار السلام سید خیر الانام علیه السلام
 و السلام بوسه دادند و نیاز تمام آداب کورنش و سلام می آوردند و مصداق حدیث شریف من زار
 قبری و حبیب له شفا عن زیارت سید کائنات علیه الصلو و التحیات سعادت اند و گشتند و در سوخته
 نماز باجماعت او کردند و باز در آن مقام شریف در صحبت شیخ خود از کیفیت نسبت لطیف اثر بلع برداشتند
 و اجازت یافتند و ما دون گردیدند بعد از آن مقام مراجعت نمودند محال بر مسکن خود رونق افروز
 هستند سانه الله تعالی و دیگر مدید با اعتقاد شیخ محمد حسین عرف و تخلص مولوی تمنا درین شهر هستند
 تسلیم باطن شیخ را وسیله نجات خود دانسته و در زرش آن مشغول اند و از ادوم و در گوشه نهامی رفته
 میکنند و اوقات مستعار خود را در تلاوت کلام الله و مطالع کتب فقه و نحو میگذرانند و در فن
 شاعری زبان فارسی و اردو و لفظی ندرند و صاحب یوان فارسی و اردو هستند و نیز در حدیث

کاتب علیخان سجاده در پیش بلده مذکور در عهد و لیعهدی بعد تحصیل علوم ظاهر خدای و طالبی و
که تحصیل علم باطن که عرفان نام و ایمان کامل بران و قنوت ارد و روشی اخذ نمایند درین حال و از
تشریف آوری ایشان سمیع ایشان رسید به نیاز تمام و کمال بوساطت الامام موسوی علیه السلام و از دست برآید
قبض نشاد ایشان تا و ند صاحبزاده موصوف از آنجا که در کمال اوقات و طریقه باطن بر این مذهب و غیره
ایشان از اسلک سلسله نقشبندی منسک کرده و سه نامی ساک طریقه مجددیه نموده طریقی تحصیل آن طریقه
تعلیم یافتند و ولادت ایشان در دوم جمادی الاخری سنه یک هزار و دویست و سی و هفت در بلده کنگره
گردید و در آن زمان که در دهلی تشریف میداشتند اراده زیارت مرین شریفین کردند وقت و اوج ایشان
پدر بزرگوار ایشان تا و دوازده شهر برآمده اند و نیز حرقه و عمامه حضرت شاه غلام علی محمد الیاری
پوشانیدند و در کاتبیت تمام اعزّه کعبت ایشان ارقام فرمودند که فرزند می انگری از شهری با طهر
متوجه شده است هر کس که شوق مریمی باشد از ایشان مرید شود که دست ایشان دست من است
این صاحب ق و شوق و آه و ناله و حال و وجدانند و اتم مشتاق سکونت در بند شریف بودند و در
مینه نوزاد آنکه از دهلی در ماه صفر سنه یک هزار و دویست و هفتاد و چهار همراه پدر بزرگوار خود و یتیمی خود
خانزاده و پدر و در کونج طلب سکونت میدادند شرفی حسبل ایشان بیادم آمد است که اگر
که از کوی یار بر بزرگوار شسته ایم که از انغبایر خیر و موی محمد ظاهر برادر ایشان در مقامات احمدیه
سعید مدینه حضرت پیر بزرگوار در منخ و حواله تو به مریدین ایشان نموده اند و وجای پیر بزرگوار در
شرف بجای وی تو جهات صبح و شام می نمودند زیاده ازین کدام قضایات خواهد بود و اقامه در دهلی و از
از حسین ایشان ظاهر و با هر دیده است از البصاحب مدوح و موصوف یکمال حسن عقیدت بسیار
دارین خود داشته اند از نه بخت ایشان هر سال ارسال میدادند بعد از مریدان و در سنه یک هزار و دویست
و هشتاد و هفت بر حمت حق پیوستند و در مکه معظمه فوگشتند و شریف بنیاده و یک سیده بود داده
تاریخ منفذ هم در آنجا و کرم لوی ارشاد حسین حافظ آیات قرآنی و احوال بر این مکتب
رب العالمین محمد صلی الله علیه و آله و سلمین بن سق و اصول نمیند و فائق عقل عالم از مکتب و مکتب

شاید این شریعت بود و در وقت جوانی سوداگری استیصال میکرد و در بعد بیری و
بغیر می گویا که در دیده پدر و محمد و کبار برادرهای حایق الله که در دنیا میگردید و در شهر رفته و بیست و سه مرتبه
بیشکمال از پدر خود و کبار و نایب داور شهر می شناسانید و چون ضعف بیری بکمال رسید و
بشماره دو در صحن و صویران علی گردید و در داری نازقم و نمودند که هر سنگ پیره که بر علی
داوود بیری می آید از المکی می فراید و هیچ حامد را با اید امید و در میکستند آنرا زردی
و الوارطاعت و در صفت از شتر و وی هویدا بود و هر شغل و در که از شمع خود تعلیم یافته بود
و در شش کمال و تمام در آن میباشند و در اسبعلی هم برایشان ظاهر می بیند و وقتی آنرا شمع
آتش بود که مولوی سید حسن شاه بحدث را تصدیق کرده بود و امشب خواب آنحضرت صلی الله
علیه وسلم فرمود که منظم بود که کسی که او را دارالعبیثت میسکین و فنی مولانا و در شدند و در امور
تشریف میدادند برامی ملاقات ایشان تشریف کردند و در اقسام حدیث تشریف فرما بودند
بملاقات و در هر دو روز یکبار می نمودند و اسبعلی باطل بود و فرمودند و در
و در آنکه در میان خود و در ده خانه در جوانی هر دو روز یکبار میرزا استیذان ایشان با مولانا العتید
که پیش نشاند و او خود ضعف و کسر و در سینه کس تو نش و دعای میدادست و میگوید که هرگاه
پیش از هر حاجت آنی مولانا که لطافت و قوت استیذان ایشان را از انهم میال و فرمود و اس
درست و بنحیضی الاولی سید بکبار و در صد و شصت و بیست و واقع شد و بیری و شهر و کور درون
گشت مولوی جمال الدین و طس اصلی ایشان را بهر بود و سید بود و در عالم عجم علی
و انقل و گشت حدیث با شتران شاه محمد الغریب از پدری مولانا شاه ولی الله حدیث و علی
تواندند و اسباب شست باطن از مولانا محمد الدین که در کثرتش با لاکه شست میدادند و در
حالات خاص عام و در وقت خود بود و در شمع ایشان لطافت را بهر ایشان را از حاجت کرد و در
که در اینجا باش چون ایشان در اینجا آمدند و سکونت کردند که اکثر اید و عیب و رئیس شهر مذکور بود و
مستند ایشان شدند و در فصل و کمال ایشان همه منفق بودند و در کمال اخلاق متصف حاکم

بسیار

بسیار

بایستی که هر کس و ناکس بر این بنیاد استوار بود و نه محض اتباع سنت شیخ خود و اولاد و تربیت
بقیه حیات ایشان بر او سپورفته بود و از نادانان و غفلت جوانی بحدیث ایشان رسید
بود در شب و نیم جمادی الاول سنه یک هزار و دویست و چهل و دو وفات یافتند و درین روز و درین
شهر مذکور دفن گشتند نیز از قبیر کرمولوی نیاز احمد والد بزرگ ایشان حاجی حکیم شاه
رحمت مرندی است از اصل و نسل علوی و مولای شریفین سمرند بود و بهر هفت و سالگی از عالم طاهر
فراغ یافت و بهر نوزده سالگی فرید مولانا فخر الدین شدند و گویند تعلیم باطن از والده شریفه خود یافته
بکمال شیخ خود داد و در اهل تشریف آورده سکونت بریل اختیار کردند و در طریق قادریه از سید عبداللہ
بنادوی که قبرش در امپورست بحضرت کردند گویند اکثر اوقات محبت بر ایشان خالص و بی کلام
توحید بسیار فرمودند که کسی کم و بیش زبان گفته است چنانچه اشعار ایشان اندر الکلام دین و بار
شد و برست حاجت بربیان نیست گویند پنجاه سال با پدر ایشان بسبب تحقیق و مجاہدت زیاده
بسیار کشیدند و آنچنان لغافه فقر زدند که او ازین ازبند و پستان در گذشت و کمال فقر
و جهالت و بخل او در پیشان رسید مولانا دوشیزان نقل فرمودند که یکی از اهل تشیع مجلسی از
و چه مثل شیخ بریل را بدیدن قصص ایشان بتقریری مجمع قبل ازین همه مثل شیخ پیش ایشان
آمدند و تکلیف رفتن مجلس دادند ایشان انکار فرمودند گفتند اگر شما تشریف نخواهید نمود
خواهیم رفت لاچار عرض آنها قبول فرموده و شیخ باطن خود را آب آلوده داخل مجلس شدند
چون مجلس از لغوهای غفیان گرم شد و صوفیان در جوش و خروش درآمدند و آلهامای بر سوزیدند
رسانند ایشان بر دوش هر که دست خود نهاده این شعر خوانند **بگوش گل چه سخن گفته کند خدا**
است نه بحدیب چه فرمود که کیا لان است به آنکس بر زمین افتادی و غلطیدی شو فروغ
مجلس افتاد و عیان پشیمان شده برخاستند و گریختند گویند میرد ان و خلفا ایشان در ملک کربلا
بودند و مستند و نیز بعضی در دیار پوربانه و از اهل ذوق و شوق هستند ولادت ایشان در
هزار و یکصد و هفتاد و سه بوده چون بهر سقفا و هفت رسیدند در ششم جمادی الثانی ۱۲۸۲

در نزد ساکنین دیرواد برش و پیراهن خود و کیمیه محتلم بر بند باز وقت مراجعت بوطین میان راه برش و پیراهن
 تنه‌گذاشته فوت کرد و در راه فوت شد و بود وی همراه دیگر کسان بطن رقبه نم‌گذاشته
 رسیدند آقبای وی از این شربت بود چون سعادت ازلی مددگار او بود و دل را گدازیده در راه آباد آشیت آوردند
 می‌خان قیام نمود و چیزی از علم صرف و نحو خواند بعد دو سال در بلده را می‌پور رفته تحصیل علم هر روز
 کردند و هم در وقت طالب علمی بخت میان نعیم شاه صاحب کوزه کز شریف بالا گذشت رسیدند و می‌نشیند
 بعد روزی چند بچه بر او تفریداد درست داشتند در خلوت و جلوت تحصیل علم باطن می‌نمودند و هم در خیال
 تکلیف‌افزایانست و بجهلات بسیار کشیدند اما دروازه و دامن شیخ را نگذاشتند و در فریاد
 و در آتبات خود را مشغول میداشتند تا آنکه شیخ وی را اجازت و خلوت داد و بعد انتقال
 شیخ چند کس را ارشاد کرد و بعضی را اجازت داد و علم او را ک نسبت زنده و مومنی خوب
 می‌فهمیدند و بر در اهل دنیا می‌گردید تا آنکه عمر خود را در چرخ مسجد شیخ خود گذراند و بعد متاهل شد
 چند سال در بستان هفتم رمضان سنه هزار و دصد و هشتاد و هشت فوت کرد و در زیر قدم شیخ
 خود مدفون گشتند و یک پسر در عقب گذاشتند و بار اقامت بسیار مهربان بودند هرگاه
 بمکه را آباد کردند و مسجدی بسجده کوفه فرود کشیدند و از موت سابقه هم سنگی که با من بود
 عنینجانه را بقبر و دم خود مشرف می‌ساختند و گوهر محمد عبدالصمد المشتهر بنیست
 در ابتدای حال در ترقه سپاهیان نوکری میکردند و بطاهر لباس بر طرز بیا دکان بودند
 و در بطن سینه شورش حقیقی میداشتند و در پیده طلب مقصود اصلی ریاضات مجله
 میکشیدند و صحبت سالکان و مجذوبان می‌برد داشتند لیکن در حجت و جوس در دلش
 سالک کامل می‌پوشتند الغرض نام نامی نامدار شاه رحمه الله علیه شنیده بجهت شرب و نچای
 رسیدند که سلسله الشیخان بسبب واسطه کجا فزاجمال الله رحمه الله علیه را می‌پور
 می‌رسد چون که خان صاحب بمصوف را حاجت ریاضات و مجاهدات نبود شیخ در اول دهنه
 حرف بهت نسبت انقضای می‌پورید و ذوالش متکلم ساخته بارش و متشبه ان اجازت

می‌نویسد
 می‌نویسد

و خلافت داده رحمت کرده و ایشان را از انجا رحمت یافته و ربله کول و ساداماد و غیره
 و در اثر ولی که مکس و مدین السلسب به تعلیم ظاهر و باطن مستعمل گشتند و در باطن خود
 تا تیری داشتند که چید کس از شرک نکرده و در حرکت میض صحت ایشان موعود گردید و در
 مشرف با سلام شدند و با حال بر تعلیم ظاهر و باطن ایشان بدل و جان مستعمل آمد و ایشان
 حالی قوی داشتند و قوت توحه ایشان در سرستان اتری بلبع داشت تا آنکه سکه
 از علمای محول و دستاگردان خود را برای آرمودن اثر توحه بر د ایشان فرستادند
 و ایشان در بحری امر که هر هر دورا میگردید و لوحه دادند چون ایساں سرگشتن
 توحه ایشان آگاهی علم باطن یافتند بیت خود را حاصل نموده به احلاص ایشان
 معادند و معتقد و مطیع ایشان شدند تا آنکه میامین اسما و دستاگردان نوعی شکر می
 افتاد اسما و صوف معنی و متوج بودند و بر حکم اَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ تَجِبْ رِزْقُ
 و هستی خود را کمال توفیق شمس و کارد و ملاح فانی خود را در حجت نموده ملاح فانی را خود گردید
 رحمه الله علیه در مردان حال صاحب یکی مولوی حسن ساه یاری تخلص است مکس بود و یکا
 ایساں از کتاب خلعت نمود که در کتابها اندر من تالیف کرده اند بر ظاهر است حاجت
 میان بیست و سه سال پس بکبار و در صد و هشتاد و پنج وقت تحریر پیدا شده شد که اسما
 در ربله هو بال و ت ستمدهاں صاحب صوف مارا قم بسیار مرانی و شصت میسر نمودند
 اول ملاقات مس ماوی و در شهر کسرا داد و مار به کام مراحت کسرا داد و ربله کول شده بعد
 او شان مراد اداد آمده عریا را القدر و م خود مشرف ساختند و زری از مس و مود و مشرف
 فقیری نمود یعنی قیل از سیری و مریدی و در کوشم آواری آمدی که بر صبر وقت کا مخر
 بسید قربان علی و سید فصل حق بود و برادر ساکن با سولی از حد و ساگی حاد و خونی عقید
 ایساں هستند و باعث تروح ایشان و سکونت قصه اثر ولی اس بود و برادر رسیده خانها
 در مرض موت سعد و ماعلی را ملکی در و طس جردت شده صرف سمت کرده و خلافت و جردت داد

قائم مقام خود ساختند و هر ران مرض سینه بکند و صد و هشتاد و هشتاد و نه روز در قفسه بگذرد
 و چون شدند و دو فرزند از چند و عقب بگذاشتند بر اعی تاریخ تصنیف مولوی سید حسین شاه
 مذکور که بر مراد فریش کنده است اینست ریاضی این زندۀ جاوید که اندر عهد است به از نور
 بادی دین تا ابد است بی سال سفر و اسم شریفش گویم هست احدی جناب عبد الصمد است
 و دیگر از ان تاریخ تصنیف سید فضل حق که آنهم بر مراد فریش کنده است شریعت اذان نوشته
 می آید روز یکشنبه بتاریخ ششم و وقت زوال و در محرم شد ازین و از فاسوی ارم و نور
 صوری آن خادۀ اهل و فایده بود طالب یکی در پنج و اندوه و الم به تر تار بخش سر تالف فرد
 و گفت که کعبۀ اهل طریقت قبله اهل کم بعد فوت ایشان اتفاقاً در کعبه اباد رفته بود و دم دیده
 قربان علی آن زمان در آنجا بودند از جهت معرفت سابقه بملقاتش فرمود ایشانرا سینه بریان
 و دیده گریان و دیدم و لغز برای آه آه پر در داد و شنیدم اهل من مزید بباد سلسله اندک فایده فکر
 خلیل احمد خان صاحب ساکن شاهجهانپور نسبت باطن و تعلیم در و شریف صلواتی بخدا
 اذان حضرت صلی الله علیه و سلم سید اشقند و طی سلوک خود از خواندن آن در و نمودند و
 از اهل قنات بقا بودند و طالبان را در و مذکور تعلیم می فرمودند و بر محل حاجت دعائی که در آن در و
 مقرر است بملاحظه معنی لا موجود الا الله اشاره می فرمودند حضرت مولانا سید محمد حسن ساکن
 سهسون مرید خلیفه ایشان فرمودند بآنکه ای پسر من کلام توحید بیان فرمودندی که ستمان
 حیران شدند می و هم بار اتم نقل فرمودند که وقتی ایشان در رامپور بودند شریف و شریف مولوی
 غلام جیلانی که یکی از علمای محول رامپور بودند بملازمت ایشان با وی فرمودند که چیزی بیان
 حدیث شریف فرماید و می سکوت نمودند و هیچ بیان نتوانستند گو یا که علم وی سلسبۀ است
 پس ایشان بیان حدیث فرمودند بعد و می مرید ایشان شدند و بعضی اوقات از کمال
 غلبه توحید اسم ذات الله در و محل ایشان گفتن نتوانستند و در آن زمان که جناب سید احمد از وی
 در شاهجهانپور شریف بودند مولوی محمد اسماعیل و آنجناب برای ملاقات ایشان آمدند و در میان

کلام گفتش بام واثناک الشاندر افاضه ماحمد حال که کسیر کمر ایسان لود مداسار
 و مود دلی بام دات ماک را گو مد موی محمد خلیل گفتند که رسالت یاه اسم دات میو اید
 و سمانش بر استند ماحمد حال گفتند مولا ما دلات و موب دارار میکیه پس مولا ماساک
 مد مد و سح مگند و مر را نام الدس سگ در سهر کمر انا د مار قم نقل کرد مد که دقنی در سنا چنگ
 نو کر لودم دوری اس مگد مت الشال دهم و طلبت فصوص مائل مگد مت الشال عرض
 و استم و مود مدرد ایساند و در شتم اس معالنه کرد مکیه بیت اک رسال می آید دهم
 در س حال سنی صد جبال مولا ماحمد الدین نیا طرس مگد مت اس سطره میا طر که شده لود
 که حال صاسته صوف مرانگد اشته و مود مد که شمار طر لقه مولا ماریه سیتد گفته مد مین و طر لقه
 ایسان مریان و مود مد و رب لود که کار سها ما کام سدا ما صورت مولا مایتن مین حاسر آمد
 مرا از ان صورت مرم آمد در ستر دهم صفر بر حمت حق مویستند مولا ماحمد حسن معصوف
 حلیقه ایسان اهل سوی و دوق لود مد و صحت مولا مانشاه عبد العزیز رافقه و مظهر حلاق حسن
 و از ندریس و تحقیق شوی مولا ماریه کمالی و لیسبی آورد استند اکثر اوقات اعتبار آن
 ریاضه میو اید و حلی ارا ال بر میداشتند و ستعمار ادر سور و گداری ادا حقد راقم در اکثر
 ارکت صحت می مستقص شده است و احارب در و مد که رافقه می و سید هم تنهان
 سید پیکر ادر و صند و صحت و صحت و فوات یا فعد و در سهر کمر انا د موی کشتند ماحمد
 مرید حلیقه میو و حلیل احمد صاحب موی صوف لود مد راقم در ستر ایهم میو و نخواست ایسان
 رسیده دید که لاس و ویشانه مد استند و آثار برگی بر ماصیه می پدید ایس ار ملاذ مت
 بام معالنه مود الدفای سست کرد مکیه است آن بیرون ار تخریر در لهر بر است و در و در
 در انجا ارم هر دو وقت صبح و سام ار رکت صحت خود مر استعفیص بیاحقد و اخلاق
 میو مد چون دیر حدلی و دالتی پیدا میندی کلمات توحیدانه میو مود یکبار در انای حق
 اسم و انا حوامد نخواستند و در ال غیر حال یا وار ملند و مود آن نام که در بکیر اولی

نمی بیند بآنکه انشی بود لیکن بآن مطلب و مشهور است که انشی مولانا در می بیند و در تبت ان نشو
 و انسا در بان بگردند وقت نخست مرا اجازت در و در شریف مذکور دادند و بر محل حاجت آن ملاحظه
 در اسلحه جناب سالت پناه که احاطه تعلیم فرموده و نخست کرد پس از دو سال ازان در امر پیرانشین اوده
 و در بهم جادی الاول سنه یک هزار و دویست و شصت و هفت هم در اینجا وفات یافتند و قریب
 جامع مسجد بود و زیر دیوار عظمت الله تعالی که خلیفه وی از اهل شوق و فووق و برادر زرد وی بود
 در فووان گشتند رفته الله تعالی علیه السلام در ان زمان در شاه جهان پور بخدمت مولوی عبد الرحمن
 خلیفه حضرت شاه نظام علی مجددی رحمه الله علیه وادی رسیدیم چون تسلیم ادا نمودند ششم
 استر شدند بیباک می پیش از کلام از وی استاده نمودند یعنی این قلان است که بخدمت
 نامر احمد خان از مراد اباد آمده است و انشم که قبل ازین ایشان خبر آمدن تو بخدمت خاندان
 ایشان را رسانیده اند و ازان جا که در اهل مشرب و جوید و مشهور و به با هم اخلاقیست وی
 حضرت چند کلمات بنسبت فالصاحب مود مذکر بر من گران آمد پس از ساعتی وی حضرت
 بر لطیفه من صرف هست کرد و در اثر مود می گرامت فرمودند و در برگ و صاحب بنسبت نقشید
 و اهل و لریقت می دید بود و در دوح و پاره و محبت می بسیار یافته رحمه الله تعالی علیه السلام و در هفتیم
 محرم سنه هزار و دویست و شصت و چهار به رحمت حق پیوستند در در بلده مذکور مدفون گشتند
 حیف صد حیف **س** سیفان با و با خور و در رفتند و ستیم خانها
 کردند و رفتند و ذکر سید احمد صاحب غازی در دیباچه صراط المستقیم است از بسکه نفس
 عالی حضرت ایشان بر کمال مشابعت جناب سالت مآب در بدو فطرت مخلوق شده بنا علیه
 لوح فطرت ایشان از نقوش علوم سمیه راه داشتند ان کلام در شرح بر مضمونی مانده بود
 و انجناب اولاد شاه علم الله ساکن را می بریابی بودند گویند شاه علم الله ریافت انگه سالت
 پناه در بهمن فاطمه هزار ضی الله تعالی سنگ بسیار برین داده بودند یا بالا پیرینه رفته بود
 وقتی را تم در سه پور بخدمت مولائی و مرشدی حاضر بود حکیم نیت الدین ساکن شهر مذکور

و در دیباچه صراط المستقیم است از بسکه نفس

که بائی وی معلوم و مشک بود و مرید و خلیفه سید احمد صاحب دمدوی مولانا را مدعو کرد و عیش و طرب مجلس
و عیون همراه مولانا صاحب دمدوی حکیم صاحب ثانی سید صاحب لعل کردید که فرمودند عدم دعائی کرده بود و در
الی او لا و مرا چنین میایدی که ترا و مدارد و فرمودید که در دوی من مرا پشتمند و دم الهی در طلب
و استند گمان سرم که شاید برای حرج بود و در طلب میزارند در دل گفت که دعای سعدی آنست که ای
رسید که ارا فلاس دنیا را از دست عبادت میسری آید بجا نه رفتم و در راه استیلا بر تیرت مراقب بستم دیدم که
حسب عدم نصف از قریب و در و در و در دست بر آید در حق من دعا فرمودند از اسرار و اندیشه عالی
دنیا را من بر داشت افعی در او اهل حال حساب سید احمد در علمه شوق طالع علم ابرای سر بی در دلی تشریف
آورده و در مسجد اگر آبادی آمده و محبت شاه عبدالقادر حاضر شده و میری انعام صرف و کجوا و در عالم
شوق در تحصیل علم باطن مستیز و در یک محبت شاه عبدالعزیز رحمه الله رسید و در بر نشسته و دوی مرید و در جود شاه
ولی متددوی مرید و در جود شاه عبدالعزیز بود احوال حاصل و محال پس هرگز از راه تفسیفات ایشان ظاهر
الشمس حاجت به بیان نیست در قول جمیل شاه ولی الله موصوفت سج الامل شاه عبدالعزیز رحیم صاحب
سید و اکثر اهل علم و اکرم و اخراج و محبت الشیخ احمد السهروردی و الشیخ الممدود و توحه اسام الدین مجبور و توحه محمد زار
و نایب السید عبدالعزیز الشیخ آدم النوری صاحب الشیخ احمد السهروردی صاحب توحه محمد باقی و تالتم الخلیفه الشیخ
صاحب توحه محمد صاحب الامیر باالعلما عبدالعزیز رحمت آسمان سحر کرده و در حدیث سدا آهسانان فیض باطن
حاصل کرده پس ابرار در لشکر لول میر جان سوار و رفتند بعد ترک دنیا کرده و عبادات و ریاضات
سیار نموده تکمیل باطن کرده و باز در دلی تشریف آورده مولوی محمد اسمعیل و مولوی عبدالقادر
سجدت اسماء متجاوز و داشتند که مصور طلب نماز و جگه شود و اسماء امتحان ایشان واقف
تسم فرمودند و فرمودند که استیلا بر تیرت مراقب بستم دیدم که در راه استیلا بر تیرت مراقب بستم دیدم که
را و در کت نماز عباد احوال من فرمودند چون ایسا نیست باز استیلا بر تیرت مراقب بستم دیدم که در راه استیلا بر تیرت
تشریف استراق مانند صبح آن مظهر گشته بود و مرید آنست که بعد از حدیث آسمان کسب کرد و ایسا را
همراه خود گرفتند چون در راه و انکا و تشریف آورده و در راه و انکا و تشریف آورده و در راه و انکا و تشریف آورده

[illegible]

ستره جریادت مبارک خود حضرت ایشان را می جوایند و وضعی که یک یک جریادت مبارک خود گرفته
 در هر چه است ایشان می سازند و بعد از آنکه سیدار شدند در نفس خود و اثر آن را بر وایمی حقه طهارت
 و همین واقعه ابتدای سلوک طریق سوت حاصل شدند و آن را در درسی علی مرتضی کریم الله وجه
 و عالم الهی بر روی الله چهار اسوای بدین علی مرتضی حضرت ایشان را به است خود غسل دادند و
 و تکرار و تکرار شست و تکرار و تکرار اما در اطفال خود را حجاب سیده لباسی سفید بر سر خود و ایشان را
 پوشانیده پس سبب این واقعه کمالات نبوت نهایت معلوم گردد و دیده و صابیت رحمانی و شریعت پروری را
 و اسطر احدی متکفل حال ایشان است تا آنکه روزی حضرت صل و علاست راست ایشان را به قیامت
 سانس خود گرفته و چیر از امور قدیمی پس روی ایشان کرده فرمود که ترا انجیل داده ام و چیرای دیگر
 تو هم داد و حضرت ایشان را دست طرقت تلمیذی حیثیتیه و قادریه و نقشبندییه حاصل شده اما به است
 تادریه و نقشبندییه پس بایست آنکه نسبت به معیت میں توهمات آسمانیات و ایتات مع مقدس بزرگ
 عوت التعلین و حاجتگاه ما و الهی نقشبند متوجه حال حضرت ایشان که مدتی تا قریب یک ماهی الهی تبارک
 و ربانی بر زمین مقدس در حق حضرت ایشان مانده زیرا که هر واحد ازین هر دو امام تقاضای محبت
 ایشان تمامه سوی خود میبرد و بدانکه بعد از قرص زبانه ساری و وقوع صحاح تحت مرتبه است
 روزی هر دو روح مقدس بر حضرت ایشان معلوم گردیدند و تا قریب یک ماه هر دو امام بر نفس
 ایشان توجیه قوی و بایز زور و درین مودت و آنکه در همان یک یاس حصول نسبت هر دو طرفه نصیب
 ایشان گردید اما نسبت حیثیتیه پس بایست آنکه روزی حضرت ایشان سوی مرقد منوره حضرت
 خواجه خواجگان خوابه قطب الدین نجفیار کاشی قدس سره انصراف تفسیر فرماتند و در مرقد مبارک
 ایشان مراقبت کنند و پس انبار روح پر متوج ایشان ملاقات متحقق شد و آنحضرت
 ایشان توهمی پس قوی فرمود که سبب آن توجیه ابتدای حصول نسبت حیثیتیه متحقق شد
 صبر و مدتی اریب واقعه روزی در مسجد اکرامادی واقعه غلبه و طلی در حاجت از مستفید
 خود است و در دنیا بی کاشی الحروف هم در سلک غلبه و سانس محفل بایست منزل مشکوک

همه جنداران محفل به کعبه فرود برده بودند و حضرت ایشان بر همه مستفیدان توجه فرمودند
 لب انقراض محفل ملائکه انس بکتاب الحروف متوجه شده فرمودند که امروز حق جل و علا محض عینا
 خود بلا واسطه احدی اختتام نسبت چشمتی یا از زانی داشت من بعد آن در تلقین تعلیم طریقه چشمتی
 بازوی همت کشادند انشوی و قطب الدین شاه ولی الله و شیخ ابو الفیض شاه عبدالرحیم فاروقی بودند و
 نسبت ایشان از طرف مادر با نام موسی کاظم میرسد میگویند و حاج قطب الدین نجفیار کاکلی و سرالایه بابل ایشان را
 فرمودند که پسری خواهد شد و اقطاب الدین نام کنی در سنه یک هزار و یکصد و هشتاد و چهار وفات یافتند و غلام
 سلام نام زنی مولانا شاه عبدالعزیز در سنه یک هزار و دویست و صد و سی و نه کشته شد و وفات یافتند و کشته شد
 بعد از موسی اسم شریف سید عبداللہ است و ایشان شجاع و شکیبای بودند و انسابیست باین
 ایشان بر بازوه واسطه السید حضرت عبدالعزیز نجفادی فرزند حضرت عوث الاعظم قدس سره و سید
 قرار سید عبدالعزیز در قصبه گره است که از بغداد و سنه فرسنگ است گویند از قضا و امر الی سید ایشان انشال
 کرده بود از فرقی آن فرزند از چند غربت سفر اختیار کرده از بغداد و در سنه شان تشریف شریف
 آوردند و اهل طریقه ایشان میگویند چون در شاهجان آباد رسیدند مولانا خضر الدین و مرزا منیر حاجی بمانا
 و طغر علی شاه و شاه آبادانی و سیران مانو و میر فتح علی کمال تعلیم و تکلم فرموده و بالکی ایشان را پرورش
 نمودند و اهل طریقه از او بنفیر صاحب میگویند که ایشان هم بالکی شاه نجفادی را پرورش می نمودند
 حضرت شاه نجفادی حلقه که از مریدان ایشان ششینه فرمودند که از خود پادشاه این طرز سلطه
 از اهل طریقه مانع شدند که در قریه ای قدس سره آمدند و سراسیمه و گویند تصرفی داشتند که در شهر شریف که میرفتند
 رئیس و غریب آن شهر بالکی ایشان را پرورش نمودند و از آن پیش می آوردند چون در راه رسید
 رسیدند و اب فیض الله خان بنظر الله رئیس شدند که در سعادت دارین خود و انستفاده مکلفه اطفال
 شهر خود گردیدند و ده افکار ایشان را بکار و او را در پاره این هم ایشان را حق حاکم علیه کثیر و کثیر
 بر سید تاج بر بنظر او مساکین میگردند و خاقت را وی اندک که کمال تو به رسانست روح خود را
 اکثر امور دینی و دنیوی از آن حضرت بر ایشان مشکوف میشدند و این که بر کشف و اظهار آن حجاب داشتند

چهارم فصل مشهور است که تلمیذ سی کلان میگردد و بر وی در الهام و مکاشفه و یار حد خود ایشان را
 معلوم گردید که عمارت مسجد با خواجگان و دوازده صوفی حاکم میروند آمدند و همکاران را و مردود را را
 و مردود را تا ماکه تکلیف تمام ایشان بود و مردود و آید چون همه همایان و مردود را و مردود را همه عمارت
 آن مسجد در سال سی و نه در آن سال مسجد تلمیذ سی کلان در احاطه محله مقبره ایشان در شهر کربلا
 تا سال ایشان در تاریخ انتقال سه حاکم و قلمت معظم در جرایع و دودمان عوشت اعظم حاکم بر وی و یار
 و در وقت نمیکشید و چهار از مردم دست حلیفه داشتند اول حلیفه مولوی امجد علی که در تشریف توابع
 آمد و در دهم مولوی بیار احمد بر وی بر تلمیذ سی کلان بود و مولوی امجد علی سید السید محمد
 و العزیز الشیخ طریقه قادری مولوی امجد علی بن مولوی سید احمدی جهری حلیفه اعظم سید محمد
 بعد از وی بود و در این طریقه ایشان میگوید که یار و خدایان محبوب سبحانی سید عبدالعزیز برای تعلیم ایشان را
 بعد از او در شنبه تشریف آورده و سبب ایشان بدست و ج واسطه سید اسحاق بن امام جعفر صادق
 علیه السلام میرسد و بعد از آن حدیث دهمی در کربلا که در کربلا میگوید که سید جعفر صادق بر وی است
 ازین تن از اولاد وی باقی ماند استی از آنکه یکی سید اسحق است و مولود و موطن در این ایشان اگر انا
 در دهم برع الا اول سید کربلا در دهم و سی و هفت یا فتنه در دهم و سی و هفت یا فتنه در دهم و سی و هفت یا فتنه
 و اگر واعظم حلیفه ایشان و اما و ایشان سید حکیم نور الدین بود و در سال دوم و سی و هفت یا فتنه در دهم و سی و هفت یا فتنه
 و دنیا دار و دیر و مالی سید مظفر علی شاه فقیر با هزار و اتم تمام در کربلا و سکونت میداد و سید سلیمان الدیقلی
 و سید مظفر علی شاه طریقه قادری حدیثیه نظامیه ارتبج نظام الدین سید السید سید حضرت مولوی
 بیار احمد بر وی بر تلمیذ سید سید حاصل نموده و عمارت یافته طلاب را تعلیم و تلقین میفرمود و میرسد به
 در این سیکند را هم وقت اقامت اگر انا و گاه در مجلس تشریف و از احاطه ایشان شریف اند و میباشند
 و کبر حکیم نور الدین ایشان را اصل سید السید بودند و در مع حلالت خاص عام و اکثر مرد و در
 ایشان بودند و مولود و موطن در این ایشان شهر کربلا و در طریقه قادری حدیثیه حلیفه سید مولوی
 امجد علی بودند و وی میرید حلیفه سید عبدالعزیز بود و در کربلا ایشان که تحت و قریش رفته اند و

مجاوری

مجاوری

۵۹۸

اخلاق حمیده و قول و فعل شریفه میباشند اگر از کسی اتفاقا خطا یا عدا قصد و در حق ایشان
 نزدی با مقام آن نمی برداخته بلکه عوض آن بر راحت رسانید نش گوشش بلیغ می نمودند اری
 مصداق این شیخ سعدی رحمه الله علیه بودند شنیدم که مردان راه خدا بدول و ششمان هم مکر و ننگ
 را قمار با صفات ایشان را دیده است و راحت نفس خود را مقدم بر راحت دشمنان و مخالفان پسندید
 و برای تعلیم هر شخص بر میخواستند و علما و فقرا را دوست میداشتند و چون یکی ازین قرقه را نزد خود آیند
 میدیدند از دیوان خانه استقبالش می نمودند و بر بالاسی مسند خودش جا میدادند و بالین برامی و
 میگذاشتند و وقت رخصتش همراه او تا دیروزه میفرستاد و آخر عمر مسند و کتبه ترک کرده و بساط عتیقه
 و دیوان خانه خود فرش ساخته و چون یار و دیگر از راه او آید و اگر آباد بقیری رفتم بکارت ایشان بزم
 بامن فرمودند شرم وارد که من سینه بکینه زده نشنیدم و خلق خدا بر فرش نشینند این بساط نه انگشتانم که اثر خود
 مرید ایشان میشدند و خاص سال در ماه ربیع الثانی در مسجله قادریه بسیار مردمان و زنان محلی می نمودند
 ایشان میشدند و ایشان در ضیاط و اوقات و مصارف سعادت نظیر خود داشتند چنانچه بعد ادا می نماز سجده
 وقت صبح مشغول سخن می بودند و بعد ادا می نماز غبار زد و دو طائف مثل خربازانی و غیره فراغت یافته
 و نماز شروق خوانده با و دشمنان و هم نشینان به کلام میشدند و بعد که نشستن یکسای فرط عام تناول سفیر می نمودند
 و بعضی مخالفان نیز در وقت آمد و رفت میباشند تا بنیای شرفقت میخواستند و بعد از آن معاشرت نماز ظهر
 فراغت یافته استراحت می نمودند پس زیارتی بکسای فراتر از آنجا می نمودند و از طهارت و وضو و فراغت
 یافته می نشستند بعضی کسان که معمول نشست و برخاست آنان نیز وقت بود نماز عصر بجا میآوردند و این مرد و ایشان
 نماز عصر بجا میآوردند و در سجده و رکعت و در رکعت و بعد از آن ساعت از روز نشین و غیره وقت یافته بزم
 تناول طعام اندوختن و گاه می نشستند بر سرچین تشییه آورده مردمان متعقد از تعلیم و تلقین علم باطن
 میکردند و روزی را قلم فرمودند که وقت نماز را بکسی ندادند و نگاه داشتند ام بعد از آن نماز عشا بجا میآوردند و از
 او را و فراغت یافته خواب میفرستادند و صبحی و عصری داشتند که در آن شب و در یکدیگر را و مسیر لازم
 میشد که در مجلس ایشان حاضر شود و اقامت قریب سالگی آن و اوقات ایشان بدیده میگردید که در آن کبر ایشان

سید بشر علی حوال جوئی و قائل لائق قابل عالم نو دولت کرد و ایساں ابدال روئی متعاش مروت
 هر هرگز ترک نکرده انصاف و عدالتی شکر کرده هیچ وجه را در جود راه نماند در دست و سوم صبر
 رو، حمد و ثناء حساس سید بکر اردو و صد و هفتاد و هفت رحمت سحر آخرت رسند و یک
 در سید بصر علی و عقیق گداشته و همس فرید و لذت انشاں سید بصر علی که احلاص نام
 و احلاص نام احلاص و محال میدارد و محالستین بدر بر گوار خود هستند و در برای طریقه
 ایشان مشغول اند و برای طریقه سادات قادریه و صفات معاملات ظاهریه و باطنیه
 مثل بدر بر گوار خود میدارد و ماسر از واکرام تمام بها و فایز بدر بر گوار خود است در
 احوال مجلس می شود و طریقه دست پیری افزون میگردد و پدر و بزرگ و حیات خود ایسا
 خلافت و اجازت داده و علاوه اریب آنرا نسبت تدریج ابدال و مجوری چشم تبستان
 از چشم در می ایشان پیدا و پدید است و آیات نشان و شوکت سیادت از شرف و حسن
 ایساں ظاهر و آتاکا اسلامه اللہ تعالی نقل مرد مراد یکم که لباس مانند مردان عام میدارد
 در پس میراستند و هر ار علم ندارد و کار و کلام خلاف عقل و نقل میکند چید کسان مردم
 انحراف و خوانده و تزلزل و بیاد و حضرت طاهر نیز میدارد و معتقدان مردان شریف
 که او را خطب الاقطاب میگردد و میدانند و میخوانند که او قطبیت میداد چنانکه بعضی بعضی از
 کسان قطبیت داده است و آنکه در صورت پیری ضعیف مردان بنمایند و مردگان را در نقطه
 پیر نمایند چنانچه شوهبران میگویند پیر بنمایند بالتحقیق است که آنرا یا آنها نزد یکی بنمایند
 و میگویند این مرد شریف است و مرتبه بالا از خود میدارد و ملائکه را تعلیم میکند و در شب برات
 اذان میگردد و اگر آگاهان این احوال نامه مردم گرفته می بید و دروغ برگردان قائل که آن مرد
 حلیه مولانا فرالدین میگوید العرف و کس اردو دستان را قم بدیل آن بر عقد آفرینده
 نمود و بعد بدیل آن پیر یاس بیان نموده مدتی ماسه چهار کس در حجره آنکه دست نه بودیم
 ناگاه آن مرد گفت که شاه حیومی آمد بدیروں و بدیروں آمدیم بعد چون در حجره نمودیم

پیر خف را که بر بندیش در آن کف کشیده غلطیده است چون آن پیر سخن گفتن آغاز کرد بعضی کلام او را
 شنیدیم و بعضی کلام او آن مرد فهمیده جوان زمان او می داد و بعد از آن پیر از حجره بیرون آمدیم و میسر
 ناگاه دیدیم که آن پیر کلام انداخته بر بند نه غائب گردید و شخصی از آن کسان ندید که در که قطب قصبه سکونت
 وطن خود است پدر لایحه عرض فرمود ناچار خبر قصبه ولایت خودان مرد را میسر سازد که درین تاریخ ازین
 قدر اطفال پیدا شدند و در آن تاریخ ازین قدر مردند و در آن شب ندید که در آن گفته آن مرد نقشه
 قصبه که در ولایت خود پیش آن پیر خواند که درین ولایتی طفل حرامی پیدا شدند و هفت و ده کلی
 ساوگر گردیدند و این نقل مشهور است که آن شخص پدر لایحه عرضی از قصبه ولایت خود تبدیلی گرفته
 است و دیگر رفته بود بعد چند ماه از آنجا تبدیلی خواسته و در قصبه رند که باز آمد احوال کار گذاری آنجا
 معلوم نیست که چندان اطفال حرامی و حلای را ندیدند و شنیدیم که ازین روز ناچار جمیع نقشبایان
 و قریب جمیع اطفال و مقامات اولیا و کتب سلوک میگویند که آنکشاف کلام از آن کس که نفس
 و صفای قلب حاصل بدو این طریق انکشاف عالم از نفس روز ناچار جمعی مریدی میگویند و هم آن خطای نظام
 عالم را بنقشبایان آن مریدی میکنند و گویند کسی را که ناچار ساله و کسی را ده ساله آئینه معانی میکنند و مرد
 خاص عالم ازین امور آن متغیران و زبان طعن را نمیکند و چنانچه است که آن خلاف قول و فعل متقدمین چیز
 است و الله اعلم نقل است بزنگی محقق با اقام بیان فرمودند که شخصی بود مع موم خاص و عام بعد مرگ و پشیر
 چنان بیان نمود که پدرم و پیر مرگ غل غل خود را وصیت کرد و گفت که چون در پاریه خانه روی مسمول
 خود داری که سوره فاتحه را معکوس بخوانی و کلامها اسم ذات دم کرده محل غایب خود را صاف کنی این جوع
 مخلوقات که نیست خواهی شد چون در پاریه خانه سوره کند که را معکوس خواندم مردی را دیدم گفت
 تو کیستی گفت فلانم و مرا طلبیدی پس چون خدا عز و جل از آن کلامهای دم کرده استنجا
 کند دم ننویسد من اینچنین همراه اکثر اند و خود را فق میگویند و مردم نادان آنها را کامل
 میدانند نقل است شنیدیم از والد بزرگوار خود سلیم الدین شاه ساکن نهره بامنه که
 و فقیری مشهور مریدی معروف بود مردمان ذی علم و اثر آن مریدی و معتقد او بودند و فرمودند

که مرموم و موه بود و اسحق بن عقی است و درجات خود قری کند بایده بود و در آن می نشست معلوم
 میست در آن مدبر و داسی مولانا محسن صاحب کس مهسوال با اقامت عمل فرمودند که برادرم محسن
 اردو سعاد را درم هر دو موه و تحفه علیهم الدین شاه بود و در وی استحقاق نگردد و گفت آنکه در
 و کرم العظم کرده اردو درش ان مشول ام انا ما هیچ کشودی بیکر و دو گفت هما میا تا تو نکته
 خواهم گفت چون آن هر دو بیرون میدهند بیا شد بدیر گفت آن اسناد که ترا و تجربه دوسته دارم
 آن همه را داخل کن باید است مریه گفت بیا است همین نکته باقی مانده بود که در هیچ آنکس
 نگردیده است چون آن شخص مریه او را و ما بس مهسوال آمده ای که کار بر او گوه خورده بود و ما را و
 میاں نمودار اسماعیل بعد بهتره سال اعتقاد را درم اران بیکر شکست امتی بیکر از او
 مدبر نگردارم احسان علی شاه صاحب اهل علم و درگ و متقی بود و در حد بود و سکوت میداد
 در حد حد و ما و مرشد و موه که احسان علی شاه استی و در انداز آن از سید فقیر نیست
 و قی محبت قدوسی حضرت مرشدی مرا اتفاق سفر با کتب و ترف او داده بود و در مرل یا بدید
 خدمت سال رسیدیم در آن زمان روشتی هر دو عیس انشان نائل گردیده بود و تسلیم نموده
 گفتم اس علامت بن شصت و درگاه و موه مراد جو نموده هر چند که انکار کردم قبول نکرد و در آن حال بود
 که حضرت ارکام بر رک سبت میداد فرمودند که ارا نام الدین ساه لکس پس اران ظاهرا گردید
 که او را عیسی بود و بعد از یک یک و دو فقره بعد از اسسنگی دل نگردید اکول آن سیمیات
 ظریفه مهر و دریه که او را العظم کرده بود میخواستیم و بیکم در با سبب انشان ایچ که حضرت مولانا
 و موه بود و در بجا بود آن است انشان ار رک آن سیمیات بود و مولانا و می فرمایند
 ساله ایچ که سر آدمی اسکارا کرده در مشرق کی و کمر پیری و مریدی آن هر دو را و عیسی
 بود و در مشرق و لاهر ترکس مشق و مجور نموده و هر دو متروح بود و در بیا و لا و دوسته و مریه
 داشت و در سولاس اندیش و علمای داشتند و طعام قلیل میخوردند و نفس انفق و در
 گنهای مصادره و ملاحظه تریه شعل میداشتند و هر دو کارک صلوة نمودند و استعمال آب نمیکردند

این خوابگاه من ششگاه خلیفه رسول شده است و این همه مکان نسبت بر ماست مردان
 اوست و ما آنکه در آنرا مال او در ده خود و یکی از مردان او هم در آنجا بودند و ما آنکه هم او من اثر
 و ما آنکه الله باب پنجم در ذکر پیشوائی شطاریه در آن احوال اکابر شطاریه در کتب مذکور
 مالا ویده شده اما صاحب اخبار الامتداد و اقتباس الوارحان شیخ عبداللہ شطاریه بیان می کند
 اول کسی که در سلسله در ملک همدوسان آمد شیخ عبداللہ شطاریه بود و وی اراد داشت که همه
 سهروردی است او در ساله است مشهور در میان طریق شطاریه و ادکار و اسعاف و مرافق
 و در اول رساله است و در پیشگاه الیقین سهروردی نیز ذکر می کند و سلسله از ادب و
 اربع واسطه شیخ نجم الدین کسری بر سر سطوت شوکت طاهر و ماطل و همت بر تدوین نمود و در
 او کار و اتصال که مخصوص سلسله شطاریه است معین و سهروردی و صفی و نصیب بود و در سال
 و صیبت کرده بود و هر جا که برسی کوس معرفت آفتکار اگر دانی که کسی که طالع است اما سید یار و
 مام و پیش هر مشایخ که برسی مادی تو اهی گفت که اگر نتا حصری ارید پس انیار یا یاد الا آنچه
 ما از بیم در عینیت سر دمی مانع و فاسد بسیار در حلق و سمار و دلاست روان گشت و در شهر
 و قصه که میر سید مثل ملک و چها بر یار کرده و دومی آمد و موافق و صحبت و حکم بر خود و در شهر
 که میر سید لغاره میروند و ندانید که طالعی است که میاید یا او را میاید راه ما میروند و ما هر دو سبک
 میروند و چون مجاز است ششست هر سو نگاه میکرد و میگفت که اینجا نموده بسیار است و در طالع
 علما و رسته بی اعتقاد مانند باشند تا بحس حدیث گفته نمود و چون رفعت و رفعت منزل وی و در
 سهراب کیوی آن چند سهرت گرفت و حضرت حاتم الدین باکیوی میگوید که سید عابدته شاه سید میگوید که
 خود حاتم الدین را کمال رو ماری فرمود که شیخ عبداللہ سهروردی است و من مقیم مسکن است
 که من بدین شیخ روم من و حال رحاس ما هر دو یار یکدیگر در روان گشت و چون شیخ عبداللہ
 از آمدن ایشان آگاه شد عذر جبهه بآید و گفت بترسم که بیاد از آتش دهر را درم شیخ حاتم الدین
 جبهه و ساطع مسود و س ملاقات کرده ما هر که در سایه جبهه ششست بود و اساعنی شیخ عبداللہ

موانق رسم خود اظهار نمود که توجه کرده چیزی مرافق نماید که طالب علم والا آنچه من از پیران خود یافته ام
حاضر است مخدوم شیخ حسام الدین از کمال استغناء و فروتنی جواب کرد که من آن قسم چیزی ندارم که
بخدمت شما اظهار نماید و آنچه از پیران خود یافته ام هنوز از مطالعۀ آن فارغ نشده ام که چیزی دیگر از ما
بیاموزم شیخ عبداللہ از جواب پسندیده مخدوم حالی خوش شد و گفت الحمد للہ در ہندوستان
یک عارف کامل را دیدم کہ ہمای ہمتش از کوفین در گذشتہ است بعد از آن شیخ عبید اللہ چون بگویند
رفت اکثر مردمان قریب و بعید آمد یا بموی تربیت یافتند مردمی بزرگ بود نفسی بابرکت داشت
و تلعین اورا اثری کمال بود چنانچہ درین ملک اکثر سلسلہ اولی آلان جاریست گویند کہ چون عالم
ادی آمد برای امتحان عقل و ہوش افغان بانان خوش برای او میفرستاد و کسی را برومی برسگاشت
تا برینکہ وی نان بانان خوش را بخورد یا یکی از ان باقیماند اگر بر اینچہ رو این را دلیل بر فرا
و ہوشیاری او میساخت و چیزی از طریق ذکر باطن میفرمود و اگر رسید کہ یکی از دیگری باقیماند
این دلیل بر عدم ضبط احوال و بیخبری او میکرد و چیزی از جنس دعوات و اوراد و آنچه بظاہر
تعلق داشته باشد می آموخت و صاحب آۃ الاسرار میگویی اول کسی کہ در سلسلہ لطیف بیان
موسوم بلقب شطار گشت شیخ عبداللہ بود و معنی لفظ شطارت نیز دوست و در اصطلاح صوفیہ
علم شطارت شغل باطنی را گویند کہ از کسب آن فانی اللہ و بقا باللہ حاصل میشود چون شیخ عبداللہ
آن شغل علم شطارت را کما حقہ عمل نمود بان صفت موصوف گشت از آن میان پیر و شیخ فرج عارف
اورا ملا بلقب شیخ عبداللہ شطار کرد و این از آنوقت سلسلہ شطارتینتاریافت و مریدان او نیز
باین لقب مشہور شدند و شیخ محمد عیوث کوالیاری از اکمل خلفاء سلسلہ وی است و
شیخ عبد اللہ شطار در سنہ و قبر او درون قلہ مند دست رحمۃ اللہ علیہ شیخ بہمن شطاری
از اولاد شیخ عبد اللہ شطار است در زمان سلطان سکندر کوٹش شجرت و ارشاد و تربیت نمود
و بر طریقہ نظر طالبان را تلقین میکرد و ذکر سلسلہ حسینیہ بخاریہ میخواند کہ منشا و منبع
صوفیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اند و تخصیص منشا سلسلہ سادات ایشانند سید الان خیرین

این سلسله سادات کما به وقتها است مقاماتش حضرت سید جمال محمدوم همایان کما می باشد
 آنقدر حواری عادات اردوی صادر شده که هیچ کس از این طایفه متاخران طاهر سید ویرا خلاص
 و احاطت از حد و حمل و چند مسلح اهل ارشاد رسیده بود و اما از دست ارشاد تمام او شش نفر
 از الشیخ شیخ صدر الدین شیخ جمال الدین رکر یا سه روزی و از شیخ نصیر الدین محمود شیخ جلال علی
 یافه دور جدا می وی همی دو سلسله جاری اند و سوم خالواده سادات اهل میب میر جابر
 و سبب اهل سنت تسکی این میرا می لدت اوست و حقیقت هرست که یقینی است که طوایف
 کسده است و بعضی ناطقه از قسم شنبه یغیشتگان باویدن عالم معروف و اگر کار سلسله باو کس
 مذکور و صد باین کتاب مطر میاید اما متاخر الا حیا و کمر خوروم همایان میکند سید جمال الدین
 کما می باشد او محمدوم همایان است جامع است میان علم و ولایت و سبادت او میر شیخ و کس
 الوالد شیخ و نسبی است و حلیفه شیخ نصیر الدین محمود با امام عبداللہ یا شیخ رحمة اللہ علیہ و کس علم
 صحت داشته و جزا و حلالی که از طوایف اوست اوست بسیار نقل میکند سبب
 بسیار کرده و از بسیاری اولیا نعمت و مروت یافته و شهنوا است که وی هر کار اما الله کردی یعنی
 که آنکس از شرف استدی یعنی حیدان توجه و خدمت کردی که آنکس اختیار میدید و در دادن
 به یعنی که داشت و در بار شیخ محمدی میوید که وی اول ترقه از عظم خود شیخ صدر الدین میاری
 نوشتید و کلام ارادت و ترقه شرک از شیخ الاسلام سید المحمّد شیخ عقیق الدین عبداللہ
 و حرم خریف سومی علیه السلام و التعمیه نوشتید و ده و دو سال در صحت او ملازم بود و کس
 عوام و دیگر گشت سلوک پیش او می نمود و احدی طریقت کرد و تلقین فریاد و شیخ عقیق
 درمود که مقرران را ندل شما موقوف است و کار رول چون سید نگار رول رسید شیخ امام
 را از شیخ الاسلام امین الحق والدین گفت که شیخ امین الدین در وقت رحلت مرا وصیت
 کرده است که سید جمال کما می باشد ملاقات من کرده و ملاقات منی آمد سلطان و ملاقات
 راه او را در روع ما نموده که امین الدین از برای سعاد داران القدر از امین سید جمال کما می باشد

که مبارک رفته است وقت مراجعت در کارون خوابدر سپید او اسلام من بر سالی و بجا
 و مقرض من باد و وی و مجاز و خلیفه من کردانی شیخ امام الدین همچنین کرد سپید السواد
 ازان پیر با جازه انواع استفاده کرد و باز گشت و از شیخ الاسلام رکن الحق و الدین حق
 تبرک پوتید و در عهد محمد تعلق بمنصب شیخ الاسلامی و سید خانقاه محمدی و سیدستانی
 با مضافات مخصوص گشت و بعد ازان گاه ترک همه کرده سفر کعبه مبارک اختیار کرد و او خلیفه
 چهارده خالوده بود و در عهد سلطان فیروز کرات از آنچه در حضرت و بی آمد و غیر و زمر
 اختفاء و اخلاص آنچه باید بجای می آورد و انتهی مخدوم جهانیان را با حضرت علی قادی صیحت
 دومی و سوای سلسله مذکور سه درویشیکوید که من فلان را دیده ام و دومی شیخ شهاب
 سرور دومی شیخ عبدالقادر جیلانی را نقل است که وی روزی ششست بود آتش ادجایی بر
 مشتقی خال برگرفت و نام شیخ محی الدین عبدالقادر را با و اربلند بر خواند و خاک بجانب
 انداخت فی الحال آتش بپشت شد و لاوت مخدوم شب برات رسته جسم و بجا نشوفا
 او روز عید قربان سته خمن شمانین و سبعه و مدت عمر پنهان و و شست گویند امیر سید علی
 بهدانی با وی ملاقی شده اند سلسله زاید پیش از این سلسله از خواجه بدر الدین زاهد
 و می مرید و خلیفه فخر الدین زاهد است و دومی خلیفه خواجه شهاب الدین و اخبار الاخیار
 شیخ شهاب الدین حق گوی پس فخر الدین زاهد است او را حق گو ازان لقب است
 که سلطان محمد بن تخلق حکم کرد که مرا محمد عادل گویند او از منیع بحضور او ابا کرد گفت ناظر
 عادل تو انیم گفت سلطان احمد او را از قلعه دلی و زیر انداخت قبر او هم در زیر قلعه است
 و اصل این سلسله از شیخ ابوالاسحاق گازر دست و ذکر کیا این سلسله منظر نایه سلسله
 صفویه نسا این سلسله از شیخ صفی الدین اسحاق است و اصل این سلسله از شیخ
 ابو نجیب سمر درومی و جید بغداد است و ذکر ابا این سلسله سوای ذکر شیخ ابو نجیب و جید
 در کتب مذکور منظر نایه چنانچه گذشت لیکن صاحب اخبار الاخیار ذکر حلال الدین تبریزی که

سرشیخ را بدامادیم کیانی است و وی سرشیخ صلی الدین اسحاق صلیوبیسی شیخ حلال
 تبریزی قدس سره را اکمل مشایخ است و ذوالقادر الواد لقل از سلطان المسیح نمیکند که شیخ
 حلال الدین تبریزی سرشیخ الوسیع تبریزی بود و بعد از وفات پیر در حدیث شیخ تها الدین
 سرور دی رحمه و حدیث های کرده که شیخ سرور دی را بدستور گویند که شیخ تها الدین سرور
 سرور شیخ حلال الدین تبریزی بود و ویست که شیخ را می امید استند حلال در ملح او موافق
 نموده است شیخ حلال الدین تبریزی نوعی کرده بود که دیگرانی در هر کرده پیر در آن شی
 در آن کرده چنانچه سرور و سرور تا جوی شیخ طعام طلبیدی طعام گرم پیش بر وی و وی
 تا جوامه مطلب الدین و شیخ بها الدین بود و است گویند شیخ حلال الدین تبریزی او شی
 بها الدین را که با ما هم سیاحت بسیار کرده اند تا وقتیکه شهرتی که شیخ فرید الدین عطار در آنجا
 رسیدند شیخ بها الدین را در آنجا بود که جوی حلال پیر رسید به حدیث شیخ حلال
 حلال الدین سرور شیخ را آمد شیخ فرید الدین عطار را دید که است است محو الواد کالات او
 جوی حلال نگاه مار آمد شیخ بها الدین را گفت که امر و شاه مادی را دیدیم که از وجود و هم شیخ بها
 فرمود که حلال مالک مال پیر را کردی گفت که ما وجود او را هیچ چیز مانده اند از آن تا جوی بار و بار
 شیخ حلال الدین و شیخ بها الدین معاشرت افتاد و نیز از فوائد الواد لقل یکس که شیخ
 حلال الدین سرور میگوئی بحاش شیخ بها الدین را که با هم مستاده است و در آنجا است
 احبب الیهم و لم یعلم اند او گویند است که هر دل بر صفت بند گوئی صاعبه الیهم
 و پیر از حوامع الکلم که از ملحوظات سید محمد گیسو دار است میگوید که شیخ فرید الدین عطار
 بود و شیخ حلال تبریزی بدیدل او آمد و انار می بدست او داد او صائم بود و آخر مجلس
 یکدانه افتاده ماند و در آنجا هم بدان دانه روزه نکشاد آنروز مرید و ترقی بالاتر یافت
 تا خود گفت که اگر آن تمام انار میخورد هم چه فایده ای بود جوی حلال به قطب الدین میوشت
 ای حکایت کرد حواله فرمود با فرید هر چه بود و هر آن یکدانه بود که برای تو است و تو نیز

از سیر اولیا می نویسد در اثنا آنکه میان شیخ فرید کفیشکو و شیخ جلال تبریزی مکالمه میرفت
 شیخ فرید بغایت جامه یاره داشت هر بار با و میزد و شیخ بدامن پیراهن محل از باره میپوشید
 شیخ جلال دریافت فرمود که در ویشی در بخارا بتعلیم مشغول بود هفت سال از درون
 داشت فوطه داشت خاطر جبارندناچه شود و سلطان المشائخ می فرمود که شیخ جلال تبریزی
 ازین ویش مراد نفس خود داشت قهر شیخ جلال الدین تبریزی در جنگاله است یزاد تبریک
 رحمه الله علیه و علیهم السلام **سلسله** عبدروس ذکر اکابر این سلسله در کتاب کور زیاده
 ازین بنظر نیامده الملقب بعبدروس نام او سید محمد المکمل است از خانواده سهروردیه تبریز
 خلافت داشت و سلسله النسب ابی بخت نصر امام جعفر صادق رضی الله عنه منتهی میشود و کلمات
 حقائق و خوارق عادات از وی بظهور می آید سلسله او در دیار عرب عدن و کربلا و احمد آباد
 بسیار تشهر است شیخ علم الله و شیخ بهار الدین محمد خراسانی درین سلسله بودند سلسله
 قلندریم چند فوطه اند از هر سلسله که خود را منسوب بمشرب قلندریم گردانیده اند چنانچه محمد قلندر
 میفرماید سیت یاد در اینیم در با هم زمان است بعد این سخن و اند کسی کو آشناست و دیگر
 قلندر و شاه حسین ملخی و شیخ شمس الدین تبریزی و مولانا روم و شیخ فخر الدین عراقی و
 شیرازی بسیار از شاه بازان هر سلسله قلندر مشرب بوده اند و ابوالان اکثر در همین مشرب
 میباشند و همیشه در آراستگی باطن میکوشند و در تقاضاست که بخدمت مولوی روم حاجتی
 التماس اوست که و شیخ صدر الدین قونوی نیز در آنجا معیت بود و مولانا روم گفت ما روم
 ابدالیم هر جا که سیریم تشبیه و میخوریم اوست را اهل تصوف و تمکین لائق اند اشارت شیخ
 صدر الدین کرده تا امام شد اکثر خواجگان چشت ابدال بوده اند و در حلقه چشتیان خواجهم
 احمد ابدال بودند و در اختیار است شاه خضر مشرب قلندریم داشت اصل او روم است
 و کلمات و خوارق عادات بسیار از وی بوجود می آمد هر چند که بهیم نابت و بعیت از وی
 بظهور نیامده بود چون بهندوستان تشرف یافت آورد و آن زمان شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین

سلسله

سلسله

انکه از او می رسد چنانکه در حدیث آمده که او در حاکم کلاه و در قمر را هم حمل او شد و در حبس
 کردند و از او ایام و الحاق نمود و اتفاق سفر افتاد و چون در سر راه بود رسید شاه طلب مراد و دستش را
 بعد از عطا یافت و سواد قلم به او و در روم شد و اهل آلا در بهر دوستان سلسله او را با
 سلسله او قلم به چینه است ای همه اند علیه صاحب اقتداس الانوار مگو بعد از خلافت
 تو احمدی که در کسایب تندر به مراد و در بعضی از رسائل سلسله قلم به به پیشوای سید که ساه حمر در
 سبب باطن از عبد العزیز یکی علمدار رسالت بنیاد صلی الله علیه و سلم با حقه و دوی را بر سر باطن
 را آنحضرت صلی الله علیه و سلم رسیده معروف در سماع اس سلسله همین است و الله اعلم
 بنجم الدین قلندر شاه غلبه میاد دل از مریدان او است شیخ محمود قلم به لکسوی شیخ محمد
 لایه لوری درین سلسله و در قلم به سلسله چینه قلم به به گوید شیخ علاء الدین علی احمد
 و قلم به او شمس الدین ترک و هر سید محمود گوید و از وی سید جعفر یکی که از خلفا الصغیر الدین محمود
 شراح دلی آمد و سید و یک طایفه شیخ رکن الدین سهروردی و قلم به امدال محمود و سید احمد
 عبد الحی و در ولوی بهمن سرب عالی بند در شمشیر رحمة الله علیه و شاه نعمت الله ولی درین
 قلم به به او و در است که صفوی مشتی چون مقصد رسد سلسله گردد و ذکر قلم به حق است که از و سید
 مسیحی است و س قلم به اما که او بر همه عالم تو اما و ساه قلم به زقریر که شارب سید به سید محمد علم
 قلم به به علی قلم به به و از شیخ اسحق بن العقیق بن الله و هم از لطائف قدسی که تصدیق شیخ رکن
 اس شیخ عبد القدوس کنگو بهی است میگوید و دوی از سواران المعارف لعل بهایه که فرمود
 قلم به به را که طایفه قلم به به در دل و در حضور حق و شایسته و دست مشق آمده است شکر حال
 باطن التبارک اما که سید است بنام از الشان و قلم به اعمال نظامی از و افاضل آید
 و در تناول لذات مساجات دنیاوی در حصص تفریح پاک نمی آید و بر سر و در حضور باطن و س
 کرده اما و از انص را ترک نمائند و هم در لطائف قدسی شیخ رکن الدین آید و در قلم به به
 که فرمود شیخ انصاری و ساه کرده که حفظ از انص در قلم به به فرموده اما قلم به به را دیده اند که در

فرائض بک نداشتند چنانچه اقامت در مکتوت پنجاه و پنج حضرت ایشان دیده است که میفرمایند این
 و دریش از زبان شیخ حسین سرپروری مرید سید نجم الدین محمد شیخ با سلطان المشائخ نظام الدین
 اولیا و خلیفه سید خضر کبیر و هاری قلندر خراسانی شنیده است که بعضی مردان بودند و هستند
 و خواهند بود که سالهاست که در طهارت مشغول اند چنانچه طهارت فارغ شوند و نماز و روزه و سایر
 انفصال و الصلوة الصلوات ستر این سخن است و ایشان ظاهر نماز نمی گذارند و ترک فلوک
 هیچ التفات نمی آورند و روزی این درویش بحضرت استاد خود شیخ محمد فخر الدین جوینوری
 بیروشی شیخ فوید کنجشکر عرض داشت که شیخ حسین نماز نمی گذارند شیخ فرموده اند که اگر
 که شیخ حسین نماز نمی گذارند شیخ حسین یک برگستانی در راه خدا اتمالی است ایشان راه
 قلندر دارند و راه تصوف اتمی و هم از لطائف قدسی مینویسد که میگوید عزیز من ترک فرائض
 از قلندریه من حیث الظاهر یا از انست که حقیقتی ایشان را مرتبه روحی عطا فرموده است و قد
 داده که بنجد ارواح و یک سال و کم وقت خود چند جا نماند پس اگر چه در وقتی و مقامی ترک
 فرائض از ایشان دیده میشود و تواند بود که بهر زمان وقت و مقامی دیگر فرائض بجا آورده باشند
 و یا از انست که در عقل شان که بنطاق تکلیف است خللی پدید آمده است معصومه شده اند و معصوم
 تکلیف شرعی نیست چنانچه بر مجنون نیست پس ایشان هم بر خصصت شرح غیر تکلیف شده اند
 اگر چه من حیث الظاهر و بعضی امور و پوشیاری در ایشان دیده میشود چون عقل که بنطاق تکلیف
 است نداشتند غیر تکلیف اند سلسله مداریه نشان این سلسله از حضرت بایع الدین مدار
 عمر شریف یکصد و بیست و دو ولادت و رسنه به قصد و شانزده و وفاتش نیز و هم جدی
 بروز جمعه رسنه به قصد و چهل واقع شد و اخبار را لاخبار است شاه بایع الدین مدار خراسان
 احوال و عجائب اطوار از وی نقل میکنند گویند که وی در مقام صبریت که از مقامات سالکان
 است بود تا دوازده سال طعام نخورده و لباسی که یکبار پوشید بار دیگر احتیاج تجدید
 غسل اول نشده اکثر احوال برقع بر پوشیده بودی گویند که هر که را نظر بر جلال او افتادی

فی امتیاز خود کرمی سلسله اولست که من یا فتی دیگر پنج و شش واسطه بحضرت رسالت صلی
 الله علیه و سلم پیوید و بعضی طایران بر واسطه او را بحضرت تسبیح دارند قاضی شهاب الدین
 دولت آبادی در عهد اول و دو و بعضی جیدای و دیگر اصلی مداره در اقتباس الا و راست که در
 رساله ایمان محمودی که تصنیف شیخ محمود مرید شاه مدار است می آید مدار اس الواسحاق شامی
 در ملت موسی علیه السلام دارد در میان هارون علیه السلام و تا که در حدیقه شامی بود و توفیق
 و زبور و احمیل را در کس سبغت و ویرانداران گویند که قطب مدار وقت به بود و ویرانگیل
 و ارتقا از روح امیر المومنین علی کرم الله وجهه حاصل گشته و بعضی نسبت از اوقات ویرا
 سومی طیفور شامی لائق میگوید و این راست می آید بپرا که در میان طیفور شامی و مدعی الدین
 مدار تفاوت بسیار است انتهی باید دانست که اگر در کبریاگان سالوادده چهارده و سبیده
 کتاب پذیر است و در کرا کابیر و سلاسل مذکوره که این سنجیده اند در کتب مذکور فال
 یافته نشد این را آوردن آن درین کتاب متعدد را مد و اسما کبار آن سلاسل در میان سالواد
 شدت و ذکر آن بزرگان که در مراد ایا و مد فون اند و ذکر شیخ ابراهیم محمودی عالم که مرید شیخ
 ابراهیم مدانیت در کتب الاسرار که مقولات ایشان در آن جمع کرده است میباید رسید السادات مع الزکا
 مع المشایخ حضرت ابی ابراهیم عیسی الیقینی مرید و حلیه شیخ حمید باقی لکونی از وطن مولود که سیر دار است
 اعلی مدیر خود برای تحصیل علم ظاهر هندوستان تشریف آوردند و در ضلع پشاور در چند روز بنوی توانی از خود
 توفیق حضرت شیخ میسر نمود حضرت الوی سعید الدارمی در سیاه بجای سکونت من تشریف آوردند و بیاد
 وطن سالنه و خود مدبر راه پدر روانه وطن شدیم یکسال و چند ماه در سنجیدار بنیادت پذیر حاصل نمودیم
 و میری از علم ظاهر تحصیل نمودیم بعد مدت مذکور والدین این فقیر مرمت حق میبوسند و در زمان
 ایام از قوم و برادران یکتبیده ماراد تحصیل علم رسانه بر آمدیم و راه سکارا گرفتیم در راه قسم
 گفت ای جوان گما میروی گفته به سکارا و قصد تحصیل علم دارم گفت که راه سکارا از آرسف
 شده است در ملک هندوستان از قته تحصیل علم نمائی از سکارا و لوطی ایشاد و رودیم و علم

صفت خوانندیم پس ازان در راه بود تا علم گرفتیم بعد از مدت چند در سلطان پور از شیخ نور محمد
 بنیر در دینیه چشتی علم نحو و فقه میخواهیم بعد از مدتی چند درویش با جامه های رنگین آن در پیش
 با جامه های رنگین کرده اند گفتند ما درویشیم که گفتیم درویش کجایم گفتند آنکه شرک و کفر
 و بر عادت ادای احکام و این سبقتیم باشد و از نوای احمق از فایده گفتیم هر مسلمان کس طاعت
 بجای آورد پس امتیاز میان درویش و غیر آن چیست گفتند بیک درویش اگر با وجود همت
 بر اعمال ظاهر شریعت از شیعیان قدم فراتر نهد و طلب مشایخه ذات پاک بکند و فکر بر سر
 مرشد کاملی در آید شود بالقد و وصول الی الله و نماید که منتهمای جمیع مقاصد است گفتیم
 درین زمان کسی اوستاد این علم چیست گفتند عالم خدا از بزرگان معصوم است از انجمله شیخ آدم
 که مرشد ما است و در تعلیم این علم مستثنی است از عیبهای و قصه بنور بخت نشان جهان
 شدیم اول نصیحت آغاز کرد که در سلسله ما خواجگان نقش بندید که هر چه در دست میگیرید
 که یکا یک بی اختیار از زبانم ذکر هر بر آید و از استیلا ذکر کبریا حاصل آید و فایده آن شود
 و بقا بالقد و می نمود و علم یقین برستی قرار گرفت در لواحد آمدن و می بیند نصیحت
 شیخ را شنیده یکیک است چه شد که در سلسله شیطان به راه یافت چون در حال از خود خیر آن
 و علم حقیقت بر علم هستی مجاز غلبه نمود و علم هستی ظاهر را از ظاهر ترفع ساخته بجز علم حقیقت
 نگاه داشت آداب شیخ خوانستیم نضره انا الله و هم شیخ آدم غفر الله له اینکلمات را شنیده و
 راز بر فرمود که هرگز تو و دیگر کس متعرض حال او نشوی که مفلوکی مال است و از خود متبردار
 مباد از روز باز دارند بعد ازان تمام شب در انحال مستغرق بودم چون باز آمدیم شیخ فرمود
 مرا گفت آنکه که از زبان شما در انحال بی بر آمده بود و در انحال هیچ تغییری و تبدیلی
 هستی ظاهر شما دی داده بود و یا بهرین هستی ظاهر را گرفته بود گفتیم هیچ تغییری و تبدیلی
 روی نداده بود بهرین هستی ظاهر را گرفته مرا اند خود بر بوده بود گفت بسیار خوب شنیده
 که تغییری برین هستی راه نیافید و الله است راه را پیش چنانچه ایندی قدم ایستاده در حین حق

نصیری مدینه استی طاهر بود و دوله تاشی سال قیام مرتبه دیگر نشد و بعد از سی سال مرتبه
 دیگر نشد و مدینه بود که وقتی به راه شیخ آدم عصر اقتدیه در مسجدی مایاراس نشسته بودیم که یکایک
 مردی با حال کمال مورار به نام وارتند تا که برادران مسجد را هوافرو دادند و توحه من فرمود
 اردین حال آن است و مدلهوش شدیم بعد از آن مرا مخاطب مخاطب ساحت که فلانی تو در اینجا
 حیرت نشسته تو از آن مای انجای تو نیست بر حیدر سیاه راه ماستو گفتیم شکایتید و سر بودیم ششم
 گفته ام شرحی بهیست فرمودید ما طر محمد در طاهر ام آنحضرت نه صادق کو چون بهوش آمد مار
 شیخ آدم رحمت شد و در طلب آفات و دیدیم بعد حیدر بر در ساقاه علیا رسیدیم چون نظر
 سراں جمال ادا تم شایخ وجود را قراں ساختیم هر وقت مرا تلقین کردید تا مدت دو ماه سال در آن
 ساقاه سکون یزدیم تا که ما ستم اعراف رسیدیم و شرف عالمی پیران بر شرف شدیم تفصیل انجیا مدیه
 به ساله مذکور مقوم است و حیری ازین بیان در ذکر پیر ایشان بالا گذشت و میفرمودند چون
 آنحضرت میس برده شد تا مدت شش ماه در خانقاه قرار گرفت بعد مدت مذکور در دلم گذشت که یک
 و مدینه منوره بر دم حکم شد که مرد بهر کار که در نیست بعد مصلحت کردم که ملک خود بر دم صافه
 سبت شیخ داود فرموده شد و در ستم اقامت گرفتند گفته قبول داریم هر یک که فرمائید اقامت
 گیرم فرموده شد از طرف حق حکم گیریشی درین باب مناسبات کردم حکم شد که به پیشی چون نظر
 کردم دیدیم که ستم سبت نو آنا که خا نمانی او و قلعه از گل خنام است و یکباره دریا مانعی
 است و در آن مانع چاه است و س بر کاره آنچاه ایستاده ام بجای بلین راست از اسما
 نهای مکان ستم و کو جها و بار او مسجد نظری آیند اردین اسجاد لم خوش میشود و آرام گیرد
 چون صبح شد بخدمت صاحبزاده التماس کردم که ما را سهای اقامت در واقعه نموده است
 انانام و طرف او امید انم لیس از مخدوم زاده رخصت گرفتیم ستم کس از یاران همراه من
 دادند لیس از اسحا را می شدیم رفته رفته در ستم امر و به آمده دیدیم بهوایی متولی که قریب
 مرا آید است رسیدیم نشست تو ام در بود و مذکور حال آنا ادا است دیدیم صافه از لیب

و پیوسته که اشاره بسوی مراد آباد کردند پس رخ بسوی مراد آباد آوردیم چون داخل شهر شدیم
 روز جمعه بود و در جامع مسجد رسیده نماز جمعه را نمودیم بعد فراغ نماز در خاطر آمده که آن باغ و چاه
 و کوچه های شهر و قلعه باید دید که در کنگره بمن نموده بودند پس از جامع مسجد برآمدیم و در باغ و
 برهمن چاه استاده شدیم و گفتیم صدق الله و استوله الزکوة یا خوش شدیم و شیرینی طلبید
 بروح پیران فاتحه خوانده برهمن چاه در لال باغ تا یکماه اقامت گرفتیم شبی وقت سحر
 بکنار دریا که متصل باغ است از مشرب طهارت میکردیم جای بلند بود در الوقت آواز موی
 از محل رستم خان مرحوم بگوشم افتاد که بالحن خوش میگفتند مصرعه از خار خار عشق تو در سینه
 حارم خار با از شنیدن انمصرعه جوش در سر و سوز در سینه ام افتاد وستم از مشرب به بلغم
 مصرعه دیگر نگفتند اگر میگفتند از آنجای بلند و رویایم افتادم بعد ساعتی آنجوش
 و سوز فرو شد و در دل گفتم که مکان پر خطر است روز دیگر از اینجا خواهم افتاد چونکه مولود اندرون
 محل رستم خان اکثر سرود میکردند و از اینجا آواز شنیده میشد پس از اینجا برخاسته و در باغ
 دولتخان مرحوم آمدم و در اینجا یک مکان ساخته ناشش ماه گذرانیدیم روزی شخصی
 از محصلان ما گفت من نسبت شما در شهر امر و به بنجانه مردم اشراف و سادات کرده ام
 مرا ناخوش آمد گفتم چه کردی پس بگم پروردگار کتختاشدم تفصیل این خلاصه در رساله
 مذکور یا حدیث میگونی شاه برخوردار که قبرش در بلده رامپور است از خلفاء ایشان بودند
 را قم گوید که آنچاه که قریب محل رستم خان مرحوم است که شیخ موصوف بران قیام گرفتند
 تا تحریز اندرون دریا استاده است بعد یکسال از آن در موسم بهشکال از سیل دریا
 منهدم گردید من از جد بزرگوار خود شنیده ام که آنچاه لال باغ است و نیز چاه دیگر بطرف
 شمال آنچاه هم اندرون دریا ایستادست و هم جدم میفرمودند که این چاه بلغ دیگر است زمین
 ازین چاه طوطی دیده بودیم وفات شیخ موصوف در سبت بهوم جمادی الثانی سنه یک هزار و هشتاد و
 یک واقع شد تا پنج مرجع اولیا است ابراهیم بوده است و در رفته که نسبت بمولوی اندرون

سید الشهدا

سید الشهدا

شهر مدکور است مدلول گشت می گویند که اراد حیات ایساں مردمی تعمیر ماحرود
و حوالی آن اولاد ایشان سکونت میدارند بجهت محلیه برادگان مشهور است و ذکر شایع
علامه الدین میگویند که صاحب لاس شهر مراد آوازند و قبل آرا دادی شهر مدکور میامانی بود
که ایشان در آنجا سکونت پیدا نمودند تا حال که مرکب ایشان در آن میامانی شهر مدکور بود
است و میگویند از خلفا خواسته معین الدین حبشی آمد و سرس ایشان در سائب براسید
قبر ایشان لطرف جنوب شهر مدکور قریب محلیه برادگان لطرف غربت افق است و ذکر شایع
محمد مکمل اسم ماسمی نام والد ایشان محمد افضل متوطن صالح امین آواز و در عهد محمد شاه بود
تلاش معاش در دلی آمده پس کار نواب میر احمد خان صوبه کسیر میخواست سی رویه ماهوای
ملازم گردیده مکتبیر نو روزی در ولایت مخدوب وارد گردید و طعام للمنف و محمد افضل
ما صحری که بود پیش آورد و در وجه او اراں مجدد و سوال اولاد نمودند و سبب تداول
طعام گفت که کاخدی و قلم و دواتی مبارک اسر آوردند اول بجاه رویه بعد یکصد روزه
مس بعد یکصد و پنجاه رویه سه مدو سخط کرد و گفت چهار دختر و دو فرزند یکی از آن ندادند
و یکسری فقیر کامل و صاحب اسر اجواب بود و بعد چند مدتی سه صوم واری مراد آباد نام
لوا اسر قوم اد حصو سلطان عثمانیت متوجه ل اتفاق ملاحت نواب مراد آباد
افتاد محمد افضل را به نیاست بود و متعارف نمود و مبلغ یکصد و پنجاه و بقولی سه صد رویه
مشاهرو اش مقرر نمود و بموجب و موده آن مجدد و چهار دختر و بقولی بیستم و مراد آباد
بنام محمد افضل تولد شدند و دو پسر نیز شهر نکات قلعه رستم حال الحود آورده
که کمال تر مال محمد علی دنیا دار و خود تر شاه محمد مکمل صاحب اسر اعرض که شاه محمد مکمل
از بادشور باد خود و قروت طاهری بدی مطلقا نامور رویه متوجه شده مختبر میبود و همیشه
خدمت حقرا آرا ماں خواه سالک خواه مجدد و مثل شاه عسک الدین و شاه عبداللہ و
شاه تیم و شاه ساد و ملو مخدو و شاه فیض الله و مکر شاه و خودم شاه است اتفاق

و آمد فیت داشته استغاثه فقر منید و چون شیخ محمد افضل بر حکومت امر و میره مقرر شد بشیرت
 بعت شاه عضد الدین مشرف گردید شاه محمد مکمل در آن ایام من پانزده سالگی بودند روزی
 والد وی با خود و بخدمت شاه عضد الدین بر دند و عرض نمودند که این نیز بسلسله آنجناب ملک
 گرد و محمد مکمل عرض نمودند که سفارش من بشاه عبداللادی باید فرمود حضرت بستم نموده فرمودند
 که من هم لائق شمایم عرض کردند که حضرت به خود مرشد من و او شانند لیکن جاذبه خاطر من به خاطر
 بسیار است وقتی آنحضرت درباره محمد مکمل ارشاد کردند آنوقت بزبان شاه عبداللادی گوشت
 کسی که در شریعت راسخ نیست در طریقت چگونه ثابت خواهد بود و بعد حضرت شاه عضد الدین
 فرمودند که این ابا بسبب سفارش نیست بعد ازان آنحضرت محمد مکمل را بیکصد رکعت نوافل
 تلقین ساختند بطوریکه در رکعت اول سوره علق بخواند و در سجده تصور کند که سر بر بای می نشیند
 احدیت است و ثقات را وی اند با وجود پاس احکام شرح مذہب ملا متیہ و رندانہ و
 که زمان فاحشه را خرج معمولی او میدادند و میگفتند که اشب نفع کسی نرود و در حق فلان کسی مشغول
 بدعایان و منبع شرع و بیع و شر این بودند چنانچه گو سپید خود را بر اسی فروخت چند روز و باز
 بر دند و با شریان میگفتند که این گو سپید شیر خود را خود میدو شد کسی آنرا خریدی آنرا مخلصی
 خرید و برو و فاقش در هفتم رجب سنه یک هزار و دصد و سبت واقع شد و در احاطه بخت فقر
 میر احمد خان مذکور که عقب مسجد عبد گاه مراد آباد واقع است مدفون گشتند بر ابرقبر پدر خود و گو
 جنوبی و غربی احاطه مذکور تا رنج آنکه بیا و خدا محو سر پایش سوزید داشت زبان و لش محو
 حقی و جلی و ساک راه خدا صابریخ و بلا و واقف را زبانی کاشف سر علی به بر سر میدان
 در نفس بر دست را و وادبسی حال مال از ره زور پلی به هر شدی پیش او بادل بر آرزو
 در نفس میشود مشکل او بجلی و سال و فاقش که مر چو نمک بخت از سر دوش گفت که رخت
 نمود شاه مکمل ولی پاپیش حضرت غلام نبی نیز در حیاتش شش ماه در حیات
 جذب و شش ماه در حالت سکوت میمانند در حال جذب مطلق بر سر

میبود و بعد از آن مقام بود که در آن فرصتی یافتند و تیر پنج تیر بود و به جای تیر و شش میبردند و بدین
 شاه موج بخند و ساینده محمد الدین فرموده بودند مایه روی که فرمودی در حاشیه تو متولد شود و شش
 برای تو بختش را برای ما بود و در حال سلوک متعبد ماس و صوم و صلوة میبود و کشف و کرامات
 بیاروی ظاهر میبود و اقامه در حور و سالکی و بیار و در هر دو حال مدینه بود و میگید در حالت صحت رخساره
 خود و شهره که در کمالتش بود و احوال وی پنج تیر رسید و ذکر شاه قطب میگوید در سلسله
 قادریه و در سلسله سید لود و در عهد اعیان کسب مراد و آمان و تسلیف آورد و در جایچه قریب مراد ایشان
 مسی و جابه تعمیر و بایه حال مرحوم است و فائق در بیمار و هم حامی الاولی واقع میگردد
 ریاده ازین معلوم است تعمیر ایشان در اساطیر بحیثه الجرف کوشه مربی و متونی شهر مراد و او در نیم
 از آگاهی واقع است و ذکر شاه جمال صاحبی رجب الدین صاحب صحت مذکره میگوید حال
 اسدی مریدیم خود است فتح الله داد و شاه قطب هم دیگرش میباشد و ردی اندامی فاسق و
 سلسله ارواح ایشان شاه محمد الزرق همی اوی قادری میسر از اول عمر خود بود و از علم ظاهر
 بقدر ضرورتی داشت و نشاءت و کمال تشمس و نور و متصف بود اندام آخر که حشر بهشتا و رسیده
 بود از مسلک خود که مرآه و سر محمد حامی دیگر رفته و در به تیره بروی عالمی که در تمام عمر کفایت
 خود بخیر خود و از الوان طعاع از تمام داشت بلکه بر یک لول نهاد بهما میسر و توانا که تمام وقت
 مادی رجب داشتند لیکل از کسی چیزی نگرفته مگر از مریدان خود و هم خود که آنرا آنها محضر فی الله
 که بر اندام شورانما شد قبول میکرد و بر همان قناعت داشت آخر عمر از حید سال که ماه و نالریه را از
 ریخته هم کمالش متعبد بود و ششم رمضان سال بود و بهارم از ماه ثانی عتبه وفات یافت رام
 گوید مصنف صالحه خیر الدین میگوید اما بعد حال محمد مرکی بن محمد الزرق العلوی از برای آنجه که
 بیناید که نفسی تصرفات که از حضرت شاه العالمین ابو عبد الله شاه محمد الزرق چنین اوی
 وقوع میآید از مادی ایام ثلث ثانی ربيع الثاني که یازدهم یوم الاربعاء و سال است و چهارده هزار
 از شهری شروع کردم و تا ده سال درین رساله که نامش خیر الدین است جمع ساختم و درین ششصد

می و در

می و در

و شهادت شمس شاه العالمين ابو عبد الله شاه عبد الرزاق بر منتهی هستی جلوه گری فرمود حضرت
 شاه اعظم ابو حامد خیالی محمد حسن ابن حسن طاهر بر پایه ملام و اذون الهی بود و آنچه در سیر سلوک از جمل فی
 یک مشایخ الغنیته رسیده بود همه را بحضرت شاه العالمین بکام و زبان تلقین فرمود و بعد کلاه با شجره قادری
 مرحمت فرمودند و هم از سلسله سهروردیه و شدید طایفه اولیویه و چشتیه مجاز ساختند و بعد از آن
 شیخ امیر محمد نمود و دلاری خرقة خلافت قادریه مرحمت فرمود و بعد از ایشان سید اسمعیل خرقة
 قادریه عطا فرمود و پسران او آن حضرت را بی سید نور مانگیوری از طرف سلسله جامه عطا فرمود
 و حضرت غوث الثقلین حضرت شاه العالمین را بخطاب فرزند مخاطب ساختند و رضایند که بسلسله
 دیگر مشایخ متوجه نشوند از اینجست شاه العالمین در نسخه صحائف المعرفت همین شجره قادریه داخل
 ساختند و بسلسله هائی دیگر هرگز التفات نکرده اند چون سپهر کلان خود را که جمال العارفين
 ابو البرکات بنیدگی شاه محمد نام داشتند صاحب مقام خود ساختند و در مثال و اجازت از اجازت مشایخ
 قادریه از چند جائی که بحضرت شاه العالمین رسیده بود و از طرف مشایخ اولیویه و چشتیه کمال الحق
 شیخ حسین طاهر کمال رسیدند نیز نوشته اند چنانچه جمال العالمین بنیدگی شاه محمد را پنج سپهر بودند از اجازت
 همان مثال را بفرزند اعظم خود ابو الفتح شیخ مکرم از اجازت خود نوشته و محبت فرموده بودند و
 شیخ مکرم ابو الفتح را غیر از اولاد و ختری در جهان نماند از پنج پسران مثال را از جانب خود نوشته
 با اجازت از خاندان قادریه و دیگر خانواده های اولیویه و چشتیه و سهروردیه و طبقاتیه بود
 حقیقی ولی النعمی ام قطب الزمان ابو الکرم شیخ مزکی محمد سلیم الله تعالی که امر فرزند پسران و
 شریف است عنایت کرده و قائم مقام خود ساختند اشعار شجره وی براه معرفت
 از حضرت طاق است بدکه شاه العالمین عبد الرزاق است بد محمد زنده فرزند نامی بد ابو البرکات
 کنیت گرامی بد کسی کو بود بی همتا درین سطح بد اهل الدیث بد مکرم ابو الفتح بد بر آن سجاده بد
 اکنون مستقیم است بد مزکی شیخ کان شاه کریم است بد ابو الکرم آمده آن قطب دوران بد کلر
 بن گشته از کلر از جیلان بد خدا یا چون ضعیف و ناتوان است بد جمال الله بد که از بنده گانست

در احراز الاجازت ساهه علی الزانی بر منوطیج محمد حس است وی نایب شایخ قادریه است و در وی توارق
و کرامات بسیار نقل میگردد بسیار صاحب کمال بود و حال طامع داشت و در او اهل تحصیل علم کرده بعد
از آن مشرب عتق و محبت سیدی غالب آمد و از حیله و مکرته پشاده رسید گویند او را با حضرت علیه
قادریه بسنی کمال بود و بواسطه مادی و مشاوریته و او را در صبر رتبه اند و کمال ثباتی بر اسرار
بود و وفات شاه عبدالبراق در سنه شصت و اربعین و تسع مائه بوده است و محمد حسن سیرین طاهر است
از صاحب یدیر حقیقی است لیکن ارتداد او سلسله افتادریه بر همه غالب است و گاهی تنگ میگفت چون از
حکومت برآمدی همدان دیده تعجب کردی و گفتم بر او ردی و مسلمانان هم مریدان او را شایسته
میگویند در هجتم ربیع سه هجری در چهار وفات یافت و کمر شاه بولاقی حلیه حبشه اندام
مولد است ثم علیه صاحب رامپوری که بیک واسطه مرید حضرت شاه صاحب دمد در بیت المعصومین
مأمور مامی شاه بولاقی لقب گردان لولیت سامی بدلا حلق اشرف خواجها محمد بن ناصر علی مولف
قصه شیر کوک قوم ماحلیم و ایستان ماسالار مسعود غازی است یک عیدی دارد و مکر ایستان
ماحلیم و او شان سالار مشهور را ند گویند در احباده ایستان دو سرادر بودند و شاه آقوخت یکی را
ماحلیم و دیگری را سالار خطاب بخشد و در اولاد هم و در همین خطاب ساین مامد چایچه مشهور است
هفتاد و سالار و هشتاد و دو ماحلیم بوده اند هر دو قوم اراداد حضرت فخریایان نقل است
که در وی در مجلس تشریف و کرماع میمان آمد مرود که مدبیب و فخریایان بود و لاکه است و ایستان مرید
سید محمد باقر که سلسله اش است واسطه با سید عبدالرزاق میرد که در حیم حشره عتوت التسلین
اند و اولادش در سید با صمد و بیت و هشت است و تارینج و فانتس ماتم عالم السی محمد باقر حکم سرور
عالم اصلی اند علیه و سلم و بموجب مرسم حضرت عتوت الاسلام صرف رای تلقین حضرت شاه بولاقی از
بعد او در بند رولق امر اگر دیدید و نعمت طاهر و ماطن بر وفق هر دو امر حضرت شاه بولاقی بنشیند
ما را لصب و مرغوب بغداد نشین بر دند حامی رفیع الدین صالح صاحب دند که مرید سید شاه بولاقی
از کمالان وقت خود بود و در ابتدا سیاحت بسیار کرده بود شاه لال مام در ولایتی در جنگل دامن کرده

می و سید

که اینان مسکین داشت بحدین سیاحت بحد متش رسید و آنچه از فقیهین باطن لغیبیه وی بود در متش حاضر
 گردید و بعد از آباد آمد و تولدین گردید و هم در ملا و ادوات یافت رحمة الله علیه و قبر وی معروفست نیز او
 نیز یک برگونید از بسکه تواضع و کسر نفس و تحریب طاهر بر وی غالب بود بار بار بیرون شهر رفتی و هرگز
 دیدی که بشناید بنیم یکا یا باری و یکیم می آرد آن بار را برگردن خود نهادی و تا خانه انگلسانید
 یکبار مردی سپاهی او را به بیگار گرفت و بار خود برگردن او نهاد و تا منزل همراه بود و او را کسبیل
 کرد و او هرگز از حال خود اظهار نکرد و روز دیگر وقت کوچ خود پیش آن سپاهی رفت و بار او برداشت و بمنزل
 رسانید و همچنین هر روز بکار می آمد و بار را بمنزل میسایند تا آنکه ملاهور رسید و وی برای سوار
 دراز گوش نگاشت و بر همان سوار شدی و هرگز نگفت را بخود راه ندادی و آنرا که او را دیده اند
 نوار قیامادات از وی نقل میکنند سپر کلان او شاه اله یار را فقیر دیده بود مردی بود با ذوق و شوخ
 و حسن اخلاق ایضا در بیت المعرفت است ولادت شریف در کینار و چهل و پنج هجری عمر شریف
 نود و شش سال وفات شریف بعد نماز صبح و شنبه سبت و هفتم صفر در سال کینار و یکصد و
 سی و نه هجری در عهد محمد شاه بادشاه پنجم سال و تا پنج او گذشتا خود مرشد مرشد است
 نقل است که چون مردمان در تلاش مقام مقبره شریف متر و دشتند پنج شهباز گفت که روزی
 من همراه حضرت بودم تا آنکه از مراد آباد بطرف مغرب بفاصله یک کوه از آبادی لشرف بر روند
 در اینجا بر کناره دریای رام گنگ تکیه فقیری بود چون حضرت را دید آن فقیر بتر خود را بر دوش
 نهاده روان شد پرسیدم گفت امانت بزرگی است تا این دم این بودم مکن آمد مکان
 گذاشتم حضرت و حسین حیات اکثر در اینجا می رفتند و تعریف و ست و آب و هوا و دلگشایی
 آن مکان بیان میفرمودند کرامات و کمالات ایشان در کتاب مذکور مفصل مرقوم اند این مختصر
 آن نادران مکان مذکور بطرف گوشه غربی و شمالی شهر مراد آباد واقع است هزار پیر انوار در اینجا
 احاطه پنجه نظر من الشمس است پنج شهباز مرید شاه بولاقی بود قبر وی بطرف شمالی شهر مراد آباد
 و بر کناره دریا و شهر واقع است و حضرت حافظ محمد امین مرید با اخلاص خلیفه خاص حضرت شهاب بولا

نوید و ما و خود تعلق اولاد مردار او دارا اہل ارشاد و نوید و مولد متی قسمہ کا مدلول و مسکن و مدفن
 وی قسمہ مشہور است و سرکامات و سرگرمی وی اتفاق جیاجیہ در تذکرہ مذکور است کہ سادہ علم
 این مرید شاہ لولائی است در ابتدا عیا کر می میکرد و در لباس جیاجیہ گرمی مذکور سدا و مد تعلق مشغول
 میبود مآثر ابرار علیہ مال ترک تعلق کرد و تمامی بر وی سخا و اقبال نمود و الیوم طالع اہل حق ہوا
 استعداد و استعداد ما وی رجوع دارند و تمامی بہت وی اراقتدایرا عادیہ و لعل رسا میدن
 سکنی امد معروست ہر کسی را کہ صاحبی از وی شوکتی و حاکمی پیش آمد و وی رجوع نمود و اگر
 آن ما وی بہت ماست البتہ بحالہ اورفت و شعاعت صاحبیت کرد تا مکمل در اسعاد و برام
 و انجاح مراد وی سعی فرمود و یکبار شخصی اورا از سطور کہ مسکن اوست تا آلہ آباد ریادہ آواز
 رور راہ است برود وی بہ ما این شخص آشنا بودہ ما آنکس کہ در آلہ آباد بود لیکن چون تہش
 مقصود و بر صامی حق سخا و تعلق بود بی مضائقہ تا آلہ آباد رفت و در قصای صاحبیت متعل
 سعی نمود و درین ایام کہ کسی از او متجاوز کردہ و ضعف بردن مستولی شدہ و مشہور باد
 حق مشغول میباشند و ازین سال بہر او آمدیم کہ سابق ہر سال بر یارت میر جود می آمدیم آید گردید
 ایام تحریر این اوراق آمدہ و دو سادہ فقیر را ہم نقد و ہم خود مشرف ساحتہ استہی در ہم رسید الا اہل
 سہ یکبار او دو صد و یک برمت حق بہت و تاریخ سال انتقال وی رعی امد سہ است
 ذکر حضرت شاہ غلام احمد صاحب بہتالت و مرید و جالستیں سادہ محمد امین مدح
 نوید بعد استقلال سادہ صاحب مسترشد انش بر ترقی وی لوی پوشانیدند سلوک طلس اریذہ
 حاصل نمودہ و نوید بہت و نسبت و توجہ توجہ میداشتند و فقرات اریذہ وی بطوری آمدہ
 اگر یہ لباس صوفیانہ داشتند و از مردلقہ شنیدیم کہ جیدان تحصیل علم طاس ہر مد داشتند و از کلام
 وی علم و ہی مفہوم میت جیاجیہ عبارت و معارف مخصوص اریذہ کی شنیدہ مطلبش بیان نمیزد
 و ہم آثار بر رگی و فقیہی از اصابہ وی ہویدا و و بطریقہ پیر بزرگوار خود متقرب عرس حضرت
 شاہ لولائی ہر ادا و اناتشر لیب می آوردند و بر فرا شاہ مدح و فروکش میبودند را توہر و سالکی

بیارنش مشرف شد بود و سلسله پدر بزرگوار خود بجای میباشند در دست بهتم حرم سینه بکزار و
 دو صد و سی و شش فوت گشتند و در سنه شصت و نود و نون شد تا پنج سال فوتش خطیبان خاصه
 و کبر حضرت شاه غلام بولن ابن شاه کریم الله ابن شاه رحمت الله بن حضرت شاه بولاقی
 بودند سلسله و طریقه حیدر محمد خود از خال خویش شاه غلام احمد اخذ نمودند و هم اندران مازون و
 مبار بودند صاحب و قات و خوش اخلاق و قرآن خوان بودند و طریقه رشد و ارشاد بخاری میباشند
 و بسیار کس از وی فیض میبردند و در خانقاه خود دارد و صادر را طعام میدادند گویا که لنگر خانه
 وی حضرت سمنو عالم بود چه از دشمن چه از دوست در پنج نمیداشتند چنانچه در ایام غدر هندی
 در لنگر خانه وی حضرت دوست و دشمن می آمدند و طعام میخوردند و میفرستند و وی حضرت با کسی حاجتی
 و کاری نداشتند و مولود و مسکن و موطئ قضیه سواره بود و هر سال در ایام عرس حیدر محمد خود در راه
 تشریف می آوردند را تم زیارت وی حضرت مشرف میشد و در دوم ربیع الاول سنه یکتر از دو صد
 و هشتاد و شش برکت حق پیوستند و در جزیره اندلی من مدفون گشتند در ایام غدر هندی
 بحیرم آنکه دشمنان حاکم را مدارات میکردند و طعام میدادند متعهد خیمه خواه باعث گرفتاری و
 رسانیدن وی حضرت در جزیره مذکور شده بود که قصه آن مشهور و معروف است و وی حضرت
 اندران قید مطلق از قیودات تعلقات و مقید در رضاء و قضا و مولی بودند گویا که این هر دو
 شهر بر آن حال وی حضرت مصدق بودند بدیت نون نکرده ایم و کسی را نکشته ایم چه جرم همین که
 ما شکر و شکر شدیم بدیت بیجم عشق تو ام میباشند و غوغا نیست و تو نیز بر بام که خوش تماشا
 تا پنج زین دار فنا چوخت ریست باشند خلدیرین مقام و مسکن و تا پنج وصال او خرد گفت
 ما وی جهان غلام بولن رحمه الله علیه فرزند دلیند وی حضرت محمد با شوق جوان صالح و خلیق و صفا
 بهشت مثل پدر بزرگوار خود اندالیم در راه امور سکونت میدادند و طریق اب و حیدر خود سلوک سکینه
 و رعایت سلسله طریقه ایشان ملحوظ میدادند و تعلیم اندران بنمایند سلمه احمد تعالی شایه
 محمد حسین مزار بر ازار ایشان بطرف شمالی و اندرون مشرق مراد آباد که در کمرشیت آباد است

واقع است و کمرشاه چپ محمد دوازدهم آرد و لشکرش را در دست سپهسالار
قرآن مجید بود و شخصی را بدین تو که ساگر را در روی حاد و نور محمد بود برآورد
که قوم وی هیچ و امانت را نبرد و دید روی تروت دیادی میداشت و بسیار داشت و او را
دید روی گشت در راه تو چهار سیر شود لکن ناید سیر اول ماراوی و امانت طم رسول خواهی
نهاد دید روی قبول و وعده کرد بهیمان شد که آن در ویش گفته بود چو وی که سیر اول بود
تمیز رسید به ایدر خود گفتند در ویش نموت و عده تمام را میطلبید و بریش مالیر و دیگر حاد و نور محمد
و برار حمت کرد چو وی در مراد آمد رسید به بکیرت در ویش که بیکه کا عیدان برآمدند آن
در ویش گفت مام تو علام شاه براده اند و من ترا اعلام رسول جوام گفت ای حید و آن در بر
گفت سردمایجری نیست اما کلاه حرقه تو دادم مایه که من آنرا خواهم بپوشید چو وی را داشت
آن کلاه بر سر و حرقه در بر کرد و ساموش شد و در آن بعد کلام الهی برآورد و میخواند و از کسی که بگوید
لیکن ما را در کور خود کلام صروری میگفتند آنما که دیدار دیده بودند بر زرگری و فقیری او متقی بودند
راقم ار حید و دیدر خود تمیز او شنیده بود و قمرش بائیس قمری روی طرف ترقیست مراد آمد
سرکناره در باد محله کا عیدان قریب مقبره میان فقیر شاه که در کش ما که گشت واقع است و بر کسی
آن واقفیت برادر حید کس ارال واقف آمد و کمرشاه لطف الله صاحب روضه الدین
در تبرکه میولید شاه لطف الله در حلقه بر محمد لکسویست که او در علوم ظاهر شاگرد مولود عه انوار
و در طریقت مرید محمد صاحب است در تحریف و درج و توکل و قناعت قدمی راسخ داشت سال
اربعه تصنیف اوست و وفات او بعد هزار و یکصد و آخر محمد اورنگ ریست او شاه لطف الله در اصل
ار فرزند شاه محمد الحمید است که قرا و درام و بهد است برای طلب علم به لکن نور و در حید
شاه میر محمد تحصیل علوم نمود و در مدینه و کار کرد و ملاقات یافت مولانا محمد القادر قریشی و رحلت
نمود شاه میر محمد گفت اگر همراه شما جوانی ناست و تبارک و بیا آمده باشد بطلبید شاه مذکور در احام
کرد و بعلما قد مجتبی که شاه میر محمد را با فرزندان مولانا محمد القادر بود شاه لطف الله ترکیب طاهر

پناه ملا عصمت الله پیر آباد آمد و سکونت ورزید و در تبا و راقی از این بوجود آمدند و هم مراد آباد
 برست حق پرست چنین شنیدند که در ایامی که ملا عصمت الله در لشکر عالمگیر بادشاه در وکن بود
 نواب عظمت الله خان بیکوٹ مراد آباد مامور بود و روزی شاه لطف الله بلاقات نواب و برابر
 کمان وی مولوی محمد شاکر آمد در اتمار سخن گفتن دست برداشت و گفت فاتحه خوانید که مولوی
 عصمت الله انوقت از دنیا رحلت کرد همین زمان روح ایشان از پیش من گذشت و گفت من
 از خیابان در گذشتم حاضران مجلس ازین سخن سراسیمه شدند لیکن چون بحقیقت بروی
 کمال داشتند از متابعت چاره ندیدند فاتحه خوانند و چون بعد روزهای بسیار خبر آمد و آن
 وقت که شاه لطف الله گفته دوم رجب سال هزار و یکصد و سی و نه بود و چون مقابل نموده مطابق
 یافتند وی در اول که بمراد آباد چندی بتوکل بسیر برد و وظیفه معین نداشت آخر الامر ملا
 عصمت الله در ایام حکومت خود مبالغه کرده چند صد جریب زمین برای مصرف وی مقرر کرد و
 وی بمقتضای لار و ولایت از قبول نمود و بگریختن سخته آن مقید نشد بعد از آن چون محمد امین خان
 بحکومت اینجا منصوب شد و اطاک سکنه این بلاد را قرق نمود و هر یکی بقصد استخلاص آن عبود و جبه
 میکرد و سود نداشت و شاه لطف الله اصل او را استخلاص زمین خود سعی نکرد و حرف شکایت نرسان
 تر اند بعض معتقدان وی در ثیاب با وی گفتند گفت عامل سابق با ما آشنا بود و از طرف خود
 آن زمین را با ما و الحال که دیگری بجای وی آمد و با ما تعارف ندارد اگر قرق نماید که نام ظلم از او
 بر ما رفته که بجای شکایت نداشت آخر کار رضا و تسلیم وی کار کرد محمد امین خان بعد دریافت حال
 خود بخانه وی آمد و عذر خواست و تمام غله حاصل آن زمین را خبر عرایس کار خود و بار کرده
 بخانه اش رسانید و بعد وی چند سال بسپری شاه عزیز الله که عالم و صالح و متورع بود و جای
 وی ماند و شاه عبد الله که شعر میگفت و طلب تخلص میکرد و را تم گوید این شعر است بدست
 والد نیز گوار نوشته دیدیم شعر نامه اعمال ما چون لائق همراه نیست که گریه میم نیده بنویس
 پیشانییم انتی سپر کمان شاه لطف الله بود و الحال خاندان شاه پیر محمد لکنوی منقرض شده و

که باید که سر طایفه اسلاف خود باشد و دفات شاه میر محمد لعل بهار و یکصد آجر محمد اورنگ ریس بهار
راقم گوید دفات شاه لطف الله رست و بهیم حمادی الاول واقع شد قمرش اندرون سهروردی
لطف حولی قریب مقره اعمال حان واقع است و اولادش قریب قروی سکونت میدارد
و کر سلطان قطب الدین میگید که از امیران ملک سرور و دیگوه قتل را آمانی بهر
مرا آمانا که کارشگرین دیات ایما و اگر دست بیدگست و شندای اصحاب می و برین شهر
حیدر ماهول اندو ویرا سلطان میر عیب هم زیاده داریت محله میر عیب مشهور است عمر
وی در چهاردهم ربیع لوقت است شهر و قمرش در محله مذکور اندرون شهر واقع است
و که او احواله محله تعمیر است و کر شاه می محمد و بود دیگوه قتل و جوش و جوش و جوش
و لطیف مزاج و شطرنج شاهان آباد و دیده در شهر مراد آباد سکونت میداشتند و کشف ایشان از شهر
افتاد و جای محمد بر گوارم میفرمود که وقتی تقریب و حوت مکان ایشان بودم چون در مکان
تشریف آورده فرمود بهما یکجمله توبه شد چون بعد مدت دراز بر گوارم آمدن را از اینجمله تعمیر
فرمود که بعد شصت سال فرمود حضرت ساه سر طایفه آمد ظاهر است گاهی اولیا را و اوقات
که میگردد و در طور آن تعداد ماه و سال سکونت میگردد و وفات ایشان در بهیم ربیع الثانی واقع
شد و قرالیشان قریب مکان قاضی شهر مراد آباد است و کر خلیفه لطف محمد شیرازیکه تار بود
و ساکن شهر مراد آباد در گور سمان تاریکی قری دید و در آن بعد ترک تعلقات کرد و در شهر
عصه الدین مذکور گردید و خود را با و خود را با و خیال قدم لغایت و توکل را اسب داشت کسی برید و فاقه
وی مطلع گردید و می صاحب حق و شوق و در مجلس سماع الصوائی برود بسیار روی شاک بر این
بود و در یاد حق چنان مشغول بود که مشغولی را نشنید و او ظاهر و هویدا میگردد آنها که ویرا میدید
دیگی و قمره و مقبره خود آفریده که ماده عالم برست و یا و رمالش بر خیزه را بران کلام متعدد را مد قتل
موت از بعضی شتابش بود که طایفه الله الله تا صبح جاری گردید بهر این حال فوت کرد و اگر
عمر شایب خود در این شریف میم و لوقت غسل موت هم زیاده بود و در بعضی جهر و اس

و در شهر مراد آباد

بود و در بیستم ماه شعبان سنه ماسلوم وفات یافت و در محل انزرون لال پاشه مراد آباد پیش دروازه نمود
 مدفون گشت و کبر خواجه مصطفی ساجی رفیع الدین خالصا سب و زنده گره میو لیسند خواجه مصطفی
 از اولاد خواجه بزرگ بیاد الدین نقشبنده است از دولتمند زادگان لاهور بودیم در جوانی بسبب
 که دل او از دنیا برداشته و در خدمت شیخ حکیم الفقه که در آن ایام در لاهور بود مستقیماً و با جرات
 وی از شاهجهان آباد بمراود آباد سکونت ورزید فقیر و ضعیف و میرادیده است پس به درایت
 نورانی داشت گویند شیخ حکیم الفقه تربیایم فوت خود از شاهجهان آباد این بیت یوی نوشت
 بیست اگر بسیر چمن میروی قدم بردار که بخورنگ خماسیر و دهباز از دست بدوی ازین بهیقه بر
 قرب اصل وی پی برده همان زمان از مراد آباد روانه شد و شیخ را زنده یافت و چند روز در خدمت
 وی ماند و به ستوری وی بمراود آباد باز آمد و پس از آنکه عمر از او پخته بود در سال هزار و یکصد و پنجاه و
 شش وفات یافت و در محراب مسجد که خود بنا کرده مدفون شد شیخ حمید الرحمن حمید و خلیفه وی پس از آن
 جانشین وی شد در زیاده بهر پهل سال بنامه نمود نشست و برخاست و رخصت و نکاح کرد تا پسند
 و با وجود عیال کثیر التجار بکسی خبر و وظیفه داد و از قبول نکاح و یا نشد می مولانا دوم و ظلام شام
 اشتغال داشت در ماه ربیع الثانی سال سیوم از صد و سی و نهم وفات یافت انشی قبر خواجه
 مصطفی و مسجدی انزرون شهر مراد آباد در محل مغل پور مشهور و معروفست و قبر شاه حمید الرحمن
 هم برابر قبر وی است و کبر سید غلام قلندر سید بودند و مرید و در طریقه قلندریم و سلسله
 بچند واسطه بعد از مدتی میرزا فرخ سیرابو برای انگه و مصرف فقره ای پنج دیار چاکر
 مقرر کرده بود چنانچه تا حال آن جاگیر بر اولاد وی چارست و عمر در آن یافته و در عهد نواب
 دوندیا خان زنده بود و در ماه جمادی الثانی وفات یافت قبرش و مراد آباد و بحاجه خانون گویان
 واقع است رحمه الله علیه جمیع ذکر سماع شیخ محمدشاه در باب العیدین شرح مشکوٰۃ می بینید
 و عن عائشه رضی الله عنها قالت ان ابابکر دخل علیها عندها جارتیان فی ایام منی گفتند
 که ابوبکر در آمد بروی و نزد وی دو دختر که بودند از دختران انصار در روزهای منما که در آنجا

وایام تشریق اند و زمان تقصیران یعنی هر دو یکروز و دو روز میزد و تقصیران گویا مایه تدفین است
و بعضی گفته اند که تقصیران یعنی رقصان است یعنی رقص میگردند از ضرب این صاع پی میگردند
آن دو روز نعم دال و صاع میرانده و در روزی می سته قول است لعن صاع دارد و لعن حرام
علی الاطلاق و صحیح است که در عرائش و لایم و ایجه در حکم است صاع است و بی بر و اثیه تقصیران
ما قناعات الاصلیه یوم لعنات و در واثیه آمده است که سه روز میگردند و حاریریه یا شمار که
که گفتگو کرده بودند یا یک دیگر تفاخر میگردیدند یا از اسعار حرب و شجاعت الفجار
چنانکه عادات شعی غالت لعنات نام موسی است یا قلعه پس این را آن استعاره میگویند
و آن در وصف حرب و شجاعت بوده ذکر فواحش و مسکرات که حرام است ذکر آنها و در روانی
از صبح بخاری النصار تعصیان گفته و لیسای بختین یعنی عمامه میگردند و دات آنها معنی بود
که عاصرت آنها باشد و عمار احوب توان گفت و مشهور و معروف بدان باشد که در فخر کمال
بودند اهل خانه حاکمه و ناسا حیر میگویند و الی صلی الله علیه و سلم شورش توبه و آنچه
صلی الله علیه و سلم پوشید و پیچیده بود و خود را ساهن و فخرها و بکر پس مع کرده و در حریم و آن
و حاریریه را و بکر در صبح بخاری آمده که گفت ابو بکر ایام را شیطان میریزد بر دیمه و در مال و
که میریزد آنرا اهل عاصمت بی در باب و دف و ماسد آن و افسادت لشعیطان بخت آن کرده و
مشغول میگردند و لمارا ملو و لب و ناز میبارد از یاد و حد آنکشف النبی صلی الله علیه و سلم عن
و همه فقال و عها یا ابنا که فاتها ایام عید پس گفت بکبار ایشان را ای ابو بکر زیرا که این ایام عید
است اکل و شرب و ایام حیوات و فرح و سرور در آن اگر چه متذوق و تعنی باشد صاع است
روانی چنین اسلام است یا ابنا که آن لکل قوم عید او بدعا عید یا شوق معلیه بدعا که انیدیش است که
بشک میکنند بدان اهل سماع در امامت و عاصمت و آن و ایجه ازین حدیث سطر العنا
بیت و تعصب و اعتساف متنا و میگردانست که ابو بکر صلی الله علیه و سلم یق انکار کرد تعنی و
تذوق و صاع و رجز کرد از آن بخت اسبی مقرر بود و نزد وی از حرمت و کبر است آن

وگمان برد که منع ناکردن آن حضرت صلی الله علیه و سلم از آن از جهت عدم علم بود بدان که بخت
 نوزم یا غفلت یا میخواست که منع کند فرصت آن نشد و ندانست که آن حضرت آنرا تقریر نموده و روا
 داشته است درین روز چیزی از آن را و لهذا فرمود فإیام عید و البوکر یا این فرق و تمیز است
 بود پس و ثالث آنکه حدیث بر اباحت مقداری از آن در روز عید و غیر آن از جهت آنکه مباح است
 در وی فوج و هر دو در شک نیست که این در ماه مخصوص بر وجه مخصوص است و از اینجا اباحت علی
 الاطلاق لازم نیاید مگر بقیاس آن و آن جایز است مگر بقتل عدم لغو در منع و آن محل نزع
 و الزام آنست که قضی قطعی بر حرمت آن علی الاطلاق چنانچه بر حرمت زنا و شرب خمر آمده
 ثابت نشده است و بتحقق تصریح کرده اند بعضی از متأخرین محدثین که حدیثی در حرمت آن
 نشده است و بعضی علما گفته اند که یافته نشده است و لیلی قطعی نه بر حرمت آن و نه بر اباحت
 و اصل در اثبات اباحت است و با وجود آن شک نیست که دوام اعتقاد بدان و استقامت
 آن بر خلاف طریقه ابداع است و فقهارا درین باب تشدید و تعصب بسیار است مگر مقصود
 ایشان جزم مآده و سد ذرائع است و صحیح آنست که قول امام اعظم علیه السلام است و الله اعلم
 درهم شیخ محمد در شرح مشکوٰۃ می نویسد عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی
 علیه و سلم انما یؤکل الکحل اشکارا ینبذ فی القدر ثم یراک کالح است و اجعلوه فی المساجد
 و یکره ان یراد فی مسجد و آخره و علیها مالد فوف و ینبذ بران و ضار واه الترمذی و قال
 حدیث عن عیوب عائشة رضی الله عنها قالت رقت امرأة الی بجل من الاثنا فرستاده شد
 زنی که نوع و س بود بسوی مروی از انصار و زفات عروس البوهر فرستاد و قال فی
 بس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم ما کان معکم لهو یا نبت همراه شما لهو فان انصار
 یغیر بهم الله و یراک بدستی که انصار خوش می آید ایشان را لهو را و بلبهر و است
 و انوار اصل یعنی بازیست از اینجا نیز اباحت هر دو در عروسی و زفات معلوم میشود و نیز
 برین آنکه آن حضرت صلی الله علیه و سلم خوشتر است از انصار یا مسلم و مقرو است و اینجا

مهوم میشود که خوش داشتش اشغال را آدمی بود و عادت بود فاعلم راده التاری
 عاشق جیسی اندکها قاتل کانت حدی جباریه من الفضا و کما بود در من و بی بی
 که رنج کرد و من و اولی و دوم او را خال رسول الله گشت میسر جدا یا عالتی لا تعین
 ایام و میکی یعنی میفرمائی که سر و دگشت قاتل هداختی من الا الصبار یجرب
 صله الصبار دست میدارد سر و در راه اس همان فی صحیح روایت کرد این الزن
 کما فی جمله و قضا مدوحه که اذ انکه حدیث است در صحیح خود و هم تیج محدث و تریح
 مشکوٰۃ و یونس قال قال النبی صلی الله علیه و سلم و امرنی غر و قبل یخفی
 المحارف و امر کریم را در و کار من غر و قبل ما طلل کردن و یکا کرو اسدل و کما یایدل
 لعین جمله و را می و جامع میخوب لعین جمله و را می و عالت سر و دمی حیانه رنده و در
 کسه معارف ملاهی ما ندعو و طس و جمع عرف یا معرف روزن سر عرف راج آوار
 آن و در تشرعها کسه عرف لغت معارف و آن فوف و خراک انا نخره رده میتو و بعضی
 گفته اند که هر لغت معنی است و الهم ای جمع مرآت عنا و در و تدبیر کردن لغت و قصه
 که بدل ساکنه را با را که یدریج کرده است و می جرئت از او علی میل بجا از آن
 و اجمعت دلالت بر جرئت آن دارد چه ایما در قدیم الرمان از رسوم و عادت اهل فنون
 و لطالت بود و مدوفا که کنه عنا آلات مطربه حرام است و محرم و صوت مکرده است و از
 زمان اصیه سخت تر است که است آن تحقیق و تفصیل این مسئله در مجمع خود است
 اتمی و کعبه عشاق است و اضحی ما که احساس سازار چهار قسم بیرون است یکی آنکه نواز
 باشد مثل بین طس و راسد و قانون و امثال آن دوم تار باشد با سده و مجله بود
 از جرم مثل طبل و نقاره و مردنگ و دوازه و دف و دف بجا بجل دارد و امثال آن سیم
 آنکه تار و جرم به دو دماشته باشد و دو سار را هم رد و موازند مثل ضج و تحیره و گویا و گویا
 غزونی حرام آنکه اگر کشتن دم به یان موازند مثل فی و ستاره و سار و قمر و نصیری و امثال

و در تفصیل آن و در امیر و او تا از تقسیم اهل عالم و لغت نیست زده اند اتفاق آنرا بر امر واحد ثابت
 است که آن قطعا حرام باشد و در حرمت طلاق یا جنس خاص از امیر نفس قطعی دارد نشد و لهذا در قوس
 اختلاف در محل و حرمت اقسام مزایم ثابت است شیخ فیدالحق محدث و دیلمی و شرح منظر المصنف
 بنویسد متن در باب جمیع عوارضی صحیح دارد نشده و شرح و در خصوص سواغ غذا است یا
 ماست از غذا مزایم است و در دوم هر یکی از این احوال دارد شده و تطبیق از این امیر منین
 علی رضی الله عنه آورده نمی عن ضرب الذر و لیکن الضحی و ضرب الزمارة و از این
 انفسا عیبت النفاق فی القلب کما عیبت الماء الشکاة و از دیلمی در سند از انس ابن لوط
 آورده انفسا و الله و یقین النفاق فی القلب کما عیبت الماء و الضحی و سواغ و سواغ
 و مقاصد حسن گفته و لا یصح همچنین در کتاب مذکور احادیث مستطورات و در بعضی حدیث
 ضعیف و در بعضی مخرج مرقوم است قول این احادیث است که در قوم و در امیر
 دارد شده و اشنا ان احادیث و دیگر غیر آید و شاید که تو بگوئی شک نیست که در این بیان آنجا
 هست که متنبین حکم بضعف آن کرده اند و تصریح بصحت آن نموده و یعنی از ان سبیل
 که بصحت آن حکم کرده اند چنانچه در ضمن بیان اشارتی بدان کرده شد مدعی صنف
 آنست که حدیث صحیح و در نیاب نیامده اگر از اداری یا تاریخی حقیقت حال معلوم شود بلکه
 بعد از قطع نظر از آنکه حدیث ضعیف بعد و طرق بهر تبیین رسد و حسن بهر تبیین و در نیاب
 حدیث خارجین است که بعضی مرقوم از ادوات اثبات اباحت تیر بارند و الفاظ آنست که در
 وی زم است مگر و بعضی ایام مثل ایام عید و مانند آن و الفاظ آن چنانکه در صحیح بخاری و مسلم
 آمده انست که عائشة میگویی رضی الله عنها که در آمد بر من رسول الله صلی الله علیه و سلم
 و زو من و و چاره بود و مگر که تعنی میکرد و بلغا البعاش پس بر پهلوان افتاد آنحضرت بر جامه خواب
 دیگر و ایندوی مبارک خود را پس در آمد ابو بکر رضی الله عنه پس منع کرد مرا گفت زنا را
 شیطان را نزد پیغمبر خدا و امیداری پس آنحضرت رومی مبارک با ابو بکر آورد و گفت بکر

اس دستکار یا الوکر الی و در روایت دیگر آنکه در الوکر بر عالتنه و نزد وی دو حارسه بود که شفا
 میکردند و امام می دوف میرد بدالج و آنحضرت فرمود بنگذار ایشان را یا آنکه اگر ایام عید
 است و ال ایام می بود آنها هر دو یا ش بخاری و مسلم اند که میاید و بدید که چون الوکر صدق
 عمار را بر نیلان گفت و آنحضرت صلی الله علیه و سلم او را بر عین تخریب کرد و دو گفت
 که ایچیس مگو این مرا بر شیطاں نیست و حرام نیست بلکه میگوید مع کس یا آنکه ایشان را
 ازین که امر و عید است یعنی این حکم را که حرمت تعنی و تدریف است مطلق بدان و عام
 حال کس در روز عیدار لمو و هر در آنقدر جائز باشد خصوصاً در مکان و حوز و سالان
 را اگر تعنی کند و اشعار که در آن محترم و در کفر و امتثال آن ساسته بگویند و این تحقیق
 الوکر صدق چون تخریب میکنند و سالفه یا از احاطه خارج نیافتند است
 اکنون تخریب قوع این قضیه معلوم کرد و بر آنحضرت خود تسبیل آن مقید است
 و الوکر را بر آن ترعیم فرمود بلکه تعافیل و برید و خجستی در باب اشارتی فرمود پس
 بهامت آن چه مابین حدیث ثابت شود اما حس و حرمت آن در بعضی احوال متخل
 ایام عید و ماسد آن بالودن او حرام و مراب شیطاں در غیر این اوقات ایسمی برود
 الصاف ظاهراً است از حدیث که لا یحیی و حدیث متواتر ملعونان فی الدنیا و الآخرة
 من ازار عید بعینه و در تخریب مصیبه که گذشت بر لفظی سیوطی صحیح است دیگر حدیث بعد از
 که در صحیح بخاری آمده که آنحضرت فرمود صلی الله علیه و سلم که در امت من اقوام پیدا
 که احتمال کند حر اکسرها و تمله معنی خرج که مراد از ال ایماز است و حریر او معاد
 را یعنی آلات ظاهری را که مراب است پس اگر استماع معاف و آلات ملاهی حرام نباشد
 اطلاق احتمال بر آن و در کرا و ماخر و حریریه معنی دارد و القصال اسناد انبی میث
 این حرم ظاهری را که از علماء متاخرین محدثین است بجهت تعبیر که درین باب دارد
 غنی است و ترجیح تحقیق این مقام تفصیلی ظلم و موقوف بود بر میان اتمی هم بود

شیخ بهمنی این حدیث شراح گوید پس این حدیث صحیح باشد از جهت ثبوت انفسال و تمام
 مدتها تخمین برین انزالا این خرم که ایشان گفته که انفسال این حدیث معلوم نیست زیرا که بنابر
 قول بنیام گفت نه مدتها و از قول بهشام سماع این حدیث از وی سرگیا معلوم نگردد و انتهای دهم
 به تصحیح این حدیث شراح گوید اکنون شاید که تو گوئی که پس ترا چه اعتقاد است بدانکه از کسی که
 براه انفسال و انقیاد رود و از که تصحیح مکاره صاحب بود در مسئله که در وی نزاع و
 خلاف راه داشته باشد یا قطع نظر از راجح مرجوح بر سکوت و توقف صورتها نه بحد و درین
 مسئله هم میان فقهاء و مشایخ نزاع است هم میان مشایخ طریقت یکدیگر اختلاف است
 و هر که متبع احادیث و اقوال فقهاء و سلف کند بداند که متعارف و مشهور میان ایشان حدیث
 و کرامت آن بود و دعایت توجیه و تطبیق آنست که آنرا مقید و معلل بطریق لمو و لعلت دارند
 بقرینه آنکه این فعل در آن زمان متعارف و مشاعرا اهل فسق و تلبی بود و چون بعد از آن
 جماعه از ارباب یثابت ذوق و وجدان و وله و محبت بحجت انصرخصات تاثیر می که سماع
 غناء نفوس و قلوب دارد و آثار و مکامن و بواطن مواجیه و احوال کند در آن افتاد و خود
 لمو و لعلت گرد و سر برده افعال و احوال ایشان مجال ندارد از آن خارج بوده باشد و باطل
 آنچه در اینجا منفتح میگردد و این است که بر جرئت سماع علی الاطلاق و لیلی قطع از ضروریات
 دین ثابت نشده و عمل و اعتقاد و اختلاف طریقه اتباع و هر که آن را بطریق علم و بحث
 در احادیث و آثار و اقوال اثبات کند محل گفتگو است و از هر که بطریق مکر و غلبه شوق و
 سلطوت حال تصادف شود و معذوره هر چه از مردم اهل ادب و توسع بی ملاحظه و مبالغات آید منکر
 و الله اعلم و در دایره النبوت بداند که درین مسئله اختلاف بسیار آمده و قدیم و حدیثا و قولا
 و قدما بعضی باباحت متوقف و متروک و ماه و گفته که نه اینکار کنیم و نه آنکار کنیم و بدانکه سماعی که
 مشایخ است بقول حق سبحانه الذین یسمعون القول فیتحکمون ^{و ۱۰} فیستنبطون ^{و ۱۱} احکامه ^{و ۱۲}
 بقول وی تعالی و اذ اسمعوا اما اقول ^{و ۱۳} الی الرسول ^{و ۱۴} فیستنبطون ^{و ۱۵} احکامه ^{و ۱۶}

من كذا مع ما عرفت من الحق وروافد يكون ما كه ايس سماع است كه متفق عليه است حقايق
او و محالست ميس و دومي و دكس از اهل ايمان و ايس سماع تحت تحت است ار بر و دكاه
كرهيم و اختلاف و سماع اشعار و قصائد است ما لمان مطر و موسيقيه و ديني است كه شرفت
احوال و ساس احوال بعضي آنرا مكر با شند و بعضي و محو و طعن دارند و بعضي به ايس مولى و
حق و اصح شمارند و هر دو طائفة و طرفين فقر و اوطا است و ايضا ما لجملة در سماع طرله
است يكى نديس و معها و ايسان انكا يكيك است اداكار و سلوك يكيك راه نقصت عا
و الحاق يكيك فعل آنرا مديون كاست و اعتقاد آنرا كنه و زندقه و الحاد و اس افراط
و جمع است از طرقة اعتدال و اصاف دمي ما ايس حرات كه در خصوصاً و موضوع خلاف دوم
من لطفه محمد بن ايس و ايتان ميكويد كه ثابت شده است و تخريم آن حديث صحيح و
صحيح بلكه صحيح دارد شده است در ميباد از احاد و يث با موضوع است يا سطون و
آيات قرآنى اگر كه تفسير كرده اند از بعضى مفسرين كبرى كه دلالت بكنند بر حرمت عا اما
آنرا تا ديلا ت و محامل و ديگر هم هست كه در كرده اند غير ايتان ار علما و چون ثابت
مكرد و حرمت ثابت شود حمل و ااحت مدلا ت قول وى سبحانه و اخل لك الليات
و بعضى كويند ثابت شده است بر حرمت و نه با احب آن و دليل قطعى تترى ايس مسلك
مى كردد در اصل و راستيا كه حطر است يا ااحت سيوم ساده صوفيه و مذهب است
در ميباد مختلف و افعال متحد آمده و بعضى اعتنا كرده و بعضى مباهلت نموده و
مايكه اكار ايتان استند و اجتناب تشديد اقوى ثابت زير كه مذهب ايتان است
بغير ميباد و احتياط و افعال و احوال است و جميع اوقات و احوال و ليكن بعضى
از ايتان غالب آمده و ليع و شوق و سكر و محبت و صفح حال و وحد و تعالى و حكم ايتان
حكم و اله و سكر ايس است و ميكويند كه اصح و استمر از امام مالك شافعى و ابو حنيفة و احمد
قول بكار ميباد است و اطلاق حرام نبر آمده و گفته اند قائلان با باحت كه روايت كرده

شده است غنا و سماع آن از جماعه کثیر از اکابر صحابه و ائمه ایشان چند می از مشهوره بنسبه اندیم غنیمت را
 تبع تابعین و ائمه تبع و دیگر علما و محدثین و علمای دین که از ارباب پیرو تقوی و علم و عبادت بود
 و نقل کرده شده است در منابع از ایشان روایات و حکایات که کفایت است در آن و بی
 معلوم کرد که ائمه دین و اکابر اهل یقین مختلف بودند و در آن امام عبد الله بن جعفر رضی الله عنهما
 غنا و بیست فیض مشهور است و نقل کرده است آنرا هر که احسان کرده است درین سلسله
 از فقها و حفاظ و ارباب تبحر و ابن عبد البر و شیخ ابی یوسف و ابی حنیفه و ابی یوسف و ابی یوسف و ابی یوسف
 ابی المونین و آن زمان عم وی علی ابن ابیطالب میرفت وی رضی الله عنه در خانه حبیبیه که از
 منقبات بود و سوگند بخورده بود که تقنی نکند برای هیچ کسی مگر در خانه خود پس تقنی
 برای وی و پنجاه است که بیاید در خانه وی رضی الله عنه و بشنود انداز او را و کفارت و پند
 خود پس منع کرد وی رضی الله عنه او را از آن و گفته اند که پوزند عمر عبد الله بن جعفر بن
 که تقنی میکرد و خود نیز در برای وی و آورده اند که سعید بن السیبی از فضل تابعین است
 و زده میشد بومی مثل دروغ می شنید غنا را و مستند میشد بسماع آن و همچنین سالم بن
 عبد الله بن عمر و قاضی شریح می شنید غنا از کنیزکان با جلالت قدر کبرن وی و
 بن حبیبیه که از اعظم تابعین است شنید از جاریه که تقنی میکرد و وقت میزد و همچنین عبد الملك
 بن جریج که از علما و حفاظ و فقها و عبا و که اجماع است بر عدالت و جلالت وی که می شنید
 غنا را و پیدا است الحان را و ابراهیم بن سعید مروی بود امام عصر خود و رفته در بیت
 و می شنید این طلبه را حدیث ثانی شنود ایند ایشان را غنا و فتوی داد و مجلس شریف
 غنا و حکایت کرد از صاحب کبره که پسریده شد امام ابو حنیفه و سفیان ثوری از غنا پس
 گفت هر دو نیست غنا از کبار و نه از اسود صغار و نقل کرده اند که امام ابو حنیفه را
 بود که هر شب برینماست و تقنی میکرد و امام گوشتش میداشت بر تقنی او الی آخره چون گوشت
 امام بنمای او و نهی نکرد او را دلالت کرد بر اباست نزد وی و استماع وی و هر شب بان و

و لتوی که داشت حمل موان کرد مگر بر ماحت و گرفته شده است تحریم مگر در مقتضای فعل
 و نه نفس قول وی و حکایت کرده شده است از امام ابو لوف که حاضر شد مجلس سید را
 و میبوی و روی عنایت سید و دیگر نسبت و رسیدند اما لک از اسماعیل گفت در یاقوم
 اهل علم را در ملا خود که مکرر میشدند آرا می شنیدند و گفت مکرر میشد و اگر آنرا مکرر می
 یا حاکم یا عارفی بطلان الطبع و رسیدند از ابراهیم بن سحر از احوال مالک بن کعب گفت چه
 مرا که دعوی بود در می بر جوع و ما قوم و ما خود و ما که نفس میکرد و در بعضی میزدند
 و بود اما مالک و ف مر لک که میر و نفس میبوی و دانسته علم و آنچه نقل کرده شده است از آنکه
 رحمة الله که گفت نمیتواند آنرا مکرر فاسقان محمول است بر عیانی که مقرر است لوی مکرر
 جماعت القول و الفعل و اما امام شافعی رحمة الله گفته است عزالی که تحریم غایب
 او نیست و تشیع کردم حدیث از مصنفات و بر ایدیم او را الصی تحریم وی و نه او استاد
 الوتیه بعد از وی گفته که بدست می ایا حجت سماع است در روایت کرده است ابو شامه
 بغدادی از یونس بن عمار الا علی که شافعی است صحاب کبر و در السوی مجلس که در وی قیام
 که نفس میکرد و جوی فاعرب سبقتی که گفت ایا حجت که می را از تو این را گفته که گفت اگر است
 میگوئی نیست ترا حق معنی یعنی حجت و اشتیاعا علامت سلامت طبع و حسن است و ما حجت
 و اشتیاعا آن نشان احوال طبعیت و نقصان حسن از اینجا معلوم میشود که دلیل شرعی بر
 و اگر است آن نیست اگر آن بودی حجت و اشتیاعا طبع آنرا چه مانده کردی در تأیید همه بحکم
 سنی نیست و اما حجت تحقیق صحیح شده است از قول و فعل شافعی چه یک صریح است در باب
 و نیست نفس تحریم نفس تحریم از جهت عارض باشد از جهت محلی که در ذات عا است
 اما امام احمد بن حنبل صحیح شده است روایت که وی شده است غنا از زبیر حویش
 که امام وی صالح است و است از ابو العباس غالی که میگفت شنیدم صالح بن
 من عقیل را که میگفت لودم که من دوست پیدا شدم سماع را بود و پدر من که ناخوش میداد

از این عده کردم این سخاوه را که باشد که نزد من بشینی پس با شید نزد من نهادنستم که خوابا کرد
 پدر من پس شروع کرد این سخاوه و وقتی پس شنیدم آواز پائی را بر با هم پس آمدیم بالای بام
 و دیدیم پدر خود را بالائی بام که می شنود و سخا را و دامن در زیر بغل دست و وی میخورد بالائی بام
 گوید که قصه میکند و مثل این قصه از عبداللہ بن احمد بن حنبل نیز منقول است و این حالت
 دارد بر اباحت سماع نزد وی و جہۃ اللہ و آنچه منقول است از وی مخالف این محمول است
 یزعیائی بن موسی مقرر بن نجاشی منکر و حکایت کرده اند از داؤد طائی کہ وی حاضر میشد سماع را و
 میشد پشت او در سماع بعد از آنکہ منتهی شدہ بود و از کبر سن و بود وی جہۃ اللہ عالم فقیہ حنفی تلمیذ
 امام اعظم ابو حنیفہ کوفی در رسالہ است درین باب تصنیف کرده ابن طاہر و نقل کرده اجماع صحابہ
 و تابعین را بر آن و ثوق کرده با ساندی کہ دارد و روایت کرده است یونس بن عبدالاعلی کہ بر سماع
 یزعیائی از اباحت سماع را پس گفت بنیاد منہج کبی را از علما حجاز کہ کرده دارد سماع را مگر آنچه را
 است و گفت یکی ابن معین کہ از اعظم علما و حدیث است کہ می آمدیم ما یوسف با حشون را
 پس تجدید میکرد ما را در خانہ و جواری او بہر و مغرور او در خانہ دیگر و ایشان علما و ثقات از
 حدیث اند کہ مخرج اند و صحاح و کفۃ اند عبدالعزیز بن سلیم با حشون کہ مفتی اہل مدینہ بود
 و روایت می کنند اند از وی و تخریج کرده اند از وی در صحیحین بخصت می کردی و وجود بعضی
 حنیفہ گفتہ لا یاس بہ در ایجاد و سایر اوقات بہر و مباحثہ و اختیار کرده است از علما و متفقین
 شیخ الاسلام ابو محمد بن عبد السلام و صاحب شیخ محمد بن و قیق العبد و کفۃ است صاحب
 اقتناع کہ تحقیق بود در تصوفیہ جامعہ از اہل فقہ و حدیث و معرفت با انواع علوم سمرعیہ مثل استاد
 ابو القاسم قشیری و شیخ ابو طالب مکی و شیخ شہاب الدین سہروردی و ذکر کرده اند ایشان
 در رسائل و تصانیف از آنچه لایست میکند بر اباحت سماع قولاً و فعلاً و بود و جنید رضی اللہ عنہ
 فقیہ کہ فتویٰ میداد بہر مذہب ابو ثور و حکایت کرده است از وی قشیری و سہروردی و غیرہما
 کہ وی گفت نمیزول بہ کند رحمت برین طالب اللہ در موضع نزد اہل زیر کہ نمی خورد مگر نزد قاضی

و نرد و خادوت و مکالت و بر آنکه حکم می کند در مقام صد یقین و اما او سرسایین مرد و مولی
 بر آنکه ایشان بشود و بعد و سهو و حق و حکایت کرد و از علما و جماعه صحابه و دین ماب تکلیفات
 که اگر آنها مذکور آمد و در کتب قوم ما که صاحب اشعار و ذکر کرده است در مباح سینه قول از هر
 و کراهت و اباحت و ذکر کرده و الا نکل هر مدیه و ترجیح کرد و نه سبب اباحت را چنانکه کرده
 دوست و جهات ادار استلال و مستکاب و حرمت و کراهت و اطناس کرد و اساتید
 اباحت و امام کرد و اگر انکشاف سینه و اجماع و قیاس و وجه قیاس آنکه چون قیاس
 در سینه میجو حواری نصرانی پس در سینه بر آنکه باشد جماع آنکه نمی و در قرآن امارت یک
 حرم و مشوق و استحباب بهما به شمع و حلیع را و این در استعاره که مشوق باشد لطایف
 و مسامحات و در دریا و رحمت و در آخرت و متمرکز بحث الهی تعالی و قدس و شالعت
 حضرت رسالت پیامی صلی الله علیه و سلم نیز جایز نماند و صاحب اشعار آیات
 و مرایر سخن کرده و گفته که معروف در نه سبب الحمة اربعه حرمت مرایر است و با و نه آن
 از بعضی علما نه سبب شافعی و اصحاب طوایف و غیر آن و امثال وی حلال ما نقل کرده
 و انواع آیات و مرایر ذکر کرده اما در مختلف فیه است بعضی مطلق مباح گفته و بعضی
 مطلق حرام دانسته و بعضی فرق کرده در حلال و در حلال و در حلال و در حلال اباحت
 دوست در تکلیح و بعضی اعلان آن مدی منقح است و در سینه که بهی فی است
 نیز احتکافها ذکر کرده و دیگر از مرایر خود است که آرا را بطیر گویند و تا به او که آمار
 بر و هم گویند و در وی نیز اختلاف با ذکر کرده و گفته که معروف در نه سبب الیوم
 که زدن آن و سیدل آن حرام است و رفته اند طائفه از علما انکوار آن و حکایت
 کرده شده است که در آمد عبداللہ بن عمر عبداللہ بن جعفر بن یاسر ترویج جاری
 را که میزد و خود پس گفت عبداللہ بن جعفر عبداللہ بن عمر را آیا می بینی برین مائیس
 لا ناس لہذا و نقل کرده اند مباح آنرا از عبداللہ بن الزبیر و معروف بن الوصفی و غیر

العاصم حسان بن ثابت و از غیر صحابه عبد الرحمن بن حسان و خارج بن زید که از فقهای سنی برین
 است و نقل کرده است استاد ابن مسعود از زبیر بن عوف و سعید بن المسیب و عطاء بن ابی رباح و
 عبد الله بن ابی عقیق و اکثر فقهای مدینه مطهره و حکایت کرده است جلیل از عبد العزیز بن
 یامشون که وی رخصت میکرد و عرو و ابراهیم بن سعد فتوی داد و با با حسان و عرو و
 صاحب مناع همین عرو را اصل ساخته و فرامیر دیگر را بر آن قیاس کرده و با جمله وی و
 باب ازدواج و خلعت خالی نیست و اجتماع آلات و فرامیر النقل کرده و گفته است
 در بیان قائلین بجهنم که آن کبیره است یا صغیره و متاخرین از شافعی بر آنند که صغیره است
 این چند کلمه از کتاب مذکور نقل کرده شده العدة علیه و تحقیق حال و نشاء اختلاف
 آن بمنای که سرود شنیدند و آلات فرامیر زون در زمان قدیم کار و بار بمقدان و لا یحیا
 و قاسقاق و شراب خواران بود و لذا در حدیث صحیح آمده که آنحضرت صلی الله علیه و سلم
 فرمود فرستاده شده ام من و امر کرده شده ام من که مخوکنم معارف را که نام آلات و فرامیر
 است و منی کنم از شراب خمر و تبا و در اصل نام غنالمو است و در وی در باب طهارت میکنند
 و بعد از محو و محقق آثار این امور و دفع از الیه این منکرات چون آن رسم و عادت مانند مسلمانان
 و سالکان و پارسایان نیز در آن افتادند و از آن مخطوطات شریفی مطالبست و فسق
 منکرات و مخالفت با اهل فسق و فجور و جماع دیگر چون دیدند که این عادت فاسقان را
 و مشابیهی بحال ایشان وارد و خوف آنکه میاید امیری یا بنیانبکشد اجتناب نمودند و آنکه
 گویند که منی از شارع به ثبوت نه پیوسته و هیچ حدیثی درین باب بصورت نرسیده بعد از آنکه
 در آن صحت با اصطلاح این طایفه تنگ است مگر آن خواهد بود که منی آن علی الاطلاق و تحمیل
 آن لزان ثابت نشده چنانکه از خمر و زنا و امثال آن و آنکه بعضی را اهل طهارت گفته اند که هیچ
 حدیثی وارد نشده این سخن خالی از مکاره نیست و در این حال قصه طه و عرو و اوانی را
 که آنرا از خمر و معرفت و لذت پرور با نام است که در وقت اباحت خمر استعمال آن میکردند و در آن

دال می خورد و چون شراب حرام شد استعمال این قسم اوانی و خوردن شراب
 دیگر در آن چندگاه حرام ساعد از برای خود قبیح آمار آن و چون حرمت حرمت و غیر
 و احتساب قبیح و قبیح آمار و سلاست آن نادم و نهی از آن اولی نیز نادم و ما و خود
 علما و ائمه دین و در فقه شریعتی جمع رفتند استعمال آن ادانی و قومی و غیر
 موصعه و در ماکس فی بر ما خدا و در فقه آند قومی و طاعت و تشریف قسیم
 نشان اهل فسق است مع در رسم احتیاط اگر فیه ایستاد مد جمیع نظر بر معنی و حقیقت
 حال اید احتند که اگر کلاست فسق و سکر است حرام و اگر به میس است مباح و اید علم
 و علیه حکم تعدار آن قعی و نشندی و در میان آدم هم مانع از اطاعت و در مکرمان اگر
 مطلقاً مسوب لفسق و کفر و بدعت و استند و بهم میجاں رنغم آما از اطاعت صرف
 و عبادت محض گرفتند و تمام اوقات را مشغول آن و مشغول آن و اید ساعد
 مجمعا و معر که گرفتند و هر دو طائفه فرق میان اهل و ما اهل کردند و سر رشته انضام
 که معنی آن نصیحت بی و وصف لک است اردست و او مد و طریقه اوست که حقیقت
 آن نگاه داشت حد هر چیزی است نگاه مد استند و عشا اختلاف آنست که جمعی را
 نظر بر تاثیر و تصرف نغمه و لواط اقاد و اید رفتند و قومی را جواز و عدم حوار رفتند
 رجائی خود ایستاد و شیخ ابن عربی میگوید که نشان تاثیر قرآن در ماطل است که بعد از
 و لغیر عا یکساں باشد و آنکه نغمه تاثیر قرآن بیست این تاثیر نغمه است و فرماں این سخن
 خالی از تکلف بیست نغمه حلیه در یور قرآن است چنانچه در حدیث آمده است که هر که
 ماضو آنکه و یکساں بود هر دو حال خارج از دایره امکان است مگر کسی که شکر و ذکر
 جودات و صفت آلی باشد فائده صاحب شاع گفت که چون بنا کرد این میگوید
 بیا یکدند آرا در رس در دم و یعنی بیکدند بالجاں خود شنیدند از اندبان هر
 و نقل کردند از ابی هر بنی و نخست کسی که ابتدا کرد و طویس بود و گویند که پیش از نقل این

موسیقی در عرب انواع حسن بصورت بود مثل نصب و تشدید اعراب و جدا و زکیانی و این اقسام سهیل
از اختلاف نیست هیچ یکی را در آن و بر این اقسام حمل میکنند نه بر غناء موسیقی آنها که قائل اند بجز
آنچه منقولست از معاویه و تابعین و غیرهم از اسلاف چنانکه از سیاق اخبار و آثار طاهر میگردد
نعم از بعضی معایبه مثل عبد الله بن جعفر و غیره سماع غناء موسیقی نیز از جورای مرویست
و میگویند که وی رضی الله عنه از مغنیات نیز می شنید و در معنی اقسام غناء سهیل است
و راجع بصوت حسن است و تفاوتی نیست نعم در قرائت قرآن تفاوت میکند که در غناء موسیقی
تطبیق و تغییر یار است این همه گفته شد ولیکن در لغتی و استعمال آن از حیثیت اتباع سید
رسول صلی الله علیه و سلم و مقتضای اصحاب اتباع آنحضرت که بطریق تقرب و تعبد بران اجتماع
میکرده باشند خلجان باقی است جوایز است که محل و مقام آنحضرت متعالی است و دیگران از اوضاع
و مشارب مختلف افتاده بر بعضی جانب توبع و اتعانا غالب آورده و احتیاط دانسته و وقت شده
و ذوق و جمیعت در عبادت و طاعات دست داده و بر بعضی سکر و مستی غلبه کرده و ذوق
و شوق ایشان در سماع افتاده مدعا آنست امری است مختلف فیه و در امری مختلف فیه
عیب یکدیگر نباید کرد و هر یکی را بحال خود باید گذاشت **فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ**
وَأَصْدَاءِ الْعَصَابِ وَالْيَاقِينِ وَالْأَحْزَابِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْحَمَهُمْ
و اتباعه اجمعین براه طریق الحق و معی علوم الدین و در کشف المحجوب است یکی از اصحاب السعید
الحمدی رضی الله عنه روایت کرده که گفت رضی الله عنه گفت فی خصایبه فیما صنعوا و الما یحضر
جرین و ان بعضهم یشر بعضا من الثمری و قاری یقر علینا و نحن نسبح قرائته قال قیما رسول
الله علیه السلام فی قائم علیها فلما راه القاری سکت قال نسلم فقال یا ذاکم کنضون فقلنا
یا رسول الله کان قاری یقر علینا و نحن نسبح لقرائته فقال البنی علیه السلام الحمد لله الحمد لله
جعل فی امی من اثر ان اخصر نفسی معتم قال ثم جلس وسطا لیعزل نفسه فینا ثم قال
بینه بکذا فخلق القوم فلم یعرفوا رسول الله علیه السلام منهم اصداف ال و کانوا یضعفوا و الما یحضر

قتال الی صلی اللہ علیہ وسلم الترو صعا لیک المہاجرین ما فیہ التام یوم القیامۃ جلوس الخ
 قتل عدیانکم نصف یوم کان مقدارہ خمس ما فیہ عام من ما گروہی نویم ار قتلہما حارین کہ ایشان
 بعضی را اعدام نمود و پستیدہ نمود و مدحی دیگر از نہ ہنگی و قاری بر ما سجدہ نمود و ما استماع
 میکردیم قرات و بر اسمعیر علیہ السلام میامد و بر سر ایشان و چون قاری ویرا دید نماز متوقف گشت و بعد
 علیہ السلام بر اسلام کرد و کہت شما آنروز یہ کار بود و کہتیم ما رسول صدقاری میجو اعد و ما سماع
 میکردیم قرآن خواندن اورا انگاہ کہت اسمعیر علیہ السلام الحمد للہ کہ اندر امت من گروہی آورید
 کہ مرا ضرر نمود اما اندر محبت ایشان مسرکم انگاہ اندر میان بہست چون یکی را مانع و در برابر کرد
 پس حلقہ کرد و در این گروہ و کسل بدریان آن حلقہ اسمعیر را علیہ السلام از ایشان مار می نشاست
 انگاہ مرا ایشان را کہت شارت فرما را ما وای برویشان ہما تر یہ بعید روی تمام اندر در درخت
 کہ اندر آید بہست پیش از تو گران بہم بود آن یا بعد سال شد و این حررا بین بروایت
 مختلف میامد اما اختلاف اندر عمارت است معنی ہمد رستا و یکی است استی و قال الشیخ العارف
 ما بعد الشیخ شہاب الدین السہروردی فی الخوارف احرا الوفرۃ ظاہری والدہ الی الفصل
 الخاطی المقدسی قال احرا الوفرۃ محمد بن عبد الملک المنطوری السہروردی قال انما الوعلی الفضل
 بن منصور بن نصر انکا غدی السہروردی احارۃ قال حدثنا التہمیم بن کلیق قال حدثنا ابو بکر عمار بن
 اسحاق قال حدثنا سعید بن عامر عن عبد العزیز بن عقیب عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا
 عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوامر علیہ حضرت فقال ما رسول اللہ ان قتلہم اشک
 بد جلوس الخ فی الاغیار سن یوم و ہو مسائہ عام معج ما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال حکم من یبدا شیا فقال ندوی نعم ما رسول اللہ فقال ہات مات البدوی شہر
 قد است حیۃ الموی کہدی الخ ترجمہ از ما رحمتہ گریہ دارم حکری کہ کور اکسید بیج مسونی اسر
 فرودست کہ شینہ عشق ویم ما رسول و علام من یہ داند و گری بہ فتوا حد رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم پس جب کہ رو بہ خدا و رقص کرد اصحاب وی ہمراہ وی تا کہ افتاد حیا در

از دوش مبارک وی پس وقتی که فارغ شدند رفتند هر کسی طرف خانه خود گرفت مساوی این ابوذر
 چه نیکو است لعجب تو یا رسول الله پس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله یعنی چنین کلام مکن یا مساوی نیست
 بزرگ آنکه که بخندید وقت نشیندن و ذکر و دست ختم قسم رواه رسول الله صلی الله علیه و آله
 و سلم تقسیم کرد و در مبارک را که آنکه حاضر بودند یا چهار صد یا چهل و پنج یا شصت یا هفتاد
 این حدیث بتام و کمال از کتاب مرقی القلوب مختصر خواهد بود و جواب سوال منشی مزاج
 مولانا شاد عبد العزیز دهلوی میگوید استماع غناء و صحبت با از مزامیر و ملاهی و رند و برب خفی
 رحمة الله علیه روایات مختلف دارد واضح آنست که جایزه است و دوزخ هم جایزه است و احیاء
 کثیره مؤید این روایات است انقی و احادیث صحیحیه مشتمله سماع آنحضرت صلی الله علیه و آله
 و سلم صحابه که ام بخفور علیه السلام در کتب صحاح و دوازده یاخته اند و مختلفه بسیار اند الاول
 عن النبی بن النبی صلی الله علیه و آله و سلم مر بعض از قومه المدینه که پیغمبر خدا آمدند
 بسوی بعضی که چاهای مدینه فاذا هو یجوز القصرین بدفن پس ناگاه رسید به ختران که
 میزدند و راویان و سر و میگرد و میگفتند شجر سخن جوار من بنی النجاره یا حبه احمد
 من جاره ای خوشحال خبر اصابی الله علیه و سلم از جهت مسایه فقال النبی صلی
 الله علیه و سلم اتی اجلک پس فرمود پیغمبر خدا که من دوست میدارم شما را از جهت این ماجه
 نزد منی که از لقاءات محدثین است الثاني عن الربیع بن خضر قال قال جابر النبی صلی
 الله علیه و سلم قد دخل حین بنی علی و لیست از ربیع و خمر معوذ پس غفر که از انصار بود
 گفت آید پیغمبر خدا پس در آمد وقتی که بنابر من واقع شد یعنی بعد از شب زفاف مجالس علی و از
 کجا سبک منی پس شب بر بستر من مانند نشستن تو بقرب من فجاءت جواریر یات لنا فیض
 بالذات پس خمر کان که از ما بودند و زدن شروع کردند و دیدن من قتل من ابانمی یوم
 بدو دزدید میگردند که آنرا که کشته شده بودند از پیران ما زود برد و دران ندید به اشعار اخیر
 بود که بدان تشجیع میکردند بر قتال انذالت احدی ائمن چون گفت یکی از ایشان و غنیانی

يعلم ما في صدورهم يا سميع يست که میداد چیری را که مردا بابتد فقال عليه السلام دعني شأ
 وقول الذي كنت تكلمين بكذا را این سخن را و بگو آنچه میگفتی قبل یعنی سماع که بدان میسر داحت
 متول باش آخره العارصی فی کتاب النکاح و این حدیث نیز صریحا دلالت عا میکند العار
 عن عائشة رضي الله عنها قالت حضرت امراة الى رجل من الانصار المرح تشريح این حدیث او
 شرح مشکوٰۃ که شدت دار لعل لکوه درین حدیث است معلوم میشود که طلاق امور عسار
 سلال صحیح است الرابع عن ابن عباس قال الممت عائشة قریة لباس الانصار فحار
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اهدیم العاة فاولو نعم نکاح کرده وادرنی راعائش ار
 اهل قرأت خود که از انصار بود پس اید سیمر صلی الله علیه وسلم نفس بود و مرستاد به آن
 و پیشتر به را اینی بحاله روح مردمان گفتند آری قال ارسلتم معمارین یعنی قانت لافرمود
 مرستاد به ما و کسی را که نفس کد عائشہ گفت که به قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
 الانصار قوم ميم غزل فلو بعثتم معمارین يقول انما لم اقبل ما و حیا کم مود بهیم
 حاصلی الله علیه وسلم بدستی که انصار قومی اند که در اینها سرل بسیار است یعنی غرت
 با شعار مطر به بسیار میدارند پس کاش میفرستادید محب آن عروس شمس را که بگفت
 و او اسکیر و این مضمون که لطیف تهنیت و مسامر کاد می گفت میتد آیدیم شما آیدیم پس نده
 و او را را حدایتعالی و ریده دار و شمارا اخره این مامته فی کتاب النکاح الخامس
 عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما فعلت فلانة فتميمه كانت
 عند ابرو دیت ارعائش صدیقہ رضي الله عنها بدستی که سیمر منداصلی الله علیه وسلم
 فرمود به حال فلان نزد شد که تمیمه بود و نزد عائشہ بر و برتری یافت فقال اهدینا ما ازل
 به و هما عائشہ گفت که عروس ساخته مرستاده ام و در الطرب زوچ او قال فلما انبثتم معا
 سجا رتبه لقب بالدف و نفی فرمود پس چرا انصرستادید محبان و متمرزی که میزد و در را و نفی
 قال عائشہ ما و انقول قال انما لم اقبل ما و الحمد لله عائشہ رضي الله عنها گفت که سیمه

یعنی آن سرانده فرمود که میگفت آتینا کم آتینا کم یعنی آن کلمات که بالا گذشت اخرجه الحافظ
 آتقی الدین محمد بن شیخ العالم محمد الدین علی بن وهب القشیری فی کتاب مقتضای السؤل
 لنبذ و این حدیث متقارب اللفظ والمعنی با حدیث سابقه است که امر السما و ابن مائه
 الثمین نه اذ قالت الایاتی المد قال نه اقیته نبی فلان تجبین ان یبیک فقتنا ای عا نشه
 ایامی شناسی این زن را پس گفت عا نشه نه ای پیغمبر خدا فرمود این مغنیه فلان قوم است
 دوست میداری که بسرا بد برای تو پس سرانده برآی او فقال البی صلی الله علیه وسلم
 قد نفخ الشیطان فتمیرها لیس فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم که دم کرد شیطان در تنویر اخام
 پنی او صاحب نغمه عاشق گوید مراد از نفخ شیطان در منخرن مالش کنایه از تکبر و اعجاب نفس
 وی است که آن زن بوقت سرانیدن خود در حالت کمال طرب غلبه سرور راه تکبر و اعجاب
 نفس که از عمل شیطان است سلوک نمود و ظاهراً است که این حالت اگر بحالت قرآن خواندن
 و ذکر و تسبیح کردن عارض شود متعجب است و در حدیث آمده است ان خود بانه من شیطان
 الرحیم من نفخه و نفسه و نفخه کبر آمده است از امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی
 الله عنه و کمال النجاری و اگر انجیل اخیر دلالت بر حرمت غنا کند منافی صدر حدیث خواهد شد
 که مفید سلامت آفتبته و لا تکن من الغافلین رداه النسانی السالین عن بیه بن الحصب
 الاسلامی رضی الله عنه قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض معارضة فلما انصرف جاریه
 جاریه سودا و اذ قالت یا رسول الله انی کنت تدرت ان رسول الله سالما ان اضرب بین یگی
 به الدف و التقی از بیه بن الحصب الاسلامی که از شاهپیر صحابه است گفت بیرون آمد آنحضرت
 و بعضی غزوات خود پس آن هنگامی که برگشت آنحضرت از غزاه آمد آنحضرت را زنی سیاه
 حبشیه بود بازگشت سیاه بود پس گفت آن زن بدرستی که نذر کرده ام اگر باز گردانم ترا
 خدا تعالی از سفر سیاهت که بزخم پیش تو و فرمود گویم بجهت شادانی کردن بقدم
 تو و سلامت تو نذر پیمان بستن بخداست فقال رسول الله پس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه

مسلم این کتب عزت قاضی و اگر هستی تو مدبر کرد پس بر سر و بر او آلاء و اگر بر سر کرد
 پس بر سر بداند حکما را در و بر سر اعتناست بعضی مساجد و استه اندر مطلقا و بعضی مکرر و گاه
 سلطان و بعضی مساجد و استه اندر عرائش و اعیاد و اساسا از سر و برای مشروع و عید
 مسیح و عید است و بعضی آنکه حنا بیل دارد و ندارد فرقی نهاد و اما که اول کرده است
 اتفاق و این حدیث دلیل امامت حضرت است زیرا که آنحضرت صلی الله علیه و سلم امر کرد
 نوامی بدو در خانه آنحضرت و آنحضرت را است که بدین است است مگر چیزی که از حدیث ظاهر
 و قریب است و این هم به هم را به هم است و نزد حنا بیل کافی است و در آن مساجد و در این
 خانه است و اما در حدیثی که در مساجد اتفاق بین لالت که در حدیث بر امامت حضرت و بلکه بر او
 مستحق و بر این هم به هم است زیرا که سرور مقدم شریعت رسول خدا صلی الله علیه و سلم و امامت
 قریب و عبادت است و در آنکه سماع اصوات الناس مساجد است اگر حالی باشد از نه که
 قالوا آنحضرت صلی الله علیه و سلم نفرس کرد و اگر کسی و هم فرمود که اگر بد کرده بدین و بر
 یا بخت آنکه تنی در و در کثرت و بود چون حکم و اگر کرد حکم و می سر معلوم شد یا بخت آنکه تنی
 است عید که به است و در و است و در و او را بر سر کرده پس فافهم عجایب تصرف یکشت آن در
 که میرود و را در خل ابو کریمی تصرف پس در آمد ابو کریمی الصمد عنه و حال که آن زن و در
 تم و دخل علی و بی تصرف و بعد از آن در آمد رسی الصمد عنه و آن زن و میروم و دخل عثمان
 تصرف و پیشتر در آمد عثمان رسی الصمد عنه و میروم و دخل عمر بعد از آن در آمد عمر رسی
 عنه فانفتحت الدف تحت استهایل و حاجت آن زن و در را بر و بر و در و قدم علیا البس
 و در و در همان کرد و قال سوال بعدی گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم ان الشیطان یو
 سک یا عمر بدستی که شیطان هر اینه میسر از تو ای عمراتی گفت حال است و بی تصرف
 من بودم نشسته و می میرد و دخل ابو بکر و بی تصرف تم و دخل علی و بی تصرف تم و دخل
 و بی تصرف فلما دخلت انت یا عمر انفتحت الدف لیس قتیله در آمدی تو آمدت و می و

رواد الترمذی و قال ترا حدیث حسن صحیح غریب استمال درین حدیث است که چگونه تقریر کرد
 انحضرت منل آن زن را سخت بلکه امر کرد او را بدان و همچنین نزد دخول ابو بکر و علی و عثمان
 و نام کرد او را در آخر شیطان جواب میگویی که چون اعتقاد کرد آن زن کیشتن رسول خدا صلوات
 الله علیه و سلم بسلاست نعمتی از خدا بمو جبهه که گذاری و سرور و شادمانی و در واقع همچنین
 امر کرد او را بوفای نذر وی و بیرون آمدن زدن از صفت لهو صفت حقانیت و از کرامت
 باستی و لیکن حاصل میشد بادی و اقل آن و چون زیاده از حد تجاوز کرد و بحد مکرده کشید
 موافق افتاد وقت آمدن عمر گفت انحضرت آنچه گفت و اشارت کرد و نفع زیادت و استکثار از آن
 و کردن آن بی ضرورت و مریضی مکرده و ماسی بخیم کشید و اما ترک کردن انحضرت و دو چهار پی
 که در ایام منی پیش عائشه رضی الله عنها دفن میزدند و تقنی میکردند و عیال خود را بیک حدیث
 و آن ظاهر در استمرار است از جهت بودن ایام عید پس حالات متعاقب آنند بعضی افتخاری
 استمرار میکنند و بعضی نمیکند زیاده ذکر کرد این کلام را توشیحی و نقل کرده است از وی
 طیبی و احمد اعلم الناس قال عائشه رضی الله عنها دخل علی ابو بکر رضی الله عنه و تحت
 باریان بن جوی و شرح ان حدیث از مدارج النبوت بالا گذشت و هم در مشکوٰۃ مذکور است
 التاسع عن محمد بن حاطب الجعفی مرویست از محمد بن حاطب که سجایای است از قوم جعفی
 رسول الله صلی الله علیه و سلم فصل باین الحلال و الحرام الله و الصوت فی الکناح و رواه
 الترمذی و ابن ماجه و النسای و فرق است در میان حلال که کناح است و حرام که زنا است و زدن
 و آواز خوش در وقت کناح یعنی سدا ین العاشع عن عائشه رضی الله عنها قالت قال رسول الله
 صلی الله علیه و سلم اعلموا ان الکناح و اوجله فی المساجد و اضره علیه بالدفوف استمارا لکن ین
 عقد شری را که کناح است و بگردانیدن آنرا در مسجد و برنید بران و چهار راه الترمذی و قال یزید
 حدیث غریب و هم از شرح مشکوٰۃ بالا گذشت الحادی عشر اعن عامر بن سعد قال قلت
 علی قرطبه بن کعب و ابی مسعود الانصاری فی عرس و اذ اجاور یقینین فقلت ای صاحبی سوا

الله صلى الله عليه وسلم اهل بيته افضل من كل اهل بيت الا بعد الله تعالى
 قد حرص لساني اللطيف العرس رواءه الساني وكذا في المشكوة صاحب مباح السموت لم يوجب
 ورمي كونه آووده است كما الوسمود العماري رضى الله عنه كما او رايدى تير سگونييد بالسند انكر
 در عروده ندر حاضر بود يا بخت انكر مسكن دى بدرد ووصلى ديگر ارا عياى مساجد با هم شمشير
 بود ودر سماع عماريكي ودر دوى ديگر كه حاضر بود و شنييدن ايتيان عمار را سروي گران آمد
 انكار نمود اى صاحبى رسول الله انما اى دو بار سيمى صلى الله عليه وسلم شما سروي شمشير
 البيان گفتند اگر ميخواي كه تو خير بشوي ما ما مشين و نشنود اگر بدرد و اذن داده است ما را يا
 خدا صلى الله عليه وسلم كه بتسليم و ايس در عروسي بود كه تشي در آن ماتفق سماع است ما را ترايد
 خداوند من جعفر كه ما نيكا رولع و مشغوف بود و معاويه سيراوي شريك مواقع بود و ما وى بود
 و تحت ميمورس معاويه اظهار انكار كرد و در خداوند عيب گرفت مردى و گفت معاويه را
 او ايمت تو به مقتدى لوى روى ديگر عبد الله بن معاويه آمده ما را رسيد كه او و وقتك سار
 كه معاويه را رست گفت ايس را نكر كه چي ميكنه كين را انكار يا را آمدنى و ايس ما معلوم شد كه خدا را
 آنحضرت صلى الله عليه وسلم صحابه سماع غنا سكر و در وقتك كه اذن داده است ما را سيمى خدا صلى الله عليه وسلم
 در اين لجه روى معلوم شد اطلاق لوه قتل مباح هم مى آيد و هم معلوم شد كه هر چه در ارم نيت انكار
 عيشه و زعمه عشاق آردى الحافظ محمد بن طاهر بن كتاب صفة القصة في حياة ابي عبد الله بن ابي
 مليكة ان عائشة رضى الله عنها حدثت ان كانت عند النبي صلى الله عليه وسلم امره لغيري فاستاذن عرس
 الحيات فلى الله عنه فالتقت الذي و قامت فدخل عمر النبي صلى الله عليه وسلم العبيد فقال ما لى
 انت و اتمى ما امكنك يا رسول الله فذكر له الخبر فقال لا يخرج حتى اسمع عما كان بيني و رسول الله صلى
 الله عليه وسلم فسمع و افتح ابن طاهر بن علي الجوزي قال لولا من رواه انكار ان عبد الله لم يكن
 كسوة الحق في الصميم لكانت كسوة في انهم كلامه و قال الشيخ الامام العالم القائل الحق في
 كمال الدين ابو الفضل جعفر بن علي الاوقشي الشافعي رحمه الله عليه في الاستماع

بعد ذکر الحدیث الذکور و الکلام فی بکار غیر قدیم و قد مذکور ابن جبران فی کتاب الشیخان
 و قال ابن الجوزی ما تعلیم قدیم کافیه در واه الخطیب من روایت عید الزواق عن بکار و جعل
 فیہ برادر رئیس فی طریق ابن طاهر رواه الحافظ العالم الشیخ محمد بن یحیی الفارسی فی
 کتاب غیر طریق الخطیب غیر طریق ابن طاهر فقال حدیثنا ابو یحیی عن ابی مسرور حدیثنا
 چون حدیثنا عبد الجبار بن الورد و سمعت ابن ابی ملیکة یقول قالت عائشة الی اخر الحدیث ففی
 فی طریق عبد الجبار بن الورد بدل بکار ثقیه انتهى ترجمہ حدیث اینست کہ روایت میکند حافظ
 محمد ابن طاهر در کتاب خود کہ صفوة التصوف است باسماء و خدش کہ سلسل است تا حیدر
 ابن ابی ملیکة گفت عبد الله کہ بدستی کہ عائشة رضی الله عنہا حدیث کردہ است و را
 کہ بتحقیق بود فی نزد رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کہ تعنی میکرد پس طایب دن کہ در عمر بن
 خطاب رضی الله عنہ پس اینست معنیہ مذکورہ را و برخواست پس داخل شد عمر بن خطاب
 در آن حال کہ بنی صلی الله علیہ وسلم خنک میکرد پس گفت عمر بن خطاب قربانت شود
 پذیرد و ما درین یارسول الله چه چیز بخندہ آور و فراموش پس گفت آنحضرت صلی الله
 علیہ وسلم صورت حال را پس گفت عمر رضی الله عنہ بخاکم رفت تا کہ نشنوم اذان قسم
 کہ شنیدہ است رسول خدا صلی الله علیہ وسلم پس شنیدہ چنان فقط امتحان کردہ
 است ابن طاهر با این حدیث بر جواز غیایا و ن و گفته کہ اگر در روایات بکار بن عبد الله
 نبودی ہر آنکہ حکم کردم بر صحت حدیث مذکور و لاحق خودم از ابی عادیثی کہ در صحیح بخاری و در
 مسلم اند لیکن کلام کردہ شدہ است در بکار یعنی در بودن او موافق شرائط و تہمیدین گفتہ
 است لیکن صاحب امتناع مظہر کلام مذکور رفع نمودہ میگردد بیکہ کلام در بکار غیر قدیم است
 و دومی بسبب وجہی آنکہ ابن جبران او را در کتاب خود و مخرجات ذکر کردہ دوم آنکہ ابی جوز
 نیز گفته کہ نمیدانم قدیمی در بکار سوم آنکہ خطیب ہمین حدیث را بر روایت عبد الزواق
 از بکار نقل کردہ و ضعف را در حدیث بجهت راضی دیگر گفته کہ او نیست و طریق ابن طاهر

ایس کار زو خطیب هم ار ثقات ناس شد و طبع نظر نقابست کار فاکهی درباری که
 با مسند صحیح همین حدیث را از عبد الحارث الوردی بدل کار روایت کرده و عبد الحارث
 نقه است اما الشاق لیس و صحت حدیب و دوق اسنادش استتاهای ماتی عامه صحیح مسند
 که اس حدیب ربان فاطم است مراد نام سکرین را و سطل است جلدی متعصین را
 که مخصوص مگر اندام است سماع عتار ایاام اعدا و تقریرات سرور مساند ما که افعله
 احادیث مذکور در امانت عتار و صم صحاح اند یا از قسم حال و احتیاج نه و دهم
 بر جمهور محدثین و فقهاء صحیح است انهی مولانا شاد عبد العزیز دهلوی در کیه صد و حجم نقه
 انما عسیر یسجد عباد مقبول بالاب لهود و مرابیر ما جماع فقهاء اربعه حرام است و شایع
 خطا می گوید که از صوفیه عباد محرم راستی ده و ناس عزت نکرده بلکه سیدالکماله حفید
 اعدادی گوید که آنکه در سنج رزوق فاسی گوید اسماغ حرام کالیستی بی سماع
 عبد الاطیر اردا که ریگان اهل سنت متعبد اند و از رطب قوال با مسمون
 موافق از کسی که خوف فتنه اردو نباشد نوده است نه از امر و جوس شکل و درین
 اسی که دیدنش باعث سموت شود و اکثر سماع ایشان از نفس در کربت و نادر شوق
 لطافات یاد کرد و وصل که و رب الاطساق است در حالات محبین و نفلوای محبت
 و این قسم عتار احرام گفتن مخالف ترع بلکه مخالف مذہب خود ایشان سر برست
 سنج مقتول در کتاب الدروس ذکر کرده است که بخیر العتار مشروطی العرش
 و عتار است که از ترویج سماع رد امامیه حیرت است که بر اسر مایه فساد و تمیر مسول
 و بهوان یکون المسیح امرأة ولا یکون رجلاً ولا کول استعری الکها ولا یکون کدنا
 که انی ترج العباد ترجمه آنکه سماع کسده زن باشد مرد و شعر و بهجو باشد غلام
 در اینجا مل نماید که که سماع ازین به قدر و فرج ربادت دارد در سماع از مرد و اسی
 و در بعضی الناس است سنج الاسلام گفت عباس و غیره گفت که سنج الوکر

الطرسوی الحوی گفت که بیکه میمان کسی بودم میزبان کنیزکی داشت که چیرنی میخوانست خواندند که
 بخواند شعر لائمی فیا بنشره فافکله ادا آنرا و به ترجمه یعنی مرا در عشق تو ملامت کردند و قید کردند و پیش
 گفتند و گفت ملامت نکرد و در محضر تو نکر تو این سخن مثنی است بر سبب التوحیب و در پیشی بر پای
 خاسته بنگی چند بنزد و گفت که ملامت نکرد و در محضر تو نکر تو این حرف بگفت و میفتاد و رفت از دنیا
 شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله باکو گفت که ابو بکر از در خانه فروزی بکجه در سماع بود که گویند
 چیرنی بخواند بیارسی وی برخواست با پشت راست از گاه گفت نفس از تو و میفتاد و در پیش
 شد و رفت همانا که انجائی بوده در پشت وی که بجزارت و جذب بر فتنه و شیوان مقصود و مجرور را
 ایستادن باشد شیخ الاسلام گفت که ابو القاسم سلخ با قومی در همانی بود و گویند برخواستند
 کل بیت انت ساکنه به غیر محتاج الی السراج به و حیک المیمون حجت به به یوم باقی الدنیا
 بالبح به لا اناح الله فی فرج به یوم ادعوتک بالفرج به ابو القاسم سلخ دست راست
 برداشت و بانگ زد و میفتاد و بنگرید بر فتنه بود ترجمه یعنی در هر خانه که تو ساکن می باشی آید
 بجز غایت و بیک المیمون یعنی رومی مبارک تو حجت ماست در آن روز که مردم حجت ماست
 از عداوت و عبادت لا اناح الله یعنی تدمر خدا تعالی خلاصی در ادا دمی که از تو خوا
 خواهم شیخ الاسلام گفته که یکی از ائمه گفت در دنیا پور حاد و نه بود که مردم از شهر سرور و نه
 بودند من در مسجد بودم در آن مجلس در پیشی و یکدیگر گویند و آمد و در پیشی بر گفته چیرنی
 خواند شعر لائمی فیا بنشره فافکله ادا آنرا و به ترجمه یعنی مرا در عشق تو ملامت کردند و قید کردند و پیش
 بسک به بین الجولج لم یشره احد به آن در پیشی میفتاد و میطیبتاد و نماز از گاه بیامرد
 چون بگریه تم رفته بود ترجمه یعنی یافتیم میان خود و محبت تو آشنائی چشید که بسبب آید آن
 تا قوی که به بسبب آید و این وجود نگیرد زیرا که ابد زبانی است غیر قنای از جانب آینه چنانکه از این
 زمانی است غیر قنای از جانب گذشته و غیر قنای از آتشی فی پس انقضا و محبت متعلق بود
 بحال یعنی بیرون خواهم رفت از دنیا در حالی که دوستی شما در میان بجا بود یک سینه قرار

اگر چه بیگس را آن شور و سبب هیچ الاسلام گفت که ذوالنون مصری و شعلی و حراندان
 نوری و الوالحس در این همه در میان موفقه اند و همه الله تعالی سمن اذانتان سمن
 تریستند و غیر اربسان بوده اند بر سر اسب و سریدال که در سماع رفته اند به در سماع نور
 وجه در سماع عمر آن هیچ الاسلام گفت که در سماع که دیدار آید و در گوش با و بود
 و دیده با و بود و به جای طاق و بهوش بود الیغیرا الوکر مصری گوید که امام می محمد بن
 است ما حنید بودم و الوالحس نوری و جماعتی از شلح صوفیان و قوال خیری بود
 نوری و خواست و رقص میکرد و حدیث میست بود نوری و اسر حنید آمد و گفت به غیره و آن
 است بخوانید ایما لیستحسب الدائن یستحقون جیدا گفت و قوی الحال بحسب
 حاصل شده و قوی ممتنع من السخا صایبی الوکر مصری این آیت بخواند بطریق تخریر
 می احاطت یکمید و ناظر مکرر در سماع آمانی که سماع قول دارد حدیث گفت یعنی جامع
 که میس و تاست قدم اند چون حال می می ایشانرا سجد و پیر متحرک حسین است بلکه ایشان
 حرکت منوی سماع از چون حرکت ابرسی صاحب کین یکبار است و صاحب تلویح دیگر
 و هم در این است مولا مارومی روزی مصر بود که آوار رباب آواز صریح است
 که مایشنویم منکری گفت که نه بها آوار میسوم چوست که جهان گرم بیسوم که مولا ما
 خدمت مولا ما فرمود کلاً و حاشا ایجه مایشنویم آواز از نازندل در است و ایجه وی میسوم
 آوار و ارشدن اسب انتهی چه خوش گفته اند شعر صریح است از باب بیسوم به
 لو بستان در و من فتح باب میسوم به و هم مولا مار میسوم میسوم باید میسومی الیک
 از ناک رباب به همچو مستاقاں خیال آن خطاب به ماله نه نا و تمید و بل به جبر کی ماند
 بدان نا تو رگل به پس بدای مانتقاں آمد سماع به کاندرو مانتقاں اجتماع قوی
 حیالات صیر بلکه صورت گودار ناک صیر به آتش عتق ارواگت تیر به ایجا که آتش آل
 جو ریر به ایضا امارا کین عمار السوید به حر نگدار بدو می کل بود به در سماع منوی

مولانا در مولا امجد الصلی بحر العلوم می نویسد غرض از این تقریر بیان علاقه استعاره است
 و شباهت در میان انسان کامل و معنی حقیقی فی ظاهر است بوجه دیگر زیرا که مولوی قد
 سره از ارباب سماع بود و در سماع آواز فی میفرمودند و حضرت ایشان را در وقت سماع فی حالا
 عظیمه دار میشدند و معارف مکتشف میشدند و در نفحات مذکور است که مولوی قاسم سر
 فرمودند که آواز از باب آواز صریح است ما میشنویم آواز پاز شدن و درشت چنانکه از
 استماع کلام انسان کامل اهل فهم را حالات عظیمه پیدا میشوند و معارف جمیع حاصل نمیشود
 میشوند ندیم استعاره کردند لفظ فی را برای انسان کامل و این مناسب مشرب مولوی
 و دیگر ارباب سماع است قدس سره از هم انتی و در مقام العارفین است و اثر اقیان گویند
 حرکت افلاک مثل رقصی است که اهل حال بواسطه بوارق قدسیه و شوارق النسیه میکنند
 و بمبداء اشراق النوا بر هر فلک با انواع است و فلک بواسطه هر اشراقی مستعد حرکت
 مناسب آن اشراق و بواسطه حرکت مستعد اشراقی و گراست چنانچه صوفیه را در سماع قوی
 عظیم میشود و در آنبار الاخیر است شیخ عثمان سیاح مرید شیخ رکن الدین ابو الفتح است صاحب
 ذوق و سماع بود بار در مجلس شیخ نصیر الدین محمود حاضر شد می و سماع کردی الاضاحل
 از شیخ نظام الدین که فرمود از شیخ ضیاء الدین دومی شنیده ام که مریاری بود او را
 در سماع عالی و ذوقی بود بعد نقل او را در خواب دیدم که درشت مقام رفیع یافته است
 فاما مغنوم نشسته است نه نیست اما مقام کردم و پرسیدم چرا مغنوم نشسته گفت اینمیه
 فاما لذتی و حالی که در سماع بود نمی یابم الاضاحل شیخ برهان الدین محمود ابی الخیر اسعدی
 رحمه الله علیه از اکابر علما وقت سلطان غیاث الدین بلبن بود موصوف بود و بوقوع علم
 و دانش و وجد و سماع جامع بود میان علوم شریعت و طریقت و وی شارق حدیث پیش
 مصنف سبند کرد و بعد نقل است که او بارها گفتی خدا غر و جبل مرا از هیچ کبیره نخواهد پرسید مگر
 از یکس که از او پرسیدند آن کبیره کدام است گفت جمیع است که جنگ بسیار شنیده ام

و این صانع اگر مانند هم تنومند قرار دهد بلی خاص ترقی حوص شمسی است که آرا تخته گوید
 بر او ترک خاک قرار و با طفل بخوراند مانند مرد علم کرده در اقتباس الاوار است
 شمع داد و قدس همه در جواب ملا عبدالقوی لندار و لائل قویه فرمود آری سر و دگر
 نصحت و عشق مانند در یک همه حرام است و سر و دگر عشق و محبت مولی مبغض از مال است
 مباح و دگر لندارات صاحب امتیاح که بر امانت مرابیه است فرمودند اگر چه میرا مال
 ما را می رسیده اند بلکه تصدیق هم روانه است استی یعنی آنکه حرمت او از نص قطعی مانند
 اما در حرمت مطلق با حسن محاسن مرابیه نص قطعی و از رانده مایه و است که آوار و
 دگر کوش مارک آنحضرت صلی الله علیه و سلم رسیده است و در حکم حسرت تبدیل خود
 و دگر و ربط در باب قصص حکایات از زرگان ناست است و اختلاف محل و حرمت
 هم و امانت طبل غار باں بر محل خود است اما حسن طبل محتال ناست نیست و متصل
 این اجمال از شرح مشکات و مدارج السوء و کیمیا سعادت و مقامات مظهری در کتاب
 مستطوره است و آقام را است که در اختلاف حلت و حرمت عمل بر رعیت و اولی اولی است
 و خاص در بیان و مولوی محمد اسماعیل تهید در جامع کتاب حرط المستقیم می رسیده
 و است که سماع و عمالی مرابیه و کثرت اختلاف آثار و بدول تهوت اگر چه از مسموعات
 شرعیه نیست لیکن امثال این امور را در حق سالکین حق حدود و در حق طالبان راه نیت
 خالی از حلال هم نایب فمید یالتس آنکه امثال این امور در حق متدیان مصر است و هم
 در حق منتهیان اما در حق متدیان قلب با سماع عنان خمار کتاب استماع مرابیه میشود
 و احتیاط اما در در حلت محدودت تهوت می کند و اما در حق منتهیان ریح جبر و سوبه
 فلت است السال سسم قاتل است و تعلق قلب با مادر او همین قبیل میشود و اما
 القبح آکاماب تحریم امثال این امور بنا بر حکمت عامه است بیا لتس آنکه امور هیچ منفذ
 تنزیه العقل مستقل نیست پس اگر چه امثال این امور در تریع دارد و قطع نظر از

مقتضای دستور آن ارتکاب معصیتی شرعی مجرّد اقدام بر این امور لازم می آید بنا بر علیه بر شعاعی
 یکزهیت امثال این اکتفا کرده شد پس طالب حق را باید که التفات صمیم قلب بسوی آن نماید
 آری اگر بطریق امور اتقاقیه امثال این امور پیش آیند مجاہدت بانکار آن امور ضرور نیست
 و قرض بحال فاعلان آن جائز نه باشد و فی الدین و تحکیم حلال لازم نیاید مگر در کیسای سعاد
 است آنکه با سرزد و باب و چنگ و دریا و چیزی ار رود گایانای عراقی بود که از رود داور
 نمی آمده است آنکه خوش باشد یا ناخوش بسبب آنکه این عادت شراب خوارگانست و هر
 بایشان مخصوص است حرام کرده اند به تبعیت شراب بآن سبب که شراب را بیاد و بدو از رو
 آن بچنانند اما طبل و شاهین و دوت اگر چه در آن جلال بود و حرام نیست که در خبری نیاید
 است و این چون رود بمانست که این نه اشعار شراب خوارگانست اما و طبل مختلفان حرام
 بود که شعرا را ایشانست و آن طبل و راز بود میان باریک و هر دو سپهرین اما شاهین اگر
 بسفر رود اگر نباشد حرام نیست که شبانه را عادت بوده است که زدند و شافعی میگوید
 دلیل بر آنکه شاهین حلال است که او از در گوش رسول صلی الله علیه و سلم آمد آنکشت
 در گوش کرد و ابن عمر رضی الله عنهما گفت گوش دار چون دست بدار و مر از خبر پس
 رخصت داد و ابن عمر را تا گوش دارد دلیل آن باشد که مباح است اما آنکشت در گوش
 کردن رسول الله صلی الله علیه و سلم دلیل آنست که او را در آن وقت حالی بوده با
 شریف و بزرگوار دانسته باشد که آن آواز او را مشغول کند که سماع اثری دارد و بدین
 شوق حق سبحانه تعالی تا نزدیک برساند کسی را که در عین آن کار نباشد و این بزرگ بود
 باضافت با حال ضعفا که ایشان را خود اینحال نبود اما کسی که عین کار بوده باشد که سماع
 او را شاعل بود و در حق او نقصان بود پس ناکرون سماع دلیل حرام نبود که بسیار
 مباح باشد که ازان دست بدارند اما دستور می دادند دلیل مباح بود و قطعا که از آن
 هیچ وجه دیگر نبود و اینست حضرت شاه علام علی در رساله مقام مظفری مدینه ویند که از آن

حضرت مودب بمل حضرت مودب و تقوی گردید در وقت سخت متعذر است که اسامات تمام شود
 و عمل موافق عمر گویند موقوف کرده اگر بر طبق روایت فقط و اظهار تقوی عمل نموده آید و اینها
 امور بر عت احتساب کرده شود بسیار عیبت است و میفرمودند استماع یثورت للقرعة والقرعة
 ثلث الرتبة کریم عاید یکصد رقت قلب و رقت قلب یکصد رجب السن انچه خوب
 رحمت الهی باشد بر احرام بود و در بر مرت مرا میراختلافی نیست مگروند در اسراس مانگه
 و بی مانگه روی رسول خدا صلی الله علیه و سلم در ای میفرمودند آواز بی سمع مبارک رسد
 گوش خود بناید مودب بعد الله من عمر عمره او را و عدم اسماع امر کرد و بی سمع
 که کمال تقوی و احترام را در حسین آوار است بر گال گفتند بیکه عمل بر عت معمول دارند
 و در رحمت احتساب اسماع بر میر نمایند که در حوازم علما را اختلاف است و ترک محله
 فیه و اولی بحسن اذ کمال تقوی ذکر سعی اختیار نموده در کبر موقوف داشته اند و دیگر
 ۲۸۵ حضرت محمد است اسماع و دو جماعه را مانع است که متقلب احوال و متدل او را
 متصف اند و وقتی حاضر اند و وقتی غائب گاهی و اعداد و گاهی مایه ایشاند از باب قلوب
 که در مقام تحلیات صفات را صفاتی لصفی و اراسی ماسمی متعلق و متحول اند بلول احوال
 بعد وقت الشان است و مستب امال حاصل مقام انسان و او اسم حال در حق انسان است
 و اسم ابروف و در شان شان متمتع بر مالی در قرض اند و زمانی در وسط فهم اما الوقت قبل
 از استحالیات و انبه که تمام از مقام قلب آمده متقلب قلب بسته و نکاست از قس احوال
 تحوان احوال مودب شده اند محاس اسماع و دو حد سمد و وقت الشان دائمی است
 و حال سال سرمدی نماید ال لا وقت لهم ولا حال فهم اما الوقت و ارباب السکین هم لا یملون
 الیس لا رجوع لهم اصلوا ولا فقد لهم قطعاً فیس لا فقد له لا و قد له اگر سوال کند که حضرت رسول
 علیه الصلوة و السلام فرموده لی مع الله وقت ارس حدت مفهوم میشود که وقت دائمی میشود
 جواب گویم بر تقدیر صحبت این حدیث یعنی از منسلخ از منوف وقت ستم خواسته اند ای

من الله وقت من فلا اشكال جوات یگر گویم که در وقت مستمر کیفیت خاصه احیاناً دست میدهند و آنرا
 که از وقت و وقت نادر مراد دارند و آن کیفیت ناوړه خواهند این زمان نیز اشکال مترفع میشود و آنکه
 از مشیایان آنکه بعد از وصول بدرج کمال وصول متعارفه جمال لایزال ایشان را برودت قوی
 دست میدهند و تسلیه تمام حاصل میشود که از عروج منازل وصول باز میدارد و چه منازل وصول نیز
 در پیش دارند و میل عروج دارند و آنرو می کمال قرب در بصورت سماع ایشان را سودمند است
 و حرارت بخش هر زمان بحد سماع ایشان را عروجی منازل قرب میسر شود و بتدبیر سماع و وجه قدرت
 و منافی عروج هر چه پیشتر از واقع شود و آنرا یعنی بالمتدی من لا یكون من ارباب القلوب ارباب القلوب
 مستسطون بین البتین و المنتهین و المنتهین من الفانی فی الله و الباقی بالله و هو الاصل الکامل
 و الاتماد و رجاء بعضها فوق بعض الوصول مراتب لا یمکن قطعاً ابد الا بدین ارتفاع سماع مشروط بشروط
 است از جمله آن عدم اعتقاد است بحال خویش و اگر تمامی خویش را تقدیم بخود آری سماع او را نیز
 نحوی عروج می بخشند اما بعد از تسکین از مقام فرودی آید و شرائط در کتب اکابر مستقیم الاحوال
 که خواص الدارف و نحوه همین شد و اندک آنرا در اینها را بنویسند و است بلکه این قسم سماع در
 که در بنوق شافع شده است و این نوع اجتماع که درین اوان متعارف گشته شک نیست که بعضی
 محض است انتهى را قلم گوید از دیده انصاف باید دید بر وجه و سماع ماموران فی زمانه و اینها
 است خواججه عبدالغنی بنجامی او نیز از اصحاب صاحب از واق مولانا سعد الدین بود و از احفاد
 شیخ الاسلام جهام قدس سرها و تربت او نیز و یک جد اوست جناب مولانا عبدالرحمن بنجامی
 او امانت کرده به سفر حجاز نیز رفته بود و در آن سفر اکابر و اخلاص بسیار بادی همراهی کردند و آن
 سفر از وی مشهور است و صاحب و اثر بزرگاش که در آن سفر چون گذر خواججه به تبریز اقل در می
 از مطهر این بیت سرگوش بموش او نهاد و پیروی مستقیم از تن کنید + یوسف من تو چشم
 پیروی خواججه مقارنه در اعراف از زمین بالا چیست چون فرود آید بدو زانوی ادب زین نشست
 غالباً خواججه را سر اشتغال ادای لوافل بسیار بود و قلم گوید ای درویش مقلد شیر بیت من

و نفس مسمی مطهرت کما ذکر دو مانده که نگار ایساں عمل کند و رکعاتش انکار کند حضرت سحر اسبح
عبد القدوس در مکتوب صده جعل و هم در حصص جمیع مراحل را مسمی باشد انچه متوق سماعی و دوق با
در وقت جمیع که دوق طافان در راست و شوق طافان را راست دست سید بسم و سوره سعاد
اندی خواند و محو مجلس جمیع طافان را برای سعاد اس دولت است هر که را هست مالک باد
و دوق در صلح مطلوب مردان است که متوق ایساں و طلب است چوں آن متوق پسب الله
و سب و هدایا متوق در کار شود مانند که طالب این دوق داس متوق در کار شود و در راه احد اند
و محو گردد و دوق طلب آن دوق و متوق شود و اگر چه در اذان ذوق و سب و دارد و در دوق
و متوق حق خود را بار بسته باشد که آنوقت خود را بخود کرد آرد و خود را را مال دارد و در کمال حرم
عظم است طالباں سالما چون خود را اندیده اس دولت و مابین سر سبیده اندا و سب باید
ساحب ما و سب چه دوق دهد و متوق کما رو یا سب که در مکان در لا مکان کشد و خیر سبهاں و بیدار
ان الوقت ایما که اندیکه صوفی درنی وقت خود مسرود و مطلوب خود حاصل میکند و باید و سب
لکاه مسودلی مع الله و سب در متور اس دست است و دوق اس دست سبهاں الله که ام دولت است
و سب و رانی ملذذ است که خود را اذان باز دارد و در دست خود و ما را آرد اجماع دوستان
ما ایتعالی حضور ایساں در مجلس جمیع از دست طبع اس دولت است ما را در حرکت مجلس جمیع و
مردان بچاره غلس را و دوق رو نماید و متوق دست و ما باید که مخلص صادق بود و سبک نشاند
حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم در شوق رانی و ذوق سبهاں در شوق و سب شمر سبید سبها
در داد و ما بچاره دیدار ال در لقا احد آمد حیدان لقا احد که ده که روا در کتف مبارک بر زمین افتاد
و عشق را بنیاد نهاد و گفت لبس بکنم شمس لبس بکنم شمس لبس بکنم شمس لبس بکنم شمس لبس بکنم
گندی به فلان طلبت کما و لا تانی الی آخره و حاجه قطب الدین قدس سره در سبیت خاندان دیده
کشکال جن جنر تسلیم را بد بر ران از حبس حال دیگر است که کدام مرد اس که حال خود در دوق
و متوق بارید مشرب این بچاره دیاران این بچاره این مشرب است و مع دلک ایساں الی الوقت

تیرانه تا در صحت وقت خود اقامت شرع کرده اند و نماز با وقت گذارده اند و جمعه و جماعت ترک نکرده اند
 که چه بیاقتند از دولت اقامت شرع یافتند و هر دولت که داشتند از دولت اقامت شرع داشتند
 پسندان نباید افتاد که از وقت یافتند و مساوت روی آورد که شيطان را داخل بود بعضی مبتدیان را
 این واقعه پیش آید و البیاض با فتنه من فلک پس خود را از تصنع و تکلیف دور دارند و در شوق
 ربانی و سبحانی در کار آرنند هر چند تنزه است حرمان روئیت تنزه از موهب است نه از خطوط و بوق
 و شوق سبحان در خطوط باشد که مطلوب جانست و از موهب و در باش که آن باب حرام است ای
 باد پیران مبدان صادق را دست گرفته در سماع در آوردند و اجازت دادند تا انشان در
 آمده اند و بعضی شایخ متحرک گشته اند و ادب آنست که لایق نیستی که آن متحرک بین یی است
 و چون اذن شایخ باشد ماذون گردد و در حضور و غیب در سماع شود و متحرک گردد و در لواجد
 و نا انقضای عالم این مشرب خواهد بود و چندین مشایخ کبار که اهل سماع بودند و تواجد کرده اند
 باذن شایخ کرده اند ای برادر غیر چه خواهی کرد با غیر چه خواهی بود و خدا این باش غیر این مبا
 و هر چه خواهی باش و محمد معین الدین نقشبندی بن خواجہ خاد و محمود بن میر سید شریف که از
 خواجہ علاء الدین عطار ختن خواجہ بہاؤ الدین نقشبند است رحمۃ اللہ علیہم در کتاب مرقع القلوب
 می آرد عن انس رضی اللہ عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یقول علیہ
 جبریل فقال یا رسول اللہ ان فقرکم یدخلون الجنة قبل الاغنیاء بنصف یوم و جموعہ
 عام فقر یجرب بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال افریکم من یبشیرنا شیئا فقال بدو فی نعم
 یا رسول اللہ فقال ہا ت فانشاء اللہ و فی شعر لکنت خیرۃ المومنین کبدت فی فلاح طیب
 اما ولا راقی الا الحبيب الذی شفقت و بہ ففتنہ رفیق و تر قافی فتوا جبر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم و تواجد اصحابہ مدتی سقط رداءہ عن منکبہ فیما فرغوا اومی کل واحد
 الی مکاد قال معاویہ بن ابوسفیان ما احسن لکم یا رسول اللہ فقال منہ یا معاویہ لیس
 بکرم من لم یبشیر عند سماع ذکر الحبيب ثم انتم ووا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من محافظہم بالروح

قلعه هذا الحديث أو رواية مسندكم كما سمعناه ووجدناه وقد تكلم في صحة صحاح الحديث ما وجدنا
 شيئا يقل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا كل واحد أهل الرأى وسامعهم اتقاهم و
 بهيستم الاما وما احسنهم حج الصدوق واهل الرأى في سامعهم وسمعهم ليقوم الحق وقسمتها
 لوصح انتهى وبعين تحقيق لذكركم ما سمعتم مني من غيري خواهد امدادها فيما استكم كما صاحت اوف ورموده انكره
 چون يا چه صوفی و حال جدیدین یافتند اگر گفتن که از اردو سامع است معذونی بزرگ آن یا چه را
 قسمت کند یا سلام کسی را بدهد و در کفایت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی گوید که الوصل صلح و راجع
 به سیدم گفت لیکن اهل الحقائق و بیان لاهل العلم و بیکه لاهل الفسق و الفجور
 تفرج بعضی اهل حقیقت را سماع مستحب است تا آنکه با سماع یا جذب حالتی بیکو کنند
 و یا در حالتی روی و علما را سماع است زیرا که اگر چه معنی است و در حالتی بیکو اما بوی
 حالتی روی کسب نمکند و ساق و فخار را کرده است زیرا که سماع جذب حالتی روی کند
 که خیال فاساده الیال قوت گیرد و انتهى بزمان وی محمد بن سلیمان الصعلکی العفقری
 امام و قته فی علوم اشریعیه و بهم در لغی است حواحه ابو الحسن خرقانی گفته اگر کسی سرود گوید
 و ما آن حق را خواهد متر ازان لود که قرآن خواند و مال حق را بخوابد ته ح زیرا که سرود
 فائده مرتب گردد و بر قرآن خواندن هیچ مانده مرتب گردد و در ذکره الما و لیا است که حوا
 شیخ ابو الحسن خرقانی هرگز سماع کردی شیخ ابوسعید بزیارت او آمد بن طعام خورد
 شیخ را گفت و ستوری هست که چیزی می گوید شیخ گفت ما را بر دای سماع نیست لیکن
 بر موافقت تو این تنویم پس تو الاال دست بیتی گفتند شیخ در چه عمر بزرگ این مکلف
 سماع کرده لود پس شیخ ابوسعید گفت ای شیخ وقت است که رجیری شیخ برخاست
 و سه بار استین بکنا بید و هفت بار قدم بر زمین برد و یوا خافاه بر موافقت او در جعفر
 آمد شیخ ابوسعید گفت ما سماع پس کن که نما با خراب شود و پس گفت بفرمت خدای که اینها
 در زمین بر موافقت تو در رقص آمد شیخ گفت سماع کسی را مسلم است که مالای وی تلقین

گفتند و بنید و از زیر پیرش تا تحت الشری پس اصحاب گفت اگر شما گویند که این قصص را بکنید
 بگویند بر موانعت قوی که بر خاسته اند و ایشان چنین باشند در مکتوب نود و سیوم حضرت
 یکی میری است بدانند که چون دلها و سرها را از این اسرار و معادون جواهر معانی است و مثال نهان
 بودن آن اسرار و جواهر در دلها چون نهان بودن آتش است در آهن و سنگ و سماع پدید
 آن اسرار است از دلها پس ظاهر نشود و اول سماع مگر آنچه بزرگ بود و اینها بدان هر که را
 بود بر وی خداوند عزوجل و مشتاق بود و بقیای وی و سماع و در حق وی محو است و حق
 و یاد و مود است محبت و عشق و یاد و بیرون آرنده است آتش سینه و یاد از نهان نگاه دارد
 کننده است مرآت احوال شریفه را از مکاشفات و ملاطفات که در صحنه پدید بیاورد هر که را از این
 خطی است و آن احوال شریفه را از زبان صوفیان و حدیث خواند این سماع حلال بود بلکه مستحب
 بلکه گفته اند لازم که این قدمی باشد که هر چه در عالم نزل بود چون سماع خداوند این قدم
 جد گردد چه ادا و نهاد خود گذشته هر چه بد رسد بگردد و در سماع هست و درستی حالت
 احادیث آمده است یکی از صحیح برائمی دلیل اینها یا گویند و آن آنست که روایت کرده اند
 است از انس رضی الله عنه که گفت نزد یک سول بودیم علیه السلام که مترجم بر سبیل صلوة
 علیه در رسید پس گفت یا رسول الله بشارت مژگانه در و ایشان است تو در اینست
 پیش از اغنیایان صد سال و آن نیم روز بود پس حضرت رسالت بدین بشارت خوش گشت
 گفت در میان شما کسی هست که شعر می بخواند پس بدوی گفت هست یا رسول الله گفت
 بیا بیا از نگاه بدوی این بیت خواند شعر قدسعت حقیقه الهوی کبیدی فلا طلب لها
 ولا راقی الا الحبيب الذي شغفت به فغدت رقی و ثباتی پس سول علیه السلام
 نوحه کرد و جابجا بیا و التواجد کرد و نثار دای مبارک از دوش مبارک میفتاد پس چون فایز
 و هر کسی بجای خویش قرار گرفت پس معاویه بن ابی سفیان گفت چه نیکو بازی شما است
 یا رسول الله فرمودند یا معاویه ای پس بگویم من لم ینر خند سماع و اگر الحبيب گفت و در این

ناما و یه کریم بود هر که بیدار کرد و دست و خنجرش نیایس ردا و اسرارک او را قسمت کرد
 بر حاضران بکمال صبر و کماله را قلم گوید و نیز تبارین تحقیق در مکتوبات حضرت شیخ
 عبدالقدوس گنگو بی مرقوم است ایضا و مانند که سماع مجروح او را بود در رمی است
 آخرت سینه حکایات شتران عرب که مجروح او ارجان است مگر و در که مابا بکمال
 مردانکار اس امر انکار مشاهده است مجروح فی الضیاع از لذت سماع نوح که مثل شکر
 عنین از لذت مسامرت و تعجب کردن حایل از معرفت خدا و بدین خنجر شخص است
 آدمیان خارج است و دست بردست زدن اصل آنست که روایت کرده اند عتیقه الغلام
 فی القدره یعنی از کسی است بیک دست بردست و مگر میرد چاک از آنکه تان با و
 حول حکم و از حوائج الوسیع الخیر لقل است که گفت در ویش چون در سماع دست
 زدن شهنوی که در دست باشد روی بیرون شود و چون یابمی رزین زدن شهنوی که
 ریا می بود بر بد و چون نعره زدن شهنوی که اندرون باشد بیرون رود و اما آنکه
 در سماع روا بود و می که علیه و جید در ماطن پدید آید چنانکه خویش را نگاه نتواند داشت
 شیخ عبدالرحمن اسلمی ابن عباد را جمع کرده است اندر کتاب السماع و در تفسیر فیه
 است که چون مال حضرت ابو بکر صدیق در راه حبش افعالی مالکایه تمام شد و
 استیلا یافت روزی گلیمی را بجای می گورته در گلو انداخته او را با هم بود و ساقه و مجلس
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم حاضر شده بودند حضرت جبرئیل نازل شد و پرسید
 که یا محمد ابو بکر را با خود این مال را می چه حال شد که باین لباس نشسته است آنکه
 صلی الله علیه و سلم فرمودند که همه مال خود را بر من و در راه من خرج کرده غلص
 گشت که خدا تعالی ابوبکر را اسلام فرموده است و می پرسد که بگویند نفر از من
 هستی ماکد و تی داری حضرت ابوبکر را بیدار اس حال می رود و او که مثال ابوبکر
 و چه هست شده بگفت که من بیستم که درت بایز و در گار جو و دارم و ابوبکر را بیدار

بهین می برانید که ابوعن بلی راض ابوعن بلی راض انتی و در کیمیا و سادات است
 عن بلی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا علی انت شی وانا شی فجل منی خذ یا
 عن بلی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا علی انت شی وانا شی فجل منی خذ یا
 گفت تو از منی و من از تو علی از شادی این قص کرد و چند بار یابی بر زمین زد چنانکه عادت
 باشد که در شادی و نشاط گفت و قال لجعفر شربت خلقی و خلقی فجل و هدر است و ما
 جنی الله عنه گشت تو بمن مانی بخلق او نیز از شادی قص کرد و قال صلی الله علیه وسلم
 لوزید بن حارثه انت اخونا و مولانا فجل و هدر است و زید بن حارثه رضی الله عنه را گفت
 تو برادر و مولای منی و مانی او از شادی قص کرد پس کسی که میگوید که این حرام است خطا
 می کند بلکه غایت این است که بازی باشد و بازی نیز حرام نیست و کسی که بآن سبب
 کند که آن حال که در دل او بیداری آید قوی تر شود و خود محمود است انتی و کان هذه القصة
 فی عمرة القضاء لکما دخل النبی صلی الله علیه وسلم مکة فبعثه سارة بنت خزيمة فنادی یا عم
 یا عم فنادا لکما علی فاقصم فیهما علی و زید و جعفر فاعطاهما لجمعهم انتی قال ابن ماجه
 بشام بن حماد و محمد بن الصباح قال لا حدثنا عبد الغفرین ابی خادم حدثنی ابی عن عبد الله بن
 عن عبد الله بن عمرو انه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یا خیار الحیار
 ابن الجبار و ابن التکبر و قال و یسئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن
 و عن سارة حتى نظرت الی البیضاء فخرجت من الاسفل حتی انی اقول اساقط هو
 بر رسول الله صلی الله علیه وسلم و هشام بن عمار من رجال استغیر مسلم صدق و محمد بن
 بن سفیان ابو جعفر التاجر صدوق ابن ابی خادم سلمه ابن دنیا صدوق فقیه من رجال
 و ابو فقیه عابد من رجال استغیر عبد الله بن مسلم نفسه فقیه مشهور من رجال استغیر لفری
 الضیاء و کتاب فیلب عالم است شیخ جلال لایح باد برادر شیخ عبد الرحمن آمده رسانید که
 که بندگان پیروی می گفتند خدمت اخو پر اشوق ربانی و ذوق سبحانی در اینتر از آورد و در اصطلاح
 کشید و در لواحد انداخت الحمد للهدرین فرح ابن فقیر حیان متفرج گشت که در حد نیاید و در کمال

گفت که حضرت مصطفیٰ صلی الله علیه و سلم بفرماید و کیش بگویم من کم نسرید که انصاف قبول کرد
 خدا در توفیق در اید و در دوق کند و توفیق وی است و غریب گیر و در میاد و بهیسته در جات
 و محاب میاں سماع مستغرق با ستم و این است در حال واده پیران حیت سعاد و اواسط
 سست بیرون سماع و صفا و جاری اید یعنی کم گویش مردان این اند و گری در اند قلند رایج گویند و گویند
 صغر بجد الحالیق محمد دانی و مود و سماع بسیار مکن که سماع بسیار انفاق بدید آورد و در وقت
 بسیاری سماع دل را میاند و در سماع انکار مکن سماع را اصحاب سماع بسیار اند بیجا بچه در ذکر و در
 که شمت و در کشف الحجب است بدانکه سماع را در مطناع حکم بای مختلف است همچنانکه ارادت اند
 محصل است و ستم باشد که کسی هر آرا حکم قطع کند و در مطناع مستمعاں برود و کرده اند یکی از مطناع
 است و در دیگر آنکه صحت مشهور و اندیش هر دو اصل مانده و آفات است زانچه تسید است
 خوش غفیاں آل مبی باشد که اند مردم مرکب بود اگر حق بود و حق و اگر باطل بود و باطل کسی را
 که مایه و طبع صفا و بود آنچه شود و همه صفا و مانند و محلی بهی اند و حکایات داود علیه السلام صادر
 آنکه صحت و داود تسید ند و کرده شد بدین معنی آنکه ارا اهل شقاوت بود و عمر امیر المیسائل تسید
 و آنکه اهل سعادت بود و در دعوت داود و مانند و بعضی آنکه اهل مبی بود و دعوت داود و بعضی
 اند و شایان بود و از آنچه هر حق را میبدند اگر مراد و تسیدند می اندران همه قدر حق را
 و اگر صوب داود تسیدند می اندران هدایت از حق و تسیدی ما از گل بار مایه
 بدیدی سر این شاکله پنداشند و گفت بدان اساطیر الاولین و عدا انکسین سعد بن ابی سرح
 که کاتب وی بود گفت خدا را که انما الحسن انما القین و قالون مصری گویند سماع و از حق
 است که دلها را در و را نگیزد و بر طلب حریص کند هر که اگر الحق شود و بحق را د باید و هر که محض
 شود و اندر رفته افتد و مراد آن است که سماع علت و اصل حق است بلکه مراد آنست که
 سماع باید تا مسمی شود و صوت مجر و ذل وی حمل دارد حق باشد حضرت حاجی شریف زبانی
 فرموده اند که در آثامی سماع صفائی و نسامی نهایت حاصل مگرد و که بیج چهر پوشیده نامراد عالم

و انچه اما مرکب بود و در عليان شوق در حال تحالت اما سکون در حال مساه و در حال کشف گنج
 گویند وجود و صفت مرید است و در وقت عارفان و گریه گند که در حرف مریدان است و خود توحید معانی
 محال مله تر از مریدان باید آید اما توحید تا تر است در حقیقت اندر ظن سمعی کشف نکرد و در حقیقت آن است
 که در روتی علی صدر اند و گیس مات گشت اید بالشیعیه بوده پس گفت **تُفَلِّکَ** ستمی گشت لایق بود
تُفَلِّکَ مسامح اندر پس سخن گفته اند اراحه آن یک لکالت از وجود داد و دیگری اشارت بود
 گردد و در یکس معنی قول جدید است اراحه حول سده نشانت که معنودا و اراحه است ارا
 او در آرد و در پس سخن گفته اند در اصل بهتم یکسا است اما که اید و لعلی یا پس
 در دل آدمی نماند که آنس در پس و سنگ و پنهان که مرجم آید رسک آن آنس رسک اگر در
 بهیمین آنس سلع اوار جوش خوردن گوهر دل را بخساید و چیر می پیدا آوردنی آنکه آدمی
 در آن اختیار می باشد اما میگوید که حکم سماع اول باید گرفت به سماع پنج چیر و در دل نماند که
 بلکه اگر در دل باشد بخساید و هر که در دل خبر می بود که آن در شرح محبوب است و خوب آن
 مطلوب است حول سماع ارا زیادت کس او را تو اب باشد و هر که در دل باطلی بود که در سماع
 مدوم با او را سماع عفاف بود هر که در دل ارا بهر دو حال است یکس رسیل ماری است و در
 طبع آن لبت نماند سماع او را سماع است اصل آنست که کسی را که دوسی حق لعلی عالی عالم است
 و بعد عشق رسیده سماع او را هم بود و آنکه در سماع سه مقام است اول هم و آنگاه و سماع
 انسی در سماع القدس است خواه کلان دهدی که نام ایشان محمد است این مولانا خواجگان
 اکسار و افتخار است و لوحه سماع حیرت و اوال نماند که آنکه کجای سوار سدی خوش آواران
 و فی لوازان در رکاب او نماند و احوال بودندی و لغص و در ایشان در رقص و سماع استی
 کتاب بنده اسما که شریب که گروس ارم را بهای بر اوار بر گان محصور است و سماع
 ارم و گویند که کما می انگریال آما و سماع تفتیش از آب روان دریا و ارگشت زارهای سواد
 و باره و سماع توحید از شجرهای نازد ارم و تفر و صحرای سیه است و سماع و در لیش ارم

کرامت تجوید بر کون عمود و از ابتدا ی آبادی تا حال هر جا گمی که می آید از بوی آن تا چیده ای
 نیز در انوش آن خطه سر مرز طبع ارباب نزدیک و دور عشق خیز شود رنگبیر سبیل با و مراد آباد
 است ایوب بشا و اما آخر که بمنه و کرمه کتاب بنادر آخر عشره و یقده ۲۸۹ که یکبار و دو صد و شصت
 و شش هجری میرایه اتمام و حله تمامی در بر گرفت

التماس مولف

ای طالب الباه حق باید دانست که آنچه اقوال و افعال و اعمال محققان قوم درین کتاب قوامند
 آن جمله از کتاب سنت بیرون نه میزند و بفعل و قول اصحاب کرام و اهل بیت عظام اینچنانچه
 در غیر است که اصحاب کتجوم با هم اقتدایم استیم و اهل بیتهی مثل سفیة نوح من که بهمانجا و من
 عنما یک البعض از آن مستخرج و مستنبط از قول و فعل ایشان حضرات اند و آن در کتب معتبره
 مثل کشف الجوبج عوارف العارف مذکور اند که از ما بخون محقق می باشد بر آن آمد و در آمدید از کتاب
 آنرا التلیق و ادن بنظر هر شرع و شوار است نه آنکه خلاف شرع است و اینها آنچه شیخ عبد الله احد و الد حضرت
 سیف بایند حقیقت او سبحانه هستی مطلق است اما در کسوت کونی خاک و در چشم مجربان می اندازد و دود
 معبود می سازد امتی و چنانچه تصور شیخ و صوفیه است و الله نسبت بجانب مرید حاضر و غایب است
 از ادل و مثل التلیق و سوال کردن جواب شنیدن از روحانیت ایشان و ادوات معاملات
 و کیفیات و حالات معرفت و حقیقت و غیره بعض موم از نا فهمیدگی اعتراض بر آن میکنند چون
 حسن برگی از البشرع تطبیق دادن نتوانست بر آن اعتراض نمود حضرت مجدد را اعتراضات
 او سخت گران آمد و نوشت که اعتراض شما از نا فهمیدگی است زیرا این قسم سخن نمیگوید و از غیرت
 خداوندی بترسید ملاحظه بزرگان ضروریست اما آنچه مقرر قوم است و لابد راه آنجا سخن گفتن
 نامناسب است فقه الفصایح در ذکر حضرت ایشان درین کتاب مفصل مرقوم است و حضرت
 عبد الله و سر مقدس سره میفرمایند سخن مردان مردان و اندو عقل نظامه و حسن نظامه نمیگوید
 سلیمان باید از زبان مردمان و اندو امام محمد غزالی در کتاب نقیض من الضلال فرموده است این

هم السالكون لطريق الله تعالى ثمانية دال سيرة هم احسن اسير وطريقتهم اصول بالطرق والاعمال
 اركى الاخلاق بل يجمع عقل العباد وحكمه الحكماء وعلم الواقفين على سرائر اسرار من العلماء
 ليسوا استيا من سيرة هم واحلافهم ويملوه ما هو سر من سرهم واليه سبيلنا فالجميع حركتهم و
 سكتهم في طاهرهم وداطنهم مقتضى من مكات النبوة وهم في قبضتهم لتأهول الملكة
 وارواح الالعباء عليهم الصلوة والسلام ويسمعون منهم اصواتا وقيتوس لهم فوائدهم تترى
 من مسابقة الصور والامثال الى درجات نصيب عنها الطاق للطن خلا كمال منسرين
 عنها الاسمال لفظه على حلا من كج الملكة الاحترار عنه وعلى الهمة متى الامر الى قرب يكاد تحيل منه
 طائفة الحلول وطائفة الاتحاد وطائفة الوصول وكل ذلك خطأ وبالجملة لم يبق منه
 شيئا بالدق فليس يدرك من حقيقة النبوة الا الاسم وكرامات اوليا على الحقوق والما
 الالعباء عليهم السلام من حالهم استفاد منهم في الايمان فهم القوم لا يتقى
 حيلهم في كشف المحجوب است كه جود مده وادحق سبحانه تعالى كشي بيديه كيد من او معاني
 شدة تأهال منسرين ودرجات خود متعجب متود وعقول ارا دراك آل بار اسدو اكر معني اعتراف
 آريد بكلام وى نادر فهم معنى اقتراح حلول واحدا واعتراض بها لوهم وضم اليها ما ركرو
 به دال معنى وكر ما يد واست كليس في شئ من اسرار المعرفة باطن نياقص ظاهر الشرح
 بل باطن المعرفة ميم ظاهر الشرح ويكمله فعلي هذا انكشف على اهل الحقائق اسرار الامور على
 ما هي عليه نظر والى لا لفاظا الوارده في الشرح مما وافق ما شايد ووه فرد و ما خالف او
 وعلى الهمة تشابه اسرار آيات قرآن واحاديث صحيج وكلمات صحاب كرام ودر كلمات العبد
 ومع بالعين والتحجيب وسمنا انكار متلح طريق كبر ادين انفسا واقع شده اند ما اهل
 بصيرت گفته اند وقوع تشابهات از ضرورات طريق تحقيق است
 حاشية الطبع المحمدية والمسته كدرى مان فرج توانا كتاب بار وركا الوار العارفين منهم
 ورج كمال معلوم محجوب حشيد مطبعاى كرامى حتى لو لكشور سام كنه ما دايح شش مطبوع كنه